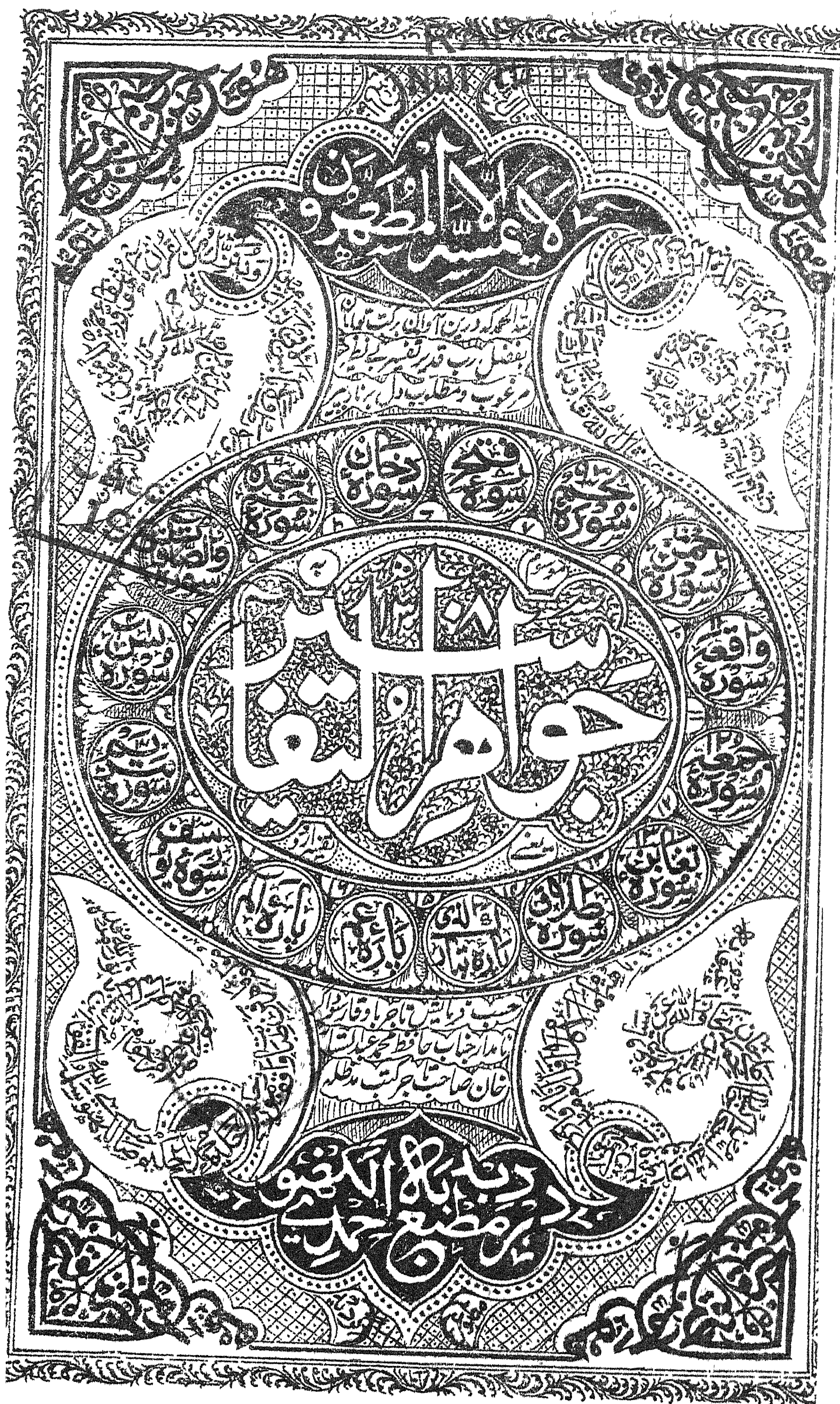

لا یمسہ الا المطہرون
الحمد کہ درین آوان برکت توامان
بفضل رب قدیر تفسیر بے نظیر
مرغوب و مطلوب دلہا
جواہر التفاسیر
١٢٨
سورہ یٰسین
سورہ واقعہ
سورہ جمعہ
سورہ تغابن
سورہ طلاق
پارہ تبارک الذی
پارہ عم
پارہ الم
سورہ یوسف
سورہ مریم
سورہ الم
والصافات
سورہ سجدہ
سورہ دخان
سورہ فتح
سورہ حم
سورہ رحمٰن
حسب فرمایش تاجر باوقار
باہتمام جناب حافظ محمد عبد اللہ
خان صاحب تاجر کتب مدظلہ
در مطبع احمدی لکھنؤ

التماس

واضح ہو کہ نیاز مند کی دکان مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے۔ منجملہ اوسکے یہان چند قسم کی کتابین از قسم مصاحف بے بہا و تفاسیر و قرأت و اوراد و تصوف و میلاد شریف و نعت وغیرہ ملاحظہ ناظرین شائقین کے لیے درج ذیل ہین۔ المشتہر محمد عبد الستار خان تاجر کتب دکان واقع چوک لکھنؤ

مصاحف بے بہا

قرآن شریف با ترجمہ اردو تصنیف مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تحت لفظ مع فوائد مولانا شاہ عبد القادر صاحب بخط جلی واضح مطبوعہ مطبع فیض عام دہلی ہفت مہری نالیان برنگ حنائی کاغذ سفید و بادامی ہر دو قسم قیمت مع محصول ڈاک ——— صہ/

قرآن شریف ہشت پہل با ترجمہ اردو مولانا شاہ عبد القادر صاحب و برحاشیہ تفسیر حسینی نالیان برنگ حنائی کاغذ سفید و بادامی مطبوعہ مطبع انصاری۔ قیمت ۴ہ

حمائل تعویذی گلے مین ڈالنے کی ——— ۶/

تفاسیر

ترجمہ تفسیر پارۂ تبارک الذی از مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مع مجموعۂ نکات قرآنی و اعمال و وظائف و قصص انبیا مطبوعہ مطبع نظامی ——— عہ/

وظائف

جواہر القرآن مع ترجمہ اردو مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی اسمین آیات تسبیح و تہلیل و تحمید و استغفار و دعا وغیرہ مندرج ہین سات دن کے پڑھنے کے سات وظیفے علحدہ علحدہ ہین شفاے امراض اور قضاے حاجات کے لیے یہ وظیفہ نہایت مجرب ہے قیمت مع محصول ۸/

وظیفۂ کریمہ۔ اسمین ہر مرض اور مقصد کے لیے اعمال مندرج ہین۔ قیمت مع محصول ——— ۳/

شرح قصیدۂ لامیہ تصنیف صلاح الدین۔ ۱/

مجموعۂ اوراد فتحیہ مترجم مع دعاے رقاب و مناجات حضرت اویس قرنی و دعاے سیفی و دعاے سنج قیمت مع محصول ——— ۲/

دلائل الخیرات مع ارشاد مرشد۔ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی۔ قیمت مع محصول ——— ۵/

دلائل الخیرات مع دو ترجمہ مطبوعہ مطبع احمدی کانپور قیمت مع محصول ——— ۱۰

نبست سورہ مطبوعہ نظامی ملقب بافضل الاذکار جسمین ہر سورت کے خواص مفصل لکھے ہین۔ قیمت ——— ۵

درود مبارک یعنے نود و نہ نام اور اسماے مبارک آنحضرت صلعم مع اثر اور ہر حاجت کے واسطے اسمین پراثر دعامین مندرج ہین قیمت مع محصول ——— ۱/

تصوف

رفیق الارواح ترجمہ اردوے انیس الارواح ——— ۲/

انیس الارواح بزبان فارسی ——— ۱/

فہرست پارہ ہا و سورتہاے جواہر التفاسیر مع نشان صفحات







پھر سیکھہ لیین آدم نے اپنے رب سے کئی باتین یعنے جب حضرت آدم علیہ السلام کو کوہ
سراندیپ پر گریہ وزاری کرتے ہوئے دو تسو برس گذر گئے تب پروردگار نے اونکے
دلمین چند کلمے القا کیے جنکے ذریعے سے آدمؑ وحواؑ دونون نے دعا کی اپنے پروردگار
سے اور وہ کلمات آٹھوین سیپارے مین بعد نصف کے ہین یعنے سورۂ اعراف کے
رکوع آخر مین اور یہان مناسب مقام سمجھکر لکھے جاتے ہین وہ یہ ہین قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ یعنے کہا دونون نے
اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنے نفسون پر کہ تیری نافرمانی کی پس اگر نہ بخشیگا تو
ہمین اور نہ رحم کریگا تو ہم پر تو ہوجائینگے ہم زیان کارون مین سے فَتَابَ عَلَيْهِ
پس متوجہ ہوا اونکی طرف خداے تعالے مہربانی سے اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝ برحق وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔ قُلْنَا اهْبِطُوْا
مِنْهَا جَمِيْعًا ج ہمنے کہا تم اترو یہان سے سارے۔ یعنے فرمایا پروردگار نے کہ
تم سب یہان سے اُترجاؤ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ پس اگر آوے
تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پس جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت
کی تو نہوگا اوسے ڈر اور نہ وہ غمگین ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَآ۔ اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا اونھون نے ہماری نشانیون کو اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہی لوگ ہین دوزخ والے اور وہ
اوسی مین ہمیشہ رہنگے۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے یعقوب کے بیٹو یاد کرو میری اوس نعمت کو جو مین نے
تمکو دی وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ
اور پورا کرو قرار میرا تو مین پورا کرون قرار تمہارا اور میرا ہی ڈر رکھو۔ یعنے اللہ کا حکم مانو

اور اوسکے رسولون کی پیروی کرو اور خداے تعالےٰ سے ڈرتے رہو تو تم اپنے مطلب مین
کامیاب ہوگے۔ ف بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا لقب ہے جنمین
حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور توراۃ اوتری اور فرعون سے خلاصی پاکر ملک
شام مین بستے تھے اونسے اللہ تعالےٰ نے اقرار کیا تھا کہ اگر تم توراۃ کے حکمون پر قائم
رہوگے اور ہمارے بھیجے ہوئے نبیون کے مددگار ہوگے تو ملک شام تمھارے
پاس رہیگا مگر وہ گمراہ ہوگئے بدنیتی کرنے لگے۔ رشوت لینا اور جھوٹے مسئلے بتانا اور
خوشامد کے لیے حق بات چھپانا اختیار کرلیا اور انھین باتون سے اپنی ریاست کا فروغ
چاہا اور اپنے اقرار کو بھول گئے پیغمبرون کی اطاعت چھوڑدی اور اونکی تعریفین جو
توریت مین لکھی تھین بدل ڈالین تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اونکو
اونکی نافرمانی اور اپنا احسان یاد دلایا وَاٰمِنُوا بِمَا اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا
مَعَكُمْ۔ اور ایمان لاؤ اوسپر جو کچھہ اوتارا ہمنے قرآن مین [illegible] ہے اوسکو جو تمھارے
ساتھہ ہے یعنے توریت۔ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ۔ اور [illegible] پہلے منکر
اوسکے وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔ اور مت لو میری آیتون کے عوض مین
[illegible] عالمون کی طرف ہے جیسے کعب بن اشرف وغیرہ
اور اسکے ساتھی کہ توریت کی وہ آیتین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین تہین
پھیر بدل کرکے پڑھتے اور حکم کو چھپاتے تھے حالانکہ توریت مین یہ نشان بتایا گیا تھا کہ جو
نبی مبعوث ہو اور توراۃ کو سچا کہے تو جانو کہ وہ سچا ہے نہین تو جھوٹھا ہے۔ اور مراد
آیتون پر تھوڑا مول لینے سے یہ ہے کہ دنیا کی محبت کے سبب سے دین نہ چھوڑو
وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ○ اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اور نہ ملاؤ سچ کو جھوٹ کے ساتھہ اور نہ چھپاؤ
سچ کو دیدہ و دانستہ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

اور قائم رکھو نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ دو موافق حکم شرع کے اور جھکو جھکنے والون کے ساتھ
اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط
کیا حکم کرتے ہو تم لوگون کو نیک کام کرنے کا اور بھولاتے ہو اپنے نفسون کو اور تم
پڑھتے ہو کتاب - اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ پھر کیون نہین سمجھتے - ش مدینے کے یہودی عالم اپنے اون یار آشناؤن کو جو ایمان لائے تھے احکام دین محمدی کی نصیحت
کرتے تھے اور خود ایمان سے خارج تھے اونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی - دوسرا
سبب اسکے نزول کا یہ ہے کہ علماے یہود اپنے محتاج رشتہ دارون سے پوشیدہ طور
پر کہتے تھے کہ یہ پیغمبر برحق ہے تم ایمان لاؤ تا کہ کھانا پاؤ اور جو دولتمند تھے اونکو شبہہ
مین ڈالتے اور رشوت لیتے اور مال حرام کھاتے تھے - وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ ط اور مدد طلب کرو ہر حال مین ساتھ صبر اور نماز پنجگانہ کے دفع بلیات
کے لیے - وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ
مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اور تحقیق وہ یعنے نماز کا پڑھنا
ہر طرح سے سخت ہے مگر اون ڈرنے والون پر جو گمان کرتے ہین کہ اونکو ملنا ہے اپنے
پروردگار سے اور وہ اوسی کی طرف پھر جاوینگے - يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا
نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ اے
یعقوب کے بیٹو یاد کرو احسان میرا جو مین نے تمپر کیا اور جو مین نے بزرگی دی
تمکو تمام عالم پر - وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور
بچو اوس دن کے عذاب سے کہ کام نہ آوے کوئی شخص کسی کے ایک ذرہ بھر
اور قبول نہو اوسکی طرف سے سفارش اور نہ لین اوسکے بدلے مین کچھ اور نہ اونکو
مدد پونہچے - بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کرین پکڑے نہ جاوینگے - ہمارے

ع ۵

باپ دادا جو پیغمبر گذرے ہین ہمکو بچا لین گے۔ اونکے گمان باطل کے دور ہونے
کے لیے خداوند تعالےٰ نے آیت مذکورہ نازل فرمائی۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ
اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کرو اسوقت کو جب
ہمنے تمکو بچایا فرعون کے لوگون سے کہ تمکو سخت تکلیفین دیتے تھے اور ذبح کرتے
تھے تمھاری بیٹون کو اور زندہ رکھتے تمھاری بیٹیون کو اور اس کام مین بہت بڑی آزمایش
تھی تمھارے پروردگار کی طرف سے۔ ش فرعون نے ایک رات خواب مین دیکھا
کہ بنی اسرائیل مین سے ایک ایسی آگ اوٹھی جسنے فرعون اور اوسکی آل و اولاد
اور سب گھر بار کو جلا دیا۔ فرعون نے اس خواب کی تعبیر نجومیون سے پوچھی اونھون نے
بیان کیا کہ ایک لڑکا بنی اسرائیل مین سے پیدا ہوگا جو تجھے مارےگا اور تیرا گھر بار ملک و
مال سب خراب و خستہ خاک سیاہ کر ڈالیگا یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہونگے
اور فرعون کو ہلاک کرینگے۔ فرعون نے نجومیون سے یہ حال سنکر بنی اسرائیل کو سخت
تکلیفین دین اور ستر ہزار لڑکے بنی اسرائیل کے ایک سال سے دو سال تک کی عمر کے
قتل کرا ڈالے اور پیٹ والیون کے پیٹ گروا دیے اور بڑے بڑے ظلم کیے۔ مگر
خدائے تعالےٰ نے اپنے فضل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچا لیا اور بنی اسرائیل
کو اس عذاب سخت سے نجات دی۔ اسی فضل و احسان کے یاد دلانے کے لیے
اللہ تعالےٰ نے آیت مذکورہ نازل فرمائی اور بقیہ حال آگے ارشاد ہوتا ہے۔ وَاِذْ
فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝
اور یاد کرو جسوقت چیرا ہمنے تمھارے جانے کے لیے دریائے نیل یعنے پانی کو داہنے
بائین کرکے تمھین راہ دی اور پھر بچا لیا تمکو فرعون سے اور غرق کر دیا فرعون کو اور
اوسکے لوگون کو اور تم دیکھ رہے تھے۔ بعد اسکے پروردگار عالم نے موسیٰ علیہ السلام سے

وعدہ کیا کہ تم طور سینا پہاڑ پر جا کر چالیس ۴۰ شبانہ روز میری عبادت کرو تو مین تمکو توریت بخشونگا جب موسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر عبادت مین مشغول ہوئے اور مدت معینہ سے کچھ دن زیادہ گذر گئے تو سامری نامے کافر نے ایک گوسالہ بنا کر تمام بنی اسرائیل کو ورغلانا اور اوس بچھڑے کی بندگی کرنے کی تحریک و ترغیب کرکے گمراہ کیا۔ اوسکا ذکر اللہ تعالےٰ اس آیت مین فرماتا ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو جب ہمنے وعدہ کیا موسیٰ سے چالیس رات کا پھر تمنے بنا لیا بچھڑا اوسکے پیچھے یعنے حضرت موسیٰ کے جانے کے بعد۔ اور تم بے انصاف ہو ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر معاف کیا ہمنے تمکو اسپر بھی شاید تم احسان مانو۔ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور جب دی ہمنے موسیٰ کو کتاب اور حجت شاید کہ تم راہ پاؤ۔ حجت سے مراد وہ حکم ہین جنسے معاملے فیصل ہون اور روا ناروا معلوم ہو۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم تمنے نقصان کیا اپنا یہ بچھڑا بنا کے پرستش کے لیے پس اب توبہ کرو اپنے پروردگار کی طرف اور مار ڈالو اپنی اپنی جان یہ بہتر ہے تمہارے لیے تمہارے خالق کے نزدیک۔ تو توبہ قبول کرے تمہاری بیشک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ ف بعد نزول اس آیت شریف کے گوسالہ پرستون نے جنگل مین جا کر دو زانو بیٹھہ سر زمین پر رکھدیا اور حضرت ہارون علیہ السلام نے بارہ ہزار آدمیون کے ہمراہ تلوار لے کر مارنا شروع کیا صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ تب پروردگار نے توبہ قبول فرمائی

اور یہی مذکور اس آیت شریف مین تھا۔ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً۔ اور جسوقت کہا تمنے اے موسیٰ نہ ایمان لاوینگے ہم تجھپر جب تک نہ دیکھین گے خدا کو سامنے۔ اسکا حال اسطرحپر ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اپنی اُمت مین سے ستر آدمی ہمراہ لیکے کوہ طور پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ تم پروردگار کا حکم اپنے کانون سے سُن لو۔ اور وہ حکم پروردگار سنکر اوسکے دیکھنے کے خواہان ہوئے اور بے ادب ہوکر کہنے لگے کہ جب ہم آنکھون سے اپنے پروردگار کو دیکھین تو یقین ہووے اس بات پر خداوند تعالےٰ کو غصہ آیا۔ فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَۃُ۔ پھر پکڑ لیا تمکو بجلی نے جو آسمان پر سے آئی اور مارا تمکو وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے تھے۔ ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ پھر زندہ کھڑا کر دیا ہمنے تمکو بعد تمھارے مرنے کے شائد کہ تم شکر گذار ہو۔ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا عمالقہ کے جہاد کا اور انھون نے اس بارے مین غفلت کی اس باعث سے خدا اُن پر غصے ہوا اور اس عتاب کے باعث سے چالیس برس جنگل مین پڑے رہے کھانا پینا سایہ کچھ نہ تھا صبح سے بارہ بارہ کوس ادھر اودھر چلتے اور دو پہر کو جہان سے چلے تھے وہین پہونچتے لاچار ہوکر موسیٰ علیہ السلام نے منت وزاری کی اور خداے تعالےٰ سے مناجات کر کے امن وامان چاہی تب من وسلویٰ کھانے کے لیے عنایت ہوا۔ من ایک شیرین چیز تھی مثل دھنیے کے دانون کے وہ رات کو آسمان سے برستی اور لشکر کے گرد اوسکے انبار ہو جاتے صبح کو ہر ایک اپنی اپنی خورش کے موافق لے آتا۔ اور سلویٰ ایک جانور کا نام ہے شام کو لشکر کے گرد ہزارون جانور از خود جمع ہو جاتے جب کچھ اندھیرا ہوتا لوگ پکڑ لاتے اور کباب بناکے کھاتے اور پینے کے لیے ایک پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوئے اور ابر نے سائبان بنکے سایہ کیا اسپر بھی اونھون نے ان نعمتون کی قدر نجانی اور کفران نعمت کرنے لگے اس آیت مین

اسی قصے کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ حق تعالٰے فرماتا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ
الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور سایہ کیا ہمنے اوپر تمھارے
بادل کا اور اُتارا ہمنے تمپر من اور سلوی - كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
کھاؤ پاک چیزین جو ہمنے دین تمکو - اور روز کا روز خرچ کرو دوسرے دن کو نہ رکھو
مگر انھون نے اس حکم کے برخلاف کیا اور کھانا رکھ رکھکے سڑایا وَمَا ظَلَمُوْنَا
اور نہین کیا اونھون نے ہمپر کچھہ ظلم کہ حکم نہ مانا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○
لیکن تھے اپنے اوپر ظلم کرنے والے کہ اللہ کے حکم کو نہ مانا وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا
هٰذِهِ الْقَرْيَةَ - اور جب کہا ہمنے داخل ہو اس گانون مین - اور وہ گانون ایلیا
تمام جبارون کا تھا اور حضرت موسیٰ ہی کے زمانے مین فتح ہوا تھا - فَكُلُوْا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا - اور کھاتے پھرو اوس گانون مین جہان چاہو محظوظ ہوکر
وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا - اور داخل ہو اس گانون کے دروازے مین
سجدہ کرتے ہوئے - وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ اور کہو سوال ہمارا بخشش ہے گناہون کی
نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ تو بخشین ہم تمہارے گناہ - وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○
اور قریب ہے کہ زیادہ دینگے ہم نیکی کرنے والون کو - فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ - پھر بدل ڈالی بے انصافون نے اور بات سوائے
اوسکے جو کہدی تھی - یعنے حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہو جسکے معنے ہین گناہ اوترے مگر وہ
حِنْطَةٌ کہنے لگے جسکے معنے ہین گیہون - فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ پس اُتارا ہمنے اون بے انصاف نافرمانی
کرنے والون پر بڑا عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور
بجاے سجدے کے سرین پر پھسلتے تھے - شہر مین جاتے ہی اونھین طاعون یعنے
پھوڑے کی وبا نے آگھیرا اور دو پہر مین قریب ستر ہزار آدمی کے مرگئے - وَا

ع ۱۴ ۶

اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ - اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کیواسطے
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ - تو کہا ہمنے مار اپنے عصا سے پتھر کو فَانْفَجَرَتْ
مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا - پس پھوٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے قَدْ عَلِمَ
كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ - پہچان لیا ہر قوم نے اپنا گھاٹ یعنے پانی پینے کا مقام
کیونکہ بنی اسرائیل کے بھی بارہ قبیلے تھے کسی کے لوگ زیادہ تھے اور کسی کے کم پس
ہر ایک نے اپنے اپنے قبیلے کے موافق ایک ایک چشمہ اوسمین سے لے لیا - جب
لشکر کوچ کرتا تو اوس پتھر کو ساتھہ اوٹھا لیتے اور جہان مقام ہوتا وہان رکھدیتے
تھے - كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ - کھاؤ اور پیو روزی اللہ کی دی ہوئی
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور نہ پھرو زمین مین فساد مچاتے ہوئے
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ - اور جب کہا تم نے اے
موسیٰ ہم نہ صبر کرینگے ایک کھانے پر فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ سو پکار ہمارے واسطے
اپنے رب کو يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ کہ نکال دے ہمارے لیے جو
کچھہ اوگتا ہے زمین سے مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا
وَبَصَلِهَا - زمین کا ساگ اور ککڑی کھیرے اور گیہون اور مسور اور پیاز وغیرہ
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ - کہا
موسیٰ نے کیا تم چاہتے ہو وہ چیز جو ادنیٰ ہے بدلے مین اوس چیز کے جو بہتر ہے
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ - اترو کسی شہر مین تو تمکو ملے جو
مانگتے ہو وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
اللّٰهِ - اور ڈالی گئی اونپر ذلت اور محتاجی اور کما لائے غصہ اللہ کا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ - یہ اس لیے
کہ وہ نہ مانتے تھے اللہ کے حکمون کو جو توریت مین تھے اور قتل کرتے تھے

پیغمبرون کو ناحق ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ یہ اس سبب سے
کہ بے حکم تھے اور حد پر نہ رہتے تھے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا
وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ بیشک جو
لوگ مسلمان ہوئے اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور نصرانی ہوئے اور بے دین جو
کسی دین پر قائم نہین رہتے کبھی ستارون کو پوجتے کبھی زبور پڑھتے کبھی کعبے کیطرف
نماز ادا کرتے ہین یا زندیق یا فرشتون کے پوجنے والے انمین سے جو کوئی ایمان لایا
اللہ پر سچے دل سے اور ایمان لایا قیامت کے دن پر وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اور کام
کیے نیک تو اونکے لیے ہے اونکی مزدوری اپنے پروردگار کے پاس اور نہ اونکو
ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ یعنے کسی فرقے پر موقوف نہین یقین لانا شرط ہے اور
عمل نیک آپنے اپنے وقت مین جسنے ایسا کیا ثواب پایا۔ یہ اسواسطے ارشاد ہوا کہ
بنی اسرائیل اس امر پر مغرور تھے کہ ہم پیغمبرون کی اولاد سے ہین ہم ہر طرح سے خدا کے
یہان بہتر ہین۔ یہود حضرت موسیٰ کی اُمت کو کہتے ہین اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ
کی امت کو اور صابئین کا بھی ایک فرقہ ہے جو حضرت ابراہیم کو مانتے ہین۔ وَإِذْ
أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ اور جب لیا ہمنے اقرار تمسے وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ
اور اونچا کیا ہمنے تمپر پہاڑ ش جب بنی اسرائیل پر توریت نازل ہوئی تو کہنے لگے
ہمسے اتنے حکم نہو سکین گے تب خدائے تعالےٰ کے حکم سے کوہ طور اونپر آیا اور
بعض مقام مین لکھا ہے کہ ایک آگ اونکے آگے ظاہر ہوئی اور اسکے بعد ایک دھوان سے
دُخان نمودار ہوا یہ احوال دیکھ پریشان ہوکر گر پڑے اور ڈر کر قبول کیا۔ اور خدائے
تعالےٰ کی طرف سے حکم ہوا خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ پکڑو جو ہمنے تمکو دیا زور
سے وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ اور یاد کرتے رہو جو کچھ اوس مین ہے

شاید کہ تم بچو عذاب وعقاب سے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر تم پھر گئے اسکے بعد فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ
پس اگر نہوتا فضل خدائے تعالےٰ کا تمپر اور اوسکی رحمت تو تم خراب ہوتے۔
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝ اور بیشک جان چکے ہو تم اون لوگون کو جنھون نے تم مین سے داؤد علیہ السلام کے وقت مین زیادتی کی ہفتے کے دن مین جو عبادت کا روز تھا۔ پس کہا ہمنے ہوجاؤ بندر پھٹکارے۔ یعنے حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت مین ہفتے کا روز عبادت پروردگار کے لیے خاص تھا اور تمام دنیاوی کاروبار خصوصًا سیر وشکار کی اوسدن سخت ممانعت تھی لیکن ان لوگون نے اوسی خاص دن مین مچھلیون کا شکار کرنا چاہا۔ وجہ یہ ہوئی کہ ہفتے کے دن جب توریت وزبور کا وعظ ہوتا تھا تو سب مچھلیان کیا چھوٹی اور کیا بڑی دریا کے کنارے اکٹھا ہوکر وعظ سنتی تھین جب یہودیون نے مچھلیون کو اسطرحسے دیکھا تو لالچ آیا اور پکڑنے کی فکر کرنے لگے اس بات سے خداوند تعالےٰ ناراض ہوا۔ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پھر ہمنے اس قصے کو باعث خوف وعبرت کردیا اوس شہر کے لوگون کے لیے اور اوسکے آگے پیچھے رہنے والون کے لیے۔ اور نصیحت پرہیزگارون کے لیے جو اوس قوم مین تھے یا آنحضرت کی اُمت مین ہوئے۔ ایک یہودی نے دوسرے یہودی کو مار ڈالا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے یہ قصہ پیش ہوا تحقیقات کی گئی لیکن قاتل کا نشان کسی طرح سے نہ ملا۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حق تعالےٰ کا حکم آیا کہ ایک گائے ذبح کرو اور اوسکے جسم کا کوئی ٹکڑا لے کے مقتول کے مارو وہ جی اوٹھیگا اور اپنے قاتل کو خود بتادیگا۔ اسی کا تذکرہ آیات ذیل مین ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ

مُوسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ اور جب کہا موسیٰ
علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے تمکو کہ ایک گاے ذبح کرو
قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ بولے کیا تم ہمیں مسخرہ بناتے ہو۔ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ کہا موسیٰ علیہ السلام نے مین پناہ مانگتا ہون خدا سے
اس بات کی کہ ہین نادانون مین سے ہون ۔ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
لَّنَا مَا هِيَ ؕ بولے وہ کہ پکارو ہمارے واسطے اپنے رب کو بیان کرے ہمارے
لیے کہ وہ گاے کیسی ہے ۔ چونکہ ان لوگون نے اس بات کو ایک نیا ماجرا سمجھا یا تو
تفتیش کرنے لگے۔ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ
کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وہ ایک گاے ہے نہ بوڑھی اور
نہ کلور عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ میانہ ہے ان دونون حالتون مین فَافْعَلُوْا
مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ اب کرو جو کچھ تمکو حکم ہے ۔ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ بولے کہ پکارو ہمارے لیے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہمارے
واسطے کیسا ہے رنگ اوس گاے کا۔ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گاے ہے زرد ڈہڈہا
رنگ ہے اوسکا خوش ہوتے ہین اوسکے دیکھنے سے دیکھنے والے۔ قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ کہنے لگے پوچھو ہمارے لیے اپنے رب سے کہ
بیان فرماوے ہمارے واسطے کس قسم کی ہے وہ گاے اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ
عَلَيْنَا ؕ ہمکو گاؤن مین شبہہ ہوتا ہے کیونکہ ایک صورت کی بہت سی ہین ۔ وَاِنَّآ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ○ اور اللہ نے چاہا تو ہم راہ پاوینگے ۔ قَالَ اِنَّهٗ
يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ کہا موسیٰ
نے وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے محنتی نہین کہ جوتے زمین کو یا پانی دے

کھیتی کو۔ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ط پوری ہے بے داغ ایک رنگ قَالُوا
الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط بولے اب کہی تمنے ٹھیک بات۔ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا
يَفْعَلُونَ ۞ پھر اوسکو ذبح کیا اور نہ معلوم ہوتے تھے ایسا کرنے والے۔ وَإِذْ
قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَءْتُمْ فِيهَا ط وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ۞ اور
جب تمنے مار ڈالا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر الزام دہرنے اور اللہ نکالنا
ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ط پھر کہا ہمنے مارو اس مردے
کو اس گائے کے کسی ٹکڑے سے۔ پس جب مارا اوس مقتول کو تو زندہ ہو کر
اوسنے اپنے قاتل کا نام بتایا اور جان بحق تسلیم ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے
قاتل سے انتقام لیا۔ اسمین نکتہ یہ ہے کہ جو گروہ گوسالہ پرست تھا اوسی کے ہاتھ سے
اللہ تعالے نے گائے ذبح کرائی۔ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ اسی طرح سے
جلاتا ہے اللہ مردے کو۔ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ اور دکھاتا ہے تمھین نشانیان اپنی
قدرت کی لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۞ شاید کہ تم سمجھو۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ
ذَٰلِكَ۔ پھر سخت ہوئے دل تمھارے اسکے بعد فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ سو وہ ہین
جیسے پتھر أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ط بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت۔ یعنے بڑے سنگدل
ہین۔ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ط اور پتھرون مین بھی تو
ایسے پتھر ہین جنسے پھوٹتی ہین نہرین وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ
مِنْهُ الْمَاءُ ط اور اونھین مین سے وہ بھی ہین جو پھٹتے ہین اور نکلتا ہے اونسے
پانی وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ط اور اونھین مین سے
وہ بھی ہین جو گر پڑتے ہین اللہ کے ڈر سے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ
اور اللہ بے خبر نہین ہے تمھارے کام سے۔ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا
لَكُمْ اب کیا تم مسلمان لوگ توقع رکھتے ہو کہ وہ مانینگے تمھاری بات۔ یعنے ایمان

لاوین گے۔ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ اور تحقیق تھا
ایک گروہ اون لوگون کا کہ سنتے تھے اللہ کا کلام ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا
عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ پھر اوسکو بدل ڈالتے تھے دانستہ حالانکہ وہ خوب
سمجھ چکے تھے اوسکو۔ یعنے وہ خوب جانتے تھے اس بات کو کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود مدینے مین نہ آوین کیونکہ انکے آنے سے فتنہ و فساد ہوتا
ہے۔ اسواسطے کہ اوائل مین جب یہود آتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم بھی مسلمانون
مین ہین اور اپنے گروہ مین پھر جاکر شریک ہوجاتے۔ چنانچہ خداے تعالے فرماتا ہے
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ اور جب ملاقات کرتے ہین مسلمانون
سے کہتے ہین کہ ایمان لائے ہین ہم۔ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا
أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اور جب اکٹھا ہوتے ہین ایک دوسرے
کے پاس یعنے یہودی لوگ مثل کعب اور حیی وغیرہ کے تو کہتے ہین کہ تم کیون کہدیتے ہو
اونسے وہ باتین جو کھولی ہین اللہ نے تمپر یعنے جب آپسمین جمع ہوتے ہین تو ایک
دوسرے سے کہتے ہین کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے توریت کی
ایسی باتین کیون کہتے ہو جنسے برائی اور تعریف آنحضرت کی ظاہر ہو لِيُحَاجُّوكُم بِهِ
عِندَ رَبِّكُمْ کہ جھٹلائین وہ تمکو اون باتون سے تمہارے رب کے آگے۔
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیا تمکو عقل نہین اور تم یہ بات نہین سمجھتے۔ أَوَلَا يَعْلَمُونَ
کیا اتنا بھی نہین جانتے یہود أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ○
کہ اللہ کو معلوم ہے جو چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین۔ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ
لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ۔ اور اونمین یہودیون مین سے وہ لوگ
بھی ہین جو پڑھنے لکھنے سے واقف نہین یعنے کتاب کی خبر تک نہین رکھتے لیکن
اپنے مدعاے باطل کو خوب جانتے ہین وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ○ اور نہین ہے

پاس و ہنگے مگر صرف خیال اونکا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ
سو خرابی ہے اونکے لیے جو لکھتے ہین کتاب اپنے ہاتھون سے ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ
هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پھر کہتے ہین یہ اللہ کے پاس سے ہے لِيَشْتَرُوْا
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ تاکہ لیوین اوسکے بدلے تھوڑی قیمت - فَوَيْلٌ لَّهُمْ
مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ پس خرابی ہی
اونکے لیے اپنے ہاتھ کے لکھے سے اور خرابی ہے اونکے واسطے اپنی کمائی سے
یہ وہ لوگ ہین جو عوام کو اونکی مرضی کے موافق باتین گھڑکے لکھدیتے تھے اور نسبت
کرتے تھے خدا اور رسول کیطرف - اور جاہلون سے کہتے تھے کہ جو اوصاف پیغمبر آخر الزمان
کے توریت مین لکھے ہین وہ معاذ اللہ حضرت مین نہین پائے جاتے - اور اسی بات
کی رشوت لیتے تھے وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ اور
کہتے ہین یہود ہمکو آگ نہین چھوئیگی مگر کچھہ دن گنتی کے - اور یہ اونکا گمان باطل تھا
کہ وہ سمجھتے تھے دنیا کی مدت سات ہزار برس کی ہے - اور ہر ہزار برس کے بعد
ایک دن عذاب ہوگا - پس اللہ تعالے نے اونکے زعم باطل کے توڑنے کے
لیے ارشاد فرمایا قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا تم کہو اے محمد صلعم کیا تم لے
چکے ہو اللہ کے یہان سے اقرار کہ تمپر عذاب نکریگا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ
تو البتہ اللہ تعالے اپنے اقرار کے خلاف نکریگا - اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یا جوڑتے ہو اللہ پر وہ چیز جو نہین جانتے ہو بَلٰى مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ ہان جسنے کمائے گناہ اور گھیر لیا اوسکو اوسکے
گناہون نے فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ پس وہی
لوگ ہین دوزخ کے اور وہ اوسی مین ہمیشہ رہینگے - وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ع ۹

اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کرتے ہین کام نیک وہ جنت کے لوگ ہین اور وہ اوسی
ہین ہمیشہ رہین گے - وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ - اور جب لیا
ہمنے اقرار یعقوب کے بیٹون سے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف کہ نہ پوجیو تم مگر اللہ کو
وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ - اور ماں باپ
سے اچھا سلوک کرو اور قرابت والون سے اور یتیمون سے اور محتاجون سے یعنے
ماں باپ کا حق مانو اور اونکی خدمتگذاری کرو اور رشتے دارون اور یتیمون اور مسکینون
کے ساتھ احسان کرو - وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ
اور کہو لوگون کے واسطے نیک بات اور برپا رکھو نماز پنجگانہ اور دیتے رہو زکوٰۃ موافق حکم
خدا کے - ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ پہر تم پہر گئے
مگر تھوڑے تم مین سے اور تمکو دہیان نہین کہ تمنے منہ پہیرا اس اقرار سے وَاِذْ اَخَذْنَا
مِیْثَاقَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ
ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ اور جب لیا ہمنے اقرار تمسے کہ نہ کرو خون
آپس مین اور نہ نکالو اپنی قوم کو اپنے وطن سے پہر تمنے اقرار کیا اور تم جانتے ہو
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ مِّنْ
دِیَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط پہر تم ویسے ہی خون
کرتے ہو آپس مین اور مارتے ہو اپنی ذاتون کو اور نکالدیتے ہو اپنے ایک فرقے کو
اونکے وطن سے اور چڑہائی کرتے ہو اونپر گناہ اور ظلم سے - مدینے مین یہود کے
دو قبیلے تھے بنی قریظہ اور بنی نضیر - اور دو قبیلے اور تھے اوس اور خزرج - بنی قریظہ
اور اوس آپس مین موافق تھے - اور نضیر اور خزرج مین بھی اتفاق تھا - جب یہ دونون
لڑتے تو آپس مین جو موافق تھے وہ ایک دوسرے کے شریک ہوتے اور جب غالب
ہوتے مارتے اور گھرون سے نکالدیتے خرابی کے درپے ہوتے اور اوس نکے نکالو تو

اور قیدیون کا فدیہ لیتے - وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اور جب آتے ہین وہ تمہارے پاس کسی کی قید مین پڑے تو تم اونکی چھڑائی دیتے ہو اور حال انکہ حرام ہے تمپر اونکا نکالدینا - اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ پھر کیا مانتے ہو تم تھوڑے حصے کو کتاب کے اور منکر ہوتے ہو تھوڑے سے - فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ بس کچھہ سزا نہین اوسکی جو کوئی تم مین سے ایسا کام کرے مگر زندگی مین دنیا کی رسوائی اور قیامت کے دن مبتلا ہونگے سخت عذاب مین اور اللہ تعالےٰ غافل نہین ہے تمہارے اون کامون سے جو کرتے ہو -
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ وہی ہین جنھون نے خرید لی دنیا کی زندگی آخرت دیکے پس نہ ہلکا کیا جائیگا اونپر عذاب دوزخ کا اور نہ وہ مدد پاوینگے - یہ عذاب اونکے لیے ہے جنھون نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی - خداے تعالےٰ نے ممانعت فرمائی تھی آپس کے قتل اور ظلم اور لوگون کے جلاوطن کرنے کی اور حکم دیا تھا قیدیون کو فدیہ دیکے چھڑانے کا مگر یہ اپنی قوم کے لوگون کو جو غیر کے ہاتھہ پہنچتے تھے چھڑانے کو سو موجود ہو جاتے تھے - اور خود اونکے ستانے اور پریشان کرنے مین قصور نکرتے تھے اور اپنے نفس کی پیروی مین مشغول رہتے تھے اسلیے ارشاد ہوا کہ اگر ہمارے حکم پر چلتے ہو تو دونون جگہ چلو یعنے پورا پورا حکم مانو - ورنہ تمہارے لیے سخت عذاب ہے -

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اور تحقیق ہمنے دی موسیٰ کو کتاب اور پے درپے بھیجے اوسکے بعد رسول - حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانے تک بہت سے نبی گذرے جو

ع ۹

توراۃ کے حکموں پر چلتے تھے وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ
بِرُوْحِ الْقُدُسِؕ اور دیے ہمنے عیسے مریم کے بیٹے کو معجزے صریح اور مدد دی
ہمنے اوسکو روح پاک سے۔ مراد روح القدس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین
اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْۚ فَفَرِيْقًا
كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○ پھر جب تمہارے پاس آیا کوئی رسول جسے
نہ چاہا تمہارے دل نے تو تم تکبر کرنے لگے۔ پھر ایک گروہ کو جھٹلایا تمنے اور ایک
گروہ کو مارا تمنے۔ یعنے حضرت یحییٰ اور حضرت ذکریا اور اور پیغمبرون کو قتل کیا اور جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا۔ ایک روایت مین ہے کہ تین سو پیغمبر قتل کیے
وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌؕ اور کہتے مین ہمارے دلپر غلاف ہے۔ یعنے یہود اپنی
تعریف مین کہتے تھے کہ ہمارے دلپر غلاف ہے کہ سوا اپنے دین کے اور کسی کی
بات ہمپر اثر نہین کرتی۔ اوسکے جواب مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ
بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ یون نہین بلکہ لعنت کی ہے اللہ نے اونپر
بسبب اونکے کفر کے۔ پس تھوڑے ہین اونمین سے جو ایمان لائے اور بہت کافر
رہے۔ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْۙ
اور جب آئی اونکے پاس کتاب اللہ کی طرف سے یعنے قرآن شریف کہ سچ بتاتا ہے
اوس کتاب کو جو اونکے پاس ہے یعنے توریت وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ
عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْاۚ اور تھے وہ کہ پہلے سے فتح مانگتے تھے کافرون پر
یعنے جب عرب کے کافر یہودیون کو تنگ کرتے تھے تب وہ ہاتھ اوٹھا اوٹھا کے
دعا مانگتے تھے کہ اے بارخدایا نبی آخر الزمان کو جلد پیدا کر تاکہ اونکے ہاتھ سے
یہ کافر جلد تر پریشان اور ہلاک ہوجائین۔ بلکہ خیبر کے یہودیون نے جب غطفان قبیلے
سے لڑکر کئی بار شکست کھائی تو مجبور ہوکے دعا کی کہ اے خدا اے توانا و قادر طفیل

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ جو نبی آخر الزمان ہونگے اور جنکی خبر تو نے توریت مین دی
ہے ہمکو مدد دے اور اللہ تعالےٰ نے ببرکت نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
اونھین فتح دی۔ جب آنحضرتؐ پیدا ہوئے اور آپنے دعوت اسلام کی تو منکر ہو گئے۔
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہودیون سے فرمایا کہ تم تو آنحضرتؐ کی تشریف آوری
کے واسطے دعا مانگا کرتے تھے اب کیون منکر ہوتے ہو اونھون نے جواب دیا کہ یہ وہ
پیغمبر نہین جنکا حال ہماری کتاب مین لکھا ہے۔ اسپر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ فَلَمَّا جَآءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى
الْكَافِرِينَ ○ پھر جب آیا اونکے پاس وہ جسے پہچان رکھا تھا اونھون نے تو منکر
ہوئے اوس سے پس لعنت اللہ کی ہے منکرون پر بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ
أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ بُری ہے وہ چیز جسکے بدلے بیچا اونھون نے اپنی جان
کو کہ منکر ہوئے اللہ تعالےٰ کے اوتارے ہوئے کلام سے اس ضد سے کہ اوتارے اللہ
اپنے فضل سے کتاب اپنی جسپر چاہے اپنے بندون مین سے فَبَآءُوا بِغَضَبٍ
عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○ پس کما لائے غصے پر غصہ
یعنے اللہ تعالےٰ اونپر سخت ناراض ہوا۔ اور منکرون کے لیے ہے عذاب ذلت
اور خواری کا۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ۔ اور جب کہا جاتا ہے
اونکو ایمان لاؤ اوس کلام پر جو اوتارا اللہ نے۔ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ
عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ ق کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اوسپر جو اوتارا
گیا ہے ہمپر یعنے توریت اور نہین مانتے اوسے جو اوسکے سوا ہے یعنے قرآن شریف
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ اور وہی اصل تحقیق ہے سچ بتاتا ہے اوسے
جو اونکے پاس ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہودیون کو اسلام کی طرف

بلانا چاہا تو اونھون نے کہا کہ خداے تعالےٰ نے ہماری کتاب مین ہمسے عہد لیا ہے
کہ ہم کسی پیغمبر پر ایمان نہ لاوین جب تک ہماری قربانی کو اوسکے معجزے سے آتش
غیب آکر نہ کھا جاوے اور معجزہ روشن ہمکو نہ دکھاوے۔ پس اللہ تعالےٰ نے
فرمایا قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○
تو کہہ پھر کس لیے مارتے رہے ہو تم اللہ کے نبیون کو پہلے سے اگر تم ایمان رکھتے
تھے توریت پر۔ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ اور آچکا تمھارے
پاس موسیٰ صریح معجزے لیکر یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمکو بہت سے معجزے
دکھلائے طوفان اور ٹیڑی اور مینڈک اور لہو اور عصا اور ید بیضا اور دریا مین کا
راستہ اور پتھر مین کی بارہ نہرین اور من وسلویٰ وغیرہ۔ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ پھر تمنے بنا لیا بچھڑے کو اوسکے پیچھے اپنا
معبود اور تم ظالم ہو اپنی جانون پر۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا
فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور جب لیا ہمنے اقرار تمسے اور اونچا کیا تمپر پہاڑ۔ خُذُوْا مَآ
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا پکڑو جو کچھ ہمنے تمکو دیا زور سے اور سنو۔
قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ
بولے وہ سُنا ہمنے اور نافرمانی کی ہمنے اور رسگیا اونکے دلون مین وہ بچھڑا مارے
کفر کے۔ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○
تو کہہ بُرا ہے وہ جو سکھاتا ہے تمکو ایمان تمھارا اگر تم ایمان والے ہو۔ یہود کہتے تھے
کہ ہمارے سوا بہشت مین کوئی نہ جائیگا۔ حالانکہ یہ کلام اونکا سراسر خطا تھا کیونکہ
بہشتیون کو خدا سے ملنے کا اشتیاق ہوتا ہے اور یہ موت سے ڈرتے تھے اس
آیت مین اسی بات کا اشارہ ہے۔ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

صٰدِقِیْنَ ○ تو کہہ اے محمد صلعم اگر تمکو ملنا ہے گھر آخرت کا اللہ کے یہان خالص سوا اور لوگون کے تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر سچے ہو۔ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ ○ اور یہ آرزو کبھی نہ کرینگے وہ اسواسطے کہ آگے بھیج چکے ہین ہاتھ اونکے برے کام اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگارونکو وَلَتَجِدَنَّھُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوۃٍ ج اور بیشک پاؤگے تم اونکو سب لوگون سے زیادہ حرص کرنے والے دنیا کی زندگی مین۔ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ ج اور شرک کرنے والون مین سے بھی ایک ایک چاہتا ہے کہ ہزار برس کی عمر پاوے۔ یہ اشارہ ہے طرف کفار مجوس کے وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ○ اور نہین ممکن کہ رہائی ہوا ونکو عذاب سے بسبب زیادہ جینے کے اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہین۔ ایک روایت مین ہے کہ ایک دن یہودیون کا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آیا اونمین ابن صوریا بڑا نامور تھا۔ اوسنے آپسے عرض کیا کہ مجھے پیغمبر آخر الزمان کے سب حالات جو توریت مین لکھے ہین بخوبی معلوم ہین۔ ذرا آپ اپنے خواب راحت کے حال سے مجھے مطلع فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ میری آنکھین سوتی ہین دل نہین سوتا اور مجھکو سب خبر رہتی ہے پھر اوسنے عرض کی کہ لڑکا جو پیدا ہوتا ہے تو اوسکے جسم مین باپ کے مادے سے کیا کیا ہوتا ہے اور ماںسے کیا۔ فرمایا ہڈیان اور رگین اور سخت چیزین باپ کے اثر سے اور گوشت و پوست و لہو ماں کے اثر سے اسکے علاوہ اسنے اور بہت سے سوالات کیے اور جواب سنکے عرض کی کہ آپنے سچ فرمایا۔ آخر مین اوسنے عرض کی کہ وحی کون لاتا ہے آپنے فرما جبرئیل ع۔ یہ سنتے ہی کہنے لگا کہ اگر جبرئیل نہ لاتے بلکہ اونکے عوض میکائیل لاتے تو آپ پر ہم ایمان لاتے۔ آپنے فرمایا کہ جبرئیل سے اور تمسے کیا دشمنی ہے

مع ۲

ع ۱۰

اوسنے بیان کیا کہ بخت نصر نے ہمارا سارا کنبہ قتل کرڈالا اور بہتون کو وطن سے نکالدیا
اور قید کیا اور توریت جلادی - ہمنے جب اوسے مارنا چاہا تو جبرئیل نے بچالیا علاوہ
اسکے پیغمبرون کے پاس ہمارے دین کی خرابی اور ذلت وخواری کی وحی وہی لایا
کرتے ہین - اور آتش پرستون کا بھی یہی مقولہ تھا کہ اگر میکائیل آپکے پاس وحی لاتے
ہوتے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لاتے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ کہدو تم اسے محمد صلعم
اوس سے جو دشمن ہو جبرئیل کا پس جبرئیل ہی نے تو اوتارا ہے یہ کلام تیرے دلپر
اللہ کے حکم سے سچ بتاتا ہے اوس کلام کو جواس سے پہلے ہے یعنے توریت
اور راہ دکھاتا ہے اور خوشی سُناتا ہے ایمان والون کو - مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ
وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ
جو کوئی ہو دشمن اللہ کا اور اوسکے فرشتون کا اور اوسکے رسولون کا اور جبرئیل اور
میکائیل کا پس بیشک اللہ دشمن ہے اون کافرون کا - وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ
آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ○ اورتحقیق ہمنے اُتارین
تیری طرف آیتین روشن اور نہ منکر ہونگے اونسے مگر بدکار بےحکم - ایک گروہ یہود
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ فرمائیے کیا حال ہے - آپنے ارشاد کیا
کہ خداے تعالےٰ نے تمکو اسواسطے پیدا کیا ہے کہ سچ بات کو پہچانو اور تمپر لازم
ہے کہ میری متابعت کرو - وہ سب کہنے لگے درست ہے - آپنے فرمایا اور کیا پوچھتے ہو
اوس گروہ کے لوگون نے عرض کیا کہ ہمکو یہ بتلائیے کہ توریت کے آنے سے پہلے
حضرت یعقوب علیہ السلام نے کونسا کھانا اپنے لیے حرام کیا تھا - آنحضرت نے فرمایا
کہ یعقوب علیہ السلام بیمار تھے اونہون نے نیت کی کہ اگر مین اچھا ہو جاؤن گا تو گوشت

اور دودھ اونٹنی کا جو مجھے مرغوب ہے چھوڑ دونگا - پروردگار نے اونکو شفا بخشی اور یعقوب علیہ السلام نے اُسے چھوڑ دیا - علاوہ اسکے اور اور گذشتہ حالات بھی پوچھے مگر پھر بھی وہ یقین نہ لائے - کیونکہ وہ فاسق تھے - اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اور جب کیا اونھون نے کوئی قرار تو توڑ ڈالا اوسکو اونھین مین کی ایک جماعت نے - بلکہ اکثر اونمین کے یقین نہین کرتے - وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جب پونہچا اونکے پاس رسول اللہ کی طرف سے - مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ - سچ بتاتا اوسکو جو اونکے پاس ہے یعنے توریت نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پھینکدی ایک گروہ نے کتاب پانے والون مین سے اللہ کی کتاب بے ادبی سے اپنی پیٹھ کے پیچھے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ گویا کہ وہ جانتے ہی نہین کہ یہ کتاب مبارک کلام خدا ہے اور محمد مصطفےٰ اوسکے رسول برحق ہین - وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ اور متابعت کی اون یہودیون نے اوس علم کی جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلیمان کی بادشاہت مین - اور خداے تعالےٰ سے جو اقرار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا کیا تھا اُوسپر قائم نہ رہے - سلیمان علیہ السلام کے وقت مین شیطانون نے انسانون کو علم سحر سکھایا اور اس بارے مین بہت کچھ لکھا گیا - مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اونکی سب تحریرون کو طلب کرکے ایک صندوق مین بند کردیا اور اوسے اپنے تخت کے نیچے دفن کرادیا - بعد وفات حضرت سلیمان علیہ السلام کے وہ صندوق لوگون نے نکالا اور تمام ملک مین ہر ایک نے پڑھا اور سیکھا اور اوسکی نسبت سلیمان علیہ السلام کی طرف کی - بلکہ یہود کہنے لگے کہ ہمکو یہ علم اونھین سے پونہچا ہے اور اونکو جو حکومت جن و انسان پر حاصل تھی وہ اسی علم کے زور سے تھی اوسکے جواب مین اللہ تعالےٰ نے آیت ذیل نازل فرمائی اور ظاہر کردیا کہ یہ کلام

کافرون کا ہے سلیمان کا نہین بلکہ اونکے زمانے مین شیطانون نے سکھایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے - وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ - اور نہین کفر کیا سلیمان نے یعنے حضرت سلیمان نے سحر نہین کیا۔ لیکن شیطانون نے کفر کیا کہ لوگون کو جادو سکھاتے تھے - وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور متابعت کی یہودیون نے اوسکی جو اترا دو فرشتون پر بابل مین یعنے ہاروت اور ماروت پر۔ ان دونون فرشتون کا قصہ یہ ہے کہ یہ دونون اللہ تعالے کے حضور مین گنہگار انسانون پر طعن کیا کرتے تھے پروردگار نے فرمایا کہ اگر تم شکل اونکے ہوتے تو اونسے بھی زیادہ بُرے کام کرتے فرشتون نے ازراہ غرور جواب دیا کہ یہ ہرگز ممکن نہین کہ ہم آدمی کی طرح خطاکار اور گنہگار ہوجائین - خداے تعالے نے اونکو بشکل انسان بنا کے دنیا مین بھیجا اور صاحب حکومت کیا وہ یہان آکر ایک عورت زہرہ نام پر عاشق ہوئے اور شراب بھی پی اور قتل بھی کیا اور حالت نشے مین زہرہ کو اسم اعظم بتادیا اور وہ آسمان پر گئی - امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اسم اعظم کی برکت اور خداے تعالے کے کرم سے زہرہ ستارون مین داخل ہوگئی اور یہ دونون مردود ہوئے اور اوسی وقت خداے تعالے نے اونکو آسمان پر آنے سے بازرکھا اور دنیا مین چاہ بابل کے درمیان اونکے سر ونکے بال باندھ کے لٹکادیا اور عذاب مین مبتلا ہوئے - اوس زمانے مین جادوگر نبوت کا دعوی کیا کرتے تھے اور یہ فرشتے بھی اس علم کو جانتے تھے انھون نے کہا کہ تم یہ علم اپنے سیانے لوگون کو سکھاؤ تاکہ نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والون کو خراب کرین یہودیون نے جادو سیکھنے کے لالچ سے اونکی متابعت کی - لیکن جو کوئی اونکے پاس سیکھنے کو جاتا تھا اول اوس سے کہدیتے تھے کہ اس سے ایمان جاتا رہیگا پھروہ چاہتا سیکھتا اور نہ چاہتا نہ سیکھتا۔

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ اور
نہین سکھاتے تھے وہ دونون کسی کو جبتک نہ کہہ لیتے تھے کہ ہم آزمانے کے لیے ہین
پس تم نہ کفر کرو فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ
پھر وہ یہودی سیکھتے اون دونون فرشتون سے وہ شی جس سے جدائی ڈالتے
ہین درمیان مرد اور اوسکی عورت کے وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ اور وہ اس سحر سے کسیکا کچھ نہین بگاڑ سکتے تھے بغیر حکم خدا کے
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ اور سیکھتے ہین وہ اوس شی کو جو ضرر
پونہچائے اونھین اور نہ نفع دے وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى
الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ اور جان چکے کہ جو کوئی اسکا خریدار ہوا یعنے سحر کا اوسکے
لیے آخرت مین کچھ حصہ نہین۔ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝
اور بہت بری چیز ہے جسپر بیچا اونھون نے اپنی جانون کو اگر وہ سمجھتے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور
اگر وہ یقین لاتے اور پرہیز کرتے تو بدلا تھا اونکے لیے اللہ کے یہان سے بہتر
اگر اونکو سمجھ ہوتی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔ اے ایمان والو
نہ کہو تم راعنا۔ یعنے جب یہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محفل مین حاضر ہوتے
اور حضرت کلام فرماتے اوسمین جو بات اچھی طرح نہ سنتے اور چاہتے کہ اوسے
بہر تحقیق کرین تو کہتے راعنا یعنے ہماری طرف بھی متوجہ ہو جیے۔ مسلمانون کے
منہ سے بھی سنتے سنتے کبھی یہ لفظ نکل جاتا تو اللہ تعالے نے حکم فرمایا کہ یہ لفظ
نہ کہو اگر کہنا ہو تو اُنظُرنا کہو کیونکہ اوسکے معنے بھی یہی ہین اور مقتضاے ادب یہ ہے
کہ پہلے سے سنتے رہو تا کہ پوچھنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اس لفظ کے کہنے مین بھی
کافر مکاری کرتے تھے یعنے اس لفظ کو ذرا زبان دبا کے کہتے تھے تو راعینا ہو جاتا تھا

ع ۱۲

جسکے معنے ہین ہمارا چرواہا اور اونکی زبان مین راعینا احمق کو بھی کہتے ہین۔ وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ اور کہو اُنظُرنا یعنے دیکھیے ہماری طرف اور سنتے رہو احکام خداے تعالےٰ کے تاکہ مکرر دریافت کرنے کی ضرورت نہو اور کافرون کے لیے جو ایسی باتین کہتے ہین دُکھ دینے والا عذاب ہے: مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ۔ دل نہین چاہتا اون لوگون کا جو منکر ہین کتاب والون مین سے اور نہ مشرکون کا دل چاہتا ہے اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ اس بات کو کہ اُتاری جائے تمپر کوئی نیک بات تمہارے رب سے۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی مہر سے جسکو چاہے اور اللہ بہت بڑا فضل رکھتا ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ نہین منسوخ کرتے ہین ہم کوئی آیت یا نہین بُھلاتے ہین ہم اوسے مگر پہنچاتے ہین اوس سے بہتر یا اوسکے برابر کیا تجھکو معلوم نہین کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہود طعن کرتے تھے کہ تمہاری کتاب مین بعضی آیتین نسخ ہوتی ہین اگر وہ اللہ کی طرف سے تھین تو پھر کیا عیب دیکھا جو موقوف کین۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ عیب نہ پہلے مین تھا اور نہ پچھلے مین مگر حاکم کو اختیار ہے جسوقت جو چاہے وہ حکم کرے۔ اور امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ احکام کا منسوخ کرنا کمال احسان پروردگار ہے۔ جیسے معراج کی رات پچاس رکعت نماز کا حکم ہوا تھا۔ یا نماز تہجد واجب کی گئی تھی۔ ان حکمون کے بجالانے مین اوسکے بندون کو ہرگز مجال دم زدن نہ تھی خواہ وہ احکام بندون پر سہل ہوتے یا مشکل مگر اوسنے اپنے کمال فضل سے بندون کی سہولت کے لیے حسب استدعاے اپنے حبیب اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ان حکمون مین تخفیف فرمادی پس یہ اوسکا بہت بڑا احسان ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○ کیا تجھکو معلوم نہین کہ اللہ ہی کو سلطنت ہے آسمان و زمین کی اور نہین ہے تمھارے لیے سواے خداے تعالے کے کوئی حمایت کرنے والا۔ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ کیا تم مسلمان لوگ بھی چاہتے ہو کہ سوال شروع کرو اپنے رسول سے جیسے سوال ہو چکے ہین موسیٰ ؑ سے پہلے۔ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ○ اور جسنے بدلا کفر کو ایمان کے بدلے وہ بھولا سیدھی راہ یعنے یہودیون کے بہکانے سے تم اپنے نبی ؐ کے پاس شبہے نہ لاؤ جیسے وہ اپنے نبی ؑ کے پاس شبہے نکالنے کو آیا کرتے تھے۔ شبہون کا نکالنا گویا یقین چھوڑکر انکار کا اختیار کرنا ہے۔ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ دل چاہتا ہے بہت سے کتاب والون کا کہ تمکو پھیر کر مسلمان ہونے کے بعد کافر کردین بسبب حسد کے جو اونکے نفسون مین ہے بعد اس بات کے کہ ظاہر ہوچکا اونپر حق یعنے یہ کہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم رسول برحق ہین اور قرآن کریم کلام خداے قدیم ہے۔ آنحضرت ؐ کے اصحاب کافرون کی یہ باتین سنکر عرض کرتے تھے کہ ہمکو حکم ہو تو ہم لڑین اور کافرون کو مارین تب یہ آیت اللہ تعالے نے نازل کی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ سو تم درگذر کرو اونسے اور خیال مین نہ لاؤ یہان تک کہ بھیجے اللہ تعالے اپنا حکم اور اللہ تعالے ہر چیز پر قادر ہے۔ آخر اللہ تعالے کا جب حکم آیا تو یہودیون کو مدینے کے قریب سے نکالدیا۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ

لنا ثلث

اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے واسطے بھلائی وہ پاؤ گے اللہ کے پاس - یعنے اللہ تعالے
اوسکا اجر اور ثواب تمکو عنایت کریگا - اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اللہ تعالے
تمھارے ہر کام کو دیکھتا ہے - وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا
اَوْ نَصٰرٰى ؕ اور کہتے ہین یہود اور نصاریٰ کہ جنت مین ہرگز نہ جاوینگے مگر وہ لوگ
جو یہودی ہونگے یا نصرانی - اللہ تعالے فرماتا ہے تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یہ آرزوئین باندہ لی ہین اونھون نے
محض بیکار تو کہہ لاؤ سند اپنی اگر تم سچے ہو - بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ
هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
ہان جسنے تابع کیا مُنہ اپنا یعنے نفس اپنا اللہ کے لیے اور وہ نیکی پر ہے یعنے نیک
کام کرتا ہے پس اوسکے لیے ہے مزدوری اوسکی اپنے رب کے پاس اور نہ
خوف ہے اون لوگون کو اور نہ وہ غمگین ہونگے - یہود اور نصاریٰ آپس مین جھگڑتے
تھے اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ ہم تمسے اچھے ہین وہی ذکر اللہ تعالے فرماتا
ہے اور آگے اوسکا جواب ارشاد ہوتا ہے - وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى
عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ اور کہا یہودیون نے
کہ نصاریٰ نہین ہین کچھ راہ پر اور نصرانیون نے کہا کہ یہود نہین ہین کچھ راہ پر وَّهُمْ
يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اور وہ سب پڑھتے ہین کتاب - كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ اسی طرح کہا اون لوگون نے جو نہین جانتے مثل قول یہودیون کے
یعنے عرب کے ان پڑہ لوگون نے بھی یہودیون کی طرح کہدیا - یہ لوگ آگے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے آخر بہک کر بت پوجنے لگے ایسے ہی لوگون کو
مشرک کہتے ہین - فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝
پس اللہ حکم کریگا اونمین قیامت کے دن اوس بات مین جسمین جھگڑتے تھے -

ع

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۬ؕ
اور اوس سے زیادہ ظالم کون جسنے منع کیا اللہ کی مسجدون مین یہ کہ ذکر کیا جائے اونمین اللہ کا نام اور کوشش کی اونکے اُجاڑنے مین ایسے شخصون کو نہین لائق ہے کہ داخل ہون اون مسجدون مین مگر ڈرتے ہوئے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اونکے لیے دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین بہت بڑا عذاب۔ نصاریٰ اپنے تئین منصف جانتے تھے اور یہودیون کو ظالم کہتے تھے اسوجہ سے کہ یہودیون نے حضرت عیسے علیہ السلام سے دشمنی کی اور نصاریٰ نے مانا۔ لیکن جب نصاریٰ نے غلبہ پایا تو مسجد بیت المقدس کو ویران کر دیا اور ضد کے باعث سے یہودیون کی مسجدین اُجاڑ ڈالین۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ کیا انصاف ہے کہ آدمیون کی ضد سے اللہ کی مسجدین ویران کرین اور فرمایا کہ یہ بھی لائق نہین کہ اوس ملک مین حاکم رہین۔ آخر اللہ تعالےٰ نے وہ ملک شام مسلمانون کو دے دیا۔ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اللہ ہی کے لیے ہے مشرق اور مغرب پس جسطرف تم مُنہ کرو اوسی طرف متوجہ ہے اللہ۔ برحق اللہ گنجائش والا ہے سب کچھہ جانتا۔ اس آیت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کے حکم سے بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنا موقوف کیا گیا اور کعبۂ شریف قبلہ قرار دیا گیا تو یہود ہنستے تھے اسپر اللہ تعالےٰ نے آیت مذکورہ نازل فرمائی۔ اور ایک روایت مین ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے لوگ ایک اندہیری رات مین بسبب کثرت ابر اور ظلمت کے جانب قبلہ نہ پہچان سکے تو ہر ایک نے اپنے اپنے قیاس سے خط محراب کھینچ کے نماز ادا کی صبح کو جب دیکھا تو سمت قبلہ مین اختلاف پایا

پھر مدینہ منورہ مین آکر قضا نماز پڑہنے کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
اجازت چاہی - اوسوقت یہ آیت شریف آئی کہ اگر نادانستہ تمھین سمت قبلہ مین شبہہ
ہوا اور جسطرف قبلہ ہونے کا تمھین یقین ہوا اودہر تمنے نماز اداکی تو کچھہ اندیشے کی
بات نہین تم بصدق دل جب اللہ کی طرف متوجہ ہوگے اللہ تمھاری طرف متوجہ ہوگا
چاہے تمھارا رخ جانب مشرق ہو یا جانب مغرب - اور ایک روایت مین ہے کہ یہود
اور نصاری آپس مین جھگڑا کرتے تھے اور ہر ایک اپنے قبلے کو بہتر بتاتا تھا
اسپر اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ مخصوص ایک طرف نہین اوسکے حکم سے جسطرف منھہ
کرو وہ متوجہ ہے - وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ط اور کہتے ہین اللہ
رکھتا ہے اولاد - یعنے یہود اور ترسا مثل کعب بن اشرف اور کعب بن اسد کے
اور مشرکین عرب مثل ہولج وغیرہ کے کہتے تھے کہ اللہ تعالے نے عزیرؑ و عیسیٰؑ کو
بیٹا کیا - اور اللہ تعالے پاک ہے سب سے نرالا - بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ط كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○ بلکہ اوسکا مال ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین
اور زمین مین اور ہر ایک اوسکا فرمانبردار ہے - بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ط بنانے والا ہے آسمانون اور زمین کا وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کے لیے تو یہی فرماتا ہے
اوسکو کہ ہو پس وہ فورًا ہوجاتا ہے - وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا
يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ط اور کہتے ہین وہ لوگ جنھین علم نہین کیون نہین
باتین کرتا ہمسے اللہ - یا کیون نہین آتی ہمکو نشانی - كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ط اسی طرح کہہ چکے ہین وہ لوگ جو انسے پہلے تھے انھین
کی سی بات - تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ط ایک ہی سے ہین دل بھی اونکے قَدْ بَيَّنَّا
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○ ہمنے بیان کردین نشانیان اون لوگون کے لیے

جو یقین رکھتے ہین - اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ○ ہمنے تمکو بھیجا ہے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیک بات لے کر خوشخبری دینے والا مومنونکے لیے اور ڈرانے والا کافرون کے لیے اور نہ پوچھے جائین گے تمسے دوزخ والے - یہودیون کی نافرمانیون پر خیال فرما کے ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خداے تعالےٰ انپر سخت عذاب بھیجے تو شاید اوسکی دہشت سے ایمان لائین اس بات پر اللہ تعالےٰ نے آیت مذکورہ نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اے میرے حبیب آپ انکے بارے مین فکر و اندیشہ نہ کیجیے کیونکہ یہ جہنم کے لوگ ہین آپسے انکا حال نہ پوچھا جائے گا اور آپ انکے ایمان نہ لانے سے غمگین بھی نہ ہوجیے - وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھسے یہود اور نصاریٰ یہان تک کہ تابع نہو تو اونکے دین کا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ تو کہہ جو راہ کہ خداے تعالےٰ دکھاوے وہی راہ ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○ اور اگر پیروی کی تونے اونکی آرزوے باطل کی بعد اس علم کے جو تجھے پہونچا تو تیرا کوئی نہین اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا اور نہ مدد دینے والا اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ جنکو ہمنے کتاب دی ہے وہ اُسے پڑھتے ہین جو حق اوسکے پڑھنے کا ہے - یعنے یہود مین کچھ لوگ باانصاف بھی تھے کہ اپنی کتاب کو خوب سمجھ کے پڑھتے تھے اور وہ ہی اس قرآن پر ایمان لائے اور اونمین سے ایک عالم تھے عبداللہ بن سلام انکے ساتھ اور کئی آدمی مسلمان ہوئے - اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وہ ہی اوسپر یقین لاتے ہین - وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ اور جو کوئی منکر ہوگا

وقف منزل

اوس سے پس اوسی کو نقصان ہی اور وہی ہے زیا نکار۔ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ
اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡكُمۡ وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِیۡنَ ۝
اے بنی اسرائیل یاد کرو احسان میرا جو مین نے تمپر کیا اور یہ کہ بڑائی دی تمکو تمام
عالم پر۔ وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡـًٔا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡهَا
عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ۝ اور بچو اوس دن سے
کہ نہ کام آئے کوئی شخص کسی کے ایک ذرہ اور نہ قبول ہو اوسکی طرف سے بدلا
اور نہ کام آوے اوسکے سفارش اور نہ مدد پونہچے کسی طرحکی۔ وَاِذِ ابۡتَلٰۤى
اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ اور یاد کرو جب آزمایا ابراہیم کو اوسکے
پروردگار نے کئی باتون مین پھر اوسنے وہ سب پوری کین۔ یعنے جو جو احکام پروردگار
عالم نے حضرت ابراہیم پر نازل فرمائے مثل اوامر و نواہی و مناسک حج او آئین اسلام
کے وہ سب اونھون نے پورے کیے۔ اس مقام سے سیقول تک جو آیتین ہین
اونمین اللہ تعالے نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت فرمائی ہے
اور شروع فرمایا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے قصے سے جو توریت مین مذکور
ہے اور ملت حنیفیہ کو ترجیح دی ہے جسپر ہمارے حضرت مبعوث کیے گئے اور رد
کیا اللہ تعالے نے یہودیون کے قول کو جو کہتے تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے
ہمکو یہودیت کی وصیت کی ہے اور انبیا علیہم السلام مین فرق کرنے یعنے ایک کے
معتقد اور دوسرے کے غیر معتقد اور منکر ہونے کی ممانعت فرمائی ہے۔ الغرض جب
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداوند تعالے کے احکام بخوبی پورے کیے تو حکم ہوا
قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ یعنے فرمایا پروردگار عالم نے مین تجھے
کرونگا سب لوگون کا پیشوا۔ واقعی اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت
بڑا درجہ مقبولیت عنایت فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول مقبول [illegible]

وسلم سے ارشاد ہوا کہ اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کو اللہ تعالے نے اسقدر پسند فرمایا کہ اپنے پیارے حبیب کو بھی اوسی طریقے پر چلنے کے لیے ارشاد فرمایا جب حضرت ابراہیمؑ نے پروردگار عالم کو نہایت مہربان پایا تو عرض کی قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ط یعنے اے پروردگار میری اولاد سے بھی پیشوا پیدا کر۔ حکم ہوا۔ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ○ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے نہیں پہونچتا میرا اقرار ظالمون اور بے انصاف لوگون کو بنی اسرائیل بہت مغرور تھے کہ ہم اولاد ابراہیمؑ مین سے ہین اور اللہ تعالے نے وعدہ کیا ہے ابراہیم سے کہ نبوت اور بزرگی تیرے گھر مین رہے گی اور ہم ابراہیم کے دین پر ہین اور اوس دین کو ہر کوئی مانتا ہے۔ اب اللہ تعالے اونکو سمجھاتا ہے کہ بیشک اللہ کا وعدہ ابراہیم کی اولاد سے ہے جو نیک راہ پر چلے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے پیغمبر ایک مدت تک اسحٰق کی اولاد مین بزرگی رہی اب اسمٰعیل کی اولاد مین پونہچی اور اونکی دعا ہے دونون کے حق مین اور اللہ تعالے فرماتا ہے کہ دین اسلام ہمیشہ سے ایک ہے سب پیغمبر اور سب امتین اوسی پر گذرین اور وہ یہ کہ جو حکم اللہ تعالے پیغمبر کے ہاتھ بھیجے قبول کرو۔ اب مسلمان اوسی پر ہین اور تم اوس سے پھر گئے۔ پس جسنے اوسے مانا دو جہان مین اوسکا بھلا ہوا اور جو منکر ہوا اوسنے ظلم کیا۔ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ط اور جب مقرر کیا ہمنے اس گھر کو یعنے بیت اللہ کو لوگون کا مرجع اور جائے امن وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط اور بنا لو اوس مقام کو جہان کھڑے ہوئے ابراہیمؑ نماز کی جگہ۔ اور اوس مکان مین پتھر گڑا ہوا ہے جسپر قدم مبارک کا نشان ہے۔ وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○

اور حکم دیا ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کر رکھو گھر ہمارا واسطے طواف کرنے والون
کے اور اعتکاف والون کے اور رکوع اور سجدے والون کے۔ وَإِذْ قَالَ
إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ
مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور جب کہا ابراہیم نے اے رب میرے
کر دے تو اس کو شہر امن والا اور روزی دے اسکے رہنے والون کو میوے جو
کوئی اونمین سے یقین لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی قبول ہوئی اور موافق حکم اللہ تعالے کے حضرت جبرئیل علیہ السلام مقام
فلسطین سے ایک گانون میوون اور پھلون سے بھرا پڑا اوٹھالائے اور سات بار
کعبے کے گرد پھر التصدق کر ایک میدان وسیع مین جو کعبے سے تین منزل کے
فاصلے پر تھا رکھدیا اور اوسکا نام طائف رکھا۔ چنانچہ وہ اب تک موجود ہے اور مکے
کے رہنے والے اوسی کے میوے کھاتے ہین۔ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ
قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ فرمایا خداوند
عالم نے اور جسنے کفر کیا اور منکر ہوا اوسے بھی فائدہ دونگا تھوڑا پھر اوسے دونون پھر
اوسے کھینچ بلاؤنگا عذاب دوزخ کی طرف اور بری جگہ ہے اوسکے باز گشت کی۔
وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ اور جب اوٹھانے
لگا ابراہیم بنیادین اس گھر کی اور اسمعیل۔ یعنے حضرت اسمعیل علیہ السلام پتھر اوٹھا
اوٹھا کے دیتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اون پتھرون کو درست کر کر
کے کعبے کی دیوارون مین نصب کرتے تھے۔ آخر الامر ان دونون نبیون نے
خانہ کعبہ کو طیار کیا اور اپنے پروردگار سے نہایت عجز و زاری سے یہ دعا کی
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ اے پروردگار ہمارے
قبول فرما ہمسے بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص اے رب ہمارے اور کر ہمکو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد مین سے بھی ایک امت حکم بردار اپنے لیے وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ اور بتا ہمکو طریقے عبادت کے یعنے دستور حج کرنے کے اور معاف کر ہمکو بیشک تو ہی ہے اصل معاف کرنے والا مہربان۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ط مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ اے رب ہمارے اور اوٹھا اونمین ایک رسول اونھین مین کا کہ پڑھے اونپر تیری آیتین اور سکھاوے اونکو کتاب اور دانائی اور سنوارے اونکو بیشک توہی ہے زبردست حکمت والا۔ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین پیدا ہوئے۔ اور آپنے دین اسلام کو وہ ترقی دی جو کسی نبی کے وقت مین نہ ہوئی تھی اللہ کا کلام لوگون کو سنایا اور تعمیل احکام کا طریقہ سکھایا اور کفر و جہالت سے نکالکر راہ راست دکھائی۔ الغرض حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو کچھہ دعا کی تھی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اوس سے بہت کچھہ زیادہ کر دکھایا۔ ایک دن عبداللہ بن سلام رضؓ نے اپنے بھائی مہاجر نامے سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا کہ تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لاؤ کیونکہ مین نے اونکے حالات اور اونکی تعریفین توریت مین بہت کچھہ دیکھی ہین وہ شخص منکر ہوا اور اوسنے نہ مانا۔ عبداللہ بن سلامؓ نے پہر کہا کہ یہ دین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے مہاجر نے کہا کہ مجھے اس دین کی کچھہ ضرورت نہین تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط اور کون پسند نہین کرتا دین ابراہیم کو مگر وہ جو بے وقوف ہوا اپنے جی سے وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ج وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

ع ۱۵ ۱۵

لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اور ہمنے اوسکو برگزیدہ کیا دنیا مین اور بیشک وہ آخرت مین ہی نیک کارون مین سے۔ نجومیون نے نمرود کو خبر دی تھی کہ تیرے ملک مین ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا کہ تجھکو خراب کریگا اور تیرا ملک و مال لے لیگا۔ نمرود نے حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو اوسے مارڈالو۔ اون دنون مین حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی والدۂ ماجدہ کے شکم مین تھے لیکن آثار حمل ہویدا نہ تھے اور آپکی ولادت تک کسی کو یہ حال مطلق معلوم نہوا۔ اور آپ ایسی ساعت مین پیدا ہوئے کہ کسی نے نہ دیکھا۔ آپکی والدہ نے اس خوف سے کہ دشمن سُنین گے تو مارڈالین گے آپکو جنگل مین لیجاکے ایک پہاڑ کے غار مین ڈالدیا اور اوسکا مُنہ پتھر سے بند کردیا اور دل مین یہ خیال کیا کہ اگر خدا کی طرف سے زندگی ہے تو سبحان اللہ ورنہ دشمنون کے ہاتھ مارے جانے سے اسطرح مرجانا بہتر ہے۔ پھر ایک مدت کے بعد جوش محبت سے دیکھنے کو گئین تو حق تعالےٰ کی قدرت کاملہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ اور صحیح وسالم پایا آپ مین حق تعالےٰ نے قوت نمو اسقدر زیادہ کی تھی کہ اور لڑکے ایک مہینے مین جسقدر بڑھتے ہین آپ ایک دن مین اوسقدر بڑھتے تھے تو مہینے کے سن مین آپ ایسے تھے کہ دو برس کے معلوم ہوتے تھے اور نہایت مقبول صورت تھے الغرض حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ کو دیکھکے پہلے اونسے یہ دریافت کیا کہ میرا رب کون ہے اونھون نے اپنی طرف اشارہ کیا تب آپنے پوچھا کہ تیرا رب کون ہے۔ آپکی والدہ یہ کلام سنکر اپنے شوہر کے پاس گئین اور اونسے کہا کہ یہ وہی لڑکا ہے جو ملک ومال اور بادشاہی نمرود کی لے گا۔ یہ سنکے آذر بت تراش یعنے حضرت ابراہیم کے والد مع اپنی اہلیہ کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے۔ آپنے پھر اپنی والدہ سے پوچھا کہ میرا خدا کون ہے اونھون جواب دیا کہ مین پھر آپنے پوچھا تیرا خدا کون ہے تب آپکی والدہ نے آپکے والد کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپنے

دریافت فرمایا کہ اسکا خدا کون ہے یہ سنکے وہ خاموش ہوئین اور اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم کو ہدایت کی۔ اوسی قصے کی طرف یہان اشارہ ہے اور ارشاد ہوتا ہے۔ اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ جب کہا اونکو یعنے حضرت ابراہیم کو اونکے پروردگار نے کہ اسلام لا یعنے فرمان بردار ہو کہا اونھون نے کہ فرمانبردار ہوا مین تمام عالم کے پروردگار کا وَوَصّٰى بِهَا إِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹون کو اور یعقوب۔ يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اے بیٹو میرے اللہ نے چنکر دیا ہے تمکو دین پس نہ مرنا تم اس جہان سے مگر مسلمان ہوکے۔ عرب کے یہودی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جھگڑتے تھے اور کہتے تھے کہ یعقوب علیہ السلام نے جس دین کی اپنی اولاد کو نصیحت کی تھی وہ یہی دین ہے جسپر ہم ہین۔ اللہ تعالے نے فرمایا أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ کیا تم موجود تھے جب آئی یعقوب کو موت إِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ جس وقت کہا یعقوب نے اپنے بیٹون کو کیا پوجوگے تم میرے بعد قَالُوْا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ اٰبَآئِكَ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ ○ کہا اونھون نے ہم بندگی کرینگے تیرے رب کی اور تیرے باپ دادون کے رب کی جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق ہین وہی ایک رب ہے اور ہم اوسی کے حکم پر ہین۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ یہ ایک گروہ تھا کہ گذر گیا اونکے لیے ہے جو کما گئے وہ اور تمھارے لیے ہے جو تم کماؤ اور تمسے پوچھے نہ جائینگے اونکے کام وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اور کہتے ہین یہود اور نصاریٰ سو منسوب کرکے یہود جاؤ کہ تم یہودی یا نصرانی تو راہ پاؤ۔ قُلْ بَلْ مِلَّةَ

اِبْرٰھٖمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ تو کہہ نہین بلکہ ہمنے اختیار کیا طریقہ ابراہیمؑ کا جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنے والون مین سے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ۫ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ اور حکم کیا اللہ تعالے نے کہ کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ کہ اُتار اگیا ہماری طرف اور جو اوترا ابراہیمؑ اور اسمٰعیل اور اسحٰقؑ اور یعقوب اور اوسکی اولاد پر اور جو ملا موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور جو کچھ ملا سب نبیون کو صحیفون اور معجزون سے اونکے رب سے۔ ہم فرق نہین کرتے ایک مین بھی اونمین سے اور ہم اوسی کے حکم پر ہین

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِ اھْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ۚ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ پھر اگر وہ بھی یقین لائین یعنے یہود وغیرہ جسطرح تم یقین لائے ہو تو راہ پائین گے اور اگر پھر جائین تو سوا اسکے نہین کہ وہی ہین ضد پر پس قریب ہے کہ کفایت کرے اللہ تیری طرف سے اون لوگون سے انتقام لینے مین۔ اور وہی ہے سننے والا جاننے والا۔ بعد اُترنے اس آیت شریف کے سب یہود مخالف ہو گئے اور مسلمانون کے ساتھ عداوت کرنے لگے۔ اور کہتے تھے کہ ہمارے لیے صبغہ ہے اور تمہارے لیے صبغہ نہین۔ اور صبغہ اوسے کہتے ہین کہ نصاریٰ اپنے لڑکون کو پیدائش کے دن سے سات روز بعد عمودیہ کے پانی مین غوطہ دیتے تھے تاکہ وہ لڑکا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر اس پانی کی برکت سے قائم رہے اور نیت صبغے کی اسطرح کرتے تھے صَبَغْنَا لَہٗ بِطَرِیْقَۃِ الْمَسِیْحِ یعنے رنگتے ہین ہم جسکو حضرت عیسے علیہ السلام کے طریقے پر۔ اور نصرانیون کا یہ بھی دستور تھا کہ جب کسی...

داخل کرتے تو ایک زرد رنگ بناتے اوسی سے اوسکے کپڑے رنگتے اور وہی
اوسپر چھڑک دیتے اور اِسے اونکے یہاں اصطباغ کہتے جسکے معنے غسل اور غوطہ دینے
کے ہین - جب اونھون نے اس صبغے پر افتخار کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا - صِبْغَةَ
اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ ہمنے لیا رنگ اللہ
کا اور کسکا رنگ ہے اللہ سے بہتر اور ہم اوسی کی بندگی پر ہین یعنے اوسی کی عبادت
کرتے ہین اور اوسیکو پوجتے ہین - پھر یہود و نصاریٰ نے اپنی بڑائی اور فخر مین یہ کلمے
کہنے شروع کیے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ - یعنے ہم بیٹے ہین خدا کے اور اوسکے دوست
نعوذ باللہ من ذالک - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا
وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ تو کہہ کیا
اب تم جھگڑتے ہو ہمسے اللہ مین اور وہی ہے پروردگار ہمارا اور پروردگار تمھارا
اور ہمارے لیے ہین عمل ہمارے اور تمھارے لیے عمل تمھارے اور ہم صدق دل
سے اوسکے پوجنے والے ہین - اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ کیا تم کہتے ہو کہ
ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اوسکی اولاد یہود تھے یا نصاریٰ قُلْ ءَاَنْتُمْ
اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ تو کہدے اونسے آیا تمکو خبر زیادہ ہے یا اللہ کو - وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
اور اوس سے زیادہ ظالم کون جسنے چھپائی وہ گواہی جو اوسکے پاس اللہ کیطرف سے
تھی اور اللہ بے خبر نہین تمہارے کام سے - تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یہ ایک گروہ تھا کہ گذر گیا -
اونکے لیے ہے جو کر گئے وہ اور تمہارے لیے ہے جو تم کرو اور تمسے نہ پوچھے جائینگے اونکے کام فقط

ع ۱۶ ۱۴ ۱۶

پہونچی - اب تفسیر سورۂ یوسف لکھی جاتی ہے -



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

سُوْرَةُ یُوْسُفَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰی عَشَرَةَ اٰیَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یوسف مکے مین اُتری اسمین ایک سو گیارہ آیتین ہین اور ایک ہزار سات سو چھہتر کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حرف اور بارہ رکوع ہین۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سورۂ یوسف کو پڑھا کریگا اوسے اور اوسکے اہل وعیال کو سختی موت کی نہوگی اور دنیدار لوگ اوس سے محبت رکھین گے اور رزق کی افزائش ہوگی۔ اور ہر آفت وبلا سے محفوظ رہیگا اور خوش وخرم زندگی بسر کریگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٓرٰ الف سے مراد اللہ ہے اور لام سے لطیف اور رے سے رزاق۔ یعنے اللہ تعالےٰ بہت بڑا مہربان روزی دینے والا ہے۔ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ○ یہ آیتین ہین روشن کتاب کی۔ اس سورہ مبارک کے شان نزول مین اختلاف ہے بعض نقل کرتے ہین کہ علمائے یہود نے شرفائے اہل عرب سے کہا کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ حضرت یعقوب

علیہ السلام شہر کنعان سے ملک مصر مین کس لیے تشریف لے گئے۔ پس اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت نازل فرمائی اور سارا قصہ ابتدا سے انتہا تک آپکو بتا دیا تاکہ آپ اون لوگون کو اونکے سوال سے زیادہ بتا دین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ کوئی ایک سورۃ ایسی آتی جسمین بیان جدال و قتال اور عذاب و عقاب کا نہوتا۔ اللہ تعالے نے اونکی تشفی اور تسلی کے واسطے یہ سورۃ نازل فرمائی۔ اور بعضے لکھتے ہین کہ یہود فخر کیا کرتے تھے اس بات پر کہ جو قصہ ہماری توریت مین لکھا ہے وہ تمھارے قرآن مین نہین اللہ تعالے نے مسلمانون کی تسکین کے لیے یہ سورۃ نازل فرمائی۔ اور بعضون نے بیان کیا ہے کہ ابن سلام نے عرض کی کہ ایک معجزہ مجھے دکھلائیے تو مین بھی ایمان لاؤن۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت اللہ تعالے نے اُتاری اور آپنے اوسے پڑھکر سنایا اور اوسنے سب سُن کے التماس کی کہ سچ فرمایا آپنے اے رسول اللہ کے توریت مین بھی یون ہی لکھا ہے بعد اسکے وہ ایمان لایا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ہمنے اسکو اُتارا ہے قرآن عربی زبان کا شاید کہ تم سمجھو۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ ہم بیان کرتے ہین تیرے پاس بہتر بیان اور اچھا قصہ کہ بھیجا ہمنے تیری طرف یہ قرآن۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت یعقوب علیہ السلام کے قصے کے نہایت مشتاق تھے اور آنحضرت صلعم سے عرض کرتے تھے کہ ہمین حضرت یعقوب علیہ السلام کے قصے سے خبر دیجیے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم وہ اچھا قصہ تیرے سے بیان کرتے ہین وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اگرچہ تھا تو اس سے پہلے بے خبر یعنے پہلے اسے آپ نہ جانتے تھے

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ○ جسوقت کہا یوسفؑ نے اپنے باپ سے اے میرے باپ مین نے دیکھے خواب مین گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھا مین نے اونکو کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہین۔ آپ فرمائیے کہ یہ کیا بات ہے۔ نقل کرتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام بارہ برس کے تھے اپنے والد ماجد کے پاس سوتے تھے جمعے کی رات تھی کہ ایک مرتبہ سوتے سوتے چونکے اور گھبرا کے اوٹھ بیٹھے حضرت یعقوب علیہ السلام یہ حال دیکھکر اونسے فرمانے لگے کہ ای جان پدر خیر تو ہے تم کیون اسقدر پریشان ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے والد بزرگوار اسوقت مین نے ایک خواب دیکھا اور مین اوس سے خائف ہوا۔ وہ یہ تھا۔ مین نے دیکھا کہ مین پہاڑ پر بیٹھا ہون اور وہان کے درخت نہایت سرسبز و شاداب میوہ دار ہین اور چارون طرف نہرین جاری ہین دروازے آسمان کے کھُلے ہوئے ہین اور کسی شخص نے تمام عالم کے خزانون کی کنجیان مجھے دی ہین۔ اور دفعۃً گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان سے اُترے اور مجھے سجدہ کیا یہ دیکھتے ہی میری آنکھ کھُل گئی اور مجھے خوف پیدا ہوا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونکی تشفی کی اور فرمایا تمہارا خواب مبارک ہے اوس سے معلوم ہوا کہ خدا تمکو بہت بڑا درجہ عنایت کریگا اور سلطنت و اقبال عطا فرمائیگا اور تمہارے گیارہ بھائی اور مان باپ اطاعت کرینگے۔ [illegible] خواب کا حال اپنے بھائیون سے نہ کہنا۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ○ کہا اے میرے پیارے بیٹے نہ بیان کرنا تم اپنا خواب اپنے بھائیون سے کہ وہ بنا لائینگے تیرے لیے کچھ فریب۔ یعنے تیری ایذا رسانی کے درپے ہونگے۔ البتہ شیطان انسان کے لیے صریح دشمن ہے۔ حضرت یعقوبؑ

علیہ السلام نے یہ ممانعت اسواسطے کی تھی کہ خواب بہت صاف و روشن ہے مبادا
حضرت یوسف کے بھائی سنتے ہی سمجھ جائین اور شیطانی وسوسون سے ہلاکت کے
درپے ہون ۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام اس نصیحت سے بہت خائف ہوئے کیونکہ
آپکے بھائی زور و قوت مین آپ سے بہت بڑے ہوئے تھے ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے
جب اونکو ترسان و ہراسان پایا تو اونکی تشفی کی اور فرمایا کہ تم ہرگز پریشان نہو عنقریب
خدا ے تعالے تمکو تمھارے باپ دادا کے رتبے سے سرفراز فرماویگا ۔ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ اور اسی طرح نوازیگا
تجکو تیرا پروردگار اور سکھائیگا تجھے علم تعبیر ۔ یعنے اللہ تعالے تجھے نبوت اور بادشاہت
عنایت فرمائیگا اور کتب آسمانی تجھپر روشن کریگا ۔ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى
اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور پورا کریگا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھر پر جیسے کہ
پورا کیا ہے تیرے دو باپ دادون پر پہلے سے ابراہیمؑ اور اسحٰق پر البتہ پروردگار
[illegible] ہے حکمت والا ۔ یعنے اللہ تعالے تجھپر اپنی نعمتین پوری کریگا اور تجھے نبوت
اور بزرگی [illegible] کریگا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحٰق کو عنایت کی اور وہ بڑا
حکیم ہے اور [illegible] یار مین سب کچھ ہے جو مناسب سمجھتا ہے وہ کرتا ہے ۔ ؎

ہے خلاق عالم [illegible] پروردگار		جو چاہے کرے اوسکو ہے اختیار

اب آگے اللہ تعالے اون لوگون کا حال بیان فرماتا ہے جو حضرت یوسف اور اونکے
چھوٹے بھائی بنیامین کا حال پوچھا کرتے تھے ۔ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ
اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ بیشک حضرت یوسف اور اونکے بھائیون کے قصے مین نشانیان
ہین پوچھنے والون کے لیے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اہل قریش نے یہود سے کہا کہ ہمکو ایسی
بات بتاؤ جسے ہم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرکے اونکی سچائی کا حال

آزمائین یہود نے کہا تم آنحضرتؐ سے یہ پوچھو کہ حضرت ابراہیم کا وطن ملک شام تھا اونکی اولاد ملک مصر مین کیونکر آئی جو موسیٰؑ اور فرعون سے قضیہ ہوا۔ اوسپر حق تعالےٰ نے فرمایا کہ پوچھنے والون کو نشانیان ہین اگر وہ سمجھین۔ یعنے قریش کو یہ قصہ سُنکے سمجھنا چاہیے کہ حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے حضرت یوسفؑ سے حسد کیا اور اونکی اطاعت قبول نہ کی آخر اللہ تعالےٰ نے اون سب کو حضرت یوسفؑ کا محتاج کر دیا۔ اسی طرح قریش نے ایک بھائی کو وطن سے نکالدیا اور اوسے وہین عروج ہوا۔ یعنے قریش نے آنحضرتؐ کو اسقدر پریشان کیا کہ آپ بیت اللہ سے مدینے مین تشریف لے گئے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے آپکو اون سب کا حاکم بنا دیا۔ اور اسی طرح یہود بھی حسد کرکے خراب ہوگئے۔ اب حضرت یوسف کے بھائیون کا بغض و حسد بیان کیا جاتا ہے کہ اونمین خوابِ یوسف علیہ السلام کی کیفیت کیونکر معلوم ہوئی۔ مختصر یہ ہے کہ جسوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا خواب حضرت یعقوب علیہ السلام سے بیان فرمایا اور اونھون نے اوسکی تعبیر بیان کرکے افشائے راز سے حضرت یوسف علیہ السلام کو ممانعت فرمائی اوسوقت شمعون کی والدہ یعنے حضرت یعقوبؑ کی بی بی کسی گوشے مین پوشیدہ یہ سب حال سُن رہی تھین اور اونکو اس حال کے سُنتے ہی حسد پیدا ہوگیا تھا اونھون نے اپنے سب بیٹون سے یہ حال بیان کر دیا اونکو بھی حسد نے آگھیرا اور حضرت یوسف علیہ السلام بمنت خواب کا حال دریافت کیا آپنے جھوٹ بیان کو خلاف شان صدیقیت سمجھکر سب حال اپنے خواب کا مفصل بیان فرما دیا۔ یہ سنتے ہی اونکے دلون مین آتش حسد بھڑک اوٹھی اور سب ملکر کہنے لگے کہ راحیل کا بیٹا بنی اسرائیل پر بزرگی چاہے خدا کی قدرت ہے۔ دیکھو وہ جھوٹی باتین بنا بنا کے باپ کا دل خوش کرنا چاہتا ہے اب ہمکو اسکا بدلا لینا ضرور ہے۔ پھر یہ سب اپنے بھائی روئیل کے پاس گئے اور بیان کیا کہ یوسفؑ نے ایک نیا خواب گھڑ کے ہماری طرف سے باپ کا دل پھیرنا چاہا ہے روئیل چونکہ

عقلمند تھا اوسنے کہا کہ بیشک اوسکا خواب سچ ہے اور اوسکے چہرے سے ایسے ہی آثار ہویدا ہین یہ سنکر اور بھی برافروختہ ہوئے اور غم و غصے سے نہایت ابتر حال ہوا ؎

آخرش ساتھ دیا شورِ جنون نے اونکا	تن بدن پھونک دیا سوزِ درون نے اونکا

بس راتدن انھین فکرون مین مصروف ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی برائیان کرنے لگے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اوسکا بھائی بنیامین بہت پیارا ہے ہمارے باپ کو ہمسے اور ہم ایک شہ زور جماعت ہین۔ یعنے ہم سب قوی اور زور آور ہین۔ اور دسون آپس مین متفق ہین۔ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۢ البتہ ہمارا باپ صریح خطا مین ہے۔ یعنے دو لڑکون ضعیف و کمزور سے محبت رکھتا ہے اور ہم دسون کو جو زور آور اور وقت پر کام آنے والے ہین پوچھتا بھی نہین۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی زیادہ محبت کا باعث یہ تھا کہ اول تو حضرت یوسف اور اونکے بھائی بنیامین چھوٹے تھے اور چھوٹی اولاد زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ دوسرے یہ دونون بھائی راحیل کی اولاد سے تھے اور راحیل سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کمال درجہ محبت تھی۔ تیسرے جب بنیامین پیدا ہوئے اور راحیل کو مرض الموت نے ایسا گھیرا کہ اونھین اپنی زندگی کی توقع نہ رہی تو اونھون نے مرتے دم حضرت یعقوب علیہ السلام سے بصد منت و زاری یہ عرض کی کہ اگر آپ میری روح کو میری گور مین خوش رکھنا چاہین میرے دونون بچونکو خوش رکھیگا اور اونکی دلجوئی اور تشفی مین کوتاہی نہ کیجیے گا۔ ورنہ میری روح قبر مین بے چین رہیگی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونکی وصیت منظور کی اور ان دونون صاحبزادون کو نہایت عزیز رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان دونون سے محبت کرتے تھے۔ القصہ جب ان باتون سے بھی اونکی تسکین نہوئی اور آتش رشک و حسد نے بہت ہی جلایا تب

آپس مین صلاح کرنے لگے اتنے مین شیطان ایک پیر مردِ مقدس صورت کی شکل بنا آپونہچا
اور اونکے مجمع مین شریک ہو کے کہنے لگا کہ اے فرزندان یعقوب معلوم ایسا ہوتا ہے
کہ یوسفؑ تم سب کو اپنا غلام بنایا چاہتا ہے اور آخر کار تم سب مثل غلامون کے اوسکی
خدمت مین رہوگے اور وہ تمپر حکمران ہوگا۔ اور یہ بڑی غیرت کی بات ہے کہ تم چھوٹے
بھائی کے غلام بنو۔ وہ سب شیطان کو اپنا خیر خواہ ہمدرد سمجھکر کہنے لگے کہ اے بزرگ
مہربان پھر آپ ہی کوئی تدبیر بتائیے اوسنے کہا یہ کوئی مشکل بات نہین مین تمکو ایک آسان
ترکیب بتائے دیتا ہون کسی جنگل بیابان سنسان میدان مین حیلہ بہانہ کرکے لے جاؤ
اور وہان پہونچکے موقع دیکھکر اوسے مار ڈالو یا زمین مین دبا دو۔ یہ بات ان سب نے
پسند کی اور کہنے لگے بیشک اِقْتُلُوا يُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ مارڈالو یوسف کو یا پھینکدو اوسے
کسی زمین مین کہ اکیلی رہجائے تمپر توجہ تمہارے باپ کی۔ یعنے جب یوسفؑ نہونگے تو
جو محبت اونکو یوسفؑ سے ہے وہ تم سب سے کرنے لگین گے۔ اور ہوجاؤ بعد اسکے
نیک قوم۔ یعنے پہر تشویش فکر نہ رہیگی اطمینان ہوجائیگا یا یہ کہ بعد اس فعل کے ہون کے
توبہ کرکے نیکون مین شامل ہوجائینگے۔ لیکن بعض نے اسے پسند لیا اور کہا قَالَ
قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ
بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ کہا کہنے والے نے اونمین
سے یعنے یہودا نے کہ نہ مارو یوسفؑ کو۔ کیونکہ خون بے گناہ کا اچھا نہین۔ اور
ڈالدو اوسکو ایک اندھیارے کنوئین مین تاکہ لے جائے اوسکو کوئی مسافر اگر تم کو
یہ کام کرنا ہے۔ یہ صلاح سب نے پسند کی اور آپس مین کہنے لگے کہ ہم روز بکریان چرانے
جایا کرتے ہین باپ سے کہین کہ یوسفؑ کو بھی ہمارے ساتھ کردیجیے کیونکہ ماشاء اللہ سے
اب وہ قریب جوانی کے ہے اور آجتک گھر سے کبھی نہین نکلا اب ہمارے ساتھ چلا

کرے اور کام سیکھے یہ مشورہ کرکے اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَالَكَ
لَا تَاْمَنَّا عَلٰي يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ۝ یعنے کہا اونھون نے کہ اے باپ
ہمارے کیا سبب ہے کہ آپ اعتبار نہین کرتے ہمارا یوسف پر اور ہمتو اوسکے خیرخواہ
ہین- اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝ بھیجیے اوسکو
کل ہمارے ساتھ کہ کچھ کھائے اور کھیلے- اور ہم تو اوسکے نگہبان ہین- حضرت یعقوب
علیہ السلام نے جواب دیا قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ
يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ۝ کہا مجھے غم اس بات کا ہے کہ تم
اوسے لیجاؤ اور ڈرتا ہون مین کہ کھاجائے اوسکو بھیڑیا اور تم اوس سے بیخبر ہو
یعنے جو بہانا وہ کرنے والے تھے وہی آپکی زبان سے بھی نکلا- پھر اونھون نے
جواب دیا قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ۝ یعنے
کہا اونھون نے اگر کھا گیا اوسکو بھیڑیا باوجود اسکے کہ ہم زورآور جماعت ہین توہمنے
سب کچھہ گنوایا- الغرض حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونکی عرض پذیرانہ کی- تب
اونھون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سیر و تماشے کا شوق دلایا اور جنگل کی
تعریفین اور سبزے کی شادابی اور پھولون کی بہار بیان کرکے اونکا دل لبھایا-

صحرا ہے سبزہ زار ہے کیا ابر بہار ہے		دیکھو تو چلکے بھائی عجب لالہ زار ہے

آخرش حضرت یوسف تعریفین سنتے سنتے از خود مشتاق ہوگئے- جب اونھون نے
حضرت یوسف کو راضی پایا تو پھر اپنے والد کے پاس پونہچے اور کہنے لگے اے
والد بزرگوار آجکل جنگل سبزہ زار ہے طرح طرح کے پھول کھلے ہوئے ہین عجب بہار ہی
اگر اجازت دیجیے تو ایک دن بھائی یوسف کو ساتھ لے جائین اور سیر و تماشا جنگل
کا دکھلائین- جی بہلے دل کو فرحت ہو اور آپ کوئی اندیشہ نفرمائیے ہم دس بھائی
نہایت قوی و توانا ایسے ہین کہ بھیڑیا کیا چیز ہے شیر تک کا شکار کر ڈالین اور یہ کسکی

مجال ہے کہ ہمارے جیتے جی یوسفؑ کو نظر بد سے دیکھ سکے۔ سب بھائی یہ بیان کر
رہے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی آئے اور اپنے والد بزرگوار سے بھائیون
کے ساتھ سیر و تفریح کے لیے جانے کی اجازت چاہی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے
بمقتضائے محبت اونکا دل ملول کرنا اور اجازت ندینا مناسب نہ سمجھا اور فرمایا کہ اے
میرے پیارے فرزند اگر تیرا دل چاہتا ہے تو اجازت ہے۔ مگر شب بھر بےچین رہے
اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے رہے کہ اے پروردگار تو خیر الحافظین ہے مین اسے
تیرے سپرد کرتا ہون۔ صبح کو جب چلنے کا وقت آیا تو آپنے حضرت یوسفؑ کو غسل دلایا
اور پیراہن مبارک حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت
جبرئیلؑ نے بہشت سے لاکر اوسوقت پہنایا تھا جب آپکو نمرود نے آگ مین ڈالا تھا
حضرت یوسفؑ کے بازو پر باندھا اور حضرت اسحقؑ کی پگڑی سر پر باندھی اور اپنے
سب فرزندون سے بتاکید تمام فرمایا کہ دیکھو یوسفؑ کو کسی طرح کی تکلیف نہونے پائے
بھوک پیاس کا ہر وقت خیال رکھنا دھوپ مین زیادہ نہ پھرانا اور ہر بات کا خیال
رکھنا۔ سب نے آپکا فرمان منظور کیا۔ اور روبیل نے حضرت یوسفؑ کو اپنے کندھے
پر بٹھالیا۔ شمعون نے پانی کی چھاگل ہاتھ مین لی اور چلنے کا قصد کیا تو اوسوقت حضرت
یعقوبؑ نے یہودا سے پکار کر کہا کہ اے یہودا مین یوسفؑ کو تیرے سپرد کرتا ہون
تو اسے اپنی جان کے برابر رکھیو اور خبردار بہت حفاظت سے اسکے ساتھ رہیو
اور خود بھی شجرۃ الوداع تک جو شہر پناہ کے قریب تھا ساتھ گئے اور نہایت بیتاب و
بے قرار ہوکر حضرت یوسفؑ کو رخصت کیا اور وقت رخصت کلمات پند و نصیحت کے
فرمائے جنکا خلاصہ یہ ہے کہ اے فرزند ارجمند اگر خدانخواستہ کوئی وقت سخت تجھپر آئے
یا کسی بلائے ناگہانی مین گرفتار ہوجائے تو سوا خدائے تعالےٰ کے دوسرے سے
ہرگز ہرگز مدد نہ مانگنا۔ اور مجھے کسی حال مین نہ بھولنا اور نہ مین تمکو بھولونگا یہ کہکے

گلے سے لگایا پیار کیا آنکھون مین آنسو بھر لائے خدا کے سپرد کر کے رخصت کیا فَلَمَّا
ذَهَبُوا بِهٖ۔ پھر جب لے کر چلے اوسکو۔ یعنے آگے بڑھے اور باپ کی نظرون سے
غائب ہوئے تو اونکو اپنا بغض و حسد نکالنے کا موقع ہاتھ آیا اور حضرت یوسفؑ کو نہایت
بے دردی سے زمین پر پٹک دیا اور سب مارنے لگے کسی نے لاتین مارین کسی نے
طمانچے کسی نے کپڑے پھاڑے کسی نے بال نوچے ننگے سر ننگے پائون برہنہ بدن
بھوکا پیاسا زمین پر گھسیٹتے لے چلے نہ رونے پر رحم آیا نہ فریاد کو سُنا وہ ظلم کیے
ہلاکت کو پونہچا دیا ایک قطرہ پانی پینے کو نہ دیا زبان پیاس کی شدت سے باہر نکل آئی
حلق مین کانٹے پڑ گئے مگر اون کو کچھ ترس نہ آیا باپ نے جو یوسفؑ کے لیے کھانا
دیا تھا وہ خود کھا گئے اور پانی اونکے سامنے پھینکدیا الغرض حضرت یوسف علیہ السلام
ان صدمون سے بیہوش ہوگئے جب غشی سے کچھ افاقہ ہوا تو یہودا سے کہا کہ باپ نے
تیرے سپرد کیا تھا تو مجھے انکے ظلم سے بچا اوسنے کہا تم مت ڈرو مین نے تمکو اپنی پناہ
مین لیا۔ یہ سُنتے ہی شمعون نے آپکے سینے پر پیر رکھا اور قتل کا ارادہ کیا مگر یہودا
نے روکا اور کہا مین یوسفؑ کو قتل نہ کرنے دونگا چاہے میری جان جائے اس بات
پر آپس مین بہت ردو کد ہوکے یہ بات قرار پائی کہ کسی کنوئین مین ڈالدو یا خود ہی
مر جائیگا یا کوئی نکال لیجائیگا۔ پس وہ سب حضرت یوسفؑ کو ایک تاریک کنوین
پر جو اوجاڑ میدان مین کنعان سے آٹھ نو کوس کے فاصلے پر تھا لے گئے بیان
کرتے ہین کہ وہ کنوان نہایت تاریک اور قریب ستر گز کے گہرا تھا۔ بہت ہیبتناک
اور ہوام کا مسکن۔ وہان یہ سب جمع ہوئے وَ اَجْمَعُوْا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ
الْجُبِّ اور متفق ہوئے کہ ڈالدین اوسکو اندھیرے کنوین مین۔ تو اونھون نے
اوسکے کپڑے اوتارے اور کنوین مین گرانا چاہا۔ اوسوقت حضرت یوسف علیہ السلام
ہر ایک کا دامن پکڑتے تھے اور منت کرتے تھے مگر کوئی نہ سنتا تھا اور اونکو

ڈھکیلتے تھے آخر دو چار نے ملکے کنوین مین ڈالا مگر وہ کنارہ پکڑ کے رہ گئے حضرت
یوسف نے اونسے بہت کہا کہ خدا کے لیے میرا پیراہن تو دیدو کہ مین اس خطرناک جگہ
مین ننگا نہ رہون اونھون نے کہا کہ اب اون چاند سورج اور ستارون کو کیون نہین
بلاتے کہ وہ تمھارے لیے کپڑے لائین اور تمھین بچائین۔ پھر اون بے رحمون نے
آپکے ہاتھ پانون باندہے اور کمر مین رسی باندہ کے کنوین مین لٹکایا آدہی دور
سے چھوڑ دیا اوسوقت آپکی زبان مبارک پر یہہ کلمات جاری تھے اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ
رَجَعْتُ اِلَی اللّٰہِ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنے مین خدا کا بندہ ہون اور اوسی
کی طرف رجوع کرتا ہون اور ہم اوسی کے لیے ہین اور اوسی کی طرف رجوع کرنیوالے
ہین۔ جسوقت بھائیون نے آپ کو کنوین مین ڈالا فورًا بحکم خداے تعالے حضرت جبرئیل
علیہ السلام آئے اور آپکو باسانی تمام کنوین کے اندر ایک پتھر پر جو پانی سے کچھہ اونچا
تھا بٹھا دیا اور پیراہن حضرت خلیل اللہ علیہ السلام آپکے بازو سے کھول کے پہنادیا
اور آپکی تشفی کی وہ پتھر آپکی جلوہ افروزی سے مثل لعل درخشان کے ہوگیا اور کیڑے
مکوڑے اپنے سوراخون مین پنہان ہوئے کنوان آپکے نور سے روشن ہوگیا اور
پانی اوسکا کھاری تھا وہ بھی میٹھا ہوا۔ یہودا کو آپکے اس حال سے نہایت رنج تھا بھائیون
کو اودہر اودہر ٹال کنوین پر آیا اور روکر پوچھا کہ اے میرے پیارے بھائی تم زندہ ہو آپنے
پوچھا کہ اے شخص تو کون ہے جو مجھہ ایسے رنجور کو پوچھتا ہے اوسنے کہا مین یہودا ہون
آپکا بھائی۔ آپنے فرمایا میرا حال کیا پوچھتے ہو بھائیون نے جو کچھہ کیا وہ تم جانتے ہو اب
بے یار و مددگار و والد سے جدا بھوکا پیاسا ننگا اندہیرے کنوین مین پڑا ہون یہودا نے
بعد اظہار ندامت کے معافی چاہی آپنے فرمایا کہ جو مشیت ایزدی تھی وہ ہوا۔ مگر تم میری
دو تین باتون کا ضرور خیال رکھنا۔ ایک یہہ کہ اگر کسی کو بھوکا پیاسا دیکھنا تو اوسکی خبرگیری
تا امکان ضرور کرنا۔ دوسرے جب کوئی جوان نظر آئے تو مجھے یاد کرنا تیسرے پیرے

چھوٹے بھائی بنیامن کو گھر جاؤ تو میرا سلام کہنا اور میرے بھائیوں نے جو سلوک میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تذکرہ نکرنا ایسا نہو کہ اونکے حق مین والد ماجد کی زبان سے بد دعا نکلے
یہودا یہ باتمین سُنکے ضبط نکرسکا اور بے اختیار چیخین مار کے رونے لگا اوسکی آواز
سب بھائی دوڑے اور بیقرار دیکھکر اوسپر بہت غصے ہوئے اور ایک بہت بڑے
پتھر سے اوس کنوین کا مُنہ بند کردیا۔ حضرت یوسفؑ اس امر سے اپنی زندگی سے
مایوس ہوگئے اور خدائے تعالےٰ سے دعا کرنے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی تسلی کے لیے
حضرت جبرئیل کو بھیجا۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اور ہمنے وحی بھیجی طرف اوسکے یعنے
حضرت یوسفؑ کے کہ بیشک خبردار کروگے تم اونکو اونکے اس کام سے اور وہ نہ
نجانینگے۔ یعنے تمھارے دشمن بہت جلد شرمندہ ہونگے اور تم اس قید سے نکلکر
مسند عزت پر بیٹھوگے تمھارے بھائی تمھاری خدمت مین دست بستہ کھڑے ہونگے
اوسوقت یہ حالات تم اونسے بیان کروگے اور وہ ندامت سے سر جھکالینگے۔
اب حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیقراری سُنیے کہ جب صاحبزادون کے واپس نے
کا وقت گذر گیا تو نہایت بے قرار ہوئے اور ہزارون طرحکی تشویش و فکر مین مبتلا
تھے آخر آپنے اپنی لونڈی کو بُلایا اور اوس سے فرمایا کہ تو مجھے اوسطرف لے چل
جہان سب لڑکے گئے ہوئے ہین کہ مین اونکے تاخیر کرنے کا سبب دریافت کرون
اور آپ گھر سے نکلکر تھوڑے فاصلے پر ایک بلند مقام تھا وہان کھڑے ہوکر چارون
طرف نظر کرنے لگے مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اس سے اور بھی زیادہ بے قرار ہوئے اور
رات قریب آئی آپنے اوس لونڈی سے فرمایا کہ تو آواز دے شائد کوئی جواب دے
اوسنے اون لوگون کو پکارا وہ آواز سُنتے ہی نعرے کرتے اور کپڑے پھاڑتے
وہان سے چلے آپنے یہ [illegible] سنکر [illegible] دریافت فرمایا لونڈی نے عرض کی کہ فراق

یوسف مین نالان اور گریان ہین یہ سنتے ہی آپ بیہوش ہوکے گر پڑے - لونڈی
یہ حال دیکھ کے گھبرائی اور اوسنے بہت زور سے پکار کے کہا کہ اے فرزندان
یعقوب دوڑو جلد آؤ اپنے باپ کے دیدار سے مشرف ہو کہ وہ ایک دو ساعت کے
مہمان ہین اس خبر کے سنتے ہی اونھون نے زیادہ تیز قدمی کی وَجَآءُوٓ اَبَاهُمْ
عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ط اور آئے اپنے باپ کے پاس اندھیرا ہونے کے بعد روتے
ہوئے - یعنے قریب عشا کے باپ کے پاس پہونچے اور اونکا ابتر حال دیکھ کے
یہودا نے سبکو ملامت کی اور وہ سب اوس مقام سے اپنے باپ کو گھر لے گئے
شب بھر حضرت یعقوب علیہ السلام حالت بیہوشی مین رہے - صبح کو جب ہوش
آیا تو فرزندون کو روتا ہوا دیکھ کے اونسے دریافت کیا کہ بتاؤ میرا نور عین راحت
جان جو تمھارے ساتھ گیا تھا کہان ہے وہ کہنے لگے - قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا
نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ج وَمَآ اَنْتَ
بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝ یعنے اونھون نے جواب دیا کہ اے
باپ ہم دوڑتے ہوئے آگے نکلگئے یعنے ہم سب ملکے ڈورتے تھے اور ایک دوسرے سے دوڑ
مین سبقت چاہتے تھے اور چھوڑ گئے تھے یوسف کو اپنے مال کے پاس
پس اوسکو بھیڑیا کھا گیا اور آپ یقین نکرینگے ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہون منقول
ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جسوقت یہ حال سنا تو بہت ہی مضطرب ہوئے
اور سر مبارک کو زمین پر پٹکتے تھے اور زار زار روتے تھے یہان تک کہ بیہوش ہوگئے
جب ہوش مین آئے تو پھر آپنے فرمایا کہ لاؤ میرے یوسف کو - تب یہ سب بھی رونے
لگے وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ط اور لائے اوسکے کرتے پر لہو لگا جھوٹ
لکھا ہے کہ جسوقت بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوین مین ڈالا اور وہانسے
پھرے تو اونھون نے باپ کے دکھانے کے لیے اور اپنے قول کی صداقت

جتانے کے واسطے ایک بکری ذبح کرکے اوسکے خون سے حضرت یوسفؑ کے کرتے پر کچھ چھینٹے دے رکھے تھے تاکہ اوس سے ظاہر ہو کہ واقعی بھیڑیا کھا گیا۔ مگر جھوٹ جلد ظاہر ہو جاتا ہے چھپائے سے چھپ نہین سکتا کیا سنئے کہ کرتا خون سے رنگین تھا مگر بالکل ثابت کہین سے پھٹا یا نوچا نہ تھا۔ اگر بھیڑیا کھاتا تو ممکن نہ تھا کہ کرتا ثابت رہتا پس اس سے اونکا جھوٹ ظاہر تھا مگر وہ نہ سمجھے اور وہی کرتا حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے لے آئے اور نہایت سچے بنکے سب نے بالاتفاق عرض کیا کہ حضرت ہم بے قصور ہین اونکو بھیڑیا کھا گیا دیکھیے اونکا کرتا تمام لہو سے تربتر ہے۔ آپ یہ حال ملاحظہ فرما کے اور زیادہ بےقرار ہوئے۔ مگر اونکا سچ اور جھوٹ ظاہر ہونے کے لیے آپنے اوس پیراہن کو سونگھا اور فرمایا کہ ہرگز ہرگز یہ بو میرے پیارے یوسفؑ کے خون کی نہین ہے اور کسی بھیڑیے نے اوسے نہین کھایا اگر تم سچے ہو تو اوس بھیڑیے کو لاؤ ابھی تمہارا جھوٹ سچ ظاہر ہوا جاتا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ سب جنگل کی طرف راہی ہوئے اور بھیڑیے کی تلاش کرنے لگے پھرتے پھرتے ایک بھیڑیا کسی مقام پر نظر آ گیا اوسے بدقت گرفتار کر اور اوسکے مُنھ مین خون لگا لے آئے اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یہ وہی بھیڑیا ہے جسنے یوسفؑ کو ہلاک کیا۔ آپنے اوسکی طرف دیکھا تو اوسکی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اور ایسی صورت ظاہر ہوئی جس سے اوسکی بے قصوری ثابت ہوتی تھی۔ آپنے جانب آسمان نظر کرکے حق تعالیٰ سے دعا کی حکم ہوا کہ اے یعقوبؑ بھیڑیے کے سر پہ اپنا ہاتھ رکھو اور جو چاہو اوس سے پوچھو وہ بخوبی تمکو جواب دیگا آپنے اوسکے سر پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ تجھکو قسم ہے خداے ذوالجلال کی تو سچ کہ میرے یوسفؑ کو تونے کھایا ہے یا نہین یا تیری قوم مین سے کسی نے کھایا ہو تو بتا دے۔ ع

کہا اوس سے اے بھیڑیے سنگدل		تو ہوتا نہین میرے آگے خجل

کہ یوسف تھا میرا جو بدر منیر ٭		کیا تو نے جنگل مین اوسکو اسیر
نہ کی تو نے پیری پہ میری نظر		کیا نوش تو نے اوسے بے خطر ٭

بھیڑیے نے آپکا کلام درد آمیز سنکر آنکھوں سے آنسو بہائے اور کہنے لگا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔ یعنے اے اللہ کے پیارے نبی آپ پر سلام۔ میری کیا مجال و طاقت تھی کہ مین حضرت یوسف علیہ السلام کو نظر بد سے دیکھہ سکتا۔ مجھپر اور میری تمام قوم پر خدا نے تعالےٰ نے انبیا علیہم السلام کا گوشت حرام کر دیا ہے اور ہم مین تو اتنی قدرت بھی نہین کہ آپکی بکریون کو بری نیت سے دیکھہ سکین پھر بھلا حضرت یوسف علیہ السلام سے یہ بے ادبی کیونکر کر سکتے تھے یہ محض اتہام ہے مین اس گناہ سے پاک ہون ؏

مین یوسفؑ کی تہمت سے تو پاک ہون		مگر اوس کے غم مین جگر چاک ہون

مجھپر ان لوگون نے بہتان کیا ہے۔ آپنے فرمایا تو کہان جاتا تھا اور انکے ہاتھہ کیونکر آیا۔ اوسنے عرض کی ایک دن میرا دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تھا اور آپ آپس کے اتفاق اور بھائیون کے میل ملاپ کے فضائل اور ثواب بیان فرما رہے تھے وہ بیان میرے دادا نے مجھسے کہا تھا پس مین بھی بنظر حصول ثواب اپنے بھائی سے جو ملک شام مین ہے ملنے چلا تھا راستے مین سنا کہ آپکے نور بصر لخت جگر کا پتا نہین ملتا اس سے مجھے سخت صدمہ ہوا اور اس خبر کے دریافت کرنے کے لیے خدمت عالی مین حاضر ہونے کا ارادہ کیا راستے مین آپکے فرزندون مجھے ضعیف و کمزور پا کے گرفتار کیا اور آپکی خدمت مین لے آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندون سے کہا کہ یہ نصیحت تم اس بھیڑیے سے سیکھہ لو۔ یہ سنتے ہی ان سب کے ہوش و حواس جاتے رہے اور مارے ندامت کے سر نہ اوٹھا سکے۔ پھر بھیڑیے نے آپسے رخصت چاہی آپنے اوس سے پوچھا کہ کچھہ تجھے بھی خبر ہے کہ میرا نور عین زندہ ہے یا کیا ہوا۔ اوسنے عرض کی کہ مجھے معلوم تو ہے مگر عرض نہین کر سکتا آپنے

فرمایا کیون گزارش کی کہ چغل خوری بہت بری بات ہے۔ آج مین آپسے کہہ دون توکل اپنی ساری قوم کے آگے ذلیل ہون اسکے سوا غمازی وہ شی ہے کہ خدا محفوظ رکھے۔ الغرض آپنے اوسے رخصت فرمایا۔ بھیڑیا وہان سے آگے بڑھ کے ایک ٹیلے پر پونہچا اور اوسنے بآواز بلند اپنی زبان مین اپنی قوم کے لوگون کو پکار کر کہا کہ اے میرے بھائیو اگر تمنے فرزند یعقوب علیہ السلام کو ہلاک کیا ہے تو ہزار افسوس ہے تمپر کہ تمنے اپنی جانون پر بہت بڑا ظلم کیا۔ کیونکہ خدا نے تمہارے لئے تمپر انبیا علیہم السلام کا گوشت حرام کیا تھا۔ اور اگر تم اس گناہ سے پاک ہو تو جلد آؤ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوکے اپنی بے گناہی کا اظہار دو اور اس تہمت سے برات حاصل کرو۔ یہ آواز سنتے ہی بھیڑیون کے غول حضرت کے مکان کے گرد چارون طرف سے آکے جمع ہوئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام یہ حال سنکے دولتسرا سے باہر تشریف لائے آپکے دیکھتے ہی سب نے سر جھکایا اور عرض کی کہ حضور ہم غلامون کی یہ طاقت نہین کہ آپکے لخت جگر نور بصر کو چشم بد سے دیکھتے بھلا یہ حرکت بیجا اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔ ہم اس خطا سے بالکل پاک و صاف ہین یہ عرض کرکے وہ سب جنگل کو راہی ہوئے۔ اور آپنے اپنے فرزندون سے فرمایا۔ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝ یعنے آپنے کہا کہ جو تم کہتے ہو یہ بات نہین بلکہ بنادی ہے تمہارے لیے تمھارے نفسون نے ایک بات پس صبر ہی بہتر ہے۔ اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہون مین اس بات پر جو تم بیان کرتے ہو۔ یہ بات اپنے فرزندون سے فرماکر آپ نے ایک حجرے مین قیام فرمایا اور اوسکا دروازہ بند کرلیا اوس حجرے کا نام بیت الاحزان رکھا تھا اور اکثر اوسی مین خلوہ افروز رہتے تھے اور سواے غم یوسف علیہ السلام اور کچھ اچھا نہ معلوم ہوتا تھا شب و روز گریہ وزاری فرماتے تھے اور حضرت یوسف کے واسطے دعا خیر

باپ کا حال زار دیکھ کے یہودا سے رہا نہ گیا کیونکہ اوسے حضرت یوسفؑ سے بھی نہایت الفت تھی اور جب تک وہ کنوین مین رہے ہیوار روزانہ مزاج پرسی کے لیے جاتے تھے اور حضرت یوسفؑ آپسے اپنے والد ماجد کا حال پوچھا کرتے تھے۔ آخر یہودا نے بھائیون سے کہا کہ یوسف کا خواب سچ معلوم ہوتا ہے اونھون نے دریافت کیا کہ تمکو کس طرح معلوم ہوا یہودا نے کہا کہ جب سے حضرت یوسفؑ کنوین مین ڈالے گئے وہ مشہور اندھا کنوان نہایت روشن ہے اور جب مین وہان جاتا ہون تو آواز ایسی آتی ہے کہ حضرت یوسفؑ کسی سے باتین کر رہے ہین اور دوسرا شخص بظاہر معلوم نہین ہوتا بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوسفؑ کو کنوین سے نکال کے اونسے عہد لو کہ جو کچھ ہمنے تمسے برائیان کی ہین اونکا تذکرہ باپ سے نہ کرو تو ہم تمھین باپ کے پاس پونچادین یقین ہے وہ مان لین گے۔ اسمین دو فائدے ہین ایک یہ کہ یوسفؑ کے بغیر باپ کا برا حال ہو رہا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے زندگی کا سہارا انہین یوسف کو دیکھ کے اوسکی زندگی ہو جائیگی۔ دوسرے ہماری تقصیر معاف ہو جائیگی سب نے یہ بات پسند کی اور وہانسے چلے کہ شیطان ایک معقول متبرک صورت بنا کے آیا اور حال دریافت کیا سبھون نے اپنے ارادے سے اطلاع دی اوسنے کہا تم بڑے بیوقوف ہو یہ تو سمجھو کہ پہلے تم کہہ چکے ہو بھیڑیا لے گیا اور یہ حال ایک زمانے کو معلوم ہو گیا اب جو اوسے لے جاؤ گے تو جھوٹے مکار کہلاؤ گے اور باپ کے آگے ذلیل و بے اعتبار ہو گے بہتر یہ ہے کہ اس خفقان سے باز آؤ۔ ان سب نے اوسکی نصیحت پسند کی اور اپنے قصد سے پھر گئے۔ راویون نے روایت کی ہے کہ اسمین یہ راز تھا اور خداوند تعالےٰ کی یہ مصلحت تھی کہ حضرت یوسفؑ قید سے نجات پانے مین بھائیون کے احسان مند نہون۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام کا حال سنیے کہ جب رات ہوئی اور کنوین مین اندھیرا ہوا یہ ناز و نعم کے پالے ہوئے باپ کے چہیتے گھر سے کب نکلنے پاتے تھے اور ان مصیبتون

کسی کیا خبر رکھتے دفعتہً جو اس بلاسے ناگہانی مین گرفتار ہوئے یہ مقام خوفناک دیکھ کر بے قرار ہوئے زار زار روتے تھے اور اپنے پروردگار سے عرض کرتے تھے کہ اے پروردگار بیشک یہ میرے پہلے گناہون کی سزا ہے اب تو اپنے فضل وکرم سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحق علیہما السلام کے واسطے مجھے بخشدے اور اس پریشانی سے نجات دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ حال مشاہدہ کرکے فرشتے بھی رونے لگے اور عرض کی کہ اے بارخدایا یوسفؑ کی گریۂ وزاری تو ہمکو بھی بے قرار کیے دیتی ہے واسطہ اپنی وحدانیت کا رحم فرما۔ حق تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جلد جاؤ اور میرے پیارے بندے سے بعد سلام کے کہو کہ اب تم مضطرب نہو بہت جلد تمکو کنوین سے نکالین گے اور ملک ومال دینگے اور عنقریب تمھین ملک مصر کا بادشاہ کرینگے۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکو ایک دعا تعلیم کی اور فرمایا کہ آپ یہ دعا پڑہیے آپکے سب غم دور ہوجائینگے۔ مضمون دعا یہ ہے

الٰہی تو ہی ہے اکیلون کا یار ✣	غریبون کا حامی ہے اور غمگسار ✣
تو شاہد ہے اوسکا جو ہو دلمین بات	ہلاکت مین جو ہو اوسے دے نجات
ترا آتا ہے دریا مین ڈوبے کو تو	کہ ہر رنج وشدت مین کافی ہے تو
تو دہشت مین مونس ہے سب کا اَحد	مرے رنج وغم پر بھی کر اک نگاہ
مرے ستر کو ڈہانک ڈر دور کر	کرم مجھپہ اے میرے غفور کر

لکھا ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام نے یہ دعا ختم نہ کی تہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکے واسطے کھانا لائے اور بہشت سے ایک قمیص نورانی لاکے آپکو پہنایا اور اللہ تعالےٰ نے فرشتون کو حکم دیا کہ گروہ کے گروہ ملائک آپکے پاس جائین اور آپکا دل بہلائین۔ جب حق تعالےٰ نے یوسف علیہ السلام کی دعا قبول کی تو اوسکے سامان ظاہری بھی پیدا ہونے لگے یعنے وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ۔ اور آیا ایک قافلہ

یعنی ایک سوداگر مع اپنے قافلے کے وہان وارد ہوا۔ لکھا ہے کہ نام اس سوداگر کا مالک تھا وہ مصر کا رہنے والا تھا مگر اب مدینے سے پھر کے مصر کو جاتا تھا۔ اس شخص کے حال میں لکھا ہے کہ مرد دیندار متقی اور شفیق تھا۔ ایک شب ایام طفولیت مین اسنے خواب دیکھا کہ مین ملک کنعان مین پونہچا اور کسی مقام پہ سیر کر رہا تھا کہ ایک آفتاب آسمان سے اوترکر میری آستین مین داخل ہوا اور مین اوسے آستین سے نکال کے اپنے سامنے رکھا اتنے مین ایک ابر سفید نمودار ہوا اور اوسنے جھپر موتی وجواہر برسانے شروع کیے اور مین نے وہ سب چن چنکے اپنا صندوق بھر لیا جب خواب سے بیدار ہوا تو فکر تعبیر مین ایک ایسے شخص کے پاس پونہچا جو اس فن مین بہت کامل مشہور تھا اوس سے اپنا خواب بیان کر کے تعبیر چاہی اوسنے کہا دو دینار دو تو مین بتاؤن اسنے فوراً دو دینار لاکر اوسکے حوالے کیے۔ اوسنے کہا ملک کنعان سے ایک ایسا غلام تجھے ملیگا کہ تمام خلقت اوسکی غلام ہو جائیگی۔ اصل مین وہ غلام نہوگا بلکہ بہت بڑا جلیل القدر عظیم الشان عالی خاندان ہوگا اوسکے باعث سے تجھکو اسقدر دولت و ثروت حاصل ہوگی کہ تاقیام قیامت وہ دولت تیری اولاد مین رہیگی اور تیرا نام تمام روے زمین پر روشن رہیگا اور تیرے سب کام بنجاوینگے۔ مالک یہ تعبیر سنتے ہی عاشق زار کیطرح بیقرار ہوگیا اور اوسنے وہان سے سفر کیا دمشق ہوتا ہوا ملک کنعان مین پونہچا اور ہر جا تلاش مین پھرنے لگا جب کہین گوہر مقصود کا نشان نہ پایا تو آسمان کی طرف نگاہ کر کے خدا سے دعا کی ناگہان ہاتف غیب نے ندا کی کہ اے شخص مضطر نہو ابھی حصول مطلب مین پچاس برس کا زمانہ باقی ہے۔ یہ صدا سنکر وہ واپس آیا مگر اوس دن سے یہ دستور مقرر کیا کہ ہر سال بطور تجارت ایک بار ملک شام کا سفر کیا کرتا تھا۔ خدا خدا کر کے وہ زمانہ ختم ہوا اور مالک نے حسب دستور سفر شام کیا اور جناب یوسف علیہ السلام کنوین مین آچکے تھے۔ مالک ابن ذعر کے قافلے والے اتفاق سے راستہ بھول کے اوسی کنوین پر آنکلے۔ اور قافلے

کی سواری کے جانور وہان پہونچکے چلتے رہ گئے خصوصًا اوس قافلہ مین کے ایک
گدہے نے بنایا جراد کہا یا یعنے اپنا بار پھینک کے کنوین کے پاس پونہچا اور وہان لوٹنے
لگا۔ اور مالک نے دیکھا کہ طرح طرح کے سفید جانور کثرت سے اوس کنوین کے گرد اوڑتے
پھرتے ہین گویا کہ وہ کنوین کا طواف کر رہے ہین۔ مالک نہایت عقلمند تھا یہ آثار دیکھ
کے سمجھ گیا کہ وقت حصول مطلب قریب آیا۔ بس اوسی مقام پر اوسنے قیام کیا اور اپنے
قافلے والون سے کہا کہ جسطرح ممکن ہو رات یہان بسر کرو صبح کو دیکھا جائیگا۔ پس سب
لوگ وہان ٹھرے اور پانی کی ضرورت ہوئی فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ
پھر بہیجا اونھون نے اپنا پنہیارا لٹکایا اوسنے اپنا ڈول۔ وارد اوسے کہتے ہین جو پانی
لاتا ہو یعنے بہشتی۔ الغرض جبوقت ڈول کنوین مین پونہچا حضرت یوسف علیہ السلام
سمجھے کہ شاید بھائیون کا یہ قصد ہوگا کہ مجھے کنوین سے نکال کے قتل کر ڈالین آپ
اسی خیال مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جلوہ افروز ہوئے اور کہا کہ آپ اس
ڈول مین بیٹھ جایئے آپنے فرمایا کہ اے جبرئیل اب کدہر سارا کچ ہے جبرئیل علیہ
السلام نے کہا آپکو وہ آئینہ یاد ہے جو آپنے دیکھ کے اپنے دل مین کچھ خیال کیا تھا
آپنے فرمایا ہان مجھے یاد آیا مین نے آئینہ دیکھ کے یہ سوچا تھا کہ اگر کوئی مجھے مول لے
تو میری ہی اسقدر زیادہ قیمت ہو کہ کوئی ادا نہ کر سکے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا

کہا آج بکنے نکلتا ہے تو ✣ ✣ ✣		یہ دام اسپنے مت بھولیو پھر کبھو

حضر یوسف علیہ السلام اوس ڈول پر بیٹھ گئے اور پانی بھرنے والے نے جسکا نام
بشیر تھا ڈول کھینچنا شروع کیا مگر بوجہ زیادہ تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکی
اعانت کی جب ڈول کنوین کے منہ کے قریب آیا تو اوسنے جھک کر دیکھا کہ اسقدر
وزن کا کیا باعث ہے۔ دیکھتے ہی ششدر ہو گیا کیونکہ آپکے نور سے سارا کنوان روشن تھا
اور چہرۂ مبارک مثل چودہوین رات کے چاند کے تابان اور درخشان۔ بشیر نے نہایت

خوش ہو کے اپنے بھائی بُشریٰ نام کو پکارا اور کہنے لگا۔ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا
غُلٰمٌ یعنے کہا اوسنے کیا خوشی کی بات ہے یہ ہے ایک لڑکا۔ بعضون نے کہا
ہے کہ بشر اوسکے ہمراہی کا نام تھا اوسے اپنی مدد کے واسطے بلایا اور وہ آیا دونو نے
ملکے حضرت یوسف کو کنوین سے نکالا۔ صحیح روایت مین ہے کہ تین روز آپ کنوین
مین رہے یہ چوتھا روز تھا کہ آپ کنوین سے نکالے گئے۔ خلاصہ یہ کہ بشریٰ نے مالک کو خبر دی
وہ یہ خبر فرحت اثر سنتے ہی کنوین پر دوڑا ہوا آیا اور یوسف علیہ السلام کو انعام خداوندی
سمجھ نہایت خوشی اور خرمی سے قافلے مین لایا وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً اور چھپا لیا
اوسکو پونجی سمجھکر۔ یعنے مالک نے حضرت یوسف کو بڑی دولت سمجھکر اس خیال سے
چھپا رکھا کہ اسے مصر مین چلکر بیچین گے اور غلامون سے کہدیا کہ جو کوئی پوچھے
کہدینا امانت ہے۔ ایک روایت مین ہے کہ جب قافلے والے آتے تھے اوسوقت
حضرت یوسف کے بھائیون نے اونکو وہان ٹھیرنے سے منع کیا تھا اور کہا تھا کہ تم یہان
سے چلے جاؤ چراگاہ کو خراب نہ کرو مگر اونھون نے اونکو سمجھایا اور خاطر داری کی کچھ کھانے
پینے کو دیا تو شرمندہ ہو کر چلے گئے تھے مگر یہودا روزانہ ایک پھیرا کرتے تھے اور حضرت
یوسف علیہ السلام کو دیکھ جایا کرتے تھے حسب معمول اوسروز جو آئے تو آپکو کنوین
مین نہ پایا فوراً بھائیون کو خبر دی وہ سب دوڑے ہوئے آئے اور دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ قافلے والون نے نکالا ہے۔ پس اونھون نے بزور قافلے والون سے
حضرت یوسف کو طلب کیا اور قافلے والون نے مجبور ہو کے حضرت یوسف کو اونکے بھائیون
کے سامنے بلایا۔ آپ اپنے بھائیون کو دیکھ کر مارے خوف کے کانپنے لگے۔ بھائیون
نے آپسے عبری زبان مین کہا کہ جو ہم کہین وہی تم بھی کہنا ورنہ جان سے مار ڈالینگے
یوسف علیہ السلام چپکے کھڑے رہے اور سالار قافلہ سے اونکے بھائیون نے بیان کیا
کہ یہ ہمارا غلام بھگوڑا اور نافرمان تھا اسی واسطے ہم اسے کنوین مین ڈال گئے تھے

غلامی کی تہمت سُن او سپیر د ہرو		لگا کہنے تاجر خدا سے ڈرو

اس بات سے وہ سب غصے ہوئے اور کہنے لگے کہ بیشک یہ ہمارا غلام ہے اگر تم کو شک ہے تو خود اس سے پوچھ لو۔ غرضکہ اونھون نے حضرت یوسفؑ کے احوال کو چھپایا اور غلام ہونا آپکا ظاہر کیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہین۔ یعنے اللہ تعالےٰ اونکے مکر و فریب سے خوب آگاہ ہے۔ مالک نے کہا اچھا وہ کوئی سہی اب تم جیسا چاہو ویسا ہاتھ بیچڈالو۔ اونھون نے کہا یہ بڑا نا فرمان اور جھوٹا ہے اور اصلین اسمین عیب ہین ہم اس سے سخت ناراض ہین تکو دیتے ہین جو چاہو دے دو حضرت یوسف علیہ السلام دونون کی باتین سنتے تھے اور ایک ایک کا منہ حیرت سے تکتے تھے۔ آخر ایک بھائی نے آپکا ہاتھ پکڑ کے مالک کے حوالے کیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ج اور بیچا اوسکو بھائیون نے ناقص قیمت پر جو چند درہم تھے گنے گنائے گنے گنائے بوجہ قلت کے فرمایا کیونکہ اوس زمانے کا دستور تھا کہ چالیس درہم تک گنتے تھے اور اوسکے زیادہ تولتے تھے۔ مالک نے جو اپنے پاس دیکھا تو اٹھارہ درہم نکلے اور ایک روایت مین ہے کہ بیس درہم تھے۔ الغرض جو کچھ مالک کے پاس تھا وہ اونسے اون سبکے حوالے کیا اور ان سب نے آپس مین دو دو درم بانٹ لیے۔ کیا خدا کی قدرت ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک دن آئینے مین اپنا چہرۂ مبارک ملاحظہ فرماکے خیال کیا تہا کہ اگر کوئی مجھے لینا چاہے تو میری اسقدر قیمت ہوگی کہ وہ نہ دے سکیگا۔ ایکدن یہ آیا کہ بھائیون نے صرف اٹھارہ درم کے عوض ایسے گوہر بے بہا کو فروخت کر ڈالا۔ اور اونسے یہ بات تعجب انگیز بھی نہین۔ کیونکہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝ اور ہو رہے تھے اوس سے بیزار۔ یعنے نہین چاہتے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اونکے پاس رہین۔

اسیواسطے اونھون نے بیچا اور قیمت کا کچھ خیال نکیا - بلکہ یہودا نے جو آپسے کچھ محبت رکھتے تھے اپنا حصہ بھی نلیا - خلاصہ یہ کہ مالک نے جب آپکو لے لیا تو یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا یہ پھر پشیمان کرین یا کوئی اور دعویدار نکلے اس خیال سے اون سب سے کہا کہ اب تم دام پاچکے ہو سند کے لیے ایک بیعنامہ لکھ دو - شمعون نے حسب دلخواہ مالک کے بیعنامہ لکھدیا اور کہا یہ غلام سخت نافرمان بھگوڑا ہے جبتک مصر مین نہ داخل ہو ہرگز ہرگز قید سے نہ چھوڑنا کہ مبادا بھاگ جائے - اور کمل کے سوا کچھ نہ اوڑھانا اور قوت سے زیادہ کھانا نہ کھلانا اور اسکے سوا اور تکلیف دو - باتون کا مالک سے عہد لیا - حضرت یوسف علیہ السلام بھائیون کا یہ کلام سنکے حیران و ششدر سکتے کے عالم مین رہگئے - مالک نے اونکے کہنے کے موافق آپکو پابزنجیر کیا اور ایک غلام ملیح نام کے سپرد کیا - لکھتے ہین کہ وہ غلام زشت خو اور ترش رو تھا - اور حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے مالک سے کہا کہ اب تم رخصت ہو چلنے مین دیر نکرو - الغرض ادہر قافلہ روانہ ہوا اور ادہر آپکے بھائی اپنے گھر کیطرف چلے - آپکو ایک تو اوس بندگران کا ملال دوسرے بھائیون سے جدا ہونے کا خیال بے اختیار رونے لگے

جو یوسفؑ نے دیکھا کہ بھائی چلے
لگا اوسکا دل ہونے اوپر تلے -

مالک نے پوچھا تم کس لیے روتے ہو اون لوگون کو تو تمھاری کچھ الفت نہین بلکہ تم سے سخت بیزار ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اونکو نفرت ہے تو ہونے دو مجھے تو اونکی الفت ہے اجازت دو تو مین اونسے جاکے مل آؤن اور اپنے چھوٹے بھائی کو پیغام دیدون مالک نے کہا بہتر ہے بس آپ پابزنجیر بھائیون کے اشتیاق مین دوڑے اور پکارنے لگے اونھون نے آواز سنکے جلد جلد قدم بڑہائے کہ کہین یوسفؑ ہم تک نہ آجائے یہ حال دیکھکے آپ رونے لگے اور ذرا تیز قدم چلے تھے کہ زنجیر مین پاؤن الجھا اور گر پڑے - یہودا یہ حال دیکھکے رونے لگے اور بھائیون سے کہا تم بڑے بے خبر

ہو ذرا ٹھہرو خدا کے لیے یوسفؑ کی بات سن لو۔ یہ وہ اسکے کہنے سے وہ سب ٹھہر گئے
حضرت یوسف علیہ السلام افتان وخیزان اونکے پاس پونہچے اور کہنے لگے اے
بھائیو جو کچھہ تمنے مجھسے سلوک کیا ہین اوسکا شاکی نہین مگر برائے خدا میرے والد
ماجد کی تشفی کرتے رہنا معلوم نہین میری مفارقت مین اونکا کیا حال ہوگا اور میرے
چھوٹے بھائی کو سلام کہنا۔ یہ وہ آپکا کلام سنکے زار زار بیقرار ہو کے رونے لگا اور
کہا اے بھائی صبر واستقلال کو ہاتھہ سے نہ دے اور اپنا کام سپرد خدا کر آپ اون سب
ملکر رخصت ہوئے قافلے مین آئے اور قافلہ روانہ ہوا۔ تھوڑے فاصلے پر پونہچے ہونگے
کہ آپکی والدہ کی قبر نمودار ہوئی اوسے دیکھہ کے نہایت بیقرار ہوئے اور جب آپکا اونٹ
قبر کے قریب آیا بیتاب ہو کے گر پڑے اور خاک پر لوٹتے تھے اور فرماتے تھے ؎

کہ ای مادر مشفق و مہربان	کرون تجسے کیا حال اپنا بیان	مجھے دیکھتین تم جو اس حال مین
کہ کیسا پھنسا ہون میں جنجال مین	جدا مجکو ہان باپ سے کردیا	جگر میرا اندوہ سے بھر دیا
وہ ہر ہاتھہ کاندھے پہ دونون بندھے	جکڑ کر کے رسّی باندھے کرکے	اندھیرے کنوین مین بھی ڈالا مجھے
نہ وہان سے کسی نے نکالا مجھے	طمانچون سے منہ کردیا میرا لال	کیا مار کے مجکو بالکل نڈھال
کیا بند پانی و کھانا مرا	نہ تھا وان پہ کچھہ آب ودانہ مرا	کیا ایسا تنگ ان بھائیون نے مجھکو
کہ بیچا مجھے ہی غلاموں کے طرح	کیا طوق وزنجیر مین مجکو اب	مین چھوٹون خدا جانے اس غم سے کب
مین ہون قید ہر چند ناحق پہ یون	کئی دن ہوئے فقر وفاقے سے ہون	عجب رنج وغم ہی عجب پیچ و تاب
کہون تجسے کیا اپنا حال خراب	خدا سے دعا ہے کہ دیدے نجات	کہ ہون اسکے قبضے مین کل بات

آپ اپنا حال زار زار رو کے فرمارہے تھے کہ قبر سے آواز آئی اے مرے لخت جگر نور بصر
تو اتنا غم نکر اور صبر واستقلال کو کام مین لا دیکھہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اتنے
مین قافلہ آگے نکلگیا۔ ملیح نے آپکو دیکھا تو نہ پایا چارون طرف تلاش کرنے لگے قافلے
مین شور مچگیا آخر ایک شخص نے آپکو قبر پر پایا اور کہا بیشک تمہارے مالک نے سچ کہا تھا

کہ یہ غلام مجھکو پڑا ہے اگر تم نہ بھاگتے تو تمہارا اعتبار ہوجاتا آپنے فرمایا مین بھاگا نہین بلکہ مجھے میری ماں کی قبر نظر آگئی ہین اوسے دیکھ کے بیقرار ہوگیا۔ اوس شخص نے آپکا بیان غلط سمجھا اور گستاخانہ تپانچہ آپکے روے مبارک پر مارا۔ جس سے آپکو غش آگیا اور یہ سخت تر صدمہ نہایت ہی گران گذرا۔ فی الفور اوس شخص کا ہاتھ خشک ہوگیا۔ جب آپکو غش سے افاقہ ہوا تو آسمان کی طرف سر اوٹھا کے کہنے لگے

خداوندِ عالم تو مجھپر رحم کر	مرا حال ابتر ہے اب تو کرم	اکیلا غریب اور بیکس ہون مین
نہایت ہی مجبور و بیبس ہون مین	اگرچہ سراپا گنہگار ہون	تری مغفرت کا طلبگار ہون
خدایا دعا میری کر لے قبول	کہ ہے میرا دل نہایت ملول	بڑا ظلم کرتے ہین اب ظالمین
تو رحمت کر اے ارحم الراحمین	ہوی حکم رب سے دعا جب قبول	کیا ظالمون پر بلانے نزول

یعنے حق تعالےٰ کے حکم سے فوراً ایک سخت آندہی نمودار ہوئی اور عالم تاریک ہوگیا گرد و غبار کے مارے قافلہ گرد برد ہوگیا چار پائے چارو ںطرف راہی ہوئے۔ زمین کو زلزلہ آیا بجلی زور شور سے چمکنے لگی بادل گرجنے لگے ابر سیاہ سے بڑے بڑے برسنے شروع ہوگئے۔ فرشتے حضرت یوسف علیہ السلام کے گرد جمع ہوئے۔ قافلے والون پر دنیا اندھیر ہوئی آثار قیامت نظر آنے لگے زندگی سے یاس ہوئی۔ آپس مین رو رو کے کہنے لگے کہ معلوم نہین کیا ایسا گناہ ہمسے سرزد ہوا کہ مورد عذاب ہوئے اسی تشویش مین تھے کہ اوس شخص نے آکر بیان کیا کہ یہ میرا قصور ہے اور میرے ہی اعمال بد کی سزا ہے کہ مین نے ایک طمانچہ اوس غلام کنعانی کے مارا تھا اونے آسمان کی طرف نظر کرکے دعا کی اوسیوقت میرا ہاتھ خشک ہوگیا اور یہ بلاے ناگہانی نازل ہوئی۔ یہ سنتے ہی مالک مع اوس غلام اور قافلے کے لوگون کے آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور قدمون پر سر رکھ کے عرض کی کہ ہم سب خطاوار ہین للہ ہمارے لیے دعا کیجیے کہ اس عذاب سے نجات پائین اور ہمارا قصور معاف فرمایئے اور

نہایت عجز وانکساری کی۔ آپکو اون لوگون کے حال پر ترس آیا دعا کی فضل خدا سے
وہ آندہی اور پتھرون کی بارش موقوف ہوئی اور امن وامان ہوگیا تب مالک نے
اوس غلام کو آپکے سامنے پیش کیا کہ یہ بے ادب حضور کا خطاوار حاضر ہے جو چاہیے اسے
سزا دیجیے آپنے ارشاد فرمایا کہ ہم کسیکو تکلیف دینا نہین چاہتے اوسکے حق مین بہی
آپنے دعا کی اور اوسکا ہاتھہ اچھا ہوگیا۔ یہ معجزات مشاہدہ کرکے مالک آپکی بڑی تعظیم
وتکریم کرنے لگا اور کہتا تھا کہ آپ فرشتے ہین بشر نہین ہین۔ پہر اوسنے طوق وزنجیر
دور کراکے آپکو عمدہ پوشاک پہنائی اور ایک نہایت عمدہ گہوڑا سواری کے لیے دیا
سب قافلے والے بدل آپکی توقیر وتعظیم کرتے تھے اور ادب سے آپکے پیچہے پیچہے
چلتے تھے۔ راستے مین ایک شہر نابلس نام ملا قافلے کے لوگ وہان اوترے۔
اوس شہر کے غریب وامیر سب بت پرست تھے آپکے دیکھنے کو بہت لوگ آئے اور
آپ پر دل وجان سے فدا ہوگئے اونہون نے پوچہا کہ آپکا رب کون ہے آپنے فرمایا
کہ میرا رب اللہ ہے وحدہ لاشریک جسنے زمین وآسمان سب کچھہ بنایا اور جسکے قبضۂ قدرت
مین سب کچھہ ہے۔ وہان کے اکثر لوگ ایمان لائے بتون کو توڑ ڈالا اور خداے عالم
کی پرستش کرنے لگے۔ پہر وہان سے قافلے کا کوچ ہوا اور شہر ملیسان مین پہونچے
وہان کے لوگ بہی جوق جوق آپکی زیارت کے لیے آئے اور آپکا جمال مبارک
دیکھکر جان ودل سے فریفتہ ہوگئے اور بہتون نے آپکی تصویر کھنچوالی اور بعضے
اوس تصویر کی پرستش کرنے لگے۔ پہر قافلہ وہان سے بہی روانہ ہوا اور قدس مین
پہونچا اوسی شب وہان کے حاکم نے خواب مین دیکھا کہ کوئی اوس سے کہتا ہے جلد اوٹھہ
اور خواب غفلت سے بیدار ہو تیرے شہر مین ایک ماہ منیر آیا ہے جا اوسکی تعظیم کر اور
اوسکی دعوت کا سامان کر رکھہ جو کچھہ وہ کہے اوسے بسر وچشم بجا لا اور اوسکے حکم کو باعث
بہتری دین ودنیا سمجھہ اور اوسے اپنا مہمان کرکے افتخار حاصل کر صبح ہوتے ہی

امیر سامان دعوت لیکر شہر کے باہر پہنچا اور وارد و صادر کی تلاش کرنے لگا اتفاق سے یہ قافلہ تازہ وارد نظر آیا لوگون سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے اونہون نے کہا ہمارا سردار مالک بن ذعر ہے اوسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ سوداگر تو اکثر یہان آتا رہتا ہے اور اسے سب جانتے ہین وہ کون شخص ہے جسکی نسبت مجھے خواب مین یہ بشارت ہوئی اسی فکر مین تھا کہ ایک سوار نے جسکے ساتھ اور بہت سے لوگ تھے اوسے متفکر دیکھ کے کہا کس فکر مین ہے دیکھ جسکی تعظیم و تکریم کی تجھے ہدایت ہوئی ہے وہ یہ ہین یعنے حضرت یوسف علیہ السلام۔ راویون نے روایت کی ہے کہ وہ سوار اور اوسکے ہمراہی فرشتے تھے جو خداے تعالے کے حکم سے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ مین تھے۔ وہ امیر سوار کا کلام سنکے آپکے پاس آیا اور آداب بجالاکر عرض کرنے لگا ؎

دیا آسمان سے ہے اوترا قمر ؎		فرشتہ ہے بیشک نہین ہے بشر

پھر اوسنے پوچھا آپ کون ہین۔ آپنے فرمایا مین وہی ہون جسے تونے خواب مین دیکھا۔ عرض کی آپکو یہ خبر کسنے دی۔ فرمایا جسنے میری خبر تجکو دی۔ التماس کی مجھے کیا حکم ہے ارشاد ہوا خداے واحد کی پرستش کر اور اوسے اپنا خالق و معبود سمجھ بتون کو توڑ اور اونکی پرستش چھوڑ۔ گذارش کی بہتر مگر ایک شرط سے حضور میرے معبد مین تشریف لے چلین اگر میرے بتون نے آپکو سجدہ کیا تو مین ضرور ایمان لاؤنگا۔ اور حسب الحکم اونہین آپکے سامنے ہی توڑ ڈالونگا۔ حکم ہوا اللہ تعالے ہر شی پر قادر ہے اوسکے آگے یہ کچھ مشکل نہین تو چل انشاء اللہ تعالے تیری شرط پوری ہو جائیگی۔ امیر جناب یوسف علیہ السلام سے یہ باتین کر رہا تھا کہ اوسنے دیکھا آپکے پیچھے ایک لشکر عظیم الشان چلا آتا ہے اور اس کثرت سے اوسمین اچھے اچھے لوگ ہین کہ اونکی تعداد سوا خدا کے دوسرا نہین معلوم کرسکتا۔ امیر لشکر کثیر کے دیکھنے سے گھبرا گیا اور عرض کرنے لگا کہ یا حضرت آپکا لشکر تو خدا کے فضل سے ایسا عظیم الشان ہے کہ مجھ غریب کے یہان صرف اونکے

بیٹھنے کی جگہہ تک نہین سامان دعوت توکجا اگر مین چاہون کہ سارے لشکر کو فقط پانی ہی پلا دون تو یہ بھی میرے امکان سے باہر ہے۔ آپنے فرمایا تو مضطر نہو یہ وہ لشکر نہین ہے جو کھانے پینے کا محتاج ہو بلکہ یہ لشکر اوس خداے بزرگ کا ہے جسنے مجھے اور تجھے اور سارے عالم کو پیدا کیا۔ یہ فرشتے ہین کھاتے پیتے نہین بلکہ اللہ تعالے کے نام پاک کی تسبیح پڑہتے ہین اور یہی انکی زندگی کا باعث ہے۔ خداے تعالے کے حکم سے میری نگہبانی کے لیے میرے ساتھ رہتے ہین۔ امیر آپکا کلام فرحت التیام سنکر مطمئن ہوا اور عرض کی تشریف لے چلیے آپ اوسکے ہمراہ روانہ ہوئے جب اوسکے بتخانے مین پونہچے تو بت کانپنے لگے اور ہر ایک بت نے اپنا سر آپکے قدمون پر رکھا امیر یہ حال دیکھ کے نہایت متحیر ہوا اور اللہ تعالے پر ایمان لایا۔ اور اوسکے سب ساتھی کیا صغیر اور کیا کبیر سب ایمان لائے اور آپکے مطیع و فرمانبردار ہوئے امیر نے قافلے والون سے کہا کہ بیشک یہ تمہارا سردار ہے اونھون نے جواب دیا کہ نہین ہمارا سردار مالک بن ذعر ہے اور یہ اوسکا غلام ہے امیر نے کہا جب غلام مین یہ کرامتین ہون تو چاہیے کہ مولا اس سے زیادہ باکرامت ہو۔ مالک کو جواب بن نہ پڑا مگر یہ کہنے لگا کہ غلام بھی کہین مالک سے بہتر ہوا ہے یہ بات سنکے امیر کو غصہ آیا اور اوسنے یہ فکر کی کہ مالک کو قید کرے اور اوس سے حضرت یوسفؑ کو لے لے۔ اس قصد سے بارہ ہزار سوار لیکے قافلے پر چڑھ آیا مگر چونکہ خداے تعالے کو منظور نہ تھا اون سب سوارون نے آپکا جمال مبارک دیکھتے ہی ہوش و حواس کھودیے اور از خود رفتہ ہوگئے یہان تک کہ اونپر غشی کا عالم ہوا۔ مالک پہلے ہی سے امیر کی نظر تاڑ گیا تھا اس وقت کو غنیمت سمجھا اور جلد تر وہان سے روانہ ہوا۔ اور وہان سے آگے بڑہ کے ایک شہر عرس نام مین داخل ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دلمین خیال کیا کہ یہان کے لوگ بھی میرے حسن کا حال سنکے جوق جوق آئینگے اور مجھے دیکھ کے خوش

ہوجائینگے مگر قدرت پروردگار دیکھیے کہ وہان آپکے دیکھنے کو ایک بھی نہ آیا اور کسی نے آپکے آنے کا کچھ خیال نکیا کیونکہ وہ لوگ بھی زیادہ حسین تھے اور قدرت خدا نظر آتی تھی

ہزارون تھے اوسجا پہ خورشید ماہ	ٹھہرتی نہ تھی اونکے رخ پہ نگاہ	عجب صورتین اور عجب رنگ تھے
کہ خورشید و مہ اونکے پاسنگ تھے	وہان جبکہ یوسف کا محمل گیا	نہ دیکھا کسی نے نظر کو اوٹھا
کیا کچھ نہ اونکی طرف التفات	نہ پوچھی کسی نے بھی یوسف کی بات	ہوئی غیب سے پھر یہ اوسدم ندا
تو سمجھا کہ مجھسا نہین دوسرا	ترے مثل ہی ہین سب آدمی	نہین ہے ہمارے یہان کچھ کمی

یہ سنتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام گھوڑے سے اُترے اور سجدہ کرکے عرض کی کہ اے پروردگار تو مالک و مختار ہے تیرے یہان کسی شی کی کمی نہین اگر تو چاہے دم بھر مین مجھسے بہتر ہزارون پیدا کردے۔ میرے خیال خام سے درگذر فرما اور میری خطا بخشدے حکم ہوا اچھا سجدے سے سر اوٹھاؤ اور دیکھو۔ آپنے سر اوٹھا کے ملاحظہ کیا کہ آپکے گرد زائرین کا ایک انبوہ کثیر ہے اور ہزارون آدمی آپکا جمال مبارک دیکھنے کے لیے برابر چلے آتے ہین۔ اور آپکے ایکبار دیکھ لینے کو جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتے ہین۔ روایت ہے کہ مالک بن ذعر بیان کرتا تھا کہ ہر منزل مین آپسے نئے نئے عجائب و غرائب ظاہر ہوتے تھے فرشتے آپکو سلام کیا کرتے تھے اور ابر سفید ہمیشہ آپکے سر مبارک پر سایہ گستر رہتا تھا۔ القصہ جب قافلہ مصر کے قریب دریاے نیل پر پہونچا تو مالک نے کہا کہ آپ کپڑے اوتار کے نہا ڈالیے کیونکہ راہ کے گرد و غبار سے کپڑے بھی میلے ہو رہے ہین اور جسم مبارک بھی غبار آلودہ ہے آپنے دریاے نیل مین غسل فرمایا اور مثل چاند کے دریا سے نہا دھو کے برآمد ہوئے پوشاک پاکیزہ بدلی اور وہان سے سوار ہوکے مصر کے دروازے پر پہونچے۔ تو اوسوقت مصریون نے ایک ندا سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے مصر کے باشندون خوش ہو دیکھو۔ تمہارے ملک مین ایک ایسا غلام آیا ہے کہ جو دیکھے خوش ہو جائے۔ مگر کہنے والا نہ دکھائی دیا

ہر چند تلاش کی پتا نہ پایا - آخر وہ سمجھے کہ ہمکو کچھ وہم ہوگیا ہے - مالک بارہ دن مین بارہ منزلین طے کر کے مصر پونچا اوسدن عاشورا تھا اور جسدن کا روز آسمان پر گرد و غبار ایسا چڑہا ہوا تھا کہ سارے ملک پر اندہیرا چھا گیا تھا اور لوگ اوس اندہیرے سے پریشان تھے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے شہر مصر مین اپنا قدم مبارک رکھا وہ ظلمت دور ہوئی اور عالم منور ہوگیا - لوگون نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو قافلے مین دیکھا ہزار جان و دل سے شیدا ہوگئے اور آپکا شہرہ تمام ملک مین ہوا جا بجا آپکے جمال کے تعریفین ہونے لگین دور دور سے لوگون کے غول آتے تھے اور زیارت سے مشرف ہوتے تھے - لکھا ہے کہ اوس زمانے مین مصر کا بادشاہ ریان بن ولید عملیقی تھا اور اوسکا وزیر قطفیر نام تھا مگر اوسے عزیز کہتے تھے اوسکے غلامون نے آپکا شہرہ سنکے دیکھنے کو آئے اور ہزار جان و دل سے شیفتہ ہوگئے یہ خبر اونھون نے اپنے آقا یعنے عزیز کو پونچائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی بہت تعریف کی ؂

کہ عبرانی آیا ہے ایسا غلام	نجل حسن سے جسکے ماہ تمام
سنا ہوگا کانونسے ایسا کمال	نہ آنکھونسے دیکھا ہوا ایسا جمال
پری ہو نہ غلمان ہو نہ حور ہو	سراپا مگر نور ہی نور ہے
نزاکت ہو ایسی کہ گل ہو خجل	لطافت ہو ایسی کہ مائل ہون دل
وہ چہرہ کہ عالم کہ عالم ہو غش	ہیک جلوہ ہو جن و آدم ہو غش
وہ قامت قیامت وہ آفت خرام	وہ صورت غضب اور ستم وہ کلام

غرض اونھون نے اسقدر تعریف کی کہ عزیز نادیدہ عاشق زار ہوگیا - اور مالک کو پیام بھیجا کہ اپنے غلام کو نخاس مین لائے دوسرے دن مالک نے آپکو نہلا دھلا پاکیزہ لباس سے آراستہ و پیراستہ کیا اور نخاس مین لایا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا ؂

الٹ برقع رخسے دکھا دے جھلک	کہ پر نور ہو از زمین تا فلک
گیا دور یوسف نے رخ سے نقاب	کہا سب نے بیشک ہے یہ آفتاب
کہا سرچہ مہر قیامت ہے یہ ؂	قیامت کی روشن علامت ہے یہ

ہزارون آدمی آپکے جمال مبارک کے مشتاق کھڑے تھے چہرۂ نورانی دیکھتے ہی از خود رفتہ
ہوگئے اور کسی کو مجال کلام نہ رہی۔ لکھا ہے کہ وہان ہزارہا مخلوق تھی اور سبھی سب آئے ہوئے
تھے کہ ششدر حیرت زدہ ہوکے رہ گئے تھے اور بہتون پر حالت خمار طاری تھی اور اکثر
مجنونانہ ہر کتین کرنے لگے تھے۔ جب یہ سب رفتہ رفتہ ہوش مین آئے اور منادی نے
ندا کی کہ کون خریدتا ہے اس غلام حبیب کو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا یہ نہ کہو
بلکہ یون ندا کرو کہ کون خریدتا ہے اس غلام مجبور و غریب کو۔ یہ سنتے ہی سب متحیر ہوئے
اور دل مین شرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یا الٰہی یہ غلام نہین یہ تو ہم سبکا سردار ہے
ہم کس منہ سے اسکی خریداری کرین۔ آخرکار ہر ایک جان و دل سے اونکا خواہان
ہوا اور سب ہی چاہتے تھے کہ ہمکو ملے۔ اتنے مین پھر مالک نے ندا کی کہ کون خریدار ہے

اس وجہ سے بیچا کا سے
عجب بخت ہین اوسکے جو اسکو لے
یہ بہر خوبی ہے میرا غلام
بہت کم ہو قیمت اگر جان دے
غلام اسکو کہنا ہے ننگ تمام

یہ سنتے ہی ہر ایک اپنے اپنے
حوصلے کے موافق دام دینے پر طیار ہوا۔ ایک شخص نے ایک بدرہ سونے کا جسمین ہزار
اشرفیان تھین لاکے رکھدیا دوسرے نے کہا مین پچاس بدرے دیتا ہون تیسرا
بولا کہ سو بدرے میرے ہوئے۔ پھر ایک نے کہا کہ مین آپکے وزن کے برابر مشک
دیتا ہون دوسرا بولا مین مشک بھی آپکے برابر تول دونگا اور دوبارہ زر و جواہر
برابر تول کے سب تیری نذر کردونگا۔ خلاصہ یہ کہ قیمت آپکی سونا اور چاندی مشک ہم وزن آپکے
قرار پائی تھی ایک عورت بازغہ نامے آئی اور اوسنے مالک سے کہا کہ میرے پاس
ایک ہزار درشہوار دو دو مثقال کے ہین اور کچھ فیروزے بدخشی مین بہت اور
اسکے سوا اور جواہرات یوسف کے ہموزن تول دونگی مالک نے چاہا کہ آپکو اس عورت
کے حوالے کرے کہ اتنے مین زلیخا نے اپنے کوٹھے سے آپکا جمال مشاہدہ کیا
وہ تو پہلے ہی سے بدل مشتاق تھی اور خواب مین ہزار جان سے عاشق ہوچکی تھی

دیکھتے ہی اوسے اپنا خواب یاد آگیا اور دل میں کہنے لگی کہ بیشک یہ وہی ہے جسنے
خواب میں اپنا پتا دیا تھا بیتاب ہوکر اوسنے اپنے شوہر یعنے عزیز کو بلایا اور اوس سے
کہا اس غلام کو لیتے ہو اوسنے کہا میرے کوئی اولاد نہیں ہے بہتر یہ ہے کہ اسے لے لیں اور
اپنا فرزند بنائیں وہ تو خدا سے یہی چاہتی تھی اوسنے کہا بہتر ہے پس عزیز نے
دوگنی قیمت دے کے آپکو لینا چاہا - لیکن معلوم ہوا کہ بادشاہ اوسے لینا چاہتا ہے
زلیخا نے عزیز کو بادشاہ کے پاس بھیجا اور اوسنے حضور بادشاہ میں حاضر ہوکر عرض کی
کہ غلام کے کوئی اولاد نہیں ہے اگر حضور فیض بخشی کریں اور اجازت دیں تو میں اس
غلام کو لے کے اپنا فرزند بناؤں - بادشاہ نے عزیز کو اجازت دی اور اوسنے زلیخا
کو یہ خوشخبری سنائی - لکھا ہے کہ یہاں لوگ قیمت پر قیمت بڑھاتے جاتے تھے اور
حضرت یوسف علیہ السلام یہ حال دیکھ کے زار زار بے قرار روتے تھے اللہ تعالے
نے آپکی تشفی کے واسطے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور اونھون نے آپسے کہا کہ
اے یوسف اللہ فرماتا ہے کہ تم رنجیدہ نہو اپنا دل خوش رکھو ہم تمکو اس شہر سے
نہ نکالینگے اور داغ غلامی ان سب خریدارون اور تماشائیون کی پیشانی پر
دھرینگے اور سبکو تمہارا غلام کردینگے - آپ اس خبر کے سننے سے خاموش ہوئے
اور دل مطمئن ہوا - الغرض زلیخا اور عزیز نے اپنا تمام زر و جواہر دے کے حضرت
یوسف علیہ السلام کو لیا اور اپنے گھر لائے - یہ حال دیکھ کے بازغہ مارے غم کے ہلاک
ہوگئی اور بہت سے آپکے لینے والے آپکے نہ ملنے سے قریب جرگ ہوکے مرگئے اور
بہت سے مجنون ہوگئے اور بہتون نے اپنا مال و متاع خدا کی راہ پر لٹا دیا اور فقیر
ہوگئے - زلیخا علیہا السلام کے حال میں لکھا ہے کہ یہ بچپن سے حضرت یوسف
علیہ السلام کی عاشق زار تھیں اور انکی سرگذشت راویان معتبر نے یون لکھی ہے
کہ شاہان مغرب میں سے ایک بڑا بادشاہ اولو العزم طیموس نام تھا اوسکا ملک تہا

وسیع تہا اور فوج بے شمار زر و جواہر کے انبار لگے تہا - لونڈی غلام ہزار در ہزار غرض کسی
شی کی کمی نہ تہی مگر اولاد نہونے سے مغموم تہا سو خدائے تعالےٰ نے اوسے ایک
بیٹی عنایت کی نام اوسکا راعیل تہا مگر زلیخا کہتے تہے - یہ نہایت حسین نازنین تہی -
جب نو برس کی ہوئی ایک روز اپنے بستر راحت پر سو رہی تہی کہ اوسنے خواب مین دیکھا
کہ ایک جوان ماہرو حور وش مہر لقا ایک دروازے سے چلا آیا - اور یہ دیکھتے ہی ہزار
جان سے عاشق ہوگئی - جب خواب سے بیدار ہوئی دیوانہ وار زار زار بے قرار رونے
لگی بار بار غش پر غش آتے تہے اور جب ہوشیار ہوتی تہی روتی تہی اور کپڑے پہاڑتی
تہی ہر چند لوگون نے استفسار حال کیا مگر وہ اسقدر بے حواس تہی کہ سر و پا کی خبر نتہی
کسی نے لخلخہ سونگہایا کسی نے کیوڑہ چہڑکا مگر کچہہ سودمند نہوا - بہت دیر کے بعد جب
غشی سے کچہہ افاقہ ہوا تو اوسکی دایہ نے جو نہایت محبوب اور محرم راز تہی استفسار کیا
چونکہ اوسے دایہ سے نہایت اُلفت تہی اوسنے اپنے خواب کا سب قصہ کہہ سنایا - دایہ
نے کہا یہ خواب و خیال ہے اس فکر مین نہ پڑو اور اس سودائے خام کو دل سے دور کرو اپنی
جان ہلاک کرنا اچہا نہین - زلیخا نے کہا اگر مجہے اپنے دل پر اختیار ہوتا تو مین یونہی
کیون ہو جاتی - دایہ نے خیال کیا کہ مرض عشق نے اسکے دل مین گہر کر لیا اب نصیحت
سودمند نہوگی بہتر ہے کہ بادشاہ سے یہ حال کہا جائے یہ سمجہہ کے اوسنے بادشاہ کو
اطلاع دی - بادشاہ نے طبیبون اور نجومیون اور رمالون اور معبرون کو بلایا اور
پوچہا کہ اسکا کیا حال ہے بیان کرو سبہون نے اپنے اپنے علم کے موافق عرض
کیا کہ کوئی جسمی بیماری نہین ہے - بادشاہ یہ بیان سنکے خاموش ہو رہا اور اپنے
گہر والون سے کہا کہ اس بات کو پوشیدہ رکہو دیکہین کیا انجام ہوتا ہے - لکہا ہے کہ
اسی طرح سے ایک سال گذر گیا اور زلیخا دن بدن خشک ہوتی جاتی تہی اور مرض مین
بجائے تخفیف کے ہر دم زیادتی تہی - اکثر اشعار عشقیہ پڑہتی اور روتی تہی سے

کہ اے جان تو گل ہے کس باغ کا
جو باعث ہوا ہے مرے داغ کا
تو کس چرخ کا ماہ ہے سچ بتا
کہ عالم کیا مجھپہ ظلمت کدا
گہر ہے تو کس کان کا میری جان
کہ تجھ بن مین ہر دم ہون گوہر فشان
مرا دل لیا ہے بتائے پتا
کدہر تجکو ڈہونڈہون مین اے مہ لقا
ترا نام کیا ہے کہان ہے مکان
یہان تہ ہوا کر مین پونہچون وہان

اسیطرح روتی تہی اور نالہاے زار کرتی تہی کہ بعد ایک سال کے پہر اوسی جوان رعنا کو خواب مین دیکھا اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام تھے پہر تو نہایت بیقرار ہو گئی ؂

وہ قد دیکھتے ہی یہ پر اضطرار
اوٹھی سرو قد ہو کے بے اختیار
سر اونکے قدم پہ دہرا اور کہا
کہ اے میرے پیارے مرے دلربا
لب لعل کو اب شکر ریز کر
سخن سے دہن کو گہر ریز کر
مرا دل لیا تو نے اے جان جان
کہ اور اپنا بتایا نہ نام و نشان
فرشتہ ہے تو یا پریزاد ہے
مگر دلربائی مین استاد ہے
لب یوسفی پہر تو گویا ہوئے
تبسم مین آکر یہ کہنے لگے
کہ مین ایک اولاد آدم سے ہون
اسی خاک اور آب عالم سے ہون
فرشتہ ہون نہین کی پریزاد ہون
نہ مین دلربائی مین استاد ہون
ولیکن ہون آئینہ حسن غیب
نہین اسمین مطلق ہے کچہہ شک و ریب
ہوا ہے وہی تجھمین پرتو فگن
اوسی نور سے میرا چمکے ہے تن
اگر دعوی عاشقی ہے تجھے
تو رکھہ یاد تو دل سے ہر دم مجھے

زلیخا نے جب اپنے محبوب سے یہ جواب پایا تو اور بہی آتش عشق نے جلایا۔ اور نئے سر سے درد فرقت نے ستایا۔ پہلے سے زیادہ بے قرار اور دلفگار ہوئی اپنون اور غیرونکی نظرون مین ذلیل و خوار ہوئی بادشاہ نے ہر چند علاج کیا کچہہ فائدہ پذیر نہوا آخر اوسکے پانون مین سونے کی زنجیر ڈالی اور مقید کیا۔ جب زنجیر پانون مین پڑی تو اور بہی زیادہ پریشان ہوئی روتی تہی اور کہتی تہی کہ مین خود قیدیون سے بد تر ہون میرے پیر مین ناحق زنجیر ڈالی۔ خلاصہ یہ کہ اسی بے قراری اور آہ وزاری مین اوسنے پہر ایک سال گذارا مارے غم کے پوست و استخوان رہگئے تھے کہانا پینا حرام تہا ؂

نہ کہاتی نہ پیتی نہ سوتی تہی وہ ✤ شب و روز اس غم مین روتی تہی وہ

کہ ایک شب تڑپتے تڑپتے آنکھ لگ گئی تو پھر تیسری بار جمال یوسف علیہ السلام سے
خواب میں مشرف ہوئی بے اختیار پروانہ وار آپکے گرد پھر کے قدموں پہ گر پڑی اور
عرض کرنے لگی کہ للہ میرے حال پر کرم فرمایئے اور اپنے نام و نشان سے مطلع کیجیے
آپ نے فرمایا کہ شہر میرا مصر ہے اور میں وہاں کا عزیز ہوں۔ یہ سنتے ہی اوسکی جان
میں جان آئی حواس درست ہوئے خواصوں کو بلایا اور کہا میرے باپ کو خبر دو
کہ میرے دفع جنون کے لیے فکر کرے میں نے آج پھر خواب دیکھا ہے اور اپنے
مطلوب کا پتا پایا ہے۔ خواصوں نے فوراً اوسکے باپ کو خبر دی اور وہ یہ حال
سنکے بیٹی کے پاس آیا اور پوچھا کیا حال ہے اوسنے بے قراری کی کیفیت میں شرم
و لحاظ کو بالائے طاق رکھکر عرض کی کہ بابا جان میرا مقصود ملک مصر میں ہے مجھے
اجازت دیجیے کہ میں جاؤں اور اپنی مراد حاصل کروں۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ
اے نور عین اگر تیرا خواب درست ثابت ہے تو ضرور مصر سے تیری خواستگاری آئیگی
اور جہاں تیری مرضی ہوگی وہاں کا بندوبست کیا جائیگا۔ لیکن ایک عرصہ گذر گیا کوئی
درخواست مصر سے نہ آئی۔ ہاں اور اکثر بادشاہوں کی درخواستیں آئیں جو زلیخا نے
نامنظور کیں۔ وجہ یہ تھی کہ عزیز کا اتنا مرتبہ نہ تھا کہ بادشاہوں کے یہاں پیغام بھیجے۔
اور زلیخا اسی فکر میں تھی کہ عزیز مصر کا پیام آئے تو میں منظور کروں جب اوسنے
دیکھا کہ مصر سے پیام آنے کی کوئی امید ظاہری نہیں ہے تو اوسنے مجبور ہوکے
اپنے باپ سے کہا کہ میں سوائے عزیز مصر کے دوسرے سے ہرگز ہرگز شادی
نہ کرونگی۔ باپ نے اوسکی تشفی کی اور بادشاہوں کے ایلچیوں کو یہ جواب دے کے
رخصت کیا کہ میری دختر نیک اختر مہ مصر سے منسوب ہو چکی ہے۔ اور ایک نامہ عزیز
مصر کے پاس اس مضمون کا روانہ کیا کہ ہرچند اکثر شاہان عالم کے پیام میرے یہاں
آئے ہیں لیکن میں نے تیرے اوصاف اسقدر سنے ہیں کہ کوئی تجھسے اچھا نہیں

معلوم ہوتا۔ عزیز نے اس امر کو اپنا فخر سمجھا اور نہایت خوشی سے منظور کیا۔ پھر بہت جلد جملہ
سامان شادی فراہم کر زلیخا کے ملک مین پونہچا بادشاہ کو خبر ہوئی اوسنے بھی سامان
شادی کے کیے زلیخا اس حال سے آگاہ ہوتے ہی باغ باغ ہو گئی خوشی کے مارے
پھولی نہ سماتی تھی۔ الغرض دو طرفہ بڑی دہوم دہام سے شاہانہ سامان ہوئے اور
حسب رواج زمانہ زلیخا کا عقد عزیز مصر سے ہو گیا اور بادشاہ نے جہیز ملوکانہ یعنے زرو
جواہر کے انبار اونٹون پر بار کرا دیے اور لونڈیان اور غلام اور خدام اور فوج وحشم
اور سونے کے جڑاو ظروف اور جواہرات کا گہنا اور اور سب چیزین موافق دستور
شاہان عظیم الشان کے دیکر اپنی بیٹی کو رخصت کیا جب مصر مین پونہچی اور عزیز کے
محل خاص مین داخل ہوئی تو مکان مثل بادشاہون کے مکانات کے نہایت آراستہ
و پیراستہ پایا اور دیکھا کہ ایک تخت جواہر نگار بچھا ہوا ہے اور ہر طرح کے سامان عیش
و عشرت موجود ہین یہ اپنے دلمین بہت خوش و خرم بامید حصول مطلوب عزیز کے
اشتیاق مین بیٹھی تھی کہ اتنے مین عزیز بھی محل مین داخل ہوا اوسے دیکھتے ہی
نہایت غمگین ہوئی اور پہلے سے زیادہ بیقرار زار زار روتی تھی اور جان کھوتی
تھی کہ ہاے یہ کیا ستم ہوا مین جسکے عشق مین یہان تک آئی اوسکا تو نشان بھی نہ
پایا اور مفت ایک دیو کی قید مین پھنسی۔ گھر بار مان باپ کا چھٹنا اور بھی میرے حق
مین ستم ہوا انھین خیالات مین زار زار روتی تھی اور آسمان کی طرف دیکھ کہتی تھی ؎

کہ اے چرخ تو نے یہ کیا کر دیا
مین آئی کہان اور تو لایا کہان
کرون اب بتا کیا کہ مر جاؤن مین
یہان کام مجھکو پڑا دیو سے

مجھے بیوطن کر کے رسوا کیا
مین تھی جسکی دیوانی وہ یہ نہین
نہ دیکھون یہ غم کاش مر جاؤن مین
مین دہوکے مین آئی پر یوسف کے یہان

دکھایا کسے اور پھنسایا کہان
کہ ہے فرق اسمین و اوسمین کہین
وہان تو بہا میرے مجھسے چھٹے
سو نکلا یہ بھوت الامان الامان

زلیخا بیتاب و بے قرار دیوانہ وار بخت و فلک سے شکوہ و شکایت کرتی اور اپنی تازہ

مصیبت پر افسوس کر رہی تھی کہ ناگہان ایک صدا سے غیب اوسکے کان مین پونہچی سے

کہ سُن ای زلیخا نہ کھا پیچ و تاب	لگیگا تجھے تیرا مقصد شتاب	پھنسا یا تجھے تو لٹالین گے ہم
ترے سر سے اس جنگ کو ٹالینگے ہم	تجھے اسلیے لائے ہین ہم یہان	کہ آتا یہین ہے وہ محبوب جان
نہ پونہچینگے تجھپر اسے دسترس	چلیگا نہ تجھپر کبھی اسکا بس	پھنساتے تجھے گر نہ اس دام مین
تو تا خیر ہوتی ترے کام مین	زلیخا نے جسدم سُنی یہ صدا	کیے سجدۂ شکر اُسنے ادا

یہ مژدۂ جان فزا سنتے ہی اوسے تسکین ہوئی صبر و شکر سے نظر بخدا کر کے بیٹھی اور گھڑیان گن گن کے گذارنے لگی کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اور وہ محبوب دلنواز کب نظر آتا ہے۔ چونکہ عاشق صادق تھی اور قسام ازل نے اوسے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے خاص کیا تہا عزیز اوسکے وصل سے بہرہ مند نہوسکا۔ بلکہ جب کبھی عزیز نے قصد مواصلت کیا قدرت خدا سے اپنے تئین اس لائق نہ پایا اور کیونکر یہ امر ممکن تھا کیونکہ عزیز صرف امین تھا اور امانت بھی وہ کہ جو ایک نبی کے لیے خاص تھی پس امانت مین خیانت نکر سکا۔ اور اس باعث سے نہایت شرمندہ و نادم رہتا تھا۔ اور محبت سے پیش آتا تھا۔ برخلاف اوسکے زلیخا کو باعث غیر مطلوب ہونے عزیز کے اوس سے نفرت تھی۔ الغرض زلیخا آپکو دیکھتے ہی پہچان گئی اور حسب بیان مذکورہ بالا مالک سے لیلیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب مالک سے رخصت ہو کے عزیز کے گھر جانے لگے تو مالک نے عرض کی کہ یا حضرت آپنے فرمایا تھا کہ مین تجھے رخصت ہوتے وقت تجھے اپنے حال سے اطلاع دونگا اب آپ رخصت ہوتے مین اپنا وعدہ ایفا کیجیے آپنے فرمایا کہ اے مالک بیشک مین نے تجھسے کہا تھا اور اب مین اپنے حال سے تجھے اطلاع دیتا ہون مگر اس راز کو ہرگز کسی سے نہ کہنا اوسنے عرض کی بہتر۔ آپنے فرمایا مین وہی ہون جسے تمنے اپنے بچپن مین خواب مین دیکھا تھا اور معبر سے تعبیر پوچھی تھی اے مالک مین یوسف ہون حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیٹا

یہ سنتے ہی مالک ایک آہ سرد بھر کے بیہوش ہوگیا اور تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش و حواس بجا ہوئے تو بصد دست بستہ عرض کرنے لگا کہ یا حضرت میرا قصور معاف کیجیے اور مجھسے جو بے ادبی ہوئی اوسے بخشد تیجیے افسوس صد ہزار افسوس کہ مجھے پہلے سے یہ حالات معلوم نہوئے ورنہ یہ چند روز غلامی مین بسر کرکے نعمت کونین حاصل کرتا اور بلکہ آپکو اپنے پاس سے ہرگز جدا نکرتا چاہے مجھے اس سے دس گنی قیمت ملتی مگر آپ ایسے گوہر بے بہا کو ہاتھ سے نہ دیتا اور آپکی غلامی مین اپنی زندگی بسر کرتا خلاصہ یہ کہ مالک کو بھی آپکی مفارقت کا سخت صدمہ ہوا۔ اور تعجب سے پھر پوچھنے لگا کہ آپکے بھائیون نے یہ کیا ستم کیا کہ پہلے آپکو کنوین مین ڈالا اور پھر میرے ہاتھ فروخت کیا آپنے فرمایا اسکا تذکرہ نکرو جو ہونا تہا وہ ہوگیا اور مین نے اپنے حال سے حسب وعدہ تمکو اطلاع دیدی اوسنے عرض کی کہ للہ میرے قصور معاف فرمائیے اور میرے حق مین دعا کیجیے کہ اللہ تعالے مجھے فرزند صالح عطا فرمائے۔ آپنے اوسکے قصور معاف کیے اور اوسکے حق مین دعا کی۔ لکھا ہے کہ برکت آپکی دعا کے اوسکے یہان بائیس لڑکے پیدا ہوئے۔ مالک آپسے قدمبوس ہوکے باصد حسرت و افسوس رخصت ہوا اور آپ عزیز کے گھر مین تشریف لائے زلیخا آپکو دروازے تک لینے گئین اور بڑے اعزاز و اکرام سے لاکر ایک تخت زرین پر بٹھایا اور خوشی سے گھر کو نہایت آراستہ اور پیراستہ کیا اور لونڈیان خدمت کے لیے حاضر کردین۔ لکھا ہے کہ مالک سے جسوقت یوسف علیہ السلام کو عزیز نے لیا تو خزانہ خالی ہوگیا تھا اور جب آپنے قدم مبارک عزیز کے گھر مین رکھا قدرت خدا سے اوسکا خزانہ پہلے سے زیادہ پُر ہوگیا۔ اور وہ آپکو نہایت تعظیم و تکریم سے رکھتا تھا۔ ایکدن اوسکے پاس مالک آیا اور کہنے لگا کہ جب تک یوسف علیہ السلام میرے یہان جلوہ افروز تھے طرح طرح کے خیر و برکات مجھے حاصل تھے اب وہ نہین رہے اجازت دو کہ مین آپسے دعا کے لیے عرض کرون۔ اور مالک نے آپسے عرض کی

آپنے اوسکے لیے دعا فرمائی حق تعالے نے اوسے مال واولاد دونون نعمتین عطا فرمائین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بکتے وقت مالک سے ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ تو اسقدر زر وجواہر میری قیمت مین کیون لیتا ہے مین حر ہون کیا تو نہین جانتا کہ مین یوسف بن یعقوب بن ابراہیم ہون۔ مالک نے عرض کی کہ جب مین نے آپکو لیا تھا اوسیوقت یہ حال آپنے کیون نفرمایا۔ ارشاد ہوا کہ مصلحت اوسوقت کے کہنے مین نہ تھی۔ پس مالک نے عزیز سے کہا کہ مین نے انھین بیس۲۰ درم کو لیا ہے اس سے زیادہ مین تمسے نہین لے سکتا تم صرف بیس۲۰ درم مجھے دیدو مگر شرط یہ ہے کہ انکی تعظیم و توقیر مین ذرا فرق نہ آنے پائے۔ اور مالک آپسے بصد عاجزی کہنے لگا کہ اے نبی اللہ کے مین نے آپکے فرمانے کے موافق اسقدر زر وجواہر کا لالچ نکیا اور آپکے فرمان کو ان جواہرات سے زیادہ بہتر سمجھا اب آپ میرے حق مین دعا فرمائیے کہ اللہ تعالے مجھے مال اور اولاد صالح عطا فرمائے۔ آپ وحی کے منتظر تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ یہ دعا کیجیے یَا مَنْ یُعِزُّ وَیُذِلُّ یَا مَنْ یَضُرُّ وَیَنْفَعُ یَا مَنْ یُعْطِی وَیَمْنَعُ یَا مَنْ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اُرْزُقْ هٰذَا الشَّیْخَ اَوْلَادًا ذُکُوْرًا۔ یعنے اے وہ خدا کہ عزت دیتا ہے اور ذلت دیتا ہے اور اے وہ کہ بناتا ہے اور بڑھاتا ہے اور اے وہ کہ دیتا ہے اور روکتا ہے بدی سے اور اے وہ خدا کہ ہر شی پر قدرت رکھتا ہے عطا کر اپنے فضل سے اس بوڑھے کو اولاد مرد۔ اور بعضے کہتے ہین کہ آپنے یہ دعا کی۔ کَثَّرَ اللّٰهُ لَكَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَوْلَادِ فِیْ غَیْرِ فِتْنَةٍ وَنَقَلَ الْعِزَّ وَالنِّعَمَ اِلَیْكَ۔ پھر مالک آپسے رخصت ہوکے اپنے گھر گیا اور اوسکی عورت حاملہ ہوئی اور اوسکے یہان دو لڑکے پیدا ہوئے۔ اور اسیطرح سے بارہ مرتبے مین دو دو لڑکے کرکے اللہ تعالے نے اوسے چوبیس۲۴ لڑکے عنایت کیے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکی بارہ۱۲ بیبیان تھین ہر ایک کے یہان ایک

ایک حمل مین دو دو لڑکے پیدا ہوئے اسطرح سے اوسے اللہ تعالے انے چوبیس لڑکے عنایت کیے۔ یہ حالات کرامت آیات اور معجزات مشاہدہ کر کے عزیز نے کہا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ اور کہا اوس شخص نے کہ مول لیا تھا جسنے یوسفؑ کو یعنے عزیز نے کہ مصر کا رہنے والا تھا اپنی عورت زلیخا سے کہ بڑی آبرو سے رکھہ اسکو شاید کہ نفع دے ہمکو یا بنائین ہم اسکو فرزند۔ یعنے عزیز مصر نے آپکو ہوشیار اور عقلمند دیکھکر فرزندون کی طرح رکھا کہ ہمارے کاروبار مین ہمارا نائب ہوگا۔ اور اس خیال سے آپکی زیادہ توقیر کی کہ لاولد ہین فرزند بنائین گے۔ اور اپنی بی بی سے آپ کی تعظیم اور توقیر کرنے کی تاکید کی۔ اور کہا اسے نہایت آرام سے بہت اچھے مکان مین رکھہ زلیخا نے آپکو اپنے سب مکانون مین سے ایک بہت عمدہ مکان رہنے کو دیا اور نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آتی تھی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ عزیز نے خواب مین دیکھا کہ کوئی اوس سے کہتا ہے زلیخا سے یوسفؑ کو ہرگز جدا نکرنا اسو جہ سے اوسنے اپنی بیوی سے تاکید کی اور با آبرو و توقیر رکھنے کو کہا اور یہ بھی مروی ہے کہ زلیخا نے عزیز سے بیان کیا کہ مین تمہارستی ہون اوسنے کہا تم حضرت یوسفؑ کو اپنے پاس رکھو مگر آپکے اعزاز و اکرام سے غافل نہونا۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ عزیز نے حضرت یوسف علیہ السلام کے خصائل حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ دیکھہ کے زلیخا سے کہا کہ یہ نہایت بزرگ مرتبہ اور متقی شخص ہے اسکی خدمت اور خاطرداری کا تم خود خیال کرو خدام پر نہ چھوڑو۔ اور ایک تفسیر مین ہے کہ عزیز نے زلیخا سے کہا کہ یہ شخص نہایت درجہ بزرگ مرتبہ اور خاصان خدا سے ہے اسکی خدمت اور عظمت مین تا امکان کوشش کرو تاکہ خدا ہمپر رحم کرے۔ روایت ہے کہ زلیخا آپ پر ہردم اس طرح نثار رہتی تھین جیسے شمع پر پروانے۔ یا آپ اوسکے نزدیک مثل قبلے کے تھے

اور وہ مثل مرغ قبلہ نما کے ہر لحظہ اور ہر ساعت آپکے رخ انور کے سامنے رہتی تھی اور
نہایت مطیع و فرمانبردار تھی - ایک دن آپکو اپنے عبادتخانے میں لے گئی اور
بتو نکی تعظیم و تکریم کرکے اونکو سجدہ کیا اور حضرت یوسفؑ سے کہنے لگی کہ قسم ہے مجھے
ان بتوں کی عبادت کی کہ آپسا مونس و مہربان ہمکو کوئی نہ ملیگا - یہ کہتے ہی اور رکابت
جو سونے کا تھا زمین پر گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا - زلیخا کو اس بات سے سخت
حیرت ہوئی اور حضرت یوسفؑ سے کہنے لگی اسکا کیا باعث کہ میرا یہ بُت بے سبب
گرکے پاش پاش ہوگیا - آپنے فرمایا کہ تو نے اسے سجدہ کیا تھا اسلیے میرے رب نے
اسے پٹک دیا - اوسنے پوچھا آپکا کون رب ہے اوسکی تعریف سے مجھے بھی مطلع
کیجیے آپنے فرمایا کہ میرا رب وہ ہے جسنے زمین و آسمان پیدا کیے اور جن و ملک اور
انسان و حیوان اور تمام مخلوقات اور مجھے اور تجھے بنایا اور وہی سب کو پالتا اور
روزی دیتا ہے زلیخا نے کہا کیا آپکے رب نے مجھے سجدہ کرتے ہوئے دیکھ لیا -
اور وہ یہاں نہیں ہے - آپنے فرمایا اوس سے کوئی شے پوشیدہ نہیں وہ چھپا اور
ظاہر اور دلوں کے خیالات تک سے واقف ہے اور اوسے کوئی نہیں دیکھ
سکتا - یہ کلام سنکے زلیخا نے کہا کہ آپکا خدا بہت اچھا ہے جسنے آپکو ایسا اچھا خوبصورت
بنایا اگر میرا یہ بت نہ ٹوٹتا تو میں بیشک آپکے خدا کو پوجتی - حضرت یوسف علیہ السلام نے
قصد فرمایا کہ وہاں سے اوٹھ جائیں زلیخا نے آپکو بمنت روکا اور عرض کی کہ اے
یوسفؑ اگر مجھسے عزیز پوچھیگا کہ اس بت کو کیا ہوا تو میں کیا جواب دونگی - آپ اپنے
خدا سے کہکے اوسے ویسا ہی کر دیجیے جیسا کہ پہلے تھا آپنے دعا فرمائی قدرت خدا
سے اوسکے ٹکڑے سب ایک دوسرے سے مل گئے اور وہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی
ہوگیا - زلیخا نے کہا کہ میں سمجھی تھی مجھی کو آپکی اُلفت زیادہ ہے اب معلوم ہوا کہ آپکا خدا
جسنے زمین و آسمان بنایا وہ سب سے زیادہ آپکی محبت رکھتا ہے اور آپکو سب پر

اونسے اختیار دے دیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ زلیخا اور عزیز دونون آپکو اپنی جانون سے زیادہ چاہتے تھے اور کوئی بات تعظیم و تکریم محبت مروت خاطر تواضع مین ہرگز فروگذاشت نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ صرف ان دونون ہی کے دل مین حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت نہ تھی بلکہ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ اور اسی طرح جگہ دی ہمنے یوسفؑ کو اوس ملک مین۔ یعنے یوسف علیہ السلام کو تمام ملک پر قدرت دی کہ جو چاہین تصرف کرین اور تمام ملک کے باشندون کے دلون مین آپکی جگہ کردی اور سبکو آپکا مطیع و فرمانبردار بنا دیا۔ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اور اسواسطے کہ ہم اوسکو سکہادین تعبیر خوابون کی یا کتب آسمانی کے معنے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ تاویل احادیث سے مختلف زبانین مراد ہین۔ اور اوسوقت مین سترؔ زبانین بولی جاتی تھین وہ سب حضرت یوسف علیہ السلام جانتے تھے اور ہر زبان مین بخوبی کلام فرماتے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اونکو یہ علوم اپنی قدرت سے عطا کیے تھے وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهٖ اور اللہ غالب ہے اپنے کام پر یعنے کوئی اوسکے حکم کو نہین ٹال سکتا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ حضرت یوسفؑ کے بہائیون نے اونکو کنوئین مین ڈالا تکلیف دی ہر طور سے ستایا ناقص دامون پر بیچا اور ہر طرح سے تباہی چاہی مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو عزت اور بادشاہی دی اور دشمنون کے بگاڑے کچھہ نہ بگڑا جو اللہ کا ارادہ تھا وہ پورا ہوا۔ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے۔ یعنے نہین سمجھتے کہ جملہ امور خدائے تعالےٰ کے ارادے اور اوسکی مشیت پر موقوف ہین۔ مراد اون لوگون سے اہل مکہ ہین اور وہ یہود جنہون نے اہل مکہ کو سکھایا تھا کہ تم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ پوچھو اور اونہون نے آپسے یہ قصہ دریافت

کیا اور یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالےٰ ہر شے اور ہر کام پر غالب ہے وہ چاہیگا تو آپ پر سب ظاہر ہو جائیگا
ایک روایت مین ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام شب و روز اوسی محل مین جلوہ افروز
رہتے تھے جو زلیخا نے آپکے رہنے کے لیے مقرر کیا تہا اور زلیخا بہی ہر ساعت و ہر لحظہ
آپکے سامنے رہتی تہین۔ اور آپ مثل زاہدون اور عابدون کے شب و روز یاد خدا
کیا کرتے تھے ایک دن آپ عبادت مین مشغول تھے کہ غم فراق نے جوش مارا اور
والد ماجد کا خیال دلمین آگیا قدرت خدا سے اوسیوقت ایک شتر سوار زبان عبرانی مین
صحف ابراہیم علیہ السلام پڑہتا ہوا ودہر آنکلا اور اوسکی آواز آپکے کان تک پوہنچی سنتے
ہی بے قرار ہو گئے اور بعجلت تمام اوسکے پاس تشریف لے گئے اوس سے فرمایا
کہ اے دوست کہان سے آنا ہوا اور کہان کا ارادہ ہے اوسنے عرض کی کہ کنعان سے
آیا ہون اور تجارت کو جاتا ہون کنعان کا نام سنتے ہی فراق پدر نے ایسا رنجیدہ کیا کہ
آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور فرمایا کہ اے کنعان کے رہنے والے تم کنعان سے
کب آئے اور پیغمبر یعقوب علیہ السلام کی بہی کچہہ خبر تمہین معلوم ہے اوسنے عرض کی
کہ کنعان چہوڑے ہوئے مجھے ایک مہینا ہو گیا۔ اور میرے پیغمبر کی کیفیت کچہہ نہ پوچھیے
کیونکہ اونکا حال بیان کے قابل نہین ہے اور اونکو وہ رنج و غم ہے جسکے سننے سے
کلیجہ شق ہوتا ہے اونکا ایک فرزند جس سے وہ کمال محبت رکہتے تہے گم ہو گیا اور اوسکے
بہائیون نے بیان کیا کہ اوسے بہیڑیا لے گیا جب سے یہ خبر سنی ہے شب و روز بیقرار
رہتے ہین سوائے رنج و غم اور گریہ و زاری کے کوئی کام نہین کہانا پینا سونا راحت آرام
سب بالائے طاق ہے۔ آپنے فرمایا اے کنعانی صاف بیان کر وہ رہتے کہان ہین
اوسنے بیان کیا کہ خلقت سے علیحدہ ایک گہر بنایا ہے اوسکا نام بیت الاحزان رکہا ہے۔
وہی اونکا عبادت خانہ ہے۔ اور اوسی مین رہتے ہین۔ کثرت گریہ وزاری سے یہ حال
ہے کہ پلکین تک جہڑ گئین اور آنکھون کے پپوٹون مین زخم پڑ گئے ہین۔ صبح کو جب

اوس عبادت خانے سے باہر آتے ہین تواسقدر نوحہ فرماتے ہین کہ دیکھنے اور سننے والے
انکے غم و رنج پر افسوس کرتے اور آنسو بہاتے ہین۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے
والد ماجد کا یہ حال سُنتے ہی بیہوش ہوکے گر پڑے۔ تاجر آپکا یہ حال دیکھ کے خائف
ہوا اور جلد تر اپنے اونٹ پر سوار ہو وہان سے راہی ہوا۔ آپکو جب غشی سے افاقہ ہوا
اور حواس درست ہوئے تو اوس ناقہ سوار کو نہ دیکھا اور بہی زیادہ بیقرار ہوئے اور غم
و رنج ہوا۔ زلیخا نے آپکو بلوایا اور تشفی کی۔ لکھا ہے کہ جب وہ سوار ملک کنعان مین پونچا
تو اوسنے خیال کیا کہ بیشک وہ شخص جو مجھے مصر مین ملا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام کی
اولاد سے ہے اوسکا حال آپسے ضرور عرض کرنا چاہیے یہ ارادہ کرکے وہ آپکے عبادتخانے
کے دروازے پر آیا اور عرض کرنے لگا یا حضرت اس خادم کا سلام قبول کیجیے اور تہوڑی
دیر کے لیے حجرے سے باہر تشریف لائیے ایک خبر لایا ہون وہ سُن جائیے۔ آپنے
فرمایا ذرا توقف کر وقتِ عبادت قریب ہے مین اپنے پروردگار کی عبادت سے فارغ
ہون تو آؤن اور کچھہ دیر بعد عبادت سے فراغت کرکے آپ باہر تشریف لائے اور
سوار نے جو حالات آپکے فرزند یوسف علیہ السلام کے سُنے تھے وہ سب بیان کیے
اور کہا کہ مین بہی ایک روز اوسطرف جاتا تھا اوس جوان رعنا نے آپکا حال مجھسے پوچھا
اور جب مین نے بیان کیا تو سنتے ہی بیہوش ہوگیا پھر مین وہان سے چلا آیا۔ حضرت
یعقوب علیہ السلام نے یہ حالات سنکے فرمایا کہ وہ میرا فرزند ہے جسپر یہ مصیبتین گذری
اور شاید ہو۔ مگر آپکا غم تازہ ہوگیا اور نہایت بیقرار ہوئے۔ پھر اوس سوار تاجر نے حضرت
یوسف علیہ السلام کے چہرۂ مبارک کے نشانات بیان کیے آپنے فرمایا کہ تونے اوسکا
نام پوچھا تھا اوسنے عرض کی کہ اوس جوان نے اپنا نام یوسفؑ اور اپنے باپ کا نام
یعقوبؑ بتایا تھا۔ پس حضرت یعقوب علیہ السلام کو یقین کامل ہوگیا کہ وہ حضرت یوسفؑ
ہی تھے اور جوش غم سے بیہوش ہوگئے۔ جب غشی سے افاقہ ہوا فرمایا اے تاجر

تونے یوسفؑ کو اپنی آنکھ سے دیکھا - اوسنے عرض کی کہ بیشک مصر مین زلیخا کے مکان کے پاس مجھسے ملاقات ہوئی پھر حضرت یعقوبؑ نے اوسے گلے سے لگایا اور اوسکی آنکھون کو بوسہ دیکے فرمایا کہ بیشک تونے یوسفؑ کو دیکھا کیونکہ تجھمین سے یوسفؑ کی بو آتی ہے اور بیقرار ہوکے کہا کہ ایک بار پھر وہی حال بیان کر - اوسنے تعمیل فرمان کی آپنے اوسے دعاے خیر دیکے رخصت کیا - برادران یوسفؑ یہ کیفیت سُن کے دلمین پشیمان ہوئے اور بظاہر باپ کو جھٹلایا اور ملامت کرتے ہوئے بیت الاحزان مین لے گئے - الغرض حضرت یوسف علیہ السلام وہان عرصے تک رہے اور بڑے ہوئے وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ اور جب پہنچے قوت اور جوانی کو یعنے اٹھارہ یا بیس برس کے ہوئے تو اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ دیا ہمنے اونکو حکم اور علم - مراد حکم سے نبوت اور شاہی ہے اور علم سے علم کتب الٰہی اور عقل و دانش اور فرماتا ہے خداوند عالم وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم نیکی والون کو - مراد محسنین سے مومنین ہین - اور بعض روایت مین ہے کہ مراد محسنین سے انبیا علیہم السلام ہین یعنے حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب مین اپنے بھیجے ہوئے نبیون کو اچھا بدلا دیتا ہون جیسا احسان مین نے اور نبیون کے ساتھہ کیا اور اون کو سخت مشکلون اور مصیبتون سے بچایا اوس سے زیادہ مین آپکے ساتھہ احسان کرونگا - لکھا ہے کہ زلیخا کا عشق دن دونا رات چوگنا ہوتا جاتا تھا اور وہ ہر طرح سے عمدہ عمدہ لباس آپکو پہنا آراستہ و پیراستہ کرکے دیکھتی اور اپنا دل خوش کرتی تھی رفتہ رفتہ آتش عشق بھڑک اوٹھی اور زلیخا بیقرار ہوکے مقصد دل کی طلب مین آپسے رمز و کنایے کرنے لگی - اور آپ اوس سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے اور اس پرہیز سے وہ اور بھی زیادہ دیوانی ہوئی جاتی تھین - خلاصہ یہ کہ زلیخا نے بخیال حصول مقصدِ دل عزیز سے اجازت لیکے ایک گھر ایسا بنایا کہ اوسمین سات قبے تھے اور ہر قبے کے

چار ستون اور وہ [illegible] تھے کوئی سونے کا کوئی عقیق اور زمرد کا کوئی فیروزے کا کوئی یاقوت کا [illegible] ستون منقش اور منبت تھے طرح طرح کے گل بوٹے اور خوشنما پرندوں [illegible] یا نوروں کی تصویرین زروجواہر سے بنی ہوئی اون ستونوں اور قبے کی [illegible] کر کے نصب کرائی تہین اور اونکی چھتین خالص سونے کی تھین اور [illegible] ایک تخت جواہر نگار فرش و فروش سے آراستہ کر کے رکھا ہوا تھا اور [illegible] جواہرات کی بنی ہوئی لونڈیان خوبصورت و خوشنما ہر قبے مین کہڑی تھین [illegible] کے ہاتھہ مین طشت زمردین اور کسی کے ہاتھہ مین آفتابہ بلورین اور اون قبوں [illegible] کے دروازے ہاتھی دانت وغیرہ کے تھے اور ساتوان قبہ بلور کا تھا نہایت ہی روشن صاف اور ان مکان کی محرابون مین جابجا حضرت یوسفؑ اور زلیخا کی تصویرین آویزان تہین مصور نے وہ تصویرین اسطور سے کھینچین تھین کہ گویا دونون نہایت الفت سے گلے مین ہاتھہ ڈالے کہڑے ہین۔ جب یہ مکان جسے ہفت خانہ کہتے تہے طیار ہو کے تمام سامان عیش سے آراستہ و پیراستہ ہو چکا تو زلیخا نے اوسدن نہایت خوشی کی اور اپنے تئین زیور و لباس بیش قیمت سے ایسا آراستہ و پیراستہ کیا کہ تمام عمر اسقدر آرایش اوسنے نہ کی تہی حضرت یوسف علیہ السلام یہ حال مشاہدہ فرما کے ڈرے اور خداے تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اے رب میرے مجھے بچا۔ پہر زلیخا نے با خدم و حشم اوس مکان مین قدم رکھا اور سب لونڈیون کو وہان سے رخصت کر کے صرف اپنی خاص دایہ کو طلب کیا اور اوس سے کہا کہ یوسفؑ کو لے آ وہ جناب یوسف علیہ السلام کو لے کے چلی جب آپ وہان پہنچے تو زلیخا نے بکمال الفت سے آپکو ساتھہ لیا اور سب مکان دکہاتی ہوئی ساتوین قبے مین پہنچی اور لونڈیون کو ممانعت کردی کہ کوئی یہان نہ آوے۔ اوس خلوتخانے مین پہنچکے حضرت یوسف علیہ السلام سے طالب وصال ہوئی جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا

عَنۡ نَّفۡسِہٖ - اور پھسلایا اوسکو عورت نے جسکے گھر مین تھا اپنا جی تھامنے سے - یعنے زلیخا نے بنرمی آشتی بصد منت آپسے طلب وصل کی اور پہلے ہی سے آپکو سامان مواصلت یعنے تصویرین وغیرہ دکھا کے برانگیختہ کرنا چاہا - حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ مجھے اس فعل سے بچائے وَغَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ وَقَالَتۡ هَيۡتَ لَكَ ؕ اور بند کیے دروازے اور کہنے لگی جلدی کر یعنے زلیخا نے اوس مکان کے دروازے سب بند کرادیے اور کہا جلدی کیجیے مین نے اپنے نفس کا آپکو اختیار دے دیا آپنے جب یہ حالات اضطراری مشاہدہ کیے تو فرمایا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَايَ ؕ یعنے کہا آپنے خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا اچھی طرح رکھا اوسنے مجھکو اور منزل قرب واختصاص عنایت کی - یا یہ کہ عزیز بڑا ہے اور سردار ہے اوسنے مجھے بہت آرام سے رکھا اور نیک سمجھ کے تیرے پاس رہنے کی اجازت دی پھر مین کیونکر اوسکا احسان اور حق نعمت بھولکر اوسکی امانت مین قصد خیانت کرون - اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ۝ تحقیق نہین فلاح پاتے ظالم کہ حق نہین پہچانتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین زلیخا نے آپکے فرمانے پر کچھ توجہ نہ کی اور کہنے لگی ای یوسف تیرے جمال نے مجھے نیم بسمل کردیا ہے اور مدت سے تیرے وصال کی طالب ہون تو کیون اسقدر مجھسے کنارہ کش ہوکے میرے دل کو تڑپاتا ہے دیکھ وقت ہاتھ سے جاتا ہے - ؎

ای جان صدقے اس ترے حسن و جمال کے		ارمان بھرے ہین دلمین ہزارون وصال کے

پھر کہنے لگی یوسف مجھے تجھسے بڑی الفت ہے - آپنے فرمایا میرا باپ تجھسے زیادہ مجھے چاہتا ہے - عرض کی آپکے بال کیا اچھے ہین - فرمایا سب سے پہلے یہی خاک سیاہ ہون گے - کہا تیرے عشق نے مجھے ہلاک کے خاک کردیا - فرمایا آتش دوزخ سے ڈر - کہا مجھے تیرا قد بہت محبوب ہے - فرمایا جو خدا نے بنایا وہ ہے - غرض کہ اوسنے آپکو ہر طرح پھسلایا اور آپنے اوسکا کہنا نہ مانا تو کہنے لگی تو کس لیے ڈرتا ہے اگر شرم زیادہ ہے تو مین سب پردے

ابھی ڈالے دیتی ہون - فرمایا خدا کے نزدیک سب ظاہر ہے لاکھ پردے ڈالو تو کیا ہوتا
ہے - کہا اگر تجھے عزیز کا ڈر ہے تو مین اوسے زہر ہلاہل دے کے ہلاک کر سکتی ہون
فرمایا یہ اور بھی زیادہ گناہ ہے کہ مجھے خون مین شریک کرتی ہے - جب زلیخا نے دیکھا
کہ منت و خوشامد سے کام نہین چلتا تو ڈرانے لگی اور کہا اگر تو میرا کہنا نہ مانیگا تو مین تجھے سخت
تکلیفین دونگی اور رسوا کرونگی - آپنے فرمایا خدا میرا مددگار ہے مجھے بچا لیگا - جب زلیخا نے
آپکو کسی طرح راضی نہ دیکھا تو کہا اس مکان کے اندر سے پانی لے آ - مقصد یہ تھا کہ آپ اندر
جائین تو بیساختہ ہو کے حصول مقصد کے لیے لپٹ جائے لیکن آپنے یہ بھی نہ کیا -
پھر زلیخا نے آپسے ایک کمرے کی تعریف کی اور کہا جاؤ اوسے دیکھ آؤ قابل دیکھنے کے ہے
آپنے خیال کیا کہ چلو کچھ دیر کو تو اس سے نجات ہو - اور آپ اوس مکان مین داخل
ہوئے زلیخا بھی آپکے پیچھے پہنچی اور کہنے لگی کہ اب تو مجھسے بچکے کہان جاتا ہے میرے
آگے آ اب مین تجھے نہ چھوڑونگی - اوسوقت آپنے خدا سے پناہ مانگی اور رونے لگے
شیطان نے یہ حال دیکھکے بڑی خوشی کی اور کہا کہ حُسن دو طرفہ اور جوش قوت اور تمام
اسباب فعل انکے موجود ہین عنقریب یوسُف مبتلا ہوا چاہتا ہے اتنے مین جبرئیل علیہ
السلام آئے اور فرمایا کہ سب سامان موجود ہونے سے کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالےٰ
اپنے صدیق کا محافظ موجود ہے اور شیطان یہ بات سُنکے بھاگا - زلیخا نے آپکے آنسو
پونچھے اور کہنے لگی مین نے تجھے آزاد کیا - آپنے فرمایا مجھے آتش دوزخ سے آزادی
درکار ہے - غرض زلیخا نے پہلے منت سے راضی کرنا چاہا پھر ڈرایا ہزارون حیلے بہانے
کیے جنکا بیان اس مختصر کتاب مین محال ہے مگر کسی صورت سے مطلب برآری نہ دیکھی
تو ناچار ہو کر لپٹنے کا ارادہ کیا جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ وَهَمَّ بِهَا ج لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ اور البتہ عورت نے فکر کی اوسکی اور
اوسنے فکر کی عورت کی اور اگر یہ نہوتا کہ دیکھتا یوسف دلیل اپنے پروردگار کی تو ہوتا

جو ہوتا - یعنے زلیخا نے یوسف علیہ السلام سے مخالطت کا ارادہ کیا اور حضرت یوسفؑ
نے اوسکو دور کرنا چاہا اور اپنے پروردگار کی دلیل دیکھہ کے بچگئے ورنہ اوس سے بچنا مشکل تھا
برہان مین اختلاف ہے - بعض کہتے ہین کہ آپنے یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ دانتون
مین اونگلی دبائے کہڑے ہین اور کہتے ہین ای یوسُفؑ تو صدیقین سے ہے کیا کرتا ہے
اور بعض کہتے ہین کہ لمعہ نبوت یوسفی تھا جو اوسوقت حائل ہوگیا اور آپکو اس فعل بد سے
روکا - بعض کا بیان ہے کہ چہت پر لکھا دیکھا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا - بعض نے لکھا ہے
کہ جب اوس دیوار پر نظر کی جو آپکے قریب تہی تو اوسپر منقوش تھا کہ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا
پہر دوسری دیوار پر نظر کی تو یہ مکتوب دیکھا کہ وَاِنَّا عَلَيْكَ لَحٰفِظِيْنَ - جب تیسری
طرف دیکھا تو یہ سطور پایا کہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ - اور چوتہی طرف
نظر کی تو یہ لکھا پایا يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ - اور بعضون نے
بیان کیا کہ یہ تحریر دیکھی اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى - اور بعض کہتے ہین کہ صورت
یعقوبؑ یا شکل عزیز نظر آئی کہ اشارہ بھاگنے کا کرتے تھے - اور ایک روایت مین ہے
کہ زلیخا نے جب یہ ارادہ کیا تو اوس مکان مین ایک بُت تھا اوسکے سامنے پردہ والدیا
حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دیکھہ کے زلیخا سے کہا کہ تو حیا کرتی ہے اوس پتہر سے
جو نہ دیکھتا ہے نہ سُنتا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ کسی کام کی طاقت رکھتا ہے پہر
مین کیونکر اپنے پروردگار سے حیا نکرون جو ظاہر و باطن سب دیکھتا جانتا ہے اور اس
بات سے آپ متنبہ ہوئے اور زلیخا کو دفع کرنا چاہا - بعض روایت مین ہے کہ آپنے
یعقوب علیہ السلام کی آواز سنی کہ فرماتے تھے اِسْمُكَ مَكْتُوْبٌ فِي الْاَنْبِيَآءِ وَ
اَنْتَ تَعْمَلُ عَمَلَ السُّفَهَآءِ - بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ ایک شخص نظر آیا اور
اوسنے کہا کہ اے یوسُفؑ اگر ایسا کام کریگا تو نبوت کے مرتبے سے گر جائیگا - اور بعض
کا بیان ہے کہ ایک حور ایسی نظر پڑی کہ آپ زلیخا کو بھول گئے اور اوس سے آپنے

پوچھا تو کسکے لیے ہے اوسنے جواب دیا مین اوسکے لیے ہون جو زنا نکرے۔ اور ایک
روایت مین ہے کہ ایک پرندہ نمودار ہوا اور اوسنے یوسف کے کان مین کہا کہ زلیخا
آخر تیرے ہی لیے ہے مگر ابھی کچھ دن صبر کر۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ آپکو
وہ کنوان نظر آیا جسمین آپ قید تھے اور کہنے والے نے آواز دی کہ اے یوسف
کیا اس کنوین کو بھول گئے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ شیطان نے ایک ہاتھ حضرت
یوسف کے پہلو پر رکھا اور ایک ہاتھ زلیخا کے پہلو پر رکھ کے آمادہ کرنا چاہا اور زلیخا
جو پہلے ہی سے طالب تھی اوسنے کثرت آہ وزاری اور گریۂ و اشکباری سے آپ کا
دل نرم کردیا اور آپکے لپٹی اوسوقت آپنے اوسکی گریۂ وزاری پر خیال کرکے دلمین
کچھ قصد کیا تھا کہ ایک فرشتہ چلایا اور کہا کہ آسمانون پر تیرا نام انبیا و صدیقین مین لکھا
ہے اور زمین پر تو ایسے فعل قبیح کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ متنبہ ہوئے
اور اوس فعل قبیح سے بچگئے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام
نے اس مکان مین داخل ہوتے وقت اپنے کمربند مین بنظر احتیاط سات گراہین
لگائین تھین اور زلیخا نے جب آپکو آمادہ کیا تو آپنے وہ گراہین کھولنا شروع کین
جب گرہ کھولتے تھے غیب سے منع کرنے والے طرح طرح سے منع کرتے تھے۔
جب ساتوین گرہ آپ کھولنے لگے تو ایک فرشتہ بشکل حضرت یعقوب علیہ السلام آیا
اور اوسنے آپکے سینے پر مارا کہ رشتۂ شہوت سے نکل گئے اور اسی سبب سے آپکے
گیارہ[۱۱] فرزند ہوئے اور بارہ[۱۲] نہوئے جیسے یعقوب علیہ السلام کے ہوئے تھے خلاصہ
یہ کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے آپکو بچالیا جیسا کہ خدائے تعالے فرماتا ہے
كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ
اسی طرح کیا ہمنے تاکہ پھیر دین ہم اوس سے برائی اور بے حیائی کہ زنا ہے بیشک وہ
ہے ہمارے چنے ہوئے بندون مین سے۔ یعنے یوسف علیہ السلام اللہ تعالے کے

خالص بندون مین سے تھے آخر وہ صاف نکل گئے اور اس بلا سے بچے۔ جیساکہ اللہ
تعالےٰ فرماتا ہے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور دوڑے دونون دروازے کیطرف
یعنے حضرت یوسف علیہ السلام اس گناہ سے بچنے کی جب کوئی تدبیر نہ دیکھی تو زلیخا سے
ناراض ہو دروازے کی طرف دوڑے اور زلیخا بھی جلد تر آپکے پکڑنے کے واسطے
پیچھے پیچھے دوڑی دروازے سب مقفل تھے مگر قدرت خدا سے جب قفل پر آپ ہاتھ
رکھتے تھے وہ کھل جاتا تھا یہانتک کہ ساتوین دروازے پر پونہچے اور زلیخا بھی دوڑتی
ہوئی وہان تک پہونچگئی اور زلیخا نے آپکے کرتے کا دامن پیچھے سے پکڑا اور کھینچا
مگر آپ زور کرکے نکل گئے وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ اور پھاڑا زلیخا نے
کھینچکر کرتا یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے مگر آپ کو نہ پایا۔ اور کچھہ بس نہ چل سکا تو

گئے جب کہ اوس در سے یوسف نکل	زلیخا کھڑی رہ گئی ہاتھ مل
تڑپنے لگی بے قراری کے ساتھہ	زبان پر تھا جاری یہ زاری کے ساتھ
کہ ہے ہے مرا طائر مدعا	مرے دام مین پھنس کے جاتا رہا

وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ اور پایا اون دونون نے شوہر زلیخا یعنے عزیز
کو قریب دروازے کے۔ یعنے جب یہ دونون دوڑتے ہوئے دروازے تک پہونچے
اور حضرت یوسف علیہ السلام باہر نکل گئے تو اوسوقت عزیز دروازے پر کھڑا ہوا تھا
ان دونون کو پریشان دیکھہ کے سمجھا کہ شائد انپر کوئی سانحہ ایسا گذرا ہے کہ یہ دونون
خائف ہوکے دروازے تک پہونچے ہین۔ وہ اس حال کو پوچھنے بھی نہ پایا تھا کہ زلیخا نے
اپنی برئت کے خیال سے پہلے ہی سے شور مچایا قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ
بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ کہنے لگی کیا سزا ہے اوس
شخص کی جو ارادہ کرے تیری گھروالی کے ساتھ برائی کا مگر یہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب
سخت دیا جائے۔ اس کہنے سے اوسکی یہ غرض تھی کہ آپ الزام سے بچ جائے اور

یوسف علیہ السلام کو خطاوار ٹھیرائے تاکہ مورد عذاب وعقاب کیے جائین اور خود اپنے
شوہر اور لوگون کی نگاہ مین بے قصور اور پارسابنی رہے۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام
نے اوسکی ہوشیاری اور چالاکی مشاہدہ کرکے عزیز سے صاف بیان فرمادیا۔ قَالَ
هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي۔ کہا اسی نے خواہش کی تھی مجھسے کہ نہ تھامون اپنا جی
یعنے اسی زلیخا نے مجھے مبتلا کرنا چاہا تھا مگر مین نے نہ مانا اور وہان سے بھاگا عزیز
نے کہا کہ مین تیرے کہنے کا کیونکر یقین کرون کیونکہ ہر مدعی اپنے کام کے لیے اپنے
موافق بات کہتا ہے۔ پھر عزیز نے زلیخا سے پوچھا کہ تیرے دعوے پر بھی کوئی گواہ
ہے جو تیری گواہی دے کیونکہ بغیر گواہ کے قاضی بھی فیصلہ نہین کرتا ہے۔ زلیخا نے
جواب دیا کہ مین گواہ وشاہد کہان سے لاؤن کیونکہ سوا میرے اور اس جوان کے اس
جگہہ دوسرا کوئی نہین تھا۔ پھر عزیز حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور غصے
سے کہنے لگا کہ مین نے تیرے ساتھ بھلائی کی تھی اوسکا بدلا تونے خوب دیا۔ تجھے
شرم بھی نہ آئی کہ مین نے تجھے آرام سے رکھا اپنے فرزندون کی طرح پالا گھربار مال و
دولت سبکا تجھے اختیار دیا اور باوجود اس احسان کے تو اپنے تئین بھول گیا اور
میری امانت مین خیانت کا ارادہ کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام جواب کی فکر مین تھے
کہ اللہ تعالےٰ نے آپکو الہام کیا کہ اے یوسف تو اس چھوٹے بچے کو جو جھولے مین
پڑا ہوا ہے اپنا گواہ بنالے۔ آپنے عزیز سے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو مین اپنا گواہ پیش
کرون عزیز نے کہا بتا تیرا کون گواہ ہے۔ آپنے فرمایا کہ میرا گواہ وہ ہے جو جھولے
مین بیٹھا ہے اور وہ زلیخا کی خالہ کا بیٹا تھا۔ عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا لڑکا بولنے کی
طاقت تم نہین رکھتا پھر بھلا تیری گواہی کیا دیگا۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا
خدا اوسکے گویا کرنے پر قادر رہے۔ عزیز نے یوسف علیہ السلام کے فرمانے کے موافق
اوس سے پوچھا قدرت الٰہی سے وہ گویا ہوا۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا

اور گواہی دی گواہ نے زلیخا کے اہل مین سے یعنے اوس دودھ پیتے بچے نے عزیز سے یہ حکیمانہ بات کہی اِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَذِبِينَ ○ یعنے اگر ہے کرتا یوسف کا پھٹا ہوا آگے سے تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ یہ دلیل اس بات کی ہے کہ یوسف آمادہ تھا اور زلیخا اوسے ہٹاتی تھی پس کرتا آگے سے اسی ردوبدل مین پھٹ گیا۔ وَاِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ○ اور اگر ہے کرتا یوسف کا پھٹا ہوا پیچھے سے پس جھوٹی ہے زلیخا اور وہ سچون مین سے ہے۔ کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آمادگی زلیخا کی دیکھ کے یوسف بھاگے اور یہ اونکے پیچھے پکڑنے کے لیے دوڑی اور جلدی مین یوسف نکل گئے مگر کرتا جو زلیخا نے پکڑ کے کھینچا تھا پیچھے سے پھٹ گیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے چچازاد بھائی کو گواہ بنایا لکھا ہے کہ وہ ایک مرد عاقل ہوشیار حکیم تھا عزیز نے اوسکو بلایا اور کہا سچ سچ بیان کر جو تجھے معلوم ہے اوسنے بیان کیا کہ کرتا پھٹنے کی آواز مین نے دروازے کے باہر سے سُنی تھی مگر مین خطاوار کسی کو نہین کہہ سکتا کیونکہ گھر کے اندر کا حال معلوم نہین کہ آگے کون تھا اور پیچھے کون تھا۔ ہان ایک عقل کی بات مین بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ یوسف کا کرتا دیکھیے اگر آگے سے پھٹا ہوا ہے تو بیشک اوسکی خطا ہے اور اگر پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو زلیخا خطاکار ہے۔ خلاصہ یہ کہ عزیز نے آپکا کرتا دیکھنے کے لیے اپنے پاس بلایا فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ ط پس جب دیکھا عزیز نے کرتا یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پھٹا ہوا تو زلیخا کی طرف متوجہ ہوا اور غصے سے کہنے لگا کہ یہ سب تمہارا مکر ہے کہ تمنے پہلے ہی سے شور مچا دیا کہ جو تمہارے گھروالون کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اوسکی کیا سزا ہے اور آپ ہی جواب بھی دے دیا کہ اوسے قید کرو اور کوڑے

ماروا اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡمٌ ○ بیشک مکر تمھارا بہت بڑا ہے اور عورتین اکثر مکار ہوتی ہین اور اونکا مکر مردون پر مثل افسون کے چل جاتا ہے - پھر جب عزیز کو حضرت یوسف علیہ السلام کی بے قصوری اور زلیخا کی مکاری معلوم ہو چکی تو اوسنے یوسف علیہ السلام کی تسلی کے لیے کہا یُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ ھٰذَا سکتہ - اے یوسف جانے دو یہ مذکور - اور اس بات سے مُنہ پھیر لو در گذر کرو اور پھر آپکی تشفی کے لیے کہا

زلیخا ہے جھوٹی تو سچا ہے لیک		ترے اسکے حق مین یہی بس ہو نیک
مگر اس راز کو تو نہ افشا کرے		و لے تا بمقدور اخفا کرے

اور زلیخا سے بہت ناخوش ہو کے کہا وَاسۡتَغۡفِرِیۡ لِذَنۡبِکِ ۚ اِنَّکِ کُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِئِیۡنَ ○ اور طلب بخشش کر اے زلیخا اپنے گناہ کے لیے اور یوسفؑ سے معذرت کر کہ وہ مسافر ہے اور بے خطا ہے اور تونے اوسے بے سبب تکلیف دی اور اوسکا دل دکھایا ہے - اور بیشک تو ہی تھی خطا کارون سے - یعنے سراسر تیری ہی خطا تھی - بعد اسکے زلیخانے جمال یوسف کو چھپایا - اور عزیز نے اس قصے کے مخفی رکھنے مین تا امکان کوشش کی اور سبکو افشاے راز سے منع کیا مگر عشق و مشک کہین چھپائے سے چھپتا ہے آخر یہ راز طشت از بام ہوا اور تمام مصر مین عورتون اور مردون کی زبانون پر یہ مذکور ہونے لگے - وَقَالَ نِسۡوَۃٌ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ امۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰىہَا عَنۡ نَّفۡسِہٖ ج اور کہنے لگین کئی عورتین اوس شہر مین کہ عزیز کی عورت خواہش کرتی ہے اپنے غلام سے - یعنے کئی عورتون نے شہر مین یہ بات مشہور کر دی کہ عزیز کی بی بی زلیخا اپنے غلام پر مرتی ہے - تفاسیر مین لکھا ہے کہ وہ پانچ عورتین تھین خواصون مین سے - ایک داروغہ محلات کی بی بی اور ایک ساقی کی گھر والی اور ایک داروغہ باورچیخانہ کی اہلیہ اور ایک داروغہ جیلخانہ کی بیوی اور ایک داروغہ اصطبل کی زوجہ - ان سب نے زلیخا کا پردہ بھی فاش کیا

ع

اور طعنے بھی دیے کہ عجب کمبخت عورت ہے کہ غلامون پر مرتی اور جان دیتی ہے ۝

ہوئین طعنہ زن عورتین مصر کی	کہ بندے کی اپنے یہ بندی ہوئی	لیا جسکو مول اوسکو دل دیدیا
بجھا شمع غیرت دی یہ کیا کیا	خریدا جسے اوسپہ شیدا ہوئی	زلیخا کی عقل و خرد کیا ہوئی
عجب پر عجب اور ہے یہ سنو	کہ خواہان ہے یہ اور گریزان ہے وہ	اسے الفت اور اوسکو نفرت ہے واہ
یہ ہے عزتِ دخترِ بادشاہ	یہ نزدیک جائے تو بھاگے وہ دور	یہ کرتی ہے عجز اوسکو ہے بس غرور

اندھیر ہے کہ بادشاہ کی بیٹی اور عزیز کی جورو ہو کے ایک غلام عبرانی پر جان و دل سے
فدا ہو بیشک قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ط اوسکا جی فریفتہ ہو گیا اوسکی محبت مین۔ یعنے وہ
اسقدر عاشق و فریفتہ ہو گئی ہے کہ گویا یوسفؑ کی محبت اوسکا دل و جگر چاک کر کے
اوسمین گھس گئی ہے اور سوائے یوسفؑ کے اوسے کچھ نظر نہین آتا نہ عزت کا خیال
ہے نہ آبرو ریزی ملال نہ خلقت کی حیا نہ خدا کا خوف۔ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ ۝ ہم تو دیکھتے ہین کہ وہ صریح گمراہی مین ہے۔ حیا و شرم سب طاق پر رکھدی
اور عزیز ایسے بلند مرتبہ شوہر سے منہ موڑ ایک غلام زر خرید پر ہزار جان سے عاشق
ہو گئی۔ اور اس بات کا چرچا شہر کے تمام گھرون مین ہونے لگا یہان تک کہ زلیخا جب
کسی شادی وغیرہ مین کہین مہمان گئی تو اوسنے خود اپنے کانون سے عورتون کا تذکرہ
سن لیا اور اوسے بہت غم ہوا فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ
پھر جب سنا اوسنے اونکا فریب بلوا بھیجا اونکو۔ یعنے جب زلیخا اونکی طعنہ زنی اور جھوٹ
باتون سے بہت عاجز ہوئی تو اوسنے چالیس عورتون کو مہمان بلایا اور اونمین وہ پانچ
عورتین بھی تھین جو زیادہ طعنہ زنی کرتی تھین اور زلیخا کو اونھون نے بدنام رکھا تھا
جب وہ سب عورتین آئین تو اونکی بہت خاطر تواضع کی۔ اور اون عورتون کے
بلانے سے غرض یہ تھی کہ وہ یوسفؑ کو دیکھین۔ ہر چند زلیخا یوسف علیہ السلام کو چھپائے
مین رکھتی تھی اور کسیکو نہ دکھاتی تھی مگر ان عورتون کو اس خیال سے دکھانے کے لیے

بُلایا کہ حضرت یوسفؑ کے جمال باکمال کو دیکھ کے دلمین شرمندہ ہون اور طعنہ زنی سے زبان کو روکین وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور طیار کی اونکے واسطے ایک مجلس اور بعضون نے متکا کے معنے مسند کے لیے ہین یعنے اونکے لیے مسندین مہیا کین اور بعض نے لکھا ہے کہ مجلس طعام آراستہ کی اور اوسمین ہر ایک کے لیے مسند تکیے لگائے کیونکہ اوس زمانے کا یہی رواج تھا کہ تکیہ لگا کے کھانا کھاتے تھے اور اوس محفل کے لیے انواع و اقسام کے عمدہ عمدہ کھانے طیار کرائے۔ جب وہ سب عورتین اوس محفل مین جمع ہوئین اور سب کے سامنے کھانا چُنا گیا تو زلیخا نے اونمین سے ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ایک ترنج دیا وَاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا اور دی اونمین سے ہر ایک ہاتھ مین ایک چھری تا کہ ترنج کو اپنے ہاتھ سے تراش کے کھانے مین آمیز کرین اور کھائین۔ جب یہ سب سامان ہو چکے تو زلیخا نے اونسے کہا کہ یوسف کو دیکھو گی

کہو تم تو یوسفؑ کو بُلواؤن مین +		جو خواہش تمھین ہو تو دکھلاؤن مین

وہ سب کہنے لگین ہمکو تو اس بات کی آرزو تھی کہ کسیطرح یوسفؑ کو دیکھین بارے خدا نے تمہارے دل مین خود ڈالدیا۔ بہت بہتر ہے جلد لائیے ہم سب بے حد مشتاق ہین۔ زلیخا اونکی مرضی پا کے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئین اور اونکو لباس فاخرہ اور تاج مکلل پنہا آراستہ و پیراستہ کیا اور خود اون عورتون کے پاس آئین اونسے کہا دیکھو وہ یوسفؑ آتا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ج اور کہا زلیخا نے یوسفؑ سے نکل آ انکے سامنے۔ پس حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے کہنے سے مجبور تشریف لائے فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ پس جب دیکھا اوسکو اون عورتون نے تو بزرگ پایا حسن و جمال مین اور ایکبار دیکھتے ہی بیخود ہوگئین۔ اور اسقدر محو دیدار تھین کہ اپنے تن بدن تک کی خبر نہ رہی تھی وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ز اور کاٹ ڈالے اون عورتون نے اپنے ہاتھ اوسے

بھی اونہین مطلق خبر نہوئی اور نہ ہاتھ کٹنے سے درد وغیرہ معلوم ہوا۔ ؎

کہان کا ترنج اور کہان کی چھری	رہا تھا کسیکا نہ بس جی مین جی	گئی عقل جب ہاتھ سے یکقلم
ہر اک نے کیے ہاتھ اپنے قلم	بجاے ترنج اپنے ہاتھونکو کاٹ	کیے سرخ خون سے دوپٹونکے پاٹ

اور بعضون نے لکھا ہے کہ اون عورتون کو زلیخا نے ایک ایک ترنج اور ایک ایک چھری دیکے کہا کہ جب یوسف آئے تو تم اوسے ترنج کاٹ کے دیدینا۔ پس جب حضرت یوسف علیہ السلام مثل چودھوین رات کے چاند کے برآمد ہوئے تو اونکا یہ حال ہوا۔ ؎

طالع ہوا جو مشرق در سے وہ آفتاب	باقی رہی نہ دیکھتے ہی پھر کسی مین تاب
بیخود ہوئین وہ ایسی کہ کاٹے سبھون نے ہاتھ	دیکھا جو اوسکا حسن گلوسوز بے نقاب
کہنے لگین کہ حور ہے یا یہ فرشتہ ہے	یا چودھوین کی رات کا روشن ہے ماہتاب

اور بعض سے منقول ہے کہ اون عورتون مین ایک عورت کا فرہ باکرہ تھی وہ اوس محفل مین ایّام معمولی سے ہوئی تو اوسے نہایت شرم آئی اور اوسنے دعا کی کہ اے یوسف علیہ السلام کے پروردگار مین تجھپر ایمان لائی تو میری شرم رکھ پس خدا تعالےٰ نے اون تمام عورتون کو ایک رنگ کر دیا یعنے سب اپنے اپنے ہاتھ کاٹ کے خون سے آلودہ ہوگئین اور اوس لڑکی کے حال سے کوئی آگاہ نہوئی۔ لکھا ہے اون سب عورتون مین سے اکثرون نے اپنے ہاتھ بےخبری سے جدا کر ڈالے تھے اور یہ ہی روایت ہے کہ بعضی اوس حالت بیخودی مین جان دے بیٹھین القصہ جب اونھین ہوش آئے تو حیرت سے کہنے لگین۔ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ اور کہنے لگین وہ عورتین حاش للہ نہین یہ شخص آدمی یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ۔ یعنے وہ عورتین آپکا جمال بےمثال دیکھ کے اسقدر حیرت زدہ ہوئین کہ اونکو یقین ہو گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام انسانون مین سے نہین بلکہ بڑے بزرگ فرشتے ہین کیونکہ اونکی نظر سے ایسا حسین آدمی کبھی نہ گذرا

تھا اور نہ اونھون نے ایسا حسنِ خداداد کبھی سُنا تھا۔ جب زلیخا نے اون عورتونکو اسقدر بیہوش اور حیرت زدہ پایا تو اوسنے کہا قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ کہا یہ وہی ہے کہ طعنہ دیا مجکو تمنے اسکے واسطے۔ کہو اب مین حق بجانب ہون یا تم۔ اون سب نے زلیخا سے نہایت عذر و معذرت کی اور سب متفق ہوکے کہنے لگین ؎

بجا ہے جو اسپر ترا دل گیا
تو جھانکین مہ و خور بھی فلاک سے
اسے جو کہ دیکھیگا مر جائیگا
اسی نے کیا ہے خراب اور تباہ

کہ یہ دلربا یون کا ہے دلربا
تجھے طعنہ دینا ہے بس نا سزا
سراپا قیامت ہے یہ دلربا
اسکی مین اُلفت مین آوارہ ہون

جو کھولے یہ رخ برقعۂ پاک سے
کہ تیری نہین اسمین ہرگز خطا
زلیخا نے سُنکر کہا مجھکو آہ
اسکی محبت مین بیچارہ ہون

اسی نے میرے ہوش وحواس کھوئے اور مجھے بدنام کیا وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ اور مین نے چاہا اس سے اسکا جی مگر اسنے بچالیا اپنے تئین اور میرے کہنے کے موافق مجھسے نہ ملا۔ مین نے ہزار فکر کی مگر اسنے ایک نہ مانی۔ اور میری دل کی آرزو نہ نکلی۔ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ اور اگر نہ کریگا یہ جو مین اسکو کہتی ہون تو البتہ قید کیا جائیگا اور ہوگا بے عزت۔ یعنے زلیخا نے کہا کہ مین تدبیر سے عاجز ہو چکی اور تاخیر مین میرا کام تمام ہوتا ہے پس اب مین نے بیشک اپنے دل مین یہ بات ٹھہرالی ہے کہ اسے قیدخانے بھیجدون شائد وہان کی تکلیفون سے پریشان ہوکے میری آرزو پوری کرے وہ عورتین یہ حال دیکھ کے بہت غمگین ہوئین اور یوسف سے کہنے لگین ؎

کہ اے یوسف اے حسن کے بادشاہ
دیا سب تجھے جو ہے سامان حسن
تڑپتی ہے یہ اسپہ تو ترس کھا
تکبر نہین خوب اے سرفراز

جہان مین کسی کو نہین ہے بقا
زلیخا ترے عشق مین ہے خراب
نہ لے ترس ہو اسقدر دلربا
کہین عاجز آ انتقام اسکا لے

خدا نے کیا تمکو سلطان حسن
اسے کر مئے وصل سے کامیاب
نیاز اسکا دیکھ اسقدر کرنہ ناز
بتنگ آکے وہ تجکو ایذا دے

بٹھائے نہ زندان مین تجکو وہ نہ قید اختیار آپ اے یار کر کہ ہر ایک ہم مین سے ہی شاہ حسن	کہ ہے سخت جا ے بدا کی نکلجو اگر پھیرا او سپر کسی طرح سے تو ہی مہر حسن اور ہم ماہ حسن	ہ غم مین او سے تو گرفتار کر نہین دل تو بل ہمسے سو طرح سے
		حضرت یوسف علیہ السلام نے

اون عورتون اور زلیخا کا یہ کلام سنکے مُنہ پھیر لیا۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ اون عورتون نے زلیخا سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو ہم اوسکو ایک گوشے مین لیجا کے سمجھائین اور ر تمہارے حصول مقصد پر راضی کرین زلیخا نے اونکو اجازت دی اور اونہون نے زلیخا سے علیحدہ ہو پہلے زلیخا کے لیے حضرت یوسف کو راضی کرنا چاہا اور جواب نہ پایا تو اپنے دلی حوصلے اور ارمان ظاہر کرنے شروع کیے اور یہان تک بیان کیا کہ جناب یوسف ع نے اونکی تقریر سے ناخوش ہو کے مُنہ پھیر لیا اور وہ عورتین سب رخصت ہوئین اور زلیخا نے آپکو بلا کے پھر سمجھایا چونکہ آپ پہلے ہی سے ان باتون سے متنفر تھے اور اوسپر بھی کو رات دن سننے مین آیا گھبرا کر اپنے پروردگار کی بارگاہ مین عرض کرنے لگے۔ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ یعنے کہا جناب یوسف علیہ السلام نے اے پروردگار میرے مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جسکی طرف مجھکو بلاتی ہین یہ عورتین۔ یعنے آپ اون عورتون کے مکر و فریب اور گناہ کا اشتیاق دلانے اور بیہودہ باتون کے سمجھانے سے اسقدر پریشان و عاجز ہوئے کہ اپنے پروردگار سے بلیساختہ دعا کرنے بیٹھے کہ اے پروردگار انکی مکاری اور معصیت مین گرفتار ہونے سے تو میرے لیے قید خانہ ہی بہتر ہے۔ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور اگر تو نہ دفع کرے مجھسے اونکا فریب تو مائل ہو جاؤن اونکی طرف اور ہو جاؤن مین بے عقل۔ یعنے اے پروردگار میرے اگر تو اونکے مکر و فریب سے مجھے نہ بچائیگا اور میرا دل اونپر مائل ہو جائیگا یا اونکے مکر و فریب مین پھنس جاؤنگا تو مین جاہل اور بے عقل ہو جاؤنگا یعنے گناہ مین مبتلا ہو جاؤن گا۔ لکھا ہے کہ زنا

مین علاوہ گناہ کبیرہ ہونے کے اور بہت سی قباحتین ہین منجملہ اونکے دس نقصان بیان
لکھے جاتے ہین - ایک یہ کہ عقل و دین مین نقصان آتا ہے اور عمر و رزق گھٹتے ہین -
دوسرے یہ کہ اللہ تعالے ناراض ہوتا ہے اور چہرے کا نور جاتا رہتا ہے - تیسرے یہ
کہ نیکون سے جدائی ہو جاتی ہے - چوتھے یہ کہ دل مین فتور آجاتا ہے - پانچوین نسیان
پیدا ہو جاتا ہے - چھٹے دل مین نور اور خوف خدا نہین رہتا - ساتوین اوسکی دعا مقبول
نہین ہوتی - آٹھوین مردود العبادت ہو جاتا ہے - نوین دنیا مین بدنام ہوتا ہے لوگ
اوسے برا کہتے ہین - دسوین سزاوار عذاب و عقاب ہوتا ہے - القصہ جناب یوسف
کی یہ دعا بارگاہ الٰہی مین مقبول ہوئی - فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ
پس قبول کرلی اوسکی دعا اوسکے رب نے پھر دفع کیا اوس سے اونکا فریب - یعنے
جو دعا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے کی وہ اوسنے مقبول فرمائی
اور عورتون کے مکر و فریب سے بچا لیا - مفسرین نے لکھا ہے کہ زیادہ پریشانی کے
باعث سے آپکے مُنہ سے یہ کلمہ نکلا کہ عورتون کے فریب مین پڑنے سے مجھے قیدخانہ
اچھا ہے ورنہ اگر آپ صرف رہائی کی دعا فرماتے اور قیدخانے کا نام نہ لیتے تو اللہ تعالے
آپکو یونہین رہائی دے دیتا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ بیشک وہ ہے سننے والا
خبردار سب کے دلون کا حال جاننے والا - مگر چونکہ آپ کی زبان سے نکل چکا تھا
اور دعا بھی قبول ہو چکی تھی اوسکے سامان ظاہری یہ ہوئے کہ وہ عورتین جنھین زلیخا نے
حضرت یوسف کے دکھانے کے لیے بلایا تھا اور وہ حضرت یوسف کے سمجھانے سے
عاجز ہوگئین تھین اونھون نے زلیخا سے بیان کیا کہ تیری راے بہت درست ہے
یہ جب تک قیدخانے نہ جائیگا اور وہان کی مصیبتین نہ اوٹھائیگا ہمارے سمجھانے اور
تمہارے کہنے کو ہرگز نہ مانیگا - اب مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ چند روز اسے
قید مین رکھ پھر یہ وہان پریشان ہو کے از خود تیری خواہش کریگا - زلیخا چونکہ پہلے ہی سے

اس خیال مین تھی اونکے کہنے سے فوراً مستعد ہوگئی - اور عزیز سے اوسنے بیان کیا کہ اب
تو مین منھ دکھانے کے قابل نرہی ایک عالم مین بدنام ہون لوگ طعنے دیتے ہین اور کہتے
ہین کہ زلیخا اپنے زرخرید غلام پر سوجان سے عاشق ہے - مجھہ مین اِن باتون کے سننے
کی برداشت نہین کلیجہ پک گیا - یوسفؑ نے مجھے ایسا بدنام کیا کہ جینے سے تنگ ہون
اور اسی سبب سے اب اوسکی خدمت کو میرا دل نہین چاہتا اسلیے مین نے یہ تجویز کی ہے
کہ چند روز کے لیے اسے قید خانے بھیجدو تاکہ مجھے مفر ملے اور لوگون کے دلون سے
خیالات باطلہ جاتے رہین بلکہ وہ سمجھہ جائین کہ محض افترا ہے زلیخا بالکل پاک وصاف ہے
اور یوسف سراسر خطاکار و گنہگار - پھر یقین ہے کہ مجھے کوئی طعنے بھی نہ دیگا اور سمجھین گے
کہ اگر عاشق ہوتی تو معشوق کو قید نکرتی - عزیز نے بھی بخیال رفع بدنامی یہ تجویز پسند کی

ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ○ پھر یون

سوجھا لوگون کو وہ نشانیان دیکھنے پر بھی کہ قید رکھین اوسکو ایک مدت تک - یعنے عزیز
نے زلیخا کے کہنے سے مصلحت جانکر باوجود دیکھنے یوسفؑ کی بے گناہی کی نشانیون کے
اوسے کچھہ دن کے لیے قید کرنے کا ارادہ کیا اور دلمین خوب جانتے تھے کہ حضرت
یوسفؑ بے گناہ ہین - کیونکہ دیکھہ چکے تھے کہ دودھ پیتے بچے نے آپکے پاک ہونے
پر گواہی دی اور کرتا آپکا موافق اوسکی گواہی کے پیچھے سے پھٹا نکلا اور عورتون
نے آپکا جمال مبارک مشاہدہ کرکے اپنے ہاتھہ کاٹ ڈالے اور کہا یہ بزرگ فرشتہ ہے
خلاصہ یہ کہ زلیخا نے لہار کو بلا کے ایک بھاری زنجیر بنانے کا حکم دیا - لہار کو آپکے حال پر
افسوس ہوا اور وہ کہنے لگا کہ اسقدر بھاری زنجیر ایسے نازک شخص کے لیے مناسب نہین
بہتر ہے کہ ہلکی زنجیر بنوائیے زلیخا نے کہا تجھے ان باتون سے کیا سروکار ہے جو کہدیا وہ
کر - لہار ویسی ہی زنجیر بنالیا اور زلیخا نے آپکے پاؤن مین ڈلوا کے اپنے خدام کو حکم دیا
کہ انھین سوار کرکے بازار مین لے جاؤ اور ندا کرو کہ جو کوئی عزیز کے گھر والون سے

بدی کا ارادہ کرے اوسکی یہ سزا ہے۔ خدام حسب الحکم زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کو لے چلے۔ اُسوقت آپ آبدیدہ ہوئے اور اپنے پروردگار سے عرض کرنے لگے کہ اے پروردگار بھائیون کے ستم باپ کے غم فراق زلیخا کے بدنام کرنے کے صدمے ابھی بھولے نہ تھے کہ اب پھر ہماری سواری قید خانے چلی آمین تیری کیا مشیت ہے اے ارحم الراحمین رحم کر آپنے دعا ختم نہ کی تھی کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا پروردگار فرماتا ہے کہ آپ کچھہ غم نہ کیجیے پریشان نہوجیے مین قید خانے کو آپکے لیے مقام راحت بنا دونگا۔ لکھا ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کو قید کرنے کے لیے لے چلے تو ہزارون مرد و عورت آپکے دیکھنے کو آئے تھے اور بازار مین شور عظیم برپا تھا جو آپکو دیکھتا تھا نالان ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ زلیخا نے اسپر بڑا ظلم کیا اتنے مین زلیخا بھی پوشاک مردانہ پہن سیقیہ اوہوکر دوڑی کہ دیکھون یوسف کس رنگ مین ہے اور آپکی سواری کے قریب آ کہنے لگی کہ اس غلام پر عزیز نہایت غصے ہے۔ آپنے فرمایا کہ عزیز کے غصے سے کیا ہوتا ہے میرا پروردگار نہ غصے ہو۔ اس کلمے کے سننے سے زلیخا پہ خوف غالب ہوا اور روتی راہی ہوئی۔ جب آپکی سواری قید خانے کے دروازے پر پونہچی تو وہان کے داروغہ نے آپکی تعظیم کی اور کہا مین آپکو بہت دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا حذر اُستا لائے باپ نے زیادہ محبت کی تھی تو کنوین مین ڈالا گیا تھا۔ زلیخا نے محبت کی تو قید خانے پونہچا دیکھیے تیری محبت سے کیا ہوتا ہے۔ پھر آپ قید خانے مین داخل کیے گئے اوسوقت آپکو بہت رنج ہوا اور اپنے دل مین فرمانے لگے کہ اے پروردگار مجھے کس قصور کے بدلے تو نے یہان بھیجا وحی آئی کہ اے یوسف تو نے خود ہی تو کہا تھا کہ ان عورتون کے مکر سے جیلخانہ بہتر ہے پھر اب ہمسے کیا پوچھتا ہے کہ کس جرم مین یہان بھیجا گیا تو صرف عافیت ہمسے مانگتا تو ہم نہ دیتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے سکوت فرمایا۔ لکھا ہے کہ جب آپ قید خانے مین پونہچے تو آپنے بسم اللہ کہکے قدم رکھا تھا وہانکے داروغہ نے

ایک خشک درخت کے نیچے رہنے کی جگہ دی تھی - وہ درخت آپکے قدم کی برکت سے نہایت سرسبز ہوگیا دوسرے روز صبح کو جو قیدخانے کے لوگوں نے دیکھا نہایت حیرت ہوئی اور سب آپکی تعظیم کرنے لگے - اور آپ ہر وقت فراق پدر میں رویا کرتے تھے یہانتک کہ آپکے رونے سے وہاں کے لوگ گھبرا گئے تھے - ایک روز آپکے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکی بہت تشفی کی اور فرمایا کہ میں آپکو علم تعبیر بتانے آیا ہوں - آپ ذرا منہ کھولیے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک شئی مثل موتی کے تابان اور درخشان آپکے دہن مبارک میں ڈالدی اور کہا اسے نگل جائیے اوسکے کھاتے ہی آپ پر علم باطنی روشن ہوگیا - اور آپ لوگوں کو خواب کی تعبیر بتایا کرتے تھے قدرت خدا سے جو کچھ فرماتے تھے وہی ظاہر ہوتا تھا - آپکا یہ حال دیکھکے ہر قیدی اپنے خواب کی تعبیر پوچھا کرتا تھا - زلیخا نے سب آپکو قیدخانے میں بھیجا تو داروغہ کو حکم دیا تھا کہ اسے قید سخت میں رکھنا مگر بعد کچھ عرصے کے دوسرا حکم پہونچا کہ یوسف کو نہایت آرام سے رکھنا ہرگز ہرگز اوسے تکلیف ہونے پائے داروغہ کو مختلف حکموں سے حیرت ہوئی اور دریافت کیا اسکا باعث کیا ہے جواب ملا کہ قید سے یوسف کو تکلیف دینا مقصود نہیں بلکہ تہذیب و تنبیہ مطلوب ہے - اور زلیخا آپکے لیے لباس اور انواع و اقسام کے کھانے بھیجا کرتی تھی - اور ہرچند بظاہر اوسنے قید کیا تھا مگر دلسے چاہتی تھی - بلکہ آپکے قید کرنے سے اوسکا اور بھی ابتر حال ہوگیا تھا ایک نظر دیکھنے کو ترستی تھی اور کچھ بنائے نہ بنتا تھا - وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ط اور داخل ہوئے قیدخانے میں اوسکے ساتھ دو جوان - یعنے جسدن جناب یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے قیدخانے بھیجا تو اوسیدن اور دو جوان بھی آپکے ہمراہ قیدخانے میں داخل کیے گئے تھے - ایک اونمیں سے بادشاہ ریان کا ساقی تھا اور دوسرا طباخ - یہ دونوں اس جرم میں ماخوذ ہوئے تھے کہ بادشاہ کو زہر دینے کا انپر گمان تھا - اور بادشاہ کے ایک دشمن نے انکو لالچ دیا تھا

کہ اگر تم زہر دیکے بادشاہ کا کام تمام کروگے تو مین تمکو زر و جواہر سے مالامال کردونگا اور
یہ خبر بادشاہ نے سن لی تھی۔ جب یہ دونون بادشاہ کی خدمت مین پہونچے اور بادشاہ
نے اونسے غصے ہو کے حال دریافت کیا تو طباخ نے کہا کہ ساقی کی شراب نہ نوش کیجیے گا
اسمین زہر ہے اور ساقی نے بیان کیا کہ طباخ کا کھانا نہ کھائیے گا کیونکہ اسمین زہر ہے
پھر بادشاہ نے ساقی سے کہا کہ تو یہ شراب پی لے اوسنے وہ شراب پی لی اور کچھ اثر نہوا
مگر چونکہ بادشاہ دونون سے بدگمان تھا اوسنے دونون کو قیدخانے بھجوادیا۔ حضرت
یوسف علیہ السلام کا یہ حال تھا کہ آپ اکثر عبادت مین مشغول رہتے تھے اور روزہ رکھا
کرتے تھے اور قیدیون کی غمخواری اور دلداری فرماتے تھے کسی کی تشفی اور تسلی کرتے تھے
کبھی کسی کو دیکھتے تو مدد دیتے تھے کسی کے پھٹے کپڑے سی دیتے تھے۔ اور اگر
بیمار دیکھتے تو دوا کرتے تھے آپکی مہربانیون سے سارا قیدخانہ آپکا مطیع و فرمانبردار تھا۔
ایکروز ان دونون یعنے طباخ و ساقی نے بھی خواب دیکھا اور بعض نے لکھا ہے کہ خواب نہین
دیکھا بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے آزمانے کے لیے دل سے ایک خواب گھڑ لیا اور
بعض کا بیان ہے کہ ساقی نے خواب دیکھا اور طباخ نے یونہین بنا لیا اور دونون
نے آپسے عرض کی کہ ہمارے خوابون کی بھی تعبیر فرمائیے آپنے ارشاد کیا کہ خواب بیان کیجیے
قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیٓ اَرٰىنِیٓ اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ کہنے لگا اونمین سے ایک مین دیکھتا
ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب۔ یعنے ساقی نے جناب یوسف علیہ السلام سے عرض
کیا کہ یا حضرت مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ مین ایک باغ مین ہون اور وہان انگور
کا درخت ہے اوسمین خوشے لگے ہوئے ہین اور کاسہ شاہی میرے ہاتھ مین ہے
مین انگور کا عرق اوس کاسے مین نچوڑتا ہون۔ وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّیٓ اَرٰىنِیٓ
اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِیۡ خُبۡزًا تَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡهُ ؕ اور دوسرے نے کہا مین
دیکھتا ہون کہ اوٹھا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہین اوسمین سے

یعنے باورچی نے بیان کیا کہ یا حضرت مین نے یہ دیکھا کہ مین محل شاہی مین ہون اور
میرے سر پر روٹیون کا خون ہے اور پرندے اڑ اڑ کے آتے ہین اوسمین سے
پیجاتے ہین۔ جب دونون نے اپنے خواب آپسے بیان کر دیے تو کہنے لگے نَبِّئْنَا
بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بتا ہمکو اسکی تعبیر ہم دیکھتے ہین تجھے نیکی والا
یعنے آپ قیدیون کے ساتھ احسان کرتے اور اونکے خوابون کی تعبیر بتاتے ہین اور
ہر طرحسے اونھین آرام دیتے ہین پس ہمپر بھی مہربانی فرمائیے اور ہمارے خواب کی
تعبیر بتاکے ہمین ممنون کیجیے۔ مگر جناب یوسف علیہ السلام نے بمصلحت اونکے خواب کی تعبیر
بیان کرنے مین تاخیر کی کیونکہ اون دونون مین سے ایک کے لیے ہلاکت ہونیوالی
تھی اور آپنے چاہا کہ اونکو اللہ تعالے کی توحید سکھائین تاکہ وہ جو ہلاک ہونے والا ہو
ایماندار ہوکے مرے پس آپنے اونسے ارشاد کیا قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ
تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ کہانہ آنے پائے گا
تمکو کھانا جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تمکو اوسکی تعبیر اوسکے آنے سے پہلے۔ یعنے
حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کھانا تمھارے لیے آیا کرتا ہے وہ آنے نہ
پائیگا کہ مین تمکو اوسکے آنے سے پہلے اوسکے رنگ اور مزے سے خبر دونگا۔ اونھون نے
کہا ایسی باتین تو ہمنے نجومیون اور کاہنون سے سُنی ہین۔ آپنے فرمایا کہ مین نہ نجومی ہون
نہ ستارہ شناس بلکہ یہ میرا معجزہ ہے صریح۔ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ یہ علم ہے کہ
مجکو سکھایا میرے رب نے۔ بذریعۂ وحی اور الہام کے۔ اسلیے کہ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ
قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ مین نے چھوڑا دین اوس قوم کا کہ یقین نہین رکھتی اللہ پر
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ اور آخرت سے وہ منکر ہین۔ یعنے جو لوگ
کہ اللہ تعالے پر ایمان نہین لاتے اور آخرت سے انکار کرتے ہین مین نے اونکا دین
چھوڑ دیا ہے۔ اس بیان سے آپکی غرض یہ تھی کہ کفر سے اونکا دل پھیر دین پھر

فرمایا وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ط اور اختیار کیا
ہین نے دین اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا - مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ
نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ط ہمارا کام نہین کہ شریک کرین اللہ کا کسی چیز کو - یعنے ہمکو
ہرگز سزاوار نہین کہ پیغمبر ہوکے خدا کا شریک ٹھرائین - اور اس وعظ سے مطلب یہ
تہا کہ اونکو دین خدا سے رغبت ہو اور ایمان لائین اور اسی واسطے پہر فرمایا کہ
ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ
یہ فضل ہے اللہ کا ہمپر اور سب لوگون پر لیکن بہت لوگ بہلا نہین مانتے - یعنے
یہ توحید اللہ تعالے کے فضل و احسان سے ہے کہ اوسنے وحی کے ذریعے سے
ہمکو اس توحید سے آگاہی دی - اور لوگون پر یہی فضل خدا ہے کہ اونکی ہدایت کے واسطے
انبیا کو بہیجا تاکہ توحید سے اونہین خبردار کرین لیکن بہت لوگ ایسے ہین کہ اونکے پاس
پیغمبر آئے اور اونہون نے توحید سکہائی مگر وہ نہین شکر کرتے - اسقدر بیان فرماکے
آگے آپنے اونکو سمجہایا اور فرمایا یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اے دو رفیقو قیدخانے کے بہلا کئی معبود
جدا جدا بہتر ہین یا اللہ اکیلا زبردست - یعنے اے قیدخانے کے میرے دونون
یارو کیا بہت سے متفرق خدا پتہر اور سونے کے تمہارے بنائے ہوے اچہے ہین
یا اللہ اکیلا زبردست توانا سب پر غالب کہ کوئی اوسکی برابری نہین کرسکتا - مَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ
سُلْطٰنٍ ط کچہہ نہین پوجتے ہو سواے اوسکے مگر نام ہین کہ رکھہ لیے ہین تمنے اور تمہارے
باپ دادون نے نہین اُتاری اللہ نے اونکی سند - یعنے جنکی تم عبادت کرتے ہو وہ
صرف نام ہین اصل اونکی کچہہ بہی نہین اور نہ اونکا وجود ہے نہ وہ پرستش کے لائق
ہین نہ اللہ تعالے نے اونکی پرستش کے واسطے کوئی دلیل و حجت نازل کی ہے

بلکہ صرف تمنے اونکو مقرر کر کے بے وجہ اونکی پرستش شروع کردی ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ۔ حکومت نہین ہے کسیکی سوائے اللہ کے ۔ یعنے اللہ تعالےٰ ہی بہت بڑا قدرت والا احکم ہے اور حکم عبادت سوائے اوسکے دوسرے کے لیے نہین ہے کیونکہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ہے ۔ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ط اوسنے فرمادیا کہ نہ پوجو مگر اوسی کو ۔ یعنے خداوند تعالےٰ نے حکم دیا ہے اپنے پیغمبرون کی زبانی کہ سوا اسکے کسی کی عبادت نکرو ۔ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ یہی ہے راہ سیدہی پر بہت لوگ نہین جانتے ۔ یعنے راہ حق کو نہین دیکھتے اور ادہر ادہر بھٹکتے پہرتے ہین ۔ لکھا ہے کہ آپکا یہ بیان سنکے ساقی مسلمان ہوا اور طباخ ایمان نہ لایا ۔ اور قیدخانے کے اور بہت سے قیدی بہی شرف اسلام سے مشرف ہوئے ۔ آپ اس امر سے نہایت خوش ہوئے اور قیدیون سے فرمایا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے میرے ساتھ اس قیدخانے مین رہنا چاہتے ہو یا رہائی وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے چودہ سو تھے اونمین سے چارسو نے عرض کی کہ ہم آپکے ساتھ اس قید مین رہنا اپنی رہائی سے بہتر سمجھتے ہین ۔ اور ہزار نے کہا کہ ہم رہائی چاہتے ہین ۔ پس آپنے اون ہزار سے کہا کہ اچھا جاؤ اونہون نے بیان کیا یا حضرت ہم کیونکر جاسکتے ہین ایک تو پانؤ مین بیڑیان ہین جو چلنے نہ دینگی ۔ دوسرے دروازے کے نگہبان کیون جانے دینگے ۔ آپنے فرمایا مین تمہارے لیے اپنے مہربان رب سے دعا کرتا ہون وہ تمہین یہ بلا دور دیگا پہر ایک اونگلی سے اشارہ فرمایا سب قیدیون کی بیڑیان ٹوٹ گئین پہر فرمایا کہ جاؤ اپنے اپنے گہر وہ سب آپکا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے اپنے گہر پہونچے اور اس بات کا اپنے اپنے شہرون مین چرچا کیا ۔ اور باقی قید رہے ۔ پہر جناب یوسف علیہ السلام نے اون دونون قیدیون کے خواب کی تعبیر یون بیان کی کہ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ج اے رفیقو بندی خانے کے ایک جو ہے تم دونون مین سے سو پلاوے گا

اپنے آقا کو شراب - یعنے آپنے ارشاد فرمایا کہ تم دونون مین ایک جو بادشاہ کا ساقی ہے
تین دن کے بعد قید سے چھوٹ جائیگا اور بدستور اپنی خدمت پر سرفراز ہوگا - وَاَمَّا
الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ط اور دوسرا جو ہے سو سولی چڑھیگا
پھر کھاوینگے جانور اوسکے سر مین سے - یعنے طباخ سے فرمایا کہ تیرا رزق کل دنیا سے
اوٹھ گیا - کل سویرے اوٹھتے ہی تجھے سولی دیجائیگی اور تو وہین پڑا رہیگا یہانتک کہ
تیرے سر کو کوے اور چیلین کھائینگی - یہ سنتے ہی خباز رونے لگا اور کہا مین نے ہرگز
یہ خواب نہین دیکھا بلکہ جھوٹ آپسے کہدیا تھا - آپنے ارشاد فرمایا کہ اب رونے پیٹنے سے
کیا ہوتا ہے - قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ط فیصل ہوا کام جسکی تحقیق
تم چاہتے تھے - یعنے جو کچھہ ہونا تھا وہ ہوچکا چاہے تمہارا خواب سچ ہو یا جھوٹ اب جو کچھہ
مین نے کہدیا اسکے خلاف نہوگا - اور ویسا ہی ہوا جو آپنے فرمایا تھا یعنے دوسرے روز
طباخ پر جرم زہر دہی ثابت ہوگیا اور بادشاہ کے حکم سے اوسے سولی دی گئی ایک مدت
تک اوسکی لاش پڑی رہی چیلون اور کوون نے اوسکا بھیجا کھایا - اور تیسرے روز
بادشاہ نے ساقی کو بے قصور سمجھہ کے قیدخانے سے بلوایا اور قدیم خدمت سے سرفراز
کیا وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ز اور کہا یوسف
نے اوس سے جسکو سمجھا تھا کہ بچے گا اون دونون مین سے کہ میرا ذکر کیجیو اپنے آقا
کے پاس - یعنے حضرت یوسف علیہ السلام نے ساقی سے فرمایا کہ تم بادشاہ ریان سے
میری سفارش کرنا کہ ایک بے گناہ بلاوجہ قیدخانے مین عرصے سے مقید ہے -

یہ کہنا کہ زندان مین ہے اک غریب — عدالت سے سلطان کی ہو بے نصیب
وہ بے جرم محبوس ہے اوسپہ شاہ — تفضل سے فرمائین اک دم نگاہ

شائد کہ مجھے رہائی دے - ساقی نے عرض کی کہ بہت بہتر کہدینا میرا کام ہے آگے بادشاہ
کو اختیار ہے - الغرض جب ساقی بادشاہ کے پاس پہونچا تو عیش و عشرت مین حضرت

یوسف علیہ السلام کا فرمان اور اپنا خواب بھول گیا۔ فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ۔ سو بھلا دیا اوسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے۔ یعنے ساقی بادشاہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر کرنا بھول گیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکے معنے یہ بیان فرمائے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اوس وقت شیطان نے ذکر پروردگار بھولا دیا اور آپنے اپنی رہائی کے لیے بادشاہ ریان سے بذریعۂ ساقی مدد طلب کی اسی وجہ سے آپکی رہائی مین بہت تاخیر ہوئی فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۞ پھر رہ گیا قید مین کئی برس۔ یعنے کئی برس قید مین پڑے رہے لکھا ہے کہ اس واقعے کے بعد سات برس قید خانے مین رہے اور مشہور یہ ہے کہ ابتدا سے انتہا تک بارہ برس قید مین رہے۔ ایکدن جبرئیل علیہ السلام آئے حضرت یوسفؑ نے اونکو پہچانا اور کہا کہ اے اخا المرسلین آپ کیا ہے کہ مین تمکو گنہگارون کی منزل مین دیکھتا ہون۔ جبرئیل نے کہا کہ یا طاہر الطاہرین تیرے پروردگار نے تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ابراہیم کو کسنے بچایا کچھ تجھے معلوم ہی کہا پروردگار نے بچایا اور اوسکے سوا کون بچا سکتا ہے۔ کہا کیا تجھے معلوم نہین کہ جب نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا اور ہمارے فرشتون نے مدد کے لیے پوچھا تو اوسنے انکار کیا اور کہا میری مدد کے واسطے میرا پروردگار کافی ہے۔ افسوس ہے کہ تجھے یہ حال معلوم ہے اور تو خود نبی ہو اور نبیون کا بیٹا اور پوتا ہو کے خدا کے سوا دوسرے سے مدد چاہے اور بادشاہ کے پاس پیغام بھیجے کہ ایک نبی زادہ قید مین ہے پس آجتک تو زلیخا کی قید مین تھا اور آج سے ہماری قید مین ہے کیونکہ تونے غیر سے مدد چاہی۔ اور کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی کہ ابھی تجکو اور سات برس تک قید مین رکھونگا۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ بات سُنکے نہایت پشیمان ہوئے اور زار زار رونے لگے پھر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ خدائے تعالیٰ مجھسے راضی ہے جبرئیلؑ نے کہا ہان راضی ہے تب آپنے فرمایا اب مجھے سات برس قید

مین رہنے کا کچھہ غم نہین - پہر آپ دعا و استغفار مین مصروف ہوئے - اور ایک روایت
مین ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت یوسف سے کہا کہ پروردگار پوچھتا ہے کہ تجکو
خواب کسنے دکھلایا - اور تیرے باپ کو تیری محبت کسنے دی - اور قافلے کو کنوین پر تیرے
نکالنے کے لیے کسنے بہیجا - اور کسنے تجھے دعا بتائی جسکے پڑہنے سے تو نے کنوین سے
نجات پائی - اور عورتون کے مکر سے کسنے تجھے بچایا - اور دودہ پیتے بچے کو تیری
گواہی کے لیے کسنے گویائی دی - اور علم تعبیر خواب تجھے کسنے سکھایا - حضرت یوسف ۴
نے کہا کہ یہ سب میرے پروردگار کے احسان سے ہے اوسی نے سب کچھہ کیا اور جو چاہیگا
کریگا سواے اوسکے کسی مین یہ طاقت نہین - جبرئیل ۴ نے کہا پروردگار فرماتا ہے کہ جب
تو جانتا تہا کہ سب کچھہ تیرے پروردگار نے کیا ہے تو پہر کیون تو نے میرے غیر سے
مدد چاہی اور میرے ایک بندے سے التجا کی - اور مجھسے تو نے سوال نہ کیا کہ مین تجکو
قید خانے سے نکالتا - حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سنتے ہی ایک آہ سرد بہری اور
بیہوش گئے - جب ہوش مین آئے تو سر زمین پر رکھا اور زار زار روئے اور دعا کی
کہ اے رب واسطہ میرے باپ دادون کا مجھے بخش دے اور میرے گناہون سے درگذر
کر اور میرا رنج و غم دور فرما - حکم ہوا کہ اے یوسف تو کیون واسطہ دیتا ہے تیرے باپ
دادون کا مجہپر کیا حق ہے - اگر آدم کو کہتا ہے تو مین نے اوسے اپنے دست قدرت سے
بنایا اور بہشت مین رہنے کو جگہ دی - ایک درخت کے پاس جانے سے ممانعت کی تہی
تو اوسنے اوسے کہایا پہر توبہ کی مین نے معاف کیا اوسکا قصور - اور اگر نوح کو کہتا ہے تو اوسنے
لوگون سے بوجہ نافرمانی ناراض ہوکے اونکے لیے بددعا کی مین نے سبکو ڈبو دیا اور اوسے
مع ساتھیون اور کشتی کے بچالیا - اور اگر ابراہیم کو کہتا ہے تو اوسے مین نے اپنا خلیل کیا
اور آتش نمرود سے نجات دی - اور اگر یعقوب کو کہتا ہے تو مین نے اوسے بارہ فرزند دیے
اونمین سے ایک فرزند جو اوسکی نظرون سے غائب کیا تو مدت سے اوسکے فراق مین

روتا ہے یہانتک کہ آنکھیں بھی روتے روتے کھو بیٹھا اور راستے پر بیٹھکر تمام مخلوقات سے میری شکایت کرتا ہے۔ اب بتا کہ کونسا حق تیرے باپ دادون کا مجھپر ہے۔ پس حضرت یوسف علیہ السلام زار زار بیقرار روتے تھے اور اپنے فعل سے نادم ہوتے تھے پھر آپنے دعا کی کہ اے پروردگار میرے اپنے احسان قدیم اور فضل عمیم سے مجھے بخشدے اور میرے گناہونسے درگذر کر۔ اور ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ قیدخانے مین جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے اپنا ایک پر زمین پر مارا کہ زمین پھٹ گئی اور ساتون طبقے نظر آنے لگے پھر حضرت جبرئیلؑ نے حضرت یوسفؑ سے کہا دیکھیے کیا ہے آپنے فرمایا کہ زمین کے ساتون طبقے نظر آتے ہین اور تحت الثریٰ مین ایک سفید پتھر ہے پھر جبرئیل نے آپکے سامنے ایک ادس پتھر پر اس زور سے مارا کہ وہ شق ہوگیا اور اوسمین سے ایک کیڑا سبز پتا لیے ہوئے چلا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ دیکھا تمنے۔ پروردگار فرماتا ہے کہ میری قدرت دیکھو کہ تحت الثریٰ مین پتھر کے کیڑے کو وہ رزق پہنچاتا ہون جو اوسے مطلوب ہو۔ جب مجھے اپنی ادنیٰ مخلوق کا اسقدر خیال ہے تو تمہین کیونکر بھولتا کہ تم میرے صفی اور میرے خلیل کی اولاد سے ہو۔ پھر جبکہ ہمین تمہارا اسقدر خیال ہو اور تم اپنی رہائی کے لیے ہمسے نہ کہو بلکہ ریان سے سفارش کراؤ تو ہم تمسے کیا خوش ہونگے۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ حال دیکھ کے نہایت غمگین اور اندوہگین ہوئے اپنے فعل سے بہت نادم تھے اور آپ کا یہ حال تھا۔

سُنا جبکہ یوسفؑ نے رب کا عتاب
ہوا خوف سے زرد چہرے کا رنگ
تجھی لے کیا نیست سے مجھکو ہست
سمجھتا ہے اور ونکو حاجت روا
سزا اسکی یہ ہو کہ مین تجکو اب

ندامت کے مارے ہوا آب آب
کہا اے مرے پاک پروردگار
تجھی سے ہی ہر اک بلند اور پست
ہنگی تو نے مجھسے ذرا بھی حیا
رکھون قید مین عمر بھر اے سبیب

لگا کانپنے بید سا بے درنگ
سوا تیرے میرا نہین کوئی یار
کہا کسلیے پھر تو میرے سوا
کہ ریان کو سمجھا تو حاجت روا
کہا بخشش یا رب یہ میری خطا

تو ہے جرم پوش اور غفور الرحیم	جو مجھسے ہوا بخشدے اے کریم	میں بندہ ہوں تیرا ہو مجھپر عطا

جب آپکی منت وزاری حد سے بڑھی تو حضرت جبرئیل نے کہا اے یوسفؑ صبر کرو۔ اب
تمہارے ایام غم کٹ گئے چند سال کی اور مصیبت ہے۔ آپنے فرمایا مجھے قید کا مطلق غم نہیں
اگر میرا خدا مجھسے راضی رہے تو سات برس کیسے ستر برس خوشی سے گذار دوں۔ پھر حضرت
یوسفؑ نے جبرئیل علیہ السلام سے اپنے والد کا حال پوچھا اونہوں نے کہا آپکے غم میں
روتے روتے اندھے ہوگئے ہیں۔ آپنے بہت رنج کیا اور فرمانے لگے کاش میں پیدا
نہوتا کہ حضرت یعقوبؑ کو یہ غم ہوتا۔ اور بیقرار رونے لگے۔ اور آپ اسقدر گریہ وزاری کرتے
تھے کہ آپکے رونے سے سارے قیدخانے کے لوگ پریشان تھے۔ لوگوں نے زلیخا کو
خبر دی کہ یوسفؑ کے رونے سے سب قیدی پریشان ہیں۔ اوسنے حکم دیا کہ قیدخانے
کو ایک طرف سے نکالی کر کے ایک کھڑکی جالیدار شارع عام کی طرف لگا دو کہ یوسفؑ
اوس میں بیٹھکر لوگوں کی آمد و رفت اور بازار کی سیر سے اوسکا دل بہلے رونا موقوف
ہو قیدیوں کو آرام ملے۔ وہ کھڑکی جب بنائی گئی تو اتفاق سے اوسکا رخ جانب کنعان
تھا۔ [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام اوس کھڑکی میں بیٹھتے تو کنعان کی طرف رخ کرکے
[illegible] باتیں کیا کرتے تھے۔ ایکدن اتفاق سے آپ اوس کھڑکی میں بیٹھے تھے
کہ آپنے دیکھا [illegible] ایک شتر سوار جنگل کو جاتا ہے اور اوسکا اونٹ سرکشی کرتا ہے۔ ہر چند شتر سوار
[illegible] روکتا اور مارتا مگر وہ روکے نہ رکتا اور قیدخانے کی جانب چلا۔ آخر شتر سوار اتر
پڑا اور اونٹ [illegible] کے حضرت یوسفؑ کے سامنے آ پہنچا اور زبان فصیح سے عرض کرنے
لگا کہ [illegible] شہر کنعان سے آیا ہوں اور اب پھر وہیں کا ارادہ ہے کیا آپ حضرت یعقوبؑ
[illegible] ہیں آپکے غم میں اونکا برا حال ہے روتے روتے اندھے ہوگئے
[illegible] پوست و استخوان باقی ہے۔ حضرت یوسف اپنے والد [illegible]
[illegible] بیقرار ہوکے [illegible] رونے لگے اور [illegible]

دیکھو تے تھے کہ اتنے مین وہ سوار آپہنچا اور اوسنے چاہا کہ اونٹ کو مارسے اور وہ پانی تک
پہنچائے مگر مارنے نہ پایا تھا کہ زمین نے اوسکو پکڑ لیا اور گھٹنون تک دہس گیا - اور حضرت
یوسف نے پکار کے اوس سے کہا کہ اے شخص اسے کیون مارتا ہے صبر کر دیکھ
اودہر آ مجھے کچھہ پوچھنا ہے - اوسنے ہاتھہ سے عصا پھینکا زمین نے پانون چھوڑ دیے
آپکے پاس حاضر ہوا - آپنے اوس سے دریافت کیا کہ تو کہان سے آتا ہے عرض کی
شہر کنعان سے - فرمایا تو کنعان مین اپنے اونٹ کہان چراتا تھا - عرض کی مقام آل یعقوب
مین - آپنے فرمایا تو اوس درخت کو بھی جانتا ہے جسکی بارہ شاخین تھین اتفاق سے
ایک شاخ اوس درخت سے جدا ہوگئی اور کئی سال سے وہ درخت اوس شاخ کے غم مین
نالے کرتا ہے - اوسنے التماس کی کہ یہ حال جو آپنے بیان فرمایا ہے بعینہ حضرت یعقوب
علیہ السلام کا حال ہے کیونکہ اونکے بارہ صاحبزادے تھے اونمین سے ایک کا پتا نہین
ملتا اوسکے غم مین اونھون نے چوراہے پر ایک مکان بنایا ہے جسکا بیت الاحزان نام
رکھا ہے اور وہان شب و روز فراق فرزند مین گریہ وزاری کرتے رہتے ہین اور ہر ایک
وارد وصادر سے اوسکا پتا پوچھتے ہین مگر کوئی اوسکے نام و نشان سے خبر نہین دیتا -
جناب یوسف علیہ السلام اپنے والد کا یہ حال معلوم ہونے سے اور زیادہ رنجیدہ ہوئے
اور پوچھا کہ اے شخص اب تو اس شہر سے کہان جائیگا - عرض کی مال تجارت فروخت
ہو جائے تو پھر کنعان کا ارادہ ہے - آپنے فرمایا اس مال مین تجھے کیا ملیگا - کہنے لگا اگر
سب فروخت ہو جائے تو سو درم فائدے کی امید ہے آپنے اپنے بازو سے ایک یاقوت
کا کھول کے اوسے دکھایا اور فرمایا کہ یہ ہزار دینار کا ہے میرا کہا مان تو مین تجھے دیدون
اوسنے کہا فرمائیے - ارشاد ہوا کہ تو مال وغیرہ سب اپنے پاس رہنے دے اور یہ نگینہ بھی
یاقوت کا مجھسے لے لے مگر بہت جلد سیدھا کنعان کو روانہ ہو اور بیت الاحزان کے دروازے
پر جاکے پکار کہ اے حضرت یعقوب اللہ کے پیغمبر مین غریبون اور قیدیون کا قاصد ہون

اور مجھے ایک غلام نے جو مصر کے قیدخانے مین مقید ہے بھیجا ہے اور آپ کو بدل سلام
کہا ہے۔ اور عرض کی ہے کہ اوقات خشوع وخضوع مین دست تضرع اوٹھاکر مجھے دعا سے
یاد کیجیے اور وہ آپکے دیکھنے کا نہایت مشتاق ہے۔ شتر سوار نے پوچھا آپکا کیا نام ہے
فرمایا تجھے نام سے کیا کام جو کہا ہے وہ پیغام پوہنچا دے اگر تجھے زیادہ خیال ہے میرا
چہرہ دیکھ لے نشانات بیان کردینا۔ اور یہ بھی کہدینا کہ اوس غریب نے کہا ہے کہ جب سے
مین آپکے قدمون سے جدا ہوا سوا‌ے گریہ وزاری اور بیقراری کے دوسرا کام نہین
اور جب تک آپکے جمال باکمال سے مشرف نہونگا کوئی دم آرام نہوگا۔ اور اے سوار جو
دعا اپنے واسطے اوس سے چاہیگا وہ قبول ہوگی۔ اوس سوار نے آپکے فرمان کو بدل
منظور کیا اور آپکے چہرۂ مبارک کو بغور دیکھ آپسے یا قوت لے کنعان کو اوسیوقت روانہ
ہوا اور جلد جلد منزلین طے کرتا ہوا کنعان پوہنچا۔ اور سب سے پہلے بیت الاحزان کے
دروازے پر آیا اور پکار کے کہا السلام علیک یا نبی اللہ۔ حضرت یوسفؑ کی بہن نے پوچھا
کہ تم کون ہو اوسنے عرض کی کہ مین غریبون اور قیدیون کا قاصد ہون حضرت یعقوب
علیہ السلام کو بھیجدیجیے تاکہ جو پیغام لایا ہون عرض کرون۔ اونہون نے جواب دیا کہ جو
کہنا ہو کہدو وہ اپنے غم مین اسقدر مبتلا ہین کہ کسی سے بات تک نہین کرتے شب وروز
گریۂ وزاری مین گذرتا ہے۔ سوار نے عرض کی کہ مین اوس غریب محبوس کا قاصد ہون
جو محبون کے ملنے سے مایوس ہے تم حضرت کو بھیجدو تو مین حال بیان کرون۔ حضرت
یوسفؑ کی بہن نے اپنے والد سے جا کے کہا کہ ایک قاصد آیا ہے ذرا تکلیف کر کے اوسکا
پیغام سُن لیجیے حضرت یعقوب علیہ السلام رونے لگے اور پوچھا کسکا قاصد ہے کہان سے
آیا ہے۔ یہ کہکر اوٹھے مگر کمزوری سے گر پڑے جب باہر تشریف لائے اوسنے سلام کیا آپنے جواب
دیا اور فرمایا کہ ای شخص تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے کہ تجھسے بوے محبت آتی ہے
اوسنے عرض کی کہ ایک مسافر مقید ملول ومحزون کا قاصد ہون اور مصر سے آتا ہون اور یہ

جناب یوسف علیہ السلام کا پیغام اور سارا قصہ کہہ سنایا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام بہت روئے اور فرمایا کہ ای شخص بیشک تو خوشخبری لایا اور اس سے بوے وصال آتی ہے۔ اب بتا تو کیا چاہتا ہے اوسنے عرض کی کہ جسنے مجھے یہ پیغام دیا تھا اوسنے بہت مال مجھے دیدیا۔ آپنے اوسکے لیے دعا کی کہ اللہ تعالے اوسپر موت کی سختیاں آسان کرے پھر اونٹ نے یہ عرض کی کہ میرے لیے بھی دعا کیجیے کیونکہ اصل میں باعث پیغام آوری میں ہون۔ آپنے اوس اونٹ کے لیے دعا کی کہ خداے تعالے تجھے بہشت کے ناقون میں داخل کرے۔ پھر سوار نے کہا یا حضرت اوس غمزدہ قیدی کے واسطے بھی دعا کیجیے آپنے دعا کی کہ اے پروردگار اوسکو قید سے رہائی دے اور عزیزون اور قریبون سے ملا۔ اللہ تعالے نے آپکی دعا قبول فرمائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی کے دن قریب پونہچے۔ جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکو بشارت دی کہ اللہ تعالے نے آج تمہاری دعا قبول کی اب بہت جلد زندان سے رہائی ہوگی۔ القصہ جب سات برس گذر گئے تو اللہ تعالے کے فضل سے آپکی رہائی کے ظاہری سامان ہونے لگے اور بادشاہ ریان نے ایک خواب دیکھا اور خائف ہوکے زمین پر گر پڑا سب خدام دوڑے حال دریافت کیا بادشاہ نے کہا میں نے ایک خواب پریشان دیکھا ہے صبح کو وزرا حاضر ہوئے بادشاہ نے اونسے کہا کہ سب نجومی اور رمال اور معبرون اور دانشورون کو حاضر کرو جب فرمان شاہی سب لوگ حاضر ہوئے اور بادشاہ نے اونکے سامنے اپنا خواب بیان کیا وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ط۔ اور کہا بادشاہ نے میں خواب دیکھتا ہون سات گائین موٹی اونکو کھاتی ہین سات دُبلی اور سات بالیان ہری اور دوسری سوکھی۔ یعنے بادشاہ نے اون لوگونسے بیان کیا کہ مین نے شب کو خواب میں دیکھا کہ میں دریاے نیل کے کنارے پر ہون کہ ایکبارگی اوسکا پانی بہنے سے رُک گیا اور اوسمین سے سات گائین موٹی تازی فربہ نہایت طیار نکل آئین

بعد اوسکے اور سات گائین اوسمین سے ایسی نکلین کہ مین گوشت کا نام تک اونمین نہ تھا بلکہ
بالکل پوست و استخوان تھین اور ان دُبلیون نے اون موٹی گایون کو دانتون سے پکڑ
کے اوٹھا لیا اور مع سینگون کے نگل گئین۔ مگر اونکے جسم ویسے ہی رہے اور اسقدر موٹی
گائین کھانے سے اونکی جسامت مین مطلق فرق نہ آیا بلکہ ویسی ہی پوست و استخوان رہین
پھر وہ وہان سے مصر مین پونہچین تمام بازارون مین دوڑتی پھرتی تھین اور آوازین سخت
ہیبتناک لگاتی تھین پھر شہر سے نکل کے وہ متفرق ہوگئین۔ تین مشرق کیطرف گئین اور
تین مغرب کیطرف اور ایک نظر سے غائب ہوگئی۔ اور سات بالیان نہایت سر سبز و شاداب
نظر آئین مگر اونپر بھی سات بالیان نہایت خشک اسطرح سے لپٹین تھین کہ اون سبز بالیون
کو بالکل چھپا لیا تھا۔ بادشاہ نے یہ خواب بیان کرکے حاضرین سے فرمایا یٰٓاَیُّھَا الْمَلَاُ
اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ○ اے دربار والو تعبیر کہو مجھسے
میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرتے۔ یعنے بادشاہ نے اپنے درباروالون سے
اور اون نجومیون اور رمالون سے اور دربار کے حکیمون اور عاقلون سے بعد خواب
بیان کرنے کے فرمایا کہ اگر تم لوگ خواب کی تعبیر سے بخوبی واقف ہو تو میرے خواب
کی تعبیر بیان کرو۔ وہ لوگ بادشاہ کا خواب سُنکے نہایت متحیر ہوئے اور جواب دیا۔
قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ○
کہنے لگے یہ اُڑتے خواب ہین اور ہمکو تعبیران خوابون کی معلوم نہین۔ یعنے سب نے
بادشاہ سے عرض کی کہ یہ خواب پریشان ہے اسکی تعبیر ہم نہین کہہ سکتے اگر کوئی سچا
خواب ہوتا تو اوسکی تعبیر گذارش کرتے۔ بادشاہ اس جواب سے متحیر ہوا اور نہایت فکر
مین تھا کہ ساقی کو بادشاہ کا یہ حال دیکھ کے حضرت یوسف یاد آگئے اور اوسنے بادشاہ سے
کہا وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْھُمَا وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِہٖ فَاَرْسِلُوْنِ
اور بولا وہ جو بچا تھا اون دونون قیدیون مین سے اور یاد کیا مدت کے بعد اوسنے

پیغام یوسف علیہ السلام کا کہ مین بتا دُن تمکو اسکی تعبیر سو تم مجکو بھیجو۔ یعنے اون دو قیدیون مین سے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید ہوئے تھے اور اونکو آپنے تعبیر خواب بتائی تھی ایک مارا گیا تھا اور دوسرا بچا جو بادشاہ کا ساقی تھا اوسنے جب بادشاہ کو متفکر پایا تو اوسے جناب یوسف علیہ السلام یاد آئے اور آپکا پیغام جو آپنے اوس سے بادشاہ سے کہنے کو فرمایا تھا یاد آگیا تو نہایت نادم ہوا اور اوسنے بادشاہ سے کہا کہ مین آپکے خواب کی تعبیر بیان کرونگا اگر مجھے قید خانے مین جانے کی اجازت دیجیے۔ کیونکہ وہان ایک شخص ہے جو نہایت سچی تعبیر بیان کرتا ہے اور پھر اوسنے اپنا اور خباز کا سب قصہ بیان کیا اور بادشاہ سے حضرت یوسف کی تعریف کی بادشاہ بہت خوش ہوا اور ساقی سے کہا کہ تو جلد جا اور میرے خواب کی تعبیر دریافت کر آ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ بادشاہ سب لوگون سے اپنا خواب بیان کرکے بھول گیا اور اون لوگون سے پوچھا تو اونکو بھی یاد نہ رہا وہ سب بالکل بھول گئے بادشاہ اون لوگون سے ناراض ہوا اور نہایت پریشان تھا کہ تعبیر تو درکنار خواب ہی یاد نہین۔ اوسوقت ساقی نے جناب یوسف علیہ السلام کو یاد کیا اور بادشاہ سے کہا کہ قید خانے مین ایک شخص ہے جو آپکا خواب ہی بیان کردے گا اور تعبیر بھی سچی دیگا بادشاہ اس بات سے بہت خوش ہوا اور ساقی کو حکم دیا کہ تو ابھی ابھی قید خانے مین جا اور میرے خواب کی تعبیر دریافت کرکے جلد آ۔ ساقی فرمان شاہی سنتے ہی سوار ہو قید خانے مین پہونچا۔ جناب یوسف علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہو سلام عرض کیا اور اپنی فراموشی اور ندامت کا حال گذارش کرکے عذر کرنے لگا۔ آپنے فرمایا کہ تیرا قصور نہین شیطان نے تجھے بھلا دیا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو اوسنے مہربان پایا تو بادشاہ کا حال یون بیان کیا کہ اوسنے ایک خواب دیکھا اور تمام نجومیون اور دانون اور معبرون سے بیان کیا مگر کسی نے تعبیر نہ کہی بلکہ وہ سب مع بادشاہ اوس خواب کو بھول گئے اسلیے مین آپکی خدمت مین بادشاہ سے اجازت لے کے حاضر ہوا۔ اور مین نے آپکے سب حالات

بادشاہ سے بیان کر دیے بلکہ اسوقت بادشاہ ہی نے آپکے پاس مجھے بھیجا ہے اور مین چاہتا ہون یُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ اے یوسف اے سچے حکم دے ہمکو اس خواب مین سات گائین موٹی اونکو کھائین سات دُبلی اور سات بالیان ہری اور دوسری سوکھی۔ لکھا ہے کہ قدرت خدا سے ساقی کو بادشاہ کا خواب یاد آگیا اور اوسنے جناب یوسف علیہ السلام سے بیان کیا کہ بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ سات دبلی گایون نے موٹی سات گایونکو کھالیا اور سات بالیان ہری ہین اونپر سات بالیان خشک ایسی لپٹی ہین کہ ہری بالیون کو چھپا لیا ہے۔ اب آپ اسکی تعبیر فرمائیے لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ کہ مین لے جاؤن لوگون کے پاس شاید اونکو معلوم ہو۔ یعنے بادشاہ اور اوسکے مصاحبون کے پاس لے جاؤن کہ وہ تعبیر سنکے بھی واقف ہون اور آپکے علم و شرف کو بھی جانین۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو صدیق اسوجہ سے ساقی نے کہا کہ وہ ایکا صدق قیدخانے مین تعبیر کے بارے مین آزما چکا تھا۔ القصہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسکے سب بیانات سنکے فرمایا قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ۝ کہا تم کھیتی کروگے سات برس لگکر سو جو کاٹو اوسکو چھوڑ دو اوسکی بالی مین مگر تھوڑا جو کھاتے ہو۔ یعنے تم سات برس تک اچھی طرح کھیتی کروگے اور غلہ خوب پیدا ہوگا۔ سات گائے فربہ سے یہ مراد ہے۔ مگر تمکو چاہیے کہ ان سات برسون مین جو کھیتی کرو تو بالیون مین سے غلہ نہ نکالو کیونکہ خراب ہو جاتا ہے بلکہ اون بالیون کو حفاظت سے رکھ چھوڑو۔ ہان کھانے کے موافق جسقدر ضرورت ہو وہ اون بالیون مین سے نکال کے صاف کرلو تاکہ سال بھر اوسمین سے کھاؤ۔ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ۝ پھر آوینگے اسکے پیچھے سات برس سختی کے کہ کھا جائین جو رکھا تم نے

اونکے واسطے مگر تھوڑا سا جو روک رکھو گے- یعنے اسکے بعد سات برس ایسی سختی سے گذرینگے کہ تم اپنا سب غلہ جمع کیا ہوا کھا جاؤ گے اور سبت بڑا قحط ہوگا بارش وغیرہ نہوگی- دبلی سات گائین اسی سے مراد ہین- مگر اتنا بیج رہیگا کہ دوسرے سال بیج بونے کے لیے تمہارے کام آئے بلکہ یہ بات ضرور ہے کہ بیج کے لیے تھوڑا سا تم بچا رکھو- ثُمَّ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ ٱلنَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ○ پھر آویگا اس سے پیچھے ایک برس اوسمین مینہ پاوینگے لوگ اور اوسمین رس نچوڑینگے- یعنے جب یہ سات برس قحط کے گذر جاوینگے تو ایک سال ایسا آویگا کہ لوگ اپنی مراد کو پونہچین گے اور بارش کثرت سے ہوگی غلہ ارزان ہوگا- اور بیج وغیرہ جو نچوڑے جاتے ہین مثل تلون اور زیتون اور انگور وغیرہ کے بہت پیدا ہونگے- اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد نچوڑنے سے یہ ہے کہ بعد قحط گذرنے کے گائے اور بکری وغیرہ کا دودہ دوہین گے- خلاصہ جناب یوسف علیہ السلام کے ارشاد کا یہ ہے کہ موٹی سات گایون اور ہرے سات خوشون سے سات برس فراخی اور بحالی کے مراد ہین- اور دبلی گایون اور سوکھے خوشون سے سات برس قحط کے اور سوکھی گایونکا موٹی گایون کو کھا لینا اور خشک خوشون کا تر خوشون کو چھپا لینا علامت اس بات کی ہے کہ فراخی کے سالون کا غلہ تنگی کے سالون مین لوگ کھائین گے- جب حضرت یوسف علیہ السلام تعبیر خواب بیان فرما چکے ساقی آپسے رخصت ہوکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوسوقت دربار شاہی ارکین سلطنت سے بھرا ہوا تھا ساقی نے وہ سب قصہ اوس مجمع عام مین بیان کیا- بادشاہ نہایت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ بیشک میرے خواب کی یہی تعبیر ہے اور اوسنے چاہا کہ مین اپنے خواب کی تعبیر یوسف علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنون تاکہ زیادہ تر میری تشفی اور تسلی ہو- وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِي بِهِۦ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اوسکو میرے پاس- فَلَمَّا جَآءَهُ ٱلرَّسُولُ- پس جسوقت کہ آیا یوسف کے پاس بھیجا ہوا بادشاہ کا- یعنے جب ساقی نہایت تزک و احتشام سے سواری

لیکے حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہ کے پاس لیجانے کے لیے قیدخانے مین آیا اور آپسے
عرض کی کہ تشریف لے چلیے آپکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے کہ تعبیر خواب آپکی زبان سے سُنے
اُسوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ پہلے اپنی بے گناہی بادشاہ پر ظاہر کردین
کہ پھر کسیکو مجال گفت و شنید نرہے۔ یہ خیال فرماکے آپنے اوس قاصد سے کہا۔ قَالَ
ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ
رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝ کہا پھر جا اپنے خاوند کے پاس اور پوچھہ اوس سے کیا حقیقت
ہے اون عورتون کی جنھون نے کاٹے اپنے ہاتھہ۔ میرا رب تو اونکا فریب سب جانتا ہے
یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کے ساقی سے کہا کہ تم بادشاہ کے پاس جاؤ اور اوس
سے کہو کہ پہلے اون عورتون سے پوچھیے کہ مجھسے کیا ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جسکی سزا مین قید کیا
ہے اور بپاس ادب و کرم النفس زلیخا کا نام نہ لیا۔ لکھا ہے کہ ہمارے رسول مقبول احمد مجتبےٰ
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ یوسف کو بخشے بڑے صابر اور بردبار تھے
اگر دوسرا ہوتا تو پہلے شرط رہائی کرلیتا پھر تعبیر بیان کرتا۔ الغرض ساقی حسب ارشاد جناب یوسف
علیہ السلام بادشاہ کے پاس آیا اور آپکا پیغام پہونچایا۔ بادشاہ نے اون عورتون کو بلوایا اور
اونسے استفسار فرمایا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ
يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ کہا بادشاہ نے عورتون کو کیا حقیقت ہے تمہاری جب تمنے پُھسلایا
یوسف کو اوسکے جی سے۔ یعنے جب تمنے یوسف سے اپنا مطلب چاہا تو اوسوقت تمہارا کیا
حال تھا۔ اون عورتون نے جواب دیا۔ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ
کہنے لگین حاش للہ ہمکو معلوم نہین اوسپر کچھہ بُرائی۔ یعنے ہمارے نزدیک حضرت یوسف
کے ذمے کچھہ بُرائی نہین نہ تھوڑی نہ بہت۔ جب زلیخا نے دیکھا کہ اب یہان سوا سچ کے
کام نہین چلیگا تو اوسنے بھی صاف صاف بیان کردیا۔ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ
حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہنے لگی

عورت عزیز کی اب کھل گئی سچی بات مین نے پھسلایا تھا اوسکو اوسکے جی سے اور وہ سچا ہی
یعنے زلیخا نے کہا کہ حق بات یہ ہے کہ مین نے اپنے مقصد دلی کی خود اوس سے تمنا کی تھی
اور اوسنے مجھسے کچھہ درخواست نہین کی بلکہ ہمیشہ مجھسے اوسنے پرہیز کیا - یہ قصور میرا ہی ہے
وہ بالکل بے گناہ ہے اور سچا ہے - اور اوسنے عزیز سے ہی سچ کہہ دیا تھا ۔

گنہ اپنی جانب بتانے لگی ٭	صدا حصحص الحق کی آنے لگی	کہا اوسنے یوسف تو ہی بیگناہ
مین ہون اوسکی الفت مین گم کردہ راہ	طلب وصل پہلے کیا مین نے تھا	نہ مانا جو پھر اوسنے میرا کہا ٭
تو زندان مین مین نے بٹھایا اوسے	مرے غم نے غم مین پھنسایا اوسے	جو احسان اوس سے کرین بادشاہ
سزاوار ہی اوسکے وہ رشک ماہ	ہوا اسکے خوش بادشہ یہ کلام	کہا لاؤ اوسکو بعزت تمام

بادشاہ حضرت یوسف کی بے گناہی سنکے نہایت خوش ہوا اور کہلا بھیجا کہ آپ جلد آئیے اون
عورتون نے اپنے قصور کا اقرار کرلیا ہے مین آپکے سامنے اونکو سزا دونگا - حضرت یوسف
علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا مطلب اونکی سزا ہی نہین بلکہ یہ مقصد ہے کہ اونکا مکر و فریب اور ظلم
و زیادتی معلوم ہو جائے - ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِىْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ○ یہ اسواسطے کہ وہ شخص معلوم کرے کہ مین نے
خیانت اوسکی نہین کی پیٹھ پیچھے اور یہ کہ اللہ نہین چلاتا فریب دغابازون کا - یعنے جناب یوسف
علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کہنے سے میری غرض یہ تھی کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ مین نے
اوسکے پیٹھہ پیچھے خیانت نہین کی بلکہ اوسکی مہربانیون اور حق پرورش کا خیال رکھا اور
اللہ نہین چلنے دیتا خیانت کرنے والون کے مکر و فریب کو - پھر آپنے خیال کیا کہ اللہ تعالےٰ
نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اس خیانت سے پاک کیا ہے اور مین اپنے نفس کی
مرضبوطی سے نہین پاک ہوا - اسلیے آپنے اپنے نفس کی بے اعتباری بیان فرمائی اور کہا
وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىْ ؕ اِنَّ
رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اور مین پاک نہین کہتا اپنے جی کو جی تو سکھاتا ہے برائی مگر جو

رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب ہے بخشنے والا مہربان۔ یعنے آپنے فرمایا کہ مین اپنے نفس کو پاک و پاکیزہ نہین کہتا کیونکہ نفس تو برائی اور معصیت کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ مگر میرا پروردگار بڑا غفور اور رحیم ہے جو مجھے نفس کی خواہشون سے بچاتا ہے۔ بادشاہ نے جناب یوسف علیہ السلام کی امانت اور دیانت اور عقل و فراست اور کلام بزرگانہ جو سنا تو حد سے زیادہ آپکا مشتاق ہوا اور اوسنے پھر حکم دیا کہ لاؤ یوسف علیہ السلام کو جیساکہ اس آیت سے ظاہر ہے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۚ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اوسکو میرے پاس مین خاص کر رکھون اوسکو اپنے کام کے لیے یعنے اپنے سب کام اوسکے سپرد کرون۔ لکھا ہے کہ بادشاہ نے ستر سوار آپکی ہمراہی کے لیے روانہ کیے اور پوشاک شاہانہ بھیجی اور بڑے اعزاز و اکرام اور دھوم دہام سے آپکو قید خانے سے بلایا۔ قیدی آپکی مفارقت سے گریان اور نالان ہوئے آپنے اونکو تشفی دی اور نہایت تسلی کی۔ پھر غسل فرماکے ملبوس عطیہ شاہی زیب بدن کیا اور وہان سے بصد شان و شوکت روانہ ہوئے۔ جب دربار شاہی مین پونہچے بادشاہ نے آپکا استقبال کیا۔ آپنے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ بغلگیر ہوا نہایت تعظیم و تکریم سے آپکو لایا اور تخت شاہی پر بٹھایا۔ لکھا ہے کہ اوسوقت جناب یوسف علیہ السلام کا سن شریف تینتیس ۳۳ برس کا تھا بادشاہ آپکی لیاقت متانت عقل و فراست سے تو خبردار ہو ہی چکا تھا صورت مبارک دیکھتے ہی فریفتہ ہوگیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ میرے خواب کی تعبیر زبان مبارک سے میرے سامنے ارشاد کیجیے۔ آپنے حسب فرمان بادشاہ پہلے اوسکا خواب مفصل بیان کیا اور پھر تعبیر فرمائی۔ پھر بادشاہ نے آپسے پوچھا کہ اسکا کیا بندوبست ہونا چاہیے آپکی کیا راے ہے۔ آپنے فرمایا میری صلاح یہ ہے کہ یہ سات برس جو فراخی کے ہین انمین معمولی زراعت سے بہت زیادہ کاشتکاری کی جائے اور جسوقت زراعت طیار ہو تو اوسکے پانچ حصے کیے جائین چار حصے قحط کے دنون کے لیے رکھے جائین اور پانچوین حصے کا غلہ بالیون سے

نکالکر آدمیون کے صرف مین آئے اوبھوسا اوسکا حیوانات کے لیے رکھا جائے۔ اسیطرحسے ساتٹ برس تک انتظام کیا جائے اور ہر برس غلہ بدلتا رہے تاکہ خراب نہونے پائے۔ پھر جب یہ سال فراخی کے گذر جائین گے اور قحط کے دن آئینگے تو چارون طرفسے غیر ملکون کے لوگ آپکے شہر مین غلہ خریدنے آئین گے اوسوقت جس نرخ سے چاہین گے حسب دلخواہ فروخت کرینگے اور اوس سے اسقدر فائدہ ہوگا کہ آپکے خزانے زروسیم سے بھرجائینگے اور اس حکمت سے شاہان روے زمین حیرت مین رہجائینگے۔ بادشاہ آپکے کلام عاقلانہ اور حکیمانہ سے نہایت خوش ہوا فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ پھر جب بات چیت کی اوس سے کہا سچ تونے آج ہمارے پاس جگہ پائی معتبر ہوکر۔ یعنے جب بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے باتین کین اور آپکو نہایت عقیل و فہیم لائق و فائق پایا تو فرمایا کہ اے یوسفؑ آپکی امانت داری اور بلند مرتبے نے ہمارے دل مین جگہ کرلی اب جو کچھ آپ فرمائین وہ ہم کرین اور جو منصب آپ چاہین آپکو دین اور جو تمنا آپکی ہو پوری کرین قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ○ کہا مجھکو مقرر کر ملک کے خزانون پر مین خوب نگہبان ہون خبردار۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بادشاہ مصر کے خزانے اور نقد و جنس اور ملک کا محاصل میرے سپرد کرکہ مین اوسکا نگہبان رہون اور مین آئین انتظام خوب جانتا ہون یا یہ کہ مین ہر ملک کے لوگون کی زبان جانتا ہون کیونکہ آپ تہتر زبانین جانتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ بادشاہ نے ایک سال کے بعد سونے کا تخت جسمین جواہرات لگے ہوئے تھے حضرت یوسف کو دیا اور ایک تاج جڑاؤ اونکے سر پر رکھا اور مصر کے تمام خزانون کی کنجیان آپکے سپرد کین اور سب اختیارات شاہانہ آپکو عنایت کیے۔ مگر آپنے عزیز کا منصب اوسکی زندگی بھر نہین لیا۔ بعد ایک سال کے جب عزیز نے انتقال کیا تو وہ منصب بھی آپکے ہاتھ آیا۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ اگر جناب یوسفؑ خود استدعا نکرتے تو اوسیوقت بادشاہ اونکو تمام خزانون پر اختیار دیدیتا

الغرض حضرت یوسف علیہ السلام انتظام ملک کرنے لگے اور لوگون کو زراعت کا حکم دیا اور زراعت نہایت کثرت سے ہونے لگی یہانتک کہ مدتون کی اُجاڑ بنجر زمین بھی جو جابجا بسبب اُفتادہ تھی سرسبز و شاداب نظر آنے لگی اور قدرت خدا سے غلہ بھی حسب دلخواہ کثرت سے پیدا ہوا حضرت یوسف علیہ السلام اوسمین سے ایک حصہ مزارعین کو دیتے تھے اور چار حصے خوشون سمیت جمع کیے جاتے تھے اور اوسکے رکھنے کے واسطے شہر سے باہر آپنے ایک مکان نہایت وسیع طیار کرایا تھا۔ سات برس تک آپنے یہی انتظام فرمایا اور بہت کثرت سے غلہ فراہم کیا جب یہ سات برس فراخی کے گذر چکے اور قحط کے دن شروع ہوئے تو مصریون پر بھوک نے غلبہ کیا اور اودھر غلہ گران ہونا شروع ہوا یہانتک کہ رفتہ رفتہ ساری خلقت کی زبان پر صدائے الجوع الجوع جاری ہوگئی اور اللہ تعالے کے حکم سے حضرت جبرئیل نے اون شہرون کے باشندون پر ندا کی کہ تم لوگ اللہ تعالے کی دی ہوئی روزی کہاتے تھے اور اوسپر ناشکری کر کے نہ شرماتے تھے اسلیے بلاے قحط سات سال کے لیے تمپر مسلط ہوئی۔ لکہا ہے کہ بھوک سے لوگون کا نہایت ابتر حال تھا اور بادشاہ پر بھی بھوک نے اسقدر غلبہ کیا کہ اوسنے عاجز ہوکے جناب یوسف علیہ السلام سے کہا کہ دفع بھوک کی تدبیر بتائیے۔ آپنے بسم اللہ کہکے اوسکے سینے پر ہاتھہ رکھا اور اوسنے تکلیف زیادتی اشتہا سے نجات پائی۔ لکہا ہے کہ ابتداے قحط مین صداے جبرئیل علیہ السلام جناب یوسف علیہ السلام نے سنی اور باورچیخانۂ شاہی کے ملازمون کو حکم دیا کہ بادشاہ کے لیے خاصہ طیار کرو اونھون نے گذارش کی بادشاہ کے کہانا کہانے کا یہ وقت نہین۔ آپنے فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اوسکے موافق کرو۔ باورچی نے آپکے حکم سے خاصہ طیار کیا۔ جب آدہی رات گذری بادشاہ بیتاب ہوکے اوٹھا اور حکم دیا کہ جو کچھہ کہانا اسوقت موجود ہو حاضر کرو مجکو نہایت شدت سے بھوک ہے۔ جب باورچی تازہ عمدہ کہانا لیکے حاضر ہوئے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کہانا تمنے کیون پکایا تہا عرض کی حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم سے بادشاہ نے

حضرت یوسف علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپنے کیونکر معلوم کیا کہ شب کو مجھے بھوک لگیگی
جو میرے واسطے کھانا طیار کرایا۔ آپنے فرمایا آج شب اول قحط ہے اور قحط کی علامت یہ ہے
کہ انسان کو بہت اشتہا ہوتی ہے اسوجہ سے مین نے معلوم کیا کہ آج خلاف عادت آپ کو
خواہش طعام زیادہ ہوگی۔ بادشاہ نہایت متحیر ہوا اور آپکی راے صائب پر آفرین کی اور جناب
یوسف علیہ السلام کا یہ حال تھا کہ آپ ایام قحط مین کبھی شکم سیر ہوکے نہ کھاتے تھے بادشاہ
نے کہا کہ آپ کیا ستم کرتے ہین کہ کھانا بہت کم نوش فرماتے ہین۔ مجھے تعجب ہے کہ تمام ملک مصر
مین جو کچھ ہے وہ سب آپکے لیے موجود ہے پھر آپ کھانے مین اسقدر کمی کیون فرماتے
ہین۔ آپنے فرمایا کہ اے بادشاہ اگر مین اپنا پیٹ بھر لون تو بھوکون کو کیونکر یاد رکھدون
مین اسواسطے شکم سیر ہوکے نہین کھاتا کہ ان لوگون کا مجھے ہر لحظہ خیال رہے اور میرا پروردگار
مجھسے خوش ہو۔ الغرض خشک سالی نہایت شدت سے ہوئی ایک قطرہ پانی نہ برسا حضرت
یوسف علیہ السلام نے زراعت کی قطعًا ممانعت کردی کہ محض بیکار ہے کچھ نہ ہوگا بلکہ
تخم بھی ضائع جائیگا۔ اور قحط نے وہ رنگ جمایا کہ بڑے بڑے ذی مقدورون کی
زبان سے نعرہ الجوع الجوع سننے مین آیا خلقت کا پھر کیا حال بیان ہو۔ بیچارے کم مایہ
لوگ تو فاقے پر فاقے کرتے تھے اور کھانے کو ترستے تھے اسوقت جناب یوسف
علیہ السلام سے سب نے غلہ طلب کیا اور آپنے غلہ فروخت کرنے کا حکم دیا۔ لکھا ہے کہ سال
اول دینار و درہم کے عوض غلہ فروخت ہوا یہانتک کہ اہل شہر اور بیرونجات کے لوگونکے
پاس دیکھنے تک کو دینار و درہم نرہے اور لوگون کے دیکھنے تک صرف ہوگئے اور یہ سب
درہم و دینار جناب یوسف علیہ السلام کے خزانے مین داخل ہوئے۔ دوسرے سال جب
لوگون کے پاس روپیہ نہ رہا تو زیور اور جواہرات دیدیکے غلہ لینے لگے۔ یہانتک
کہ قحط کی بدولت تمام زیورات اور جواہرات سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور پھر آرام سے
سیر ہوکے نہ کھایا۔ اور تمام زیور اور جواہرات جناب یوسف علیہ السلام کے خزانے مین

آئے۔ اور تیسرے سال جب خلقت کے پاس روپیہ پیسہ زر و جواہر زیورات وغیرہ کی قسم
کچھ بھی نہ رہا تو اونھون نے ہاتھی گھوڑے بیل اور اور چارپائے جو اونکے پاس تھے
دیدے کے غلہ لینا شروع کیا اور یہانتک نوبت پونہچی کہ سال بہر مین کسی کے پاس کوئی سواری
اور چوپایہ نہ رہا اور سب حضرت یوسف کی ملک ہوئے۔ چوتھے سال غلامون اور لونڈیون
کے عوض مین اہل شہر نے غلہ لیا اور سال بہر مین اونسے بہی صبر کر بیٹھے اور مصر مین سوائے
جناب یوسف کے دوسرے کے یہان نام کو لونڈی غلام نرہے۔ پانچوین برس جب کچھہ
نہ رہا تو تن کے کپڑے اور گھربار اور درخت اور اساس البیت اور زمینون کے بدلے لوگون
نے غلہ لیا اور بالکل تباہ ہوگئے۔ چھٹے برس کھیت اور نہرین بیچ کے گذارہ کیا ساتوین برس
مرتا کیا نہ کرتا اولاد کو بیچا اور خود بک گئے۔ اور سب جناب یوسف کے لونڈی غلام
ہوگئے۔ اور قدرت پروردگار مشاہدے مین آئی۔ کیونکہ ایک دن وہ تہا کہ مالک حضرت
یوسف علیہ السلام کو مصر مین بیچنے کے لیے لایا تہا اور تمام خلقت آپکے دیکھنے کے لیے
آئی تہی اور ایک وقت وہ تہا کہ زلیخا نے آپکو قید کیا تہا اور لوگ کہتے تھے کہ یہ غلام بے
قصور مقید ہوا۔ اب خدا نے وہ دن دکھایا کہ تمام ملک کے لوگون نے از خود جناب یوسف
علیہ السلام کی غلامی قبول کی۔ خلاصہ یہ کہ جناب یوسف علیہ السلام نے جملہ حالات بادشاہ
سے کہے بادشاہ آپکی تدبیر عاقلانہ سے حیرت مین رہ گیا اور آپکی بے حد تعریف کی پہر آپنے
بادشاہ سے دریافت کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ بادشاہ نے فرمایا آپکو اختیار ہے جو چاہیے
وہ کیجیے تمام اہل مصر اور مین سب آپکے بدل غلام ہین۔ آپنے ارشاد کیا کہ مجھے کسی کے
غلام بنانے اور مال و اسباب لینے سے کچھہ مطلب نہ تہا بلکہ مین تو یہ چاہتا تہا کہ خلقت
کسی طور اس آفت سے بچے۔ بادشاہ نے پہر فرمایا کہ آپکو سب اختیار ہے جو مناسب
سمجھیے وہ کیجیے اور بادشاہ نے اپنا تاج مکلل یوسف علیہ السلام کے سر پر رکھا اور لباس
خاص اپنا اونکے زیب جسم کرایا اور شمشیر خاص عطا کر کے تخت شاہی پر بٹھایا اور سب امور

سلطنت آپکے سپرد کر کے سلطنت سے کنارہ کش ہوا- امرا و اراکین سلطنت نے حاضر ہو کے نذریں دیں اور جناب یوسف علیہ السلام بادشاہ مصر ہوئے- ایک روایت میں ہے کہ شاہ ریان نے ایک ہی سال کے بعد جناب یوسف علیہ السلام کے قبضے میں سلطنت دیدی تھی خلاصہ یہ کہ آپ شاہ مصر ہوئے اور تمام مخلوق کو جو غلے کے عوض اپنی جانیں آپکے ہاتھ بیچ چکی تھی آزاد فرمایا اور مال و اسباب اونکے حوالے کیا اور فرمایا کہ مجھے اسکی کچھہ حاجت نہیں میرا پروردگار مجھے سب کچھہ دیتا ہے اور میری سب حاجتیں پوری کرتا ہے- اور اللہ تعالے نے اپنے فضل عمیم اور احسان عظیم سے آپکو ملک مصر پر حکمران کیا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ اور یوں قدرت دی ہمنے یوسف کو اوس زمین میں- جگہہ پکڑتا اوسمیں جہاں چاہتا- پہونچاتے ہیں ہم اپنی مہر جسکو چاہیں اور ضایع نہیں کرتے ہم نیک بھلائی والونکا- یعنے اللہ تعالے حضرت یوسفؑ پر اپنا فضل و احسان ظاہر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس طرح ہمنے بادشاہ کو یوسف پر مہربان کیا کہ وہ بادشاہی سے دست بردار ہوا اور یوسفؑ بجاے اوسکے بادشاہ ہوئے اور تمام ملک پر تصرف اور اختیار اونہیں حاصل ہوا اور ہم جسے چاہتے اپنی نعمت اور رحمت سے فیضیاب کرتے ہیں- اور نیکی کرنے والونکو اچھا بدلا دیتے ہیں اور اونکا اجر ضایع نہیں کرتے- لکھا ہے کہ جناب یوسفؑ کے اوصاف حمیدہ سے ایک وصف احسان تھا کہ ہروقت آپ لوگوں کے ساتھہ احسان فرماتے رہتے تھے- اول بات یہ تھی کہ کبھی تنہا کھانا نہ نوش فرماتے تھے اور بڑے مہمان نواز تھے اسی وجہ سے اللہ تعالے نے آپکے حق میں لفظ محسنین فرمایا اور دنیا کے جاہ و حشم جو آپکو حاصل ہوئے بیان فرما کے آخرت کے درجات علیا کا ذکر فرمایا وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ اور نیگ آخرت کا بہتر ہے اونکو جو یقین لائے اور رہے پرہیزگاری میں- یعنے اون لوگوں

کے لیے جو اللہ تعالے پر ایمان لائے اور فرمانبرداری کی اور بُرے کامون سے ڈرے
اور نپہ علاوہ دنیاوی فائدون کے آخرت مین بڑے بڑے درجے ہین - جیسے جناب
یوسف علیہ السلام کہ بسبب پرہیزگاری اور تقوی شعاری کے قعر چاہ سے مرتبہ جاہ کو پونہچے
اور تمام ملک مصر کے بادشاہ ہوئے اور پہر آخرت مین اونکے لیے اللہ تعالے کے پاس بڑے
بڑے درجے اور اچھے اچھے اجر ہین - اب زلیخا کا حال سنیے کہ جب عزیز نے انتقال کیا
اونے تمام زر و مال لٹا کے یوسف کے غم مین ایک گوشہ تنہائی اختیار کیا اور سات برس کے قحط
نے رہا سہا جو کچھہ اساسہ اوسکے پاس تہا وہ بہی کھو دیا ادہر جوانی رخصت ہوئی بڑہاپے نے
آ گھیرا غرضکہ اوسکا بہت ابتر حال ہوا مال تو دولت حسن و جوانی عزیز و اقارب رفتہ رفتہ
سب کوچ کر گئے اور زلیخا محتاج پریشان حال بے یار و مددگار رہگئی بڑہاپے نے کمر خم کردی غم
یوسف علیہ السلام مین رو رو کے اندہی ہو گئی تمام اعضا اور قوی ضعیف ہوگئے - لوگ
اوسے دیکھہ کے افسوس کرتے تہے اور اوسپر بہت ترس کہاتے تہے مگر وہ اوس حال
مین بہی عشق یوسف علیہ السلام کا دم بہرتی تہی اور آپکے دیکھنے کو ترستی تھی - حضرت
یوسف علیہ السلام کی سواری ہفتے مین ایکبار بازار مین نکلتی تہی اور تمام جلوس شاہانہ آپکی
سواری کے ساتھہ ہوتا تہا زلیخا بہی اوس سر راہ جاتی تہی اور آپکو پکارتی تہی مگر بباعث شور و
غل خلقت کے اوسکی آواز آپکے کان تک نہ پہونچتی تھی - مجبور ہوکے واپس آتی اور
اپنے بتون سے فریاد کرتی تہی کہ میرا کام سرانجام کو پونہچاؤ - مگر کئی سال گذر گئے اور بتون
کی خدمتگذاری سے کچھہ کام نکلا آخر بتون سے ناراض ہوکے کہنے لگی کہ میری عمر گذر گئی مال
و دولت جاتا رہا بُرے حال کو پونہچی تمہاری منت کرتے کرتے تہک گئی اور کچھہ انجام کار
نہ ہوا بلکہ معاملہ برعکس ہوا کہ مین فقیر اور ذلیل ہوئی اور میرا غلام رتبہ شاہی کو پہونچا اور اوسیر
بہی تمنائے دلی دل ہی مین رہی - کاش مین یوسف کے خدا کی پرستش کرتی ہوتی تو اس
بُرے حال کو نہ پہونچتی - یہ کہہ کے اوسنے نہایت غصے سے اون بتون کو پھینکدیا اور

سب کو توڑ تاڑ کے ریزہ ریزہ کر ڈالا - اور آسمان کی طرف رخ کر کے معبود حقیقی سے یون عرض کرنے لگی کہ اے پروردگار یوسف علیہ السلام کے مین تجھپر ایمان لائی اگر تو گنہگارون کے گناہون کو بخشتا اور اونکی توبہ قبول فرماتا ہے تو مین بھی گنہگار ہون مجھے بھی بخش اور میری توبہ قبول فرما - اوسوقت یہ صداے غیب اوسکے کان مین پونہچی - ؎

باز آ باز آ انچہ ہستی باز آ ✤		گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست		صدبار اگر توبہ شکستی باز آ ✤ ✤

یہ سنتے ہی اوسے آس ہوئی اور پھر رو کر عرض کرنے لگی کہ اے پروردگار میرے مین نے وصال یوسفؑ کی تمنا مین مال و دولت آبرو عزت جاہ و ثروت عیش و عشرت سب کچھ کھویا پھر بھی مطلب کو نہ پونہچی بلکہ فقر و فاقے مین گرفتار ہوئی اور آتش شوق وصال یوسفؑ نے دل و جگر جلا جلا کے خاک کر دیے اے میرے معبود حقیقی مجھپر رحم کر اور یوسفؑ کو میری محبت دے اور اوسکے دیدار سے میرے دل کو سرور اور آنکھون کو نور عطا فرما خداوند عالم کو اوسکی عاجزی پسند آئی دعا قبول فرمائی اور حضرت یوسف کے دل مین شوق دیدار زلیخا ڈالدیا اور بعد مدت کے آپکو زلیخا کا خیال آیا اور دلمین فکر کی کہ اوسکی خبر لینا فرض ہے کیونکہ مجھپر اوسکا حق ہے اور میری ہی محبت سے وہ تباہ ہے - القصہ ایک روز آپ سیر و تفریح کے لیے سوار ہوئے اور زلیخا کا خیال کیا - اور زلیخا آپکی سواری کی خبر پاکے اوس راستے پر آ بیٹھی جب سواری جناب یوسف علیہ السلام کی قریب آئی تو اوسنے بہت گریہ و زاری کی اور آپکو پکارا آپنے اوسکی آواز سُنی اور سواری ٹھیرالی اور فرمایا یہ کون روتا ہے اسے لاؤ اور سبب گریہ و زاری کا دریافت کرو - لوگ اوسے آپ تک لے آئے آپنے دیکھا کہ ایک اندہی بڑہیا ہے فرمایا اے نیک بخت تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے اوسنے عرض کی مین زلیخا ہون جسنے آپکو اپنی جان سے زیادہ چاہا اور مال و دولت آبرو سب آپ پر سے نثار کر دی اور آپ مجھے پہچانتے بھی نہین - اور پھر اوسنے بیان شروع کیا

کہا اونے ایسا تو ہے بےخبر
کہا تجکو میرا نہین کچھ خیال
زلیخا ہون مین تیری خدمتگذار
تجھے میری ابتک نہین کچھ خبر
لگی تجھسے تہی جب سے دلگی تو
بتا کیسے آرام مین نے دیے

کہ مطلق نہین تجکو میری خبر
لگی رونے کہنے کہ واحسرتا
کیا جان و تن مین نے تجھپر نثار
کیا واسطے تیرے تاراج راج
پنہاتی تجھے دن مین پوشاک سو
نہ اسپر بہی تجکو مری ہو خبر

کیا پہر طمانچون سے منہ اپنا لال
مری او سپہ مین جو نہین جانتا
خریدا تجھے دیکے سب مال و زر
ترے سرپہ شاہی کا ہے آج تاج
کیے فرش قالین تیرے لیے
ستم ایسے للہ مجھپر نہ کر

زلیخا کا یہ حال دیکھ کے جناب یوسف علیہ السلام کو سخت عبرت ہوئی اور آپنے نہایت افسوس کیا فرمایا اے زلیخا تیرا حسن و جمال کیا ہوا۔ عرض کی آپکے غم مین سب پامال ہوگیا۔ پوچھا تیرے قد کو کیا ہو عرض کی بار غم سے پیٹھ خم ہوگئی۔ پہر آپنے فرمایا اے زلیخا تیری آنکھون کو کیا ہوا گذارش کی آپکے غم مین روتے روتے پلکین جھڑ گئین نور جاتا جہان اندہیرا ہے آپنے اوسکے حال پر نہایت افسوس کیا اور حکم دیا کہ اسے ہمارے گھر مین پونہچا دو خدام نے فورًا تعمیل کی۔ جب آپ سیر سے فارغ ہوکے واپس آئے تو اوسے بہول گئے۔

پہر جبرئیل علیہ السلام نے آپکو یاد دلایا اور کہا کہ زلیخا سے غافل نہوجیے یہ سنتے ہی آپنے زلیخا کو یاد فرمایا اور خود ایک کرسی پر جلوہ گر ہوئے۔ زلیخا نے حاضر ہوکر سلام کیا اور عرض کی کہ اب میرے حال زار پر رحم فرمائیے اور میری دلی آرزوئین پوری کیجیے اب مین آپکے دادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پروردگار پر ایمان لائی ہون اور اوس پاک پروردگار کی وحدانیت کا دل سے اقرار کرتی ہون۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسکے حال پر نہایت مہربانی کی اور فرمایا کہ اے زلیخا غم نکر انشاءاللہ اپنی مراد دلی جلد تو پائیگی۔ اب یہ کہہ کہ تیری اصلی تمنا اور آرزو کیا ہے۔ عرض کی کہ آرزوؤن کا حال پوچھیے صدہا آرزوئین ہین بیان کرتے ڈرتی ہون مگر چار باتین عرض کرتی ہون اگر قبول ہون تو زہے نصیب۔ جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اے زلیخا جو کچھ تمہاری آرزو ہو بیان کرو

اور یہ اپنے پروردگار سے تمہارے لیے دعا کرون - زلیخا نے عرض کیا کہ اول یہ تمنا ہے
کہ آپ میرے واسطے دعا کیجیے کہ میری آنکھون کو خدا تعالےٰ روشن کرے اور تاریکی
دور فرمائے تاکہ آپکے جمال جہان آرا کو دیکھ کے سوز جگر دور دل پر درد مسرور ہو - جناب
یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے کہنے سے دعا کی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے برکت
آپکی دعا کے فوراً زلیخا کو نور بصر مرحمت فرمایا اور اوسکی آنکھین روشن ہوگئین - آپکے دیدار
سے دل بکام دل اور آنکھون کا نور دونا ہوا شکر پروردگار بجا لائی اور نہایت خوش وخرم ہو کے
التماس کی کہ دوسری آرزو یہ ہے کہ جو جوانی اور حسن وجمال پروردگار عالم نے مجھے پہلے
مرحمت فرمایا تھا ویسا ہی بلکہ اوس سے زیادہ اب عنایت ہو - آپنے اوسکے حال پر رحم
فرماکے پروردگار سے یہی دعا کی باری تعالےٰ نے قبول فرمائی - زلیخا مثل ماہ چہاردہ
درخشان نہایت خوبصورت حسین نوجوان ہوگئی - جناب یوسف علیہ السلام نے اوسکا حسن مشاہدہ
کرکے منہ پھیر لیا کہ دل مین کچھ خیال نہ آنے پائے - زلیخا نے بارگاہ حق تعالےٰ مین سجدۂ شکر
ادا کیا اور آپکا نہایت شکریہ ادا کرکے گذارش کی کہ تیسرا مقصد اور اصلی مطلب یہ ہے کہ آپ
اپنی خدمت سے اب مجھے سرفراز کیجیے اور اپنے نکاح مین لاکے مجھے آبرو اور عزت دیجیے
حضرت یوسف علیہ السلام اس سوال کے سننے سے متفکر ہوئے اور آپنے سر جھکا لیا کہ
اتنے مین جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ کس اندیشے مین ہین پروردگار فرماتا ہے
کہ اسکی یہ عرض بھی قبول کرو کیا تمھین معلوم نہین کہ تمہاری دعا سے یہ حسن وجوانی زلیخا کو
ہمنے کس واسطے دی ہے یہ صرف تمہارے لیے ہے پھر کیا وجہ ہے اور اسمین کیا برائی
ہے کہ تم متفکر ہو - آپنے عرض کی کہ اے پروردگار مین اسوجہ سے اندیشے مین تھا کہ مین آگے
اپنی مربیہ جانتا تھا حکم ہوا کہ اب یہ اوس حال پر نہین ہمنے اسکو بدل دیا حسن وجوانی دیکی
اب کچھ فکر کی بات نہین تم اسے اپنی خدمت سے محروم نہ رکھو - الغرض جناب یوسف
علیہ السلام نے جب اوسے دیکھا تو اوسکے حسن وجمال خداداد نے اپنا شیفتہ و فریفتہ بنا لیا - ۵

ہوا حسن پہلے سے اوسکا دو چند
کہ تھا حسن اوسکا خداداد نور
اوسے دیکھ یوسف ہوئے بیقرار
جو تھی تیرگی دلسے وہ دور کی

فروزاں ہوئی مہر سے بھی چار چند
نہ آنکھوں نسے دیکھا نہ کانوں سُنا
زلیخا کی اُلفت ہوئی بیشمار
پھر اک روز روح الامین نے مباح

ہوئی حسن صبح تھیں جنت کی حور
اُسے دیکھ حوروں نے سر کو دُھنا
ہوئی شمع روشن پھر اوس نور کی
کیا آکے دونوں کا عقدِ نکاح

جب زلیخا اپنے جملہ مقاصد سے کامیاب ہوئی تو اوسنے کہا کہ جو تھی آرزو میری یہ ہے کہ میرے واسطے دعا فرمائیے کہ پروردگار اپنی محبت مجھے عطا کرے حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا کی حق تعالے نے قبول فرمائی۔ القصہ جناب یوسف علیہ السلام زلیخا سے نہایت محبت رکھتے تھے اور جو محبت کہ آپسے زلیخا نے ابتدا مین کی تھی اب آپ اوس سے زیادہ زلیخا سے محبت کرنے لگے اور زلیخا نے ایک مکان علیحدہ اپنے لیے خاص کیا شب و روز اوسمین رہتی تھین اور یاد خدا کیا کرتی تھین سوا اسکے کوئی بات اچھی نہ معلوم ہوتی تھی اور جسقدر جناب یوسف علیہ السلام اونکی خواہش کرتے تھے اوسیقدر اونکو عبادت مین زیادہ مشغول پاتے تھے اور زلیخا کی محبت آپکے دل مین زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام زلیخا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے زلیخا جسطرح تم میرے لیے پہلے بے قرار تھین آج مجھے بھی ویسی ہی بے قراری ہے زلیخا نے گذارش کی کہ اب تو سوائے عبادت پروردگار کے کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی آپنے کہا اے زلیخا میرا وہی حال ہے جو حال تمہارا اوسروز تھا جب تم مجھے منزل ہفت خانہ مین لے گئی تھین۔ زلیخا نے آپکا کہنا نہ مانا اور چاہا کہ وہان سے اوٹھ جائین آپنے اونکا دامن پکڑا اور زلیخا نے دامن کھینچا یہانتک کہ کرتہ زلیخا کا پھٹ گیا۔ زلیخا نے کہا اب اس امر مین ہم اور آپ برابر ہوئے ایک دن وہ تھا کہ مین نے بباعث جوش الفت آپکا دامن مبارک کھینچا تھا ایک دن یہ ہے کہ آپنے مجھے محبت سے سرفراز فرمایا اور بیشک یہ میرے پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ مین جب اوسپر ایمان لائی اوسنے میری سب مرادین پوری کین اور

مزید بران اپنی عبادت کا خداوند عالم نے مجھے وہ شوق و ذوق مرحمت فرمایا کہ دو جہان سے مستغنی کردیا۔ اب مجھے سوائے عبادت کے کسی بات مین لطف نہین۔ اور مین اپنے پروردگار کی نہایت شکر گذار ہون کہ میرا دامن عصمت آجتک ہر طرح کے لوث سے پاک ہے باوجودیکہ عزیز مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تہا مگر مجھے خبر نہین کہ وہ عورت تہا یا مرد۔ اور ساری عمر آپکے غم فراق مین کاٹی یہانتک کہ پروردگار نے اب مجہپر مہر کی ہے

کیا پہر زلیخا نے شکر الٰہ	کہ سرزد نہ مجھسے ہوا کچھ گناہ	محبت مین تیری مین روتی رہی
سدا جان اپنی مین کہوتی رہی	ترا دین مین نے کیا اختیار	ہوا مجھسے راضی پروردگار

جناب یوسف علیہ السلام اوسکے ایمان لانے اور عبادت خدا مین مشغول رہنے سے نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے زلیخا جیسا تمنے میرے واسطے ایک مکان شاہانہ بناکے اوسکا نام بیت العبادت رکہا تہا اب مین بہی تمہارے واسطے ایک عمدہ مکان عبادت خدا کے لیے طیار کراتا ہون جسکا نام بیت العبادت رکہونگا۔ تم اوسمین نہایت آرام و اطمینان سے عبادت پروردگار مین مشغول رہنا۔ الغرض حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا دونون مین اسقدر محبت ہوئی کہ ایک دوسرے کے عاشق ہوگئے۔ اللہ تعالے نے اپنے فضل و احسان سے دونون کو سرفراز کیا اور زلیخا سے جناب یوسف کے گیارہ فرزند پیدا ہوئے۔ اب جناب یوسف علیہ السلام کے بہائیون کا حال سنیے۔ کہ تمام مصر کے لوگ جناب یوسف علیہ السلام کے فیض عام اور خلق تام سے بندۂ بیدام ہوگئے تہے اور ہر ایک آپکا ثنا گو اور مدح خوان تہا وہان کے باشندے کہتے تہے کہ آجتک ایسا بادشاہ حلیم و کریم لئیق و خلیق نہ دیکہنے مین آیا اور نہ سنا گیا۔ علاوہ مصر کے اور دیار و امصار کے جو قافلے آتے تہے آپکے فیض سے بہرہ یاب ہوکے ملکون آپکے اوصاف کا تذکرہ کرتے اور لوگون کو آپکا مشتاق بناتے تہے خصوصًا کنعان اور شام کے قافلے جب مصر سے سرفراز اور کامیاب ہوکے آتے تہے تو ہر مقام اور ہر بازار مین آپکے تذکرے کرتے اور آپکے انعام و اکرام اور مہمان نوازی

کی تعریفین کرکے لوگون کو خوش کرتے تھے - اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا دولتخانہ شہر
کنعان مین ایسے مقام پہ تھا کہ ہر ایک قافلہ ادہر سے گذرتا تھا - جب حضرت یعقوب علیہ السلام
قافلے والون سے سنتے تھے کہ عزیز مصر مہمانون پر نہایت مہربانی فرماتا ہے اور بڑا
کریم النفس رحیم اور نہایت عقیل و فہیم نیک سیرت خوبصورت تمام اوصاف پسندیدہ کا جامع
ہے تو آپ خیال فرماتے تھے کہ بیشک وہ کوئی عارف باکمال ہے اور آپکو یہ نہ معلوم تھا
کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے آپکے فرزند دلبند کو شاہی مصر کی رحمت کی ہے
اور جناب یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف ؑ کے اوصاف سنتے سنتے آپکے مشتاق تھے
اور فرماتے تھے کہ اگر مجھہ مین قوت ہوتی تو مین ایسے شخص کی ملاقات کے لیے ضرور جاتا
اور حضرت یوسف علیہ السلام فراق پدر مین ہمیشہ غمگین اور محزون رہتے تھے اور اپنے
پروردگار سے دعا کیا کرتے تھے کہ اے پروردگار تونے مجھپر بڑا فضل واحسان کیا
مجھے ہر پریشانی اور تکلیف سے نجات دیکے مرتبۂ شاہی کو پہونچایا اب تیرے فضل وکرم
سے اُمیدوار ہون کہ مجھے میرے باپ کے دیدار سے سرفراز فرما - اللہ تعالے نے
آپکی دعا قبول کی اور اوسکے اسباب یون ظاہر فرمائے کہ جب تمام کنعان مین شاہ مصر کے
فیض وسخا نے شہرۂ عام پایا اور اثر قحط نے مخلوقات کنعان کو بہت ستایا وہان کی مخلوق
قحط کے باعث پریشان وحیران ہوئی اور اولاد یعقوب علیہ السلام بھی اس بلا سے
سرگشتہ ونالان ہوئی مواشی وغیرہ ہلاک ہوئے شب وروز کے غم واندوہ سے سینے
چاک ہوئے تو حضرت یعقوب ؑ کے سب فرزند آپکے پاس آئے اور نہایت عجز وزاری سے
یہ کلمہ زبان پر لائے کہ والد بزرگوار ایک تو آپ مدت دراز سے ہمسے ناراض ہین بات
تک نہین فرماتے اس صدمے سے ہم نہایت غمگین تھے دوسرے اب قحط نے ایسا عاجز
ولاچار کیا ہے کہ جینے سے تنگ ہین للہ ہمارے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالے ہمین رزق
دافر عطا فرمائے اور ہماری پریشانی دفع کیجیے - حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم

بادشاہ مصر کی بہت تعریف سنی ہے کہ وہ نہایت مہمان نواز اور فیاض ہے جب تم اوسکے
پاس جاؤ تو یقین ہے کہ تمھین فائدہ ہو۔ صاحبزادون نے گذارش کی ہمنے بھی ایسا ہی سنا
ہے آپکی اجازت ہو تو جائین مگر ہم لوگ تو قحط کے باعث ننگے بھوکے اسقدر استطاعت
بھی نہین رکھتے کہ دربار شاہی مین کوئی تحفہ لیکے جائین اور لوگ جو جاتے ہین عمدہ
عمدہ تحفے لیجاتے ہین اور وہان سے مال و دولت لاتے ہین۔ ہم خالی ہاتھ جائینگے
تو ہمین کون پوچھیگا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اوس بادشاہ مین بڑی خوبی
تو یہی ہے کہ غریبون کے ساتھ بہت سلوک کرتا ہے اور اونسے کچھ نہین لیتا اور اگر کچھ
قدرے قلیل لیتا ہے تو بہت کچھ دیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ سب مصر جانے پر آمادہ ہوئے
تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم دسون جاؤ اور بنیامین کو میرے پاس چھوڑ
جاؤ۔ پھر آپنے سبکو ایک ایک اونٹ دیا اور تجارت کے واسطے کچھ اون رنگین اور پنیر
وغیرہ اونکے ہمراہ کیا اور ایک اونٹ مال تجارت کا بنیامین کے نام سے اونکے سپرد کیا اور
آداب و قواعد دربار شاہانہ اونہین بتلا کے رخصت کیا اور یہ سب جانب مصر روانہ ہوئے
اب مصر کے وارد و صادر کی حمائی اور اونکے لیے جو انتظام مقرر تھا اوسکا حال سنیے کہ جناب
یوسف علیہ السلام نے مسافرون کے قیام کے واسطے عمدہ عمدہ مکانات طیار کرائے تھے
اور شہر کے ہر دروازے پر کچھ لوگ مقرر کیے تھے کہ وہ ہر قافلے اور مسافر کے جمیع حالات
مع نام و نشان و حسب و نسب و اقسام مال تجارت وغیرہ قلمبند کرکے آپکے پاس بھیجدیتے
تھے اور اونہین سے جس شخص کو آپ طلب فرماتے تھے اوسے حاضر کرتے تھے۔ جب
فرزندان جناب یعقوب علیہ السلام مصر کے دروازے پر پہونچے تو نگہبانون نے اول تو
انکو نہایت بزرگ اور جلیل القدر دیکھ کے سلام کیا پھر اپنے معمول کے موافق سب حالات
پوچھے انہون نے کہا تمکو اس امر سے کیا کام اونہون نے جواب دیا کہ ہم اسیواسطے اسجا
دروازے پر مامور ہین۔ القصہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے اپنے حالات

اور نام نشان اور حسب و نسب اور مدعا سے سفر سب اونسے بیان کیا اور ایک مکان مین اُترے نگہبانون نے حسب قاعدہ سب حالات قلمبند کر کے شاہ مصر یعنے جناب یوسف علیہ السلام کی خدمت مین روانہ کیے لکھا ہے کہ وہ عرضداشت ملاحظہ فرما کر آپ نہایت ملول ہوئے اور چشم مبارک سے آنسو جاری ہوئے وزیرون نے گذارش کی کہ حضور کے ملال کا کیا باعث ہے فرمایا یہ سب میرے وہی بھائی ہین جنھون نے مجھے کنوین مین ڈالا اور بیچا وزیرون نے عرض کی کہ پھر ملال کا کیا باعث فرمایا اسکے دو سبب ہین ایک یہ کہ وہ سب میری وجہ سے گنہگار رہوئے اور دوسرے یہ کہ اونکو قحط نے برے درجے کو پونچایا مجھے اونکا یہ حال سنکے ملال ہوا۔ وزرا نے عرض کی اب آپ اونکے ساتھہ کیا سلوک کرینگے فرمایا جو اپنے عزیزون اور قریبون کے ساتھہ سزاوار ہے۔ آپکا کلام سنکے وزرا متحیر ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ بیشک ہمارا بادشاہ اللہ کا ولی اور نبی ہے۔ پھر جناب یوسف علیہ السلام نے نگہبانون کے نام حکم بھیجا کہ ہمارے مہمانون کو آرام سے رکھنا اور اونکی خاطر مدارات مین ہرگز ہرگز کمی نہ کرنا۔ کھانا پینا لباس میوہ اور جس چیز کی اونکی ضرورت ہو فوراً پونچانا غرض تین دن تک اونکی مہمانی اور خاطرداری بخوبی کی گئی۔ اور چوتھے دن حکم ہوا کہ اونکو ہمارے پاس لاؤ۔ اور باورچیخانے کے داروغہ کو حکم ہوا کہ ہمارے مہمانون کے لیے وہی کہانا طیار کرو جو ہمارے واسطے طیار ہوتا ہے اور اوسی طور سے ان مہمانون کو کہلاؤ جس طور سے ہمارے بیے انتظام کیا جاتا ہے۔ مکان اونکی دعوت کے لیے آراستہ کیا گیا۔ لوگ متحیر تھے کہ یا الٰہی یہ کون ہین کہ جنکے واسطے بادشاہ نے اسقدر اہتمام کیا ہے مگر مجال دم زدن نہ تھی جو استفسار کرتے وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ اور آئے بھائی یوسفؑ کے پھر داخل ہوئے اوسکے پاس تو اوسنے پہچانا اونکو اور وہ نہین پہچانتے۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام کے سب بھائی آئے اور اونکا سامان دعوت جو شاہانہ طور پر کیا گیا تھا دیکھکر نہایت خوش ہوئے

اور آپس مین کہنے لگے ہم بڑے خوش نصیب ہین کہ بادشاہ نے جو خاطر تواضع کسی کے
لیے کیین کی وہ آج ہمارے جا بسطے ہے۔ ایک نے اونمین سے کہا یہ تو سب سچ ہے
مگر کہین ایسا نہو کہ بادشاہ نے یہ سوچا ہو کہ یہ بڑے مالدار ہونگے انکی خوب خاطر کرو پہر انسے
روپیہ لو۔ یہان روپیہ پیسہ کہان۔ خدا کرے بادشاہ ناراض نہو۔ دوسرے نے کہا کہ میان
تمہارے خیالات واہیات ہین۔ بادشاہ نے ہمارے بزرگون کے نام سنے ہین اسوجہ سے
یہ سب خاطر مدارت ہے ورنہ ہمارے پاس کیا رکہا ہے۔ تیسرے نے کہا ہان تم نے سچ کہا
مگر یہ بہی ضرور ہے کہ ہم لوگون سا جوان خوشرو خوش وضع اگر اس شہر مین تلاش کرو تو
ڈہونڈہے نہ ملیگا اور اسی وجاہت ظاہری کے باعث سے بادشاہ نے یہ اکرام کیا ہے
چوتھے نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو بادشاہ نے ہم لوگون کو غریب فقیر واجب الرحم سمجھ کے یہ توقیر
کی ورنہ بادشاہ کو تمہارے مال اور حُسن و شرافت کی کیا پرواہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ
السلام علیحدہ ایک مکان مین بیٹھے تھے یہ بیان سنکے آبدیدہ ہوئے اور بہت افسوس کیا
اور وہ سب وہان سے اوٹھکر بادشاہ کی خدمت مین حاضر کیے گئے۔ تو بادشاہ یعنے جناب
یوسف علیہ السلام نے اون سب کو پہچانا اور ان دسون نے حضرت یوسف کو مطلق نہ پہچانا
اور انکے نہ پہچاننے کے کئی سبب تھے اوّل یہ کہ ایک عرصہ دراز قریب چالیس برس کے
گذر گیا تہا اور بہائیون نے جناب یوسف کو ایام طفلی یعنے بارہ برس کے سِن مین چھوڑا تہا
اور اب جو آپکو دیکہا تو ایک بادشاہ جلیل القدر لباس بادشاہی سے آراستہ تاج مکلل سر پر رکھے
تخت جواہر نگار پر جلوہ افروز پایا۔ پہر کیونکر پہچان سکتے تھے۔ دوسرے یہ کہ جناب یوسف
علیہ السلام چلمن کے اندر نقاب پوش بیٹھے تھے اور یہ سب باہر تھے اسوجہ سے نہ پہچانا
تیسرے یہ کہ بوجہ معصیت کے انکے دیدۂ دل سیاہ ہو گئے تھے یہ کیونکر پہچان سکتے تھے
چوتھے یہ کہ اونکو اس امر کا وہم و گمان بہی نہ تہا کہ جناب یوسف علیہ السلام مرتبۂ شاہی سے
شرفیاب ہونگے جو وہ بنظر شناخت آپکو دیکھتے۔ القصہ جب بہائیون نے بادشاہ کو دیکہا اور

نہ پہچانا تو حسب دستور آداب بجا لائے اور سلام کیا۔ بادشاہ نے جواب دیا اور نہایت مہربانی
سے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ ان سب نے عرض کی کہ ہم شام کے باشندے ہین آپ کا
نام سُنکے آئے ہین۔ حکم ہوا کس لیے آئے ہو اور کیا کام ہے۔ عرض کی پریشان حال
ہین ہمارے ملک مین قحط پڑا تباہ و پریشان ہو گئے آپکے فیض عام کا شہرہ جو سُننے
مین آیا ہم بھی فیضیاب ہونے کے لیے حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ تم جاسوس تو
نہین ہو کہ میرے ملک کے حالات دریافت کرکے کسی کو خبر دینے کے لیے آئے ہو۔ عرض
کی معاذ اللہ ہمکو جاسوسی سے کیا کام ہم سب حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہین بباعث
قحط کے پریشان ہوکے یہان حاضر ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے استفسار کیا کہ
تمہارے باپ کے کَے فرزند ہین۔ عرض کی بارہ فرزند ہین مگر ایک کو بھیڑیا کھا گیا اور ایک ہمارے
باپ کی خدمت مین ہے اور ہم دسون آپکے پاس حاضر ہین۔ بادشاہ نے فرمایا کہ یہان تمکو
کوئی پہچانتا ہے۔ گذارش کی مصر کے لوگ ہمین نہین پہچانتے۔ فرمایا اچھا تم اپنے چھوٹے
سوتیلے بھائی کو لاؤ تو ہم اوس سے تمہارے حالات پوچھین گے اوسوقت معلوم
ہو جائیگا کہ تم سچے ہو یا جھوٹے۔ عرض کی اب کے ہم آئین گے تو اوسے لیتے آئین گے
آپنے فرمایا کہ ہمین کیونکر یقین ہو تم مین سے ایک یہان رہے اور سب جاکے اوسے لے آئین
اور پھر آپنے حکم دیا کہ انسے جو کچھ ملے لے لو اور غلہ جسقدر مانگین دیدو۔ خدام نے حسب فرمان
شاہی جو کچھ اونھون نے دیا لے لیا اور ہر ایک کے لیے ایک ایک اونٹ غلے کا بار کرادیا۔
وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ۔ اور جب طیار کردیا اونکے لیے اونکا اسباب۔ یعنے جب
حضرت یوسف علیہ السلام نے اونکی روانگی کا سامان طیار کرادیا اور دسون اونٹ غلے
سے لدوا دیے تو اونھون نے کہا ہمارے پاس ایک اونٹ ہمارے اوس بھائی کا بھی
ہے جسے ہم اپنے باپ کی خدمت مین چھوڑ آئے ہین وہ بھی بار کرادیجیے۔ فرمایا ہم آدمیون
کے شمار سے دیتے ہین اونٹون کے شمار سے کچھ کام نہین۔ جب انھون نے بہت منت کی تو

قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ کہا لے آؤ میرے پاس ایک بھائی جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے۔ یعنے اپنے چھوٹے بھائی کو جو دوسری ماں سے ہے میرے پاس لے آؤ تو مین اوسکے لیے بھی غلہ دون۔ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ○ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ مین پوری دیتا ہون بھرتی اور خوب طرح اُتارتا ہون یعنے تم تو دیکھتے ہی ہو کہ مین ہر ایک کو پورا پیمانہ دیتا ہون اور اپنے مہمانون کی بڑی خاطر مدارات کرتا ہون اور اونکے ساتھ احسان کرنا بہتر سمجھتا ہون۔ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ○ پھر اگر اوسکو نہ لائے میرے پاس تو بھرتی نہین تمکو میرے نزدیک اور میرے پاس نہ آؤ۔ یعنے اگر تم اپنے اوس بھائی کو نہ لاؤ گے تو مین تمہین بھی غلہ نہ دونگا اور میرے پاس آنے پاؤ گے بلکہ میری ولایت مین بھی قدم نہ رکھنا۔ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ○ بولے ہم خواہش کرینگے اوسکی باپ سے اور البتہ ہمکو کرنا۔ یعنے اوسکے لانے کے لیے ہم اپنے باپ سے درخواست کرینگے اور اپنے امکان بھر کوشش مین دریغ نہ کرینگے کیونکہ ہمکو تو یہ کام کرنا ہی ہے اور ہم آپسے وعدہ کرکے چلے ہین کہ اوسے ضرور لائین گے اور اسی واسطے اپنے بھائی شمعون کو چھوڑے جاتے ہین۔ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ اور کہدیا خدمتگارون کو اپنے رکھدو اونکی پونجی اونکے بوجھون مین۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے خدمتگارون یا غلامون کو حکم دیا کہ جو کچھ انسے لیا ہے غلے کے بدلے مین وہ بھی ان سب کے بوجھون مین رکھدو اس سے آپکا مطلب یہ تھا کہ اونسے غلے کے دام نہ لین۔ یا یہ مقصد تھا کہ پریشان وحیران ہین انکا مال واپس دینا چاہیے تاکہ راستے مین زادراہ کے کام آئے اور تکلیف نہ اوٹھانا پڑے وقت ضرورت اوس سے کام نکلے یا یہ خیال آپنے کیا کہ بھائیون سے قیمت لینا اچھا نہین اس باعث سے لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

يَرْجِعُونَ ○ کہ شاید اوسکو پہچانین جب پھر کر جائین اپنے گھر شاید وہ پھر آوین یعنے
جب وہ اپنے گھر پونہچین گے اور اپنے مال مین اوس پونجی کو پائین گے جو اونھون نے
غلے کے بدلے دی تھی تو بخیال دیانت اور امانت کے واپس آئینگے اور چھوٹے بھائی
کو بھی لیتے آئین گے یا باپ اونکو تاکید کر کے بھیجین گے کہ یہ غلے کی قیمت جو سہو سے یہان
چلی آئی ہے اسے بادشاہ کے پاس پونہچا آؤ۔ القصہ فرزندان جناب یعقوب علیہ السلام
بادشاہ یعنے حضرت یوسفؑ کے فرمان کو منظور کر آپسے رخصت ہو جانب شام روانہ ہوئے
راستے مین شیطان نے آگھیرا اور چاہا کہ بہکائے۔ مگر فضل پروردگار سے فرشتون نے اوسے
بھگا دیا اور یہ سب شرِ شیطان سے محفوظ رہے۔ اور کنعان مین داخل ہوئے اپنے والد ماجد
کے پاس حاضر ہوکے سلام عرض کیا اور کہنے لگے اے والد عزیز مصر نہایت باتمیز اور اچھا
حاکم ہے ہمنے تو آجتک ایسا خلیق حاکم نہین سُنا۔ غریبون پر بہت رحم کرتا ہے اور ہروقت
خوف خدا رکھتا ہے پہلے اوسنے خیال کیا کہ ہم جاسوس ہین مگر جب ہمنے آپکا نام لیا اور یوسفؑ
کا قصہ کہا تو آپکا حال سنکے نہایت غمگین ہوا اور ہمارے کلام کو اوسنے جھوٹ خیال کر کے
ہمکو حکم دیا کہ تم اپنے چھوٹے بھائی کو لاؤ تو ہم اوس سے سب حال پوچھین او تمہارے
کہنے کا یقین ہو۔ لیکن اوسنے ہمارے ساتھ ایسے سلوک کیے کہ اگر ہمارا حقیقی بھائی بھی ہوتا
تو ایسا سلوک نکرتا اور باقی حال اس آیت شریف سے ظاہر ہے فَلَمَّا رَجَعُوْا اِلٰی
اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ
لَحٰفِظُوْنَ ○ پھر جب پھر گئے اپنے باپ کے پاس بولے اے باپ بند ہوئی ہمسے بھرتی
سو بھیج ہمارے ساتھ بھائی ہمارا کہ بھرتی لائین اور ہم اوسکے نگہبان ہین۔ یعنے جب وہ
اپنے باپ کے پاس آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے احسانات بیان کر چکے تو کہنے
لگے اے والد بزرگوار اب تو ہماری آس ٹوٹ گئی کیونکہ بادشاہ نے فرما دیا ہے کہ تم ابکے
آنا تو ہمارے پاس اپنے چھوٹے بھائی کو لیتے آنا تاکہ ہم تمسے خوش ہون اور اوس کے

واسطے بھی غلہ دین اور اوسنے یہ بھی کہدیا ہے کہ اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو نہ لاؤ تو
سیری ولایت مین ہرگز نہ آنا اور نہ مین تمہین کچھ دونگا۔ اور اسی وعدے کے لیے شمعون
شمعون کو ہم وہان چھوڑ آئے ہین۔ پس آپ مہربانی فرما کے ہمارے ساتھ ہمارے بھائی
کو بھیجدیجیے کہ ہم اپنے واسطے اور اوسکے واسطے غلہ لائین اور آپ اوسکے بھیجنے مین دیر
نہ کیجیے کہ ہم اوسے بہت حفاظت سے لے جائینگے اور غلہ لیکے مع اپنے چھوٹے بھائی
اور شمعون کے جلد تر خوش و خرم آپکی خدمت مین حاضر ہونگے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے
فرمایا کہ بادشاہ کو تمہارے بھائی کا حال کیونکر معلوم ہوا عرض کی جب اوسنے ہمین جاسوس
بنایا تو ہمنے بیان کیا کہ ہم حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہین پھر اوسنے پوچھا کہ تمہارے
باپ کے کے بیٹے ہین ہمنے بیان کیا کہ بارہ۱۲ تھے اونمین سے ایک کو بھیڑیا لے گیا اور ایک
ہمارے باپ کے پاس ہے اور ہم دس دن آپکے پاس حاضر ہین تب اوسنے کہا کہ تم اوسے
لاؤ تو ہم اوس سے سب حال پوچھین گے اسواسطے ہم آپسے کہتے ہین کہ ہمارے بھائی
کو ہمارے ساتھ کردیجیے قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى
اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ط کہا مین اعتبار کرون تمہارا اوسپر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تھا اوسکے
بھائی پر پہلے۔ یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندون کی بات سنکے اونہین
جواب دیا کہ مین تمہین کیونکر امانت دار جانون کیونکہ اس سے پہلے ہی تم امانت دار بنکے میرے
پیارے یوسف کو لے گئے تھے اور اوسے کھو آئے جسکے غم مین میرا ابتک جگر جاک ہے
اب مجھے تمہارا اعتبار نہین اور تم کیا حفاظت کروگے فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ سو اللہ بہتر ہے نگہبان اور وہی ہے سب مہربانون سے
زیادہ مہربان یعنے اللہ تعالے بہت بڑا حافظ اور نگہبان ہے اور مین اوسی پر بھروسا
اور توکل کرتا ہون اور مین نے اپنے سب کام اوسی کے سپرد کیے ہین اور وہی بہت
بڑا رحم کرنے والا ہے اور اپنے فضل و کرم سے اوسکی حفاظت کریگا اور مجھے دو فرزندون

کے غم مین مبتلا نہ کرےگا - جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ پر کامل بہروسہ
کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کہ مین تیرے دونون
فرزندون کو تجھسے ملاؤنگا - القصہ فرزندان یعقوب علیہ السلام جب اپنے والد حضرت
یعقوبؑ سے اسقدر حالات اور حاجات بیان کر چکے تو اپنے اونٹون کے بار کھولنے
آئے وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ اور جب
کھولی اونھون نے اپنی چیز بست پائی اپنی پونجی کہ پہر آئی اونکی طرف - یعنے جب اونھون
نے اپنے اونٹون کے بار کھولے اور سب اسباب دیکھا تو ایک تھیلے مین وہ پونجی بھی
نظر پڑی جو بادشاہ کو دیکے اوسکے بدلے مین غلہ لائے تھے اوسے دیکھ کے متحیر ہوئے
قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا
وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ بولے اے باپ دے جو ہم مانگتے
ہین یہ پونجی ہماری پہیر دی ہے ہمکو اور رسد لائین ہم اپنے گہر کو اور خبرداری کرین
اپنے بہائی کی اور زیادہ لیوین بہرتی ایک اونٹ کی - یعنے کہنے لگے اے والد ماجد
اب جو ہم چاہتے ہین وہ ہمین دیجیے ہمارے بہائی کو ہمارے ساتھہ کیجیے اس سے
زیادہ احسان کرنے والا ہمین کون ملیگا دیکہیے بادشاہ نے ہمکو غلہ بہی دیا اور ہماری
پونجی بہی پہیر دی اب ہمارے لیئے یہی بہتر ہے کہ ہم دوبارہ بادشاہ کے پاس جائین
اور اپنے لوگون کے لیئے کہانا لائین اور اپنے بہائی کو بکمال حفاظت سے لے جائین
تا کہ ایک اونٹ بہر اور زیادہ غلہ لائین ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝ یہ بہرتی آسان ہے
یعنے بادشاہ کے نزدیک ایک اونٹ غلہ زیادہ دینا کوئی بڑی بات نہین ہے کیونکہ
وہ بادشاہ بڑا سیر چشم ہے اور یہ پیمانہ تہوڑا ہے - حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا
کہ یعنی کوئی بات ضرور ہے - یہ نہ سمجھو کہ پونجی پہیر دی ہے بلکہ اس بات مین تمہارا
امتحان ہے تمکو لازم ہے کہ وہان جاؤ تو فوراً یہ مال واپس دو - فرزندون نے عرض کی

بھائی کو ساتھ بھیجے تو ہم جائین قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ۔ کہا ہرگز نہ بھیجونگا اوسکو ساتھ تمھارے یہان تک کہ دو مجھکو عہد خدا کا کہ البتہ پونچا دوگے اوسے میرے پاس۔ مگر یہ کہ گھیرے جاؤ تم سارے۔ یعنے جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ مین بنیامین کو ہرگز ہرگز تمھارے ساتھ نہ بھیجونگا کیونکہ مجھے تمھارا اعتبار نہین رہا۔ مگر اس طور سے کہ تم مجھسے ساتھ ذکر خدا کے اس بات کا عہد کرو کہ تم اوسے نہایت حفاظت سے میرے پاس لے آؤگے اور ایک روایت مین ہے کہ مراد ذکر خدا سے قسم ہے یعنے تم خدا کی قسم کھا کے عہد کرو کہ ہم بنیامین کو نہایت حفاظت سے مصر تک لیجائین گے اور اوسی طرحسے آپ تک پونچا دین گے تو مجھے تمھارے کہنے کا یقین آئے اور بنیامین کو تمھارے ساتھ کرون۔ ہان اوس صورت مین مجبوری ہے کہ تم سب کسی بلا مین گھر جاؤ یا کوئی سخت مصیبت تم سبکو پیش آئے کیونکہ اس حال مین تمھارا قصور نہین۔ اون سب نے قسم کھائی اور عہد کیا کہ جب تک ہماری جان سلامت ہے انشاء اللہ تعالے بنیامین کا دل سے خیال رکھین گے اور اوسے مطلق تکلیف نہونے پائیگی۔ جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ تمنے بیان کیا ہے یہی عہد مجھے لکھدو۔ پھر اون سب نے اپنے بیان کے موافق اقرارنامہ لکھا اور دستخط کیے یہودا ضامن ہوا فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ۝ پھر جب دیا اوسکو عہد سب نے بولا ذمہ اللہ کا ہے جو باتین ہم کہتے ہین۔ یعنے جب اون سب نے آپکے سامنے اقرارنامہ پیش کیا تو آپنے فرمایا کہ یہ جو کچھ مین نے کہا اور تمنے کیا اسے اللہ تعالے دیکھتا ہے اور وہی بہت بڑا کفیل اور نگہبان ہے۔ آپنے موافق حکم شرع کے اسباب ظاہری پختہ کرلیے اور اللہ پر بھروسا کیا۔ اور بنیامین کو اونکے ساتھ کردیا۔ جب وہ سب چلنے کو طیار ہوئے تو آپنے نصیحت کی وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ اور کہا اے بیٹو

نہ داخل ہونا ایک دروازے سے اور پہنچو کئی دروازون سے جدا جدا۔ حضرت یعقوب
نے فرمایا کہ شہر مصر مین جاؤگے تو ایک دروازے سے نجانا بلکہ متفرق دروازون سے
شہر مین داخل ہونا تاکہ نظر نہ لگے اور یہ اسواسطے فرمایا کہ یہ سب خوبصورت قوی ہیکل
شہ زور تھے مبادا لوگ ان سبکو دیکھین اور خوبصورت جوانون کا مجمع دیکھکے کسی کی نظر
نہ لگجائے یا یہ لوگ بادشاہ کے مقرب ہوگئے ہین اور بادشاہ نے انکی بہت تواضع کی ہو
ایسا نہوکہ ان سب کو پہچان کے کوئی دشمن بدی کا ارادہ کرے۔ لکھا ہے کہ اوس شہر
کے پانچ دروازے تھے۔ جناب یعقوب علیہ السلام نے بمقتضاے محبت پدری پہلے انکو
یہ نصیحت کی بعد اوسکے اپنا عجز درگاہ پروردگار مین ظاہر کیا اور فرمایا وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ۝ اور مین نہین بچاسکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے حکم کسیکا نہین سوا اللہ کے
اوسی پر مجھکو بہروسا ہے اور اوسی پر بہروسا چاہیے بہروسا کرنے والون کو۔ یعنے جناب
یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میری نصیحت اور محبت تمہارے حق مین اللہ کی کسی چیز سے
تمکو نہین بچاسکتی بلکہ نفع اور ضرر سب اوسکے ہاتھ ہے جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو
چاہیگا وہ کریگا اور سب حکم اوسی کے لیے ہے کیونکہ وہ احکم الحاکمین ہے سوائے اوسکے
کسی کو حکومت نہین۔ اور مین اوسی پر بہروسا کرتا ہون وہی تمکو حفاظت سے رکھیگا اور سلامتی
سے پہنچائیگا اور پہر میرے پاس لائیگا۔ اور اوسی پر سب توکل کرنے والے بہروسا کرتے
ہین۔ پہر آپکے صاحبزادون نے عرض کی کہ ایک خط بادشاہ مصر کے نام لکھدیجیے آپنے
اونکے کہنے سے شاہ مصر کے نام ایک نامہ لکھدیا اور ایک دستار موروثی جو حضرت ابراہیم سے
پہنچی تھی بطریق تحفے کے یہودا اور بنیامین کے ہاتھ روانہ کی اور جب وہ سب چلے تو
آپ اونکے پہنچانے کو شجرۃ الوداع تک تشریف لے گئے اوسوقت آپ کو حضرت یوسف
کا جانا اور اپنا شجرہ تک اونکے ہمراہ آنا یاد آگیا نہایت بے قرار ہوکے روئے اور انکو

توکل بخدا رخصت کیا - وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ اور جب داخل ہوئے
جسطرح سے کہا تھا اونکے باپ نے - یعنے جب یہ سب اپنے باپ سے رخصت ہوکے منزلین
طے کرتے ہوئے مصر مین پہنچے اور حسب وصیت اپنے والد بزرگوار کے علٰحدہ علیحدہ دروازون
سے داخل ہوئے تو مصر کے پانچ دروازے تھے ہر دروازے سے دو دو بھائی شہر
مین گئے - اور بنیامین بوجہ ناواقفی کے شامی دروازے پر کھڑے تھے دلمین سوچتے
تھے کہ مین کہان جاؤن اور کس سے پوچھون کیونکہ وہان کی زبان آپ نہ جانتے
تھے اور نہ مصر کے باشندے آپکا کلام سمجھتے تھے اس باعث سے حیران و پریشان اپنے
اونٹ پر سوار ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے - جبرئیل علیہ السلام نے آپکی یہ کیفیت حضرت
یوسف علیہ السلام سے بیان کی اور کہا کہ بنیامین شہر کے دروازے پر کھڑے ہر ایک سے
بھائیون کا پتا پوچھتے ہین مگر کوئی اونکی بات نہین سمجھتا کہ جواب دے اب تمکو مناسب ہے
کہ لباس شاہانہ اوتارو اور دوسرا لباس بدل کے بسواری شتر اونکے پاس جاؤ اور
اپنے ساتھ لاکے بھائیون سے ملا دو - حضرت یوسف علیہ السلام یہ حال سنکے رونے
لگے اور لباس شاہانہ اُتار غریبانہ پوشاک بدل اونٹ پر سوار ہو دوسرے دروازے
سے اونکے پاس پہنچے تاکہ وہ سمجھین کہ یہ شخص بھی کہین اور سے آیا ہے اور شہر مین
جاتا ہے - جب بنیامین کے قریب پہنچے تو اونہین نہایت پریشان پایا اور آپنے اپنے
بھائی کو سلام کیا چونکہ جناب یوسف علیہ السلام نقاب پوش تھے بنیامین نے آپکو نہ پہچانا
اور سلام کا جواب دیکے خاموش ہو رہے تب حضرت یوسف علیہ السلام نے زبان عبری
مین اونسے پوچھا کہ تم کون ہو کہان سے آئے ہو کیا ارادہ ہے - بنیامین نے کہا مین مُلک
شام سے آیا ہون اور چونکہ میری زبان کوئی نہین سمجھتا اسوجہ سے پریشان ہون کہ کس سے
حال دریافت کرون حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تمہارے ملک مین بہت
رہا ہون اور عبری زبان خوب جانتا ہون - اب تم یہ کہو کہ بے سبب تمہارا آنا کیونکر ہوا -

بنیامین نے ایک آہ سرد بھر کے کہا کہ ہمارا گھر تباہ ہوگیا اور ہم سب پریشان ہوگئے۔ اور یہ
تباہی ہمپر اوس وقت سے ہے جبسے ہمارا بڑا بھائی یوسف گم ہوگیا ہے۔ آپنے پوچھا اب کیا
حال ہے کہا سب رنج و غم سے پامال ہین یہ کہکے بنیامین نے بھائی کے گم ہونے اور
اپنی مصیبت پر اسقدر افسوس کیا کہ جناب یوسف علیہ السلام رونے لگے۔ اور ایک بازوبند
گران بہا جسمین یاقوت کے نگینے جڑے ہوئے تھے بنیامین کو دیا۔ اونہون نے آپسے
لے کے پوچھا کہ اسے مین کیا کرون۔ آپ اونکی ناواقفی سے ہنسے اور فرمایا کہ اسے
تم اپنے بازو پر باندہ لو اور کسی سے کہنا نہین۔ پہر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا
کہ اب تم کیا چاہتے ہو کہا مجھے میرے بھائیون سے ملادیجیے آپنے فرمایا اچھا میرے ساتھ
چلو اور دونون وہان سے روانہ ہوکے مصر کے دروازے مین داخل ہوئے۔ جب
حضرت یوسف علیہ السلام اپنے مکان پر پونہچے تو دیکھا کہ سب بھائی موجود ہین بنیامین
سے کہا کہ لو دیکھو تمہارے سب بھائی موجود ہین انکے پاس جاؤ۔ یہ فرماکے آپ دوسرے
راستے سے گھر مین داخل ہوئے۔ جب بنیامین بھائیون کے پاس پونہچے تو اون سب
نے انکو خوش و خرم دیکھ کے سبب پوچھا انھون نے سب حال اپنا بیان کیا اور وہ
بازوبند دکھایا اوسے دیکھ کے سب خوش ہوئے لکھا ہے کہ وہ ایک بازوبند پچیس ہزار
دینار کی قیمت کا تھا بنیامین نے جب دیکھا کہ اوسپر سبکی نظر ہے تو اوسے توڑ کے اوسکے
یاقوت بھائیون کو بانٹ دیے اور کچھ آپ لے لیے غرضکہ وہ سب اپنے باپ کی وصیت
کے موافق مصر مین داخل ہوئے اور اللہ نے اونہین خیر و خوبی سے پونہچایا چنانچہ اس
آیت سے ظاہر ہے مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً
فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ کوئی نہین بچاسکتا تھا اونکو اللہ کی کسی چیز سے مگر ایک
خواہش تھی یعقوب کے جی مین سو کرچکا اور وہ تو خبردار تھا ہمارے سکھائے سے لیکن بہت لوگ خبر

نہین رکھتے۔ یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام اس وصیت اور نصیحت سے اپنے صاحبزادون
کو قضا وقدر سے نہین بچا سکتے تھے مگر شفقت پدری نے مجبور کیا اور آپنے بمقتضاے محبت
صاحبزادون کو نصیحت فرمائی اور بیشک آپ علم ویقین رکھتے تھے اور صاحب معرفت تھے
کیونکہ اللہ تعالے نے آپ کو بذریعۂ وحی سکھایا تھا۔ لیکن اکثر آدمی آپکے علم ویقین اور مراتب
عالیہ سے واقفیت نہین رکھتے۔ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اور جب داخل ہوئے
یوسف کے پاس۔ یعنے جب سب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے
تو آپکے مکان کی شان وشوکت اور ساز وسامان فرش وفروش تصاویر وغیرہ دیکھ کے اونکے
دلون مین رعب غالب ہوا لکھا ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام نے ایک مکان سونے کا بنوایا
تھا نہایت وسیع اور بلند اور اوسکی دیوارون پر تصویرین بنی ہوئی تھین کہین جناب یعقوب
علیہ السلام کی تصویر تھی اور کہین برادران یوسف علیہ السلام کی تصویرین اس طور سے کہ
حضرت یوسف علیہ السلام کو مارتے اور ننگے سر ننگے پاؤن کھینچے لیے جاتے ہین۔ کہین اس
حال کی تصویر تھی کہ جناب یوسف علیہ السلام یہودا کے دامن مین چھپے اور شمعون چھری لیے
کے آپکے قتل کے لیے دوڑا۔ اور روبیل نے آپکے پینے کا پانی پھینکدیا اور روٹی گتے
کے آگے ڈالدی۔ اور کہین یہ تصویر تھی کہ بھائیون نے آپکے کپڑے اوتارے اور زور
وظلم سے کنوین مین ڈالا غرض جو جو ظلم کہ بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام پر کیے
تھے وہ سب ان تصاویر سے ظاہر تھے۔ جناب یوسف علیہ السلام نے سب بھائیون کو
اوسی مکان مین طلب کیا اور یہ سب جب پہلے دروازے پر پونہچے تو دیکھا کہ اوس مکان
مین دیباے احمر کا فرش ہے اور دیوارون پر سواران جرار کی ہیبتناک تصویرین منقش
ہین پھر دوسرے دروازے پر پونہچے اور وہان کے ساز وسامان دیکھہ کے حیرت زدہ
ہوگئے اسیطرح جب ساتون دروازون کا حال دیکھتے ہوئے مکان مین داخل ہوئے
تو اونکے چہرے خوف ورعب سے متغیر ہوگئے تھے۔ جب مکان مین پونہچے تو دیکھا کہ بادشاہ

نقاب پوش تخت شاہی پر جلوہ افروز ہے مارے خوف کے ادہر اودہر نہ دیکھ سکے سر
جھکا لیا اور نہایت ادب سے سلام کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اونسے دریافت کیا
کہ تم کون لوگ ہو۔ انہون نے عرض کی کہ ہم کنعان کے باشندے ہین پہلے بہی آپکی
خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور آپنے حکم دیا تہا کہ اپنے بہائی کو لیکے حاضر ہو بس
اب ہم اپنے باپ سے بصد منت وزاری عہد و پیمان کرکے حسب الحکم بادشاہ اپنے بہائی
بنیامین کو لیکے حاضر ہوئے ہین۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اچہا سب حال معلوم ہوا اب تم بیٹھو
یہ سب حسب الحکم بادشاہ زمین کے کنارے بیٹھ گئے۔ اور عرض کی کہ پہلی دفعہ جب ہم
حضور کا عطیہ غلہ لیکے یہان سے روانہ ہوئے تھے تو وہ قیمت جو ہمنے غلے کے عوض
مین دی تہی وہ ہمارے تہیلے مین چلی گئی اور ہمکو مطلق خبر نہ ہوئی جب ہم مکان پر
گئے اور اوسے تہیلے مین پایا تو متحیر ہوئے اب اوسے ہم اپنے ہمراہ لائے ہین وہ حاضر
ہے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ تمکو معاف ہے جو چاہو سو کرو۔ پہر بادشاہ نے بنیامین سے
فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے اونہون نے اپنا نام بتایا۔ جب یہ سب عرض و معروض کر چکے
تو بادشاہ نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ ہنچہ خوان عمدہ کہانون کے مہیا کرکے لے آؤ
فوراً خدام نے طعام لذیذ حاضر کیا اور اونہون نے اجازت بادشاہ کہانے کا ارادہ کیا اتنے
مین روبیل نے جو نظر اوٹھا کے دیکھا تو وہ سب تصاویر جو اونکی ظلم و جور کی مظہر تہین نظر
پڑین دیکھتے ہی آنکھون سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے اور سکتے کا سا عالم ہو گیا سب
بہائیون کو یہ بات ناگوار ہوئی اور کہنے لگے یہ کیا حال ہے تمہارا بے سبب رونا ہمکو سخت
وبال ہے روبیل نے کہا اے بہائیو میرا رونا بے سبب نہین ذرا تم ہی اس مکان کی
دیوار پر نظر کرو دیکھو ہمنے جتنے جو کچھ کیا تہا وہ سب یہان نظر آتا ہے اور اوسکے دیکھنے سے رنج
و غم تازہ ہوا جاتا ہے جب اون سب نے وہ تصویرین دیکھین حیرت زدہ ہو کے رونے
لگے اور زبان مین طاقت کلام نہ رہی کہانا پینا حرام ہوا رنگ فق حواس باختہ دل پریشان

ششدر و حیران سکتے کے عالم مین بیخود ہو کے رہگئے حضرت یوسف علیہ السلام جلیلین غیرت
یہ حال دیکھ رہے تھے آپنے خدام کو حکم دیا کہ اونسے دریافت کرین کہ نہ کھانے کا کیا باعث
ہے جب خدام شاہی نے دریافت کیا تو اونھون نے یہ جواب دیا کہ یہ بات کہنے کے قابل
نہین بادشاہ سے صرف اتنا عرض کر دو کہ اس مکان کی تصویرین دیکھنے سے ہمکو کمال
صدمہ ہوا اور جب تک ہم یہان ہین ہمسے کھانا نہ کھایا جائیگا۔ بادشاہ نے اونکی عرض
پذیرا فرمائی اور دوسرے مقام پر اونکو بیٹھنے کا حکم دیا اور خوان کھانیکے اوس مقام پر
اونھوا منگوائے کھانا اونکے واسطے چنا گیا اور اون سب کے حواس بجا ہوئے تو بادشاہ
نے فرمایا کہ دو دو بھائی جو ایک مان سے ہون ایک ایک خوان پر بیٹھین اور کھانا کھائین
جب وہ دسون بھائی دو دو مل کے ایک ایک خوان سے کھانے بیٹھے تو پانچ خوان
ان سبکے حصے مین آئے اور چھٹے خوان پر بنیامین تنہا رہ گئے اور اپنے بھائی یوسف کو یاد
کر کے زار زار روتے تھے اور افسوس کرتے تھے تب بادشاہ نے دریافت کیا کہ اسے
شخص تو کیون روتا ہے اور کس کے غم مین جان کھوتا ہے بنیامین نے عرض کی کہ
اسے بادشاہ آپنے حکم دیا کہ دو دو بھائی جو ایک مان سے ہون ایک ایک خوان پر
بیٹھین اور یہ سب آپکے حکم کے موافق متعدد ہوگئے مین اکیلا رہا اور مجھے اپنے بھائی
یوسف کا بڑا صدمہ ہوا کاش وہ اسوقت ہوتا تو مین بھی اوسکے ساتھ کھاتا یہ کہ کے
اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے بادشاہ یعنے حضرت یوسف علیہ السلام بنیامین کے
کلام پر درد کے سننے سے بہت غمگین ہوئے مگر ضبط کو کام فرمایا اور خدام کو حکم دیا کہ
چھڑکین اور لخلخہ سنگھائین۔ جب بنیامین ہوش مین آئے تو بادشاہ نے فرمایا کہ اے شخص
تو اسقدر غم نکر اور یہ بتا کہ تیرا بھائی ایک مان سے کوئی اور نہین ہے یا نہین بنیامین نے
عرض کی کہ یہ سب میرے بھائی ہین مگر دوسری مان سے اور میری مان سے جو میرا
دوسرا بھائی تھا اوسکا نام یوسف تھا اور اوسی کے غم سے میرا یہ حال ہے بادشاہ نے

فرمایا کہ پھر وہ کہان ہے اور اوسے کیا ہوا بنیامین نے کہا مجھے کچھہ خبر نہین صرف اتنا جانتا ہون
کہ دسون بھائی والد سے اجازت لیکے اوسے جانب صحرا لے گئے اور وہان سے
پھرے تو روتے پیٹتے آئے کہ اوسے بھیڑیا لے گیا اور اوسکا کرتا لہو بہرا ہوا لاکے والد
ماجد کو دکھایا جو ابتک میرے پاس موجود ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے اون دسون
بھائیون سے پوچھا کہ یہ واقعہ تمہارے سامنے پیش آیا اون لوگون نے عرض کی ہان تب
آپنے ارشاد فرمایا کہ تعجب کی بات ہے مین نے سنا ہے کہ ایک تم مین ایسا قوی اور زور آور
ہے کہ شیر کو پکڑ کے پھاڑ ڈالتا ہے۔ عرض کی کہ وہ شمعون ہے۔ پھر آپنے فرمایا کہ ایک تم
مین ایسا ہو کہ بڑے درخت کو جڑ سے اوکھاڑ کے پھینکدیتا ہے۔ کہنے لگے وہ روبیل ہے
پھر آپنے کہا ایک ایسا ہے کہ اوسکے نعرے سے حاملہ عورتون کے حمل ساقط ہو جاتے مین عرض
کی وہ یہودا ہے ارشاد ہوا کہ باوجود اس زور و قوت کے تمہارے سامنے یوسف کو بھیڑیا
کہا جائے اور تم کچھہ نہ کر سکو بڑے تعجب کی بات ہے۔ آپکا فرمان سنکے وہ سب سرنگون
اور شرمندہ ہوئے کچھہ جواب نہ دے سکے۔ پھر جناب یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے
فرمایا کہ اب تم غم نکرو اگر تمہین بھائی کی تمنا ہے تو مین تمہارا بھائی ہوتا ہون بنیامین نے کہا

کہا شاہ کب تجھسا بھائی ملے	کہ جس سے مجھے سب بھلائی ملے

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم مجھے یوسف کے بدلے اپنا بھائی سمجھو اور وہ
چھٹا خوان کھانے کا چلمن کے اندر منگوایا اور بنیامین کو بلایا **اٰوٰی اِلَیۡهِ اَخَاهُ**
اپنے پاس بٹھایا اپنے بھائی کو اور کہا وہان وہ دو دو بھائی کہا رہے ہین یہان ہم تم
دو بھائی ملکے کھائین خلاصہ یہ کہ جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو اس
بہانے سے اپنے پاس بلا لیا اور فرمایا کہ اب کھانا کھاؤ جب آپنے اپنا ہاتھہ کھانے کے
لیے بڑھایا اور آپ نقاب پوش تھے بنیامین آپکا ہاتھہ دیکھتے ہی پھر رونے لگے آپنے فرمایا
کہ اب کیون روتے ہو کہا اے بادشاہ آپکا ہاتھہ بعینہ ایسا ہے جیسا میرے بھائی یوسف کا

یا ہمہ تہا اوسکی تصویر میری آنکھوں کے سامنے پھر گئی اب مجھے ضبط کی طاقت نہیں جناب یوسف نے
یہ حال مشاہدہ کرکے بیقرار ہوگئے اور باعث جوش محبت نقاب چہرۂ مبارک سے اولٹ
دی اور بنیامین سے قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
کہا بیشک [illegible] بھائی ہوں پس اب کچھہ غم نکر اون باتوں کا جو بھائیوں نے ہمارے
حق میں کی [illegible] پ سے جدا کرکے طرح طرح کے صدمے دیے اور تکلیفیں پہونچائیں
بنیامین جناب یوسف علیہ السلام کا چہرۂ مبارک دیکھتے ہی اسقدر خوش ہوئے کہ نوبت
بیہوشی کی پہونچی [illegible] ہوش و حواس بجا ہوئے تو بکمال محبت سے حضرت یوسف علیہ السلام
کے سینہ سے لپٹ گئے اور اسقدر خوش ہوئے کہ اپنے سب رنج و غم بھول گئے۔ فرط خرمی
سے [illegible] جاتے تھے اور حیرت سے بار بار فرماتے تھے شعر +

انچہ میبینم بہ بیداریست یا رب یا بخواب	یعنی	خویشتن را در چنین راحت پس از چندین عذاب
او خدا یہ میں نے دیکھا ہے یہ بیداری کہ خواب		دل نے پائی آج راحت مٹ گیا رنج و عذاب

پھر بنیامین نے جناب یوسف علیہ السلام کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں آپکے پاس سے
نہ جاؤنگا۔ آپنے ارشاد کیا کہ والد ماجد کو سخت صدمہ ہوگا۔ بنیامین نے بہت اصرار کیا تب
فرمایا [illegible] ایک صورت سے ممکن ہے اگر تمہارے خلاف منودہ یہ ہے کہ چوری کی تہمت
لگاؤنگا [illegible] اس حیلے سے تمہیں بھائیوں سے جدا کرلوں اور اپنے پاس رکھوں۔ بنیامین نے
کہا مجھے سب منظور ہے مگر آپکی جدائی گوارا نہیں۔ جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ بہتر
اسکی فکر کیجائیگی۔ پھر اپنے والد ماجد کا حال بنیامین سے پوچھا اونھوں نے گذارش کی ؏

[illegible] روتے روتے ہو آنکھوں سے نور	ہیں مرنے سے نزدیک جینے سے دور	بہانا تک رہے کہ اندھے ہو گئے
ہے غم میں اشکونکے دریا بہے	ملاقات کا ہے اونہیں اشتیاق	کہ ہے بن ترے زندگی ان کو شاق

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کا یہ حال سنکے نہایت غمگین ہوئے اور آب دیدہ ہوکے
فرمانے لگے کہ واقعی اونکا یہی حال ہوگا اور مجھے بھی اونکی مفارقت کا ہر وقت ملال ہے پھر آپنے

اپنی بہن کا حال پوچھا بنیامین نے کہا کہ اونکا رنج و غم حد سے بڑھا ہوا ہے آپکے رنج و غم
کے سوا کوئی کام نہین - پھر آپنے پوچھا کہ تمہاری بیوی ہے یا نہین کہا ہے تو لیکن وہ
کہین مین کہین - فرمایا کوئی اولاد بھی ہے عرض کی تین لڑکے ہین - ارشاد ہوا اونکے
نام بیان کرو گذارش کی ایک کا نام دم ہے یعنے خون دوسرے کا نام یوسف ہے تیسرے
کا نام ذیب ہے یعنے بھیڑیا - فرمایا یہ نام کیسے رکھے کہا جیسے یاد آئے ویسے رکھے اور اصل
یہ ہے کہ جب میرے یہان کوئی لڑکا پیدا ہوا آپکے نہونے سے مجھے خوشی کے بدلے رنج
ہوا اور اسی خیال سے کہ ہر وقت مین آپکے غم مین رہتا تھا نام بھی ایسے رکھے جو ہر وقت
آپکو یاد دلاتے رہین - القصہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے سب حالات پوچھکے
اونکو بھائیون کے پاس جانے کی اجازت دی اور فرمایا یہ حال کسی سے نہ کہنا بنیامین
بھائیون کے پاس آ گئے - بھائی آپس مین یہ تذکرے کر رہے تھے کہ راحیل کا بیٹا بڑا خوش
نصیب ہے دیکھیے پہلی ملاقات مین یہ قرب و اختصاص اوسے حاصل ہوا کہ بادشاہ کے برابر
بیٹھا ہوا ہے اور بادشاہ اوس سے بہت خوش ہے یہ بھی اللہ کی قدرت ہے - خلاصہ یہ کہ
جب بنیامین بھائیون کے پاس جا کے بیٹھے اور سب کھانے پینے سے فراغت پا چکے
تو بادشاہ نے اون سبکو قریب بلایا اور کنعان کے حالات دریافت کیے پھر پوچھا کہ ضعیف
کا غم تم سب مین کسے زیادہ ہے اونہون نے جواب دیا کہ بنیامین کو سب سے زیادہ غم ہے
پھر فرمایا کہ تم سب جو غلہ لینے کو آئے ہو کچھ دام بھی لائے ہو عرض کی کہ ہم سب مفلس
پریشان ہین ہمارے پاس روپیہ کہان بادشاہ کا شہرۂ فیض سنکے حاضر ہوئے ہین آپنے
فرمایا اچھا جسقدر غلہ تم اپنے اونٹون پر بار کر سکو لیجاؤ اور غلامون کو حکم ہوا کہ کنعانیون
کو جسقدر غلہ مانگین دیدو پس غلامان شاہی پیمانے بھر بھر کے دینے شروع کیے اور ان سب
نے اپنے اپنے اونٹون کے تھیلے بھر لیے اور جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے ایک ملازم
محرم راز کو حکم دیا کہ جب یہ سب سامان طیار کر کے چلنے کا قصد کرین تو ہمارے پانی پینے کا

کٹورا بنیامین کے اسباب مین رکھدیا۔ لکھا ہے کہ وہ کٹورا سونے یا زبرجد کا تھا اور اوسمین
جواہرات جڑے ہوئے تھے اور بخیال عزت و نفاست طعام کے اوسے پیمانہ قرار دیا تھا
فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ پھر جب لیار
کر دیا گیا اونکے لیے اونکا سامان تو رکھدیا پیالہ سونے کا رازدار شاہی نے اونکے بھائی کے
تھیلے مین یعنے بنیامین کے اسباب مین۔ پھر سبھون کے بوجھ اچھی طرح کسکے اونٹون پر بار
کر کے اونھین جانے کی اجازت دی۔ جب شہر کے باہر پہونچے اور کنعان کے راستے پر
مڑے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ایک مصاحب کو حکم دیا کہ اپنے ساتھ چند
سوار لے کے جلد روانہ ہو اور یہ قافلہ جو کنعان کو جاتا ہے اسے میرے پاس لے آؤ
کیونکہ یہ لوگ ہمارے پانی پینے کا برتن لے گئے ہین۔ پس وہ لوگ اونکے عقب مین گئے
ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ○ پھر آواز دی پکارنیوالے
نے کہ اے قافلے والو بیشک تم چور ہو۔ یہ اس خیال سے کہا کہ اونھون نے جناب یوسف
علیہ السلام کو باپ سے چرا کے بیچڈالا تھا اور بعض نے لکھا ہے کہ حسب ارشاد جناب
یوسف علیہ السلام کے یہ کلام کہا۔ جب اون قافلے والون یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام
کے صاحبزادون نے اوس پکارنے والے کی آواز سنی تو قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم
مَّاذَا تَفْقِدُونَ ○ تو بولے یعنے جواب دیا اور راستے سے پھر کے اِن لوگون
کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے تمھاری کیا چیز جاتی رہی جسے ڈھونڈھتے پھرتے ہو۔
قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ کہا اون پکارنے والون نے کہ ہم بادشاہ
کے پانی پینے کا پیالہ ڈھونڈھتے ہین جسے ہمنے پیمانہ بنایا تھا اور اوسی سے بھر بھر کے
تمکو غلہ دیا تھا اب وہ ہمین نہین ملتا اور پھر کہنے لگے وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَ
أَنَا بِهِ زَعِيمٌ ○ اور جو کوئی اوسے لائے یعنے پیالے کو اوسکے لیے ایک اونٹ
کے بوجھ کا غلہ انعام ہے اور ہم اس بات کے ضامن ہوتے ہین اوسے ضرور دلاوینگے

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۝ کہنے لگے قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہین آئے ملک مین اور نہ ہم کبھی چور تھے یعنے اون لوگون نے خدا کی قسم کھا کے بیان کیا کہ تم لوگ بھی جانتے ہو کہ ہم فساد کرنے نہین آئے ہین بلکہ امین ہین اسی احتیاط سے ہمنے اپنے اونٹون کے منھ باندھ دیئے تھے کہ مبادا کسی کا کھیت یا درخت کھا جائین تو ہم گناہگار ہونگے اور اسی لحاظ سے وہ پونجی جو سہو سے ہمارے شلیتون مین چلی گئی تھی ہم پھیر لائے اور ہم ملک کنعان سے شہر مصر مین ہرگز اسواسطے نہین آئے کہ لوگون کے مال پر بیجا تصرف کرین اور نہ ہم چور ہین نہ ہمارا کام چوری ہے قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ بولے پھر کیا سزا ہے اسکی اگر تم جھوٹے ہو یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کے خادمون نے جواب دیا کہ تم اپنے تئین بری الذمہ سمجھتے ہو اگر اسپر بھی ہمارا مال تمہارے بوجھون مین سے نکلے اور تم جھوٹے ٹھیرو تو اس صورت مین کیا سزا ہے اوس شخص کی جسکے پاس سے مال پیدا ہو قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ط کہنے لگے اوسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھ مین پایا جائے وہی اوسکے بدلے مین جائے یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادون نے کہا کہ جسکے شلیتے مین سے وہ مال ملے اوسکی سزا یہ ہے کہ مالک مال اوسے ایک سال تک بطور غلامون کے اپنے پاس رکھے اور جناب یعقوب علیہ السلام کی شریعت مین چور کی یہی سزا مقرر تھی۔ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو یعنے چورون کو۔ القصہ جب یہ سب گفتگو ہو چکی اور سزا بھی مقرر ہو گئی تو ملازمان جناب یوسف علیہ السلام نے اونسے کہا کہ اب تم بادشاہ کے پاس چلو اور وہان چلکے جائزہ دو وہ سب بے خوف و بے ہراس اپنی بے قصوری کے زعم مین اون لوگون کے ہمراہ روانہ ہوئے اور مصر مین داخل ہو کے بادشاہ کی ڈیوڑھی پر ٹھیرے یہ حال دیکھ کے لوگون کو ہیبت ہوئی۔ بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ حسب فرمان شاہی

اون سب قافلے والون کو ہم لوگون نے در دولت پر حاضر کیا ہے۔ حکم ہوا کہ اونکی تلاشی لیجائے
فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ پس شروع کیا یوسف نے اونکی خرجیون کا دیکھنا
اپنے بھائی کی خرجی دیکھنے سے پہلے یعنے حضرت یوسف علیہ السلام نے دوسرے بھائیون
کے تھیلیون کا جائزہ لینا شروع کیا اور اپنے بھائی بنیامین کا جائزہ پہلے نہ لیا بخیال تہمت کے
یا اس لحاظ سے کہ بھائیون کو کچھہ شک نہو۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپکے حکم سے
آپکے ملازمین نے تلاشی شروع کی اور سب سے پہلے شمعون کا اسباب دیکھا گیا مگر اوسمین اوس
پیالے کا نشان نہ پایا۔ تب حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جانے دو ہمکو ان جوانون
پر چوری کا مطلق شبہہ نہین۔ بھائیون نے جواب دیا کہ اب جو کچھہ ہونا ہو وہ ہو ہم بغیر تلاشی
دیے نہ جائینگے اور آپ ضرور ہمارا سب اسباب دیکھہ لین کہ آپکو بھی شبہہ نرہے اور ہم بھی
سچے اور بے قصور ان سب کے نزدیک قرار پائین اونکے کہنے سے پھر ہر ایک کا اسباب
دیکھا گیا یہانتک کہ دسون بھائیون کے تھیلے دیکھڈالے اور پیالے کا سراغ نہ ملا تب اون
سب نے کہا جانے بھی دو ان دسون کا جائزہ لے کے کیا حاصل ہوا جو اب گیارھوین
کا بھی جائزہ لیا جائے اور حقیقت مین یہ سب جوان اس قسم کے معلوم بھی نہین ہوتے
تب ان سب بھائیون نے کہا کہ ہم نہ مانینگے اب ضرور اس بھائی کا اسباب بھی دیکھلو کیونکہ
تمنے بے سبب ہمین الزام دیا ہے اوسوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ اب
کچھہ ضرورت نہین ہمکو تم لوگون پر صرف شبہہ تھا سو اب وہ بھی نہین رہا۔ اونہون نے عرض
کی کہ اے بادشاہ اسکا اسباب بھی ضرور دیکھا جائے ورنہ اس بارے مین یہ اپنا فخر ہمیشہ
ظاہر کرتا رہیگا۔ اونکے اصرار سے بادشاہ نے حکم دیا کہ اچھا بنیامین کا اسباب بھی دیکھا جائے
خدام نے بموجب فرمان شاہی بنیامین کا اسباب بھی کھولڈالا اور دیکھنے لگے ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا
مِن وِعَاءِ أَخِيهِ پھر نکالا کٹورا اپنے بھائی کے تھیلے سے۔ یعنے بنیامین کے
اسباب مین سے وہ کٹورا برآمد ہوا۔ اس حال کے دیکھنے سے سب بھائی نہایت غمگین اور

شرمندہ ہوئے اور اونکے زور شور سب جاتے رہے ندامت سے سر جھکالیا اور بنیامین سے کہنے لگے کہ اے بھائی تونے کیا غضب کیا اب ہم سب مُنہ دکھانے کے قابل نہ رہے بادشاہ کی نظروں مین ذلیل وخوار ہوئے خلق اللہ کی نزدیک بے اعتبار ہوئے آبرو عزت سب خاک مین ملی اور نئی مصیبت گلے پڑی۔ بنیامین نے کہا کہ مجھے اسکی مطلق خبر نہین اور مین نہین جانتا کہ یہ کٹورا میرے اسباب مین کہان سے آیا اور کیونکر آیا۔ بھائیون نے کہا اگر تمنے نہین رکھا تو پھر کون لایا اور تمہارے اسباب مین کیونکر آیا۔ اوسنے جواب دیا کہ اسکا حال نہ پوچھو بھلا تم ہی بتاؤ کہ تمہارے اسباب مین درہم کسنے رکھے تھے اگر تم اوسے جانتے ہو تو سمجھ لو کہ اوسی نے میرے اسباب مین کٹورا دہر دیا ورنہ مجھے بے وجہ طعنے دینے سے اور برا بھلا کہنے سے کیا فائدہ اور اگر وہ درہم کسی نے تمہارے اسباب مین نہین رکھے اور تمنے چرائے تو مین نے بھی کٹورا چرایا اس صورت مین مین اور تم سب برابر ہین پھر بیوجہ ملامت کرنے سے کیا حاصل۔ بنیامین کا یہ کلام سنکے وہ سب خاموش ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اس حیلے سے اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنا چاہا۔ اور خداوند تعالی فرماتا ہے كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ط یون داؤ بتادیا ہمنے یوسف ع کو یعنے اسی طرح سے سکھایا ہمنے یوسف ع کو الہام کے ذریعے سے کہ بھائی کو روکین اور اپنے پاس رکھین یا یہ کہ اون سب بھائیون کے مکر وکید کی جزا اسطور سے حضرت یوسف ع کے ہاتھہ سے دلوائی اور ارشاد ہوتا ہے مَا كَانَ لِيَأْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو انصاف مین اوس بادشاہ کے مگر جو چاہے اللہ۔ یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کو کیا ضرور تھا کہ وہ اپنے بھائی کو بادشاہ مصر کے طریقے کے موافق پکڑتے کیونکہ شاہ مصر کے قانون مین چور کی یہ سزا مقرر تھی کہ اوس سے علاوہ شئی مسروقہ کے اوسکی دوگنی قیمت جرمانے مین لیتے تھے اور کوڑے لگا کے شہر بدر کردیتے تھے اور ایسی سزا ہی سے یوسف علیہ السلام کا مطلب یعنے بنیامین

کا اپنے پاس رکھنا فوت ہوتا تھا پس اس سبب سے آپنے اپنے بھائی کو اوس قانون سے محفوظ رکھا اور جو اللہ تعالے نے چاہا وہ ہوا۔ یعنے بنیامین کے بھائیون کے منھ سے از خود یہ بات نکلی کہ ہمارے بیان چور کو ایک سال کے لیے غلام بناتے ہین اور اللہ تعالے نے اونکے اس قول کو جو حضرت یوسف علیہ السلام کے مقصد کے موافق تھا بادشاہ کا حکم کردیا یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیون کے کہنے کے موافق بنیامین کو ایک سال کے لیے رکھا اور موجب قانون مصر سزا نہ دی اب آگے اللہ تعالے اپنا فضل و احسان ظاہر فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ہم درجے بلند کرتے ہین جسکے لیے چاہین اور ہر خبر جاننے والے سے اوپر ہے ایک خبردار۔ یعنے اللہ تعالے جسے چاہتا ہے بڑے بڑے درجے مرحمت فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے علم و حکمت عطا کرتا ہے جیسا اوسنے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا کہ آپکو درجۂ شاہی کو پہنچایا اور سب بھائیون سے بلند رتبہ دیا اور علم و حکمت اور وحی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا علم بہت بڑا ہے وہ ہر شی کی خبر رکھتا ہے اور اوسکے سوا کوئی بڑا علم والا نہیں اوسکا علم تمام مخلوقات کے علم سے نہایت وسیع اور برتر ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب وہ کٹورا بنیامین کے تھیلے سے نکلا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیون سے فرمایا کہ اے کنعان کے باشندو یہ تمنے کیا بیجا حرکت کی تم تو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہین۔ آپکا فرمان سُنکے وہ سب نادم ہوئے اور بنیامین سے نہایت غصے ہوکے کہنے لگے کہ اے راحیل کے بیٹے تو نے پردیس مین بھی ہمین روسیاہ کرایا اور منھ دکھانے کے قابل نہ رکھا بھلا یہ تو کہہ کہ تو نے کیونکر سب سے چھپا کے کٹورا لے لیا اور ہمنے بھی نہ دیکھا اور جناب یوسف علیہ السلام کو جواب دیا کہ اس راحیل کے بیٹے نے ہمکو سخت عذاب مین مبتلا کیا۔ بنیامین کو اس بات کا کچھ غم نہ تھا کیونکہ وہ اس رمز سے واقف تھے مگر بھائیون کا کلام سخت اور غصہ دیکھ کے کہنے لگے کہ راحیل کے بیٹے نے ہرگز ہرگز تمکو

بلاد مصیبت مین نہین ڈالا بلکہ تم سب راحیل کے بیٹون کو بلا مین پھنساتے رہے پہلے
میرے بھائی یوسف کو حیلے بہانے سے لیجا کے جنگل مین چھوڑ آئے اب مجھے چور بناتے ہو
بنیامین کی اس بات سے وہ سب غصے ہوئے اور بادشاہ سے کہنے لگے قَالُوْٓا اِنْ
یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ یعنے کہنے لگے کہ اگر بنیامین نے چوری
کی تو کوئی تعجب کی بات نہین کیونکہ اسکے بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی یہ
اشارہ اونہون نے جناب یوسف علیہ السلام کی طرف کیا اور اس بارے مین کئی روایتین
ہین کشاف مین لکھا ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام کی خالہ کے گھر مین مرغیان پلی ہوئی
تہین اور آپ خالہ کے گھر مین موجود تھے اتفاق سے ایک سائل آیا اور اوسنے سوال کیا
جناب یوسف علیہ السلام نے ایک مرغی پکڑ کے سائل کو دیدی۔ بھائیون نے آپ پر چوری
کی تہمت لگائی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپکی خالہ کے یہان ایک بت تہا وہ اوسے
اپنے سامنے رکھ کے پرستش کرتی تہین اور اونہین ضعف بصر تہا اتفاق سے آپنے ایکدن
اونہین پرستش کرتے دیکھا تو اوس بت کو توڑ تاڑ کے ادہر اودہر پھینکدیا جب وہ پرستش
سے فارغ ہوئین اور اوس بت کو ڈھونڈا تو نہ پایا پس دشمنون نے آپ پر چوری کی تہمت
لگائی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جب راحیل نے انتقال کیا تو حضرت یوسف کو اونکے
والد نے اپنی بہن کے سپرد کیا اونہون نے آپکی پرورش کی یہانتک کہ آپ پانچ برس کے
ہوئے اوسوقت جناب یعقوب علیہ السلام نے اپنی بہن سے حضرت یوسف علیہ السلام
کو طلب کیا اور فرمایا کہ اب یہ خدا کے فضل سے اس قابل ہوا کہ اسے لکھنے پڑہنے کی تعلیم
دیجائے پس مناسب ہے کہ ہمارے پاس بہیجدو اونہون نے کہا مجھے یوسف سے
اسقدر محبت ہے کہ ایک دم کی جدائی گوارا نہین ابھی مین نہ بہیجونگی جناب یعقوب علیہ
السلام نے اونکا کہنا نہ مانا اور تاکید کی کہ اسطرح بیکار اوقات ضایع کرنا اچھا نہین تم اوسے
بہیجدو کہ اوسکی تعلیم کا بندوبست کیا جائے جب اونہون نے دیکھا کہ حضرت یعقوب

علیہ السلام کسی طور سے نہ مانینگے اور مجھے حضرت یوسفؑ کی مفارقت کی برداشت نہوگی
تورات کو وہ کمر بند جو حضرت اسحقؑ کے ترکے مین ملا تہا حضرت یوسفؑ کے کمر بند مین باندہ
دیا صبح کو جناب یعقوب علیہ السلام اپنے صاحبزادے حضرت یوسفؑ کے لینے کے قصد سے
جب اپنی بہن کے پاس گئے تو اونکو پریشان پایا سبب دریافت کیا کہا میرا کمر بند گم ہوگیا
تہا مین نے سب گہروالون کی تلاشی لی آخر یوسفؑ کی کمر سے ملا - آپ خاموش ہورہے
اور چلتے وقت اونسے کہا کہ جب تک تمہارا جی چاہے یوسفؑ کو اپنے پاس رکہو کیونکہ اوسوقت
کی شریعت مین یہی حکم تہا - خلاصہ یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام جب اونکے بیانات سن چکے
فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ
مَّكَانًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ○ تب آہستہ سے کہا حضرت یوسف نے اپنے
دل مین اور اونکو نہ جتایا کہ تم اور بدتر ہو درجے مین یعنے حضرت یوسفؑ نے اس قصے پر کچہہ
خیال نہ کیا اور بمقتضاے مصلحت خاموش ہورہے اور بہائیون پر یہ بات ظاہر نہ کی بلکہ اپنے
دل مین یون خیال کرنے لگے کہ تم کب اچھے ہو تم نے تو وہ چوری کی کہ مجھے باپ سے چُرایا
کنوین مین ڈالا اور پہر بپوشید بیچ لیا اور اسپر یہ مکر کیا کہ کرتا لہو مین رنگ کے لائے اور باپ
سے کہا کہ اوسے بہیڑیا لے گیا بیشک تم سب سے بدتر ہو درجے اور مرتبے مین اور پہر فرمایا
کہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچہہ تم باتین بناتے ہو - پہر آپنے اپنے خدام کو حکم دیا کہ بنیامین کو لیجاؤ
جب آپکے ملازمین نے بنیامین کو بہائیون سے جدا کیا تو وہ سب بگڑے اور نہایت غصے
ہوئے خصوصًا یہودا نے اس مقدمے مین آپسے سخت گفتگو کی اور اسقدر غصے مین بہرا کہ اوسکے
شانون کے بال کہڑے ہوگئے اور اونمین سے خون ٹپکنے لگا تب حضرت یوسف علیہ السلام
نے اپنے چھوٹے صاحبزادے سے جو کہیل رہا تہا فرمایا کہ اس شخص کی پشت پر ہاتہ پہیرو کے
آپکے صاحبزادے نے ایسا ہی کیا اور یہودا کا غصہ فرو ہوگیا کیونکہ خاندان جناب یعقوب
علیہ السلام مین یہ بات عجائبات سے تہی کہ اگر آپکی اولاد مین سے کسی کو غصہ آجائے اور دوسرا

آپکی اولاد سے اوسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھدے تو اوسکا غصہ فرو ہوجاتا تھا - پھر یہودا نے وہی گفتگو شروع کی اور کہا اے بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑدے ورنہ ایک نعرہ ایسا کرینگے کہ تیرے شہر کی حاملہ عورتون کے حمل ساقط ہوجائینگے اور اوسے پھر ویسا ہی غصہ آیا تب آپنے اپنے صاحبزادے سے کہا اور صاحبزادے نے اوسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا فوراً غصہ جاتا رہا تب یہودا کو حیرت ہوئی اور اوسنے بھائیون سے پوچھا کہ کیا تمنے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تھا بھائیون نے کہا نہین تب یہودا نے کہا کہ بیشک جناب یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین سے یہان کوئی ہے جسنے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور دو دفعہ میرا غصہ فرو ہوا ورنہ یہ بات ہرگز ممکن نہ تھی پھر سہ بارہ یہودا نے بادشاہ سے کہاکہ اے بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑدے ورنہ اچھا نہوگا اور نہایت غصے سے ارادہ کیاکہ تخت پر چڑھ جائے جناب یوسف علیہ السلام نقاب ڈالے ہوئے تخت سے اُترے اور یہودا کو پکڑ کے اوسکے ہاتھ سر پر لاکر زمین پر گرادیا اور کہنے لگے اے کنعانیو تمکو اپنے زور پر بڑا گھمنڈ ہے اور تم سمجھے ہو ہمپر کوئی غالب نہوگا یہ نہین جانتے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک کو دوسرے سے زبردست بنایا ہے - حضرت یوسف علیہ السلام کا زور و قوت دیکھ کے وہ پست ہوا اور سب کے ولولے اور جوش جاتے رہے جب دیکھا کہ اب کوئی زور نہین چلتا تو عاجزی اور نرمی سے پیش آئے اور

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ کہنے لگے اے عزیز اسکا باپ بہت بوڑھا ہے بڑی عمر کا سو تو اسکے بدلے مین ہم مین سے ایک کو رکھ لے یعنے حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے کہاکہ اے عزیز اسکا باپ بہت بوڑھا ہے اور بڑے رتبے والا ہے بعد ہلاک ہونے یوسفؑ کے اوسے بنیامین سے نہایت اُنس اور محبت ہے پس تو بنیامین کے بدلے ہم لوگون مین سے جسے چاہے غلام بنالے مگر بنیامین کو چھوڑدے کیونکہ اوسکے نجانے سے ہمارے باپ کو بڑا صدمہ ہوگا اور باپ سے عہد کرکے ہم اوسے لائے تھے اور تجکو بڑا احسان کرنے والا ہم دیکھتے

ہین۔ کہ اس سے پہلے بہی تو نے ہمارے ساتھہ احسان کیے اور اب بنیامین کو چھوڑ دے اپنا احسان ہم لوگون پر تمام کر۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اونکے جواب مین فرمایا۔ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ○ بولا اللہ پناہ دے اس سے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جسکے پاس پائی اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے۔ یعنے آپنے فرمایا کہ خدا کی پناہ ہم ہرگز ایسا کام نہین کر سکتے کہ بے قصور کسی کو گرفتار کرین ہان جسکے پاس اپنا مال پائینگے اوسے گرفتار کرینگے اور اگر کسی کو بے خطا بے قصور کسی کے بدلے مین پکڑین تو اوسوقت بیشک ہم ظلم کرنے والے ہونگے۔ خلاصہ یہ کہ اون سبھون نے بنیامین کے چھڑانے مین کوئی بات اوٹھا نہ رکھی پہلے بادشاہ سے بزور مانگا اور لڑنے کو طیار ہوئے جب اس سے مطلب نہ نکلا تو منت اور عاجزی سے پیش آئے اسپر بہی کام نہ چلا تو مایوس ہوئے فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ پہر جب نا اُمید ہوئے اوس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کرنے کو۔ یعنے ایک ایسے مقام مین جہان کوئی غیر نہ تہا بیٹھہ کے صلاح کرنے لگے کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے ہر ایک نے اپنی اپنی راے کے موافق بیان کیا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ بولا اونمین کا بڑا کیا تم نہین جانتے کہ تمہارے باپ نے تمسے اللہ کا عہد لیا ہے اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے بارے مین۔ یعنے کہا اونسے جو اون سب مین بڑا تہا یعنے یہودا نے یا روبیل نے کہ اے بہائیو کیا تمکو معلوم نہین کہ ہم سب باپ سے کیسے کیسے عہد و پیمان کر کے بنیامین کو لائے تھے کہ اوسے حفاظت سے لیجائینگے اور راحت و آرام سے آپ تک پہونچا دینگے خدا نے چاہا تو اوسکا بال بیکا ہونے پائیگا اور خداوند تعالےٰ کا عہد دیا تہا اور نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم کہائی تہی اور اس سے پہلے یوسف کے حق مین کیا کچھہ تقصیرین کر چکے ہو اور اب یہ مشکل پیش آئی ہے

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ اَوْ یَحْکُمَ اللّٰہُ لِیْ ۚ وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ○ سو مین نہ سرکون گا اس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجکو میرا باپ یا قضیہ چکا دے اللہ میری طرف اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ یعنے یہودا یا روبیل نے کہا کہ مین اس شہر سے باہر ہرگز ہرگز قدم نہ رکھونگا مگر اوس صورت مین کہ یا تو والد مجھے آنے کی اجازت دین یا یہ کہ خدا تعالے میرے باپ کو بذریعۂ وحی میرے یہان سے جانے کا حکم دے یا کسی صورت سے بنیامین رہائی پائے۔ اور اللہ تعالے بہت اچھا حاکم ہے بے رو رعایت حکم کرتا ہے۔ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ ۚ پھر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی۔ یعنے یہودا نے کہا کہ مین تو اس شہر سے باہر قدم نہ نکالونگا تم سب بھائی ملکے اپنے باپ کے پاس جاؤ اور کہو اے ہمارے باپ آپکے بیٹے بنیامین نے چوری کی وَمَا شَھِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا کُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ○ اور ہمنے وہی کہا تھا جو ہمکو خبر تھی اور ہمکو خبر غیب کی یاد نہ تھی۔ یعنے ہمنے گواہی نہین دی مگر وہ جو ہمین معلوم ہوا کہ بادشاہ کا پیالہ ہمارے سامنے بنیامین کے شلیتے سے نکلا باقی غیب کا حال اللہ تعالے کو معلوم ہے ہم نہین جانتے کہ وہ پیالہ بنیامین نے چرایا۔ یا سہو سے اوسکے شلیتے مین آگیا۔ یا کسی نے جان بوجھ کے اوسکے اسباب مین رکھدیا۔ اور اگر آپکو ہمارے کہنے کا یقین نہین ہے تو وَسْئَلِ الْقَرْیَۃَ الَّتِیْ کُنَّا فِیْھَا وَالْعِیْرَ الَّتِیْٓ اَقْبَلْنَا فِیْھَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور پوچھ لے اوس بستی سے جسمین ہم تھے اور اوس قافلے سے جسمین ہم آئے ہین اور ہم بیشک سچے ہین۔ یعنے آپ شہر مصر مین اپنا آدمی بھیج کے دریافت کر بھیجے یا اون قافلے والون سے پوچھیے جنکے ساتھ ہم مصر سے یہانتک آئے ہین اور وہ آپکے پڑوس مین رہتے ہین۔ اور ہم سب اس بات مین بہت سچے ہین ہرگز ہرگز آپسے جھوٹ نہین کہتے۔ الغرض یہودا کی صلاح سب نے پسند کی اور

ایک قافلے کے ہمراہ جو مصر سے کنعان کو جاتا تھا وہ سب روانہ ہوئے اور کنعان میں پہونچکے اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہودا نے جو کچھ کہا تھا سب بیان کیا جناب یعقوب علیہ السلام کو اس حال کے سننے سے کمال رنج ہوا اور آپ نہایت بیقرار ہوئے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ بولا کوئی نہیں بنالی ہے تمہارے جی نے ایک بات۔ یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونکے بیان کو جھوٹ جانا اور فرمایا کہ کچھہ نہیں بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے واسطے ایک بات بنائی ہے اور آپس میں مشورہ کرکے یہ فقرہ ہمیں سنانے آئے ہو ورنہ بادشاہ مصر کو کیا معلوم ہے کہ چور کو ایک سال تک غلام بنا کے رکھتے ہیں فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○ اب صبر ہی بہتر ہے شاید کہ اللہ تعالے لے آئے میرے پاس اون سب کو وہی ہے خبردار حکمتوں والا یعنے جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اب سوائے صبر و شکر کے مجھے کچھہ کام نہیں اور مجھے اپنے اللہ پر بھروسا ہے اور آپنے خیال کیا کہ اب میری مصیبت انتہا کو پونہچی اور رنج و مصیبت کے بعد اکثر راحت ہوا کرتی ہے پس فرمایا قریب ہے کہ میرا پروردگار اون سبکو یعنے جناب یوسف علیہ السلام اور بنیامین اور اونکے اون بہائیون کو جو مصر میں ہیں جلدتر میرے پاس پھیر لائے بیشک اللہ تعالے میرے رنج و غم اور مصیبت کو خوب جانتا ہے اور وہ بہت بڑا حکمت والا ہے اوسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ اور اولٹا پھرا اونکے پاس سے اور کہا اے افسوس یوسف پر یعنے جناب یعقوب علیہ السلام نے کمال ملال کے باعث اپنے بیٹون کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے افسوس فراق یوسف پر پھر آپ بیت الاحزان میں داخل ہوئے صاحب کشاف لکھتے ہیں کہ جناب رسول مقبول احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جناب یعقوب علیہ السلام کو فراق یوسف علیہ السلام میں کسقدر رنج و غم تھا

جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ستّر ماؤن کے برابر جنکے بیٹے مر گئے ہون - پہر آپنے پوچھا
کہ اونہین ثواب کسقدر ملا کہا ستّو شہیدون کے برابر - واقعی جناب یعقوب علیہ السلام کے
برابر دنیا مین کوئی اسقدر آتش فراق سے سینہ بریان نہین ہوا - لکھا ہے کہ جناب موصوف
چالیس برس کامل آتش فراق یوسف علیہ السلام مین سینہ سوزان رہے اور اس مدت
مین آپکے آنسو خشک نہین ہوئے یعنے کثرت گریہ و بکا سے اس مدت مین کسی وقت
آنسو نہین تھمے اور ایک روایت مین ہے کہ ابتداء فراق سے زمان وصال تک
اسّی برس گذرے مگر آپکو ایکدم رونے سے فرصت نہ تھی - روایت ہے کہ جب آپ اپنے
بیٹون سے منہ پہیر کے بیت الاحزان مین داخل ہوئے تو نہایت غمگین اور اوداس
تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا کہ کچھہ ضرورت ہو تو مجھسے فرمائیے
آپنے کہا کہ مجھے اللہ کے سوا کسی سے کوئی حاجت نہین ہان اگر پروردگار ملک الموت
کو میرے پاس بہیجدے تو اوس سے ایک بات دریافت کرون لکھا ہے کہ اوسی وقت
ملک الموت بفرمان باری تعالے آپکی طلبی کے موافق آپہنچے اور آپنے اونہین پروردگار
کی قسم دیکے پوچھا کہ تمنے یوسف کی جان تو نہین نکالی اونہون نے جواب دیا کہ مین نے
اونکی روح نہین قبض کی اور وہ دنیا مین بہت آرام سے ہین اللہ تعالے نے اونہین
ملک و مال جاہ و حشم مال و دولت سب کچھہ دیا ہے آپنے فرمایا وہ کہان ہے کہا یہ نہ
پوچھیے بلکہ اللہ تعالے سے اونہین طلب کیجیے وہ آپکو جلد تر اونکے وصال سے کامیاب
کریگا اور اب وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ آپ اوس سے ملین - اس بات کے سننے سے
کچھہ تشفی ہوئی مگر شفقت پدری نے مجبور کیا اور دنیا مین کے تازہ صدمے نے غم یوسف
علیہ السلام کو دوگنا کر دیا نہایت بے قرار ہوکے روئے وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ
الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ۝ اور سفید ہوگئین آنکھین اوسکی غم سے سو وہ آپ کو
گھونٹے رہا تھا - یعنے اسی رنج و غم مین روتے روتے جناب یعقوب علیہ السلام کی آنکھین

سفید ہوگئیں بینائی جاتی رہی اور آپکو اپنے صاحبزادوں پر بیحد غصہ تھا لیکن ظاہر نفرماتے تھے بلکہ دل ہی دل میں ضبط کرکے رہجاتے تھے۔ اور کظیم کے یہی معنے ہیں کہ غم و غصے کو ضبط کرے اور ثابت قدم رہے۔ جب آپکے صاحبزادوں نے یا اسفا کا نعرہ آپکی زبان مبارک سے سنا اور آپکو نہایت مضطر پایا قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ۝ کہنے لگے قسم اللہ کی تو نہ چھوڑے گا یاد یوسف کی جب تک کہ گل جاوے یا ہوجائے مردہ۔ یعنے آپکے صاحبزادوں کو اس حال کے دیکھنے سے رنج ہوا اور انہوں نے آپسے کہا کہ اے والد بزرگوار آپکو یہ غم اور بیقراری کب تک رہیگی اسقدر عرصہ گذرا اور ابتک آپکا وہی حال ہے بلکہ آپکا غم دن دونا رات چوگنا ہوتا چلا جاتا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس رنج و غم کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں گے یہانتک کہ آپکو مرض شدید قریب بہ ہلاکت کردے یا آپ ہلاک ہونے والوں میں سے ہوجائیں۔ آپنے جواب دیا قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ۔ بولا میں تو کھولتا ہوں اپنا احوال اور غم اللہ ہی کے پاس۔ یعنے آپنے فرمایا کہ اے بیٹو میرے ہیں اپنے رنج و غم کی شکایت اپنے پروردگار سے کرتا ہوں کیونکہ اب مجھہ میں ضبط و تحمل کی طاقت نہیں رہی اور سوائے خدائے تعالےٰ کے مجھے غیر سے کوئی شکوہ اور شکایت نہیں اسلیے کہ سوای پاک پروردگار کے کسیکا مقدور نہیں کہ بیکسوں کے کام بنائے اور بیچاروں کی مدد کرے۔ اور تم مجھے اس غم و بیقراری میں رہنے دو تمہیں اس سے کیا کام ہے اور نہیں تم سے کچھہ کہتا ہوں۔ اور حزن اور بث اوس غم کو کہتے ہیں جسکا چھپانا امکان بشری سے باہر ہے۔ پھر آپنے یہ دعا کی ؎

چارہ سازی کر مری بیچارہ ہوں	اے مرے مولےٰ بہت آوارہ ہوں
دیدۂ غم دیدہ کو دیدار دے ؟	جلوہ دکھلا طالب نظارہ ہوں ؟

لکھا ہے کہ جب جناب یعقوب علیہ السلام نے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا پروردگار نے وحی بھیجی کہ اے یعقوب ؑ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی کہ اگر یوسف ؑ اور بنیامین

مر بھی گئے ہوتے تو مین تیرے اس نالے کے سبب سے جو تو نے کیا اون دونون کو
زندہ کر کے تیرے پاس بھیجتا پس اس خوشخبری سے بہت مسرور ہوئے اور اپنے بیٹون
سے کہا کہ وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿﴾ اور جانتا ہون مین اللہ کی طرف
سے جو تم نہین جانتے یعنے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی جو کچھ مجھے بتایا ہے وہ تم نہین
جانتے یعنے جناب یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا اونکے
پاس پہونچنا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جناب یعقوب علیہ السلام کے پاس ایک دن
ہمسایون کے دنون مین سے ایک شخص آیا اور اوسنے آپکو مغموم پریشان دیکھ کے سبب
دریافت کیا۔ آپنے کہا کہ یوسف کے غم مین آنکھین گئین اور بنیامین کے صدمے نے
کمر خم کر دی۔ آپ یہ باتین کر رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ پروردگار
سلام فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کیون تم ہمارا شکوہ غیرون سے کرتے ہو اور کسواسطے ہمسے
نہین کہتے کہ ہم تمہارے سب رنج وغم دور کرین پس آپنے کہا اِنَّمَاۤ اَشۡكُوۡا بَثِّيۡ وَحُزۡنِيۡۤ
اِلَى اللّٰهِ اور نہایت نادم ہوئے استغفار کی اور اوسدن سے آپنے یہ بات اختیار کی کہ جب
کوئی آپسے رنج وغم کا باعث پوچھتا فرماتے اِنَّمَاۤ اَشۡكُوۡا بَثِّيۡ وَحُزۡنِيۡۤ اِلَى اللّٰهِ پھر آپنے
زاری کی اور اپنے پروردگار سے عرض کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھپر رحم کر اور میرے
دونون فرزندون کو مجھسے ملا دے حکم ہوا کہ اے یعقوب اسقدر پریشان نہو جلد تر اپنے
فرزندون کو پہونچوگے مگر تمکو چاہیے کہ مسکینون کو کھانا کھلاؤ۔ اور جبرئیل علیہ السلام نے آپسے
کہا کہ آپکو اس رنج وغم کا باعث بھی معلوم ہے آپنے کہا نہین جبرئیل نے کہا آپکو خیال نہین
کہ ایک مرتبہ آپنے بکری ذبح کی اور اوسکے بھون کے نوش فرمایا اور اپنے پڑوسی مسکین کو
کہ روزہ دار تھا اوسمین سے کچھہ نہ دیا۔ باوجودیکہ اوسنے آپسے سوال بھی کیا مگر آپنے کچھہ التفات
نہ فرمائی اور وہ مسکین ناخوش ہوکے چلا گیا۔ اسی باعث سے آپ اس رنج مین مبتلا ہوئے۔ اور
بعضے کہتے ہین کہ آپنے ایک لونڈی کے لڑکے کو اوس سے جدا کر کے بیچڈالا تھا اور وہ اوس

ذبح کرکے کہ غم سے تمام عمر روتی رہی پس حق تعالے نے آپکو اوسنے ہی زمانے تک فراق
یوسف علیہ السلام مین مبتلا کیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپکے یہان ایک گائے تھی
اوسکے بچے کو اوسکے سامنے آپنے ذبح کرڈالا اور اوسپر کچھہ ترس نہ کھایا اس سبب سے فراق
یوسف علیہ السلام مین مبتلا ہوئے۔ القصہ جب جناب یوسف علیہ السلام کا زندہ اور سلامت ہونا
حضرت یعقوب علیہ السلام کو ملک الموت اور جبرئیل علیہم السلام سے معلوم ہوا تو آپنے اپنے
صاحبزادون سے کہا یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ
وَلَا تَایْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اوسکے
بھائی کی اور نا امید نہو اللہ کے فیض سے۔ یعنے اللہ پر بھروسہ کرکے جاؤ اور حضرت یوسف
اور بنیامین کو ڈہونڈہو تلاش کرو اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْكٰفِرُوْنَ۝ بیشک نا امید نہین ہوتے اللہ کے فیض سے مگر کافر لوگ۔ جب آپنے
بیٹون سے یہ بات فرمائی تو اونہون نے کہا آپکا فرمان بجا اور درست ہے مگر کہین مرگئے
ہوئے بھی جیتے ہین مدت ہوئی یوسف کو بھیڑیا لے گیا اوسکی خاک تک باقی نہوگی ہم کسے
ڈہونڈہنے جائین اور آپ ناحق اپنی جان دیے دیتے ہین اس سے کیا حاصل ہے
تب آپنے ایک محبت نامہ شاہ مصر کے نام لکھا اور شمعون کے حوالے کیا اور فرمایا کہ یہ خط
مصر کے بادشاہ دو۔ خلاصہ اوسکا یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یعقوب اسرائیل اللہ
بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے بعد سلام کے بادشاہ مصر کو معلوم ہو
کہ اے عزیز مین اوس خاندان سے ہون کہ جسپر ہمیشہ بلا موکل رہتی ہے خوشی اور غم بلکہ ہر حال
مین خدائے تعالے ہمکو آزماتا رہتا ہے اور ہر وقت و ہر حال مین ہمارا حامی و مددگار وہی ہے
کافرون نے میرے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ پانوٗن باندہ کے اونہین آتش نمرود
مین ڈالا حق تعالے نے اپنے فضل و کرم سے نجات دی اور آگ کو گلزار کردیا۔ میرے
باپ اسحق کے حلق پر چھری رکھی گئی حق تعالے نے اونکے بدلے دنبا بھیجا اور اونکو بچا لیا

میرا ایک بیٹا تہا جو مجہے سب بیٹون سے زیادہ پیارا اور محبوب تہا اوسکے بہائی اوسے ہمرا
ہین لے گئے اور وہان سے جب آئے تو اوسکا کرتا خون آلود مجہے دکہایا اور کہا اوسکو
بہیڑیا لے گیا۔ مجہے اوسکی جدائی کا اسقدر غم ہوا کہ روتے روتے اندہا ہوگیا۔ ابہی اوس
غم سے نجات نہوئی تہی کہ اوسکا دوسرا بہائی جسکے دیکہنے سے مجہے تسکین ہوتی تہی اوسے
تیرے کہنے سے اوسکے سب بہائی لے گئے اور مجہسے آکر بیان کیا کہ اوسنے بادشاہ کا کٹورا
چُرایا اور بادشاہ نے اوسے قید کرلیا پس مطلب یہ ہے کہ اس خط کے دیکہتے ہی میرے
بیٹے کو بہیجدے کیونکہ نہ ہم چور ہین اور نہ ہمارے خاندان مین کوئی چور ہے اور اوسکے
نہونے سے میرا رنج و غم حد سے زیادہ ہوگیا ہے اور اگر میرے بیٹے کو نہ بہیجے گا تو مین
تیرے لیے بد دعا کرونگا کہ اوسکا اثر سات پشت تک پونہچیگا۔ مین نے تجہے خبر دیدی
آگے تو مختار ہے۔ والسلام۔ پہر آپنے کچہہ پونجی پشمینہ اور روغن اور پنیر وغیرہ دیکے اونکو
جانب مصر روانہ کیا اور وہ سب منزلین طے کرکے مصر مین پونہچے اور اپنے اوس بہائی کے
پاس جو بنیامین کے سبب سے مصر مین رہگیا تہا گئے اور اوس سے سب حال بیان کر
اوسے ہمراہ لے حضرت یوسف علیہ السلام کے درِ دولت پر حاضر ہوئے۔ فَلَمَّا
دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا
بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ط پہر جب داخل
ہوئے اوسکے پاس بولے اے عزیز پڑی ہے ہمپر اور ہمارے گہر پر سختی اور لائے ہین
ہم پونجی ناقص سو پوری دے ہمکو بہرتی اور خیرات کر ہمپر یعنے جب فرزندان یعقوب
اپنے والد کا نامہ اور مختصر تحفے لے کے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت مین حاضر
ہوئے تو اوس نامے کو بادشاہ کے تخت پر رکہدیا اور کہنے لگے اے عزیز ہم اور ہمارے
گہر والے سخت پریشان اور حیران ہین اور کہانے پینے تک کو ہمارے پاس کچہہ نہین اور ہم
جو کچہہ لائے ہین وہ نہایت حقیر اور ناقص ہے پس ہمین غلے کے پیمانے دیجیے اور ہمپر

خیرات کیجیے یعنے یونجی ہماری ناقص اور قلیل ہے اسے قبول کیجیے اور ہمین اپنے حوصلے کے موافق غلہ دیجیے اسواسطے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ○ بیشک اللہ تعالے جزاے خیر دیتا ہے خیرات دینے والون کو جو زیادتی کے ساتھہ خیرات دیتے اور مسکینون کے دل خوش کرتے ہین۔ جناب یوسف علیہ السلام نے اون سب کے بیان سنے اور نامۂ نامی جناب یعقوب علیہ السلام اوٹھا کے دیکھا آنکھون سے لگایا اور بوسہ دیا جب اوسکا مضمون پڑہا تو بے قرار ہوگئے اور بہت روئے قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ○ کہا کچھہ خبر رکھتے ہو کیا کیا تمنے یوسفؑ سے اور اوسکے بہائی سے جب تمکو سمجھہ نہ تھی۔ یعنے آپنے فرمایا کہ تمنے جو سلوک یوسفؑ اور اوسکے بہائی کے ساتھہ کیے وہ تمہین یاد ہین۔ یہ بات آپنے مجملاً صرف اونکے یاد دلانے کے لیے فرمائی کیونکہ وہ تو سب کرہی چکے تھے اور بخوبی جانتے تہے کہ ہمنے جناب یوسفؑ کو سخت تکلیفین دین اور اونکے بہائی کو بہت ذلیل وخوار سمجھا اور آپنے براہ شفقت یہ بہی فرمایا کہ یہ امور تم سے بوجہ جہالت یعنے نوجوانی اور شوخی کے ہوئے اور شاید اب تمنے اونسے توبہ کرلی ہوگی۔ پہر آپنے نقاب چہرۂ مبارک سے اولٹ دی اور تاج شاہی اوتار کے تخت پر رکھدیا۔ بہائیون نے جب چہرۂ مبارک دیکھا پہچان لیا قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ بولے کیا سچ توہی ہے یوسف۔ یعنے آپ ہی یوسف ہین کیونکہ آپکے سوا یہ حسن وجمال دوسرے کو کہان نصیب اور ایک روایت مین ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام نے نقاب چہرے سے اوٹھا کے تبسم فرمایا پس آپکے دندان مبارک جو سلک گہر سے کہین افضل تھے نور افشان ہوئے اور بہائیون نے پہچان کے کہا کہ آپ ہی یوسف ہین قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا فرمایا آپنے کہ مین یوسفؑ ہون اور یہ میرا بہائی بنیامین ہے بیشک اللہ جل شانہ نے ہمپر احسان کیا اور ہمکو سب آفتون اور بلاؤن سے بچاکے بزرگی اور مرتبہ دیا۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ

وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ بیشک جو کوئی پرہیزگار ہو
اور ثابت رہے تو اللہ نہین کھوتا حق نیکی والون کا۔ یعنے جو کوئی پرہیزگاری کرے اور
اللہ سے ڈرے اور صبر کرے تو اللہ نہین ضایع کرتا ثواب نیکی کرنے والون کا۔ القصہ جب
بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو بے نقاب دیکھہ کے پہچانا تو تخت کی جانب سر جھکایا
اور چاہا کہ آپکے قدم مبارک کو چومین اور بوسہ دین پس آپ فوراً تخت سے اوترآئے
اور سب بہائیون سے بغلگیر ہوئے قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِن
كُنَّا لَخَاطِئِينَ ○ بولے قسم اللہ کی البتہ تجھکو پسند رکھا اللہ نے ہمسے اور ہم تھے چوکنے
والے۔ یعنے کہا حضرت یوسفؑ کے بہائیون نے کہ قسم خدا کی اس حسن وجمال اور نیک
سیرتی وکمال کے ساتھہ اللہ تعالے نے آپکو ہمپر برگزیدہ کرلیا اور ہم بیشک خطاوار ہین
بہ سبب اون کامون کے جو ہمنے کیے اور وہ سب اپنے افعال سے نادم ہوئے اور رونے
لگے قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ ○ کہا کچھہ الزام نہین تمپر آج بخشے اللہ تمکو اور وہ ہے سب مہربانون
سے مہربان۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھہ تمنے میرے ساتھہ کیا
اوسکے عوض آج مین تمہین کچھہ نہین کہتا اور نہ کوئی الزام دیتا ہون اور نہ اس بات کا
تذکرہ تمہارے منہ پر کرونگا اللہ تعالے تمکو بخشے اور معاف کرے کہ تم اپنا قصور مانتے اور
اوسکا اقرار تو کرتے ہو اور اللہ تعالے بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور آپنے اپنے
بہائیون کی بہت خاطر کی اور نوازش بزرگانہ سے پیش آئے یہانتک کہ وہ سب اپنے
قصور بھول گئے اور آپکے ملنے سے نہایت خوش ہوئے اونکے پژمردہ دل آپکے
کلام محبت التیام سے تازے ہوئے اور چہرے بشاشی سے پر رونق ہوئے۔
پہر آپنے اپنے والد ماجد کا حال پوچھا اونہون نے سب کیفیت گذارش کی۔ آپ بہت رنجیدہ
ہوئے اور اپنے بہائیون سے فرمایا۔ اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ

عَلٰی وَجْهِ أَبِیْ یَأْتِ بَصِیْرًا ۚ وَأْتُوْنِیْ بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِیْنَ ۝ لیجاو یہ
کرتا میرا اور ڈالو میرے باپ کے مُنہ پر کہ چلا آئے آنکھوں سے دیکھتا اور لے آؤ میرے
پاس اپنا سارا گھر۔ یعنے آپنے فرمایا کہ اب تم میرا کرتا لے جاؤ اور جناب والد ماجد کے مُنہ پہ
ڈالدو خدا کے فضل سے اونکی آنکھیں روشن ہوجائینگی پھر تم اونکو اور اپنے سارے
گھر بار کو لے کے میرے پاس چلے آنا۔ لکھا ہے کہ وہ کرتا جو آپنے بھائیوں کے ہاتھہ روانہ کیا تھا حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا جب کافرون نے آتش نمرود مین آپکو ڈالا اوسوقت حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے بحکم باری تعالے جنت سے لاکے آپ کو پہنایا تھا اور وہ حضرت اسحاق
کو ملا اور حضرت اسحاق سے حضرت یعقوبؑ کے پاس آیا اور آپنے بمقتضاے محبت حضرت
یوسفؑ کے بازو پر باندہ کے اونہیں بھائیون کے ہمراہ کیا جب بھائیون نے جناب یوسف
علیہ السلام کو برہنہ کر کے کنوین مین ڈالا تو حضرت جبرئیلؑ نے بازو سے کھول کے آپکو پہنایا
اور وہ آپکے آنسوؤن سے تر ہوا۔ اور اوسکا یہ خاصہ تھا کہ جب کسی بیمار یا مبتلاے بلا پر ڈالا
جاتا تھا تو فوراً اوسے آرام ہوجاتا تھا۔ حق تعالے نے حضرت یوسف علیہ السلام پر وحی بھیجی
کہ اسے یوسفؑ وہ کرتا جلد اپنے باپ کے پاس روانہ کرو اور آپنے حسب بیان مذکورہ بھائیون
کے حوالے کیا تو یہودا نے کہا کہ یہ کرتا مجھے دیجیے کیونکہ پہلے بھی خون آلود پیراہن مین لے گیا
تھا جس سے والد ماجد کو اسقدر رنج ہوا کہ آجتک باقی ہے پس اگر یہ کرتا مین لے جاؤنگا
تو وہ مجھسے خوش ہونگے اور اس پیراہن کی خوشی مین اوس پیراہن کا غم بھول کے میرے
قصور سے درگذر فرمائینگے پس آپنے وہ پیراہن یہودا کو دیا اور سامان سفر اونکے لیے
طیار کرا دیا یہودا اس امر سے نہایت خوش ہوئے اور بھائیون کو ہمراہ لے مصر سے نکل
کنعان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ وہ کرتا ایک غلام کے ہاتھہ
آپنے روانہ کیا۔ اوسکا قصہ اسطور سے ہے کہ جب بنیامین پیدا ہوئے اور اونکی والدہ ماجدہ
جنت کو سدہارین تو حضرت یعقوبؑ نے بنیامین کو دودہ پلوانے کے لیے ایک کنیز خریدلی

اور اوسکے چھوٹے بچے کو جسے وہ بہت چاہتی تہی اس خیال سے بیچ ڈالا کہ اوسکا سب دو
بنیامین کے حصے مین آئے اور اوس کنیز کو اپنے بچے کی جدائی کا سخت صدمہ ہوا اوسنے
دعا کی کہ پروردگار جیسا انہون نے میرے بچے کو مجھسے جدا کرکے میرا دل تڑپایا اور اوسکے
فراق مین مجھے پہڑکایا تو ہی انہین اسیطرح سے تڑپا۔ دعا اوسکی قبول ہوئی اور ہاتف غیب
نے ندا کی کہ جسے حضرت یعقوبؑ بہت دوست رکھتے ہین وہ کچھہ ہی دن مین اونسے جدا ہوا
چاہتا ہے۔ لکھا ہے کہ اوس کنیز کے لڑکے کا نام بشیر تہا جب وہ بڑا ہوا تو ایک تاجر نے
اوسے مصر مین حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتھہ فروخت کیا اور جب آپ مصر مین مقیم ہوئے
تو اوسے اپنا ندیم بنایا اور آپ اوس سے بہت اُنس رکھتے تھے اور وہ بھی فرمانبرداری غربت
امانت داری خیر خواہی سے آپکے احکام بجا لاتا تہا لیکن آپکو اس بات کا گمان ہی نہ تہا کہ
یہ وہی غلام ہے جسے جناب یعقوب علیہ السلام نے بیچا تہا پس جناب یوسف علیہ السلام نے
اپنا کرتا اُسے دیکے کنعان کو روانہ کیا سو وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ اور جب جدا ہوا قافلہ
یعنے جب قافلے والے شہر مصر سے باہر ہوئے اور کنعان کے راستے پر آئے تو باد صبا نے
حق تعالےٰ سے اجازت لے کے جناب یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو حضرت
یعقوب علیہ السلام کے دماغ مین پونہچائی تو آپ خوش ہوئے قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ
رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ○ کہا اونکے باپ نے یعنے حضرت یعقوب
علیہ السلام نے اون لوگون سے جو اونکے پاس حاضر تھے کہ بیشک مجھے اسوقت یوسف
کی خوشبو آتی ہے مگر تم کب مانوگے بلکہ کہوگے بڑہاپے کے باعث فتور عقل ہے اور اوس
خوشبو کے پہچاننے کا باعث یہ تہا کہ وہ کرتا بہشت کا تہا جب اوس کرتے کی خوشبو آپکو
معلوم ہوئی تو آپ سمجھگئے کہ بہشت کی خوشبو یوسف علیہ السلام کے سوا دوسرے مین نہین
پس آپنے فرمایا مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ
الْقَدِيْمِ ○ بولے وہ لوگ یعنے حاضرین اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پوتے

کہ خدا کی قسم آپ اب تک اپنی پرانی غلطی میں ہیں کہ سوائے ذکر یوسفؑ کے کوئی بات نہیں
کرتے اور باوجود گذرنے مدت مدید کے اب بھی یوسفؑ کی بو آپکو آتی ہے اور آپ حد سے
زیادہ مشتاق ملاقات میں۔ القصہ جب بشیر حسب فرمان یوسف علیہ السلام وہ کرتا لے
کے کنعان میں پونہچا تو اوسنے دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ایک عورت کپڑے دہو رہی ہے
اور وہ بشیر کی ماں تھی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے کپڑے دہو رہی تھی بشیر نے اوس
سے کہا کہ مجھے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جانا ہے اگر تمکو اونکا مکان معلوم ہو بتادو
اوسنے سر اوٹھا کے بشیر کو دیکھا اور کہا کہ تجھے اون سے کیا کام ہے وہ تو اپنے غم میں ایسے
مبتلا ہیں کہ کسی سے بات تک نہیں کرتے۔ بشیر نے کہا میں جناب یوسف علیہ السلام کے
پاس سے آیا ہوں اور اونکا پیغام لایا ہوں۔ یہ سنتے ہی وہ بیقرار ہوئی اور ایک چیخ مار
کے کہنے لگی کہ اے پروردگار تیرا وعدہ خلاف نہیں۔ بشیر کو حیرت ہوئی اور اوسنے پوچھا
کہ وہ کیا بات ہے اوس عورت نے اپنا سب احوال جیسا کہ مذکور ہوا کہہ سنایا پھر بشیر نے پوچھا
کہ تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے اوسنے کہا بشیر یہ سنتے ہی بشیر نہایت خوش ہوا اور اوسنے
کہا کہ میں ہی تیرا بیٹا ہوں اور میرا ہی نام بشیر ہے جلد آ مجھسے مل کہ میں بھی تیرے
بغیر بیقرار تھا۔ پس وہ دوڑی اور بشیر کو گلے سے لگایا اور نہایت خوش و خرم اوسے اپنے
ہمراہ جناب یعقوب علیہ السلام کے پاس لے آئی اور اطلاع دی آپ چاہتے تھے کہ کلام
کریں مگر غش آگیا اور بیہوش ہو کے گر پڑے۔ جب افاقہ ہوا بشیر نے پیراہن یوسفی
آپکے چہرے پر ڈالا اور اللہ تعالےٰ نے آپکی آنکھیں روشن کردیں اور آپ نہایت خوش و
خرم ہوئے بشیر سے حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات پوچھتے تھے اور خوش ہوتے
تھے۔ اور پہلی روایت اس طور پر ہے کہ یہودا جناب یوسف علیہ السلام سے وہ کرتا لے کے
نہایت عجلت سے روانہ ہوئے اور جلد جلد منزلیں طے کرتے ہوئے کنعان میں پونہچے

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ پس جب آیا

بشیر یعنے یہودا کرتا لے گئے تو اونکے پہونچتے ہی وہ کرتا اپنے باپ کے مُنہ پر ڈالا پس جناب یعقوب علیہ السلام بینا ہوگئے اور اچھی طرح دیکھنے لگے۔ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ إِنِّيٓ أَعۡلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ ○ کہا اپنے پوتون سے کیا مین نہین کہتا تہا تمسے کہ مین جانتا ہون اللہ کی طرف سے بواسطہ وحی اور الہام کے وہ باتین جو تم نہین جانتے یعنے جناب یوسُف کا زندہ ہونا اور پہر آپسے ملنا۔ اور یہ خبر سنتے ہی وہان بہت لوگ جمع ہوگئے اور حضرت کے صاحبزادے بہی جو راستے مین تہے آپہونچے اور نہایت عجز سے آپکے قدمون پر گرے اور قَالُوا يَـٰٓأَبَانَا ٱسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَآ إِنَّا كُنَّا خَـٰطِـِٔينَ ○ کہنے لگے اے باپ ہمارے بخشش مانگ خدا سے تعالےٰ سے ہمارے گناہون کی بیشک ہم گناہگار ہین اور ہمنے یوسُف کے حق مین بڑی خطا کی قَالَ سَوۡفَ أَسۡتَغۡفِرُ لَكُمۡ رَبِّيٓۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ○ کہا یعقوب علیہ السلام نے قریب ہے کہ مین بخشش مانگونگا اپنے رب سے تمہارے لیے بیشک وہ پروردگار توبہ کرنے والون کے گناہونکو بخشتا ہے اور اپنے بندون پر نہایت مہربان ہے اونکی سختیان دور کرتا ہے۔ لکھا ہے کہ آپنے اپنے صاحبزادون کے لیے اوسوقت دعا نہ کی بلکہ اس خیال سے تاخیر فرمائی کہ سحر کے وقت دعا فرمائینگے اسلیے کہ دعاے سحر اللہ تعالےٰ کے یہان زیادہ تر مقبول ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ آپنے اس خیال سے تاخیر کی کہ جناب یوسف علیہ السلام سے بہی دریافت فرمالین کہ اونہون نے بہی اپنے بھائیون کا تصور معاف کیا یا نہین اور صحیح روایت یہی ہے کہ جبتک آپ مصر مین نہین پہونچے اونکے واسطے دعا نہ کی۔ اور جب مصر مین داخل ہوئے تو ایک رات نماز تہجد کے واسطے اوٹھے اور نماز سے فارغ ہوکے قبلہ رو کہڑے ہوئے آپکے پیچھے جناب یوسف علیہ السلام تھے اور اونکے پیچھے اور سب صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام دعا کرتے تھے اور سب صاحبزادے آمین کہتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے آپکی دعا قبول کی

اور اون سب کے قصور معاف کیے۔ لکھا ہے کہ جب یعقوب علیہ السلام بینا ہوئے اور آپنے
بشیر کو دیکھا تو فرمایا تو کون ہے اوسنے عرض کی مین وہ ہون جسے آپنے مان سے جدا
کر کے بیچڈالا تہا۔ اور میرا نام بشیر ہے۔ آپ یہ بات سنکے رونے لگے اور فرمایا کہ بیشک مین نے
تیرے حق مین بُرا کیا اور مین فراق کی تکلیف سے ناواقف تہا۔ پہر آپنے اوس سے
پوچھا تجھے کوئی حاجت ہے اوسنے عرض کی کہ مجھے کوئی حاجت نہین ہان خاتمہ بخیر
ہونے کے لیے دعا کیجیے آپنے فرمایا کہ جسطرح تو نے مجھے خوش کیا اللہ تعالے تجھے خوش
رکھے اور تیرا خاتمہ بخیر کرے پہر اوسنے اور آپکے سب صاحبزادون نے عرض کی کہ جناب یوسف
علیہ السلام نے التماس کی ہے کہ میرا ارادہ خود حاضر ہونے کا تہا مگر پروردگار نے مجھے حکم
حکم دیا کہ مین آپکو مصر مین آنے کی تکلیف دون لہذا امیدوار ہون کہ آپ مع تمام متعلقین کے
مصر مین تشریف لائیے۔ پس آپنے مصر کی روانگی کا قصد فرمایا اور تمام متعلقین عزیز و اقارب
نوکر چاکر دوست احباب اور جن لوگون سے کچھ بہی تعلق تہا سب آپکے ہمراہ چلنے کو طیار ہوئے
جناب یوسف علیہ السلام نے بہی دو سو سواریان اور سامان سفر آپکے واسطے بشیر کے ہمراہ
مصر سے روانہ کیا تہا۔ القصہ جناب یعقوب علیہ السلام مع اپنے سب ہمراہیون کے مصر
کی طرف روانہ ہوئے لکھا ہے کہ وہ سب مرد و زن تعداد مین چار سو تھے منزل بمنزل طے
کرتے ہوئے جب مصر کے قریب پونہچے تو بشیر نے آگے جا کے جناب یوسف علیہ السلام کو خبر
دی۔ جناب یوسف علیہ السلام نہایت خوش ہوئے اور آپنے فوج کو استقبال کا حکم دیا سوار
مسلح زرق برق عربی گہوڑون پر سوار نہایت تزک و احتشام سے آپکے استقبال کے لیے
روانہ ہوئے جب آپکے قریب پونہچے سب نے سلام کیا اور قدمبوس ہوئے آپنے فرمایا تم
کون لوگ ہو عرض کی ہم حضرت یوسف کی فوج کے سوار ہین القصہ جسقدر آپ آگے بڑہتے
تھے انبوہ در انبوہ پلٹنین اور سوار و پیادے آپکے استقبال کو آتے اور آپکی سواری کے
ہمراہ چلتے تھے جب مصر سے بہت قریب ہوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ

ریان سے کہا کہ میرا باپ خدا کا پیغمبر ہے اور پیغمبروں کی اولاد سے ہے آج شہر کنعان سے
مع اپنے متعلقین کے مصر میں آیا ہے اوسکے استقبال کے لیے آپکو بھی شہر کے باہر چلنا
چاہیے القصہ جناب یوسف علیہ السلام بادشاہ ریّان اور مصر کے شریفون اور امیرون اور
رئیسون کو ساتھ لے لشکر عظیم آراستہ کر بڑے جاہ وحشم فوج وخدم سے اپنے والد بزرگوار کے
استقبال کے لیے شہر کے باہر آئے اور جناب یعقوب علیہ السلام مع اپنے فرزندون اور
ہمراہیون کے ایک ٹیکرے پر چڑھ کے اونکے لشکر اور سواری اور ہجوم وبام اور انتظام
کو دیکھتے اور خوش ہوتے تھے کثرت جلوس ملوکانہ اور فوج ولشکر شاہانہ دیکھ کے تعجب
فرمانے لگے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ اس لشکر کو ملاحظہ کر کے اسقدر تعجب نہ
کیجیے ذرا نظر اوٹھا کے دیکھیے کہ ملائکہ کے لشکر زمین وآسمان میں کسقدر کثرت سے آپکی
خوشی کے باعث مسرور وخرم شادان وفرحان موجود ہین اور آپکے غم سے جسقدر غمگین
تھے اوسیقدر آپکی خرمی سے آج خوش ہین۔ خلاصہ یہ کہ جب جناب یوسف علیہ السلام کی
سواری قریب آئی اور آپنے اونکو شان وشوکت الملباس شاہانہ سے نہایت آراستہ
وپیراستہ دیکھا تو دریافت کیا کہ کیا یہی بادشاہ مصر ہے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت
یہ آپکے فرزند دلبند جناب یوسف علیہ السلام ہین۔ آپ اونھین دیکھ کے نہایت خوش ہوئے
جب حضرت یوسف علیہ السلام کی سواری بہت ہی قریب آئی اور آپکی نظر اونپر پڑی دیکھتے
ہی جوش محبت سے بے قرار ہو گئے اور بہت جلد اپنے مرکب سے اوتر کے آگے چلے
اور ادھر یوسف علیہ السلام بصد شوق قدمبوس نہایت عجلت سے گھوڑے سے
اوترے پھر کیا تھا تمام امیر وشریف رئیس وسردار فورًا اپنی اپنی سواریون سے اتر پڑے
ایک ہجوم ہو گیا اور حق تعالے نے فرشتون کو حکم دیا کہ تم بھی زمین پر اوترو پس جناب
یعقوب اور یوسف علیہما السلام دوڑ کے گلے ملے اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا
کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ یعنے سلام ہو تجھپر اے غمون کے مٹانے والے

اور فرط خوشی سے گلے مل کے اسقدر روئے کہ تمام حاضرین روتے تھے یہانتک کہ فرشتون کو بھی یہ حال دیکھکے رونا آیا۔ پہر روتے روتے حضرت یعقوب علیہ السلام بیہوش ہوگئے اور جناب یوسف علیہ السلام نے اونکا سر مبارک اپنے زانو پر رکھ لیا اور گلاب وکیوڑا چھڑکا یہانتک کہ ہوش وحواس درست ہوئے۔ لکھا ہے کہ میدان مین ایک شامیانہ وسیع نصب کیا گیا تہا وہان دونون صاحب بروقت ملاقات جلوہ افروز تھے ان دونون کی الفت ومحبت دیکھکے لوگون کو تعجب ہوتا تہا اور کہتے تھے کہ اے اللہ اسقدر الفت دنیا مین شاید دوسرے کو نہوگی ہر فرد بشر اس حال کے دیکھنے سے مسرور تہا اور کہتے تھے **نظم** ؎

چہ خوش حالست روے دوست دیدن	پس از ہجرے بہ یک دیگر رسیدن
شراب خوش دلی را نوش کردن	بہ شادی دست در آغوش کردن
بہ کامے دل زمانے آرمیدن	بہم گفتن سخن وز ہم شنیدن
ز دلبر حالِ دل آغاز کردن	ز عاشق دفترِ غم باز کردن ؎

لکھا ہے کہ شہر مصر کے قریب ایک موضع جناب یوسف علیہ السلام کی ملک سے تہا اوسمین آپنے ایک مکان عالیشان بنوایا تہا او سوقت اوس مکان مین آپ اُترے **فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ** پس جب داخل ہوئے وے سب یوسف علیہ السلام کے پاس اوس مکان مین تو جگہہ دی آپنے اپنے مان باپ کو اپنے پاس یعنے آپنے اپنے والد بزرگوار اور خالہ کو جو سوتیلی مان بہی تہین بہت تعظیم وتکریم سے اوس محل مین اوتارا اور سب سے ملے مزاج پرسی فرمائی بھتیجون پر عنایت بیحد مبذول فرمائی **وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ○** اور کہا اون سب سے کہ داخل ہو مصر مین اگر چاہے اللہ تعالے لئے امن سے کہ کوئی رنج وغم اور عسرت وتکلیف باقی نرہے پہر سب لوگ وہان سے روانہ ہوئے جب مصر مین آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے نہایت اعزاز واکرام سے اونہین اپنے مکان مین اوتارا **وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ**

اور چڑھا لیا اپنے ماں باپ کو اپنے تخت پر اور آپ بھی تاج شاہی پہن کے اوسپر بیٹھے وَ
خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۚ اور مُنہ کے بھل گر پڑے وہ سب یعنے باپ اور خالہ اور بھائی
سجدہ کرتے ہوئے حضرت یوسف کو کیونکہ اوس زمانے مین سجدہ تعظیمی جائز تھا پس بجائے
تعظیم کے اون سب نے حضرت یوسف کو سجدہ کیا آپ یہ حال مشاہدہ فرما کے خوش ہوئے
وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ ز اور کہا اے میرے باپ
یہ آپ لوگونکا سجدہ کرنا تعبیر ہے میرے خواب کی جو مین نے اس سے پہلے لڑکپن مین
دیکھا تھا قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ط بیشک کیا اوسکو میرے پروردگار نے سچ یعنے
جو کچھ مین نے خواب مین دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج مجھے سجدہ کرتے ہین
اور زمین کے خزانون کی کنجیان مجھے ملی ہین وہ آج بیداری مین میرے پروردگار نے
مجھے دکھا دیا کہ آپ اور خالہ اور گیارہ بھائیون نے مجھے تعظیم سے سجدہ کیا اور ملک ریان
نے تمام خزانون کی کنجیان میرے سپرد کین۔ قَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ
السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي
وَبَيْنَ إِخْوَتِي ط اور بیشک احسان کیا میرے ساتھ میرے پروردگار نے جب نکالا
مجھے قیدخانے سے اور کنوین کا ذکر اسواسطے نہ کیا کہ سب بھائی اپنے دل مین شرمندہ
ہونگے اور لایا آپکو جنگل سے بدو ایک مقام کا نام ہے جو ولایت شام مین کنعان سے قریب
تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام اکثر وہان بیٹھتے تھے یعنے آپنے فرمایا کہ حق تعالے نے
بڑا احسان اور فضل کیا کہ مجھے قیدخانے سے نکالکے تخت پر بٹھایا اور آپکو مقام بدو سے
میرے پاس لایا بعد اسکے کہ جھگڑا اور مخالفت ڈالدی شیطان نے درمیان میرے اور میرے
بھائیون کے ۔ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ط إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○
بیشک میرا پروردگار نیکی دینے والا ہے جسکو چاہے اور بیشک وہی ہے جاننے والا
تدبیرون کا اور حکمت والا ہے کہ ہر کام کو موافق مصلحت اور حکمت کے کرتا ہے

پہر حضرت یعقوب علیہ السلام نے جناب یوسفؑ سے پوچھا کہ اے فرزند دلبند جب تیرے بہائی تجہے میرے پاس سے لے گئے تو اونہون نے تجہسے کیا کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے عرض کی کہ اے جناب والد ماجد یہ حال نہ پوچھیے کہ آپکو بہی رنج ہوگا اور مجہے بہی وہ مذکور اچہا نہین معلوم ہوتا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اچہا مجملاً کچہہ تہوڑا حال تو کہو تب آپنے بفرمان والد بیان کیا کہ جب مجہے سب بہائی کنوین کے پاس لے گئے تو کہا اپنا کرتا اُتار مین نے کہا اے بہائیو مجہے برہنہ نہ کرو۔ اوسوقت اونہون نے چہری نکالی اور کہا اُتارتا ہے تو اُتار نہین ہم ذبح کر ڈالینگے مین نے جان کے خوف سے کرتا اوتارا اور اونہون مجہے کنوین مین دہکیلا مگر مین سنبہلا اور کنوین مین نہ گرا۔ تب اونہون نے میرے ہاتہہ پیر رسّی سے جکڑ کے کنوین مین لٹکایا اور دور سے چہوڑدیا۔ یہ حال پُرملال سنتے ہی جناب یعقوب علیہ السلام بیہوش ہوگئے آپنے فوراً اونکا سر مبارک اپنے زانو پر رکہا اور گلاب چہڑکا جب ہوش مین آئے روتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے فرزند پہر کہو کہ آگے کیا ہوا۔ آپنے کہا کہ اے والد بزرگوار از برائے حضرت اسحاقؑ و حضرت خلیلؑ مجہے اس ذکر سے معاف کیجیے آپنے جناب یوسف علیہ السلام کی التماس قبول کی خاموش ہو رہے اور پہر یہ ذکر کبہی نفرمایا۔ لکہا ہے کہ ایک دن جناب یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسفؑ سے فرمایا کہ مجہے مصر کا رہنا اچہا نہین معلوم ہوتا تم شہر کے باہر ایک مکان بنوادو کہ مین خلقت سے علیحدہ اوس مکان مین رہون اور اپنی عمر بقیہ یاد خدا مین صرف کرون مگر شرط یہ ہے کہ تم بہی شب کو وہان رہا کرو کہ میرے دل کو تسکین ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسیوقت معمارون کو بلا کے حکم دیا اور مقام بتادیا کہ وہان ایک مکان نہایت عمدہ جلد تر طیار کرو۔ لکہا ہے کہ وہ مکان شہر کے باہر بہت قریب کچہہ عرصے مین طیار ہوگیا اور حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کو تمام خزانے اور اموال اور اسباب شاہی دکہاتے ہوئے اوس مکان مین لے گئے۔ جناب یعقوب علیہ السلام نے اوس مکان مین قیام فرمایا اور رات دن مصروف عبادت رہتے تہے۔ پہر حضرت یوسف علیہ السلام

نے اپنے سب بہائیون کے لیے علیحدہ علیحدہ مکانات بنوائے اور اپنے بہائی بنیامین کے لیے اپنے قریب ایک مکان طیار کرایا اور سب کے ساتھہ سلوک کیا نہایت عیش وعشرت سے وہ سب اوقات بسر کرتے تھے اور جناب یعقوب علیہ السلام سے پڑہتے اور یاد خدا کیا کرتے تھے اسی طرح سے جب چوبیس برس گذرے اور زمانہ انتقال یعقوب علیہ السلام کا قریب آیا۔

دگرگون ہوئی گردش آسمان	چمن مین لگی چلنے بادِ خزان	ہوا حکم خالق یہ جبریل کو
کہ یعقوبؑ کو جاکے آگہ کرو	کہ مقصد ترے سب برآئے تمام	ملا اپنے یوسفؑ سے ہو شاد کام
اوسے مصر کا تمنے دیکھا عزیز	یہ سب ہمنے دی اوسکو عقل و تمیز	تمہین چاہیے مصر سے اب چلو
نکل یان سے کنعان کی تم راہ لو	زیارت وہان اپنے آبا کی کرو	کہ دن موت کے آگئے نزدیک تر

حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ خبر جناب یوسفؑ کو دی آپ نہایت غمگین ہوئے مگر حکم خدا سے کیا چارہ تہا حضرت یعقوب علیہ السلام جناب یوسف کو وصیت کر دعائین دے ایک اونٹنی پر سوار ہو عازم کنعان ہوئے اور آپکے سب صاحبزادے اور جناب یوسف علیہ السلام مع اپنے خدم وحشم کے آپکے ہمراہ چلے جب شہر کے باہر کنعان کے راستے تک آپکے ہمراہ پہونچے تو وہان سے آپ نے سبکو رخصت کیا ہر چند صاحبزادون نے ہمراہ چلنے کے بارے مین اصرار کیا مگر آپنے نہ مانا سبکو دعا دے کے تنہا وہان سے روانہ ہوئے اور آپکے سب فرزند نہایت بیقرار ہوکے روئے اور آپکو دیکھتے رہے جب آپ نظرون سے غائب ہوئے سب واپس چلے آئے اور جناب یوسف علیہ السلام بہی حسب وصیت پدری مصر کو پلٹے اور حضرت یعقوبؑ منزلین طی کرتے ہوئے کنعان مین پونہچے اور اپنے آبا و اجداد کی قبر پر زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ وہان اپنے مرکب سے اوتر زیارت کی اور زار زار رونے لگے یہانتک روئے کہ روتے روتے بیہوش ہو گئے اوس بیہوشی مین آپنے دیکھا کہ یاقوت کی کرسیون پر حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق جلوہ گر ہین اور فرماتے ہین کہ اب تمہارا انتظار ہے جلد آؤ جب آپ ہوشیار ہوئے تو آپنے اونٹنی کو چھوڑ دیا اور فرمایا

کہ تو مصر جا اور میری اولاد سے کہدے کہ یعقوبؑ اپنے رب سے جا ملا - پھر آپ وہان سے اوٹھے اور کچھ مضطرب ہوئے ناگہان آپنے دیکھا کہ ایک قبر وہان کھُدی ہوئی ہے جسمین سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی ہے آپنے دعا کی کہ یارب یہ گھر مجھے دے ہاتف غیب نے ندا دی کہ یہ آپ ہی کے لیے ہے پس ملک الموت بحکم باری تعالےٰ آئے اور آپکی روح پرفتوح قبض کی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ فرشتون نے آپکو غسل دیا اور کفن پنہا نماز جنازہ پڑہ اوس قبر مین دفن کیا - اور وہان پہلے تین قبرین تھین ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری حضرت اسحاق علیہ السلام کی تیسری بی بی سارہ کی چوتھی جناب یعقوب علیہ السلام کی ہوگئی پھر پروردگار نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا کہ اس واقعے کی خبر یوسفؑ کو دین - جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ خبر سُنی نہایت غمگین ہوئے اور روئے پھر اوس اونٹنی نے وہان پہونچکے یہ خبر دی اور جناب یعقوب علیہ السلام کے سب صاحبزادے اس خبر کے سُننے سے نہایت غمگین ہوئے اور ہر ایک نے بہت غم کیا - پھر جناب یوسف علیہ السلام نے تمام شہر کے لوگون کو حکم دیا کہ اسلام لائین مگر اونمین سے چالیس ہزار مسلمان ہوئے اور بادشاہ ایمان نہ لایا پس آپنے مع اپنے اعزا اور اقربا اور سب مسلمانون کے شہر کے باہر قیام فرمایا اور ایک شہر اہل اسلام سے آباد کیا اور اوسکا نام حرم رکھا مگر وہان پانی کی بہت قلت تھی آپنے پروردگار سے دعا کی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور ایک پیر اپنا زمین پر مارا خدا کے حکم سے فوراً ایک نہر وسیع جاری ہوگئی جس سے سب مسلمانون کو راحت ہوئی اور نہایت خوش ہوئے پھر آپنے اوس شہر مین ایک قلعہ بنوایا اور وہ شہر اسقدر آراستہ و پیراستہ ہوا کہ ملک ریان نے اوسکے دیکھنے کی التجا کی مگر آپنے فرمایا کہ ایمان لاؤ تو یہان آؤ اور دیکھو اوسنے نہ مانا اور اپنے قدیم مذہب بت پرستی پر قائم رہا یہانتک کہ مرگیا - پھر کچھ عرصے کے بعد زلیخا نے وفات پائی اور جناب یوسف علیہ السلام کو بہت رنج ہوا یہان تک کہ آپکو دنیا سے نفرت ہوئی اور یاد جنت فرمانے لگے القصہ بعد وفات یعقوب علیہ السلام

جب تیئیس ۲۳ برس گذرے تو یوسف علیہ السلام نے اونکو یعنے اپنے والد کو خواب مین دیکھا
کہ آپ فرماتے ہین اے یوسف مین تمہاری ملاقات کا نہایت مشتاق ہون جلد آؤ اور تین
دن مین میرے پاس پہونچ جاؤ۔ یوسف علیہ السلام جب خواب سے بیدار ہوئے تو آپنے
سب بہائیون کو بلاکے نصیحت اور وصیت کی اور یہودا کو اپنا ولیعہد کرکے بیٹون کو اونکے سپرد
کیا اور مناجات کے طور پر اپنے پروردگار سے کہنے لگے رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ
وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟
اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ
اے رب میرے تحقیق تونے دی مجھے بادشاہی اور ملک داری مصر کی اور سکھائی تونے
مجھے تعبیر خوابون کی اے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے توہی ہے میرا کارساز
اور مددگار دنیا اور آخرت کے کامون مین موت دے مجھکو اسلام پر اور ملادے تو مجھے
میرے نیک آبا و اجداد سے۔ لکھا ہے کہ جب جناب یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا
اوسکے تیسرے روز اپنے صاحبزادے کو بلاکے وصیت کی اور کہا اے میرے بیٹے
جب تک آسمان سے ندا نہ آئے مجھے ہرگز دفن نکرنا پہر آپنے اس جہان فانی سے ملک
جاودانی کو کوچ فرمایا لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اونکے ہاتھ مین بہشت کا ایک سیب
تہا وہ سیب اونہون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتھ مین دیا آپنے اوسے سونگھا
اور راہی باغ وصال ہوئے۔ آپکے صاحبزادے صدائے غیب کے منتظر تھے کہ ہاتف غیب
نے صدا دی اور ایک طبق یاقوت کا غیب سے نمودار ہوا جسکی خوشبو سے دل و دماغ
تازہ ہوتا تہا۔ آپکے صاحبزادے نے آپکو غسل دیا اور جنت سے جو طبق آیا تہا اوسمین سے
کفن لے کے پہنایا اور تمام شہر کے لوگون نے نماز پڑہی پہر آپکا تابوت نہر پر لائے اوسوقت
نہر درمیان سے شق ہوگئی پانی ادہر ادہر ہٹا اور ایک قبر نمودار ہوئی جسکی خوشبو سے روح
خوش ہوتی تہی۔ اور وہ قبر اسقدر صاف و سفید نورانی تہی کہ سفید پتہر کا صندوق معلوم ہوتا تہا

پس آپکو اونہیں دفن کرکے سب لوگ باہر آئے اور نہر اوسیطرح چل گئی - لکھا ہے کہ اس واقعے سے آپکے صاحبزادے اور بھائی اور سب بیٹے بلکہ جمیع مسلمانان شہر نہایت غمگین ہوئے اور چالیس دن تک اس غم میں روتے رہے - لکھا ہے کہ وہ ۱۷ برس کے سن میں بھائیون نے کنوئیں میں ڈالا اور اسّی برس کے بعد باپ سے ملے اور چالیس برس سب مل کے خوشی سے گذارے پھر تینتیس ۳۳ برس کے بعد ایک سو پچپن ۱۵۵ سال کی عمر میں آپنے وفات پائی - اب آگے اللہ تعالے اپنے حبیب اکرم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ج یعنے یہ جو یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا غیب کی خبرون سے ہے کہ اونکا اظہار کرتے ہیں ہم آپ پر وحی کی وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ○ اور نہ تھے آپ یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے پاس جب وہ تجویزین کرتے تھے آپس مین مجتمع ہوکے یوسف کے کنوئیں مین ڈالنے کی - اور وہ مکر کرتے تھے یوسف اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ پس جب معلوم ہوا کہ آپ وہان نہ تھے اور نہ آپنے کسی سے یہ قصہ سنا مگر مطابق واقعے کے خبر دی تو منکرون کو یقین کرنا چاہیے کہ بیشک یہ قصہ بذریعہ وحی الٰہی آپکو معلوم ہوا یہ بیان اون لوگون کے لیے ہے جنہون نے آپکے آزمانے کے لیے یہ قصہ آپسے دریافت کیا تھا - وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ اور نہین ہین اکثر لوگ یقین کرنیوالے اگرچہ آپ لالچ دین - یعنے آپ تو بہت چاہتے ہین کہ وہ نیک راہ راست پر لائین مگر بہت لوگ ایمان لانے والے نہین ہین وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اور تو مانگتا نہین اونسے کچھ نیگ یہ تو اور کچھ نہین ہے مگر نصیحت سارے عالم کو - یعنے آپ تبلیغ احکام الٰہی اور قرآنی قصے سناکے اونسے کچھ اجر نہین چاہتے اور یہ قرآن تو تمام عالم کے واسطے نصیحت ہے نہ صرف اہل مکہ کے لیے جو آپکے معجزون سے منہ پھیرتے ہین - وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ○ اور بہت نشانیان ہین اللہ کی قدرت اور حکمت کی

آسمانون مین اور زمینون مین کہ وہ لوگ گذرتے ہین اونپر اور دیکھتے ہین اور وہ اون نشانیون
سے منھ پھیر لیتے ہین نہ اونکو عبرت ہوتی ہے نہ اونمین فکر کرتے ہین وَمَا يُؤْمِنُ
أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ۝ اور نہین ایمان لاتے اکثر اون مین
کے خدائے تعالیٰ پر باوجود دیکھنے قدرت کی نشانیون کے مگر وہ شرک کرنے والے ہین
تفاسیر مین لکھا ہے کہ مراد ان لوگون سے عرب کے کافر ہین جو کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ
ہے اور ہم اوسکے بندے ہین مگر ساتھہ ہی اوسکے شرک کرتے اور کہتے تھے کہ فرشتے
اللہ تعالیٰ کی بیٹیان ہین۔ یا یہود مراد ہین جو اللہ تعالیٰ پر تو ایمان لائے مگر حضرت
عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہنے لگے۔ یا نصاریٰ جنہون نے خدائے تعالیٰ کو مانا اور ایمان لائے
مگر حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہکے شرک کرنے لگے۔ خدائے تعالیٰ ان لوگون کو خوف
دلاتا ہے اور فرماتا ہے أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ
اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ کیا بے خوف
ہو گئے مشرک لوگ اس بات سے کہ آئے اونپر عذاب خدا کا جو گھیر لے اونکو ہر طرف سے
اور ایک کو بھی نہ چھوڑے یا آئے اونپر قیامت ناگہان اور اونکو اوسکے آنے کی خبر نہو
اور نہ اونہون نے اوسکے لیے اپنے کام درست کر رکھے ہون۔ یعنے منکر اور مشرک خدا کے
غضب اور قیامت سے نڈر ہو گئے ہین جو ایسی باتین کرتے ہین۔ قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي
أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ توحید کی طرف بلانا میری راہ ہے
اور مین اسی راہ پر قائم ہون بلاتا ہون خلقت کو اللہ کیطرف کھلی ہوئی راہ پر اور میرے پیرو بھی
اللہ کی طرف بلاتے ہین اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اون شرکتون سے جو تم اوسکے لیے بیان کرتے ہو
اور مین نہین ہون شرک کرنے والون مین سے۔ کافرون نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ کے بیان
فرشتے موجود ہین تو کیون آدمیو نکو رسول بناکے بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَا

وقف النبی صلعم

مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ اور نہین بھیجا ہمنے تجہسے پہلے کوئی رسول مگر یہی مرد کہ وحی بہیجی ہمنے اونپر اور وہ شہر اور دیہات کے لوگون مین سے تھے - اور جن اور عورتون اور جنگل کے لوگون مین سے اللہ تعالے نے کسیکو رسول نہین کیا - پہر اللہ تعالے فرماتا ہے أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ط پس کیا یہ لوگ نہین پہرتے زمین مین یعنے شام اور یمن اور دیار ثمود کی انہون نے سیر نہین کی پس چاہیے کہ سیر کرین اور دیکھین نظر عبرت سے کہ کیا ہوا انجام کار اون لوگون کا جو انسے پہلے تھے اور نبیون کو جھٹلاتے تھے اللہ تعالے نے اونپر عذاب بہیجا اور اونہین نیست و نابود کردیا پس یہ اونکا حال دیکھکے عبرت پکڑین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کی تکذیب سے باز آئین اور ڈرین وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ اور البتہ گہر آخرت کا بہتر ہے دنیا کی فانی لذتون سے یعنے بہشت اور اوسکی نعمتون کے آگے دنیا کوئی چیز نہین - کیا نہین سمجھتے اور اس بارے مین غور نہین کرتے کا فرکہ عاقبت اور اوسکی سب چیزین باقی رہنے والی چندروزہ دنیا سے بدرجہا بہتر ہین - اب انبیاے سابق کے جھٹلانے والون کے حق مین ارشاد ہوتا ہے کہ ہمنے اونکو مہلت دی حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا یہانتک کہ نا امید ہوگئے اونکے ایمان لانے سے پیغمبر اور خیال کیا اون پیغمبرون نے کہ بیشک ہم جھٹلائے گئے - یعنے انبیا نے مجبور ہو کے کافرون سے کہا کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تمپر عذاب آئیگا مگر جب عذاب کے آنے مین دیر ہوئی تو اونکو خیال ہوا کہ عذاب کے نہ آنے سے کافر ہمین جھٹلائین گے تو جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ آئی اون انبیا کو مدد ہماری یعنے اونکے جھٹلانے والون پر عذاب آیا پس نجات دیے گئے وہ جنہین ہمنے چاہا یعنے پیغمبر اور اونکے فرمانبردار لوگ کامیاب ہوئے اور کافر و منکر ہلاک ہوگئے

وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ اور نہین پھیرا جاتا عذاب ہمارا گروہ کفار سے جب اونپر آتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ بیشک ضرور ہے انبیا علیہم السلام اور اونکی اُمتون کے قصّون مین یا حضرت یوسف علیہ السلام اور اونکے بھائیون کے قصے مین عبرت اور نصیحت عقلمندون کے لیے - مراد عقلمندون سے صاحب اسرار اور اہل باطن ہین کہ اونکو ایسے قصے سننے سے عبرت ہوتی ہے اور جناب یوسف علیہ السلام کا قصہ تو سراسر باعث عبرت ہے کیونکہ باوجود اس حسن خدادادا اور قرب خدا کے آپ ایکسے شدائد مین مبتلا رہے باپ سے چھوٹے کنوین مین ڈالے گئے فروخت ہوئے قید رہے مگر ہر حال مین صابر و شاکر رہے یہانتک کہ اللہ تعالے نے درجہ شاہی کو پونچایا پس عقلمند لوگ ان قصون کے سننے سے عبرت حاصل کرتے ہین اور مصیبت و سختی مین گھبراتے نہین بلکہ صبر و شکر کو کام مین لاتے ہین - مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى - نہین ہے یہ قرآن ایسی بات کہ جھوٹ بنائی ہو یا کسی نے اپنے دل سے گھڑلی ہو وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ - مگر سچا کرنے والا اوسکا جو اوس کے آگے ہے کتب الٰہی مین سے - یعنے توریت اور انجیل وغیرہ کتب آسمانی کا سچا کرنے والا ہے اور راستی اور صحت مین اونکے موافق ہے اور بیان کرنے والا ہے اون چیزون کا جنکی دین اور دنیا مین حاجت ہوتی ہے - وَهُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اور راہ دکھانے والا ہے راہ چلنے والونکو اور رحمت اور مہر ہے اللہ کی اون لوگون کے لیے جو ایمان لاتے ہین اللہ تعالے کی وحدت اور جناب سرور عالم احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یہ سراسر ہدایت ہے اسمین بھری ✦ یہ قرآن رحمت ہے اللہ کی ✦ للہ الحمد کہ تفسیر سورہ یوسف ختم ہوئی اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے مقبول فرمائے اور اہل اسلام کو اسکے پڑھنے کی توفیق دے فقط



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مریم مکے مین نازل ہوئی اور اسمین اٹھانوے ۹۸ آیتین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ نواسی آیتین اور نوسو بہتر ۹۷۲ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو ۳۸۰۰ حرف ہین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ مریم کو پڑھا کرے گا اوسے اللہ تعالے اجر عظیم عنایت فرمائیگا اور اوسکے گناہ بخشے جائین گے اور تمام آفات و بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رہیگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی نہایت رحم والا

كٓهٰيٰعٓصٓ۝ بس مفسرین رضی اللہ عنہم اجمعین نے لکھا ہے کہ یہ حروف مقطعہ رموز ہین درمیان پروردگار اور اوسکے حبیب کے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ اسماے الٰہی ہین۔ اور حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ اکثر دعاؤن مین کھیعص اور حمعسق پڑہتے تھے۔ اور بعض تفاسیر مین مرقوم ہے کہ مراد کاف سے کافی اور کبیر اور کریم ہے اور ہے سے ہادی اور یے سے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یا يَا مَنْ يُّجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ کی طرف اشارہ ہے۔ اور مراد عین سے علیم عظیم عزیز عدل ہے اور صاد سے صادق۔ اور مروی ہے صوفیان مین مذکور ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتین تھین ایک

صورت بشری جیساکہ فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یعنے کہدو
اے محمد صلعم سوا اسکے نہین کہ مین بھی مثل تمہارے بشر ہون۔ اس صورت مین اللہ تعالے نے
آپسے مرکب کلمے ارشاد کیے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اور دوسری صورت ملکی جیساکہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ
وَیَسْقِیْنِیْ۔ یعنے بیشک مین نہین ہون تم مین سے کسی کے مثل مین رہتا ہون اپنے
رب کے پاس اور وہ کھلاتا ہے مجھے اور پلاتا ہے مجھے۔ اس صورت مین اللہ تعالے نے
آپ پر مقطعات مثل کٓهٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ وغیرہ کے نازل فرمائے۔ اور تیسری صورت
حقی ہے جیساکہ فرمایا آپنے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ یعنے جسنے دیکھا مجھے اوسنے
حق دیکھا۔ اس صورت مین اللہ تعالے نے آپسے کلام مبہم فرمایا ہے جیسے فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ
مَاۤ اَوْحٰى۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم یہ سورت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ۝ بیان ہے تیرے
رب کی مہربانی کا اپنے بندے زکریا پر حضرت زکریا ابن آزر بن رحیم بن سلیمان بن داؤد
علیہم السلام ایک پیغمبر عالیشان بیت المقدس کے مجاورون کے سردار اور مقرب بارگاہ
پروردگار تھے۔ اللہ تعالے اونکا قصہ اپنے حبیب سے بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ
یاد کرو وہ وقت اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ جب پکارا زکریا نے اپنے
رب کو پکارنا پوشیدہ۔ یعنے جب حضرت زکریا علیہ السلام نے بعد قربانی کرنے کے بیت المقدس
کی محراب مین حاضر ہوکر نہایت ادب واخلاص سے اپنے پروردگار کو پوشیدہ آواز سے پکارا
اور دعا کی اور سبب پوشیدہ دعا کرنے کا یہ تہا کہ آپ نہایت بوڑھے ننانوے ۹۹ برس کے تھے
اور آپکی بی بی صاحبہ بانجھ تھین پس آپکو شرم آئی کہ ایسے حال مین لوگون کے سامنے فرزند
پیدا ہونے کے لیے پکار کے دعا کرین اس خیال سے آپنے اپنے پروردگار سے آہستہ
سے دعا کی۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ بوجہ ضعف کے آپکی آواز کمزور ہوگئی تہی پس آپنے

کمال اخلاص اور آرزو سے دعا کی اور قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ۔
اے رب میرے بوڑھی ہو گئیں میری ہڈیاں۔ یعنے اسقدر ضعیف ہوئے کہ ہڈیاں
تک کمزور ہو گئیں جو سارے جسم سے زیادہ سخت اور مضبوط ہوتی ہیں۔ وَاشْتَعَلَ
الرَّاْسُ شَيْبًا۔ اور چمکنے لگا سر میرا بڑھاپے سے۔ یعنے اسقدر بوڑھا ہوا کہ سارا سر سفید
ہو گیا اور بال سفید چمکنے لگے وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا○ اور تجھے
مانگکر اے رب میں محروم نہیں رہا۔ یعنے جب میں نے تجھسے کوئی دعا کی تو نے اپنے
فضل سے قبول فرمائی اور مجھے محروم نہیں رکھا وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ
وَّرَآءِیْ اور میں ڈرتا ہوں بھائی بندوں سے اپنے پیچھے۔ یعنے میں اپنے چچازاد
بھائیوں سے اندیشہ مند ہوں کہ وہ میرے بعد قیام دین اور امور نیک میں سستی کرینگے اور میری
خلافت اچھے طور سے نہ کرسکیں گے۔ بس میرے بعد میرا کوئی قائم مقام ہونا چاہیے جو ان
کاموں کو بخوبی انجام دے اور حال یہ ہے کہ میں بہت ضعیف ہوں وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ
عَاقِرًا۔ اور عورت میری بانجھ ہے اور بوڑھیا جو اٹھانوے ۹۸ برس کی عمر کو پونہچی ہے
فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا○ پس بخش اے مجکو اپنے پاس سے ایک فرزند
کام اوٹھانے والا۔ جو امور دین کا میرے بعد متولی ہو يَّرِثُنِیْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ
يَعْقُوْبَ ق جسے میراث لے میری یعنے امامت اور نیک کاری اور میراث لے اولاد
یعقوب ؑ سے۔ اور مراد یعقوب سے یا تو حضرت یعقوب بن اسحاق علیہم السلام ہیں یا
یعقوب بن ماثان عمران کے بھائی جو مریم کے بیٹے تھے۔ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا○
اور کر اوسکو اے رب میرے من مانتا یعنے نیک اور اپنا فرمانبردار جس سے تو راضی
اور خوشنود ہو۔ لکھا ہے کہ یہ دعا کر کے حضرت زکریا علیہ السلام نے درگاہ باری تعالیٰ
میں سجدہ کیا اور نہایت عاجزی اور زاری کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکی عاجزی
پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے دعا قبول کی اور ندا آئی یٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

بِغُلٰمِ ٱسْمُهٗ يَحْيٰى اے ذکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تجھے ایک لڑکے کی
جسکا نام یحییٰ ہے اور وہ لڑکا ایسا ہے کہ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِن قَبْلُ سَمِيًّا
نہین پیدا کیا ہمنے اوسکے لیے اوس سے پہلے اس نام کا کوئی۔ تفسیر حسینی مین مرقوم
ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لیے اس امر سے کوئی فضیلت نہین کہ اونسے پہلے کوئی
ہمنام اونکا پیدا نہین ہوا بلکہ باعث فضیلت یہ ہے کہ باری تعالےٰ جل جلالہ نے اونکا
نام آپ رکھا اور بعضون نے لکھا ہے کہ حضرت یحییٰ اس باعث سے سمّی [illegible] ہین کہ اونسے
کوئی گناہ وقوع مین نہین آیا اور نہ گناہ کا قصد کیا۔ خلاصہ یہ کہ حضرت زکریا علیہ السلام اس
ندائے غیب کے سننے سے نہایت خوش ہوئے اور عرض کرنے لگے قَالَ رَبِّ أَنّٰى
يَكُونُ لِي غُلٰمٌ وَكَانَتِ ٱمْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ ٱلْكِبَرِ
عِتِيًّا کہا اے رب میرے کیونکر ہوگا میرے یہان بیٹا اور میری عورت بانجھ ہے
اور مین پہونچا ہون بڑھاپے سے نہایت ضعف کو۔ لکھا ہے کہ یہ کلام آپکا بسبب تعجب کے نہ تھا
بلکہ آپنے حصول علم کے لیے اپنے پروردگار سے عرض کی کہ اے رب میرے مین نہایت
ضعیف اور کمزور ہون اور میری عورت بانجھ ہے کیا تو اسی حالت مین مجھے فرزند
عطا کریگا یا مجھے ازسرنو جوان کرکے میرا مقصد عنایت فرمائیگا۔ قَالَ كَذٰلِكَ ع
کہا فرشتے نے بموجب حکم پروردگار کے حضرت زکریا سے کہ اسی طرح بڑھاپے کی حالت مین
قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ
شَيْـًٔا کہا تیرے پروردگار نے کہ اس سن مین ایسے دو شخصون سے جنمین ایک بہت
بوڑھا اور دوسرا قابلیت اولاد ہونے کی نہ رکھتا ہو لڑکا پیدا کرنا میری قدرت کے آگے
آسان ہے کچھ مشکل نہین۔ اور بیشک پیدا کیا ہمنے تجھکو یحییٰ سے پہلے اور نہ تھا تو کوئی
چیز یعنے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تو بھی تو پہلے محض معدوم تھا ہمنے اپنی قدرت سے
تجھے پیدا کرکے موجود کر دیا پس ہماری قدرت کاملہ کے آگے یہ بات کچھ حقیقت نہین رکھتی

کہ وہ بوڑھوں سے لڑکا پیدا کریں۔ حضرت زکریا علیہ السلام اس بشارت سے خوش تو ہوئے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ لڑکا کب پیدا ہوگا پس قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ کہا اے رب میرے کردے میرے لیے کوئی نشانی تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ فرزند کب پیدا ہوگا قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ فرمایا اللہ تعالے نے زکریا علیہ السلام سے کہ نشانی تیری یہ ہے کہ تو بات نہ کرسکیگا لوگوں سے تین رات دن تک برابر اور کوئی دکھ تکلیف نہو گی۔ پھر اوسیوقت اونکی زبان اسقدر موٹی ہوئی کہ بات کرنے سے مجبور رہ گئے۔ فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ پھر نکلے اپنی قوم پر محراب عبادت سے صبح کے وقت اور حاملہ ہوئیں اونکی بی بی اشیاع اوسی رات۔ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ پس اشارہ کیا طرف اونکے یعنے اپنی قوم کے کہ نماز پڑھو یا تسبیح کرو اپنے خدا کی صبح اور شام غرض تین دن تک حضرت زکریا کی زبان بند رہی بعد اوسکے حسب دستور آپ کلام فرمانے لگے۔ اور بعد گذرنے مدت حمل کے حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ انکا یہ حال تھا کہ بچپن ہی سے عابد و زاہد تھے۔ لکھا ہے کہ آپ ٹاٹ کے کپڑے پہنتے تھے اور چھوٹی سی عمر میں عبادت اور ریاضت میں بڑے بڑے عابدوں کا ساتھ دیتے تھے یہانتک کہ حق تعالے نے ونپر وحی بھیجی کہ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ اے یحییٰ لے کتاب کو یعنے توریت کو کوشش اور دل کی قوت سے۔ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ اور ہمنے دیا اوسکو حکم لڑکپن میں یعنے اللہ تعالے نے حضرت یحییٰ کو علم و حکمت اور کتاب توریت کی سمجھ لڑکپن میں عنایت کی۔ لکھا ہے کہ اوسوقت حضرت یحییٰ علیہ السلام تین برس یا سات برس کے تھے۔ ایک دن محلے کے لڑکوں نے اونسے کہا کہ آؤ کھیلیں تو اونھوں نے جواب دیا کہ ہم کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا ہوئے۔ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ اور دیا ہمنے یحییٰ کو

شوق اپنی طرف سے اور ستھرائی اور مہربانی و نرم دلی اور تھا وہ پرہیزگار فرمانبردار گناہون سے بچنے والا۔ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ اور نیکی کرنے والا ماں باپ سے اور فرمانبردار اونکا اور نہ تھا نافرمان سرکش بے حکم اور نہ اللہ تعالےٰ کا گناہگار۔ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور سلام ہے اوسپر جسدن وہ پیدا ہوا اور جسدن مرتا تھا اور جس روز اوٹھایا جائیگا زندہ۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے اونکو سلامتی عنایت کی شر شیطان سے جسدن پیدا ہوئے۔ اور عذاب قبر سے جسدن وفات پائی۔ اور قیامت کے دن اوسکے ہول سے۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ اور یاد کر کتاب مین قصہ مریمؑ کا جب کنارے ہوئی اپنے لوگون سے ایک شرقی مکان مین۔ یعنے حق تعالےٰ اپنے حبیب اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ یاد کیجیے قرآن مین حضرت مریم عمران کی بیٹی کا قصہ کہ وہ ہمیشہ مسجد بیت المقدس مین رہتی تھین اور بضرورت اپنی خالہ کے گھر مین نہانے اور پاک ہونے کے لیے جاتی تھین اور بعد غسل و پاکی کے پھر مسجد مذکور مین چلی آتی تھین۔ ایک دفعہ اپنی خالہ کے گھر مین تھین کہ اونھین غسل کی ضرورت ہوئی اور اونھون نے خالہ سے غسل کے لیے ایک مکان مانگا اور سب سے علیحدہ اوس مکان مین جو مشرق رو تھا داخل ہوئین۔ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا ۚ پس کرلیا مریمؑ نے اونکے سامنے پردا۔ یعنے حضرت مریم نے اون لوگون کے سامنے ایک کپڑے کا پردا ڈالدیا تاکہ اوس پردے کے اندر نہائین اور اونھین کوئی نہ دیکھے پھر نہا دھو کے کپڑے پہنے۔ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پھر بھیجا ہمنے اوسکے پاس اپنا فرشتہ پھر بنکر آیا اوسکے آگے آدمی پورا۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے اونکے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور وہ بصورت انسان حضرت مریم کے سامنے ظاہر ہوئے جب

حضرت مریم نے ایک غیر مرد کو اپنے نہانے کے مکان مین دیکھا تو مضطرب ہوئین اور
قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا۝ کہا مجھکو رحمٰن کی
پناہ تجھسے اگر تو ڈر رکھتا ہے۔ یعنے حضرت مریم نے کہا کہ مین پناہ مانگتی ہون اپنے مہربان
پروردگار کی تیرے شر سے اگرچہ تو پرہیزگار اور متقی ہے۔ یہ کمال پاکدامنی کے باعث
سے فرمایا۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ اوس زمانے مین ایک شخص تقی نام تھا جو عورتون
کو پریشان کیا کرتا تھا حضرت مریم اوسکا قصہ سن چکی تھین پس آپنے خیال کیا کہ یہ وہی شریر
ہے۔ پس اللہ تعالے سے پناہ مانگی۔ جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم کو بہت مضطر
پایا تو قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا۝ کہا
مین تو بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا کہ دیجاؤن تجھکو ایک لڑکا ستھرا۔ یعنے تم جسکی پناہ مانگتی
ہو اوسی پروردگار نے مجھے بھیجا ہے کہ تمکو ایک پاک بیٹا اوسکے حکم سے دیجاؤن
قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِیًّا۝ بولی کہان
سے ہوگا میرے لڑکا اور چھوا نہین مجھکو آدمی نے اور کبھی نہ تھی مین بدکار۔ یعنے حضرت
مریم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ میرے یہان کیونکر لڑکا ہوگا کیونکہ آجتک مجھے کسی
آدمی نے نہین چھوا مطلب یہ کہ موافق دستور دنیا کے نہ میرا نکاح ہوا نہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ
لگایا اور نہ مین بدکار خرابی ڈھونڈھنے والی ہون۔ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ کہا جبرئیل علیہ السلام
نے کہ اللہ تعالے کی مرضی یون ہی ہے۔ یا یہ کہ جو کچھ تمنے کہا سب درست اور سچا ہے
مگر قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ فرمایا تیرے رب نے وہ مجھپر آسان ہے یعنے
بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا اللہ تعالے کے نزدیک بہت آسان ہے۔ اور وہ تمکو بیٹا دیتا ہے
تاکہ تمپر اوسکی قدرت کاملہ ظاہر ہو وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ
اور اوسکو ہم کیا چاہین لوگون کے لیے نشانی اور مہرہماری طرف سے۔ یعنے فرمایا اللہ تعالے
نے کہ ہم اوس لڑکے کو لوگون کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنائینگے تاکہ لوگ

اوسے دیکھ کے اور اوسکے حال پر غور کر کے ہماری قدرت کو پہچانین اور ہم اون لوگون کے لیے اوسے اپنی طرف سے رحمت کرین وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ○ اور ہے یہ کام ٹھہر چکا۔ یعنے بے باپ کے لڑکا پیدا ہونا لوح محفوظ مین تحریر ہو چکا ہے۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم کے قریب آئے اور اونکے گریبان یا مُنہ مین پھونکا۔ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○ پھر پیٹ مین لیا اوسکو پھر کنارے ہو بی اوسکو لیکر ایک پرے مکان مین۔ یعنے حضرت مریم علیہا السلام اوسیوقت حضرت عیسے علیہ السلام سے حاملہ ہوئین۔ اور اونہین اپنے پیٹ مین لیکے شہر سے باہر ہوئین اور ایک مکان مین پونہچین۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ شہر سے جانب مشرق ایک پہاڑ تھا وہان چلی گئین۔ اور بعضے لکھتے ہین کہ بیت لحم کے میدان مین جو شہر ایلیا سے چھہ کوس کے فاصلے پر تھا تشریف لے گئین تاکہ اونہین اس حال سے کوئی نہ دیکھے۔ الغرض جب مدت حمل پوری ہوئی یعنے آٹھہ یا نو مہینے گذر چکے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ مدت حمل تین ساعتین یا نو ساعتین تھین اونکے بعد درد زہ شروع ہوا تو حضرت مریم نے ایک خشک درخت کھجور کا دیکھا اور اوسکے نیچے جانے کا ارادہ فرمایا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ پھر لے آیا اوسکو جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ مین یعنے مریم علیہا السلام بوجہ درد زہ کے اوس کھجور کے درخت کے نیچے پونہچین اور مارے درد کے اپنے تئین اوسکی جڑ سے باندہ دیا اور نہایت شرمندہ ہوکر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ○ بولی کسیطرح مین مر چکتی اس سے پہلے اور ہو جاتی بھولی بسری۔ یعنے آپنے کہا کہ کاش مین اس واقعے سے پہلے مر جاتی اور لوگ مجھے بھول جاتے تو بہتر ہوتا اس سے کہ مین لڑکا جنتی ہون اوس حال مین کہ مین کنواری ہون اور میری شادی نہین ہوئی۔ اور اوسپر طرہ یہ کہ بیت المقدس کے عابد لوگ سب مجھے جانتے ہین کہ مین اونکے امام کی بیٹی ہون اور حضرت زکریا علیہ السلام

کی کفالت مین ہون پس میرے لیے اس جینے سے مرنا بہتر تھا- الغرض حضرت عیسے
علیہ السلام نے جب اونکی گریہ وزاری سنی فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ
قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ پھر آواز دی اوسکو اوسکے نیچے سے کہ غم نہ کھا
پیدا کر دیا ہے تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ- یعنے حضرت عیسے علیہ السلام نے اپنی
والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو اونکے پیٹ مین سے آواز دی اور کہا کہ آپ غمگین ہون اور
موت کی تمنا نہ کرین اور قدرت خدا ملاحظہ فرمائین کہ اوسنے اپنے فضل وکرم سے آپکے
قدمون کے نیچے ایک نہر پانی کی جاری کردی ہے کہ اوسمین سے آپ پانی پئین اور طہارت
کرین وَهُزِّىٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝
اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اوس سے گرینگی تجھپر پکی کھجورین- یعنے کھجور کے سوکھے ہوئے
درخت کو اپنے آگے جھکائیے اور ہلائیے کہ اوسمین سے آپکے لیے تر وتازہ خرمے
ٹپکین فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ج پس کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ- یعنے
تازے خرمے کھائیے اور نہر کا ٹھنڈا پانی پیجیے اور فرزند کے دیکھنے سے آنکھین ٹھنڈی
کیجیے یا سوکھے درخت کے تازہ ہونے اور پھل دینے سے خوش ہو جیسے کہ وہ آپکے
حال سے بہت مناسب رکھتا ہے- اور اللہ تعالے کی قدرت کاملہ دیکھیے کہ اوسنے سوکھے درخت
کو از سر نو تر وتازگی بخشی اور بار ور کیا اور آپکے ہان بلے باپ کا لڑکا پیدا کیا- ایک روایت مین
ہے کہ ندا دینے والا اور ان باتون کا سمجھانے والا ایک فرشتہ تھا جسنے کھجور کے درخت
کے نیچے آپسے یہ باتین کین- اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جنھون
نے حضرت مریم کو سمجھایا اور اونکی تشفی کی- خلاصہ یہ کہ قدرت خدا سے وہان ایک نہر نہایت
صاف وشفاف پانی کی جاری ہوئی اور اللہ تعالے کے حکم سے فرشتے حضرت مریم کے
گرد جمع ہوئے- اور جناب عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے فرشتون نے فوراً آپکو اوٹھا لیا اور
نہلا دھلا جنت کے حریر مین لپیٹ حضرت مریم علیہا السلام کی گود مین دیا- اور غیب سے

صدا آئی فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو مین نے مانا ہے رحمن کا روزہ سو بات نہ کرونگی آج کسی آدمی سے یعنے اے مریم اگر تم آدمیون مین سے کیسکو دیکھو اور وہ تمسے دریافت کرے کہ یہ لڑکا کہان سے آیا تو اشارے سے کہہ دینا کہ مین نے اپنے مہربان پروردگار کی نذر کا روزہ رکھا ہے مین ہرگز آج کسی انسان سے نہ بولونگی کیونکہ آجکے دن مین خدا تعالےٰ کی مناجات مین مصروف ہون اور فرشتون سے باتین کرتی ہون اور اوس زمانے مین روزے کا یہ دستور تھا کہ علاوہ ترک آب و طعام کے کلام بھی ترک کر دیتے تھے۔ الغرض بیت المقدس کے لوگون نے حضرت مریم علیہا السلام کو جب محراب مین نپایا تو جا بجا تلاش کرتے اور لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اتفاق سے ایک شخص وہان سے ہوکر آیا تھا اوسنے خبر دی کہ مین نے جناب مریم علیہا السلام کو بیت لحم مین دیکھا تھا۔ یہ سنتے ہی حضرت مریم کی قوم کے لوگ وہان پونہچے۔ حضرت مریم نے جب دور سے اون لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو گود مین لے کے اونکی طرف چلین فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ط پھر لائی اوسکو اپنے لوگون کے پاس گود مین۔ یعنے حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو گود مین لیے ہوئے اپنی قوم کے لوگون کے پاس آئین۔ اون لوگون نے جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اونکی گود مین دیکھا تو متعجب ہوئے قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ بولے اے مریم تو نے کی یہ چیز طوفان۔ یعنے اون لوگون نے کہا کہ اے مریم تم نے یہ کیا کیا کہ تم ایک عجیب اور بُری چیز ایسی لائین کہ تمہارے گھرانے مین کبھی کسی نے نہین دیکھی۔ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۝ اے بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ برا آدمی اور نہ تھی تیری مان بدکار۔ یعنے اے ہارون کی بہن تمہارا باپ عمران تو بدکار شخص نہ تھا بلکہ بیت المقدس کا امام نہایت عابد و زاہد اور بہت شریف و نیک تھا اور

نہ تمہاری ماں فاحشہ کی بیٹی بدکار تھی بلکہ وہ بھی بہت نیک اور پارسا تھی۔ پھر کیا سبب ہے کہ ایسے نیک ماں باپ کی بیٹی ہو کے بے باپ کا لڑکا تجھسے جنا۔ اور اون لوگون نے حضرت مریم کو اخت ہارون اسوجہ سے کہا کہ یا تو آپکے بھائی کا نام ہارون تھا۔ یا اس خیال سے کہ ہارون بنی اسرائیل مین ایک ایسے متقی اور نیک تھے کہ اتقا اور نیک بختی مین لوگ اونکی مثال دیا کرتے تھے پس چونکہ حضرت مریم بھی نہایت نیک اور پارسا تھین اس باعث سے اون لوگون نے آپکو ہارون کی بہن کہا۔ الغرض حضرت مریم علیہا السلام نے جب اونکا کلام سُنا۔ فَاَشَارَتۡ اِلَيۡهِ ؕ تو اشارہ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف کہ انسے سب حال پوچھو اور جواب مانگو قَالُوۡا كَيۡفَ نُـكَلِّمُ مَنۡ كَانَ فِى الۡمَهۡدِ صَبِيًّا ۝ بولے ہم کیونکر بات کرین اوس سے جو گود مین لڑکا ہے۔ یعنے قوم کے لوگون نے حضرت مریم سے کہا کہ ہم اس دودھ پیتے چھوٹے سے بچے سے کیا بات کرین جو بات سمجھنے کے ماسوا بولنے تک کی قدرت نہین رکھتا۔ لکھا ہے کہ اوسوقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام دودھ پی رہے تھے جب آپنے یہ بات سُنی تو دودھ چھوڑ کے اون لوگون کی طرف منہ کیا اور نہایت فصاحت سے قَالَ اِنِّىۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰٮنِىَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِىۡ نَبِيًّا ۝ کہا مین بندہ ہون اللہ کا اوسنے دی ہے مجھے کتاب۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے مجھے ماں کے پیٹ مین کتاب انجیل کی تعلیم فرمائی ہے۔ یا انجیل دینے کا حکم ازل مین میرے لیے ہو چکا ہے۔ اور مجھکو اوسنے نبی کیا ہے وَّجَعَلَنِىۡ مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ وَاَوۡصٰنِىۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا ۝ اور بنایا مجھکو برکت والا جس جگہ مین ہون اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک مین رہون جیتا۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے مجھے برکت والا بنایا ہے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا مجھے حکم دیا ہے تمام عمر۔ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِىۡ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِىۡ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ اور کیا مجھے سلوک کرنے والا اپنی ماں کے ساتھہ اونہین بنایا مجھکو زبردست اور بدبخت یا متکبر کہ غرور کرون اور

لوگون کو تکلیف دون - وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَیَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ○ اور سلامتی ہے مجھپر جسدن مین پیدا ہوا اور جسدن مرونگا اور جسدن اوٹھایا جاؤنگا زندہ ہوکر - ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ یہ ہے عیسٰے مریم کا بیٹا یعنے جسکا یہ سب حال صحیح اور درست بیان ہوا وہ عیسٰے مریم کا بیٹا ہے اور بقول نصاریٰ خدا کا بیٹا نہین بلکہ اوسکا بندہ اور رسول ہے قَوۡلَ الۡحَـقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ○ یہ بات حق اور درست ہی جسمین لوگ جھگڑتے ہین یعنے یہود و نصاریٰ کہ دونون حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بارے مین مخالفت رکھتے ہین - اور سچ بات نہین سمجھتے - یہود تو معاذ اللہ ناشایستہ باتین کہتے ہین اور نصاریٰ تو یہ خدا کا بیٹا بتاتے ہین - اور نہین سمجھتے کہ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اللہ ایسا نہین کہ رکھے اولاد وہ پاک ذات ہے - اور ان امورات سے بالکل منزہ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ○ جب ٹھہراتا ہے کچھ کام یہی کہتا ہے اوسکو کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے یعنے اللہ تعالےٰ ایسا قدرت والا حاکم ہے کہ جب کوئی کام چاہتا ہے تو صرف اتنا فرما دیتا ہے کہ ہوجا پس وہ فوراً ہو جاتا ہے - وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ○ اور کہا بیشک اللہ تعالےٰ رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا سو اوسی کی بندگی کرو اور اوسکے سوا دوسرے کو نہ پوجو یہ ہے راہ سیدھی اہل سنت کی فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ پھر کئی راہ ہو گئے فرقے اونمین سے - یعنے یہود و نصاریٰ آپس مین اختلاف کرنے لگے - یہود نے جناب عیسٰے علیہ السلام کو حد سے زیادہ گھٹایا اور نصاریٰ نے حد سے زیادہ بڑھایا - اور نصاریٰ کے تین فرقے ہوئے ایک نے خدا کہا دوسرے نے تین خداؤن مین کا ایک خدا ٹھہرایا تیسرے نے خدا کا بیٹا کہا - فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ○ سو خرابی ہے منکرون کو جسوقت دیکھینگے ایک دن بڑا - یعنے خرابی ہے اونکے

لیے جو کافر ہوئے قیامت کے دن - میدان قیامت مین حاضر ہونے سے یا اوسکی دہشت
اور خوف سے - اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ
الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کیا سنتے دیکھتے ہونگے جسدن آئینگے ہمارے
پاس لیکن بے انصاف آج کے دن صریح بھٹکتے ہین یعنے کیا وہ کافر سنتے ہونگے یا دیکھتے
ہونگے جسدن ہمارے پاس آئینگے - اور اونھین دیکھنے سننے سے کوئی فائدہ نہوگا مگر ظالم
آج صاف گمراہی مین ہین - وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈرادے اونکو حسرت
اور پشیمانی کے روز سے - یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کفار مکہ کو حسرت اور پشیمانی کے
روز سے ڈرادیجیے کیونکہ اوسدن کافرون کو یہ حسرت ہوگی کہ ہم ایمان کیون نہ لائے اور
گنہگار افسوس کرینگے کہ ہمنے گناہ کیون کیے اور فرمانبردار خدا ورسول نیک اور اچھے لوگ
حسرت کرین گے کہ ہمنے اچھے کام زیادہ کیون نہ کیے جو آج اس سے بھی زیادہ بلند
درجے پاتے اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ جب فیصل ہوچکیگا کام - یعنے جب سب حساب کتاب
کا فیصلہ ہوکے حکم ہوگا کہ دوزخی دوزخ مین ڈالے جائین اور بہشتی بہشت مین داخل کیے
جائین - پس بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایسا دن تو پیش آنے والا ہو وَهُمْ فِيْ
غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اور وہ بھول رہے ہین اور وہ یقین نہین لاتے
یعنے وہ اوسدن کے حال سے بے خبر ہین اور آخرت پر ایمان نہین لاتے - اِنَّا
نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ○ ہم وارث ہونگے
زمین کے اور جو کوئی ہے زمین پر اور ہماری طرف پھر آوینگے - یعنے بیشک ہم زمین کی میراث
لینگے اور جو کچھ زمین پر ہے - غرض یہ کہ سب فنا ہوجائین گے اور ہم باقی رہین گے اور سب
ہماری طرف پھر آوینگے - وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اور مذکور کر کتاب مین
ابراہیم کا - یعنے یاد کیجیے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے لیے حضرت ابراہیم علیہ
السلام کا قصہ جنکی بزرگی کے سب مذہب والے قائل ہین - اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا

وقف لازم

ع ۲

نَبِيًّا ۝ بیشک تھا وہ سچا نبی۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے سچے اور سچے موحد اور بلند مرتبہ نبی تھے۔ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ جب کہا اپنے باپ کو اے باپ میرے کیون پوجتا ہے جو چیز نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کام آوے تیرے کچھ۔ یعنے یاد کیجیے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر بن ناحور اسے کہ اے باپ کیون پوجتے ہو اوسے جو کچھ نہین سنتا اور کچھ نہین دیکھتا اور نہ تمسے کوئی برائی دور کرسکتا ہے نہ تمہین فائدہ پونہچا سکتا ہے۔ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ اے باپ میرے مجکو آئی خبر ایک چیز کی جو تجکو نہین آئی سو میری راہ چل سوجھا دون تجکو سیدھی راہ یعنے ای میرے باپ بیشک مجھے وحی کے ذریعے سے وہ علم حاصل ہوا ہے جو تمکو معلوم نہین پس تم میری پیروی کرو اور میری راہ چلو کہ مین تمہین سیدھا راستہ بتاؤن۔ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ اے باپ میرے نہ پوج شیطان کو بیشک شیطان ہے رحمن کا نافرمان۔ یعنے اے میرے باپ شیطان کی عبادت اور پرستش نکرو کیونکہ شیطان بیشک اللہ تعالے کا نافرمان ہے اور اوسنے آدمؑ کے سجدہ کرنے سے انکار کیا جبسے مردود بارگاہ کبریا ہوا اور لوگون کو بہکانے لگا۔ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ اے باپ میرے مین ڈرتا ہون کہ پونہچے تجھے عذاب رحمن سے پہر تو ہوجاوے شیطان کا ساتھی۔ یعنے اے باپ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہین شیطان کے پوجنے اور اوسکی پیروی کرنے کے باعث سے تجپر خدا کا عذاب آوے اور تو اوس عذاب مین شیطان کا ساتھی ہوجائے۔ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ وہ بولا کیا تو پھرا ہوا ہے میرے

معبودون سے اے ابراہیم یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدنے اونسے کہا
کہ اے ابراہیم کیا تم ہمارے معبودون سے پھرگئے ہو اور اونہین چھوڑنے والے ہو
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا○ اگر تو نہ چھوڑے گا
تو تجھے سنگسار کرونگا اور مجھسے دور رہا ایک مدت - یعنے اگر تم اون کی مخالفت اور توہین
سے باز نہ آؤگے تو مین تمھین پتھرون سے مارونگا - اور تم مجھسے کچھہ عرصے تک الگ رہو
کہ تمکو مجھسے کچھہ ضرر نہ پونہچے - قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ کہا سلامتی رہے تیری - یعنے
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ سلام ہے آپکو مین جاتا ہون - اور جب آپنے چلنے
کا قصد کیا تو آپ کے باپ نے کہا کہ تم غمگین نہو کیونکہ تمہارا خدا بہت اچھا ہے اور وہ تمھین
چھوڑے گا نہین - پس آپکو اونکے ایمان لانے کی امید ہوئی اور فرمایا سَاَسْتَغْفِرُ
لَكَ رَبِّیْ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا○ مین گناہ بخشواؤنگا تیرا اپنے رب سے
بیشک وہ ہے مجھپر مہربان - یعنے مین تمہارے گناہون کی بخشش کے لیے دعا کرونگا
کہ خدا تمہین ایمان لانے کی توفیق دے کیونکہ ایمان لانے سے گناہون کی مغفرت
ہوتی ہے - اور میرا پروردگار مجھپر نہایت مہربان ہے اور اوسنے دعا قبول کرنے
کا مجھسے وعدہ فرمایا ہے - وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور کنارہ کرتا ہون مین تمسے اور جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا - یعنے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا کہ مین تمسے اور تمہاری طرح جتنے بت پرست ہین سب
سے کنارے ہوتا ہون اور جنھین تم اللہ کے سوا پکارتے ہو یعنے بتون کو اونسے بھی
مین کنارہ کش ہوتا ہون اور دور بھاگتا ہون - وَاَدْعُوْا رَبِّیْ عَسٰۤی اَلَّاۤ اَكُوْنَ
بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا○ اور مین پکارونگا اپنے رب کو امید ہے کہ نہ رہونگا
اپنے رب کو پکارکر محروم - یعنے مین اپنے پاک پروردگار کو سچے دل سے پکارتا
ہون اور اوسکی عبادت کرتا ہون اور مجھے اُمید کامل ہے کہ مین اپنے خدا کو پکارکے

اپنے مطلب سے محروم اور بے نصیب نہ رہونگا۔ بخلاف بت پرستون کے کہ وہ
بتون کے پوجنے سے بے نصیب اور بے بہرہ اور خدا کی مہر سے بہت دور ہین
الغرض حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ اور سب بت پرستون سے علیحدہ ہوکے
شہر بابل سے جسے ارم نھرین کہتے ہین نکلے اور وہان سے کوہستان فارس یا کوہستان
کنعان کی طرف روانہ ہوئے اور سات برس تک اون پہاڑون مین پہرتے اور سیر
کرتے رہے۔ جب اونکے باپ نے انتقال کیا اور اونکے چچا ہاذر کو بت خانے کی
خدمت سپرد ہوئی تو یہ خبر سنکے پہر بابل مین آئے اور بتون کی مذمت شروع کی اور اکثر
بت توڑ ڈالے اور آتش نمرود اونپر سرد ہوئی۔ پہر آپنے ہمراہی حضرت سارہ لوط
ملک شام کا قصد فرمایا اوسکا بیان اللہ تعالے اس آیت مین فرماتا ہے۔ فَلَمَّا
اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ پہر جب کنارے ہوا اونسے اور جنکو
وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا بخشا ہمنے اوسکو اسحٰق اور یعقوب اور دونون کو نبی کیا۔
یعنے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اون بت پرستون سے علیحدہ ہوئے اور اونکو
آپنے چھوڑ دیا اور اونکے بتون کو بہی جنہین وہ خدا کے سوا پوجتے تھے توڑا اور چھوڑا
تو اللہ تعالے نے بی بی سارہ علیہا السلام سے آپکو حضرت اسحٰق فرزند اور حضرت یعقوب
پوتا عنایت کیا اور ان دونون کو اپنے فضل سے نبی برگزیدہ کیا۔ خلاصہ یہ کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے خدا کی راہ مین ہجرت کی اپنون سے علیحدہ ہوئے پس اللہ تعالے نے
اونکے بہتر اپنے دیے اور حضرت اسمٰعیل کا تذکرہ اسواسطے نہ فرمایا کہ وہ آپ کے پاس
نہین رہے۔ اور اللہ تعالے فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا
لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ اور دیا ہمنے اونکو اپنی مہر سے اور رکھا اونکے
واسطے سچا بول اونچا یعنے بخشی ہمنے اونکو اپنی رحمت مین سے رحمت مراد رحمت سے مال

ع ۳

اور اولاد جو اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا کی اور اللہ تعالے نے آپکو سچائی
اور بلند مرتبہ مرحمت فرمایا۔ اب آگے اللہ تعالے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرماتا
ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا
وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور مذکور کر کتاب مین موسیٰ کا وہ تھا چُنا ہوا اور تھا رسول نبی
یعنے یاد کر و اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک مین احوال موسیٰ علیہ السلام کا بیشک
وہ پاک تھے اور اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے پیغمبر خلقت کی ہدایت کے لیے۔ وَنَادَيْنٰهُ
مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝ اور پکارا ہمنے اوسکو داہنی
طرف سے طور پہاڑ کی اور نزدیک بلایا اوسکو بھید کہنے کے لیے یعنے اللہ تعالے نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور کے داہنے رخ سے جو وادی ایمن مین واقع ہے پکارا اور اونکو
مرتبۂ قرب عنایت فرمایا۔ اور ایک تفسیر مین ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بلند کیے گئے
اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان اور ایک حجاب سے دوسرے تک اسقدر بلند ہوئے
کہ آپنے اوس قلم کی آواز سنی جس سے توریت لکھی جاتی تھی۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے
کہ حق تعالے جل جلالہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہی حجاب باقی رہا تھا
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ اور بخشا ہمنے اوسکو اپنی
مہر سے بھائی اوسکا ہارون نبی۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے لیے اونکے بھائی ہارون کو مددگار بنایا اور وہ نبی تھے۔ وَاذْكُرْ فِى
الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝
اور مذکور کر کتاب مین اسمٰعیل کا وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا رسول نبی۔ یعنے حق تعالے اپنے
حبیب اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ یاد کیجیے قرآن پاک
مین قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا۔ وہ بیشک وعدے کے سچے تھے اور اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے
خلقت کی طرف خبر دینے کے لیے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے حالات مین لکھا ہے

کہ آپ وعدے کے بڑے سچے اور پکے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپنے ایک شخص سے وعدہ فرمایا کہ جب تک تو نہ آئیگا مین اسی مقام پر کھڑا رہونگا پس آپ اپنے وعدے کے موافق وہین کھڑے رہے اور اسی طرحسے تین ۳ دن گذرے اور ایک روایت مین ہے کہ پورا سال بھر گذر گیا بعد اوسکے وہ شخص آیا۔ اس عرصے مین آپنے درختون کی چھال کھا کے گذارہ کیا اور باوجود ہزارون دقتون کے وعدے کے ایفا کرنے مین کامل اور ثابت قدم رہے اور اونکی تعریف مین حق تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ○ اور حکم کرتا تھا اپنے گھروالون کو نماز اور زکوٰۃ کا اور تھا اپنے رب کے یہان پسند۔ یعنے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنے گھروالون اور اپنی امت کے تمام لوگون کو نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کا حکم فرماتے تھے اور مقبول بارگاہ الٰہی تھے کیونکہ وہ اپنے قول وفعل مین بڑے پکے اور مستقل مزاج تھے۔ اب آگے اللہ تعالےٰ حضرت ادریس علیہ السلام کا قصہ بیان کرتا ہے اور اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ○ اور مذکور کر کتاب مین ادریس کا وہ تھا سچا نبی۔ یعنے قرآن پاک مین حضرت ادریس علیہ السلام کا قصہ یاد کیجیے کہ وہ سچے نبی تھے۔ حضرت ادریسؑ حضرت شیثؑ کے پروتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا تھے نام مبارک انکا اخنوخ تھا مگر علوم کی درس وتدریس کی زیادتی کے باعث سے آپکا لقب ادریس مشہور ہوگیا۔ لکھا ہے کہ سب سے پہلے قلم سے خط آپ ہی نے لکھا اور حالِ نجوم بھی پہلے پہل آپ ہی نے بیان فرمایا اور کپڑے کا سینا آپ ہی سے شروع ہوا۔ آدم علیہ السلام کی وفات کے بعد سو برس گذر چکے تھے جب پیدا ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے انپر تیس ۳۰ صحیفے نازل فرمائے۔ اب اللہ تعالےٰ انکے حال مین فرماتا ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○ اور اوٹھا لیا ہمنے اوسکو ایک اونچے مکان پر۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مرتبہ

نبوت اور اعلےٰ درجۂ قرب سے سرفراز فرمایا۔ یا جنت میں جگہ دی یا چوتھے آسمان پر اوٹھالیا
اور چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام کا موجود ہونا حدیث معراج رسول اکرم صلے اللہ علیہ
وسلم سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ادریس علیہ السلام سے چوتھے
آسمان پر ملاقات ہوئی اور اس بارے میں مختلف روایتین ہین۔ حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت ادریس علیہ السلام آفتاب کی گرمی اور شدتِ حدت
سے بہت پریشان ہوئے تو بارگاہ حق تعالےٰ مین مناجات کرنے لگے کہ اے پروردگار
باوجودیکہ مین آفتاب سے نہایت دور ہون مگر اوسکی گرمی اور تیزی مجھے جلاے دیتی ہے
پس اوس فرشتے کا کیا حال ہوگا جو آفتاب کو اوٹھائے لیے پھرتا ہے۔ اے رب العلمین
اپنے فضل وکرم سے آفتاب کی تیزی اور شدت اوس فرشتے سے دور کردے اور آفتاب
کا بوجھ اوسپر ہلکا کر اور اوسے اپنے فضل سے سب سختیون سے محفوظ رکھہ پروردگار عالم
نے حضرت ادریس علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آفتاب کی گرمی اور بوجھ اوسکے لیے کم
کردیا جب اوس فرشتے نے آفتاب کو ہلکا پایا اور گرمی و تیزی مین بھی کمی دیکھی تو خداوند
عالم سے عرض کی کہ اے خداے تعالےٰ آج آفتاب کی تیزی اور بوجھ مجھے کم معلوم ہوتا
ہے اسکا کیا باعث ہے۔ ارشاد ہوا کہ ہمارے پیارے بندے ادریسؑ نے تیرے لیے دعا
کی تھی ہمنے قبول کی۔ پس اوس فرشتے نے جناب ادریس علیہ السلام کی زیارت کے لیے
زمین پر اُترنے کی حق تعالےٰ سے اجازت چاہی اور بعد حصول اجازت زمین پر آیا حضرت
ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور آپکے فرمانے کے موافق آپکو اپنے پرون پر بٹھا
کے آسمان پر آفتاب کے قریب لے گیا اور پھر بموجب آپکے کہنے کے ملک الموت سے
دریافت کیا کہ حضرت ادریسؑ کی عمر کسقدر ہے اور اونکا انتقال کیونکر ہوگا ملک الموت نے
عمرون کا دفتر دیکھہ کے جواب دیا کہ وہ ابھی مطلع آفتاب کے قریب وفات پائینگے جب
وہ فرشتہ ملک الموت سے رخصت ہوکے اپنے مقام پر آیا تو حضرت ادریس علیہ السلام کو

اونسے زندہ نہ پایا۔ اور دوسری روایت یہ ہے کہ ادریس علیہ السلام بڑی کثرت سے عبادت
کرتے تھے۔ ملک الموت اونکی زیارت کے نہایت مشتاق ہوئے اور پروردگار سے اجازت لیکے
زمین پر آئے اور آپسے ملاقات کی اور آپنے آزمانے کے لیے اونسے کہا کہ میری جان بدن سے
نکالو۔ اونہوں نے بحکم حق تعالےٰ آپکے کہنے کے موافق روح قبض کی۔ پھر حق تعالےٰ نے
اونکو دوبارہ زندہ کیا اور حضرت عزرائیل علیہ السلام اونھیں آسمان پر لے گئے دوزخ کے
حالات دکھائے پھر جنت مین پہنچایا۔ اور وہانسے نہ نکلے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ ادریس حضرت
الیاس علیہ السلام کا لقب ہے جو بنی اسرائیل مین پیغمبر ہوئے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام کی
طرح زندہ رہے۔ اب اللہ تعالےٰ ان نبیون کے حق مین ارشاد فرماتا ہے۔ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ ق یہ وہ لوگ ہین
جنکو نعمت دی اللہ نے نبیون مین فرزندانِ آدم مین سے۔ یعنے یہ لوگ جنکا بیان کیا گیا زکریا
اور ادریس علیہما السلام ایسے لوگ ہین جنپر اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمتین دینی اور دنیوی بھیجی ہین
اور یہ پیغمبر ہین اولاد آدم مین سے وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ اور اونمین جنکو لادلیا
ہمنے نوح کے ساتھ۔ یعنے باقی اونکی اولاد مین سے ہین جنکو ہمنے حضرت نوح کے ساتھ
کشتی مین اوٹھایا۔ اور وہ لوگ ادریس علیہ السلام کے ماسوا ہین وَمِن ذُرِّيَّةِ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ط اور ابراہیم کی اولاد
مین اور اسرائیل کی اور اونمین جنکو ہمنے سوجھ دی اور پسند کیا۔ یعنے اور وہ لوگ جو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی ذریات سے ہین اور وہ لوگ
جنھین ہمنے راہ حق دکھائی اور برگزیدہ کیا اونکو آدمیون مین بسبب شرف نبوت کے
إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝ جب اونکو سنائے
آیتین رحمن کی گرتے ہین سجدے مین اور روتے ہوئے۔ یعنے یہ سب لوگ جنکا بیان
کیا گیا ایسے ہین کہ جب انپر اللہ تعالےٰ کی نازل کی ہوئی کتابون کی آیتین پڑھی جاتی ہین

تو مُنہ کے بھل گرتے ہین اللہ تعالےٰ کے سجدے مین اور روتے ہین اوسکے خوف سے
پس اس سے ظاہر ہے کہ کلام ربانی سننے کے ساتھ رونے کو ایک بڑی نسبت ہے
اور یہی حدیث شریف مین بھی وارد ہے کہ قرآن مجید پڑہا اور روؤ اور جو رونا نہ آئے
تو اپنے تئین رونے والے کی صورت بناؤ۔ اور اللہ تعالےٰ اون لوگونکی شان مین جنکے
دلون مین کلام اللہ سننے سے شوق بڑہتا تھا اور محبت الٰہی کے جوش مین آنکھون سے
دریا بہتے تھے فرماتا ہے وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ
مِنَ الدَّمْعِ - یعنے جب سنتے ہین وہ لوگ اوس کلام پاک کو جو اوتارا گیا رسول کی طرف
تو دیکھتے ہو تم اونکی آنکھون کو کہ بہتے ہین اونسے آنسو۔ اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک کا شوق
اور اپنی اور اپنے رسول کی محبت تمام اہل سلام کو ایسی ہی عنایت فرمائے کہ کلام مجید کے سننے
سے آتش شوق دل مین بھڑکے اور غم کے آنسو آنکھون سے بہین۔ قرآن مجید کے سجدون
مین سے یہ پانچوان سجدہ ہے۔ اب اللہ تعالےٰ نبیون کا بیان ختم کرکے اونکی اولادون کا
تذکرہ فرماتا ہے۔ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا
الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ پھر اونکی جگہ آئے ناخلف گنوائی نماز اور
پیچھے پڑے مزون کے سو آگے ملے گی گمراہی۔ یعنے ان برگزیدہ نبیون کے بعد انکے بُرے
فرزندون نے غفلت سے نماز چھوڑدی اور نفسانی خواہشون کی پیروی کرنے لگے گناہون
مین مبتلا ہوگئے پس بہت جلد اس گمراہی اور معصیت کی سزا دیکھین گے۔ اور بعض مفسرین نے
لکھا ہے کہ غیّ ایک دوزخ کا کنوان ہے اوسکا عذاب اسقدر سخت و شدید ہے کہ اہل دوزخ
جب اوس کنوین کے عذاب والون کو دیکھین گے تو اُس عذاب سے خدا کی پناہ مانگین گے
اور بعض نے لکھا ہے کہ غیّ دوزخ کے ایک میدان کا نام ہے جسکی آگ نہایت سخت اور
تیز ہے اور اوسمین بے نمازاور نفس کے پیرو ڈالے جائینگے اور اونپر سخت عذاب ہوگا۔
إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا مگر جسنے توبہ کی اور یقین لایا اور نیک کام کئے

یعنے جو گناہون سے پھرا اور توبہ کرکے سچے دل سے ایمان لایا اور کام نیک موافق حکم خدا اور رسول کے کیے فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝ سو وہ لوگ جاینگے بہشت مین اور اونکا حق نہ رہیگا کچھ یعنے وہ لوگ توبہ کرکے ایمان لانیوالے سیدھے بہشت مین داخل ہونگے اور اونکے اجر مین کمی نہ کیجائیگی۔ اور وہ بہشت جسمین وہ لوگ داخل ہونگے جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ باغ ہین رہنے کے جنکا وعدہ دیا ہے رحمن نے اپنے بندون کو بن دیکھے۔ یعنے اون کے رہنے کے لیے وہ باغ ہین جنکا وعدہ پروردگار عالم نے اپنے بندون سے کیا ہے۔ اور وہ باغ ایسے عمدہ ہین جو دیکھنے مین نہین آئے۔ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝ بیشک ہے اوسکے وعدے پر پہونچنا۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے جس بہشت کا اپنے نیک بندون سے وعدہ کیا ہے وہ بہشت جلد سامنے آنے والی ہے اور ایمان والے اوسمین داخل ہونگے۔ اور وہ بہشت ایسی ہے کہ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ نہ سنینگے وہان بک بک سوا سلام کے۔ یعنے جنت کے لوگ جنت مین کوئی لغو اور بیہودہ بات نہ سنینگے مگر سلام باری تعالی جل شانہ کی طرف سے یا اوسکے فرشتون کی طرف سے یا آپس مین ایک دوسرے سے۔ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ اور اونکے لیے ہے اونکی روزی وہان صبح اور شام۔ یعنے اونکے لیے ہین جنت کی نعمتین دو وقت صبح اور شام یا ہمیشہ کے لیے۔ لکھا ہے کہ جنت مین رات اور دن نہوگا مگر کچھ نشانیان ہونگی جنسے مقدار رات اور دن کی پہچانی جائیگی۔ اور ایک تفسیر مین لکھا ہے کہ دروازے بند کرنے اور پردے ڈالنے سے رات معلوم ہوگی اور دروازے کھولنے اور پردے اوٹھا دینے سے دن معلوم ہوگا۔ اور رات کو حورین مسلمانون کی خدمت کرینگی اور دن کو غلمان۔ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ وہ بہشت ہے جو میراث دینگے ہم اپنے بندون مین جو کوئی ہوگا پرہیزگار

یعنے وہ بہشت جسکا ہمنے تذکرہ کیا ہم اپنے بندون مین اوسے میراث دینگے جو پرہیزگار ہوگا
روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین
اور روح کا حال پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ کل جواب دونگا اور اوسوقت آپنے انشاء اللہ تعالے
نہین فرمایا تھا۔ بس پندرہ ۱۵ یا پچیس ۲۵ روزتک جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس نہین آئے بعد
اسکے جب آئے تو آپنے فرمایا کہ اے بھائی تم بہت عرصے کے بعد آئے ہو مین تمہارا بہت
منتظر تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا **وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ** ج اور ہم نہین
اوترتے مگر حکم سے تیرے رب کے۔ یعنے ہم سب فرشتے آسمان سے نہین اوترتے مگر آپکے
پروردگار کے حکم سے **لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ج**
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ ج اوسی کا ہے جو ہمارے آگے اور جو ہمارے پیچھے اور جو
اوسکے بیچ مین ہے اور تیرا رب نہین بھولنے والا۔ یعنے اوسی پروردگار کے لیے ہے جو کچھہ
ہمارے آگے ہے آنے والے کامون سے اور جو کچھہ گذر گیا ہمارے پیچھے اور جو درمیان مین
ہے۔ یا اوسی کے لیے حکم ہے ہماری ابتدا اور انتہا مین اور ہماری زندگی مین اور اے رسول
اللہ کے آپکا پروردگار بھولنے والا نہین ہے بلکہ آپکے حال سے وہ خوب آگاہ ہے جب
اوسے منظور ہوتا ہے ہمکو آپکے پاس بھیجتا ہے۔ **رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ**
وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ط هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ۝
رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو اونکے بیچ مین ہے سو اوسی کی بندگی کر اور ٹھہرا رہ
اوسکی بندگی پر کوئی پہچانتا ہے تو اوسکے نام کا۔ یعنے وہی ہے پروردگار آسمانون اور زمین
کا اور پروردگار ہے اوسکا جو ان دونون کے بیچ مین ہے۔ پس زمین و آسمان کا پیدا کرنیوالا
اور اونکے درمیان مین جو کچھہ ہے اوسکا پالنے والا کیونکر بھولیگا اور اے رسول اللہ کے
جب آپنے سمجھہ لیا کہ آپکا پروردگار آپکو بھولا نہین تو اوسکی عبادت مین ثابت رہیے اور
وحی مین دیر ہونے سے پریشان نہوجیے۔ کیا آپ جانتے ہین کہ اوسکے سوا کسی کا نام اللہ

ہوا پھر ہرگز نہین بلکہ غلبۂ الٰہی اس بات سے ظاہر ہے کہ آجتک کسی مشرک نے اپنے معبودانِ
باطل کو اللہ نہین کہا مان آلہ کہتے رہے۔ غیرت وحدانیت نے اس نام پاک کو کافرون کے
تصرف سے بچایا اور ایمان والون کی زبان پر جاری کیا۔ یا یہ کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ کے
نام سب اوسکی صفت ہین اور سوا اوسکے کوئی ان صفتون کا نہین ہے **وَيَقُولُ
الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا** ○ اور کہتا ہے آدمی کیا
جب مین مرگیا پھر نکلونگا جی کر یعنے کفار ایک دوسرے سے براہ تعجب کہتے ہین کہ یہ بات
کیونکر ہوسکتی ہے کہ مردہ خاک قبر سے جی اوٹھے یہ خلاف عقل اور مشکل ہے۔ خدا وند
تعالےٰ جل شانہ اوسکے جواب مین ارشاد فرماتا ہے **أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا
خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا** ○ کیا یاد نہین رکھتا آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا
پہلے سے اور وہ کچھہ چیز نہ تھا۔ یعنے آدمی یہ خیال نہین کرتا کہ جب وہ کوئی چیز نہ تھا بلکہ معدوم
تھا تو ہمنے اپنی قدرت سے اوسے بنایا اور معدوم سے موجود کردیا۔ پس اب دوبارہ
اوسکی خاک پراگندہ کو جمع کرکے زندہ کرنا ہمارے نزدیک کیا مشکل ہے **فَوَرَبِّكَ
لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا** ○ سو قسم ہے
تیرے رب کی ہم گھیر بلائینگے اونکو اور شیطانون کو پھر سامنے لائینگے گرد دوزخ کے
گھٹنون پر گرے۔ یعنے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اون کافرون کو مع اونکے شیطانون
کے میدان حشر مین جمع کریگا اور وہ سب ایک ایک زنجیر مین بندہے ہوئے دوزخ
کے گرداگرد لائے جائینگے اور حساب وکتاب کی دہشت یا خوف دوزخ اونپر اسقدر غالب
ہوگا کہ وہ بسبب زانو کے بھل گر پڑینگے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ سب آدمی دوزخ
کے گرد حاضر کیے جائینگے اسلیے کہ نیک لوگون کو معلوم ہوجائے کہ اونہین پروردگار نے
کیسی سخت بلاؤن سے نجات دی اور وہ اس بات سے خوش وخرم ہون اور برے
لوگ دوزخ مین اپنے اپنے ٹھکانے دیکھہ لین اور اپنے اعمال بد یاد کرکے رنجیدہ ہون

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ پھر جدا کرینگے ہم ہر فرقے مین سے جو نسا اونمین سے سخت رکھتا تھا رحمٰن سے اکڑ یعنے پھر نکالینگے ہم دوزخ مین ڈالنے کے لیے ہر گروہ مین سے اوس شخص کو جو بڑا نافرمان اور سخت کافر ہوگا ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝ پھر ہمکو خوب معلوم ہین جو بہت قابل ہین دوزخ مین پیٹھنے کے ۔ یعنے اللہ تعالےٰ اون لوگون کو خوب جانتا ہے جو سب سے پہلے آتش دوزخ مین ڈالنے کے لائق ہین ۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ اور کوئی نہین تم مین سے جو نہ پونہچیگا اوسپر ہو چکا یہ وعدہ تیرے رب پر ضرور مقرر ۔ یعنے کوئی فرد بشر ایسا نہین ہے جو دوزخ پر سے نہ گذرے اور یہ وعدہ پروردگار کا ضرور مقرر ہے اسمین ہرگز خلاف نہین مگر جب ایماندار لوگ دوزخ پر سے گذرینگے تو آگ ٹھنڈی ہو جائیگی اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ سب دوزخ مین داخل کیے جائین گے مگر ایماندارون پر آگ ایسی ٹھنڈی ہو جائیگی جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہوئی تھی جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے ۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ پھر بچاوینگے ہم اونکو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دینگے گنہگارون کو اوسی مین اوندھے گرے ۔ یعنے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے متقی پرہیزگار ایماندار لوگون کو دوزخ سے نجات دیگا اور کافر اوسی اوندھے گرین گے اور ہمیشہ پڑے رہین گے ۔ لکھا ہے کہ بہشت کی راہ نہین مگر دوزخ کے منہ مین ۔ اور دوزخ تنور کی شکل ہر منہ اوسکا دنیا سے بڑا ۔ کنارے سے کنارے تک راہ ہے بال سے باریک اور تلوار سے تیز ایمان والے اوسپر سے صحیح و سلامت گذر جائینگے اور گنہگار گر پڑین گے پھر موافق عمل کے کئی روز بعد نکالے جائین گے اور پروردگار کے فضل و کرم یا جناب رسول مقبول کی شفاعت سے اونکے گناہ بخشے جائین گے اور کافر دوزخ مین پڑے رہین گے پھر منہ دوزخ کا بند ہو جائیگا ۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ○
اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتین کھلی کہتے ہین جو لوگ منکر ہین ایمان والون کو دونون
فریقون مین سے کسکا مکان بہتر ہے اور اچھی لگتی ہے مجلس - یعنے قریش کے سردار دولتمند
تھے وہ لوگ جو ایمان نہین لاتے ایمان والے غریبون اور مفلسون سے [illegible] ہین کہ ان دونون
گروہون مین سے کون اچھا ہے مکان اور مرتبے کے رو سے - کیا تم نہین دیکھتے کہ ہمارے
مکانات کیسے عمدہ عمدہ ہین اور ہمارے لیے جملہ سامان عیش و عشرت موجود ہے عرب کے بڑے
بڑے ذی عزت سردار ہماری محفلون مین آتے ہین - اور ہم نہایت عزت و راحت اور عیش و عشرت
سے بسر کرتے ہین - ایک تم ہو کہ نہ کہانے کو پیسہ نہ بیٹھنے کو جگہ نہ کوئی عیش و آرام پہر کیا ہم اچھے کہ تم
خلاصہ یہ کہ مشرکین عرب ایمان لانے اور حکم خدا پر چلنے سے دنیا کی عزت اور راحت کو اچھا سمجھتے
اور اس چند روزہ راحت و آرام دنیاے فانی پر فخر کرتے تھے یہ نہ جانتے تھے کہ اللہ تعالے
نے ایمان والون کے لیے نعماے بہشت اور ملک جاودانی مہیا کر رکھے ہین [illegible] مقرر
کیے ہین پس اللہ تعالے نے اونکے فخر و افتخار توڑنے کے لیے یہ ارشاد فرمایا وَكَمْ أَهْلَكْنَا
قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ○ اور کتنی کہپا چکے ہم پہلے انسے
سنگتین وہ انسے بہتر تھے اسباب مین اور نمود مین یعنے مشرکین عرب کیا نہین جانتے کہ
ہم نے انسے پہلے بہت سے گروہ اور قبیلے کے لوگ جو انسے مال و دولت جاہ و ثروت شان و شوکت
مین کہین اچھے تھے ہلاک کر ڈالے نہ اونکا مال اونہین بچا سکا نہ اونکے جتھے اونسے عذاب
روکا - قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ تو کہہ جو کوئی رہا
بھٹکتا سو چاہیے اوسکو کھینچ لیجاوے رحمن لنبا - یعنے کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان
لوگون سے جو اپنے مال و جمال پر فخر و غرور کرتے ہین کہ جو کوئی راہ [illegible] گمراہی مین ہوتا ہے
اللہ تعالے اوسے مہلت دیتا ہے اور پے در پے نعمت پہنچاتا ہے کیونکہ دنیا مقام امتحان ہے
آخرت مین سب برا بھلا کہل جائیگا اور یہان سب نیک و بد بہلائی اور برائی ملے ہوے ہین

[illegible] دُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ف
[illegible] آنکھون سے دیکھ لینگے یا آفت قیامت - یعنے اللہ تعالے مہلت
[illegible] دیکھین وہ چیز جس سے ڈرائے گئے تھے یا دنیا مین اونپر
[illegible] ہواون - فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا
وَأَضْعَفُ جُندًا [illegible] تو عنقریب جان لینگے وہ کسکا [illegible] بدتر ہے اور کسکی
فوج کمزور ہے - یعنے اون لوگون کو معلوم ہوجائیگا کہ کون بدتر ہے اون دونون گروہون
مین سے درجے مین اور کسکی دوست اور مددگار کم ہین - کیونکہ ایمان والون کے لیے جنتون
مین بڑے بڑے درجے ہونگے اور کافرون کے لیے دوزخ کے طبقے اور ایماندارون
کو اللہ تعالے اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے مدد پہنچیگی اور مشرکون کا کوئی یار
اور مددگار نہوگا - وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى اور بڑھاتا جاوے
اللہ سوجھے ہوؤن کو سوجھ یعنے اللہ تعالے اون لوگون کو زیادہ ہدایت کرتا ہے جو اوسکے
کلام پاک پر ایمان لاتے ہین اور اوسکے احکام کو سچے دل سے ادا کرتے ہین - وَالْبَاقِيَاتُ
الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور رہنے والی نیکیان
بہتر رکھتی ہین تیرے رب کے یہان بدلا اور بہتر پھر جانے کو جگہ - یعنے نیک کام ایماندارون
کے لیے بہت اچھے ہین تیرے پروردگار کے نزدیک ازروے ثواب کے اور بہتر ہین
ازروے بازگشت کے - اور دنیا کی رونق خداے تعالے کے یہان کچھ کام نہ آویگی اون
نیکیان سب باقی رہینگی اور اونکے عوض مین اللہ تعالے بڑے بڑے درجے عنایت کریگا
اور جاے بازگشت یعنے آخرت نیک کام کرنے والون کے لیے بہتر ہے - لکھا ہے کہ حضرت
ابن حارث رضی اللہ عنہ کا کچھہ قرض عاص بن وائل کے ذمے تھا - جب آپنے اوس سے
تقاضا کیا تو اوسنے جواب دیا کہ جب تک آپ دین اسلام ترک کرکے میرا دین نہ اختیار کرینگے
ہرگز ہرگز آپکا قرض نہ دونگا آپنے جواب دیا کہ خدا کی قسم مین دین محمدی کو ہرگز نہ ترک کرونگا

نہ زندگی مین نہ مرتے وقت نہ اوسدن جب اوٹھایا جاؤنگا۔ عاص نے جواب دیا کہ اچھا جسدن تم اوٹھائے جاؤ گے اوسدن آنا اور اپنا قرض اوسیدن مجھسے لینا کیونکہ اگر یہ بات سچ ہو تو مین وہان بھی تجھسے بہتر ہونگا اسلیے کہ میرا مال اور میری اولاد بہت ہے۔ پس حق تعالےٰ نے یہ آیت شریف نازل فرمائی اَفَرَاَیۡتَ الَّذِیۡ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوۡتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ؕ بھلا تو نے دیکھا وہ جو منکر ہوا ہماری آیتون سے اور کہا مجکو ملنا ہے مال ور اولاد۔ یعنے کیا دیکھا آپنے اوس شخص کو جو ہماری آیتون سے منکر ہوا اور کہا اوسنے کہ قیامت مین مجھے مال ملیگا اور اولاد ملیگی۔ اَطَّلَعَ الۡغَیۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَہۡدًا ۙ کیا مطلع ہوگیا ہے غیب پر یا لے رکھا ہے رحمٰن کے یہان قرار۔ یعنے کیا اوسے غیب کا حال معلوم ہوگیا اور لوح محفوظ کو دیکھ آیا یا خداے تعالےٰ کے یہان سے کوئی عہد لے چکا ہے۔ کَلَّا ؕ یہ نہین جو وہ کہتا ہے سَنَکۡتُبُ مَا یَقُوۡلُ وَ نَمُدُّ لَہٗ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ﴿ۙ۷۹﴾ ہم لکھ رکھین گے جو کہتا ہے اور بڑہاتے جاوینگے اوسکو عذاب مین لنبا۔ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اوسے لکھ رکھین گے اور اوسکے لیئے عذاب بڑھاتے جاوینگے۔ وَّ نَرِثُہٗ مَا یَقُوۡلُ وَ یَاۡتِیۡنَا فَرۡدًا ﴿۸۰﴾ اور ہم لے لین گے اوسکے مرے پر جو بتاتا ہے اور آویگا ہمارے پاس اکیلا۔ یعنے جو کچھ وہ مال و اولاد بتاتا ہے ہم اوس سے سب پھیر لین گے اور قیامت کے روز ہمارے پاس بالکل تنہا آیگا۔ وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اٰلِـہَۃً لِّیَکُوۡنُوۡا لَہُمۡ عِزًّا ﴿ۙ۸۱﴾ اور پکڑا ہے لوگون نے اللہ کے سوا اورون کا پوجنا کہ ہوا ونکے لیے عزت کا باعث۔ یعنے قریش کے مشرکون نے اللہ تعالےٰ کے سوا بتون اور فرشتون کی پرستش شروع کی ہے تاکہ اونکی شفاعت کے باعث خداے تعالےٰ کے سامنے عزت پائین کَلَّا ؕ اور یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ وہ عزت پائین بلکہ سَیَکۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِہِمۡ وَ یَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ وہ منکر ہونگے اونکی بندگی سے اور ہوجاوین گے

اونکے مخالف یعنے قریب ہے کہ مشرک اپنے معبودان باطلہ سے منکر ہو جائین اور ہول قیامت
کے باعث اونکی پرستش سے پھر کے اونکے دشمن ہو جائین - اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا
الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ کیا تو نے نہین دیکھا کہ ہمنے چھوڑ رکھے
ہین شیطان منکرون پر اوچھالتے ہین اونکو اوبھار کر - یعنے کیا تمنے نہین دیکھا کہ ہمنے شیطانون
کو کافرون پر مسلط کر دیا ہے اور وہ اونھین گناہون پر آمادہ کرتے ہین اور وسوسے ڈال کے
بہکاتے ہین - فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ سو تو جلدی نکر انپر ہم تو
پوری کرتے ہین اونکی گنتی یعنے تم جلدی نکرو اونپر عذاب آنے کے بارے مین کیونکہ ہم تو اونکی
اجلون کے دن پورے کرتے ہین - یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝
جسدن ہم اکٹھا کر لائینگے پرہیزگارون کو رحمن کے پاس مہمان بلائے یعنے جب پرہیزگار متقی لوگ
خداوند رحمن کی بہشت کی طرف اکٹھا کیے جائینگے اور اچھے اچھے اونٹون پر سوار کر کے جنت مین
اسطرحسے داخل کیے جائینگے جیسے ذی عزت لوگ بادشاہون کے دربار مین داخل ہوتے
ہین وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ اور ہانک لیجائینگے گنہگارون کو
دوزخ کی طرف پیاسے - پیادہ جیسے بہائم کو ہنکاتے ہین لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَةَ
اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ نہین اختیار رکھتے لوگ سفارش کا
مگر جسنے لے لیا ہے رحمن سے قرار - یعنے کسی کو سفارش کی مجال نہوگی مگر جسے اللہ تعالے
اجازت دے - وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ اور لوگ کہتے ہین رحمن
رکھتا ہے اولاد - یعنے کفار نادانی سے کہتے ہین کہ اللہ تعالے جل شانہ اولاد رکھتا ہے
پس اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اونسے کہدین کہ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِدًّا ۝
تم آ گئے ہو بھاری چیز مین یعنے تمنے بہت سخت بے ادبی کی بات کہی اور بڑا گناہ کیا -
تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ۝ ابھی آسمان پھٹ پڑین اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ

دھمکر یعنے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جاوین اور زمین شق ہو جاسکے اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ
کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ اس بات سے کہ پکارتے
ہین رحمن کے نام پر اولاد یعنے خدا کی طرف اولاد ہونے کی نسبت کرتے ہین۔ وَمَا يَنْبَغِي
لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اور نہین بن آتا رحمن کو کہ رکھے اولاد۔ یعنے اللہ تعالے
کو زیبا نہین کہ وہ اولاد رکھے کیونکہ اوسے اولاد کی کچھ احتیاج نہین۔ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ کوئی نہین آسمان اور زمین
مین جو نہ آوے رحمن کا بندہ ہوکر اوسکے پاس۔ یعنے زمین و آسمان مین کوئی ایسا نہین ہے
جو قیامت کے دن اللہ تعالے کے پاس بندہ ہوکر نہ آوے۔ بلکہ سب اوسکے بندے
ہین اور وہ سب کا خالق اور مالک ہے۔ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝
اونکا شمار ہے اور گن رکھی ہے اونکی گنتی۔ یعنے اللہ تعالے کے علم نے اون سب کا احاطہ
کر رکھا ہے اور کوئی اوسکے علم سے باہر نہین ہے وہ سبکو جانتا ہے اور گن رکھا ہے اوسنے
اون سب کو اور اونکے سب کامون کو۔ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝
اور ہر کوئی اونمین آویگا اوس پاس قیامت کے دن اکیلا یعنے وہ سب آنے والے
ہین اللہ تعالے کی طرف قیامت کے دن اکیلے کہ اوس وقت نہ کوئی اونکا ساتھی ہوگا
نہ یار نہ مددگار۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ
الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ البتہ جو یقین لائے ہین اور کی ہین اونھون نے نیکیان اونکو
دیگا رحمن محبت۔ یعنے جو لوگ اللہ تعالے کی وحدانیت پر ایمان لائے اور اوسکے
حکمون پر چلے اور نیک کام کیے بس نزدیک ہے کہ ظاہر کرے اللہ تعالے اونکے لیے
اپنی محبت یا اونکے دلون مین اپنی محبت ڈالدے۔ یا خلق کے دلون مین اونکی محبت پیدا
کرے بغیر سبب اور ذریعے کے۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب پروردگار عالم
اپنے کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرماتا ہے

کہ یہ بندہ میرا مطیع و فرمان بردار ہے اور مین اسے دوست رکھتا ہون تم بھی اوسے دوست
رکھو۔ پس حسب فرمان حق سبحانہ تعالےٰ جبرئیل علیہ السلام بھی اوسے دوست رکھتے ہین
اور تمام اہل آسمان مین ندا کرتے ہین کہ حق تعالےٰ جل جلالہ اپنے فلان بندے کو
دوست رکھتا ہے تم سب بھی اوسے دوست رکھو۔ پھر آسمان کے سب باشندے ندا ے
جبرئیل علیہ السلام سُن کے حق تعالےٰ کے اوس مقبول بندے سے محبت کرنے لگتے
ہین اور اوسے نہایت دوست رکھتے ہین۔ پھر اوسکی محبت اہل زمین کے دلون مین
ڈالی جاتی ہے اور وہ بھی اوسے دوست کر لیتے ہین۔ پس مقام غور ہے کہ اللہ تعالےٰ
کی محبت اور فرمان برداری سے اس انسان ضعیف البنیان کو کیسے اعلےٰ درجے اور
بلند رتبے حاصل ہوتے ہین اور اہل زمین و آسمان اوسے دوست سمجھتے ہین۔ آب آگے
اللہ تعالےٰ اپنے حبیب اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ سو ہمنے آسان کیا یہ قرآن تیری زبان مین اسی واسطے کہ خوشی سُناوے
تو ڈرنے والون کو اور ڈراوے جھگڑالو لوگون کو۔ یعنے یہ قرآن پاک جسنے آپ پر آسان
کر دیا یا آپکی زبان عربی مین اوتارا یا اوسکی تلاوت آپکی زبان پر سہل کر دی سو یہ اس
واسطے کہ آپ خوشخبری دین متقی پرہیزگار لوگون کو جو شرک سے کنارہ کش ہوئے اور
راہ راست پر چلے اور ہمارے حکمون کو سچے دل سے بجا لائے اور ہمسے ڈرتے
رہے۔ اور اسواسطے کہ ڈراوین آپ اوسکے سبب سے سخت جھگڑنے والے اور
عداوت رکھنے والے کافرون کے گروہ کو جو ایمان نہین لاتے اور اہل سلام سے جھگڑتے
اور لڑتے ہین اور اونسے عداوت اور دشمنی رکھتے ہین اور اپنے مذاہب باطلہ کے
مقابلے مین دین حق کو برا سمجھتے ہین۔ اور راہ راست پر نہین چلتے۔ تا کہ وہ ڈرین
اور ایمان لائین اور دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے نجات پائین۔ و

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ اور کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین آہٹ پاتا ہے تو اونمین کسی کی یا سنتا ہے اونکی بھنک - یعنے کتنے ہی ہلاک کر ڈالے اور تباہ کر دیے تمہاری قوم مین سے پہلے زمانے کے لوگ ہر قرن مین ہر ایک قوم مین سے جو کافر اور مشرک اور نافرمان تھے - اور ایسے نیست و نابود کر ڈالے کہ اونمین سے نہ کوئی دکھائی دیتا ہے تمکو نہ کسی کی آواز سنائی دیتی ہے - عذاب اور قہر الٰہی نے اونکو ایسا فنا کر دیا ہے کہ گویا پیدا ہی نہوئے تھے - پس لازم ہے کہ اللہ تعالے جل شانہ کے قہر و غضب سے ڈرین اور شرک سے توبہ کرین اللہ پاک بے نیاز کے لیے اولاد نہ قرار دین بلکہ سب کو اوسکا بندہ سمجھین ورنہ وہ قادر ذوالجلال جسنے بڑے بڑے بادشاہون اور سرکشون کو خاک سیاہ کر ڈالا اور نام نشان تک باقی نہ رکھا بہت بڑی قدرت والا ہے اور سب کچھ اوسکے قبضۂ اقتدار مین ہے ایک دم مین مشرکون اور منکرون کو ایسا ہلاک کریگا کہ نام و نشان بھی باقی نرہیگا - اور اوسوقت اونکا مال جسپر اونھین بڑا غرور ہے اور اوسکے باعث اہل سلام پر فخر کرتے ہین کچھ کام نہ آئیگا - اور اونکی اولاد جسے مددگار و معاون قوت بازو سمجھتے ہین کچھ مدد نہ دے سکیگی - اور اونکے معبودان باطلہ جنکو وہ درگاہ باری تعالے مین اپنا شفیع سمجھتے ہین اونکو عذاب الٰہی سے ہرگز نہ بچا سکین گے - اور یہ بھی خداوند تعالے کا احسان عظیم ہے کہ اپنی مہر سے اپنے بندون کو راہ راست پر چلنے کا حکم فرماتا ہے اور اپنے رسولون اور نبیون کو بندون کی ہدایت کے واسطے بھیجتا ہے ورنہ وہ پاک بے نیاز سب سے مستغنی ہے فقط

تمت

للہ الحمد کہ تفسیر سورۂ مریم ختم ہوئی - اب تفسیر سورۂ یٰس لکھی جاتی ہے اللہ تعالے اسکے پڑھنے اور دیکھنے کی اہل اسلام کو توفیق دے اور ہر خاص و عام کو اس سے منتفع کرے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورۃُ یٰسٓ مکیّۃٌ وھی ثلٰثٌ وّثمانون اٰیۃً

سورۂ یٰسٓ مکیہ ہے اسمین تراسی آیتین اور سات سو ستر کلمے اور تین ہزار بتیس حرف ہین فضائل اس سورت شریف کے احادیث مین بہت مسطور ہین منجملہ اونکے چند فوائد بیان لکھے جاتے ہین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک ہر چیز کے لیے دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰسٓ ہی۔ مراد دل سے خلاصہ ہی۔ پس جو شخص کہ یٰسٓ پڑھے اللہ تعالے اوسکے لیے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہی۔ یہ حدیث ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہی۔ اور عطا ابن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اونہون نے خبر پہنچی مجکو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰسٓ شروع دن مین روا کی جاتی ہین حاجتین اوسکی۔ یہ حدیث دارمی نے مرسلاً روایت کی ہے اور معقل بن یسار مزنی سے رعایت ہی کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی یٰسٓ اللہ تعالے کی رضا کے لیے بخشے جاتے ہین اوسکے سب گناہ اگلے اور پڑہو اسکو اپنے مُردون پر۔ یعنے جو قریب موت کے ہون یا مردون کی قبرون کے نزدیک کہ وہ بخشش کے زیادہ محتاج ہین۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے سُنی سورۂ یٰسٓ ثواب ملتا ہی اوسے برابر اوس شخص کے جسنے بیس دینار راہ خدا مین تصدق کیے اور جسنے

پڑھا اوسے اوسکے لیے ثواب ہے بیس حج کرنے کے برابر۔ اور جسنے لکھی سورۂ یٰسٓ اور پاک وصاف پانی سے دھوکے پی لی داخل کیے جاتے ہین اوسکے دل مین ہزار یقین اور ہزار نور اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور ہزار رزق اور دور کیے جاتے ہین اوس سے تمام بغض اور کینے اور بیماریان۔ اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ یٰسٓ میری امت کے ہر انسان کے دل مین ہو۔ اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سورۂ یٰسٓ ہر رات پڑھے پھر وہ مر جائے تو گویا وہ شہید مرا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا اونھون نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰسٓ وقت صبح کے دیجاتی ہے اوسے آسانی اور فراخی اوس رات کی صبح تک اور فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ پڑھی جاوے اوسکے پاس یٰسٓ مگر یہ کہ آسانی کرتا ہے اللہ تعالےٰ اوسپر یعنے اگر قریب المرگ ہے تو نزع روح مین آسانی ہوتی ہے اور اگر مر گیا ہے تو حساب قبر مین اوسپر آسانی ہوتی ہے۔ اور ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے کہ کبار تابعین سے ہین روایت ہے فرمایا اونھون نے کہ جو کوئی پڑھے سورۂ یٰسٓ مغفرت کیجائے اوسکے لیے۔ اور جو کوئی پڑھے اوسے ایسے حال مین کہ بھوکا ہو سیر ہو جائے۔ اور جو کوئی پڑھے اوسے ایسے وقت مین کہ راہ بھولا ہو راہ پائے۔ اور جو کوئی پڑھے اوسے اوسوقت کہ کوئی چیز اوسکی گم ہو گئی ہو تو ملے اوسے وہ چیز۔ اور جو کوئی پڑھے اوسے کھانے کے وقت ایسے حال مین کہ کھانے کی قلت کا خوف ہو تو پورا ہو وہ کھانا اوسکے لیے اور کفایت کرے۔ اور جو کوئی پڑھے اوسکو میت کے پاس آسانی کیجاوے اوس میت کے لیے۔ اور جو کوئی پڑھے اوسے اوس عورت کے پاس کہ دشوار ہو بچے کا ہونا اوسپر تو آسانی ہو اوسکے لیے۔ اور جسنے پڑھا اوسے گویا کہ قرآن شریف گیارہ بار پڑھا اور ہر چیز کے لیے دل ہے اور دل قرآن کریم کا یٰسٓ ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان مین۔ اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے ابی جعفر محمد بن علی یعنے امام زین العابدین سے کہ فرمایا اونھون نے کہ جو شخص سنگدل اور قسی القلب ہو اور چاہے کہ یہ بات اوس سے جاتی رہے

پس لازم ہے اوسے کہ لکھے۔ یٰس ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ ایک
پیالے مین زعفران سے پھر اوسے دہو کے پی لے۔ اور روایت ہی کہ حضرت سعید بن جبیر نے
ایک شخص مجنون پر یٰس پڑھی پس وہ اچھا ہوگیا۔ اور روایت کی ابوالشیخ نے کتاب عظمت مین
محمد بن سہل مقری سے اونہون نے محمد بن عبید اللہ بن محمد بن عمرو دباغ سے اونہون نے اپنے
باپ سے کہ کہا اونہون نے مین ایک راستے سے جاتا تہا اور اوسمین بہتنے بہت تہے ناگہان
دیکہا مین نے ایک عورت کو کہ سرخ کپڑے پہنے ہوئے ایک تخت پر بیٹہی ہے اور قندیلین روشن
ہین اور وہ بلاتی ہی مجہے پس یہ دیکہتے ہی مین نے یٰس شریف شروع کی اور اوسکی قندیلین بجہ گئین
اور وہ کہنے لگی اے بندہ خدا کیا کیا تونے میرے ساتہہ پس مین محفوظ رہا اوس سے۔ اور کہا
مقری نے جب تمکو خوف ہو بادشاہ کا یا دشمن کا تو پڑہو یٰس شریف اسکی برکت سے سب خوف
جاتا رہیگا۔ اور جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو یٰس شریف پڑہا
کرتے تہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کی
قبر کی یا ایک کی اون دونون مین سے ہر ہفتے مین تو چاہیے کہ پڑہے اونکے پاس یٰس پس بخشتا
ہی اللہ تعالے واسطے اونکے گناہ اونکے بقدر شمار ہر حرف یٰس شریف کے۔ اور ایک روایت
مین ہی کہ جب مسلمان مرد یا عورت کے سرہانے نزع کے وقت سورہ یٰس پڑہی جاتی ہی اوسکے
پاس کثرت سے فرشتے ہین اور اوسکے لیے دعا و استغفار کرتے ہین۔ اور جو شخص خود پڑہتا ہو
اور تلاوت سورہ شریف کی اوسنے مداومت کی ہو وقت مرنے کے اوسکی روح نہ نکالی جائیگی
جبتک کہ داروغہ بہشت اوسکو شراب بہشت لاکر نہ پلاوے۔ اور وقت نزع اور قبر اور حشر اور
وقت حساب یہ شخص خرم اور شادکام رہیگا۔ اور سورت مذکورہ کا نام مستجمعہ بہی ہی کہ تمام کرتی ہے
اپنے پڑہنے والے پر نیکیون اور بہلائیون کو۔ اور اسکا نام دافعہ بہی ہی کیونکہ دور کرتی ہے
اپنے پڑہنے والے سے سب برائیون کو اور قاضیہ بہی نام ہے اسواسطے کہ روا کرتی ہے
اپنے پڑہنے والے کی سب حاجتون کو۔ خلاصہ یہ کہ فضائل اسکے بیشمار ہین بقدر گنجائش مختصر بیان

لکھے گیے۔ یٰسٓ ۝ یہ مقطعات قرآنی مین سے ہے۔ سوائے پروردگار عالم اور اوسکے رسول اکرم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے معنون سے کوئی آگاہ نہین۔ ہان بعضے مفسرون نے بیان کیا ہے کہ یہ نام پروردگار کا ہے یا قرآن شریف کا۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ سورت کا نام ہے جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہی حق تعالے نے طٰہٰ اور یٰسٓ آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے اور تفسیر ماوردی مین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآن پاک مین سات نام ہین منجملہ اونکے ایک نام یہی ہے اسی واسطے اہل بیت کو آل یٰسٓ کہتے ہین۔ اور ممکن ہے کہ مراد اس سے کلمہ سید ہو یعنے اے سردار نبیون کے کیا پروا اور کیا اندیشہ ہے اس بات کا کہ کفار مکہ کہتے ہین کہ تم پیغامبر اللہ تعالے کے نہین ہو تو یہ بات ہرگز نہین بلکہ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قسم ہے اس پکّے قرآن کی تو بیشک ہے بھیجے ہوؤن مین سے اوپر سیدہی راہ کے۔ یعنے قسم ہے قرآن حکمت والے کی کہ آپ بیشک اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے نبیون مین سے ہین جو خلق کی ہدایت اور تعلیم توحید اور راہ راست بتانے کے لیے بھیجے گئے تھے تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ اوتارا زبردست رحم والے کا یعنے یہ قرآن پاک اوتارا ہوا اللہ تعالے غالب مہربان کا ہے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ کہ تو ڈراوے ایک لوگون کو کہ ڈر نہین سنا اونکے باپ دادون نے سو وہ خبر نہین رکھتے یعنے تاکہ ڈراوین آپ اللہ تعالے کے عذاب سے اوس قوم کے لوگون کو کہ نہین ڈرائے گئے باپ دادا اونکے نزدیک والے بسبب دوری زمانے کے یا ڈراوین آپ اونکو اوس شے سے کہ ڈرائے گئے تھے اوس سے باپ دادا اونکے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے زمانے مین اور وہ اب تک بےخبر ہین۔ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ثابت ہو چکی ہے بات اون بہتون پر سو وہ نہ مانینگے یعنے ثابت ہو چکا وعدہ عذاب کا بسبب سے کافرون پر مگر وہ ایمان نہین لاتے اس سے مراد

وہ لوگ ہین جو حق تعالےٰ کے علم مین کفر پر مرین گے یا مشرک مارے جاوینگے جیسے ابوجہل ابن ابی لہب وغیرہ کافر تھے۔ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ ہمنے ڈالے ہین اونکی گردنون مین طوق سو وہ ہین ٹھوڑیون تک پھر اونکے سر اُلل رہے ہین یعنے اللہ تعالےٰ نے اونکے گلون مین طوق ڈالدیے ہین ایسے کہ وہ سر نہین ہلا سکتے بلکہ گردن اوٹھائے ہوئے ہین کیونکہ وہ طوق اونکی ٹھوڑیون تک پونہچے ہین۔ لکھا ہے کہ ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تنہا پاؤنگا تو پتھرون سے آپکے سر مبارک کو صدمہ پونہچاؤنگا۔ اتفاقاً ایک دن اوسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے تنہا پایا پس ایک پتھر ہاتھ مین لے کے آپکے پاس آیا اور چاہا کہ آپکے سر مبارک کیطرف پھینکے فوراً حکم خدا سے اوسکا ہاتھ اوسکی گردن مین طوق ہوگیا اور پتھر ہاتھ مین چمٹ گیا۔ یہان تک کہ بڑے زور اور بڑی مشکل سے اوسکا ہاتھ گردن سے چھوٹا۔ ایسے ہی ایک شخص نے قوم بنی مخزوم مین سے چاہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پتھر سے صدمہ پونہچائے مگر جب پاس قصد سے آپکے قریب آیا فوراً اندھا ہوگیا اور حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ اور بنائی ہمنے اونکے آگے دیوار اور اونکے پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو اونکو نہین سوجھتا۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے اونکے کفر و شرک کے باعث سے اونکے آگے اور پیچھے پردے ڈالدیے اور سر سے پیر تک اونکو حجاب غفلت سے ڈھانک دیا یہان تک کہ اونکی آنکھین دلائل قدرت اور راہ راست کے دیکھنے سے اندھی ہوگئین وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اور برابر ہے تونے اونکو ڈرایا یا نہ ڈرایا یقین نہین کرتے۔ یعنے آپکا ڈرانا اور نہ ڈرانا دونون اونکے نزدیک برابر ہین وہ ایمان نہ لاوینگے کیونکہ علم ازلی مین اونکی موت کفر پر ہے اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ تو تو ڈر سنادے اوسکو جو چلے سمجھائے پر اور ڈرے رحمن سے بن دیکھے

یعنے آپ تو ڈراتے ہین اون لوگون کو جو قرآن کریم کی پیروی کرتے اور نصیحت مانتے ہین اور اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے ہین یا ڈرتے ہین اللہ تعالے سے ساتھ اوس شے کے جو غائب ہے یعنے معاملات قیامت فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ۝ سو اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کے نیگ کی۔ یعنے آپ ایسے ڈرنے والے کو گذشتہ گناہون کی بخشش اور آیندہ ثواب کی خوشخبری دیجیے شان نزول مین لکھاہے کہ بنوسلمہ کے مکانات مسجد سے دور تھے اونہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ حکم دین تو ہم اپنے گھر مسجد کے قریب بنالین۔ پس اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت شریف نازل فرمائی اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۝ ہم ہین جو جلاتے ہین مُردے اور لکھتے ہین جو آگے بھیج چکے اور انکے پیچھے نشان رہے اور ہر چیز گن لی ہے ہمنے ایک کھلی اصل مین۔ یعنے ہم جلاتے ہین مُردون کو اپنی قدرت سے یا دلون مردہ کو ہدایت سے اور لکھتے ہین اونکے اچھے بُرے کامون کو جو وہ آگے کرچکے اور لکھتے ہین ہم نشانیان اونکے قدمون کی جب وہ مسجد کیطرف جاتے ہین اور ہر قدم پر ہم اونہین ثواب دیتے ہین اور ہر شے کا احاطہ کرلیا ہے ہمنے لوح محفوظ مین۔ لکھاہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت شریف کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی سلمہ سے فرمایا کہ تم اپنے گھرون مین رہو مسجد کے پاس مکان بنانے کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ دور سے مسجد مین جانے کا ثواب زیادہ ہے اور تمہارے قدمون کے نشان گھر سے مسجد تک جانے مین جسقدر زمین پر پڑتے ہین سب لکھے جاتے ہین اور ہر قدم پر اللہ تعالے اپنے فضل سے ثواب عنایت کرتا ہے۔ اور بعضون نے لکھاہے کہ آثار عام ہے حسنہ ہو یا سیئہ۔ حسنہ جیسے علم پڑھانا یا نیک کام کے لیے جانا یا صدقہ جاریہ جیسے مسجد یا پل یا کنوان یا سرائے بنوانا۔ اور سیئہ جیسے رواج باطل یا ظلم وغیرہ کرنا۔ اللہ تعالے جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم سب ذرہ ذرہ لکھتے ہین اور ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق جزا دینگے

ع

سچ ہے ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ❊ از مکافات عمل غافل مشو ❊ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ اور بیان کر انکے واسطے ایک کہاوت اوس گانوٗن کے لوگون کی جب آئے اوہمین بھیجے ہوئے۔ یعنے آپ مکے والون سے انطاکیہ گانوٗن کے رہنے والون کی مثال بیان کیجیے جب کہ آئے اونکے پاس اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے۔ منقول ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یا اونکے خلیفہ شمعون نے دو حواریون کو جنکا نام صادق اور مصدوق تھا انطاکیہ کو بھیجا تاکہ وہانکے لوگونکو جاکر ہدایت کرین اور اونہین راہ راست پر بلاوین۔ جب وہ دونون حواری انطاکیہ کے قریب پونہچے تو ایک بوڑھے نے جو بکریان چرا رہا تھا اون دونون سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اون دونون نے اوسے سلام کیا اور کہا ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہین لوگون کی ہدایت کے واسطے آئے ہین بوڑھے نے کہا تمہارے اس دعوے کے سچ ہونے کی کیا دلیل ہے اونہون نے کہا ہم حکم خدا سے ہر بیماری کو اچھا کرتے ہین اور کوڑھی اور اندھے اور گونگے کو شفا دیتے ہین اور اللہ تعالےٰ ہماری دعا سے ہر مرض کو دور کرتا ہے۔ اوس بوڑھے نے بیان کیا کہ میرا لڑکا ایک مدت سے سخت بیمار ہے یہان کے سب حکیم اوسکا علاج کرتے کرتے عاجز ہو گئے اور کسی طور سے آرام نہین ہوتا اگر وہ لڑکا تمہاری دعا سے اچھا ہو جائے تو مین تمہارے خدا پر ایمان لاؤن یہ دونون اوسکے ساتھ گئے اور لڑکے کے سرہانے کھڑے ہو کے دعا کی پروردگار عالم نے قبول فرمائی اور اوس مریض مایوس نے فوراً صحت پائی وہ بوڑھا ایمان لایا۔ لکھا ہی کہ اوسکا نام حبیب نجار تھا۔ جب یہ خبر انطاکیہ مین مشہور ہوئی کثرت سے لوگ ان حواریون کے پاس آتے تھے اور انکی دعا سے اچھے ہو ہو کے چلے جاتے تھے اس بات سے ان حواریون کی نہایت شہرت ہوئی یہانتک کہ وہان کے بادشاہ کو جو بت پرست تھا خبر ہوئی کہ دو شخص تازہ وارد جو تھوڑے عرصے سے یہان آئے ہوئے ہین لوگونکو وحدانیت حق تعالےٰ کی طرف بلاتے ہین اور بت پرستی سے روکتے اور بت پرستون کو عذاب سے ڈراتے ہین

وقف لازم

پس اوسنے اون دونون کو بُلا کے قید کیا شمعون یہ حال سنکے انطاکیہ مین آئے اور بادشاہ کے مصاحبون سے رسم و راہ پیدا کر کے اپنی عقل و تدبیر سے بادشاہ کے مقربون مین داخل ہوئے اسی قصے کو اللہ تعالےٰ جل شانہ بیان فرماتا ہے کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ جب بھیجے ہمنے اونکی طرف دو تو اونکو جھٹلایا پھر ہمنے زور دیا تیسرے سے تب کہا ہم تمہاری طرف آئے ہین بھیجے ہوئے۔ یعنے جب اون دونون رسولون کو وہان کے لوگون نے جھٹلایا تب اللہ تعالےٰ جل شانہ نے اونکو غلبہ دیا تیسرے کے بھیجنے سے جو شمعون تھے یا سلوم یا اونس پس کہا اونہون نے کہ اے اہل انطاکیہ بیشک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہین قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ وہ بولے تم تو یہی انسان ہو جیسے ہم اور رحمٰن نے کچھہ نہین اُتارا تم سارے جھوٹ کہتے ہو۔ یعنے انطاکیہ کے لوگون نے انسے کہا کہ جیسے ہم آدمی ہین ویسے ہی تم بھی ہو پھر تم مین کیا اچھائی اور کیا خصوصیت ہے جو تم رسول ہوئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے کوئی چیز نہین اُتاری مگر تم جھوٹا دعوی کرتے ہو۔ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ کہا ہمارا رب جانتا ہے بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے آئے ہین۔ یعنے اونہون نے جواب دیا کہ ہم خود سے نہین آئے بلکہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم بھیجے ہوئے آئے ہین وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اور ہمارا ذمہ یہی ہے پہونچا دینا کھولکر یعنے ہمپر سوا اسکے نہین کہ ہم پیغام ظاہر پہنچا دین سو ہمنے اپنا کام پورا کیا اگر تم نہ مانوگے تو تمپر عذاب آئے گا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ بولے ہمنے نامبارک دیکھا تمکو اگر تم نہ چھوڑوگے تو ہم تمکو سنگسار کرینگے اور تمکو لگے گی ہمارے ہاتھہ سے دکھہ کی مار یعنے کہا اہل انطاکیہ نے کہ تمہارا آنا ہمارے لیے شگون بد ہوا۔ کیونکہ جب سے تم یہان آئے ہو مینہ نہین برسا اور کھیتی ہماری سوکھہ گئی

بس اگر نہ باز رہو گے اپنے دین کی طرف بلانے سے تو ہم تمکو سنگسار کرینگے اور تمکو ہمارے ہاتھہ سے سخت صدمہ پہونچیگا قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ کہنے لگے تمہاری نامباری تمہارے ساتھہ ہے کیا اس سے کہ تمکو سمجھایا کوئی نہیں پر تم لوگ ہو کہ حد پر نہین رہتے یعنے رسولون نے جواب دیا کہ شگون بد تمہارا تمہاری شامت اعمال اور تمہارے عقائد باطلہ کے باعث ہے۔ اور تم ہمارے نصیحت کرنے اور راہِ راست بتانے کو شگون بد سمجھتے ہو اور ہمکو قتل اور مار پیٹ سے ڈراتے ہو۔ یہ کوئی بات نہین بلکہ تم وہ قوم ہو جو دین کی حد سے گذر گئے ہو۔ منقول ہے کہ بادشاہ کیساتھ ہمراہ شمعون بھی بتخانے کو جاتے تھے اور خدا ے تعالیٰ کو سجدہ کرتے تھے سب لوگ سمجھتے تھے کہ یہ بتون کو سجدہ کرتے ہین۔ بادشاہ شمعون سے نہایت خوش تھا اور ایسا معتمد سمجھتا تھا کہ بغیر انکے مشورے کے کوئی کام نکرتا تھا۔ ایک دن شمعون نے بادشاہ سے کہا مین نے سُنا ہے کہ دو شخص غریب مسافر آپکے حکم سے قید خانے مین داخل کیے گئے ہین اونکے مقید ہونے کا کیا باعث ہے بادشاہ نے کہا وہ ہمارے بتون کے سوا اور خدا بتاتے ہین اور بت پرستی سے روکتے ہین شمعون نے تعجب سے کہا ذرا اونہین بلوائیے مین بھی تو اونکی عجیب باتین سُنون بادشاہ نے اون دونون کو بُلوایا وہ آئے اور شمعون کے دیکھنے سے اپنے دل مین نہایت خوش ہوئے اور بے تکلف بادشاہ کے سامنے بیٹھہ گئے۔ شمعون نے اونسے دریافت کیا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو اونہون نے جواب دیا ہم اوسے پوجتے ہین جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ شمعون نے کہا تمہارا خدا کیا کرتا ہے۔ اونہون نے جواب دیا کہ اندہون کو آنکھین دیتا ہے اور کوڑھیون کو اچھا کرتا ہے اور حاجتمندون کی حاجت روا کرتا ہے۔ یہ بات سُنکے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ کسی اندہے کو بلوائیے فی الفور حسب فرمان شاہی خدام نے ایک اندہے کو وہان حاضر کیا۔ اور شمعون نے اِن دونون سے کہا کہ اب تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہ اندہا بینا ہو جائے۔ اُن دونون نے دعا کی حکم پروردگار سے اوسیوقت اوس اندہے کی آنکھین

روشن ہوگئیں۔ پھر شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ اگر آپ فرمائیں تو ہم اپنے
خداؤن سے بھی کہیں کہ وہ کسی اندھے کو اچھا کریں۔ بادشاہ نے آہستہ سے کہا کہ لے
شمعون تم جانتے ہو کہ وہ تو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے بلکہ خود ہی دیکھنے سننے سے معذور ہیں
شمعون بادشاہ کا یہ کلام سنکے نا خوش ہوے اور پھر اون حواریوں سے پوچھا کہ اے جوانو
تمہارا خدا اور کیا کیا کرسکتا ہے۔ اونھوں نے کہا مردے کو زندہ کرتا ہے۔ شمعون نے کہا اگر تمہارا خدا
مردے کو زندہ کردے تو ہم بھی اوسپر ایمان لائیں۔ پس ان دونوں نے اوس بادشاہ کی مردہ لڑکی
کے لیے اپنے پروردگار سے دعا کی اور وہ فوراً حکم خدا سے زندہ ہوگئی لکھا ہے کہ اوس لڑکی
کو مرے ہوئے بہت عرصہ گذر چکا تھا اور بعض نے لکھا ہے کہ سات ہی روز گذرے تھے
الغرض اوسکے زندہ ہونے سے بادشاہ مع اپنی قوم کے کچھہ لوگوں کے ایمان لایا اور کچھہ لوگ
جو سخت کافر تھے اس امر سے ناراض ہوئے اور جمعیت کثیر اپنے ہمراہ لے کے رسولوں اور مومنوں کے
قتل کے درپے ہوئے۔ حبیب نجار نے جب یہ خبر سنی اوسیوقت اپنے گھر سے نکل اوسطرف کو
روانہ ہوا۔ جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ
يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا
وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا بولا اے قوم چلو
راہ پر ان بھیجے ہوؤں کی چلو راہ پر ایسوں کی جو تمسے نیگ نہیں مانگتے اور راہ سوجھے ہیں
یعنے حبیب نجار دوڑتا ہوا وہاں آیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو پیروی کرو ان رسولوں
کی اور کہنا مانو ایسے لوگوں کا کہ پیغام خدا تمہیں پہنچاتے ہیں اور راہ نجات بتاتے ہیں اور
پھر تمسے کچھہ بدلا نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں جس سے دونوں جہان میں بھلا ہے
وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور مجکو کیا ہے
کہ میں بندگی نہ کروں اوسکی جسنے مجکو بنایا اور اوسی کی طرف پھر جاؤ گے۔ یعنے مجھے کیا
ہوگیا ہے کہ میں اوس پروردگار کی عبادت نکروں جسنے مجھے پیدا کیا اور عدم سے وجود میں لایا

اور اوسی کی طرف تمکو پھر جانا ہے ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـئًا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ۞ بھلا مین پکڑون اوسکے سوا اورون کو پوجنا کہ اگر مجھپر چاہے رحمن تکلیف کچھ کام نہ آئے مجکو اونکی سفارش اور نہ وہ چھڑاوین گے۔ یعنے کیا مین اللہ تعالے کے سوا دوسرون کو معبود سمجھون اور بتون کو پوجون اور مین جانتا ہون کہ اگر میرا پروردگار میرے لیے تکلیف چاہے تو اون بتون کی سفارش میرے کام نہ آئیگی اور نہ وہ مجھے اوس تکلیف سے بچا سکین گے اِنِّىۡۤ اِذًا لَّفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۞ تو تو مین بھٹکا رہون صریح۔ یعنے اگر مین ایسا کرون تو صریح گمراہ ہو جاؤن۔ قوم نے جب حبیب نجار کا یہ کلام سُنا تو اوسکے قتل کا ارادہ کیا اوسوقت حبیب نے رسولون کیطرف مُنہ کرکے کہا اِنِّىۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ۞ مین یقین لایا تمہارے رب پر مجھسے سن لو یعنے مین تمہارے خدا پر ایمان لایا تم سنو اور میرے ایمان لانے کے گواہ رہو۔ لکھا ہے کہ قوم نے حبیب کو اسقدر پتھر مارے کہ وہ شہید ہوا۔ اوسکی قبر انطاکیہ کے بازار مین ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ جب وہ قوم کے ظلم سے مرگیا تو پروردگار عالم نے اوسے زندہ کرکے بہشت مین پونہچا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جب قوم نے اوسکے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالے نے اوسے آسمان پر اوٹھا لیا۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول اور بادشاہ اور مومن سب شہید ہوئے اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ سب قوم کے ہاتھ سے سلامت نکل گئے اور حبیب نجار قتل کیا گیا یا آسمان پر گیا۔ بہرصورت قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَـنَّةَ ؕ حکم ہوا اوسکے لیے کہ چلا جا بہشت مین۔ جب وہ بہشت مین پونہچا اور انعام خداوندی سے سرفراز ہو تو باوجود اسقدر صدمہ اور تکلیف اوٹھانے کے اوسے بہشت مین بھی قوم کا خیال آیا اور قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِىۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِىۡ رَبِّىۡ وَجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ۞ کہا کسی طرح میری قوم معلوم کرین کہ بخشا مجکو میرے رب نے اور کیا مجکو عزت والون مین یعنے کاش میری قوم اس حال سے واقف ہوتی تو وہ بھی ضرور ایمان لاتی۔ اور

اوسکی قوم کے بارے مین فرماتا ہی وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ○ اور اُتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم اُتارا نہین کرتے۔ یعنے حبیب کے قتل ہونے کے بعد اوسکی قوم کے ہلاک کرنے کے لیے اللہ تعالے نے کوئی لشکر آسمان سے نہین اُتارا کیونکہ کافر کیا حقیقت رکھتے تھے جنکے واسطے لشکر ملائکہ اوتارا جاتا۔ اور جنگ بدر و حنین مین جو فرشتے اُترے تھے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے آئے تھے نہ کافرون کے خیال سے۔ پس اہل انطاکیہ کی سزا دہی کے واسطے کوئی فرشتہ آسمان سے نہین آیا بلکہ اونکی ہلاکی کا باعث اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ ○ یہی تھی ایک چنگھاڑ پھر تب ہی سب بجھ رہے۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام کے پرون کی آواز سے جب وہ اپنے دونون بازو کھول کے اوس شہر پر سے گذرے تو وہ سب اسطرح سے مرگئے جیسے آگ دفعۃً بجھ جاتی ہے۔ اب اللہ تعالے اپنے بندون کی نادانی پر افسوس کرتا ہی اور فرماتا ہی يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ کیا افسوس ہے بندون پر کوئی رسول نہین آیا اون پاس جس سے ٹھٹھا نہین کرتے۔ یعنے افسوس ہے بندون پر کہ جب اونکے پاس کوئی پیغمبر اونکی ہدایت کے لیے آتا ہی تو اوس سے مسخراپن کرتے ہین اور اوسکے کہنے پر نہین چلتے اَوَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ کیا نہین دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین کہ وہ اون پاس پھر نہین آتے۔ یعنے وہ نہین دیکھتے اور خیال نہین کرتے کہ ہمنے اونسے پہلے بہت سی قومین ہلاک کر ڈالین اور کوئی اونمین سے پھر کے انکے پاس نہ آیا وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○ اور سارون مین کوئی نہین جو اکٹھے نہ آوین ہمارے پاس پکڑے۔ یعنے یہ سب جو پہلے ہلاک ہوئے اور وہ مخالف جو پیچھے ہین قیامت کے دن اللہ تعالے کے سامنے حاضر کیے جائینگے اور اپنے اپنے قول و فعل کی سزا پائینگے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ

ع ۲

الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ○ اور ایک نشانی ہے اونکو زمین مردہ اوسکو ہمنے جلایا اور نکالا اوسمین سے اناج سو اوسی مین سے کہاتے ہین۔ یعنے اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ کی نشانیون مین سے اونکے لیے یہی نشانی کیا کم ہے کہ زمین مردہ یعنے خشک کو باران رحمت سے زندہ اور ہرا بہرا کرکے اوسمین سے اونکے لیے اناج پیدا کرتا ہے جو وہ کہاتے ہین۔ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ○ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ○ اور بنائے ہمنے اوسمین باغ کہجور کے اور انگور کے اور بہائے اوسمین بعضے چشمے کہ کہاوین اوسکے میوون سے اور وہ بنایا نہین اونکے ہاتہون نے پہر کیون شکر نہین کرتے۔ یعنے بنائے اللہ تعالےٰ نے زمین مین باغ کہجورون اور انگورون کے اور جاری کیے اوسمین چشمے تاکہ کہائین میوے اون باغون کے۔ اور یہ باغ اور میوے اور نہرین اونکی بنائی ہوئی نہین بلکہ محض قدرت الٰہی سے بنی ہوئی ہین پہر کیون نہین شکر کرتے پروردگار کی نعمتون کا۔ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ○ پاک ذات ہے جسنے بنائے جوڑے سب چیز کے اوس قسم سے جو اگتا ہے زمین مین اور آپ اونمین اور جن چیزون مین کہ اونکو خبر نہین۔ یعنے پاک ہے وہ خدا سے برتر جسنے پیدا کیے جوڑے ہر شی کے جو زمین سے اُگتی ہے جیسے نباتات اور اشجار اور اونکے نفسون سے جیسے لڑکا لڑکی اور اوس چیز سے جسے وہ نہین جانتے ہر طور کی خلقت وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ○ اور ایک نشانی ہے اونکو رات اودہیڑ لیتے ہین ہم اوس سے دن پہر تب ہی یہ رہ جاتے ہین اندہیرے مین۔ یعنے اللہ تعالےٰ کی قدرت کی نشانیون مین سے ایک نشانی رات بہی ہے کہ اوس سے دن کو کہینچ لیتا ہے اور یہ اندہیرے مین رہجاتے ہین۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○ اور سورج چلا جاتا ہے اپنی ٹہیری راہ پر یہ سادھا ہے۔

اور ہین زبردست باخبر کا۔ یعنے ایک اور نشانی قدرت پروردگار کی یہ ہے کہ سورج چلتا ہے
اوسکی مقرر کی ہوئی راہ پر جہان تک اوسکا دورہ پروردگار نے مقرر کردیا ہے اور یہ دورا اوسکا
مقرر کیا ہوا ہے اوسی پروردگار زبردست حکمت والے کا۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ
حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ اور چاند کو ہمنے بانٹ دی ہین منزلین یہان
تک کہ پھر آرہا جیسی ٹہنی پرانی یعنے چاند کے لیے پروردگار نے منزلین مقرر کردی ہین
اور وہ اونہین منزلون مین چلتا اور گہٹتا بڑہتا ہے یہان تک کہ خمیدہ پرانی ٹہنی کے مانند ہوجاتا
ہے یہ بہی قدرت کردگار کی ایک نشانی ہے۔ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ
الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ نہ سورج کو پہونچے
کہ پکڑ لے چاند کو اور نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک ایک گہیرے مین پیرتے
ہین یعنے اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا اندازہ ایسا ہی کہ نہ سورج چاند کو پاسکتا ہے اور نہ رات دن پر
سبقت لے جاسکتی ہے۔ بلکہ ہر ایک تارا اور چاند اور سورج سب آسمان مین تیرتے ہین جیسے
پانی مین مچہلی اور یہ سب تسبیح کرتے ہین اپنے پروردگار کی۔ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا
ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ اور ایک نشانی ہے اونکو کہ ہمنے اوٹھائی اونکی
نسل اوس بہری کشتی مین۔ یعنے نوح علیہ السلام کی کشتی مین جسمین آدمی اور حیوانات سب
بہرے ہوئے تہے وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ اور بنا دیے ہمنے
اونکو اسطرح کے جسپر چڑہتے ہین۔ یعنے پروردگار عالم نے اونکے لیے مثل ناؤ کے اور بہت سی
سواریان بنا دین جیسے بجرے اور ڈونگیان۔ اور خشکی مین اونٹ اور گہوڑے وَاِنْ نَّشَاْ
نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا
اِلٰى حِيْنٍ ۝ اور اگر ہم چاہین تو اونکو ڈبا دین پہر کوئی نہ پوہنچے اونکی فریاد کو اور نہ وہ
خلاص کیے جاوین مگر ہم اپنی مہر سے اور کام چلانے کو ایک وقت تک۔ یعنے اگر پروردگار
چاہے تو ڈبو دے اونکی کشتیون کو ایک دم مین اور کوئی اونکو ڈوبنے سے نہ بچا سکے اور

نہ موت کے پہنچنے سے چھڑا سکے مگر اوسنے اپنی رحمت سے چھوڑ دیا اونکو ایک وقت معین تک
اور بچا آتا ہے اونہیں اور دنیاوی فائدے دیتا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ
اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ اور جب کہیے اونکو بچو اپنے سامنے
آتے سے اور اپنے پیچھے چھوڑے سے شاید تمپر رحم ہو۔ یعنے جب کہا جاتا ہے کافرون سے
کہ ڈرو اوس عذاب سے جو تم سے پہلے جھٹلانے والون پر آیا اور اوس عذاب سے کہ تمہارے
پیچھے ہے یعنے عذاب قیامت و آخرت اور ایمان لاؤ پروردگار عالم پر تاکہ تمپر رحم کرے
اللہ تعالے تو منہ پھیرتے ہین اور اونکا عناد و فساد زیادہ ہوتا ہے وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ
مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا کَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ○ اور کوئی حکم نہین پہنچتا اونکو اپنے
رب کے حکمون سے جسکو ٹلا نہین رہتے۔ یعنے جب آتی ہے اونکے پاس کوئی نشانی
اونکے پروردگار کی نشانیون مین سے تو اوس سے منہ پھیر لیتے ہین۔ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ
اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ
یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ اور جب کہیے اونکو خرچ
کرو کچھ اللہ کا دیا کہتے ہین منکر ایمان والونکو ہم کیون کھلاوین ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اوسکو
کھلاتا تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو صریح۔ یعنے جب کہا جاتا ہے اونسے کہ جو کچھ تمکو اللہ نے
دیا ہے اوسمین سے خیرات کرو اور محتاجون اور مسکینون کو کچھ دو تو کافر مسلمانون سے کہتے ہین
ہم کیون دین ایسے لوگون کو جنکو دینا اللہ نے نچاہا کیونکہ تمہارے خیال مین اللہ تعالے سب
مخلوقات کے دینے پر قادر ہے پس جب اوسنے ان لوگون کو نہین دیا تو ہم بھی نہین دیتے
اور تم لوگ صریح بہکے ہوئے ہو کہ مشیت الٰہی کے خلاف کام کرنے کا ہمین حکم دیتے ہو۔ اور
یہ اون کافرون کی گمراہی کا باعث تھا کہ اونہون نے خیرات کرنے مین تو مشیت ایزدی کا بہانہ
کیا اور حکم ایزدی سے جو اونکے آزمانے کے لیے تھا پھر گئے۔ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا
الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو۔

یعنے کہتے ہین کافر مسلمانون سے کہ وعدۂ قیام قیامت کب ہے اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ○ یہی راہ دیکھتے ہین ایک چنگھاڑ کی جو اونکو پکڑے گی جب آپس مین جھگڑ رہے ہونگے۔ یعنے وہ انتظار نہین کرتے مگر ایک آواز کا جو اونکو پکڑلے گی اور وہ معاملات دنیوی مین جھگڑ رہے ہونگے وہ یہ کہ اسرافیل علیہ السلام بحکم پروردگار صور پھونکین گے اور ناگہان قیامت آجائیگی۔ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ○ پھر نہ سکین گے کہ کچھ کہہ مرین اور نہ اپنے گھر کو پھر جاوینگے۔ یعنے پھر نہ کوئی وصیت کر سکین گے اور نہ اپنے گھر تک جاسکین گے بلکہ جہان ہونگے وہین رہجاوینگے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ○ اور پھونکا جاوے نرسنگا پھر تب ہی وہ قبرون سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے۔ یعنے پھر دوسری بار بعد چالیس برس گذرنے کے صور پھونکا جاویگا پس سب مردے اپنی اپنی قبرون سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑے جاوینگے اور ان چالیس برسون مین کافرون پر عذاب بھی نہوگا اور جب اوٹھین گے قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ کہین گے اے خرابی ہماری کس نے اوٹھادیا ہمکو ہماری نیند کی جگہ سے۔ فرشتے اونکو جواب دینگے۔ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ○ یہ وہ ہے جو وعدہ دیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤن نے یعنے یہ وہی وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے کیا تھا اور اوسکے رسولون نے تمکو سنایا تھا اور تم اوسے نہ مانتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ کب ہے وہ وعدہ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ○ یہی ہوگی ایک چنگھاڑ پھر تب ہی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے۔ یعنے نہوگا یہ واقعہ مگر ایک آواز صور کی یعنے نفخۂ اخیرہ پس ساتھ ہی اس آواز کے سب لوگ کیا کافر اور کیا مسلمان پروردگار کے آگے حاضر ہونگے۔ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ

ع ۳

وقف لازم — منزل ۵

الا ما کنتم تعملون ○ پھر آج کے دن ظلم نہوگا کسی جی پر کچھہ اور وہی بدلا پاؤگے جو
کرتے تھے - یعنے آج وہ انصاف کا دن ہے کہ کسی نفس پر ایک ذرہ بھر ظلم نہوگا بلکہ جو عمل جسنے
کیے اوسکے موافق جزا پاویگا خواہ وہ عمل اچھے ہون یا برے اور ان اصحٰب الجنة
الیوم فی شغل فٰکھون ○ تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دہندے مین ہین باتین
کرتے ۔ یعنے بہشت کے لوگ آج اپنے شغل مین ہین آپس مین باتین کرتے خوش ہوتے
اور میوے کہاتے ہین - ھم و ازواجھم فی ظلل علی الارائک متکئون ○
وہ اور اونکی عورتین سایون مین تختون پر بیٹھے ہین تکیے لگائے - یعنے بہشت والے اور
اونکی بیبیان سائے مین آرام سے تکیے لگائے تختون پر بیٹھے ہین - لھم فیھا فاکھة
ولھم ما یدعون ○ اونکو وہان ہین میوے اور اونکو ہے جو مانگ لین - یعنے
اہل بہشت کے لیے ہرطرح کے میوے ہین اور جو کچھہ وہ چاہین اونکے لیے سب موجود ہے
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ جو شی بہشتی کے خیال مین آئے گی وہ
قدرت پروردگار سے اوسکے سامنے موجود ہوجائیگی اور اوسے مانگنے اور کہنے کی ضرورت
نہوگی - اور اونکے لیے سلٰم قولا من رب رحیم ○ سلام بولنا ہے رب مہربان
سے - یعنے پروردگار مہربان کی طرف سے بغیر واسطے کے اونکے لیے سلام ہوگا - جابر
بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بہشتی راحتون اور نعمتون مین مصروف ہونگے کہ ناگہان اونپر نور پروردگار چمکیگا
جب سر اوٹھاکے دیکھین گے پروردگار عالم فرمائیگا السلام علیکم یا اہل الجنة - اور گنہگارون
کے لیے حکم ہوگا کہ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون ○ اور تم الگ ہوجاؤ آج اے
گنہگارو - یعنے آجکے دن جدا ہوجاؤ اے نافرمانو فرمانبردارون سے کہ تمہارے لیے
دوزخ ہے اور اونکے لیے بہشت اسلیے کہ اونہون نے نیک کام کیے اور تمنے برے ۔ الم
اعھد الیکم یٰبنی ادم ان لا تعبدوا الشیطٰن ج انہ لکم عدو

مُّبِیۡنٌ ○ مین نے نہ کہہ رکھا تھا تمکو اے آدم کی اولاد کہ نہ پوجیو شیطان کو وہ کھلا دشمن ہے تمہارا - یعنے اے آدم کے بیٹو کیا مین نے تمسے نہین کہا تھا کہ شیطان کو نہ پوجو کیونکہ وہ تمہارا ظاہری دشمن ہے اور اوسکی عداوت تمہارے باپ آدم کے ساتھہ سب پر ظاہر ہے - وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ○ اور یہ کہ پوجو مجکو یہ راہ ہے سیدھی - یعنے پوجو مجکو اور میری عبادت کرو کہ یہ راہ سیدھی جنت کی ہے - وَ لَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِیۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ○ اور وہ بہکالے گیا تم مین سے بہت خلق کو پھر کیا تمکو بوجھہ نہ تھی - یعنے شیطان تم مین سے بہتون کو بہکالے گیا اور گمراہ کیا پس کیا تم نہ سمجھتے تھے اور ہمارے حکم کو نہ جانتے تھے جو اوسکے دام فریب مین پھنسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ○ یہ دوزخ ہے جسکا تمکو وعدہ تھا - یعنے ہمارے حکم نہ ماننے اور شیطان کے کہنے پر چلنے کی سزا یہ دوزخ ہے جسکا وعدہ تمکو دنیا مین دیا گیا تھا - اِصۡلَوۡهَا الۡیَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ○ بیٹھو اسمین آجکے دن بدلا اپنے کفر کا - یعنے داخل ہو آج اس دوزخ مین اس باعث سے کہ تم کفر کرتے اور ہمارے نبیون کو جھٹلاتے تھے - یہ دوزخ اوسیکا بدلہ ہے - اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ○ آج ہم مہر کر دینگے اونکے منہ پر اور بولین گے ہم سے اونکے ہاتھہ اور بتاوین گے اونکے پانؤن جو کچھہ وہ کماتے تھے - یعنے آج اونکے منہ پر ہم مہر کر دینگے کہ وہ بول نہ سکین اور اونکے ہاتھہ اور پانؤن اور اعضا اونکے کامون کی گواہی دینگے اور ہمسے بیان کرینگے - لکھا ہے کہ جیسے کافرون کے اعضا اونکے افعال بد کی گواہی دینگے ویسے ہی مومنون کے اعضا اونکے افعال نیک کی گواہی دینگے - آثار مین ہے کہ جب اللہ تعالے بندۂ مومن سے پوچھیگا کہ کیا لایا وہ اپنی اطاعت اور عبادت کے بیان کرنے سے شرم کریگا پس حق تعالے اوسکے اعضا کو گویا کریگا اور ہر ایک عضو اپنے اپنے اعمال بیان کرے گا یہانتک کہ اونگلیون کی پورین تسبیح کی گواہی دینگی - اب اللہ تعالے اپنی قدرت کاملہ کا بیان

فرماتا ہے کہ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ
يُبْصِرُونَ ○ اور اگر ہم چاہین مٹا دین اونکی آنکھین پھر دوڑین راہ لینے کو پھر کہان سے
سوجھے - یعنے اگر ہم چاہین تو اونکی آنکھین دنیا مین مٹا ڈالین اور وہ راہ ڈھونڈھتے
پھرین اور اونکو کچھہ نہ سوجھے وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا
مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ○ اور اگر ہم چاہین صورت بدل دین اونکی جہان کی تہان پھر
نہ سکین آگے چلنا اور نہ وہ اولٹے پھرین - یعنے اگر ہم چاہین تو اونکی صورتین بدل ڈالین
اور وہ جہان ہون وہین رہجا دین نہ آگے بڑہ سکین اور نہ پیچھے ہٹ سکین اور نہ پہلی سی صورت
کر سکین - وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ○ اور جسکو ہم بوڑھا
کرین اوندہا کرین خلقت مین پھر کیا بوجھہ نہین رکھتے - یعنے جسے ہم بڑی عمر دیتے بوڑھا کرتے
ہین اوسکی خلقت بدل دیتے ہین یعنی اوسکی قوت ضعف سے اور جوانی بڑہاپے سے بدل دیتے
ہین جیسے لڑکا سست ہوتا ہی ویسے ہی بوڑھا سست ہوجاتا ہی - پس کیا نہین سمجھتے کہ جو پروردگار
خلقت کے بدلنے پر قادر ہے وہ آنکھون کے مٹانے اور صورت کے بدلنے پر بھی قدرت
کامل رکھتا ہی - سو کرنا انکار اوسکی قدرت سے نہایت جہل ہے * ہمپہ سب کچھہ صعب ہے
اور اوسپہ سب کچھہ سہل ہے * کفار مکہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شاعر ہین اللہ
تعالے نے اونکا قول رد کرنے کے لیے فرمایا - وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي
لَهُ اور ہمنے نہین سکھایا اوسے شعر کہنا اور یہ اوسکے لائق نہین - یعنے ہمنے اپنے پیغمبر کو
شعر کہنا نہین سکھایا اور نہ شعر کہنا اوسکے لیے زیبا ہے کیونکہ اگر وہ شعر کہتے تو لوگون کو شک
ہوتا کہ یہ قرآن بھی بسبب فصاحت اور بلاغت شاعری کے بنا لیا ہی بلکہ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ
وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ○ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ○
یہ تو نری سمجھوتی ہے اور قرآن ہی صاف تا ڈر سناوے اوسکو جسمین جان ہو اور ثابت ہو
بات منکرون پر - یعنے جو کچھہ ہمنے اپنے رسول پر اوتارا یہ نصیحت اور ہدایت اور قرآن صاف

روشن ہی تمام احکام کا بتانے والا تاکہ ڈراوے ہمارا رسول اوسکے سبب اون لوگون کو جمین جان
ہو مراد جان سے عقل و فہم ہے یا ایمان کیونکہ حیات ابدی ایمان سے ہے اور جاہل
اور کافر مثل مردے کے ہین۔ اور اسلیے کہ ثابت ہو حجت کافرون پر قرآن پاک کے نہ ماننے
سے أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مَالِكُونَ ۝ کیا اور نہین دیکھتے وہ کہ ہمنے بنادیے اونکے واسطے اپنے ہاتھون بنائے سے چوپایے
پھر وہ اونکے مالک ہین۔ یعنے کیا وہ نہین دیکھتے کہ ہمنے اونکے لیے چوپائے مثل بکری گائے
اونٹ وغیرہ کے بنادیے اور وہ اونکے قبضے اور اختیار مین ہین وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا
رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۝ اور عاجز کردیا اونکو اونکے آگے پھر اونمین کوئی ہے اونکی
سواری اور کسی کو کہاتے ہین۔ یعنے اون جانورون کو مسخر کردیا ہمنے اونکے لیے پس بعضون
پر وہ سوار ہوتے ہین جیسے اونٹ اور گھوڑے اور بعضون کو وہ کہاتے ہین جیسے گائے
اور بکری۔ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۚ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ اور اونکو اونمین
فائدے ہین اور پینے کے گہاٹ پھر کیون شکر نہین کرتے۔ یعنے اونکے لیے ان چارپایون
مین فائدے ہین کہال اور بال وغیرہ کے اور پینے کی چیزین جیسے دودھ وغیرہ۔ پھر باوجود
ان نعمتون کے کیون شکر نہین کرتے۔ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنصَرُونَ ۝ اور پکڑے ہین اللہ کے سوا اور حاکم کہ شاید اونکو مدد پونچے۔ یعنے کافرون
نے پروردگار عالم کے سوا اور اور معبود ٹہرالیے ہین اس خیال سے کہ وہ اونکی مدد کرینگے
حالانکہ وہ سب لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ۝
نہ سکینگے اونکی مدد کرنی اور یہ اونکی فوج ہوکر پکڑے آوینگے۔ یعنے کافرون نے خدائے
تعالے کے سوا جنکو معبود سمجہا ہے وہ معبود اونکی مدد ہرگز نہین کرسکتے کیونکہ اونکو کچہ قدرت نہین
ہان کافر اونکے لشکر ہوکر قیامت کے دن پکڑے آوینگے اور دوزخ مین ڈالے جاوینگے
اب حق تعالے اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا

مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ اب تو غم نہ کھا انکی بات سے - ہم جانتے ہین جو چھپاتے ہین اور جو کھولتے ہین - یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اونکے اس کہنے سے کہ وہ ہمارا شریک ٹھیراتے ہین یا آپکو شاعر اور ساحر بتاتے ہین غم نہ کیجیے کیونکہ ہم خوب جانتے ہین اونکے بغض دیکینے کو جو وہ چھپاتے ہین - اور اونکے شرک اور کفر کو جو وہ ظاہر کرتے ہین - روایت ہے کہ عاص بن وائل اور ابو جہل کچھہ ہڈیان پرانی بوسیدہ ہاتھہ مین لے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کچھہ سردار قریش بھی وہان موجود تھے پہ دونون آپسے عرض کرنے لگے کہ کون ایسا ہے جو ان بوسیدہ ہڈیون کو دوبارہ جلاوے - آپنے فرمایا کہ پروردگار عالم قیامت کے دن انہین بھی زندہ کریگا اور تجھے بھی اوٹھاویگا - اوسیوقت یہ آیت نازل ہوئی اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝ کیا دیکھتا نہین آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا ایک بوند سے پھر تب ہی وہ ہوگیا جھگڑتا بولتا یعنے کیا نہین دیکھتے کافر کہ پیدا کیا ہمنے اونکو ایک منی کے قطرے سے اور رفتہ رفتہ ترقی دیکے ماں کے پیٹ سے باہر نکالکر بچے سے بڑا کیا گویائی دی پھر وہ ہوگیا جھگڑنے والا ظاہر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ۝ اور بٹھاتا ہے ہمپر کہاوت اور بھول گیا اپنی خلقت کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جب کھوکھری ہوگئین یعنے اپنے نزدیک ہمارے لیے ایک امر عجیب بنالایا - اور اپنی پیدایش کو بھول گیا اور پوچھتا ہے کہ کون جلاویگا ان بوسیدہ ہڈیون کو دوبارہ اور نہین جانتا کہ اوسے کسنے پیدا کیا اور کون عدم سے وجود مین لایا - قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ تو کہہ اونکو جلاویگا جسنے بنایا اونکو پہلی بار اور وہ سب بنانا جانتا ہے جسنے بنادی تمکو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اوس سے سلگاتے ہو یعنے کہدیجیے آپ اونسے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ ان بوسیدہ ہڈیون کو وہی جلاویگا

جسنے اپنی قدرت سے پہلی بار انکو پیدا کیا اور وہی ہر شی کو پیدا کرنا جانتا ہے تمام مخلوق کا علم اوسے
بخوبی ہے اور وہ ایسی قدرت والا ہے کہ جسنے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ نکالدی کہ
پس اب تم اوس سے آگ روشن کرتے ہو۔ آگ پتھر سے نکلتی ہے یا بعضے سبز درختوں سے
جیسے مرخ یا عفار یا بانس۔ انکی ٹہنیان جب آپس مین ہواسے رگڑتی ہین تو اونسے آگ نکلتی ہے
اسی کی نسبت حق تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو سبز و تر درخت سے آگ نکالنے پر قادر ہے وہ بوسیدہ
ہڈیون کو تر و تازگی دینے پر بدرجۂ اولیٰ قدرت رکھتا ہے۔ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ کیا
جسنے بنائے آسمان اور زمین نہین سکتا کہ بنا دے ویسی۔ اور کیون نہین۔ اور وہ ہے
اصل بنانے والا جانتا ہے سب کچھ۔ یعنے جسنے زمین و آسمان پیدا کیے کیا وہ انکے مانند
نہین پیدا کر سکتا ہے۔ بیشک وہ پیدا کر سکتا ہے اور وہی ہے پیدا کرنے والا تمام خلق کا
اور جانتا ہے ہر شی کے پیدا کرنے کا حال اور وہ بڑی قدرت والا ہے اور سب جانتا ہے
إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ اوسکا حکم یہی ہے
جب چاہے کسی چیز کو کہے اوسکو ہو وہ ہو جاوے۔ یعنے پروردگار عالم کا حکم یہی ہے
کہ جب وہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اوسے صرف اتنا ہی حکم دیتا ہے
کہ ہو پس وہ فوراً ہو جاتی ہے اور اوسمین چشم زدن کی دیر نہین ہوتی۔ اور یہ اوسکی کمال
قدرت کی دلیل ہے کہ جو شی وہ چاہتا ہے اوسی دم ہو جاتی ہے۔ اور بعض کہتے ہین یہ کلمہ
ایک نشانی ہے۔ جب فرشتے سنتے ہین سمجھ جاتے ہین کہ کوئی شی پیدا ہوگی۔ فَسُبْحٰنَ
الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ سو پاک ہے وہ ذات
جسکے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جاؤ گے۔ یعنے پاک ذات اور بے عیب
ہے وہ پروردگار جسکے قبضۂ قدرت مین بادشاہی ہے ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے سبکو فقط

تفسیر سورۂ والصافات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الصافات مکیۃ وھی مائۃ واثنتان وثمانون اٰیۃ

سورۂ صافات مکیہ ہے اسمین ایک سو بیاسی آیتین اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہین فضائل اس سورت شریف کے بیشمار ہین مختصر یہ ہے کہ جو کوئی اسے پڑھیگا اللہ تعالےٰ اوسے دس گنا صواب اور نیکیان عنایت فرمائیگا اور شیطان اوس سے دور رہیگا اور گواہی دینگے اوسکے لیے فرشتے اور تمام آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رہیگا

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ قسم صف باندھنے والون کی قطار ہو کر یعنے قسم ہے اون فرشتون کی جو صف باندھکر کھڑے ہوتے ہین عبادت پروردگار کے لیے یا اوسکا حکم سننے کے لیے فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ پھر ڈانٹنے والون کی جھڑک کر یعنے قسم ہے اون فرشتون کی جو شیطانون کو آسمان پر جانے اور باتین سننے سے روکتے اور اونہین جھڑکتے ہین اور ڈانٹتے ہین۔ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۝ پھر پڑھنے والون کی یاد کر یعنے قسم ہے کلام خدا کے تلاوت کرنے والونکی۔ بحر الحقائق مین ہے کہ مراد صافات سے ارواح ہین اور زاجرات سے الہامات الٰہی کہ عوام کو منہیات سے روکتے ہین اور تالیات سے نفوس ذاکرہ کہ اپنی عمر یاد خدا مین صرف کرتے ہین ؎ یاد مین تیری ہی دن رات بسر کرتے ہین ۞ شام کرتے ہین یونہین یونہین سحر کرتے ہین۔ لکھا ہے کہ مکے کے کافرون نے تعجب سے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب خداؤن کو ایک خدا کی طرف لائے ہین حق تعالےٰ نے اُن

قسم کھاکر فرمایا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ بیشک حاکم تمہارا ایک ہے۔ یعنے تمہارا
خدا تمہارا خالق اور حاکم ایک ہے یکتا ہے یگانہ ہے۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
مَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہے
اور رب مشرقوں کا۔ یعنے پروردگار زمین اور آسمان اور مشرقوں اور کوکبوں کا رب ہے
اور جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے سبکا وہ پروردگار ہے۔ اور فرماتا ہے خداوند
عالم کہ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو ایک رونق
جو تارے ہیں اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے۔ یعنے اللہ تعالے نے آسمان دنیا
کو ستاروں سے زینت دی۔ مراد ستاروں کی مختلف شکلین ہیں جیسے ثریا اور بنات النعش
اور جو انکے سوا ہیں۔ اور بچایا اللہ تعالےٰ نے آسمانوں کو شیاطین کے چڑہنے سے۔ لکھا
ہے کہ انھیں ستاروں کی روشنی سے آگ نکلتی ہے جس سے شیطانوں کو مار پڑتی ہے
اور آسمان پر جانے نہیں پاتے لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ سن نہیں سکتے
اوپر کی مجلس تک اور پھینکے جاتے ہیں ہر طرف سے ہانکے گئے اور اونکو مار ہے ہمیشہ
یعنے شیاطین بلند تر فرشتوں کی باتیں سننے کی طاقت نہیں رکھتے اور ہر طرف سے
ہنکائے جاتے ہیں اور پھینکی جاتی ہے اونپر آگ اور اونکے لیے عذاب ہے ہمیشہ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ مگر جو کوئی اُچک لایا
جھٹ سے پھر پیچھے لگا اوسکو انگار اچمکتا۔ یعنے جو شیطان جلدی سے فرشتوں کی
کوئی بات سنکے بھاگتا ہے تو پیچھے ہو لیتا ہے اوسکے شعلہ جلانے والا یا ستارہ چمکتا کہ
اوسکو جلادے اور ایذا پونہچاوے۔ لکھا ہے کہ رکانت بن زید اور ابو الاسدین
بعث و نشر اور حشر کے منکر تھے اور ہمیشہ اپنی قوت اور زور کے دعوے اور گھمنڈ قریش میں

بیان کیا کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے اونکے خیال باطل کے توڑنے کے لیے آیت نازل فرمائی فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ○ اب پوچھ لے ان سے یہ مشکل ہین بنانے یا جتنی خلقت ہمنے بنائی ہمین نے اونکو بنایا ہے ایک گارے چپکتے سے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کافرون سے پوچھیے کہ وہ سخت تر ہین پیدایش مین یا جنکو ہمنے پیدا کیے جیسے آسمان اور فرشتے اور ستارے اور شہاب۔ بیشک ہمنے پیدا کیا ہے اونکو ایک مٹی چپکنے والی سے اور وہی اونکا مادہ اصلی ہے تفسیر معالم التنزیل مین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا کہ جو کوئی قرآن مجید کو سنیگا وہ ضرور ایمان لائیگا مگر مشرکان مکہ نے جب وہ کلام برحق سُنا تو مسخراپن کرنے لگے آپکو اس بات سے بہت تعجب ہوا پس اللہ تعالےٰ جل شانہ نے یہ آیت شریف نازل فرمائی بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ○ بلکہ تو رہتا ہے اچنبھے مین اور وہ کرتے ہین ٹھٹھے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کفار کے کلام باطل کا خیال نہ کیجیے اور اونسے دست بردار ہوجیے کیونکہ آپ اونکے ایمان نہ لانے اور قرآن پاک کے نہ ماننے پر تعجب کرتے ہین اور وہ آپکے تعجب کرنے پر ہنستے اور ٹھٹھے لگاتے ہین وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ○ اور جب سمجھائیے نہین سوچتے۔ یعنے اونکا حال یہ ہے کہ جب اونہین نصیحت کی جاتی ہے اور سمجھائے جاتے ہین تو نہین مانتے وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ○ اور جب دیکھین کچھ نشانی ہنسی مین ڈالدیتے ہین۔ یعنے جب کوئی معجزہ یا دلیل آپکے قول کے سچائی کی دیکھتے ہین تو اوسے ہنسی مین ٹالدیتے ہین۔ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ○ اور کہتے ہین اور کچھہ نہین یہ جادو ہے کھلا یعنے معجزات اور دلائل حقہ کو جادو قرار دیتے ہین۔ اور کہتے ہین أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ○ کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پھر اوٹھانا ہے کیا اور ہمارے باپ دادون اگلے کو۔ یعنے جب ہم گل سڑکے مٹی اور کھوکھل ہڈیان رہ گئے تو کیا ہم پھر اوٹھائے

جائینگے یا ہمارے باپ دادا پہلے۔ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ تو کہہ ہاں اور تم ذلیل ہوگے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اونسے کہدیجے کہ ہاں بیشک تم سب اوٹھائے جاؤگے اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی اوٹھائے جائینگے اور تم ذلیل ہوگے قیامت کے دن فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝ سو وہ تو ہیگی ایک جھڑکی پھر تبہی یہ لگین گے دیکھنے۔ یعنے یہ اوٹھانا اور کچھ نہین صرف ایک پھونک ہوجاویگی۔ یعنی فوراً وہ سب زندہ ہو قبرون سے نکل دیکھنے لگین گے۔ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ اور کہین گے اے خرابی ہماری یہ آیا دن جزا کا یعنے اوسوقت منکرون کو افسوس ہوگا اور کہین گے ہاے خرابی ہماری یہ وہی روز جزا ہے جسکے وعدے ہمسے ہوئے تھے۔ فرشتے اوسوقت کہین گے هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ یہ ہے دن فیصلے کا جسکو تم جھٹلاتے تھے۔ یعنے یہ وہ دن ہے جسمین سب باتون کا فیصلہ ہوگا یا یہ وہ دن ہے جسمین نیک بدون سے جدا کیے جائین گے اور یہ وہی دن ہے جسکی خبر تمکو دی گئی تھی اور تم اوسے جھوٹ سمجھتے تھے۔ پھر پروردگار عالم فرشتون کو حکم دیگا کہ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ جمع کرو گنہگارون کو اور اونکی جوڑون کو اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوا پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کی۔ یعنے جمع کرو اون لوگون کو جو شرک کرکے اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے جیسے بت پرست اور ستارہ پرست اور اونکی جوروؤن کو جو کافرہ اور مشرکہ ہین اور اون چیزون کو جنھین مشرکین پوجتے تھے اللہ تعالے کے سوا مثل بتون وغیرہ کے اور لیجاؤ اونکو دوزخ کے راستے کی طرف۔ پھر جب کہ وہ سب لوگ دوزخ کی جانب منہ کرین وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝ کھڑا رکھو انکو انسے پوچھنا ہے۔ یعنے کھڑا کرو انکو حساب گاہ مین یا پل صراط پر کہ انکے عقائد اور اعمال پوچھے جائینگے۔ جس سے وہ زیادہ تر ذلیل اور رسوا ہونگے

ع ۱

رکوع

پہر فرشتے اونسے کہینگے مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ○ کیا ہوا تمکو ایک دوسرے کی
مدد نہین کرتے۔ یعنے تم تو اس دن کے منکر تھے اور اپنے تئین بڑا زور آور سمجہتے تھے پہر
کیا ہے آج کہ آپس مین ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے اور اس عذاب و حساب سے
اپنے تئین نہین چہڑاتے۔ وہ کچہہ جواب نہ دینگے۔ حق تعالے جل شانہ فرشتون سے فرماویگا
بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ○ کوئی نہین وہ آج آپکو پکڑواتے ہین۔ یعنے آج
فرمانبردار بنے ہین۔ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ○ اور مونہہ کیا
بعضون نے بعضون کی طرف لگے پوچہنے۔ یعنے حسابگاہ مین اونکے کمزور اور زور والے
یا غریب و امیر آپس مین ایک دوسرے سے مخاطب ہوکے کہینگے کہ کہو آج کون دن
پیش آیا ہے یا آپس مین ایک دوسرے کو سرزنش کریگا۔ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا
عَنِ الْيَمِينِ ○ بولے تمہین تھے کہ آتے تھے ہمپر داہنے سے۔ یعنے اومین کے غریب
رئیسون سے کہینگے کہ تمہین تو ہمارے پاس نصیحت کے لیے آیا کرتے تھے اور زور
وقوت سے اور از روے قسم کہا کرتے تھے کہ جو دین ہم تمہین بتاتے ہین یہی حق ہے
قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ○ وہ بولے کوئی نہین پر تمہین نہ تھے یقین لانے
والے۔ یعنے اونکے رئیس جواب دینگے کہ یہ بات نہین ہے بلکہ تم تو پہلے ہی سے سیدہے راستے
پر نہ تھے کہ ہم تمہین بہکاتے۔ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ
قَوْمًا طَاغِينَ ○ اور ہمارا تمپر کچہہ زور نہ تہا پر تم ہی تھے لوگ بے حد چلنے والے۔ یعنے
ہم تمپر ایسے غالب اور زبردست بہی نہ تھے کہ تمہین زور و ظلم سے بہکاتے بلکہ تم خود ہی
بے راہ اور قوم سرکش تھے۔ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ○ سو ثابت
ہوئی ہمپر بات ہمارے رب کی۔ ہمکو مزہ چکہنا۔ یعنے فرمان پروردگار لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ ہمارے
حق مین پورا ہوا اور ہم بیشک عذاب چکہنے والے ہین۔ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ○
پہر ہمنے تمکو گمراہ کیا ہم تھے آپ گمراہ۔ یعنے ہم تو گمراہ تھے ہی تمکو بہی گمراہ کیا اور اپنا ساتھی

بنالیا۔ پروردگار عالم فرماویگا - فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ
سو وہ اوسدن تکلیف مین شریک ہین - یعنے وہ اور اونکے بہکانے والے اوس دن
عذاب مین شریک ہین - جیسے دنیا مین گمراہی کے شریک تھے - اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
بِالْمُجْرِمِيْنَ ○ ہم ایسا کچہہ کرتے ہین گنہگارون کے حق مین - یعنے ہم گنہگارون کے
ساتھہ ایساہی کرتے ہین اور اونکو اونکے گناہون کے موافق سزا دیتے ہین - اسلیئے کہ
اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ وہ تھے کہ
جب کوئی کہتا کسی کی بندگی نہین سوا اللہ کے تو غرور کرتے تھے - یعنے جب اونسے
کہاجاتا تہا کہ سوا خداوند عالم کے کوئی لائق عبادت کے نہین اور جنہین تمنے معبود قرار دیاہے
یہ سب باطل ہین اور سزاوار بندگی نہین تو غرور اور تکبر سے سرکشی کرتے تھے اور اس
کلمہ حق کے کہنے سے منہ پہیرتے تھے - وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ
مَّجْنُوْنٍ ○ اور کہتے کیا ہم چھوڑدینگے اپنے ٹھاکرون کو کہنے سے ایک شاعر دیوانے
کے - یعنے کہتے تھے مشرک کہ ہم اپنے معبودون کی عبادت ایک دیوانے شاعر کے کہنے
سے ہرگز نہ چھوڑینگے - اور اپنے زعم باطل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
شاعری اور جنون کی نسبت کرتے تھے حالانکہ وہ خود دیوانے اور مجنون تھے - حق تعالےٰ
اونکے جواب مین فرماتا ہے بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ کوئی
نہین وہ لایا ہے سچا دین اور سچ مانا ہے سب رسولون کو - یعنے جو کچہہ مشرک کہتے
ہین سب غلط ہے اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اونکی طرف ساتھہ حق
کے اور لائے اونکے لیے دین حق کو اور سچا مانتے ہین اون سب رسولون کو جو اونسے
پہلے گذرے - اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ بیشک تم کو چکھنی دکھہ والی
یعنے بیشک اے کافرو تم عذاب سخت چکھنے والے ہو اور جانے والے ہو دوزخ مین بسبب
شرک اور کفر اور رسولون کی تکذیب اور بے ادبی کے - وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُوْنَ ۝ اور وہی بدلا پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے۔ یعنے کافرون اور مشرکون کو
اونکے اعمال کے موافق سزا دیجائیگی اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ مگر جو بندے
اللہ کے ہین چُنے ہوئے۔ یعنے جو بندے نیک اور اللہ تعالےٰ کے مقبول ہین اون کے
گناہون کا بدلا نہین وہ معاف ہوئے اور اونکے اعمال نیک اور فرمانبرداری کی جزا
دیجائیگی۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝
فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ وہ جو ہین اونکو روزی ہے مقرر
میوے اور اونکی عزت ہے باغون مین نعمت کے تختون پر ایک دوسرے کے سامنے۔
یعنے وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے مقبول بندے ہین اونکے لیے روزی ہے ظاہر بڑی لذت
اور مزے کی ہمیشہ کے لیے اور وہ روزی کیا ہے میوے ہین طرح بطرح کے تر وتازہ اور
سوکھے اور اونکے لیے بڑی عزت ہے بہشت کے باغون مین۔ بیٹھے ہوئے ہین تختون پر
ایک دوسرے کے سامنے تاکہ ایک دوسرے کو دیکھکے خوش ہون۔ یُطَافُ عَلَیْهِمْ
بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۝ لوگ لیے پھرتے ہین
اونکے پاس پیالہ شراب کا سُتھری سفید مزہ دیتی پینے والون کو۔ یعنے بہشت کے ساقی اونکے
گرد جام شراب لیے پھرتے ہین اور وہ شراب نہایت صاف شفاف سفید خوشبو خوش مزہ
پاکیزہ لذت بخش ہے پینے والون کے لیے۔ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ۝
نہ اوسمین سر پھرتا ہے اور نہ اوس سے بکتے ہین۔ یعنے وہ شراب مثل دنیا کی شراب کے
نہین بلکہ وہ ایسی نفیس اور عمدہ شراب ہے جس سے نہ سر پھرتا ہے نہ عقل جاتی ہے اور
نہ مست ہوکر بیہودہ بکنے کی نوبت آتی ہے۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
عِیْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ اور اونکے پاس ہین عورتین نیچی نگاہ
رکھتیان بڑی آنکھون والیان گویا وہ انڈے ہین چھپے دہرے۔ یعنے بہشت والون
کے پاس حورین پاکیزہ نظر جھکائے بیٹھی ہونگی جو اپنے شوہرون کے سوا دوسرے پر نظر نک

نہ ڈالین گی۔ اور اونکی آنکھین بڑی بڑی اور نہایت خوبصورت ہونگی گویا کہ وہ انڈے
مین چھپے ہوئے۔ یہ تشبیہ حورون کی صفائی اور پاکیزگی کی ہے۔ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ۝ پھر منہ کیا ایک نے دوسرے کی طرف لگے پوچھنے۔ یعنے
اہل بہشت مین سے بعضے بعضون کی طرف مخاطب ہونگے اور آپس مین پوچھین گے
احوال دنیا کا یا دوست و دشمن کا۔ پس قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ۝
بولا ایک بولنے والا اونمین مجکو تھا ایک ساتھی۔ یعنے کہے گا ایک شخص بہشتیون مین سے
اپنے دوستون سے کہ دنیا مین میرے ہمنشینون مین ایک شخص تھا وہ بعث سے
انکار کرتا تھا۔ لکھا ہے کہ یہودا اور قطروس دو بھائی تھے جنکا قصہ سورہ کہف مین مذکور ہے
اور یہان بہی اونہین دونون کا تذکرہ ہے۔ کہ یہودا مومن بہشت کے لوگون سے کہیگا
کہ میرا بھائی قطروس مجھے دنیا مین ملامت کرتا تھا اور يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ۝
کہتا کیا تو یقین کرتا ہے۔ یعنے کیا تو قیامت کو سچ جانتا ہے ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ۝ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا
ہمکو بدلا ملنا ہے۔ یعنے جب ہم مر گئے اور ہمارا گوشت پوست سڑ گل کے مٹی ہو گیا اور ہڈیان
کھوکھلی ہو گئین تو کیا پھر جلائے جائین گے اور جزا دیے جائینگے۔ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ
مُّطَّلِعُوْنَ۝ کہنے لگا بھلا تم جہانک کر دیکھو گے۔ یعنے یہودا اہل بہشت سے کہے گا
کہ وہ بھائی میرا دوزخ مین ہے ذرا تم جھانکو اور دیکھو کہ وہ کس درجے مین ہے اور کیسے
عذاب مین گرفتار ہے بہشتی کہین گے کہ تم اوسے خوب پہچانتے ہو تم ہی ذرا دوزخ مین
جہانک کے دیکھو کہ وہ کہان ہے۔ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ۝ پھر جھانکا
تو اوسکو دیکھا بیچون بیچ دوزخ کے۔ یعنے یہودا نے جب خود جھانک کے دیکھا تو اوسکو جہنم
کے بیچ مین پایا۔ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ۝ بولا قسم اللہ کی تو تو لگا تھا
کہ مجکو گڑھے مین ڈالے۔ یعنے یہودا کہے گا کہ اے قطروس خدا کی قسم تو نے تو چاہا تھا

کہ مجھے بھی گمراہ کرکے ہلاک کرے اور اپنے ساتھ دوزخ مین لیجائے۔ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○ اور اگر نہوتا میرے رب کا فضل تو مین بھی ہوتا اونمین جو پکڑے آئے۔ یعنے اگر میرا پروردگار مجھپر فضل نہ کرتا اور تیرے بہکانے سے نہ بچاتا تو مین بھی تیرے ساتھ جہنم مین داخل ہوا ہوتا۔ پھر ہیوا فرشتون سے اسطور پر کیگا کہ اوسکا بھائی بھی سُن لے۔ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ○ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُولٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ○ کیا اب ہمکو نہین مرنا مگر جو پہلی بار مر چکے اور ہمکو تکلیف نہین پہونچنی۔ یعنے اب بہشت مین تو ہمارے لیے موت نہین ہان اس سے پہلے دنیا مین ہمارے لیے موت تھی اور نہ ہم عذاب کیے جائینگے۔ فرشتے جواب دینگے کہ بیشک نہ اب تم مروگے اور نہ تمپر عذاب ہوگا۔ ہیوا خوش ہوکے کیگا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ بیشک یہی ہے بڑی مراد ملنی۔ یعنے بیشک بڑا مراد پانا یہی ہے کہ بہشت مین نہایت راحت و آرام سے رہینگے اور عذاب نہ دیکھینگے۔ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُونَ ○ ایسی چیزون کے واسطے چاہیے محنت کرین محنت والے۔ یعنی ایسی نعمت اور راحت دائمی کے لیے لازم ہے کہ عمل کرنے والے ضرور اچھے اچھے عمل کرین نہ دولت دنیا کے واسطے کہ جسکو بقا نہین اور چند روزہ ہے۔ پھر حق تعالے جل شانہ و جل جلالہ ارشاد فرماویگا اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ○ بھلا بہتر ہے یہ مہمانی یا درخت سینڈہ کا۔ یعنے یہ نعمتین بہشت کی جو بیان ہوئین یہ بہتر مہمانی کے لیے یا سینڈہ کا درخت جو دوزخ مین ہوگا اور اوسکے پھل جو کڑوے اور نہایت خراب ہوتے ہین دوزخیون کو زبردستی کھلائے جائینگے اور وہ گلے مین پھنسینگے گویا یہ بھی دوزخیون کے لیے ایک عذاب سخت ہے۔ پروردگار عالم فرماتا ہے اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِينَ ○ ہمنے اوسکو رکھا ہے خراب کرنا ظالمونکا۔ یعنے تھوہڑ کا درخت دوزخ مین ظالمون کے خراب کرنے اور عذاب دینے کے لیے پروردگار عالم نے رکھا ہے

اور دنیا مین بہی اونکے لیے خرابی ہے کیونکہ جب وہ سنتے ہین کہ دوزخ مین تہوہڑ کا درخت ہے تو تعجب سے کہتے ہین کہ آگ مین سبز درخت کیونکر ہوگا اور یہ نہین سمجہتے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکہتا ہے اور اوسکے آگے سب آسان ہے۔ اور نہین دیکہتے اوسکی قدرت کاملہ کو کہ وہ دنیا ہی مین سمندر کیڑے کو کس طور سے آگ مین پیدا کرتا اور جلاتا ہے اور ہرے ہرے درختون سے آگ کے شعلے نکالتا ہے۔ پس ایسی بڑی قدر والے پروردگار کے نزدیک آگ مین سبز درخت کا پیدا کرنا اور اوسے آگ کے صدمے سے محفوظ رکہنا کوئی بڑی بات نہین۔ تفسیر معالم التنزیل مین مرقوم ہے کہ ابن زبعری نے سرداران قریش سے کہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو زقوم سے ڈراتے ہین اور لغت بربرہ مین زقوم مکہن اور کہجور کا نام ہے۔ یہ سنتے ہی ابوجہل اوٹھا اور سرداران قریش کو اپنے ہمراہ لے کے گہر آیا اور لونڈی سے کہنے لگا کہ زقوم لا۔ وہ کہجورین اور مکہن لائی ابوجہل نے اون سب سے کہا لو کہاؤ یہ وہی زقوم ہے جس سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو ڈراتے ہین پس حق تعالےٰ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جسے تمنے زقوم سمجہہ رکہا ہے وہ زقوم ہی نہین بلکہ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ۝ وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ مین۔ یعنے زقوم وہ ہے جو دوزخ کی تہہ سے نکلیگا اور اوسکی شاخین دوزخ کے تمام طبقون مین بلند ہوہو کے پونہچین گی۔ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ۝ شگوفہ اوسکا جیسے سر شیطانون کے یعنے نہایت بدشکل اور ہیبتناک بعضے کہتے ہین کہ مراد رؤس الشیاطین سے ہولناک اور بدشکل سانپ ہین اور بعضے کہتے ہین کہ سیاہ پتہر جو مکے کے گرد تہے اونہین رؤس الشیاطین کہتے تہے اور اونہین سے یہ تشبیہ ہے۔ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ سو وہ کہاوینگے اوسمین سے پہر بہرینگے اوس سے پیٹ۔ یعنے دوزخی وہ زقوم کہائین گے اور مارے بہوکہ کے اوس سے پیٹ بہرین گے یا زبردستی وہ اونکو کہلایا جائیگا۔ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا

مِّنْ حَمِيمٍ ○ پھر اونکو اوسکے اوپر ملونی جلتے پانی کی۔ یعنے زقوم کھلا کر اونکو اسقدر جلتا
پانی پلایا جاویگا جس سے دل وجگر جل جاوے اور منہ اور حلق کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین
اور وہ پانی زقوم مین ملجائے۔ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ○ پھر اونکو لیجانا آگ کے
ڈھیر مین۔ یعنے ایسا کھانا اور پانی جب اونکو کھلا پلا چکین گے تو دوزخ کیطرف لیجاوینگے
اور یہ اونکے لیے پہلی مہمانی ہے کیونکہ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ○ فَهُمْ عَلَىٰ
آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ○ اونھون نے پائے اپنے باپ دادے بہکے ہوئے سو وہ اونھین
کے قدمون پر دوڑتے ہین۔ یعنے اونکے باپ دادا گمراہ تھے اور یہ اونھین کے قدم بقدم
گمراہی مین چلنے لگے وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ○ اور بہک چکے ہین انسے
آگے بہت لوگ پہلے۔ یعنے کچھ انھین پر موقوف نہین بلکہ انسے پہلے بھی بہت سی قومین اسی
طرح گمراہ ہوچکی ہین جیسے قوم نوحؑ اور قوم عاد وثمود۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ○
او ہمنے بھیجے ہین اونمین ڈر سناتے والے یعنے باوجودیکہ ہمنے اون قومون مین ڈرانے
والے بھیجے جو اونکو ہمارے عذاب سے ڈراتے رہے مگر وہ ایمان نہ لائے۔ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ○ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ○ اب دیکھہ کیسا
ہوا آخر ڈرائے ہوؤن کا مگر جو بندے اللہ کے ہین چنے ہوئے۔ یعنے دیکھیے آخر اون لوگون
کا جو ڈرائے گئے تھے اور ایمان نہ لائے کہ اونپر عذاب آیا مگر اللہ کے خاص بندے جو ڈر سنکر
اللہ تعالے سے ڈرے اور ایمان لائے وہ عذاب سے بچگئے۔ وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ
فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ○ اور ہمکو پکارا تھا نوحؑ نے سو کیا خوب پہونچنے والے ہین ہم پکار پر۔ یعنے
نوح نے اپنی قوم کی نافرمانیون سے پریشان ہوکے ہمکو پکارا تھا اور قوم کی ہلاکت چاہی
تھی پس ہمنے نوحؑ کی دعا قبول کی اور کافرون کو غرق کردیا اور ہم بہت اچھے دعا قبول کرنے
والے ہین۔ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ○ اور بچادیا اوسکو اور اوسکے
گھر کو اوس بڑی گھبراہٹ سے بچالیا نوحؑ کو اور اوسکے گھر والون کو بڑی سختی سے

اور وہ قوم کی ایذا رسائی یا طوفان کی پریشانی تھی وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبٰقِيْنَ ○ اور رکھی اوسکی اولاد وہی رہجانے والی۔ یعنے حضرت نوح کی اولاد بقاے نسل کے لیے تا قیام قیامت باقی رکھی۔ لکھا ہے کہ حضرت نوح کی کشتی مین اسّی یا تراسی آدمی تھے وہ سب طوفان سے بچے مگر اونسے سلسلۂ نسل نہین جاری ہوا۔ ہان حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹون سے سلسلۂ نسل جاری ہوا۔ سام وسط زمین مین بسے اونسے عرب اور توران اور ایران پیدا ہوئے۔ اور یافث جانب شمال بسے اونسے ترک اور خزر اور سقلاب پیدا ہوئے۔ اور حام جانب شمال بسے اونسے ہند اور حبش اور بربر پیدا ہوئے۔ سب آدمی انھین کے سلسلۂ نسل مین ہین۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ اور باقی رکھا اوسپر پچھلی خلق مین۔ یعنے اللہ تعالے نے حضرت نوح کی ثنا گوئی پچھلی امتون کے لیے باقی رکھی کہ وہ امت محمدیہ ہین تاکہ وہ کہین سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ○ کہ سلام ہو نوح پر سارے جہان والون مین۔ یعنے ہمیشہ خلق اونپر سلام بھیجتی ہے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ حق تعالے اپنی رحمت کاملہ سے حضرت نوح علیہ السلام پر سلام کہکر فرماتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ ہم یون بدلا دیتے ہین نیکی والون کو۔ یعنے جسطرح ہمنے نوح کو جزاے نیک دی ہے اسی طرح ہم نیکی کرنے والون کو جزاے خیر دیتے ہین۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وہ ہے ہمارے بندون ایماندارون مین۔ یعنے حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالے کے فرمانبردار ایمان والے بندون مین سے تھے۔ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ پھر ڈبا دیا ہمنے دوسرون کو۔ یعنے حضرت نوح کے دعا کرنے کے بعد اللہ تعالے نے ڈبو دیا سب کافرون کو۔ اب اللہ تعالے حضرت نوح کی تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ○ اور اوسی کی راہ والون مین ہے ابراہیم۔ یعنے حضرت نوح علیہ السلام کی راہ چلنے والون مین سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اِذْ جَاۗءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○ جب آیا اپنے رب کے پاس لیکر دل صاف اور پاک۔

ربع

یعنے یاد کیجیے اے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خلوص دلی سے اپنے پروردگار کے پاس آئے اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○ جب کہا اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو تم کیا پوجتے ہو۔ یعنے یاد کیجیے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے اور کسے پوجتے ہو۔ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ○ کیون جھوٹ بنائے حاکمون کو اللہ کے سوا سے چاہتے ہو۔ یعنے کیا تم اللہ برحق کے سوا دوسرے معبود جھوٹے بنایا چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ پھر کیا خیال کیا ہے تمنے جہان کے صاحب کو۔ یعنے تم جو معبود برحق کے سوا جھوٹے معبود قرار دیتے ہو اور خدا ے تعالے کے عذاب سے بیخوف ہو تو تم نے کیا گمان کیا ہے پروردگار عالم کے ساتھ کیا اس گناہ کی وہ تمکو سزا دیگا یا تمپر عذاب نہ کریگا۔ قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ کلام سُنا تو جواب دیا کہ کل ہمارے یہان عید ہے سب صحرا کو جائینگے آج انواع واقسام کے کھانے طیار کر رہے ہین یہ سب بتون کے پاس رکھکر باہر جاوینگے وہان سے آکر بطور تبرک یہ کھانا تقسیم کرینگے تم بھی ہمارے ساتھ چلنا اور ہمارے بتون کی زیب وزینت دیکھنا۔ یقین ہے کہ جب تم یہ سب حال دیکھوگے تو ہمکو معذور رکھوگے اور لعنت ملامت نہ کروگے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکی جاہلانہ باتین سُنکے خاموش ہو رہے اور آپنے کچھ جواب نہ دیا دوسرے روز جب وہ لوگ چلنے کو طیار ہوئے تو اونھون نے آپسے کہا کہ آئیے آج ہم اور آپ چلین۔ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ○ پھر نگاہ کی ایکبار تارون مین۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نظر اوٹھا کے تارون کو دیکھا یا نجوم کی کتاب ملاحظہ کی اسواسطے کہ اونکی قوم علم نجوم کو بہت مانتی تھی پس آپنے اوسی طور سے اون سے کلام کیا۔ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ○ پھر کہا مین بیمار ہون۔ یعنے بیمار ہوا چاہتا ہون تمہارے ساتھ نہ جاؤنگا فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ○ پھر اولٹے گئے اوس سے پیٹھ دیکر۔ یعنے وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حال علالت سنکر پیٹھ موڑ چلے گئے اس خیال سے

کہ شائد چلنے سے آپ زیادہ بیمار نہو جائین یا اس گمان سے کہ عید کا روز ہے اور بتون کی
پوجا کرنی ہے بیمار کو لیجانا کیا ضرور ہے۔ جب وہ سب جانب صحرا عید منانے کو روانہ ہوئے
فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ پھر جا گھسا اونکے بتون مین پھر بولا تم
کیون نہین کھاتے۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام پوشیدہ طور پر اونکے بتون کے پاس گئے
وہان جاکے دیکھا کہ وہ بت نہایت آراستہ و پیراستہ کیے گئے ہین اور اونکے آگے عمدہ
قسم کے کھانون کے خوان چنے ہوئے ہین پس آپنے مذاق کے طور پر اون بتون سے
کہا کہ تم کیون نہین کھاتے ان کھانون کو اور پھر فرمایا مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ تمکو کیا ہے
کہ نہین بولتے۔ اور مجھے جواب نہین دیتے فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ۝ پھر گھسا مارتا
اونپر داہنے ہاتھ سے۔ یعنے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اون بتون کو زور و قوت سے
مار مار کر ٹکڑے کر ڈالا اور تبر بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا۔ یہ حال سورۂ انبیا مین مفصل
مذکور ہے۔ جب نمرودی عیدگاہ سے واپس آئے اور بتخانے مین تمام بتون کو ٹوٹا پھوٹا پایا
تو کہنے لگے کہ یہ سب کام ابراہیم کے ہین۔ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ پھر لوگ آئے
اوسپر دوڑکر گھبراتے۔ یعنے نمرودی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گھبراکر دوڑتے ہوئے
آئے اور آپکو پکڑکر نمرود کے پاس لے گئے اور وہان آپ سے بہت مباحثے لوگون نے
کیے آپ نے معقول جواب دیا اور قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ بولا کیون پوجتے ہو جو آپ تراشتے ہو اور اللہ نے بنایا تمکو اور جو تم بناتے
ہو۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اونسے کہا کہ تم کیون پوجتے ہو اوسے جو اپنے ہاتھ سے
تراشتے اور بناتے ہو حالانکہ تمکو پروردگار نے بنایا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اپنے ہاتھون سے
پس یہ الزام جب اون لوگون نے سنا تو قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝
بولے چنو اسکے واسطے ایک چنائی پھر ڈالو اسکو آگ کے ڈھیر مین۔ یعنے نمرود اور اوسکے
مصاحبون نے کہا کہ ابراہیم کے جلانے کے لیے ایک گھر بناؤ اور اوسے لکڑیون سے

خوب بھر کے اوسمین آگ لگادو جب آگ بہت تیز جلنے لگے تو اوسمین ابراہیم کو ڈالدو
کہ بالکل جل جاوے۔ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ پھر
چاہنے لگے اوسپر برا داؤ پھر ہمنے ڈالا اونھین کو نیچے۔ یعنے نمرودیون نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھہ مکاری کا ارادہ کیا اور چاہا کہ اونکو جلادین۔ مگر پروردگار عالم نے
اونہین کو ذلیل وخوار کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو گلزار کردیا وَقَالَ اِنِّيْ
ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ اور بولا مین جاتا ہون اپنے رب کی طرف وہ
مجھکو راہ دیگا۔ یعنے جب آپ اوس آگ سے نکلے اور آپکے والد نے بادشاہ کی خاطر سے آپکو
گھر سے نکالا تو آپنے کہا کہ مین جانے والا ہون اپنے پروردگار کے حکم سے یعنے ملک شام
کی طرف۔ قریب ہے کہ راہ دکھائیگا مجھے پروردگار میرا منزل مقصود کی طرف۔ پھر آپنے سفر شام
کیا اور اسی سفر مین ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھہ لگین اور اونہون نے حضرت ابراہیم کے سپرد کیا
جب بی بی ہاجرہ اونکے ملک مین آئین تو دعا کی آپنے کہ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
اے رب بخش مجھکو کوئی نیک بیٹا۔ یعنے اے پروردگار میرے مجھے ایک بیٹا نیک عنایت فرما
جو غربت مین میرا مونس ہو اور طاعت مین میرا مددگار فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ پھر
خوشخبری دی ہمنے اوسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا۔ یعنے پروردگار نے اپنے فضل وکرم سے
آپکی دعا قبول کی اور آپکو ایک صاحبزادے بردبار متحمل مزاج کی خوشخبری دی۔ اور حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام بی بی ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بحکم خدا اونکا نام
بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شام سے مکے مین لائے اور حضرت اسماعیل ہان
رہے اور بڑے ہوئے پھر ایکبار حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادے کے دیکھنے کے
لیے شام سے مکے مین آئے اور وہان تین شب برابر اسطور سے آپنے خواب دیکھا کہ مین
بیٹے کو ذبح کرتا ہون۔ پہلا خواب آٹھوین ذیحجہ کو دیکھا تو دن بھر اوسکی تعبیر کی فکر مین رہے پھر
نوین شب کو وہی خواب دیکھا تو خیال کیا کہ بیشک ذبح کرنا ہوگا پس اوسکی تدبیر کرنے لگے

جب دسوین شب کو پھر وہی خواب دیکھا تو آپ حضرت اسماعیلؑ کو اپنے ہمراہ لے کے بیت اللہ
شریف کی طرف چلے اور وہ عید اضحیٰ کا روز تھا۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ پھر جب پونہچا
اوسکے ساتھ دوڑنے کو یعنے جب حضرت ابراہیمؑ درمیان صفا اور مروہ کے جو مقام سعی ہر
پونہچے قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ کہا
اے بیٹے میرے مین دیکھتا ہون خواب مین کہ تجکو ذبح کرتا ہون پھر دیکھہ تو کیا دیکھتا ہے۔ یعنے
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل سے فرمایا کہ اے میرے
پیارے بیٹے مین تین راتون سے یہی خواب دیکھتا ہون کہ تمکو ذبح کرتا ہون بس اب تم اپنی
کیا کہتے ہو اور تمہارے نزدیک کیا کرنا چاہیے۔ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ○ بولا اے باپ کرڈال جو تجکو حکم ہوتا ہے تو تجکو پاویگا
اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا۔ یعنے حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو جواب دیا
کہ آپکو جو حکم ہوتا ہے وہ آپ بے تامل کیجیے خدا نے چاہا تو مجھے صابر اور شاکر اور راضی برضائے
خدا پائین گے۔ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ○ پھر جب دونون نے حکم مانا اور پچھاڑا
اوسکو ماتھے کے بھل۔ یعنے جب دونون نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کا بدل ارادہ کیا اور
آمادہ ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام فدائے پسر پر اور حضرت اسماعیل علیہ السلام فدائے سر پر
تو پچھاڑا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو ماتھے کے بھل یعنے اونکا ماتھا زمین
پر رکھا اور قصد ذبح کیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ میرے
میرے ہاتھہ پانون مضبوط باندہ دیجیے تاکہ وقت ذبح میرے تڑپنے سے آپکے کپڑے میرے
لہو مین نہ بھرین اور مین اس بے ادبی سے شرمندہ ہون ؎ نہین قتل کا کچھہ ڈر ہے
مجھے خوف یہ ہے ✤ دامنِ پاک نہ حضرت کا مرے خون سے بھرے ✤ اور جب گھر جائینگا
تو میرا سلام میری مادر مہربان سے کہیے گا اور میرا پیراہن خون آلودہ اونہین دیجیے گا تاکہ اونکی
تسلی ہو اور منہ میرا زمین پر رکھیے تاکہ وقت ذبح آپکی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور پھر

پہر ری جوش نہ مارے کہ مبادا حکم الٰہی مین تاخیر واقع ہو۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کا بیان سُنکے دل مضبوط کرکے اونکے ہاتھ پانون مضبوط باندھے اور چُہری اونکے حلق پر دھردی حق تعالےٰ نے ایک حلقہ تانبے کا حضرت اسماعیل کے گلے مین پہنا دیا اور ایک روایت مین ہے کہ ایک سخت پتھر اونکے گلے پر پیدا کردیا کہ ہرچند حضرت ابراہیم علیہ السلام نے زور کیا مگر کٹنا تو کجا خط تک نہ پڑا اور بعض نے لکھا ہے کہ گلا کٹ کر پہر درست ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ابراہیم کے اس کام کو پسند کیا **وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ** اور ہمنے اوسکو پکارا یون کہ اے ابراہیم تونے سچ کر دکھایا خواب۔ یعنے اللہ تعالےٰ آپسے خوش ہوا اور فرمایا کہ اے ابراہیم خوب سچ کر دکھایا خواب کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب مین صاحبزادے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا تہا مگر خون کا اثر نہین پایا تہا ویسا ہی قدرتِ خدا سے بیداری مین ظاہر ہوا **اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○** ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو۔ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم یون مشکل حکم کرکے آزماتے ہین پہر اونکو قائم رکہتے ہین تب درجے بلند کرتے ہین اور اچہا بدلا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو اور فرماتا ہے پروردگارِ عالم کہ **اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ○** وہ بیشک یہی ہے صریح جانچنا۔ یعنے باپ اپنے بیٹے کو خدا ے تعالےٰ کے حکم سے اپنے ہاتھ سے ذبح کرے یہ بہت بڑی صریح آزمایش ہے **وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○** اور اوسکا بدلا دیا ہمنے ایک جانور ذبح کو بڑا۔ یعنے حضرت ابراہیم نے جب اپنی آنکھون پر پٹی باندہ کے چہری زور سے چلائی اور اللہ تعالےٰ کے حکم سے گلا نہ کٹا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اونکے بیٹے کو اونکے آگے سے سرکا دیا اور بہشت سے ایک دُنبہ فربہ جو چالیس برس سے وہان چر رہا تہا چہری کے نیچے لاکر رکھدیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنکھین کھولین تو دُنبہ مذبوح پڑا ہوا دیکھا **وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○** اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہے ابراہیم پر۔ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

ہمنے پچھلی خلق یعنے امت محمدیہ مین اونکا ذکر خیر باقی رکھا اسطور سے کہ کہین سلام ہے حضرت ابراہیم پر۔ یا یہ کہ اللہ تعالےٰ خود اونپر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو۔ یعنے ہم نیکی کرنے والون کو ایساہی بدلا دیتے ہین۔ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ○ وہ ہے ہمارے بندون ایماندار مین۔ یعنے حضرت ابراہیم اللہ تعالےٰ کے نیک اور ایماندار بندون مین سے تھے وَبَشَّرْنٰہُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اور خوشخبری دی ہمنے اوسکو اسحٰق کی جو نبی ہوگا نیک بختون مین۔ یعنے حضرت اسحٰق کے پیدا ہونے کی اللہ تعالےٰ نے اونکو خوشخبری دی۔ وَبٰرَکْنَا عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ط اور برکت دی ہمنے اوسپر اور اسحٰق پر۔ یعنے برکت دی اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق علیہما السلام کو کہ اونکی پشت سے انبیائے بنی اسرائیل پیدا کیے وَمِنْ ذُرِّیَّتِہِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ مُبِیْنٌ ○ اور دونون کی اولاد مین نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین صریح۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونون صاحبزادون کی اولاد مین مومن و پرہیزگار اور کافر و ستمگار دونون فرقے ہین۔ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ○ اور ہمنے احسان کیا موسیٰ اور ہارون پر۔ نعمت اور نبوت سے۔ وَنَجَّیْنٰہُمَا وَقَوْمَہُمَا مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ ○ اور بچادیا ہمنے اونکو اور اونکی قوم کو اوس بڑی گھبراہٹ سے یعنے قبطیون کی ایذارسانی اور غلبے سے۔ وَنَصَرْنٰہُمْ فَکَانُوْا ھُمُ الْغٰلِبِیْنَ ○ اور اونکی مدد کی تو رہے وہی زبر۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے اونکی مدد کی جسسے وہ دشمنون پر غالب رہے۔ وَاٰتَیْنٰہُمَا الْکِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ○ اور دی اونکو کتاب واضح۔ یعنے موسیٰ اور ہارون کو اللہ تعالےٰ نے کتاب واضح اور روشن عنایت فرمائی اپنے فضل وکرم سے وَھَدَیْنٰہُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ اور سمجھائی ہمنے اونکو سیدھی راہ یعنے راہ راست و درست پیروی دین اور اطاعت خدا کی۔ وَتَرَکْنَا عَلَیْہِمَا فِی

ع ۳

الاٰخِرِیۡنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰی مُوۡسٰی وَ ھٰرُوۡنَ ○ اور باقی رکھا اونپر پچھلی خلق مین
کہ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر۔ یعنے اونکی تعریف اور اونپر سلام بھیجنا اللہ تعالےٰ نے
پچھلی اُمتون مین باقی رکھا۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ ہم یون دیتے ہین
بدلا نیکی کرنے والون کو۔ یعنے اللہ تعالےٰ اپنے نیک بندون کو بڑے بڑے درجے
اور رتبے مرحمت فرماتا ہے اِنَّھُمَا مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○ وہ دونون ہین
ہمارے بندون ایماندار مین۔ یعنے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون۔ وَاِنَّ اِلۡیَاسَ
لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ اور تحقیق الیاس ہے رسولون مین۔ یعنے الیاس علیہ السلام
بن یاسین اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے تھے خلق کی طرف راہ راست اور دعوت حق کے لیے
اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ○ جب کہا اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہین۔ یعنے یاد کیجیے اے
حضرت محمدؐ جب الیاسؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم عذاب آلہی سے نہین ڈرتے ہو۔
اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّ تَذَرُوۡنَ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِیۡنَ ○ کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور
چھوڑتے ہو بہتر بنانے والے کو۔ یعنے تم بعل کی پرستش کرتے ہو۔ لکھا ہو کہ بعل ایک سونے
کا بت تھا تیس گز کا لنبا اور اوسکے چار مُنہ تھے پس حضرت الیاسؑ نے اپنی قوم کو اوسکی
پرستش سے منع فرمایا اور عبادت خدا کی طرف بلایا اور فرمایا کہ کیون چھوڑتے ہو اچھے پیدا
کرنے والے اچھی صورت بنانے والے کو اَللّٰهَ رَبَّكُمۡ وَ رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ ○
جو اللہ ہے رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادون کا۔ پس لازم ہو کہ اوسی کی
عبادت کرو اور اوسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔ فَكَذَّبُوۡهُ فَاِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ○ اِلَّا عِبَادَ
اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ○ پھر اوسکو جھٹلایا سو وہ پکڑے آتے ہین مگر جو بندے اللہ کے
ہین چنے۔ یعنے قوم نے آپکو جھٹلایا اور وہ سب مستحق عذاب ہوئے اور عذاب کے لیے حاضر
کیے جائینگے۔ مگر اللہ کے خالص بندے جنہون نے اللہ کی پرستش کی اور اوسکے احکام
کو مانا جملہ عذاب و عقاب سے محفوظ رہینگے۔ لکھا ہو کہ حضرت الیاس علیہ السلام شریعت موسوی

پر مبعوث ہوئے اور حق تعالے نے شہر بعلبک کے باشندون کی ہدایت کے لیے اونہین بہیجا
وہان کا بادشاہ جو پہلے مسلمان تہا اور عورت کے بہکانے سے بُت پرست ہوگیا تہا اوسے
اور اوسکی قوم کو آپنے بت پرستی سے روکا جب اونہون نے نہ مانا تو آپنے بددعا کی تین برس
تک بلاے قحط اونپر رہی پہر آپکی طرف رجوع ہوئے آپنے فرمایا ایمان لاؤ۔ جب بہی اونہون نے
نہ مانا۔ آخر آپنے بارگاہ کبریا مین بعجز وزاری دعا کی کہ ای پروردگار عذاب آنے سے پہلے مجہے
اس قوم مین سے نکال حکم ہوا کہ فلان روز فلان مقام مین جاؤ وہان جو سواری ملے اوسپر سوار
ہوکر یہان سے چلے جانا۔ چنانچہ حضرت الیاس بحکم پروردگار بروز معین مقام معلوم مین پونہچے
وہان ایک جانور بشکل شیر آگ کا بنا ہوا انکے سامنے آیا یہ اوسپر سوار ہوئے اور الیسع کو اپنا نائب
کرکے وہان سے روانہ ہوئے پہر حق تعالےٰ نے اونکو بال و پر دیے اور لباس نورانی پہنایا کہانے
پینے کی حاجت نہ رہی فرشتون کے ساتہہ پرواز کرنے لگے بعد جانے حضرت الیاس علیہ السلام
کے قوم پر عذاب آیا اور سخت کال پڑا۔ حضرت الیاس علیہ السلام کی تعریف مین لکہا ہے کہ آپ
النبی بہی ہین اور نکلی بہی اور سپرد ہین انصرام امورات بری کے لیے جیسے حضرت خضر علیہ
السلام انصرام امورات بحری کے لیے۔ اور یہ دونون صاحب تا نفخۂ صور باقی رہینگے اور تابع
ہین شریعت مصطفوی کے اور عرفات مین دونون صاحب ایک دوسرے سے ملتے ہین
اور رمضان المبارک مین بمقام بیت المقدس باہم افطار فرماتے ہین اور اللہ تعالےٰ کے مقبول
بندے انکو دیکہتے ہین۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝
اور باقی رکہا اوسپر پچہلی خلق مین کہ سلام ہے الیاس پر یعنے اللہ تعالے نے پچہلی خلق مین
اونکا ذکر خیر ساتہہ سلام کے باقی رکہا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے خود اونپر سلام
بہیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو وہ ہے ہمارے بندون
ایماندار مین۔ یعنے اللہ تعالےٰ اونکی تعریف فرماتا ہے اور ثنا کرتا ہے کہ ہم اپنے ایماندار بندون

کو بہت اچھے اچھے بدلے دیتے ہین - وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ اور بیشک لوط
بہی رسولون مین سے جو خلق کی ہدایت کے لیے آئے - إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ
إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ○ جب بچا دیا ہمنے اوسکو اور اوسکے گھروالون کو سارے
مگر ایک بڑھیا رہگئی رہنے والون مین - یعنے یاد کیجیے اے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم قصہ لوط
علیہ السلام کا کہ ہمنے اونکو اور اونکے گھروالون کو نجات دی - مگر اونکی بڑھیا بی بی جسنے اونکا
ساتھ نہ دیا وہ قوم کے ساتھ رہگئی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ○ پھر اوکھاڑا ہمنے دوسرونکو
یعنے پھر اللہ تعالے نے اوس قوم پر عذاب نازل کیا اور دوبارا اونکو زیر وزبر کیا - وَإِنَّكُمْ
لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ○ وَبِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ اور تم گذرتے ہو اونپر صبح
کے وقت اور رات کو بہر کیا نہین بوجھتے - یعنے اللہ تعالے یہ سب نشانیان بیان فرما کے کہتا ہے
کہ اے قریش کے لوگو تم جب ملک شام کو تجارت کے لیے جاتے ہو تو صبح اور شام دونون وقت
اون مقامون پر گذرتے ہو اور قوم لوط کی اُلٹی ہوئی بستیان اپنی آنکھونسے دیکھتے ہو پس کیا تم
سمجھتے نہین کہ جھٹلانے والون کا انجام ہلاکت اور خرابی ہے - وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ
اور تحقیق یونس ہے رسولون مین سے - یعنے حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالے کے
پیغمبر تھے اور قوم نینوی پر جو بلاد موصل مین تھی ہدایت کے لیے بہیجے گئے تھے قوم نے انکو جھٹلایا
انہون نے اونکے کفر کے باعث اونپر عذاب نازل ہونے کی دعا کی - اور قوم سے علٰحدہ ہوئے جیسا
کہ سورۂ یونس مین مذکور ہے الغرض قوم پر عذاب آیا اور اونسے آثار عذاب دیکھ کے توبہ کی اور
ایمان لائے عذاب اونسے اوٹھا لیا گیا - اور حضرت یونس علیہ السلام اس اندیشے سے کہ مین نے
اپنی قوم پر عذاب آنے کا وعدہ کیا ہے پس اگر عذاب نہ آیا تو قوم مجھے جھوٹا کہیگی اور ذلیل کرے گی
وہان سے روانہ ہوئے اور جاتے جاتے دریا کے کنارے پہونچے إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ
الْمَشْحُونِ ○ جب بھاگ کر پہونچا اوس بھری کشتی پر - یعنے جب یونس علیہ السلام دریا پر پہونچے
تو تاجر اپنا مال و اسباب لاد کے کشتی پر سوار ہو رہے تھے یہ بہی اوس کشتی پر سوار ہوئے عجب

کشتی دریا کے بیچ مین پونہچی ٹھیر گئی ملاحون نے کہا کہ اس کشتی مین شاید کوئی بھاگا ہوا غلام سوار ہوگیا ہے اس باعث سے نہین چلتی ہے۔ یونس علیہ السلام نے کہا کہ مین بھاگا ہوا غلام ہون تاجرون نے کہا کہ آپ ہرگز غلام نہین کیونکہ آپکی پیشانی پر ایسے آثار نہین پائے جاتے۔ جناب یونس علیہ السلام نے بہت اصرار کیا کہ مین ہی بندۂ گریختہ ہون اور دستور یہ تھا کہ اوس غلام کو دریا مین ڈالدیا کرتے تھے تاکہ کشتی چل نکلے۔ الغرض جب اہل کشتی کو یقین نہوا اور حضرت یونسؑ نے مبالغہ فرمایا تو کشتی والون نے قرعہ ڈالنے کی فکر کی فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ پس قرعہ ڈلوایا تو ہوگیا الزام کھایا۔ یعنے تین بار قرعہ ڈالا گیا اور ہر بار حضرت یونسؑ کے نام نکلا۔ پس کشتی والون نے چاہا کہ آپکو دریا مین ڈالدین حق تعالے نے ایک مچھلی کو حکم کیا اور وہ منہ کھول کے سامنے آئی کشتی والون نے آپکو دوسری طرف سے ڈالنا چاہا وہ مچھلی اوسطرف بھی آموجود ہوئی۔ پس یونس علیہ السلام کملی اوڑھ کر از خود دریا مین کود پڑے۔ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ پھر لقمہ کیا اوسکو مچھلی نے اور وہ اُلٹا کھایا ہوا تھا یعنے دریا مین کودتے ہی مچھلی نے آپکو نگل لیا اور آپ اپنے تئین ملامت کرتے تھے کہ مین کیون قوم سے بھاگا۔ اور اوس مچھلی کو حکم پروردگار ہوا کہ یہ تیرا طعمہ نہین ہے بلکہ اسے اسطرح رکھ جیسے لڑکا مان کے پیٹ مین رہتا ہے۔ پس وہ مچھلی اپنا منہ پانی سے باہر کیے ہوئے سارے دریا مین پھرتی تھی اور حق تعالے نے اوسکا شکم نہایت صاف شفاف مثل آئینے کے کردیا تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام اوسکے اندر سے تمام دریا کے عجائبات ملاحظہ کرتے تھے اور ہروقت یاد الٰہی مین رہتے تھے یہان تک کہ چالیس شبانہ روز اس صورت سے گذرے اب حق تعالے فرماتا ہے کہ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ پھر اگر نہوتا کہ وہ تھا یاد کرتا پاک ذات کو۔ یعنے اگر حضرت یونس علیہ السلام تسبیح لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ نہ پڑھتے ہوتے یا شکم ماہی مین داخل ہونے سے پہلے یاد خدا نکرتے ہوتے لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ تو رہتا اوسکے پیٹ مین جسدن تک مُردے

جیوین - یعنے اگر یاد خدا نکرتے ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ مین رہتے - لیکن یاد خدا کے باعث بہت جلد رہائی ملی فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ پھر ڈالدیا ہمنے اوسکو پٹپر میدان مین اور وہ بیمار تھا - یعنے اللہ تعالے نے اوس مچھلی کو حکم کیا اور اوسنے حضرت یونس علیہ السلام کو ایک ایسے میدان مین جاکے اوگل دیا جہان درخت اور گھانس وغیرہ نہ تھی بلکہ صاف میدان تھا اور آپ ایسے نحیف اور کمزور تھے جیسے دوبارہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ اور اوگایا ہمنے اوسپر ایک درخت بیل کا - یعنے پروردگار نے اپنے فضل وکرم سے حضرت یونس علیہ السلام کے سرہانے ایک درخت کدو کا پیدا کردیا جسکی تراوت سے اونکو تسکین ہوئی اور جسکے پتون نے اونپر سایہ کرلیا تاکہ دہوپ اور ہوا سے گرم سے بچین اور مکھی وغیرہ آپ پر بیٹھنے نہ پائے کیونکہ درخت کدو کی خاصیت ہے کہ مکھی اوسکے گرد نہین جاتی - اور پہاڑی بکریون کو حکم ہوا کہ وہ ہروقت اپنے تھن سے آپکو دودھ پلاتی تھین یہانتک کہ آپ مین قوت آئی اور گوشت پوست حالت اصلی پر آگیا - وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ اور بہیجا اوسکو لاکہ آدمیون پر یا زیادہ یعنے حضرت یونس علیہ السلام جب بالکل توانا ہوئے تو اللہ تعالے نے اونکو پھر دوبارہ لاکھ آدمیون کی طرف بہیجا بلکہ لاکھ سے بھی بیس ہزار یا ستر ہزار زیادہ تھے - خلاصہ یہ کہ جب حضرت یونس علیہ السلام کے آنے کی خبر باشندگانِ نینوا کو ہوئی تو اونکا بادشاہ مع کل قوم کے آپکے استقبال کے لیے شہر کے باہر آیا اور بڑے اعزاز واکرام سے شہر مین لے گیا فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ پھر وہ یقین لائے پھر ہمنے اونکو برتنے دیا ایک وقت تک یعنے اون سب نے حضرت یونس کے ہاتھ پر تجدید ایمان کی اور اللہ نے فائدہ دیا اونکو ایک وقت معین تک فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اب انسے پوچھ کیا تیرے رب کے یہان بیٹیان ہین اور اونکے یہان بیٹے - یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنی ملیح اور بنی خزاعہ وغیرہ سے جو فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین پوچھیے کہ کیا آپکے رب کے

یہاں لڑکیاں ہین اور اونکے یہان لڑکے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ
شٰهِدُوْنَ ۝ یا ہمنے بنایا فرشتون کو عورت اور وہ دیکھتے تھے۔ یعنے کیا فرشتون کے
پیدا کرتے وقت وہ موجود تھے۔ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ
وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ سنتا ہے وہ اپنا جھوٹ بنایا کہتے ہین کہ اللہ کے اولاد ہوئی
اور وہ بیشک جھوٹے ہین یعنے اونکا یہ بیان سراسر غلط اور بہتان ہو۔ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ
عَلَى الْبَنِيْنَ ۝ کیا پسند کین بیٹیان بیٹون سے۔ یعنے کیا پروردگار عالم نے پسند کرلین بیٹیان
جنسے تم بیزار ہو اون بیٹون پر جو تمہارے لیے باعث فخر ہین۔ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝
کیا ہوا ہے تمکو کیا انصاف کرتے ہو۔ یعنے کیا ہو گیا ہے اور تم کیسے منصف ہو کہ جو چیز اپنے
لیے پسند نہین کرتے اوسکی نسبت خدائے تعالےٰ کی طرف کرتے ہو۔ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
کیا تم دھیان نہین کرتے۔ یعنے تم نہین خیال کرتے کہ اللہ تعالےٰ ان سب باتون سے بالکل
پاک اور منزہ ہے۔ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ یا تم پاس کوئی سند ہو کھلی۔ یعنے تم جو
بیان کرتے ہو کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین اسکی تمہارے پاس کیا دلیل ہے کیا کوئی کتاب
آسمانی تمپر اُتری ہے۔ پس اگر تمہارے پاس اس قول کے ثبوت مین کوئی کتاب آسمانی
موجود ہے۔ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے
یعنے اگر سچا دعوی کرتے ہو۔ منقول ہے کہ بنی خزاعہ نے کہا اللہ تعالےٰ نے جنون سے رشتہ
کیا اور اُنہین شادی کی اوس سے فرشتے پیدا ہوئے۔ اور مجوس کہتے تھے کہ خدا اور شیطان
دونون بھائی ہین۔ نعوذ باللہ منہا۔ حق تعالےٰ نے اونکے کذب وبہتان کے دعوے توڑنے
کے لیے فرمایا وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ط اور ٹھیرایا ہے اوسمین اور
جنون مین ناتا۔ یعنے کافرون نے خدائے پاک اور جنون مین ناتا رشتہ قرار دیا ہو وَلَقَدْ
عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اور جنون کو معلوم ہے کہ وہ پکڑے آتے ہین
یعنے جنون کو خوب معلوم ہے کہ وہ قیامت کے دن عذاب کے لیے حاضر کیے جائینگے

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۝ اللہ نرالا ہے ان باتون سے جو بتاتے ہین۔ یعنے اللہ تعالیٰ کی طرف جو اولاد اور قرابت کی نسبت کرتے ہین یہ محض غلط ہے بلکہ یہ سب کافرون کا افترا ہے اور اللہ تعالیٰ ان باتون سے بالکل پاک وصاف اور منزہ ہے۔ یہ کافر خداوند تعالیٰ پر بہتان دہرتے ہین۔ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۝ مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے وہ اللہ تعالیٰ کی صفت وثنا کرتے ہین اور اوسکو پاک ومنزہ جانتے ہین فَاِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ بِفٰتِنِيۡنَ ۝ سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو اوسکے ہاتھ سے بہکا نہین لے سکتے۔ یعنی اے کافرو تم اور تمہارے جھوٹے معبود کسی کو بہکا نہین سکتے۔ اِلَّا مَنۡ هُوَ صَالِ الۡجَحِيۡمِ ۝ مگر اوسی کو جو پیٹھنے والا ہے آگ مین۔ یعنے جسکے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخ لکھدی ہے۔ اور فرشتے یون کہتے ہین وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۝ اور ہم مین جو ہے اوسکو ایک ٹھکانا ہے۔ یعنے ایک حد معین ہے کہ اوس سے آگے بڑہ نہین سکتے۔ وَّاِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ ۝ اور ہمہین ہین قطار باندہنے والے یعنے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے صف باندہ کے کہڑے ہونے والے۔ وَاِنَّا لَنَحۡنُ الۡمُسَبِّحُوۡنَ ۝ اور ہمہین ہین پاکی بولنے والے۔ یعنے پاک پروردگار کی تسبیح کرنے والے یہ سب اللہ تعالیٰ نے فرشتون کی زبانی فرمایا۔ اب ارشاد ہوتا ہے وَاِنۡ كَانُوۡا لَيَقُوۡلُوۡنَ ۝ لَوۡ اَنَّ عِنۡدَنَا ذِكۡرًا مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۝ اور یہ تو کہتے تھے اگر ہم پاس احوال ہوتا پہلے لوگونکا تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے۔ یعنے کافر پہلے تو یہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہدایت ونصیحت کی پہلے لوگون مین سے ہوتی تو ہم ہی اللہ کے خالص بندے ہوتے۔ اب جو اللہ تعالیٰ نے اونہین نبی بہیجا اور احسن الکتب نازل فرمائی فَكَفَرُوۡا بِهٖ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ۝ سو اوس سے منکر ہوگئے اب آگے جان لینگے۔ یعنے قرآن شریف جب اللہ تعالیٰ نے بہیجا تو اوس سے منکر ہوگئے پس قریب ہے کہ وہ اسکا انجام دیکھینگے۔ وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝ اور پہلے ہوچکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین۔ یہ کہ

إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ بیشک وہی ہین کو مدد ہوتی ہے یعنے اللہ تعالے اپنے رسولون سے وعدہ فرما چکا ہی مدد دینے کا اور اونہین غالب کریگا۔ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ اور ہمارا لشکر جو ہے وہی زبر ہے یعنے اللہ کے ایماندار بندے ہی غالب ہین فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ پس تو منہ پھیرے انسے ایک وقت تک یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اون کافرون سے منہ پھیر لیجیے وعدہ نصرت تک جو روز بدر یا روز فتح مکہ ہے وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ اور اونکو دیکھتا رہ کہ آگے دیکھ لینگے یعنی آپکی نصرت اور علو مرتبت۔ کفار نے جب یہ سنا تو کہنے لگے یہ کب ہوگا اللہ تعالے فرماتا ہے أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہین۔ اور اوسکے آنے کا وقت پوچھتے ہین فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۝ پھر جب اُترے گی اونکے میدان مین تو بری صبح ہوگی ڈرائے گئون کی یعنے جب اللہ تعالے کا عذاب و نپر آئیگا تو بری ہوگی صبح اونکی۔ صبح اسلیے فرمایا کہ اہل عرب کا دستور تھا کہ جب وہ کسی مقام کو لوٹنا چاہتے تھے تو رات کو وہان دوڑ جاتے تھے اور صبح ہوتے لوٹ مار کر کے پھر اپنے گھرون کو واپس آتے تھے پس حق تعالے نے اونکی رسم کے موافق اونکو یاد دلایا کہ جب ہمارا عذاب آئیگا تو اونکی صبح بری ہی ہوگی اور چونکہ عرب مین لوٹ مار اکثر صبح کو ہوا کرتی تھی اسوجہ سے اوسکا نام ہی صباح پڑ گیا تھا۔ یہانتک کہ اگر اور وقت مین بھی لوٹ مار ہوتی تھی تو اوسے بھی صباح کہتے تھے۔ اور یہان پروردگار عالم نے تشبیہ دی ہے عذاب کو لشکر کے ساتھ کہ دفعتہً آپڑے اور غارت کرے اور یہ سب فتح مکہ مین ظاہر ہوگیا۔ اب اللہ اپنے نبی کریم سے دوسری بار بطور تاکید کے فرماتا ہے کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ اور پھر آ یا انسے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ اب آگے دیکھ لینگے۔ یعنے منہ پھیر لیجیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کافرون سے اور دیکھیے ایک وقت تک پس قریب ہے کہ وہ دیکھ لینگے اپنا حال عذاب دنیا اور آخرت مین سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ پاک ذات ہے تیرے رب کی وہ عزت والا پاک ہے ان باتون سے جو بیان کرتے ہین اور سلام ہے رسولون پر اور سب خوبی اللہ کو ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ اس آیت مین بندونکو تسبیح و تسلیم کی تعلیم ہے فقط

ع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَهِیَ اَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَسِتُّ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ حٰمٓ سجدہ جسکا دوسرا نام سورۂ فصلت بھی ہی بیت اللہ شریف مین اتری ہی اوراسمین چوّن آیتین اور چھہ رکوع ہین۔ اسکے فضائل مین مسطور ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شب کو آرام نہین کرتے تھے جب تک سورۂ تبارک الذی اور سورۂ حٰمٓ سجدہ نہ پڑھ لیتے تھے۔ حٰمٓ ۝ مراد حرف حا سے حکم اور میم سے ملک ہی۔ یا یہ اشارہ اوس بھید کا ہی جو اللہ اور اللہ کے رسول کے درمیان ہے جسے کوئی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہین سمجھتا ہے۔ یا یہ کہ یہ دونون حرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسط نام مبارک مین واقع ہین اوراسی طرح اللہ تعالےٰ کے نام پاک الرحمٰن کے وسط مین بھی واقع ہوئے ہین پس اللہ تعالےٰ قسم کھاکے فرماتا ہے کہ یہ قرآن کریم تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اُتارا ہوا ہے بڑے مہربان رحم والے سے۔ جواپنے بندون پر ہرحال مین رحم فرماتا ہی اور جسکے قبضۂ قدرت مین سبکی بخشش اور نجات ہی۔ اور یہ قرآن پاک کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ج کتاب ہی کہ جدا جدا کی ہین اوسکی آیتین قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والے لوگون کو سُناتا خوشی اور ڈر۔ یعنی ...

کہ جسکی آیتین امرونہی اور وعدے اور وعید کی علحدہ علحدہ ہین اوزبان عربی مین نہایت صاف وواضح طور سے اُتری ہو تاکہ سمجھین اسے سمجھنے والے خوشخبری دینے والی ہے ایمان لانے والونکو اور ڈرانے والی منکرون کو۔ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○ پھر بیان ہین نہ لائے وہ بہت لوگ پروہ نہین سنتے۔ یعنے مشرکون نے ایسے کلام برحق کے قبول کرنے سے انکار کیا اور اوسے خیال مین نہ لائے اور وہ کچھہ نہین سنتے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ○ اور کہتے ہین ہمارے دل غلاف مین ہین اوس بات سے جسطرف تو ہمکو بلاتا ہے اور ہمارے کانون مین بوجھہ ہے اور ہمارے تیرے بیچ مین اوٹ ہو سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہین۔ یعنے مشرکین عرب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ جسطرف ہمین بلاتے ہین اوس طرف جانے سے ہمارے دلپر پردہ ہو قرآن پاک ہم نہین سمجھہ سکتے اور ہمارے کان مجبور ہین اون آیتون کے سننے سے جو آپ پڑھتے ہین اور ہمارے آپکے درمیان پردہ ہو کہ جو آپکے طریقے پر چلنے سے ہمین روکتا ہو۔ پس آپ اپنے دین پر چلیے ہم اپنے دین پر چلتے ہین۔ یا جو آپ ہمارے لیے کرسکین وہ کیجیے ہم سے جو ہو سکیگا ہم بھی کرین گے حق تعالے اپنے حبیب سے فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط تو کہہ مین بھی آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہے مجکو کہ تمپر بندگی ایک حاکم کی ہے سو سیدھے رہو اوسکی طرف اور اوس سے گناہ بخشواؤ۔ یعنے اے رسول مقبول آپ اونسے کہیے کہ جیسے تم آدمی ہو ویسے مین بھی آدمی ہون کوئی جن نہین ہون کہ میری بات تم نہین سمجھتے اور نہ مین تمہین کوئی بُری راہ بتاتا ہون جسکے سننے سے تم بہرے بنے جاتے ہو اور جسکے ماننے سے تمہارے دل پر پردہ پڑتا ہو بلکہ جھے تو پروردگار نے جو حکم دیا ہو وہ مین تمہین سُناتا ہون کہ بیشک پروردگار تمہارا اکیلا ہو پس سیدھے چلو اوسکی طرف اور مانو اوسکی وحدانیت کو اور اطاعت کرو اوسکی اور بخشواؤ اوس سے اپنے گناہ

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُم بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ ○ اور خرابی ہے شریک والون کو جو نہین دیتے زکوٰۃ اور وہ آخرت سے منکر ہین۔ یعنے عذاب سخت اور خرابی ہر مشرکون کے لیے جو زکوٰۃ نہین دیتے یعنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑہ کے اپنے نفسون کو شرک و کفر سے پاک نہین کرتے۔ یا بباعث بخل کے مال کی زکوٰۃ نہین دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہین۔ یعنے آخرت مین جزا ملنے کا یقین نہین کرتے۔ اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ○ البتہ جو یقین لائے اور کیے کام بہلے اونکو نیگ ملناہے جو بس نہو۔ یعنے جن لوگون نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کیے اونکے لیے ثواب دائمی ہے۔ اب حق تعالے پہر اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْاَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهٗ اَندَادًا تو کہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھہ اور ونکو یعنے کیا تم اوس پروردگار سے منکر ہوتے ہو جسنے دو دن مین زمین بنائی۔ اور شریک کرتے ہو اوسکے ساتھہ دوسرون کو لکھاہی کہ اللہ تعالے نے ہفتے کے دن زمین بنائی اور پیر کے دن بچھائی اور وہ جسکے لیے تم شریک ٹھہراتے ہو ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ○ وہ ہے رب جہان کا۔ یعنے زمین کا بنانے والا اور تمام جہان کا پیدا کرنے والا اور سب عالمون کا بنانے والا وہی ہے اور وہ پروردگار ایسا ہی کہ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا اَقْوَاتَهَا فِي اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ اور رکھے اوسمین بوجہ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھیرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین۔ یعنے وہ ایسا قدرت والا پروردگار ہے جسنے زمین بنا کے اوسپر پہاڑ قائم کیے تاکہ دیکھنے والے اوسکی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرین اور برکت دی اون پہاڑون مین کہ ہر طرح کی کھانین اونمین پیدا کین یا برکت دی زمین مین کہ اوسمین باغ اور کھیتیان اور نہرین اور دریا پیدا کر دیے اور مقرر کین اوس مین خوراکین اہل زمین کے لیے جیسے غلہ اور گوشت اور طرح بطرح کی نعمتین اور تمام ہوا یہ سب کام یعنے غذا اون کا مقرر

اور زمین و پہاڑ کی پیدائش چار دن میں۔ یعنے دو دن میں زمین پیدا ہوئی اور دو دن میں
یہ سب کام ہوا۔ اور لکھا ہے کہ وہ منگل اور بدہ کا روز تھا۔ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ پورا
ہوا پوچھنے والوں کو۔ یعنے جو لوگ زمین کی پیدائش کا حال پوچھتے تھے اونکا جواب پورا ہوا
اور جب یہ سب طیار ہو چکا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ پھر چڑہا آسمان
کو اور وہ دہواں ہو رہا تھا۔ یعنے پھر پروردگار نے آسمان بنانے کا قصد کیا اور وہ اوس وقت
دہواں تھا۔ لکھا ہے کہ خداوند عالم نے ایک جوہر سبز پیدا کیا اور اوسپر نظر ہیبت ڈالی
تو وہ گھل کر بہنے لگا پھر آگ کو اوسپر مسلط کیا جس سے اوسمین جوش پیدا ہوا اور کف
اور بخارات اوس سے ظاہر ہوئے کف سے زمین بنائی اور بخارات سے آسمان بنایا
فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ط پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم دونوں
خوشی سے یا زور سے۔ یعنے پروردگار عالم نے آسمان و زمین دونوں سے فرمایا کہ آؤ اب
تم بخوشی یا بہ جبر میرے حکم کی تعمیل کے لیے اور حکم ہوا آسمان کو کہ ظاہر کر اپنے مین چاند
اور سورج اور حکم ہوا زمین کو کہ ظاہر کر اپنی نہرین اور درخت۔ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝
وہ بولے ہم آئے خوشی سے۔ یعنے ہم دونوں بخوشی تیری فرمانبرداری کے لیے حاضر ہین
پس پھاڑ ڈالا خداوند عالم نے آسمان کو فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ
اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ط پھر ٹھیرائے وہ سات آسمان دو دن مین پھر اوتارا ہر
آسمان مین حکم اوسکا۔ یعنے حق تعالے نے اوسکے سات آسمان بنائے جمعرات اور جمعہ دو
دن مین اور مقرر کردیا ہر آسمان مین کام اوسکا۔ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ق
وَحِفْظًا ط اور رونق دی ہمنے ورلے آسمان کو چراغوں سے اور نگہبانی۔ یعنے آسمان
دنیا کو پروردگار عالم نے ستاروں سے زینت دی اور ہر طرح سے اوسکی حفاظت کی
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ یہ سادہا ہے زبردست خبردار کا۔ یعنے یہ سب
جو بیان ہوا یہ پروردگار زبردست جاننے والے کا اندازہ کیا ہوا ہے۔ فَاِنْ اَعْرَضُوْا

فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ پہر اگر وہ ٹلا مین تو تو
کہہ مین نے خبر سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر - یعنے کفار مکہ اگر آپکے
فرمان سے یہ سب باتین سنکے مُنہ پہیرین اور ایمان نہ لائین تو آپ اونسے کہدیجیے کہ مین
ڈراتا ہون تمکو عذاب آسمانی سے جیسا کہ عاد اور ثمود کی قوم پر آیا تھا - اور ان قومون کا تذکرہ
پروردگار عالم نے اسواسطے فرمایا کہ کفار قریش سفر مین اکثر دونون قومون کے مقامات پر گذرتے
اور عذابکی نشانیان دیکھتے رہتے تھے - اب آگے اون دونون قومون پر عذاب نازل ہونے
کا سبب پروردگار بیان فرماتا ہے کہ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط جب آئے اونکے پاس رسول آگے سے اور پیچھے سے
کہ نہ پوجو کسی کو سوا اللہ کے - یعنے جب اون دونون قومون کے پاس اللہ تعالے کے بہیجے ہوئے
پیغمبر حضرت ہود اور حضرت صالح نرمی اور گرمی اور ہر طور سے آئے اور کہا اونہون نے کہ نہ پوجو
کسی کو سوائے اللہ تعالے کے قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمہارے ہاتھہ بہیجا نہین مانتے
یعنے کہا اون لوگون نے کہ اگر ہمارا خدا چاہتا تو ہماری ہدایت کے واسطے فرشتے بہیجتا اور تم
تو مثل ہمارے انسان ہو پس ہم اوسے نہین مانتے جو تم ہمارے لیے لائے ہو یا ہمسے کہتے ہو -
اور وہ دو قومین تہین فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ سو وہ جو
عاد تھے غرور کرنے لگے ملک مین ناحق کا - یعنے قوم عاد نے جو بلاد یمن کے باشندے تھے
حضرت ہود کے فرمان کو نمانا اور ناحق تکبر کرنے لگے وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ط
اور کہنے لگے کون ہے ہمسے زیادہ زورمین - کیونکہ وہ اپنے تئین بڑا زور آور سمجھتے تھے اور بڑے
جسیم طویل القامت تھے پہاڑی پتہرون کو ٹکڑون سے توڑ ڈالتے تھے پس اس زور پر اونکو
غرور نے آگہیرا - اللہ تعالے فرماتا ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُمْ قُوَّةً ط کیا دیکھتے نہین کہ اللہ جسنے اونکو بنایا وہ زیادہ ہے اونسے زورمین - یعنے

اون مغروروں کو یہ نہین سوجھا کہ پروردگار عالم جسنے اونکو بنایا ہے وہ بدرجہا اونسے زور و قوت مین اغلب ہے۔ کیونکہ وہ اونسے بہی زیادہ طاقتور بندے بنانے پر قادر ہے پہر اوسکے زور کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○ اور تھے ہماری نشانیون سے منکر باوجودیکہ اونہین سچ جانتے تھے فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ط پہر بہیجی ہمنے اونپر ہوا بڑے زور کی کئی دن مصیبت کے کہ چکھائین اونکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے۔ یعنے اللہ تعالے نے اونپر بڑی تیز اور سخت ہوا دلو کے آخر مہینے مین بہیجی کہ اونکو عذاب کا مزا چکھاوے اور ہلاک کرے دنیا مین وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَى وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ○ اور آخرت کی مار مین تو پوری رسوائی ہے اور اونکو مدد نہین یعنے آخرت کا عذاب بہت سخت ہے اور نہ اونکو مدد ملے گی اوسکے دور کرنے مین۔ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ اور وہ جو تھے ثمود سو ہمنے اونکو راہ بتائی۔ یعنے قوم ثمود کو اللہ تعالے نے راہ راست بتائی فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى پہر اونکو خوش لگا اندہا رہنا سوجہنے سے۔ یعنے اونکو گمراہی اور کفر ہی اچھا معلوم ہوا۔ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ پہر پکڑا اونکو کڑاکے نے ذلت کی مار کے بدلا اوسکا جو کماتے تھے۔ یعنے اونپر ایک سخت آواز کے ساتھ ایسا زلزلہ آیا کہ اوسکے صدمے سے اونکے کلیجے پہٹ گئے۔ یہ بدلا تہا اونکے کفر اور رسولون کے جھٹلانے کا۔ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ○ اور بچا دیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچ چلتے تھے۔ یعنے اللہ تعالے نے اوس عذاب سے ایمانوالے پرہیزگارون کو بچا لیا۔ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ○ اور جسدن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پہر اونکی مثلین بٹین گی یعنے کافرون کے اعمال نامے فرشتے لائین گے تو وہ اوس سے منکر ہونگے اور کہین گے کہ یہ ہمارے دشمن ہین دشمنی سے جھوٹ لکھ لائے ہین سب اللہ تعالے آسمان و زمین سے

ع

گواہی دلوائیگا۔ پہر کہین گے یہ ہی ہمارے دشمن ہین یارب تیرے یہان ظلم نہین کوئی ہمسایہ دوست گواہی دے تو سند ہے۔ پہر حکم پروردگار سے اونکے اعضا گواہی دینگے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ حَتّٰۤی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ یہانتک کہ جب پونہچے اوسپر بتائین گے اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھہ وہ کرتے تھے۔ یعنے گواہی دین گے اونکے تمام اعضا اپنے اپنے کام کی مثلاً کان سننے کی اور آنکھین دیکھنے کی علیٰ ہذا القیاس اور لکھا ہے کہ سب اعضا سے پہلے بائین ران اور داہنی ہتھیلی گواہی دیگی۔ وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا ؕ اور وہ کہین گے اپنے چمڑون کو تمنے کیون بتایا ہمکو۔ یعنے اپنے اعضا سے غصے ہوکر کہین گے کہ تمنے کیون گواہی دی ہم توتمہین آرام سے رکہتے تھے تکلیف نہ دیتے تھے قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وہ بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے بلوایا ہے ہر چیز کو اور اوسنے بنایا تمکو پہلی بار اور اوسی کی طرف پہر جاتے ہو۔ یعنے اونکے اعضا جواب دینگے کہ ہمسے ناحق بیزار ہوتے ہو ہمتو از خود نہین بولے بلکہ ہمکو اللہ تعالےٰ نے بلوایا جسنے ہر چیز کو گویائی دی ہے اور وہی تمکو پہلی مرتبہ عدم سے وجود مین لایا۔ اور اوسی کی طرف اب پہرے ہو جزا کے واسطے۔ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اور تم نہ پردہ کرتے تھے اس سے کہ تمکو بتاوینگے تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھین نہ تمہارے چمڑے۔ پر تمکو یہ خیال تھا کہ اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو تم کرتے ہو۔ یعنے تم اعضا سے کسی کام کو نہین چہپاتے تھے کیونکہ تمکو یہ نہ معلوم تہا کہ وہ تمہارے کامون کی گواہی دینگے۔ کفار سمجھتے تھے کہ جو کچھہ ہم ظاہر کرتے ہین وہ خدا تعالےٰ جانتا ہے اور جو درپردہ کرتے ہین اوس سے وہ آگاہ نہین۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ اور یہ وہی تمہارا خیال ہے جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق مین اوسی نے تمکو کھپایا پھر آج رہگئے ٹوٹے مین یعنے تمہارے اوس خیال نے جو تم دنیا مین سمجھتے تھے کہ ہمارے پوشیدہ کام اللہ تعالےٰ انہین جانتا آج آخرت مین تمکو ہلاک کیا اور تم ہوگئے نقصان پانے والے۔ فَإِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ پھر اگر وہ صبر کرین تو آگ اونکا گھر ہے۔ یعنے اگراب وہ صبر کرین یا جزع اور فزع کرین کچھہ نہوگا سوا اسکے کہ اونکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ○ اور اگر وہ منایا چاہین تو اونکو کوئی نہین مناتا۔ یعنے دنیا مین توبہ سے یا صبر سے بہی بعضی بلا ٹلجاتی ہے اور آخرت مین چاہے صبر کرین یا توبہ یا منت کوئی قبول نہین ہوتی۔ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اور لگادیے ہمنے اونپر تعیناتی پھر اونھون نے بھلا دکھایا اونکو جو اونکے آگے اور اونکے پیچھے یعنے اونپر شیطان مقرر کردیے ہین کہ وہ اونہین زینت دیتے ہین اونکے آگے کے کامون یعنے دنیا اور متابعت نفس سے اور برا کر دکھاتے اوسکو جو اونکے پیچھے ہے یعنے امورات عقبےٰ اسلیے کہ اوس سے منکر ہین وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ○ اور ٹھیک پڑچکی اونپر بات ملکر سب فرقون مین جو ہو چکے ہین انسے آگے جنونکے اور آدمیون کے وہ تھے ٹوٹے والے۔ یعنے پورا ہوا اونپر وعدہ عذاب کا اون فرقون کے ساتھہ جو انسے پہلے جنون اور آدمیون مین سے گذرے کیونکہ وہ بہی انہین کی طرح نبیون کو جھٹلاتے اور خداے تعالےٰ کی نافرمانیان کرتے تھے پس یہ اور وہ دونون مستحق عذاب ہوئے۔ کیونکہ تھے یہ کافر دونون جہان مین زیان پانے والے۔ لکھا ہے کہ کفار قریش نے آپس مین مشورہ کیا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف پڑھتے دیکھو تو ایسا غل شور مچاو کہ وہ پڑھنے سے مجبور ہون اور سننے والے ... پس جب وہ آپکو قرآن شریف پڑھتے دیکھتے تھے تو بعضے تالیان بجاتے تھے

اور بعضے اپنے اشعار کی تعریف کرتے تھے اور بیہودہ بکتے تھے حق تعالے نے یہ آیت شریف نازل کی۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ○ اور کہنے لگے منکر نہ کان دہرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اوسکے پڑھنے مین شائد تم غالب ہو۔ یعنے کافرون نے کہا کہ قرآن کو نہ سنو اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھنے لگین تو ایسی بک بک کرو کہ اونکے پڑہنے پر غالب ہوا اور وہ پڑھتے پڑھتے رک جائین۔ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ سو ہمکو ضرور چکھانی منکرون کو سخت مار اور اونکو بدلا دینا برے سے برے کامون کا جو کرتے تھے۔ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم کافرون پر سخت تر عذاب کرینگے اور بہت بری جزا دینگے اونکے کامون کی جو وہ کرتے تھے۔ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ یہ سزا ہے اللہ کے دشمنون کی آگ یعنے عذاب سخت دوزخ کا۔ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ اونکو اوسی مین گھر ہے سدا کے لیے۔ یعنے ہمیشہ وہ دوزخ ہی مین رہین گے جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○ بدلا اوسکا جو ہماری باتون سے انکار کرتے تھے۔ یعنے یہ بدلا ہے اونکے کفر اور جھگڑنے کا کہ وہ اللہ تعالے کے کلام اور اوسکی نشانیون کو نہ مانتے تھے اور رسولون سے جھگڑا کرتے تھے۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ○ اور کہین گے جو لوگ منکر ہین اے رب ہمارے ہمکو دکھا وہ دونون جنہون نے ہمکو بہکایا جو جن ہے اور جو آدمی کہ ڈالین ہم اونکو اپنے پاؤن کے نیچے کہ وہ رہین سب سے نیچے۔ یعنے کافر جب دوزخ مین پڑینگے تو کہین گے اے رب ہمارے ہمکو وہ دونون شخص دکھادے جنہون نے ہمکو گمراہ کیا جو جنون اور آدمیون مین سے ہین۔ ایک اونمین کا شیطان ہے جسنے نافرمانی کی اور وہ جنون مین سے ہے اور دوسرا انسانون مین سے قابیل ہے جسنے سب سے پہلے خون ناحق کیا تاکہ ہم اون

دونون کو اپنے پانؤن کے تلے ڈالین اور اونسے بدلا لین اور وہ سب سے نیچے اور بدتر ہو جائین
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہی پھر اوسی
پر ٹھیرے رہے۔ یعنے جن لوگون نے خداے تعالے کی توحید کا اقرار کیا اور شرک سے
بچے اور احکام خدا بجالائے اور منہیات سے باز رہے اور پھر ان باتون پر قائم رہے تَتَنَزَّلُ
عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ اُنپر اُترتے ہین فرشتے۔ وقت مرگ یا قبر سے نکلتے وقت اور کہتے ہین
اونسے أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ○
کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا۔ یعنے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے تمسے وعدہ کیا تھا نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین کہ تمہین آفتون سے بچاتے تھے اور نیک
باتین سُجھاتے تھے اب آخرت مین تمہاری تعظیم وتکریم کرتے ہین اور تمہین مدد دینے کو موجود
ہین۔ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ○ اور تمکو وہان
ہے جو چاہے جی تمہارا۔ اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ یا چاہو۔ یعنے جو تم چاہو یا جو مانگو سب تمہارے
لیے وہان موجود ہے نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ○ مہمانی ہے اوس بخشنے والے
مہربان سے۔ اہل استقامت کے لیے۔ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَ
عَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ اور اوس سے بہتر کسکی بات
جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون۔ یعنے اوس سے بہتر کسکی
بات ہی جو خلق کو اللہ تعالے کی طرف بلائے اور اچھے عمل کرے اور کہے مین فرمانبردار ہون اپنے
پروردگار کا۔ بعضون نے لکھا ہے کہ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے کہ آپ
خلقت کو راہِ حق کی طرف بلاتے تھے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ اس سے علما اور ائمہ مراد
ہین۔ اور ایک تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ آیت مؤذنون کی شان مین ہے کیونکہ جب حضرت
بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے تو یہود بیہودہ بکتے تھے اور آپکی آواز کو جانورون کی آواز

ع ۱۴

سے تشبیہ دیتے تھے۔ پس حق تعالےٰ نے آیت مذکورہ نازل فرمائی۔ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اور برابر نہیں نیکی اور نہ بدی یعنے جزا اور سزا ہیں۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ جواب میں تو کہہ اوس سے بہتر یعنے اے میرے حبیب آپ اونکے جواب میں وہ کہیے جو بہتر ہو۔ اور غصے کو حلم سے تسکین دیجیے اور گناہوں کو عفو سے محو کیجیے اور لغو باتوں سے درگذر فرمایئے کیونکہ اس برتاؤ سے دشمن مثل دوست کے ہوجاتے ہین اگرچہ دلمین نہون۔ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ پھر جو دیکھے تو جنین تجھمین دشمنی تھی جیسے دوستدار ہے ناتے والا یعنے جب آپ ایسا کرینگے تو اپنے دشمنون کو ایسا پائین گے جیسے دوست قرابتی۔ وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ج اور یہ بات ملتی ہے اونہین کو جو سہار رکھتے ہین۔ یعنے یہ عمدہ خصلت کہ برائی کے بدلے نیکی کرنا ہے اونہین لوگون کو عطا ہوتی ہے جو صبر کرتے ہین تکلیف پر اور اپنے نفس کو بدلا لینے سے روکتے ہین۔ وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ اور یہ بات ملتی ہے اوسکو جسکی بڑی قسمت ہو یعنے یہ بات حاصل نہین ہوتی مگر بڑے حوصلے والون کو کہ بڑی بات سنکے تحمل کرین اور اوسکے جواب مین بھلی کہین۔ یہ اقبالمندی کی نشانی ہے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ حظ عظیم سے مراد بہشت ہے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اور کبھی چوک جائے تو شیطان کے وسوسے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی۔ یعنے کبھی بے اختیار غصہ آجائے تو یہ شیطان کے وسوسے سے ہو پس پناہ مانگو اللہ سے کہ اوسکے شر سے محفوظ رکھے۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ بیشک وہی ہے سنتا جانتا تمہارے ارادے اور نیت کو۔ وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط اور اوسکی قدرت کے نمونے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند۔ پس لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور

سجدہ کرو اللہ کو جسنے وہ بنائے اگر تم اوسی کو پوجتے ہو۔ یعنے جیسے تم پروردگار کی مخلوق ہو ویسے ہی چاند سورج بھی اوسی کے بنائے ہوئے ہین پس مخلوق کو ہرگز سجدہ نکرو بلکہ خالق کو سجدہ کرو جسنے یہ سب بنائے ہین۔ اگر تم اوسے واحد و یکتا جانکے عبادت کرتے ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اسی آیت پر سجدہ کرنا چاہیے کیونکہ حکم سجدے کا اسی مقام پر ہے

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۝ پھر اگر غرور کرین تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہین پاکی بولتے ہین اوسکی رات اور دن اور وہ نہین تھکتے۔ یعنے اگر وہ سجدہ کرنے سے غرور کرین تو وہ ہین کیا چیز اور اونکا غرور کیا ہے۔ پروردگار کی عبادت رات دن فرشتے کرتے ہین اور بالکل نہین تھکتے۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ اس آیت پر سجدہ کرتے تھے کیونکہ سجدے کا تذکرہ بیان پر ختم ہوا ہے۔ اور علمانے لکھا ہے کہ اگر پہلی آیت پر سجدہ کرین تو سجدہ شرط ہے اور اگر دوسری آیت پر سجدہ کرین تو سجدہ صحت۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اور ایک اوسکی نشانی یہ کہ تو دیکھتا ہے زمین کو دبی پڑی پھر جب اُتارا ہمنے اوسپر پانی تازی ہوئی اور ابھری۔ یعنے زمین خشک پڑی رہتی ہے جب اللہ تعالےٰ اوسپر مینہ برساتا ہے تو پھولتی ہے اور سرسبز ہو جاتی ہے اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ جسنے اوسکو جلایا وہ جلاویگا مردے وہ سب چیز کر سکتا ہے۔ یعنے جسنے زمین مردہ کو زندہ کیا وہ مردون کو بھی جلاویگا کیونکہ وہ ہر کام کی قدرت رکھتا ہے اور اوسکے نزدیک سب آسان ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ جو لوگ ٹیڑھے وہ چلتے ہین ہماری آیتون مین ہمسے چھپے نہین۔ یعنے جو لوگ ہماری آیتون مین کج بحثی کرتے ہین اور تاویلات باطلہ سے اونکو پھیرتے بدلتے ہین۔ ہم اونہین خوب جانتے ہین اور اونکے اس فعل کی سزا دینگے اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ

الْقِيٰمَةِ ۔ بھلا ایک جو پڑتا ہے آگ مین بہتر یا ایک جو آویگا امن سے دن قیامت کے
یعنے جو دوزخ مین پڑے وہ اچھا ہے یا جو قیامت کے دن امن سے آئے وہ اچھا۔ اِعْمَلُوْا
مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ کرتے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا
ہے۔ یعنے یہ سب تمکو بتا دیا گیا اب جو چاہو کرو پروردگار عالم سب دیکھتا ہے اور جزا و سزا سب
اوسکے ہاتھ ہے جیسا کروگے ویسا پاؤگے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ
جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی سے جب اون پاس آئی۔ یعنے جو لوگ قرآن پاک کے منکر ہوئے
وہی کافر اور معاند ہین۔ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ اور یہ کتاب ہے نادر۔ یعنے قرآن پاک
بڑی عزت والی کتاب ہی۔ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ
اسپر جھوٹ کا دخل نہین آگے سے اور نہ پیچھے سے۔ یعنے یہ وہ سچی کتاب ہے جسمین کہین
جھوٹ کا نام بھی نہین تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ اوتاری ہوئی ہے حکمتون والے
سب خوبیون سراہے کی۔ یعنے یہ کتاب کریم پروردگار حکیم اور بہت بڑے قدرت والے کی
نازل کی ہوئی ہے۔ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ تجھے
وہی کہتے ہین جو کہدیا ہے سب رسولون سے تجھسے پہلے۔ یعنے اے حبیب اکرم حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان کافرون کے کہنے سے رنجیدہ خاطر نہون کیونکہ آپسے پہلے
جو رسول گذرے ہین اونکو بھی کفار اسی طرح کہتے تھے۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ
ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تیرے رب کے یہان معافی بھی ہے اور سزا بھی ہے دکھہ والی۔
یعنے آپکا پروردگار رسولون اور مومنون کو بخشنے اور معاف کرنے والا ہے اور منکرون اور
مشرکون کو عذاب سخت دینے والا ہے۔ کفار کہتے تھے کہ قرآن پاک عربی زبان مین کیون
نازل ہوا یا تو زبان عجم مین نازل ہوتا یا کچھ عربی مین ہوتا اور کچھ عجمی مین کہ دونون فرقے
اوسے سمجھتے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ اور اگر ہم اسکو کرتے قرآن اوپری زبان کا تو کہتے اوسکی باتین کیون

نہ کھولی گئین - یعنے اگر قرآن پاک اللہ تعالےٰ عجمی زبان مین اوتارتا تو کفار عرب کہتے
کہ اسکا بیان صاف اور واضح ایسی زبان مین کیون نہوا کہ ہم اوسے بخوبی سمجھتے اور دیکھتے
ءَاَعۡجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ کیا اوپری زبان کی کتاب اور عرب کا آدمی - یعنے عرب کا آدمی ہو کے
اوپری زبان مین کتاب چاہے جو سمجھ مین بھی نہ آئے اور اپنی زبان مین کتاب ہوتے نہ دیکھے
اور نہ سمجھے قُلۡ هُوَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا هُدًی وَّ شِفَآءٌ ؕ تو کہہ یہ ایمان والونکو سوجھ
ہے اور روگ کا دفع - یعنے قرآن پاک ایماندارون کے لیے ہدایت ہے اور ہر طرح کے
مرض کے واسطے شفا ہے وَالَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرٌ وَّهُوَ عَلَیۡهِمۡ
عَمًی ؕ اور جو یقین نہین لاتے اونکے کانون مین بوجھ ہے اور یہ قرآن اونکے لیے اندھاپا
ہے - یعنے جو لوگ قرآن پر ایمان نہین لاتے ہین وہ اوسکے سننے کے لیے بہرے ہین اور
اوسکے دیکھنے کے لیے اندھے کہ اوسے گوش ہوش سے نہ سنتے ہین اور نہ اوسکے کمال
ہدایت کو دیکھتے ہین - اُولٰٓئِکَ یُنَادَوۡنَ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ۝ اونکو پکارتے
ہین دور کی جگہ سے - یعنے یہ لوگ ایسے ہین جیسے کوئی دور سے پکارا جائے کہ وہ
نہ پکارنے والے کی صورت دیکھے اور نہ اوسکی آواز سُنے - پھر اوسے اوسکی اچھائی اور
بُرائی کی کیا خبر ہوگی - بس ویسے ہی یہ بھی ہین کہ نہ کمال قرآنی کو دیکھتے ہین نہ اوسے سمع
قبول سے سنتے ہین - پھر اوس سے کیا فائدہ اوٹھا سکتے ہین - وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی
الۡکِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِیۡهِ ؕ اور ہمنے دی تھی موسیٰ کو کتاب پھر اوسمین پھوٹ پڑی
یعنے اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت عطا کی تھی لیکن اوسمین
بھی لوگون نے اختلاف کیا کہ بعضون نے مانا اور بعضون نے نہ مانا - وَلَوۡلَا کَلِمَةٌ
سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ اور اگر نہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے
رب سے تو اونمین فیصلہ ہوجاتا - یعنے اگر پروردگار عالم نے پہلے سے روز قیامت جزا و
سزا اونکے لیے کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو اونمین اب تک فیصلہ ہوچکا ہوتا اور وہ اپنی سزا کو پہونچ جاتے -

ع

وَاِنَّهُمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ○ اور وہ دہوکے مین ہین اوس سے جو چین نہین دیتا - یعنے مشرکان عرب توریت یا قرآن کی طرف سے دہوکے مین ہین جو اونہین چین نہین لینے دیتا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا جسنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جن نے کی برائی وہ بھی اوسی پر - یعنے جسنے بھلائی کی سو اوسنے اپنے لیے کی اور جسنے برائی کی سو اوسنے اپنے لیے کی - وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ○ اور تیرا رب ایسا نہین ہے کہ ظلم کرے بندونپر - یعنے پروردگار ایسا نہین ہے کہ اچھے کامون کی بری جزا دے اور ظلم کرے اپنے بندونپر - اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ اوسی کی طرف حوالہ ہے خبر قیامت کا - یعنے قیامت کا حال خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اسکا علم اوسی کو ہے وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اور کوئی میوے نہین جو نکلتے ہین اپنے غلاف سے اور گابہہ نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اوسکو خبر نہین - یعنے میوے جو غلافون سے نکلتے ہین یا عورتین جو حاملہ ہوتی ہین اور جنتی ہین ان باتون کا بھی علم خدا کے سوا دوسرے کو نہین اور کوئی نہین جانتا ان باتون کو وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ○ اور جسدن اونکو پکاریگا کہان ہین میرے شریک بولین گے ہمنے تجکو کہہ سنایا ہم مین کوئی نہین اقرار کرتا - یعنے جسدن اللہ تعالے کافرون کو پکاریگا اور از روے غصہ اونسے کہے گا کہ کہان ہین میرے شریک جنہین تم پوجتے تھے - تو کہین گے اے پروردگار ہم تو تجھسے عرض کر چکے کہ ہم مین سے کوئی اس بات کی گواہی نہین دیتا کہ تیرے لیے شریک ہے بلکہ ہم تو اونسے بیزار ہین - وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ○ اور چوک گیا اونسے جو پکارتے تھے پہلے اور سمجھے کہ اونکو نہین کہین خلاصی - یعنے کافر جو دنیا مین بتون کی عبادت کرتے تھے قیامت کے روز سب بھول جائین گے اور جان لینگے کہ اون بتون سے کچھہ مدد نہ ملے گی اور عذاب

خدا سے کوئی صورت رہائی کی نہین۔ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ ۡ نہین تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی کے۔ یعنے صحت اور طرح بطرح کی نعمت مانگنے سے آدمی کبھی نہین تھکتا۔ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۝ اور اگر لگجائے اوسکو برائی تو آس توڑے ناامید ہوکر۔ یعنے اگر کوئی تکلیف انسان کو پونہچے تو بالکل مایوس اور ناامید ہوجاتا ہے

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ اور اگر ہم چکھاوین اوسکو کچھہ اپنی مہر پیچھے ایک تکلیف کے جو اوسے پونہچی تھی کہنے لگیگا یہ ہے میرے لائق۔ یعنے جب تکلیف کے بعد ہم اوسے کچھہ راحت دیتے ہین تو وہ کہنے لگتا ہے کہ مین اسی کے لائق تھا اور ہمیشہ مین ایسا ہی رہونگا۔ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ اور مین نہین سمجھتا کہ قیامت آنی ہے اور اگر مین پھر گیا اپنے رب کے یہان بیشک ہے میرے لیے اوسکے پاس خوبی یعنے کافر کہتے ہین ہم نہین جانتے کہ قیامت آئیگی اور اگر آئے اور ہم اپنے رب کے پاس جائین تو وہان بھی ہمارے لیے راحت و آرام ہے جیسے دنیا مین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ سو ہم جتائینگے منکرون کو جو اونھون نے کیا ہے اور چکھائینگے اونکو ایک گاڑھی مار یعنے اللہ تعالے کافرون پر اونکے اعمال بد ظاہر کریگا اور اونکو سخت عذاب مین مبتلا کریگا جو اونکے خیالات باطلہ کے بالکل خلاف ہوگا۔ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جائے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور جب پونہچے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی۔ یعنے جب اللہ تعالے نعمت و عافیت سے کافرون کو سرفراز فرماتا ہے تو وہ شکرگذاری سے منہہ پھیر لیتے ہین اور اداے شکر سے کنارہ کش ہوجاتے ہین اور جب آتی ہے اونپر بلا اور رنج تو بڑی لمبی چوڑی دعائین کرتے ہین تاکہ وہ رفع ہوجائے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تمنے اوسکو نمانا اوس سے بہکا کون جو دور چلتا جاوے مخالف ہو کر۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کافرون سے فرما دیجیے کہ اگر تم قرآن شریف کو اللہ کی طرف سے دیکھتے اور پھر اوس سے منکر ہوتے ہو تو تمسے زیادہ گمراہ کون ہے جو راہ حق سے مخالف ہوکے دور بھاگے۔ منقول ہے کہ ابوجہل نے ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ آسمانی دکھلائیے آپنے انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے مگر باوجود ایسے اعجاز روشن کے اوسے پھر بھی مخالفت نے گھیرا اور قریش کے لوگون سے کہنے لگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند پر سحر کیا ہے پس اسکے دریافت کرنے کے لیے کچھ لوگ اطراف شہر مین روانہ کرو کہ وہ متفرق مقامات مین لوگون سے دریافت کرین اور پوچھین اگر وہان بھی یہ واقعۂ شق القمر لوگون نے دیکھا ہے تو بیشک معجزہ ہے ورنہ جادو ہے۔ پس قریش نے ہر طرف قاصد روانہ کیے اور ہر مقام سے اس معجزۂ روشن کی خبر آئی۔ لیکن ابوجہل کو پھر بھی یقین نہوا اور کہنے لگا یہ بڑا جادو ہے جسنے تمام عالم کو گھیر لیا ہے۔ پس حق تعالے جل شانہ وجل جلالہ نے یہ آیت شریف نازل کی کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اب ہم دکھاوینگے اونکو اپنے نمونے دنیا مین اور اونکی جانون مین یہانتک کہ کھل جاوے اونپر کہ یہ بات درست ہے۔ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم بہت جلد کفار قریش کو اپنی قدرت کاملہ کی ظاہر اور روشن نشانیان دکھاوینگے اونکے شہر مین اور اور تمام ملکون مین اور اونکے نفسون مین یہانتک کہ اونپر بخوبی ظاہر ہو جاویگا کہ یہ بات حق اور راست ہے اور ہمارا رسول برحق اور سچا ہے اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ کیا تیرا رب تھوڑا ہے ہر چیز پر گواہ۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر کفار آپکے معجزات سے انکار کرتے ہین تو

کچھ اندیشے کی بات نہین اللہ تعالے آپکے معجزات اور آپکے برحق ہونے کا بہت بڑا کافی گواہ ہے اور وہ ہر شی کو جانتا ہے۔ لکھا ہے کہ آفاق کی نشانیون سے حوادث آیندہ مراد تھے مثل فتح روم و فارس وغیرہ کے اور نفسی نشانیان وہ جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوئین۔ جیسے قحط اور قتل وغیرہ اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ دلائل آفاقی گذشتہ استون کے قصے تھے جنکی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی۔ اور دلائل انفسی جیسے واقعۂ جنگ بدر۔ اور احقاف مین مرقوم ہے کہ مراد آفاق سے عالم کبیر ہے اور انفس سے عالم صغیر اور جو نشانیان قدرت کی عالم کبیر مین ہین وہ عالم صغیر مین بھی موجود ہین اور مراد عالم کبیر سے سارا جہان ہے اور عالم صغیر سے انسان۔ چنانچہ کیا خوب کہا ہے حضرت رافت نے۔ ؎ آدمی زاد بھی رافت عجب اک شان مین ہے؛ جو ہے سب خلق مین شی وہ فقط انسان مین ہے۔ اب حق تعالے پھر اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے۔ اَلَآ اِنَّھُمْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّھِمْ ؕ سنتا ہے وہ رہو کے بیچ ہین اپنے رب کی ملاقات سے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ وسلم آپ آگاہ ہوجائین کہ کفار پروردگار عالم کے سامنے حاضر ہونے مین شک و شبہ کرتے ہین اور بعث و جزا و سزا کے قائل نہین ہین۔ اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝ سنتا ہے وہ گھیر رہا ہے ہر چیز کو۔ یعنے آگاہ ہوجیے آپ اس امر سے کہ بیشک پروردگار عالم ہر شی کو گھیرے اور احاطہ کیے ہوئے ہے اپنے علم و قدرت سے۔ اور تمام اشیا کو خواہ وہ مجمل ہون یا مفصل بخوبی جانتا ہے اور بڑی قدرت والا ہے مختار ہے جو چاہے اپنے ملک مین کرے کسی کو اوسکے حکم مین مجال دم زدن نہین۔ اور وہ سزا دیگا کافرون کو اونکے کفر و طغیان کی اور جزا دیگا ایمان والون کو اونکی اطاعت اور فرمانبرداری اور ادائے شکر اور رسولون کے ماننے اور اونکے حکم پر چلنے کی فقط



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة الدخان مكية وهي تسع وخمسون آية وثلث ركوعات

سورهٔ دخان مکے مین اُتری اسمین اُنسٹھ آیتین اور تین سو چالیس کلمے اور چار سو تیس حرف اور تین رکوع ہین - اس سورت کے فضائل حدیث شریف مین کثرت سے مذکور ہین - منجملہ اونکے مختصرًا یہان چند فضائل لکھے جاتے ہین - ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے سورہ حٰمٓ دخان رات کو پڑہی صبح کریگا اس حال مین کہ ستّر ہزار فرشتے اوسکے لئے بخشش مانگتے ہون گے اور یہ بھی حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے سورہ حٰم دخان شب جمعہ مین بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور ابوامامہؓ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت شریف کو جمعے کے دن پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسکے لیے ایک مکان بہت وسیع جنت مین بناتا ہے - اور حسنؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی سورہ دخان کسی رات مین بخشے جاتے ہین اگلے گناہ اوسکے اور ابورافعؓ سے روایت ہو کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جسنے پڑھی سورہ دخان کسی رات مین صبح کرتا ہے وہ اس حال مین کہ بخشے جاتے ہین

مع

گناہ اوسکے اور نکاح کیا جائیگا اوسکا حور عین سے - حٰمٓ یہ مقطعات قرآنی سے ہے
اور سوائے نبیون اور ولیون کے مقطعات کے معانی سے کوئی آگاہ نہین - ہان علما
نے عام لوگون کے سمجھانے کے لیے اسکی تفصیلین بیان کی ہین چنانچہ بعض نے
لکھا ہے کہ مراد اس سے حمیت المحبتین ہے یعنے حمایت کی مین نے اپنے دوستون کی
ماسوی کی طرف متوجہ ہونے سے اور بعضون نے لکھا ہے کہ اسکے معنے کام بن چکا ہین -
وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہو اس کتاب واضح یعنے قرآن کریم کی کہ اپنے فضل وکرم
سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ یعنے اوسکو اتارا ایک
برکت کی رات مین ہم کہ سُنانے والے ہین - یعنے قرآن پاک اللہ تعالے نے برکت کی رات
مین اُتارا جو شب قدر ہے اور اس سے زیادہ برکت کیا ہوگی کہ کتاب بزرگ جو باعث خوائد
دینی و دنیوی ہے لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اوس شب مبارک مین اُتری اور اللہ تعالے
نے اس شب مین قرآن شریف نازل فرما کے اُسکا دبدبہ اور شان وشوکت زیادہ کی اور ارشاد ہوا
کہ ہم ہین ڈرانے والے بعضے لکھتے ہین کہ برکت کی رات شب برات ہو یعنے ماہ شعبان کی پندرہوین
شب کیونکہ اوسکی بڑی برکت یہ ہو کہ اوسمین فرشتے نازل ہوتے ہین اور دعائین قبول ہوتی
ہین اور روزی تمام عالم کی تقسیم ہوتی ہے - اور فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وسی مین
جدا ہوتا ہے ہر کام جانچا ہوا یعنے یہ رات ایسی برکت والی ہو کہ اسی مین جاری کیا جاتا ہو
ہر ایک کام جسکا حکم تمام سال کے لیے ہو چکا ہے مثل روزی اور موت وغیرہ کے اور یہ وہ
بزرگ رات ہے جو حق تعالے نے اپنے فضل سے امت محمدیہ کو عنایت کی ہے - حدیث
مین وارد ہے کہ اس رات مین اتنے گنہگار بخشے جاتے ہین جتنے روئین بنی کلب کی بکریون
کے بدن پر ہین اور اسی شب مین آب زمزم زیادہ ہو جاتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ
جو شخص اس رات مین سَو رکعت نماز پڑھیگا حق تعالے اوسکے لیے سَو فرشتے اوتاریگا جو
اوسکے ساتھ رہین گے اور اوسمین سے تیس فرشتے اوسے بہشت کی خوشخبری دینگے اور

تیئن فرشتے اوسے عذاب دوزخ سے بے خوف کرینگے - اور تیس فرشتے آفات دنیاوی اوس سے
ٹالین گے - اور دس فرشتے اوس سے مکر شیطان کو دفع کرین گے اور اسی رات مین
بندون کے لیے نعمتین تقسیم ہوتی ہین - اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ حکم ہو کر ہمارے پاس سے
یعنے پروردگار عالم کے حکم سے اسی رات مین سب امورات کا فیصلہ ہوتا ہے - اِنَّا كُنَّا
مُرْسِلِيْنَ ۝ ہم ہین بہیجنے والے - آپکو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ
مہر سے تیرے رب کی - یعنے خلق کے لیے اپنی رحمت خاص سے ہم آپکو بہیجنے والے
ہین - یا جبرئیل ؑ کو وحی دیکر آپکے پاس بہیجنے والے ہین - یا فرشتون کو ہر کام کے جاری کرنے
کے لیے ہم بہیجنے والے ہین اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ۙ وہی ہے سنتا جانتا سب
باتین اپنے بندون کی اور اونکے ارادے اور دلی خیالات - رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ پروردگا آسمانون کا اور زمین کا اور جو اون کے درمیان ہے
تمام مخلوقات سے اون سب کا مالک اور رب وہی ہے - پس سمجہو اے لوگو اِنْ كُنْتُمْ
مُّوْقِنِيْنَ ۝ اگر تمکو یقین ہے یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ کسی کی بندگی
نہین سوا اوسکے جلاتا ہے اور مارتا ہے - موت اور زیست سب اوسکے قبضۂ قدرت مین
ہے اور وہ معبود برحق ہے - رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ رب تمہارا اور
رب تمہارے اگلے باپ دادونکا جو تمسے پہلے گذرے بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝
کوئی نہین وہ دہوکے مین ہین کہیلتے - یعنے کافر اس بات پر یقین لانے والے نہین اور
وہ قرآن پاک کی طرف سے دہوکے مین ہین - اور ہنسی اور کہیل سمجہتے ہین فَارْتَقِبْ يَوْمَ
تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ۙ سو تو راہ دیکھ جسدن کر لائے آسمان دہوان
صریح - یعنے آپ منتظر رہیے اون کافرون کے لیے اوسدن کے جسدن آسمان دہوان
ظاہر کر لائے - اہل عرب کا محاورہ ہے کہ وہ شر غالب کو دخان کہتے ہین پس یہان دخان
سے عذاب مراد ہے کہ آسمان سے اُتریگا اور بعضے لکھتے ہین کہ دخان سے مراد وہ

وقف لازم

غبار ہے جو روز فتح مکہ اوٹھا تھا۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ مراد دخان سے زمانہ قحط ہی
اسلیے کہ جب پیغمبر کی دعا سے کافرون پر قحط آیا تھا تو اونکا یہ حال تھا کہ بھوک کی شدت سے
مرے ہوئے تھے ہڈیون سمیت کھاجاتے تھے اور اوسپر بھی شدت بھوک سے اونکی
آنکھون مین اندھیرا چھا گیا تھا اور جب آسمان کی طرف نظر کرتے تھے تو ضعف بصر سے
زمین و آسمان کے درمیان دھوین اوٹھتے نظر آتے تھے۔ اور ایک تفسیر مین یہ ہے
کہ قحط کے زمانے مین خشک سالی کی وجہ سے غبار سیاہ زمین سے اوٹھا کرتا تھا اسی
وجہ سے اہل عرب اس سال کو سنة الغبرا اور عام الرماد کہتے تھے۔ اور دخان سے مراد وہی غبار
ہے۔ اور بعضے علما فرماتے ہین کہ یہ دھوان قیامت کی علامت سے ہوگا اور اسقدر
پھیلیگا کہ مشرق سے مغرب تک یَغْشَی النَّاسَ لوگون کو گھیر لیگا۔ اور یہ حالت چالیس
شبانہ روز رہیگی۔ مسلمانون کو مثل زکام کے ایک کیفیت ہوگی۔ اور کافر بیہوش خراب و خستہ
نہایت پریشان ہونگے۔ فرشتے اونسے اوسوقت کہین گے هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○
یہ ہے دکھ کی مار جسکا تم وعدہ دیے گئے تھے۔ اوسوقت کافر نہایت عاجزی اور زاری سے
کہین گے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ○ اے رب دور کر ہم سے
یہ آفت ہم ایمان لاتے ہین۔ اگر دور ہو جاوے یہ عذاب۔ حق تعالی جل شانہ ارشاد کریگا
أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ○ کہان ملے اونکو سمجھنا اور
آچکا اونکے پاس رسول کھول سنانے والا۔ یعنے اونکو تو اتنے عذاب سے کچھ اثر نصیحت
پذیری نہوگا کیونکہ آیا اونکے پاس رسول ہماری آیتین سنانے والا اور معجزے دکھانے
والا مگر اسپر بھی اونھون نے نہ مانا ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ○ پھر
اوس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھایا ہوا ہے باؤلا۔ یعنے رسول سے پھر گئے اور
اوسپر ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ جبیر اور یسار نے اس شخص کو قرآن سکھایا ہے اور یہ شخص
دیوانہ ہے اسے خبط ہوگیا ہے۔ پروردگار فرماتا ہے کہ باوجود ان امرون کے اگر اب بھی

وہ ایمان لانے کا وعدہ کرتے ہین تو اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ ہم کھولتے ہین عذاب تھوڑے دنون۔ تم پھروہی کرتے ہو۔ یعنے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ہم تا بقاے عمر کفار سے عذاب قحط اوٹھائے لیتے ہین مگر کچھ فائدہ نہوگا کیونکہ تم پھر اپنے کفر کی طرف پھروگے۔ منقول ہے کہ قحط کے دنون مین کفار قریش مع اپنے سردار کے مدینے مین آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قسمین دے دیکر دعا کروائی جب حق تعالے نے آنحضرت کی دعا سے بلاے قحط اون کافرون سے دور کی تو وہ پھر گئے اور اپنے کفر پر قائم رہے۔ اور جو لوگ کہ دہوین کو قیامت کی نشانی سمجھتے ہین وہ کہتے ہین کہ وہ دہوان بھی دعا وزاری کرنے سے چالیس دن کے بعد دور ہوجائیگا مگر کافر پھر اپنے کفر کی طرف پھرین گے اور اوسی پر قائم رہین گے اب حق تعالے فرماتا ہے کہ یہ عذاب تو ہمنے اونسے دور کیا اور وہ پھر اپنے کفر پر قائم رہے۔ مگر یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی یاد کرو وہ روز جب پکڑین گے ہم کافرون کو بڑی پکڑ یعنے عذاب روز قیامت کہ وہ کسی طرح سے ٹلنے والا نہین۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد اس سے روز بدر ہے اور حق تعالے کافرون سے فرماتا ہے کہ اوس روز ہم تمکو سخت عذاب مین مبتلا کرینگے اور تم قتل ہوگے اور قید کیے جاؤگے۔ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ہم بدلا لینے والے ہین۔ اوس دن کافرون سے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ ۝ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ اور جانچ چکے ہین ہم انسے پہلے فرعون کی قوم کو اور آیا اونکے پاس رسول عزت والا کہ حوالے کرو میرے بندے خدا کے۔ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم قریش سے پہلے فرعون کی قوم کو آزما چکے ہین جب اونکے پاس رسول بزرگ حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے اور کہا اونہون نے کہ میرے ساتھ کردو بنی اسرائیل کو۔ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ مین تمہارے پاس آیا ہون بہیجا ہوا معتبر۔ یعنے اللہ تعالے نے مجھے تمہارے پاس بہیجا ہے اور مین امانت دار ہون وحی

کا اور تمہارا خیر خواہ ہون وَاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝
اور یہ کہ چڑہے بنجاؤ اللہ کے مقابل مین لاتا ہون تمہارے پاس ایک سند کھلی۔ یعنے مین
آیا ہون تمکو یہ بات سمجہانے کے لیے کہ غرور اور نافرمانی اللہ تعالےٰ کی نکرو اور اوسکے حکم
کو مانو اور مین اپنے دعوے کی صداقت کے لیے تمہارے پاس ایک دلیل صاف و
روشن لانے والا ہون جب فرعونیون نے آپکا یہ کلام سُنا تو ایذا دہی کے درپے ہوئے پس
فرمایا آپنے وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝ اور مین پناہ لے چکا ہون
اپنے اور تمہارے رب کی اس امر سے کہ سنگسار کرو مجکو۔ یا قتل کرو اور وہ پروردگار میرا
نگہبان ہے وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ اور اگر تم نہین یقین کرتے مجہپر تو
مجہسے الگ ہو جاؤ اور مجہے تکلیف نہ دو اور مین اپنی قوم کو لیجاؤن تو میری راہ نہ روکو۔ ان
لوگون نے آپکے فرمان کو نہ مانا اور دست و زبان سے ایذا دینے لگے۔ فَدَعَا رَبَّهٗٓ
اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝ پہر پکارا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار
کو کہ یہ قبطی لوگ بڑے پکے متکبر اور کافر ہین اے رب میرے تو انکو ہلاک کر حق تعالےٰ
نے اونکی دعا قبول کی اور فرمایا فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ پس
لے نکل رات کے وقت میرے بندون کو شہر مصر سے بیشک یہ لوگ تمہارا پیچہا کرینگے
جب تمہارے جانے کی خبر سُنین گے۔ اور جب تم دریا کے کنارے پہنچو تو اپنا عصا دریا پر
مارنا دریا پہٹ جائیگا اور اوسمین راہین پیدا ہونگی تاکہ بنی اسرائیل ان راستون سے
دریا کے اوس پار چلے جائین۔ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اور چہوڑ جا دریا کو جسطرح تہمرا ہے
دریا پر دوبارہ عصا نہ مارنا کہ وہ ملجائے بلکہ اوسکو اوسی طرح چہوڑ دینا تاکہ تمام قبطی اون
راہون مین چلے آئین اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہین
یعنے وہ سب دریا مین ڈوب جائینگے۔ اور آخر الامر ایسا ہی ہوا کہ وہ سب ڈوب گئے۔
كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ کتنے چہوڑ گئے

باغ اور چشمے اور کھیتیان اور گھر خاصے یعنے وہ لوگ جو ڈوب گئے بہت سے باغ درختون اور میوون سے بھرے پُرے اور چشمے آب روان کے اور طیار کھیتیان چھوڑ گئے۔ وَّ نِعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝ كَذَٰلِكَ ۖ اور آرام جسمین تھے باتین بناتے اسیطرح یعنے اور چھوڑ گئے وہ لوگ تمام اسباب عیش وعشرت کے کہ تھے وہ سب اون چیزون مین عیش وآرام کرنے والے۔ اور ہم سنکرون کے لیے ایسا ہی کرتے ہین۔ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ اور وارث کیا ہمنے اونکے سب اسباب کا دوسری قوم کو۔ جو بنی اسرائیل ہین۔ یعنے فرعون اور اوسکے تابعین کے ڈوبنے کے بعد ملک مصر بنی اسرائیل کے تصرف مین آیا اور سب املاک کا خداے تعالے نے اونہین وارث کیا۔ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ۝ پھر نہ رویا اونپر آسمان اور زمین اور نہ ملی اونکو ڈھیل یعنے اونکے ڈوبنے اور ہلاک ہونے کا کسی کو مطلق صدمہ نہین ہوا۔ اور نہ اونکو ایک دم کی مہلت ملی۔ گویا وہ کسی شمار مین نہ تھے لکھا ہے کہ جب کوئی مؤمن مرتا ہے تو آسمان وزمین اوسکے لیے چالیس شبانہ روز روتے ہین۔ اور حدیث مین وارد ہے کہ ہر بندے کے لیے آسمان مین دو دروازے ہین ایک سے اوسکی روزی اُترتی ہے اور دوسرے سے اوسکے اعمال بالاے آسمان جاتے ہین۔ پس جب وہ مرجاتا ہے تو یہ دونون دروازے اوسکے لیے روتے ہین اور جس زمین پر نماز پڑھتا تھا وہ بھی اوسکے لیے روتی ہے اور آسمان کا رونا اوسکے کنارون کی سرخی ہے۔ مگر چونکہ فرعون اور اوسکے تابعین کے اعمال زمین ہی پر اچھے نہ تھے پھر آسمان پر کیا جاتے اسلیے اون لوگون پر زمین و آسمان کوئی نہ رویا۔ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ اور ہمنے نجات دی بنی اسرائیل کو رسوائی کے عذاب سے۔ جو فرعون کی طرف سے تھا۔ یعنے فرعون کی غلامی سے اونکو بچا لیا۔ اور قتل اولاد کے صدمے سے محفوظ رکھا۔ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ بیشک فرعون سرکش تھا اور

اتنے تئین بڑے رتبے کا سمجھتا تھا۔ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور اونکو ہمنے پسند کیا جان بوجھکر جہان کے لوگون سے۔ یعنے حضرت موسیٰ اور مومنان بنی اسرائیل کو کیونکہ وہ اپنے زمانے مین اسی لائق تھے کہ اہل عالم پر برگزیدہ کیے جاتے وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝ اور دین اونکو نشانیان جنمین مدد تھی صریح۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ کی نشانیون مین سے حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے اونکو وہ وہ چیزین دین جنمین بڑی ظاہر امداد تھی جیسے دریا مین راستے کا ظاہر ہونا اور من وسلوی کا آسمان سے اترنا۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ یہ لوگ کہتے ہین اور کچھہ نہین ہمارا یہی مرنا ہے پہلا اور ہمکو پھر اوٹھنا نہین۔ یعنے کفار قریش کہتے ہین کہ ہمارا انجام کار یہی دنیا کی پہلی موت ہے۔ اسکے بعد نہ ہم اوٹھائے جائینگے اور نہ زندہ کیے جائینگے فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بھلا لے آؤ ہمارے باپ دادے اگر تم سچے ہو۔ اس امر مین کہ موت کے بعد پھر اوٹھنا ہوگا۔ یہ اون لوگون کا جاہلانہ اعتراض ہے کیونکہ جس بات کے لیے ایک وقت معین ہوچکا اوسکا اونکے کہنے سے قبل از وقت ہوجانا کچھہ ضرور نہین۔ پس وعدہ بعث جو حق تعالے نے آخرت کے لیے کیا ہے اگر دنیا مین نہو تو کیا مضائقہ ہے۔ اب حق تعالے فرماتا ہے کہ وہ جو ہمارے کلام سے منکر ہوتے ہین اور بعث کو نہین مانتے تو اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ کیا یہ بہتر ہین یا تبع کی قوم۔ یعنے قریش کے لوگ اچھے ہین یا تبع حمیری کی قوم۔ کہ وہ ایک لشکر جرار بڑی شان وشوکت کا تھا۔ اور جو اونسے پہلے تھے جیسے عاد اور ثمود۔ پھر جب اونہون نے نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گناہگار۔ یعنے اونکو ہلاک کیا اور نیست ونابود کرڈالا کیونکہ وہ بھی ہمیشہ کے منکر تھے اور کفر کرتے تھے۔ لکھا ہے کہ تبع جسکا نام سعد بن ملیکا سے کرب تھا

یمن کا بادشاہ تھا اور حمیرہ اوسی نے آباد کیا تھا جب وہ مدینے مین آیا تو اوسکے بیٹے
کو لوگون نے مارڈالا اوسنے اپنے بیٹے کے رنج وغم مین اہل مدینہ کے قتل کے لیے لشکر
جرار طیار کیا۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تو بنی قریظہ کے دو عالم کعب اور اسد نامے اوسکے پاس گئے
اور کہا کہ آپکا یہ قصد اچھا نہین اسلیے کہ یہ وہ بزرگ مقام ہے جہان حضرت نبی آخر الزمان
ہجرت فرمائین گے علاوہ اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت تعریف کی تبع یہ حال
سنکے اپنے ارادے سے باز رہا اور آتش پرستی ترک کر کے اون عالمون کے ہاتھ پر ایمان لایا
اور اہل کتاب کے کچھ لوگ ہمراہ لے کے جانب یمن روانہ ہوا۔ راستے مین ہذیل کے چند
شخصون نے اوس سے کہا کہ مکے مین ایک بہت بڑا خزانہ ہے تم اوسے کھود کے نکال لو۔
اور مطلب اون لوگون کا یہ تھا کہ یہ بیت اللہ کے کھودنے کا ارادہ کریگا تو ہلاک ہوگا۔ تبع
نے اہل کتاب سے یہ حال بیان کیا اونھون نے اوسے سمجھایا کہ ہرگز ہرگز ایسا ارادہ نکرنا اسلیے
کہ تمام روے زمین مین وہ مقام نہایت بزرگ ہے اور جو اوس سے بے ادبی اور گستاخی کا
ارادہ کرتا ہے فوراً ہلاک ہوتا ہے۔ تمکو لازم ہے کہ وہان جاؤ تو اوس مقام مبارک کا نہایت
اعزاز کرو پس تبع بیت اللہ شریف مین حاضر ہوا اور پوشش کعبہ شریف پر چڑہائی اور چھہ
ہزار اونٹ قربانی کیے۔ پھر یمن کی طرف چلا۔ اوسکی قوم یہ حال دیکھ کے اوس سے
پھر گئی۔ اور بغاوت پر کمر باندھی۔ تبع نے ہرچند خدا پرستی کی دلیلین پیش کین مگر اونھون نے
ایک نہ مانی اور کہنے لگے کہ ہم اس بات کا آگ مین امتحان کرینگے اور وہ امتحان یہ تھا کہ اون
کوہ یمن مین ایک آگ مشتعل تھی جب دو آدمیون مین جھگڑا ہوتا تھا تو وہ دونون اوس مین
کود پڑتے تھے سچا اوسمین سے سلامت نکل آتا تھا اور جھوٹا جل جاتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی
ہوا کہ جب اہل کتاب اوسمین گرے تو سلامت نکل آئے اور وہ سب گرتے ہی فی النار ہوگئے
ارباب سیر لکھتے ہین کہ تبع نے ایک نامہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لکھکر شامول یہودی
کو دیا تھا کہ اگر تم نبی آخر الزمان کو پاؤ تو یہ نامہ اونکی خدمت مین پہونچا دو ورنہ اپنی اولاد کو

وصیت کرنا کہ اونمین سے یکے بعد دیگرے جو کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو یہ نامہ آپکی خدمت اقدس مین پونہچادے۔ چنانچہ شامول کی اکیسوین پشت مین حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ پیدا ہوئے اور اونھون نے وہ نامہ آپکے حضور مین پیش کیا اور آپنے تین بار فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور لکھا ہے کہ تبع آنحضرت پر سات سو برس پہلے آپکی بعثت سے ایمان لایا تھا۔ اب اللہ تعالے قوم تبع کی ہلاکت اور اونکی جہالت بیان کرکے فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○ اور نہین بنایا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ ان دونون کے درمیان مین ہے کھیلنے والا۔ بلکہ یہ سب حکمت کاملہ سے بنائے گئے ہین اور بیکار نہین چھوڑے جائینگے۔ ثواب وعذاب اپنے اپنے کردار کے موافق پائینگے مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ اور نہین بنایا ہمنے زمین وآسمان کے لوگون کو مگر ایک ٹھیک کام کے لیے جو ثواب ہے فرمانبردارون کے لیے اور عذاب منکرون کے واسطے مگر بہت لوگ نہین سمجھتے۔ یعنے مشرکین اس غفلت مین پڑے ہین کہ ہماری ظاہر نشانیون کو بھی دیکھکر غور وفکر نہین کرتے اور نہین جانتے کہ اللہ تعالے جو حکیم مطلق ہے اوسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہین۔ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ بیشک فیصلے کا دن وعدہ ہے ان سب کا۔ یعنے روز قیامت انکی میعاد ہے اوسدن سب آدمی جمع ہونگے اور حق باطل سے جدا ہوگا۔ اور وہ دن ایسا ہے کہ۔ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ط جسدن کام نہ آئے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ اور نہ اونکو مدد پونہچے مگر جسپر رحم کرے اللہ۔ یعنے وہ دن ایسا ہوگا کہ کوئی دوست یا عزیز آپس مین ایک دوسرے کو عذاب سے نہ بچا سکیگا اور نہ اور کسی طرح کی مدد کرسکیگا مگر وہ جسپر اللہ تعالے رحم فرمائے جیسے مومن کہ آپس مین ایک دوسرے کی شفاعت سے مدد کرینگے۔ اِنَّهٗ هُوَ

ع ۲

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ بیشک وہی ہی زبردست رحم والا۔ کہ وہ جسپر عذاب کرے اوسے کوئی نہ بچا سکے۔ اور جسپر مہر کرے اوسے درجۂ شفاعت عطا فرمائے۔ اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ بیشک درخت سینڈہ کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ یعنے سینڈہ کے پہل کھانا ہین گنہگارون کے لیے جیسے ابوجہل اور اوسکے پیرو کہ جب وہ اوسے کھائینگے تو مثل چرخ کھائے ہوئے تانبے کے يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ جوش ماریگا پیٹون مین جیسے جوش مارتا ہی گرم پانی۔ جس سے اونکے دل وجگر پھٹ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے۔ پہر اللہ تعالے دوزخ کے فرشتون کو حکم دیگا کہ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ پکڑو ان گنہگارون کو اور ڈھکیل دو زبردستی دوزخ کے درمیان۔ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ پہر ڈالو اوسکے سرپر جلتے پانی کا عذاب تاکہ سارا بدن اوپرسے کھولنے لگے جیسے زقوم کے کھانے سے اندرسے کھولتا تھا۔ اور کہینگے اوس سے ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ چکھہ تو ہی ہی بڑا عزت والا سردار۔ ابوجہل فخر کیا کرتا تھا کہ یہ سب دیہاتی ہین اور مین بڑا معزز بزرگ سردار ہون وادی بطحا مین مجھسے زیادہ بزرگ اور عزت والا کوئی نہین۔ پس حق تعالے قیامت مین حکم دیگا کہ اسپر عذاب کرو اور کہو اس سے کہ چکھہ اچھی طرحسے یہ عذاب کیونکہ تو بڑی عزت والا بزرگ ہے اپنے نزدیک۔ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ یہ وہی ہی جسمین تم شک کرتے تھے۔ یعنے یہ عذاب وہی ہی جسمین تمکو شبہہ تھا اب تو تمنے دیکھہ لیا۔

مع

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ بیشک پرہیزگار امن کے مقام مین ہین۔ جہان کچھہ خوف وخطر نہین۔ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ باغون مین بہشت کے اور چشمون مین آرام سے يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ پہنینگے پوشاک ریشمی باریک اور سنگین ایک دوسرے کے سامنے۔ تاکہ آپس مین

عیش وآرام دیکھ کے خوش ہون - کَذٰلِكَ قف اسی طور سے وہان رہین گے اور کچھ تغیر وتبدل نہوگا - وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ط اور بیاہ دین ہمنے اونکو گوریان بڑی آنکھون والیان - اسمین اختلاف ہر کہ وہ حورین ہونگی یا دنیا کی عورتین - یا سوا انکے - يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ط طلب کرینگے وہان ہر ایک میوہ اطمینان سے - یعنے طرح بطرح کے میوے بہشت کے منگوائینگے اور اونکے ضرر و نقصان سے بالکل بے خوف ہونگے - لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ج نچکھین گے وہان ذائقہ موت کا مگر پہلی موت جو دنیا مین چکھ چکے - یعنے دنیا ہی مین ہر زندے کے لیے موت ہو آخرت مین جنت کی جو زندگی ہے اوسکے لیے موت نہین - وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ۙ اور بچا لیا اونکو اللہ تعالے نے دوزخ کے عذاب سے اور دور کی اونسے تکلیف - فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ط فضل سے تیرے رب کے - یعنے اللہ تعالے نے اپنے فضل سے اونکو سرفراز کیا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یہی ہر بڑی مراد ملنی - یعنے عذاب سے بچنا اور حیات ابدی پانا بڑی مراد ملنا ہر فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ سو یہ قرآن ہمنے آسان کیا تیری بولی مین شاید وہ یاد رکھین - یعنے اللہ تعالے نے یہ قرآن پاک اپنے حبیب اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک مین نہایت آسان کردیا ہ کہ آپکی قوم کے لوگ سمجھین اور نصیحت پذیر ہون اور آپکے فرمان سے سرتابی نکرین بلکہ آپکے احکام کی بجا آوری سے دین و دنیا مین اونکے لیے بہتری ہو - اور جو وہ نصیحت نہ مانین تو فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝ ع اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ تکتے ہین - یعنے آپ منتظر رہیے اوس شیٔ کے جو اونپر نازل ہوگی - اور وہ بھی منتظر ہین اسکے کہ آپ پر کیا اُترتا ہے - لیکن آپکے لیے نصرت الٰہی ہر اور اونکے لیے عذاب سخت اور روسیاہی - دین و دنیا مین خرابی اور رسوائی -

ع ۳

تفسیر سورۂ فتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوۡرَۃُ الۡفَتۡحِ مَدَنِیَّۃٌ وَّهِیَ تِسۡعٌ وَّعِشۡرُوۡنَ اٰیَۃً وَّاَرۡبَعُ رُکُوۡعَاتٍ

سورۂ فتح مدینۂ طیبہ مین نازل ہوئی اسمین اونتیس ۲۹ آیتین ہین اور پانسو ارسٹھ کلمے اور دو ہزار پانسو اونسٹھ حرف اور چار رکوع ہین۔ اسکے فضائل مین لکھا ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مجھے بہت محبوب ہے اون چیزون سے جنپر آفتاب نکلا یعنے جو کچھہ زمین وآسمان کے درمیان ہے اوس سب سے زیادہ تر محبوب آپکے نزدیک یہ سورت شریف ہے۔ اور فرمایا آپنے کہ جسنے پڑھی یہ سورت پس وہ ساتھہ ہوا اون لوگون کے جو بَیعَۃِ الرِّضوان مین داخل تھے۔ اسکے شان نزول مین لکھا ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے چھہ برس بعد خواب مین دیکھا کہ بیت اللہ مین تشریف لے گئے اور عمرہ ادا کیا۔ پس آپنے مکّے جانے کا ارادہ کیا اور مدینے سے باہر تشریف لاکر احرام عمرے کا باندھا۔ پندرہ سو آدمی اور ستر اونٹ قربانی کے لیے ہمراہ لے کے پیر کے روز غرۂ ذیقعدہ کو جانب بیت اللہ روانہ ہوئے۔ قریش آپکے سخت دشمن تھے یہ خبر سنتے ہی بہت سے آدمی جمع کرکے لڑنے کے لیے شہر کے باہر آپڑے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس مقام پر پونہچے جہان سے بیت اللہ شریف نظر آتا تھا تو آپکی سواری

کی اونٹنی بیٹھ گئی اور کسی طور سے نہ اوٹھی۔ جب حضرتؐ نے قسم کھائی کہ مین کعبے کا ادب ضرور رکھونگا اگرچہ قریش مجھے پریشان کرین تب اونٹنی اوٹھی آپ اودہر سے پھر کے حدیبیہ کے میدان مین اُترے۔ کفار مکہ نے عُروہ بن مسعود ثقفی کو حال دریافت کرنے کے لیے آپکے پاس بھیجا اوسنے حاضر ہو کے معلوم کیا کہ آپ جنگ کے ارادے سے نہین آئے بلکہ صرف زیارت کے لیے تشریف لائے ہین۔ اسپر بھی آنحضرتؐ کے حرم مین تشریف لیجانے پر وہ لوگ راضی نہوئے تب آپنے حضرت عثمانؓ کو اونکے پاس بھیجا اور حضرت عثمان کی شہادت کی جھوٹی خبر مشہور ہوئی۔ آپ اس خبر سے نہایت مغموم ہوئے اور تمام صحابہ نے جو وہان حاضر تھے مرنے پر آپسے بیعت کی جسکا بیان آگے آتا ہے اسی کو بیعۃ الرضوان کہتے ہین۔ جب کفار آپکی بیعت کے حال سے خبردار ہوئے تو بہت گھبرائے اور سہیل بن عمر کو آپکے پاس بھیجا آخر صلح ہوئی لیکن اوس سال عمرہ نکرنے دیا اور یہ شرط قرار پائی کہ دس برس تک لڑائی نہو اور ایک دوسرے سے اس عرصے مین مزاحمت نکرے اور آیندہ سال مسلمان آکر عمرہ قضا کرین۔ بہت صحابہ اس صلح سے مغموم ہوئے پھر آپنے حدیبیہ مین سر مبارک سے بال جدا کرائے اور کچھ اونٹ وہین قربانی کیے اور کچھ ناجیہ اسلمی کے ساتھ بیت اللہ مین بھیجے کہ وہان قربانی کر کے فقرا اور غربا کو تقسیم کیے جائین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اُسی مقام پر قربانیان کین اور بال ترشوائے۔ بیس روز کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مراجعت فرمائی راستے مین ایک شب یہ سورت شریف آپ پر نازل ہوئی۔ آپنے صحابہ سے فرمایا کہ آج مجھپر وہ سورت نازل ہوئی ہے جسے مین تمام عالم کی چیزون سے زیادہ محبوب رکھتا ہون۔ بعد اسکے آپنے سورۂ فتح صحابہ کو پڑھکر سنائی اور مبارکباد دی اور صحابہ نے آپکو مبارکباد دی۔ اور وہ سورت شریف یہ ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ۔ قریش سے جو ابتدا ہے بہت سی فتحون کی۔ جیسے خیبر اور فدک وغیرہ۔ اور بعضے لکھتے ہین کہ اسکے معنے یہ ہین کہ ہمنے

فتح کردیا آپکے لیے شہر مکہ۔ کیونکہ جب صحابہ نے آپسے پوچھا کہ کیا مکہ ہمارے لیے فتح کردیا گیا آپنے فرمایا ہان۔ پس اللہ تعالے آپکو اس فتح مبین کی خوشخبری دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ بخشش مانگیے اپنے رب سے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ یعنے جو پہلے اُترنے اس آیت کے ہوئے اور جو بعد اوسکے رہے۔ اور امام ابو اللیث رحمہ اللہ نے فرمایا کہ گذشتہ گناہ حضرت آدم علیہ السلام کی خطا تھی اور آیندہ گناہ آپکی امت کے جرائم ہین۔ خطاے آدم علیہ السلام آپکی برکت سے معاف ہوئی اور امت کے گناہ آپکی شفاعت سے بخشے جائینگے۔ اور حضرت آدم کے گناہ کی اضافت آپکی طرف اسواسطے ہے کہ وقت خطاے آدم آپ اونکی پشت مین تھے اور امت کے گناہونکی اِسناد اسلیے ہے کہ آپ اوسکے پیشوا اور رہنما ہین۔ چنانچہ کیا خوب فرمایا ہے حضرت رافت مصنف تفسیر مجددی نے ؎

ہم سراسر خطا کے سالک ہین ❊	آپ لیکن ہمارے مالک ہین ❊
ہم موالی ہین آپ ہین مولے	کیون نہ اسناد ہو ادھر اولے

اور یہ بات سواے آپکے اللہ تعالے نے کسی بندے کے حق مین نہین فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے کیونکہ اسمین بیخوف کردینا ہے۔ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ اور پورا کرے تجپر اپنا احسان اور چلاوے تجکو سیدھی راہ۔ یعنے اللہ تعالے آپکے لیے بہت سے ملک فتح کرکے یا دین اسلام کو ترقی دیکے یا آپکی شفاعت قبول فرما کے آپ پر اپنی نعمت تمام کرے اور راہ راست پر آپکو ثابت قدم رکھے۔ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ اور مدد کرے تجکو اللہ زبردست مدد جسمین عزت ہو اور مخالفون پر غلبہ تا کہ آپ سب پر غالب ہوجائین۔ لکھا ہے کہ صلح حدیبیہ مین صحابہ رضوان اللہ علیہم متردد تھے پس اللہ تعالے جل شانہ نے فرمایا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وہی ہے جسنے اُتارا چین دل مین ایمان والون کے۔ اور تسکین دی اونکو

لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ کہ اور بڑھے اونکا ایمان اپنے ایمان کے ساتھ
یعنے اونکا یقین اور زیادہ ہو - وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اور اللہ کے لیے
ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے - یعنے فرشتے آسمانی لشکر ہین اور دیندار مجاہد زمینی
لشکر ہین - پس اے ایمان والو یقین جانو کہ وہ پروردگار جسکے لشکر زمین و آسمان مین ہین تمکو بہت بڑی
مدد دیگا اور دشمنون کے ہاتھ سے چھوڑ دیگا وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ اور اللہ ہو خبردار
حکمت والا خلق کی مصلحتون سے واقف کہ ہر کام حکمت سے کرتا ہے بخشے تسکین دینی مومنون
کے دلون کو لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تا پونہچائے ایمان والے مردون
اور ایمان والی عورتون کو دین مین مضبوط ہونے کے باعث جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ اونمین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہین گے اونمین
وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ اور اوتارے اونسے اونکی برائیان - جنت مین جانے سے
پہلے تاکہ پاک و صاف داخل جنت ہون - وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا
عَظِيْمًا ۙ اور یہ ہے اللہ کے یہان بڑی مراد ملنی - یعنے رنج و غم سے رہائی پانا اور ہمیشہ
کیلیے جنت مین رہنا بہت بڑی مراد ملنا ہے وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
اور تا عذاب کرے دغاباز مردونکو اور عورتونکو جو مدینے مین ہین وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک مردون اور عورتون کو جو مکے مین ہین الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ
ظَنَّ السَّوْءِ ۭ کہ گمان کرتے ہین اللہ کے ساتھ برا گمان - وہ یہ کہ جب آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم مدینے سے جانب بیت اللہ روانہ ہونے لگے تو منافق بہانے کرکے بیٹھ رہے
اور دلمین سوچے کہ یہ لڑائی مین تباہ ہونگے کیونکہ وطن سے دور ہین فوج قلیل ہے اور
دشمنون کا ملک ہے پس انکے ساتھ جانا اچھا نہین اور مکے کے مشرکون نے یہ سوچا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یہان عمرے کے بہانے سے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ دغا سے
شہر لے لین مگر اونکے خیالات سب لغو نکلے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحیح و سلامت

مدینے مین تشریف لے گئے پس اللہ تعالے فرماتا ہی کہ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ج
اونھین پر پڑے پہیر مصیبت کا۔ یعنے ان بدگمانون کے لیے بُری گردش ہی اور یہی مغلوب
ہونگے۔ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط اور غصے ہوا اللہ
اونپر اور اونکو پھٹکارا اور رکھی اونکے واسطے دوزخ۔ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ○ اور بری
جگہ پہونچے۔ یعنے اونکے پہرجانے کی بہت بُری جگہ ہے دوزخ۔ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ط اور اللہ کے لیے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے جو اوسکی ملک ہین اور
وہ سب کا مالک ہی اس آیت کی تکرار اسلیے ہی کہ ایماندار اللہ تعالے کی مدد کے امیدوار رہین
اور مشرک و منافق اللہ تعالے کے عذاب سے ڈرتے رہین۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا
حَکِیْمًا ○ اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔ کہ اوسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہین۔
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ ہمنے تجکو بہیجا احوال بتانے والا
اپنی امت کے قول و فعل کا اور خوشخبری دینے والا اون لوگون کو جنکے دلون پر تسکین اتری
اور ڈرانے والا بدگمانون کے لیے پس کہدے اپنی امت سے کہ یہ خوشی اور ڈر سنانا میرا اسلیے
ہے لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اوسکے رسول پر۔ صدق دلسے
وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط اور اوسکی مدد کرو دین کے بڑہانے مین اور اوسکا ادب رکھو
بجا آوری احکام مین۔ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ○ اور تسبیح کرو اللہ کی صبح اور شام
تفاسیر مین وارد ہی کہ تُعَزِّرُوْهُ و تُوَقِّرُوْهُ مین ضمیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے
یعنے آپکی مدد اور تعظیم کرو اسلیے کہ آپکی تعظیم و توقیر دراصل اللہ تعالے کی تعظیم ہے کیونکہ اوسی
کے حکم سے ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ط جو لوگ ہاتھ
ملاتے ہین تجھسے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے۔ یعنے جن لوگون نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے بیعت کی اونھون نے اللہ تعالے سے بیعت کی مراد اس سے بیعۃ الرضوان ہی
جو حدیبیہ مین واقع ہوئی اور جسکا بیان آگے آتا ہی۔ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ط اللہ کا

ہاتھ ہے اونکے ہاتھ پر یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم بیعت کے وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور یداللہ اونکے ہاتھون پر تھا۔ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہے اپنے بُرے کو یعنے ضرر پائیگا۔ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور جو کوئی پورا کرے اوسے جسپر اقرار کیا ہے اللہ سے تو جلد دیگا اللہ تعالیٰ اوسے بہت بڑا اجر آخرت مین یعنے بہشت منقول ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے سے جانب بیت اللہ عمرے کے قصد سے روانہ ہونے لگے تو آپنے عرب کے بعضے دہاتی قبیلون کو لکھا کہ ہمارے ساتھ تم بھی اس سفر مین شریک ہو مگر وہ قریش کی لڑائی کے ڈر سے کنارہ کش ہوئے اور بہانے سے رہ گئے اونھین کی نسبت حق تعالےٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ جب آپ مدینے پہونچینگے تو سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ اب کہینگے تجکو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہگئے اپنے مالون مین اور گھرون مین سو ہمارا گناہ بخشوا۔ یعنے ہم اسوجہ سے یہان رہ گئے کہ مجبور تھے اگر جاتے ہمارے مال تباہ ہو جاتے اور ہماری اولادین اور گھر والے پریشان ہوتے۔ پس ہمارے لیے دعاے مغفرت فرمائیے کہ ہمسے خطا ہوئی ہے۔ اور یہ اونکی ظاہری باتین تھین۔ اللہ تعالےٰ تو علام الغیوب ہے وہ فرماتا ہے يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ کہتے ہین اپنی زبان سے جو نہین اونکے دلون مین۔ یعنے یہ ظاہری عذر و معذرت ہے دلمین اوسکا اثر تک نہین۔ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ تو کہہ کسکا کچھ چلتا ہے اللہ سے تمہارے واسطے اگر وہ چاہے تمپر تکلیف یا چاہے تمہارا فائدہ۔ یعنے کون ہے جو بچالے تمکو اللہ کے ارادے سے اگر وہ تمپر عذاب کرنا یا تمہین مغلوب کرنا چاہے یا تمہین فائدہ پہونچانا اور نصرت و دولت دینا چاہے۔ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بلکہ اللہ ہے تمہارے کام سے خبردار۔ یعنے وہ خوب جانتا ہے کہ مال و اولاد کا صرف تمنے

ظاہری بہانہ کرلیا تھا ورنہ تم تو اور ہی خیال سے آنحضرتؐ کے ساتھ نہ گئے اور پیچھے رہ گئے۔
بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا
کوئی نہین تمنے خیال کیا تھا کہ پھر کر نہ آئیگا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی۔ یعنے تم تو سمجھے تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان اس سفر سے اپنے گھر مین پھر کے نہ آئینگے بلکہ کافرون
کے ہاتھ سے مارے جائینگے اور تباہ ہونگے وَزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور بھلا نظر آیا
تمہارے دلمین یہ۔ خیال کہ نہایت مستحکم ہوگیا۔ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ج اور گمان کیا
تمانے برا گمان کہ دین اسلام مٹ جائیگا اور مسلمان نیست نابود ہوجائین گے۔ وَكُنْتُمْ
قَوْمًا بُوْرًا ۝ اور تم لوگ تھے کھپنے والے۔ ہلاک ہونے والے اس بدگمانی سے۔
وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝
اور جو یقین نہ لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر تو ہمنے رکھی ہے منکرون کے واسطے دہکتی
آگ۔ یعنے منکرون کے لیے دوزخ ہے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اور اللہ
کے لیے ہے آسمانون اور زمین کی بادشاہی اور سب اوسی کے اختیار مین ہے يَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط بخشتا ہے بڑے بڑے گناہ جسکے لیے چاہتا ہے اور
عذاب کرتا ہے چھوٹے چھوٹے گناہون پر جسکے لیے چاہتا ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ۝ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ توبہ کرنے والون کے لیے۔ سَيَقُوْلُ
لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ج
اب کہین گے پیچھے رہ گئے ہوئے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین گے تمہارے
ساتھ۔ یعنے وہ لوگ جو سفر حدیبیہ مین بہانے کرکے بیٹھ رہے تھے اور آپکے ساتھ نہین گئے
تھے فتح خیبر مین جب آپ جانے لگین گے تو کہین گے ہمکو بھی اجازت دیجیے کہ ہم آپ کے ساتھ
چلین۔ منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھٹے برس ذیقعدہ کے مہینے مین حدیبیہ
کے سفر سے واپس آئے اور ماہ محرم سنہ ۷ مین خیبر کی طرف تشریف لیچلے تو آپنے حکم دیا کہ جو

لوگ سفر حدیبیہ مین ہمارے ساتھ تھے وہی اس سفر مین بھی ہمراہ ہون اونکے سوا اور کوئی
ہمارے ساتھ نہ چلے - مخالفین جو حدیبیہ نہین گئے تھے یہ حکم سنکے کہنے لگے کہ ہمین بھی اجازت
دیجیے تاکہ ہم بھی آپکے ہمراہ خیبر چلین - اللہ تعالے فرماتا ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا
كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا - یعنے یہ حکم کہ حاضرین حدیبیہ کے سوا کوئی خیبر
مین نجائے قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ تو کہہ تم ہمارے ساتھ
نہ چلوگے یونہین کہہ دیا اللہ نے پہلے سے - یعنے ہمارے ساتھ نہ چلو کیونکہ اللہ تعالے نے
مدینے مین پہونچنے سے پہلے ہمسے یہی فرما دیا ہے - فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ
پھر اب کہین گے نہین تم جلتے ہو ہمارے بھلے سے - یعنے یہ خدا کا حکم نہین ہے بلکہ تم ہم سے
حسد کرتے ہو کیونکہ ہمکو اپنے ساتھ مال غنیمت لینے مین شریک نہین کرنا چاہتے - اور در اصل
یہ بات نہین جو وہ کہتے ہین بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ کوئی نہین پر وہ
نہین سمجھتے ہین مگر تھوڑا - یعنے اونکو سواے طمع دنیا کے اور کچھ سمجھ نہین قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ
اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ کہدے پیچھے رہگئے گنوارون کو آگے تمکو بلائینگے ایک لوگون
پر بڑے سخت لڑنے والے تم اونسے لڑوگے یا وہ مسلمان ہونگے - یعنے تمکو بڑے لڑنے
والے لوگون سے قتال کرنے کے لیے بلائین گے کہ تم اونکو قتل کرو یا وہ مسلمان ہون
مراد اس سے فارس کے لوگ ہین جنکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی آخر حضرت عمر اور حضرت
عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے مین فتح ہوئی اور کچھ لوگ بے لڑے مسلمان ہوئے اور
وہانسے بہت غنیمتین ہاتھ آئین فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ پھر
اگر حکم مانوگے دیگا تمکو اللہ نیگ اچھا - یعنے اگر تم اطاعت کروگے اوسکی جو تم کو اون لوگون
سے لڑنے لیے بلائیگا تو اللہ تعالے تمکو اجر یعنے دنیا مین غنیمت اور عقبی مین جنت عطا
فرمائیگا - وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

اور اگر پلٹ جاوگے جیسے پلٹ گئے تھے پہلی بار ماریگا تمکو ایک دکھ کی مار۔ یعنے اگر تم بلانے والے سے پھر جاؤ گے اور اوسکی اطاعت نکروگے جیساکہ سفر حدیبیہ مین کرچکے ہو تو اللہ تعالے تمہین سخت عذاب مین مبتلا کریگا۔ یہ وعید جو مخالفون کے حق مین نازل ہوئی تو بیچارے ضعیف اور کمزور مسلمان نہایت خائف ہوئے کہ ہم بھی ضعیفی اور ناچاری سے جہاد مین شریک نہین ہوسکتے ہین دیکھیے ہمارا کیا حال ہوتا ہی۔ حق تعالے اونکی تشفی اور تسکین کے لیے فرماتا ہے لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ اندھے پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف۔ جہاد مین جانے کے لیے کیونکہ یہ لوگ معذور ہین۔ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتی ندیان۔ یعنے بہشت مین داخل کیے جائینگے اللہ اور رسول کے فرمانبردار۔ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ اور جو کوئی پلٹ جائے خدا ورسول کے حکم سے عذاب کریگا اوسپر اللہ تعالے سخت عذاب جو تمام ہونے والا نہین اب اللہ تعالے بیعت الرضوان کا حال بیان فرماتا ہے کہ جب آپ حدیبیہ مین تشریف لے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی جیساکہ اس سے پہلے مفصل بیان ہوچکا ہی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو بلایا اور وہ سب پندرہ سو ۱۵۰۰ تھے پس آپ ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور ایک شاخ اوس درخت کی جو آپکی پشت شریف پر لٹکی تھی عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر اوٹھالی۔ اور صحابہ نے آپ سے بیعت کی اس بات پر کہ قریش سے لڑینگے اور جانین دینگے اور ہرگز ہرگز نہ بھاگین گے اگرچہ مارے جائین۔ پس آپ اونسے خوش ہوئے اور فرمایا کہ آج تم بہترین اہل زمین ہو۔ اور تم مین سے کوئی دوزخ مین نجائیگا۔ اسی کا نام بیعۃ الرضوان ہی اسلیے کہ حق تعالے اس بیعت سے راضی ہوا جیساکہ فرماتا ہی لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ

ع ۲

يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے - جو حدیبیہ کے میدان مین مکے کے قریب تھا - فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ پہر جانا جو اونکے دلون مین تھا یعنے سچائی اور صفائی اور وفاداری فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ پہر اوتارا اوپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک - جو فتح خیبر ہے یا فتح مکہ - وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا اور دین اونکو اپنے فضل سے بہت غنیمتین جنہین وہ لین گے - نقد وجنس باغ ومکان وغیرہ سے - وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ اور ہے اللہ زبردست حکمت والا - جو غلبہ دیتا ہے دوستون کو اور مغلوب کرتا ہے دشمنونکو - وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا وعدہ دیا ہے تمکو اللہ نے بہت غنیمتون کا کہ تم اونکو لوگے - روم اور فارس وغیرہ سے فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ سو شتاب ملادی تمکو یہ - فتح خیبر اور اوسکی غنیمتین - وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ اور روکے لوگونکے ہاتھ تمسے - یعنے لڑنے نہ دیا اہل خیبر کو وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانون کے واسطے - یعنے اون غنیمتون کے ملنے سے اللہ اور اوسکے رسول کے وعدے کی سچائی تمہارے دلون مین ثابت ہو اور تمہارا دین ویقین زیادہ ہونے کے لیے یہبھی ایک نشانی ہو - وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ اور چلاوے تمکو سیدھی راہ - جو شاہ راہ توکل ہے - لکھا ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ سے واپس آئے تو بموجب وعدہ وأثابهم فتحا قريبا آپنے جنگ خیبر کی طیاری کی اور ایک ہزار چار سو آدمی ہمراہ لے کے چلے صبح کے وقت اونکے قلعون کے قریب پونہچے اور وہ اپنے ہل اور پھاوڑے لیے ہوئے کھیتون اور باغون کی طرف جارہے تھے جونہین لشکر کے لوگ نظر پڑے قسم کہاکے کہنے لگے کہ حضرت محمد کا لشکر آپونہچا - اور اپنے قلعون کی طرف بھاگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خراب ہوا خیبر - اور مسلمانون نے محاصرہ کرلیا اور پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا پہر انطاۃ اور شق - بعد

اوسکے یہود صعب بن معاذ کے قلعے مین جمع ہوئے وہان بہت لڑائی ہوئی آخر مسلمانون
نے اوس قلعے کو بھی فتح کیا اور وہان سے بہت مال واسباب ہاتھ آیا۔ پہر قلعۂ قموص کا محاصرہ
کیا وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ دردسر کے سوار نہو سکتے
تھے آخر وہان سخت لڑائی ہوئی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسے فتح کیا اور مرحب
خیبری کو مارا اور قلعہ مذکور کا آہنی دروازہ اوکھاڑ کے آپنے اپنے لیے سپر کیا۔ یہود نے
پناہ مانگی اور مال واسباب بیشمار صحابہ کے ہاتھ آیا۔ اور وہان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو زہر دیا گیا تھا لیکن بکری کا بچہ بہونا ہوا جسمین زہر آمیز تھا بول اوٹھا کہ یا حضرت آپ مجھے
نہ نوش فرمایئے اسلیے کہ مجھہ مین زہر ملا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالے فرماتا ہی کہ یہ فتح اور غنیمتین تو تمنے
پائین وَّاُخۡرٰی لَمۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہَا قَدۡ اَحَاطَ اللّٰہُ بِہَا ؕ اور ایک فتح اور جو تمہارے
بس مین نہ آئی وہ اللہ کے قابو مین ہی۔ یعنے اللہ تعالے نے اور فتحون وغنیمتون کا تمسے وعدہ
فرمایا ہی لیکن ابھی تم اونپر قادر نہین ہو اور نہ اونہین جانتے ہو اور وہ سب اللہ کے علم مین
ہین مراد اس سے فارس وروم وغیرہ کی فتحین اور غنیمتین ہین۔ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی
کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرًا ۝ اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا۔ یعنے فتح دینا اور غنیمتین عطا فرمانا سب اوسکے
اختیار مین ہے وَلَوۡ قٰتَلَکُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوَلَّوُا الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡنَ
وَلِیًّا وَّلَا نَصِیۡرًا ۝ اور اگر لڑتے تمسے کافر تو پہیرتے پیٹھ پہر نہ پاتے کوئی حمایتی
نہ مددگار۔ یعنے اگر حدیبیہ مین کفار تمسے لڑتے تو شکست کھاتے اور کوئی اونکا حامی و
مددگار نہوتا۔ سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ ۚۖ رسم پڑی اللہ کی جو چلی
آتی ہے پہلے سے۔ یعنے اللہ تعالے نے ایسی ہی عادت رکھی جو اس سے پہلے گذری
اور امتون مین کہ ہمیشہ اللہ تعالے کے پیغمبر غالب رہے وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ
تَبۡدِیۡلًا ۝ اور تو نہ دیکھے گا اللہ کی رسم بدلتی۔ یعنے پروردگار عالم کی عادت کو کبھی
تغیر وتبدل نہین۔ بلکہ جو کچھہ ازل مین مقرر ہو چکا ہے وہ ضرور ہی ہوگا۔ لکھا ہی کہ جب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین تشریف رکھتے تھے تو اسّی آدمی مکے کے شبخون مارنے کے ارادے سے صبح کے وقت جبل تنعیم سے اُترے مسلمانون نے غلبہ کر کے اونھین گرفتار کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے آپنے اون سب کو آزاد کر دیا اور آیت اللہ تعالے نے نازل کی۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ اور وہی ہے جسنے روک رکھے اونکے ہاتھ تمسے اور تمہارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگا دیئے وہ یعنے اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے کفار مکہ کے ہاتھ تمسے روکے یہانتک کہ اونھون نے صلح کر لی اور تمہارے ہاتھ اونسے روکے بعد اسکے کہ تم غالب ہو چکے تھے اون اسّی سوارون پر جو شبخون مارنے کے لیے آئے تھے۔ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ اور ہے اللہ جو کرتے ہو دیکھتا۔ یعنے تم جو کفار سے رضاے الٰہی کے لیے لڑتے ہو۔ یا اونھین بخیال تعظیم بیت اللہ چھوڑ دیتے ہو اللہ تعالے تمہارے یہ سب کام دیکھتا ہے اور تمکو اسکی بہتر جزا دیگا۔ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وہی ہین جنہون نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے کہ نہ پوہنچے اپنی جگہ تک۔ یعنے چونکہ کفار قریش نے تمکو عمرے سے روکا اور قربانی کو اوسکے مقام یعنے منا تک نجانے دیا اسوجہ سے وہ لائق جدال وقتال کے تھے لیکن اون مومنون کے خیال سے جو مکے مین ہین اس سال تمکو اونکے قتال سے ہم باز رکھے ہین۔ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ تھا کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی پڑتی بےخبری سے۔ یعنے مکے مین بہتیرے مرد اور عورتین تھین جو پوشیدہ ایمان رکھتے تھے اور بظاہر مشرکون مین خوف سے ملے جلے رہتے تھے جنھین تم نہین جانتے تھے پس قتال کرنے

یہ خطرہ تھا کہ بوجہ بے علمی کے تم اونکو ہلاک کر ڈالتے تو تمکو اونکی ہلاکت کا صدمہ ہوتا یا دیت
دینی پڑتی۔ اسلیے تمکو قتال سے روکا اور اونکی نگہبانی کی لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ ج تاکہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین جسکو چاہے۔ مراد رحمت سے دین اسلام
یا نیکیونکی توفیق مین زیادتی ہے لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ○ اگر وہ لوگ ایک طرف ہو جاتے تو آفت ڈالتے ہم منکروں پر دکھ کی مار یعنے اگر وہ
مسلمان جو چھپے ہوئے تھے کافرون سے علیحدہ ہوتے اور مکے مین نہوتے تو کافرون پر سخت
عذاب آتا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
جب رکھی منکرون نے اپنے دل مین پچ نادانی کی ضد یعنے یاد کیجیے اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم جب کافرون نے جاہلانہ ضد کی اور آپس مین کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے
یارون کو مکے مین نہ آنے دو کیونکہ اونہون نے بدر اور احد مین ہمارے بھائیون کو قتل کیا
ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پھر اتارا اللہ نے اپنی
طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر کہ اونہون نے مقابلہ نہ کیا اور صلح پر راضی
ہوئے۔ لکھا ہے کہ سہیل بن عمر نے جو صلحنامے کا باعث تھا صلحنامے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھنے نہ دیا اور نہ اس بات پر راضی ہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کرین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ط اور لگا رکھا اونکو
ادب کی بات پر اور وہی تھے اوسکے لائق اور اس کام کے۔ یعنے ثابت رکھا اللہ تعالے
نے مومنون کو تقوی کے کلمے پر جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے یا کلمہ شہادت اور مومن اس
کلمے کے سب سزاوار اور لائق ہین۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ع اور ہے
اللہ ہر چیز سے خبردار۔ لکھا ہے کہ حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ نے کہا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب کی تعبیر درست نہوئی۔ کیونکہ نہ ہم طواف کر سکے اور نہ حلق
وقصر کرنے پائے۔ پس اللہ تعالے نے یہ آیت شریف نازل کی۔ لَقَدْ صَدَقَ

رَسُولَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق لیکن ایک حکمت
سے اس سال تاخیر کردی اور آیندہ سال لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ البتہ تم داخل
ہو رہوگے ادب والی مسجد مین۔ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَ
مُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرونکے اور
کترتے بے خطرے۔ یعنے بعضے سر منڈوائینگے اور بعضے بال کتروائینگے اور اس
چین سے بے خوف خانۂ کعبہ مین داخل ہونگے۔ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ
دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ○ پھر جانا جو تم نہین جانتے تھے پھر ٹھیرادی اس سے
پہلے ایک فتح نزدیک۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنی حکمت کاملہ سے عمرے کی تاخیر مناسب
جانی اور تم اوس حکمت سے آگاہ نہ تھے بس پہلے اس سے کہ تم عمرہ قضا کرنے کے
لیے بیت اللہ جاؤ تمہین ایک فتح نزدیک یعنے فتح خیبر مرحمت کی تاکہ عمرے کی تاخیر کا
رنج تمہارے دلون سے دور ہو اور فتح پانے سے خوش وخرم ہو۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وہی ہے جسنے
بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اوسکو ہر دین سے۔ یعنے اللہ تعالے
نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کے واسطے دین اسلام کے ساتھ بھیجا تا
کہ غالب کردے اس دین کو سب دینون پر۔ جو دین حق ہو اوسے منسوخ کرے اور جو باطل
ہو اوسے دور کردے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ بات عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے کے
وقت ہوگی۔ اور سب ادیان باطل ہوکے صرف ایک دین اسلام رہجائیگا۔ وَكَفَىٰ
بِاللَّهِ شَهِيدًا ○ اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنے والا۔ اور گواہ آپکی نبوت پر۔ بس آپ
سہیل کے اس امر سے کہ وہ صلحنامے پر محمد رسول اللہ لکھنے نہین دیتا ہے بلکہ کہتا ہے
کہ محمد بن عبد اللہ لکھا جائے کچھ ملال نفرمایئے کیونکہ ہم تو کہتے ہین مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ
محمد رسول ہین اللہ کے۔ برحق وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ

بَیۡنَهُمۡ اور جو اونکے ساتھ ہین زورآور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین۔ ایک دوسرے کے ساتھ۔ تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین نماز مین مشغول۔ لکھا ہے کہ یہ سب تعریفین صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کی ہین۔ اور چارون صحابہ کی طرف ایک خاص اشارہ ہے۔ چنانچہ وَالَّذِیۡنَ مَعَهٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی شان مین ہے کہ آپ رفیق غار تھے اور اَشِدَّآءُ عَلَی الۡكُفَّارِ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی شان مین ہے کہ آپ کافرون اور مشرکون سے سختی پیش آتے تھے اور رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے کہ آپکا حلم اور حیا اور وفا مشہور ہے اور رُكَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی شان مین ہے کہ آپ طاعت اور عبادت مین نہایت مشغول رہتے تھے یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا ڈھونڈتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی۔ یعنے چاہتے ہین یہ بزرگ ثواب کی زیادتی اور اللہ تعالے کی خوشنودی۔ سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ نشانیان اونکی اونکے منھ پر ہین سجدے کے اثر سے۔ یعنے نماز کے اثر سے ان بزرگون کی پیشانیان نورانی ہو رہی تھین۔ اور چہرے مبارک مثل چاند کے تابان اور درخشان تھے۔

نورانی چہرہ ہوئے نہ کیونکر نماز سے		راضی وہ بے نیاز ہے دلکے نیاز سے

ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ یہ کہاوت اونکی ہے توریت مین۔ یعنے یہ تعریف اونکی جو بیان ہوئی توریت مین بھی اسی طرح لکھی ہے اور توریت وہ کتاب آسمانی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ وَمَثَلُهُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ اور کہاوت اونکی انجیل مین یعنی انہین صفات مذکورہ کے ساتھ اونکا ذکر کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنے انجیل مین لکھی ہے۔ یا توریت اور انجیل مین اونکا ذکر مبارک اسطور سے ہے كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡاَهٗ جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا۔ یعنے جیسے کھیتی مین پہلے انکھوا پھوٹتا ہے پھر باریک شاخ نکلتی ہے فَاٰزَرَهٗ پھر اوسکی کمر مضبوط کی۔ یعنے وہ شاخ مضبوط

اور استوار ہوئی فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پھر سوٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنی نعل پر۔ یعنے پھر وہ شاخ موٹی ہوجاتی ہے اور سیدہی اپنی جڑ پر قائم ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ پہلے بیج بویا جاتا ہے پھر اوس سے اکھوا نکلتا ہے پھر وہ نرم گھاس ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ درخت ہوجاتا ہے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ خوش لگتا کھیتی والون کو۔ یعنے کھیتی کرنے والے اوسکا پھیکنا اور بڑھنا اور سرسبز و شاداب درخت ہوجانا دیکھ دیکھ کے خوش ہوتے اور تعجب کرتے ہین۔ یہ مثل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے کہ پہلے اسلام بہت ضعیف تھا اور رفتہ رفتہ اوسنے قوت پکڑی روز بروز بڑہنے لگا پھر مثل ایک درخت کے قائم اور استوار ہوا اور اہل عالم اوسے دیکھ کے تعجب کرنے لگے۔ حق تعالےٰ نے دین اسلام کی یہ مثل بیان فرمائی۔ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تا جلاوے اونسے جی کافرون کا۔ یعنے کافر یہ حال شکے اور دین اسلام کی قوت دیکھ کے جلنے لگین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون پر غصہ کھائین اور مسلمانون کو دیکھ دیکھ کے اپنے دلوں میں پیچ وتاب کھا کھا کے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کی شان مین ہے پس جو شخص انسے دشمنی رکھے گا یا غصے ہوگا وہ کفار مین داخل ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وعدہ دیا ہے اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کیے ہین بھلے کام معافی کا اور بڑے نیگ کا۔ یعنے اللہ تعالےٰ جل شانہ نے وعدہ فرمایا ہے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین اور اونھون نے اچھے عمل کیے ہین اس بات کا کہ اپنے فضل و کرم سے اونکے گناہون کو بخشدیگا اور اونکو بہت بڑا اجر عنایت فرمائیگا۔ بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ یہان مراد اچھے عملون سے صحابہؓ کی محبت ہے فقط ✦

تفسیر سورۂ نجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَۃُ النَّجْمِ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ اِثْنَانِ وَسِتُّوْنَ اٰیَۃً وَثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورہ نجم مکے مین اُتری اسمین باسٹھ آیتین اور تین سو پینسٹھ کلمے اور گیارہ سو پینتالیس حرف اور تین رکوع ہین۔ اسکے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علانیہ طور پر دعوت اسلام شروع کی تو مشرک آپکو طعنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت محمد اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے اور معاذ اللہ آپنے خطا کی حق تعالےٰ فرماتا ہے وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی ۙ قسم ہے تارے کی جب گرے۔ یعنے ڈوبے غروب ہو۔ اس سے سب ستارے مراد ہین۔ یا وہ جو وقت ولادت باسعادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمین سے قریب ہو گئے تھے یا اور ستارے مفسرین نے اسکی بہت تفصیل کی ہے۔ اور محققین لکھتے ہین کہ مراد ستارے سے آپکا قلب شریف ہے جو فلک توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا ہے۔ بس حق تعالےٰ آپکے دل کی قسم کھا کے فرماتا ہے کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی ۚ بہکا نہین تمہارا رفیق اور بے راہ نہین چلا۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہکے ہین اور نہ گمراہ ہوئے ہین وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۭ اور نہین بولتا اپنے چاؤ سے۔ یعنے آپ اپنے

نفس کی خواہش سے کلام نہین فرماتے اور نہ آپکا کلام باطل ہے بلکہ آپ کا کلام فرمانا
قرآن کے ساتھ ہے اپنی طبیعت سے ہرگز نہین اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ یہ تو حکم
ہی جو پہونچتا ہے۔ یعنے آپکا کلام وحی ہے جو اللہ تعالے آپ پر بھیجتا ہی عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝
ذُوْ مِرَّةٍ ؕ او سکو سکھایا سخت قوتون والے زور آور نے۔ یعنے یہ وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو بڑی قوت اور زور والے فرشتے نے سکھائی اور وہی آپکے پاس لایا۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام انکی
ادنی قوت یہ ہے کہ انکی ایک آواز سے تمام قوم ثمود مرگئی۔ اور وہ نہایت خوبصورت ہین۔
فَاسْتَوٰى ۝ پھر سیدھا کھڑا ہوا۔ وہ فرشتہ۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام جب کلام پہونچا چکے
او سکی تعمیل کے لیے قائم ہوگئے۔ یا اپنی صورت اصلی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو نظر پڑے۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ اور وہ تھا اونچے کنارے پر آسمان کے
یعنے جبرئیل علیہ السلام مطلع آفتاب کے قریب تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو
دیکھا اور سوائے آپکے کسی نے جبرئیل علیہ السلام کو ملکی صورت پر نہین دیکھا۔ ہان آپ نے
دو بار دیکھا۔ اور پہلی مرتبہ دیکھتے ہی بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش مین آئے تو جبرئیل علیہ
السلام کو اپنے پاس کھڑے ہوئے دیکھا اسطور سے کہ ایک ہاتھ اونکا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سینۂ مبارک پر تھا اور ایک آپکے شانے پر۔ چنانچہ اللہ تعالے جل شانہ اسی
بات کی خبر دیتا ہے کہ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا۔ یعنے جبرئیل
علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے اور آپسے باتین کرنے کے لیے
سر جھکایا فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ پس رہگیا فرق دو کمان کے برابر
یا اس سے بھی نزدیک۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
درمیان دو کمانون کے برابر سے بھی کم فاصلہ تھا۔ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ
اَوْحٰى ۝ پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا۔ یعنے ظاہر کر دیا جبرئیل علیہ السلام نے
حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ اللہ تعالے نے فرمایا۔ اور بعضون نے لکھا ہے

کہ ثُمَّ دَنٰی کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از روے مرتبہ مقرب بارگاہ الٰہی ہوئے۔ فَتَدَلّٰی یعنے آپنے فروتنی سے سجدہ کیا۔ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ پس پونہچے بہت نزدیک بمقدار فاصلہ دو کمانون کے یا اس سے بھی کم۔ اور یہ کنایہ ہے زیادہ تر قربت کا جو بطور مثال کے بیان ہوا۔ اسواسطے کہ عرب کے بڑے آدمیون کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کوئی عہد و پیمان مستحکم کرنا چاہتے تھے تو اپنی اپنی کمان دونون عہد کرنے والے لاتے تھے اور ایک دوسرے سے ملا کے دونون قبضے پکڑ کے ایکبار کمان کھینچکر باتفاق ایک تیر اوس سے پھینکتے تھے جس سے مطلب یہ تھا کہ اون دونون میں ایسا کامل اتحاد ہوگیا کہ ایک کا راضی یا ناراض ہونا دوسرے کی رضا یا غیر رضا کا باعث ہوگا پس اس آیت شریف کے ایسے ہی معنے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربت اور محبت باری تعالے سے اس درجہ بڑھی ہوئی ہے کہ جو آپکا مقبول ہے وہ اللہ کا مقبول ہے اور جو آپکے نزدیک مردود ہے وہ حق تعالے کے نزدیک مردود ہے۔ اسی طرح سے حضرات محققین و مفسرین نے اس آیت شریف کے بہت سے معنے بیان فرمائے ہین۔ جو بیان بوجہ اختصار نہین لکھے گئے اب رہا یہ امر کہ وحی کی اللہ تعالے نے اپنے بندے پر جو وحی کی۔ اسمین علما کا اختلاف ہے بعضے لکھتے ہین کہ اس ستر پوشیدہ کو یونہین چھوڑ دینا بہتر ہے اور بعض فرماتے ہین کہ جو کچھ احادیث یا اقوال صحابہؓ سے معلوم ہوا ہے اوسکے ظاہر کرنے مین کچھ قباحت نہین اور اس بارے بہت کثرت سے روایتین وارد ہوئی ہین مگر بیان بخوف طوالت صرف تین قولون پر اختصار کیا جاتا ہے۔ ایک یہ کہ حق تعالے نے فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپکے اور میرے سوا جو کچھ ہے وہ مین نے آپکے لیے پیدا کیا۔ آپنے جواب دیا کہ اے پروردگار میرے اور تیرے سوا جو کچھ ہے وہ مین نے تیرے لیے چھوڑا۔ دوسرے یہ کہ حق تعالے نے فرمایا کہ اے میرے حبیب آپکی امت میری عبادت بھی کرتی ہے اور گناہ بھی دونو مسے سرزد ہوتے ہین اور اطاعت و عبادت اونکی میری رضا سے ہے اور معصیت و گناہ میری قضا سے

پس جو کچھ میری رضا سے ہے اوسے قبول کرونگا اگرچہ کم ہو اور جو کچھ میری قضا سے
ہے اوس سے درگذر کرونگا اگرچہ بہت ہو- تیسرے یہ کہ حق تعالےٰ نے نماز پنجگانہ فرض
کی اور اوسکی وجہ سے آپکی امت کے ہیے ثواب زیادہ کیے- چوتھے یہ کہ فرمایا حق تعالےٰ
نے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہشت حرام ہے تمام انبیا پر جب تک کہ آپ داخل بہشت
ہوں اور حرام ہو سب امتوں پر جب تک کہ آپکی امت داخل بہشت ہو- پانچویں یہ کہ فرمایا
حق تعالےٰ نے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپکی امت کو مین نے بہت مال نہین دیا اسلیے کہ
روز قیامت اونکو زیادہ حساب نہ دینا ہو- اور مرگ مفاجات سے بچایا تا کہ بے توبہ نہ مرین
اور سب امتوں کے بعد پیدا کیا تا کہ قبر مین مکث طویل ہو- چھٹے یہ کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ
اپنا دل دنیا سے متعلق نرکھیے کہ آپکو اسواسطے نہین پیدا کیا- ساتوین یہ کہ حق تعالےٰ نے آپ سے
پوچھا کہ میرے ہیے آپ کیا تحفہ لائے ہین آپنے عرض کی کہ دو قبضے ایک مین تقصیر طاعات
امت اور دوسرے مین جفاو معصیت امت- اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ تقصیر طاعت اُمت
مین مُے اپنی رحمت سے بخشی اور جفاو معصیت امت آپکی شفاعت سے- علاوہ اسکے
اس بارے مین بہت اقوال ہین- اب اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کی نسبت فرماتا ہے
کہ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ جھوٹ نہین کہا دل نے جو دیکھا- یعنے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دلنے جھوٹ نہین کہا جو کچھ دیکھا- اور یہ دیکھی ہوئی شی موافق پہلے
قول کے جبرئیل علیہ السلام ہین اور بمطابق دوسرے قول کے اللہ تعالےٰ جل شانہ ہے
اور اکثر صحابہ اسی امر پر متفق ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین اللہ
جل شانہ کو دیکھا- اور ایک جماعت علما اس بات پر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے دل کو بینائی مرحمت کی اور آپنے دیدۂ دل سے حق تعالےٰ کو مشاہدہ کیا
لکھا ہے کہ جب آپنے قدم بساط انبساط قدم پر رکھا تن خدمت مین دل قربت مین جان مشاہدے
مین سر مواصلت مین مصروف ہوا حس بصر اور سمع ظاہر بیکار رہی- سلام ملک علام

بیواسطہ سمع مبارک مین پونہچا - پردۂ بُعدیت درمیان سے اوٹھا - نور ربوبیت نے حجابات کو خرق کیا وجود باجود آپکا سراپا آئینہ بنا اور دل نے آئینے مین مشاہدۂ جمال لایزال کیا۔ اب حق تعالے کافرون سے فرماتا ہے کہ باوجود ان سب سچی باتون کے اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ○ اب تم کیا اوس سے جھگڑتے ہو اوسپر جو اوسنے دیکھا - یعنے کیا تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جھگڑا کرتے ہو اوسمین جو اونھون نے شب معراج مین دیکھا اور وہ جھگڑا یہ تھا کہ کفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کی تعریف اور اپنے قافلے کا حال پوچھتے تھے - اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ○ اور اوسنے اوسکو دیکھا ہے ایک دوسرے اُتارے مین - یعنے بیشک دیکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلی پر دوسری بار عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ○ پرلی حد کی بیری پاس - یعنے سدرۃ المنتہی کے قریب - اور وہ ایک درخت ہے کہ مخلوقات کا علم اوسی تک ختم ہوتا ہے اور اونکے عمل بھی وہین تک جاتے ہین - اوس سے آگے کسی کا گذر نہین - اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کو دوسری بار دیکھا جب آپ سدرۃ المنتہی کے قریب پونہچے اور آپنے فرمایا بھی ہے کہ مین نے شب معراج مین دیدۂ دل سے اللہ تعالے کو دوبار دیکھا - عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ○ اوسکے پاس ہے بہشت رہنے کی - یعنے سدرۃ المنتہی کے پاس وہ بہشت ہے جو متقیون کے رہنے کی جگہ ہے - اور یہ آپنے اوسوقت دیکھا اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ○ جب چھا رہا تھا اوس بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا - یعنے اوس درخت پر کثرت سے فرشتے جمع تھے یہانتک کے اوسکا ہر پتہ فرشتون کی کثرت سے ڈھکا ہوا تھا - اور وہ فرشتے مثل زرین پروانون کے نہایت روشن اور درخشان اسقدر تھے کہ اونکا علم سوائے باری تعالے کے کسی کو نہین - یا وہ اللہ تعالے کا نور تھا جسنے اوس درخت کو چھپا لیا تھا - مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ بہکی نہین

نگاہ اور حد سے نہین بڑھی۔ یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ داہنے بائین کسی طرف نہین پھری اور نہ اوس حد سے بڑھی جو دیکھنے کے لیے مقرر تھی۔ اس آیت مین اللہ تعالے نے آپکے حسن ادب اور علو ہمت کو بیان فرمایا ہے کہ شب معراج مین جملہ کائنات مین سے کسی شے کی طرف آپنے توجہ نفرمائی اور سوا مشاہدہ جمال بے مثال خداے لایزال کے دیدۂ دل سے کسی کو نہ دیکھا۔ ؎ جز دوست حبیب کچھ نہ دیکھا + عالم کا عجیب کچھ نہ دیکھا۔ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ○ بیشک دیکھے اوسنے اپنے رب کے بڑے نمونے۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین اپنے پروردگار کی قدرت کاملہ کی بڑی بڑی نشانیان دیکھین۔ جیسے سدرۃ المنتہی اور عرش وکرسی اور جبرئیل علیہ السلام کہ اونکے ساتھ چھ لاکھ فرشتے تھے اور سوا اسکے اور عجائبات ملکی اور ملکوتی ملاحظہ فرمائے۔ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ○ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ○ بھلا تم دیکھو تو لات اور عزّیٰ اور منات تیسرا بھلا یعنے تم دیکھو تو کہ لات اور عزّیٰ اور منات یہ سب وہ کر سکتے ہین جو اللہ تعالے نے کیا ہے۔ لات بنی ثقیف کا ایک بت تھا طائف مین۔ اور بعضے کہتے ہین کہ قریش کا بت تھا نخلے مین۔ اور عزّیٰ ایک درخت تھا کہ بنی غطفان اوسے پوجتے تھے۔ اور منات ایک پتھر تھا کہ ہذیل اور خزاعہ کے لوگ اوسکا طواف کرتے تھے۔ یا ایک بت تھا کہ بنی کعب اوسے پوجتے تھے۔ اور کفار اعتقاد رکھتے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک جن ہے اور جنون اور فرشتون کو معاذ اللہ خدا کی بیٹیان سمجھتے تھے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ○ کیا تمکو بیٹے اور اوسکو بیٹیان۔ یعنے کیا تمہارے لیے بیٹے ہین اور اللہ تعالے کے لیے بیٹیان تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ○ تو تو یہ بانٹنا ہے بھونڈا یعنے یہ تقسیم کہ تمہارے لیے بیٹے ہین اور خدا کے لیے بیٹیان نہایت خراب اور نادرست ہے۔ کیونکہ جو شے اپنے لیے باعث ننگ وعار سمجھتے ہو اوسکی

نسبت اپنے خالق و مالک کی طرف کرتے ہو۔ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ یہ سب نام ہین جو رکھ لیے ہین تمنے اور تمہارے باپ دادون نے۔ یعنے دراصل تمہارے بت کوئی چیز نہین ہین صرف تمنے اور تمہارے باپ دادون نے اونکے نام گھڑ لیے ہین۔ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اللہ نے نہین اوتاری اونکی کوئی سند۔ یعنے اللہ تعالے نے اونکی عبادت کے لیے کوئی سند نہین اوتاری۔ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ نری اٹکل پر چلتے ہین اور جو جیون کے چاؤ ہین یعنے مشرکین بتون کی عبادت مین جو پیروی کرتے ہین وہ صرف اونکے وہم و گمان کے باعث سے ہے کیونکہ اونہون نے اپنے وہم باطل سے سمجھ رکھا ہے کہ اونکے عمل حق ہین۔ وہ اپنے نفس کی خواہشون کے موافق چلتے ہین اور اوسی کی پیروی کرتے ہین یا جو شیطان اونکے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے اوسکے کاربند ہوتے ہین۔ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ اور پونہچی اونکو اونکے رب سے راہ کی سوجھ۔ یعنے اللہ تعالے نے اونکی ہدایت کے لیے اپنے رسول بھیجا اور اپنی کتاب اوتاری۔ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ کہین آدمی کو ملتا ہے جو چاہے۔ یعنے کفار جو بتون کی شفاعت کی تمنا کرتے ہین یا نبوت کے بارے مین کہتے ہین کہ فلان فلان اشخاص کو کیون نہوئی۔ یہ اونکے کہنے اور آرزو کرنے سے اونکو حاصل نہین ہو سکتا۔ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝ سو اللہ کے ہاتھ ہے وہ جہان اور یہ جہان۔ یعنے دنیا و آخرت کا مالک اللہ ہی ہے اور سب اوسی کے اختیار مین ہے جو چاہے وہ کرے اور جسے جو چاہے وہ دے کوئی اوسے روکنے کی قدرت نہین رکھتا۔ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ اور بہت فرشتے ہین آسمانون مین کہ کافر اونسے امید شفاعت رکھتے ہین لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا کام نہین آتی اونکی سفارش کچھ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝ مگر جب حکم دے اللہ جسکے واسطے چاہے اور پسند کرے۔ یعنے اللہ تعالے

اسکی شفاعت پسند کرے یا جسکے لیے شفاعت کا حکم دے اوسی کی شفاعت قبول ہوتی ہے خواہ وہ فرشتہ ہو یا انسان - اوسکے سوا دوسرے کی شفاعت کام نہ آئے گی - اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ○ جو لوگ یقین نہین رکھتے پچھلے گھر کا وہ نام رکھتے ہین فرشتون کے زنانے نام - یعنے کہتے ہین کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین - وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اور اونکو اوسکی کچھ خبر نہین - یعنے فرشتون کو جو عورتین کہتے ہین وہ اپنے دلسے کہتے ہین اور اصل مین کچھ جانتے نہین - اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ نرے اٹکل پر چلتے ہین - یعنے صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہین - وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ اور اٹکل کام نہ آئے ٹھیک بات مین کچھ - یعنے حق بات بغیر علم کے پانا مشکل ہے اور حقائق کے پہچاننے مین گمان کا کچھ اعتبار نہین - فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا سو تو دھیان نکر اوسپر جو منہ موڑے ہماری یاد سے - یعنے جو قرآن سے پھرے آپ اوس سے منہ پھیر لیجیے - وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ اور کچھ نچاہے مگر دنیا کا جینا - یعنے کافر سواے زندگانی دنیا کے اور کچھ اپنے عمل نہین چاہتے - ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ یہین تک پونہچی اونکی سمجھ - یعنے اونکے نزدیک بڑا علم اور بڑی سمجھ دنیا کی محبت اور اوسکا اختیار کرنا ہے اور وہ اس سے تجاوز نہین کر سکتے - اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ○ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے اوسے جو بہکا اوسکی راہ سے اور وہی خوب جانتا ہے اوسے جو آیا راہ پر - یعنے جو دین اسلام سے پھرا اور جسنے راہ حق پائی ہر ایک کو اللہ تعالے خوب جانتا ہے اور جزا دیگا ہر ایک کو اوسکے لائق - وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ اور اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین - یعنے آسمانون کی موجودات علوی اور زمین کی مخلوقات سفلی کا مالک اللہ تعالے ہے جو جزا و سزا دینے

پر قادر ہے پس جمع کریگا وہ سب کو قیامت کے دن لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا
بِمَا عَمِلُوا تا وہ بدلا دیوے برائی والون کو اونکے کیے کا۔ یعنے جزا دے اللہ تعالے
کافرون کو اونکے برے کامون کی دوزخ کیونکہ وہ اوس سے منکر تھے۔ وَيَجْزِيَ
الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى اور بدلا دے بھلائی والون کو بھلائی سے۔ یعنے
جزا دے نیک کام کرنے والون کو جو توحید کے قائل ہوئے اچھی جزا جو بہشت ہے۔
الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ جو لوگ بچتے
ہین بڑے گناہون سے اور بے حیائی کے کامون سے مگر کچھ آلودگی۔ یعنے جو لوگ کہ
گناہ کبیرہ سے بچتے ہین اور بیحیائی کی باتون زنا وغیرہ سے پرہیز کرتے ہین اگر چھوٹے
گناہ اونسے سرزد ہون یا دل مین چھوٹے گناہ کا خیال آئے اور کرین نہین تو یہ معاف ہے
إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بیشک تیرے رب کی بخشش مین سمائی ہے۔ یعنے
آپکا پروردگار بڑا بخشنے والا ہے اور اوسکی بخشش سب گناہگارون کو پہونچتی ہے۔ هُوَ أَعْلَمُ
بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وہ تمکو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تمکو زمین سے
یعنے پروردگار عالم تمہارا حال خوب جانتا ہے جب سے کہ اوسنے تمہاری پیدائش کی
ابتدا کی اور تمہارے باپ آدم کو خاک سے پیدا کیا۔ اور اوسنے اوسی وقت سے تمہارے
احوال اور افعال و اقوال جان لیے ہین۔ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ
أُمَّهَاتِكُمْ اور جب تم بچے تھے ماں کے پیٹ مین۔ یعنے وہ واقف ہے تمہاری
حالت سے جب تم اپنی ماؤن کے پیٹون مین بچے تھے۔ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ
پس مت بولو اپنی ستھرائیان۔ یعنے اپنے نفسون کی خوبیان اور تعریفین نہ بیان کرو۔
لکھا ہے کہ یہود کا کوئی لڑکا مر جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ وہ صدیق ہے۔ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات سُنی تو فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین۔ اور کوئی بچہ ماں کے پیٹ
مین نہین ہے جو دو باتون سے خالی ہو۔ پس یا تو وہ سعید ہو اور یا شقی ہو اور اسکا

حال سواے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کو معلوم نہین - اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہارے حال کو ابتداے آفرینش سے اور اوسوقت سے جب تم ماؤن کے پیٹ مین بچے تھے - اور ایک روایت مین ہے کہ بعضے لوگ یون کہتے تھے کہ نماز اور روزہ اور حج ہمارا ہے پس حکم ہوا کہ اپنی تعریف نکرو هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ وہ خوب جانتا ہے اوسکو جو بچ چلا - یعنے اللہ تعالیٰ خوب واقف ہو اوس شخص سے جو پرہیزگاری اور تقوے سے چلتا ہے اور خلوص دلی سے اچھے عمل کرتا ہے - لکھا ہو کہ ولید بن مغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر آپکی باتین سُنا کرتا تھا مشرکین اوسکے اس حال سے واقف ہو کے طعنے دینے لگے کہ اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گیا اور گمراہ ہوگیا اوسنے جواب دیا کہ پھر مین کیا کرون عذاب الٰہی سے ڈرتا ہون - اونمین سے ایک کافر بولا کہ مجھے اتنا مال دو تو مین تمپر جو عذاب آئیگا اوسے اوٹھا لونگا ولید نے اوس سے شرط کر کے مال معینہ مین سے تھوڑا اوسے دیا اور باقی کے دینے مین بخل کرنے لگا پس آیت نازل ہوئی اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝ بھلا تو نے دیکھا اوسے جس نے منہ پھیرا یعنے پیروی حق سے پھر گیا - وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝ اور لایا تھوڑا اور سخت نکلا - یعنے تھوڑا سا ایمان لانے لگا تھا کہ پھر اوسکا دل سخت ہوگیا - یا یہ کہ اوسنے تھوڑی سی رشوت دی عذاب اوٹھانے کے لیے اور باقی کے دینے سے باز رہا - اور بخل وجہل دونون اختیار کیے - اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝ کیا اوسکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ دیکھتا ہے - یعنے کیا وہ علم علم غیب سے واقف ہے جو سمجھتا ہے کہ اوسکا دوست مال لے کے اوسپر سے عذاب اوٹھالیگا - اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ۝ کیا اوسکو خبر نہین پہنچی اوسکی جو ہے صحیفون مین موسیٰ کے اور ابراہیم کے جس نے پورا اُتارا - یعنے کیا ولید اون باتون سے آگاہ نہین جو توریت مین اور حضرت

ع ۲

ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون مین ہین - اور وَفّٰی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف ہے
کہ آپنے وفا کی اور جان و مال و اولاد راہ خدا پر دینے مین مستعد رہے - اور وہ باتین
جو توریت اور صحف ابراہیم مین مذکور ہوئین یہ ہین - اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ۝ کہ اوٹھاتا نہین اوٹھانے والا بوجھ کسی دوسرے کا - یعنے کوئی نفس
کسی دوسرے نفس کا بار گناہ اوٹھا نہین سکتا - پہر ولید کیونکر اپنا بار دوسرے کے
سپرد کرتا ہے - وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ اور یہ کہ آدمی کو وہی
ملتا ہے جو کمایا - یعنے دوسرے یہ کہ انسان کے لیے اوسیقدر ثواب ہے جسقدر وہ اچھے
کامون مین کوشش کرے - کیونکہ جسطرح سے ایک دوسرے کے بدلے گرفتار عذاب
نہین ہوتا اسیطرح ایک کا ثواب دوسرے کو نہین مل سکتا - بعض نے لکھا ہے کہ یہ
آیت منسوخ ہے - وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ اور یہ کہ اوسکی کمائی اوسکو
دکھانی ہے - یعنے وہ عمل جنہین اوسنے کوشش کی ہے میزان عدالت مین قیامت کے روز
دیکھے جائینگے - ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝ پہر اوسکو بدلا دینا ہے اوسکا پورا بدلا
یعنے اگر عمل نیک کیے ہین تو جزاے نیک ورنہ سزاے بد اوسے دیجائیگی وَاَنَّ اِلٰى
رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ اور یہ کہ تیرے رب تک پہونچنا ہے تمام مخلوقات کو - وَاَنَّهٗ هُوَ
اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ اور یہ کہ وہی ہے ہنساتا اور رولاتا - یعنے ایماندارون کو جنت
کے وعدے سے خوش کرتا ہے اور منکرون کو دوزخ کی وعید سے غمگین کرتا ہے وَاَنَّهٗ
هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا - یعنے مارنے اور جلانے پر
قادر ہے - مارتا ہے وقت اجل کے دنیا مین اور جلاتا ہے قبر مین - وَاَنَّهٗ خَلَقَ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اور یہ کہ اوسنے بنایا جوڑا نر اور مادہ یعنے
منجملہ صحف موسیٰ اور صحف ابراہیم کی باتون کے یہ بھی ہے کہ اوسنے پیدا کیا انسان کو دو
قسم یعنے نر اور مادہ - مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ ایک بوند سے جب ٹپکائی یعنے

ایک قطرۂ منی سے جب وہ رحم مین ٹپکتا ہے انسان کا جوڑہ یعنے مرد اور عورت پیدا ہوتے
ہین۔ حضرت آدم اور حوا علیہم السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اس سے مستثنےٰ ہین۔
وَاَنَّ عَلَیۡہِ النَّشۡاَۃَ الۡاُخۡرٰی ۙ﴿۴۷﴾ اور یہ کہ اوسپر لازم ہے دوسرا اوٹھانا یعنے
قیامت مین اللہ تعالےٰ دوبارہ اوٹھائیگا۔ وَاَنَّہٗ ہُوَ اَغۡنٰی وَ اَقۡنٰی ﴿ۙ۴۸﴾ اور یہ کہ
اوسنے دولت دی اور پونجی۔ یعنے وہی اللہ تعالےٰ ایسا ہے جو مال و دولت دیکے
غنی کر دیتا ہے اور ہر طرح کی پونجی دیتا ہے جیسے چار پائے مال و متاع وغیرہ۔ یا بباعث
قناعت کے غنی اور بے پروا کر دیتا ہے تمام اشیا سے اور اوسی پر راضی رکھتا ہے۔
وَاَنَّہٗ ہُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰی ﴿ۙ۴۹﴾ اور یہ کہ وہی ہے رب شعرا کا یعنے شعرا کا پیدا
کرنے والا بھی وہی ہے۔ اور شعرا ایک ستارے کا نام ہے۔ جسے بعضے لوگ پوجتے تھے
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین بھی ایک شخص ابو کبشہ نامے شعرا کی پرستش
کرتا تھا اور بتون کے پوجنے مین قریش سے مخالفت رکھتا تھا۔ اسی باعث سے جناب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو قریش کے لوگ ابن ابی کبشہ کہتے تھے۔ اور شعرا
دو ستارے ہین ایک کو غمیصا کہتے ہین وہ شامیہ ہے اور دوسرے کو عبورا کہتے ہین وہ
یمانیہ ہے اور یہان یہی ستارہ مراد ہے۔ وَاَنَّہٗۤ اَہۡلَکَ عَادَۨا الۡاُوۡلٰی ﴿ۙ۵۰﴾
اور یہ کہ اوسنے کھپا دیے عاد اگلے۔ یعنے یہ کہ اللہ تعالےٰ نے ہلاک کیا پہلی قوم عاد کو۔
جو حضرت ہود علیہ السلام کی امت تھی۔ اور جب وہ قوم ہلاک ہوئی تو اوسوقت اوتھین
ہین کی ایک قوم جو بنو لقیم کہلاتی تھی مکۂ معظمہ مین مقیم تھی وہ ہلاکت سے بچی۔ لیکن اونسے
بھی اونکے بعد کفر ظاہر کیا اور یہ عاد اُخری یعنے عاد کی دوسری قوم کہلاتی تھی وَ ثَمُوۡدَا
فَمَاۤ اَبۡقٰی ﴿ۙ۵۱﴾ اور ثمود پھر باقی نہ چھوڑا۔ یعنے ہلاک کیا قوم ثمود کو اور باقی نہ چھوڑا
اونمین سے کسی کو۔ وَ قَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اور نوح کی قوم پہلے اس سے
یعنے ہلاک کیا اللہ تعالےٰ نے قوم نوح علیہ السلام کو عاد اور ثمود کی قوم سے پہلے

اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ وہ تو تھی اور بھی ظالم شریر۔ یعنے نوح کی قوم کے لوگ بڑے ظالم سرکش شرک وعداوت مین حد سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور اونہون نے حضرت نوح علیہ السلام کو بڑے صدمے اور سخت رنج دیے تھے اور باوجود گذرنے عرصہ نوسو پچاس برس کے کچھہ تھوڑے سے ایمان لائے تھے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ اور اُلٹی بستی کو ٹپکا۔ یعنے شہر سنان کو جو قوم لوط علیہ السلام کا مسکن تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکم خدا اوٹھا کے ٹپک دیا اور اولٹ پلٹ کر ڈالا۔ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ پھر اوسپر چھایا جو چھایا۔ یعنے نشان کیے ہوئے پتھرون کا مینہ اوس شہر پر اس شدت سے برسا کہ سارا شہر اون پتھرون سے ڈہک گیا اور ایسا نیست ونابود ہو گیا کہ نشان تک باقی نرہا۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ اب تو کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاویگا۔ یعنے پروردگار عالم کی نعمتون مین سے تو کس کس نعمت کو جھٹلائے گا اور کس کس مین شک و شبہ کریگا اور کہان تک جھگڑیگا اوسکی نعمتین لاتعد ولاتحصے ہین۔ مفسرین لکھتے ہین کہ اس آیت مین ولید ابن مغیرہ کی طرف خطاب ہے۔ یا ہر ایک اسکا مخاطب ہے اور سعد و ذات مین جو کچھہ ہے اوسے اللہ تعالےٰ نے نعمت اس لیے فرمایا کہ اسمین عبرت اور نصیحت ہے اولی الابصار کے لیے۔ اور انبیا علیہم السلام کے دشمنون سے انتقام لینے کا تذکرہ بھی ضمناً اسمین موجود ہے۔ جو سرور عالم حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کے لیے باعث تسکین وتسلی اور مومنین کے دلون کے واسطے سبب تقویت واطمینان ہے۔ اب اللہ تعالےٰ اپنے رسول اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین فرماتا ہے کہ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ یہ ایک ڈر سنانے والا ہے پہلے سنانے والون مین کا۔ یعنے یہ پیغمبر کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین ایک ڈرانے والے رسول اون

پیغمبر ہین اگلے پیغمبرون مین سے اور جسطرح وہ عذاب خدا سے ڈراتے تھے اوسی طرح یہ بھی ڈراتے اور سمجھاتے ہین اور جو کچھ پہلے پیغمبر کہتے تھے وہی یہ بھی کہتے ہین۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ○ آپونہچی آنے والی۔ یعنے قیامت قریب آئی۔ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ○ کوئی نہین اوسکو اللہ کے سوا کھول دکھانے والا یعنے قیامت کے آنے کا وقت سواے پروردگار عالم کے کسی دوسرے کو معلوم نہین اور نہ سواے خداے تعالے کے کوئی اوس وقت کا ظاہر کرنے والا ہے۔ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ○ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ یعنے کیا اس کلام پاک سے کہ قرآن شریف ہے تم تعجب کرتے ہو۔ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ○ اور ہنستے ہو اور روتے نہین۔ یعنے مسخرے پن سے ہنستے ہو اور اوس کے خوف سے جو اوس کے منکرون کے لیے ہے روتے نہین۔ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ○ اور تم کھیل کرتے ہو۔ یعنے تم لہو و لعب مین پڑے ہوئے ہو یا غفلت مین ہو اوس سے یا گانے والے ہو۔ لکھا ہے کہ کفار قرآن پڑھنے کے وقت گانے بجانے لگتے تھے یا غل شور مچاتے اور کھیلتے تھے تاکہ لوگون کو قرآن پاک کے سننے سے باز رکھین اور اونکو دوسری طرف مشغول کرین۔ پس اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم اسے ہنسی اور کھیل نہ سمجھو مسخرے پن سے باز آؤ اور وعید کے خوف سے روؤ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ○ سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی۔ یعنے سجدہ کرو خداوند عالم کو اور اوسی کی عبادت کرو۔ معبودان باطلہ کی پرستش سے باز آؤ۔ لکھا ہے کہ سجدے کی سورتون مین سے پہلے یہی سورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی پس آپنے سجدہ کیا اور مومن و مشرک اور جن و انسان سب نے سجدہ کیا۔ اس سجدے کو سجدۂ عبادت لکھا ہے اسواسطے کہ حکم خداے تعالے عبادت کے لیے اس سجدے سے متصل ہے فقط

سجدہ

تمت



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُورَۃُ الرَّحمٰنِ مکیۃ وھی ثمان وسبعون آیۃ وثلث رکوعات

سورۂ رحمٰن مکے مین اُتری - اسمین چھہتّر آیتین اور بقول بعضے اٹھتر آیتین اور تین سو اکاون کلمے اور ایک ہزار چھہ سو چھتیس حرف اور تین رکوع ہین - اسکے فضائل مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہین کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر چیز کے لیے ایک عروس ہے اور قرآن کی عروس سورۂ رحمٰن ہے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین - مراد عروس سے زینت اور حسن وجمال ہے - اور اس سورت مین چونکہ دینی اور دنیوی نعمتون اور اوصاف حور عین کا مذکور ہے اس باعث سے یہ عروس یعنے زینت قرآن ہی اور حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رحمٰن پڑھی پھر فرمایا کیا باعث ہے کہ مین تم لوگون کو خاموش دیکھتا ہون اور حال یہ ہے کہ جن بہتر ہین تم سے جواب دینے مین - نہین پہونچتا ہون مین اللہ تعالے کے قول فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر مگر وہ کہتے ہین وَمَا بِشَیۡءٍ مِّنۡ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الۡحَمۡدُ یعنے اے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہین جھٹلاتے ہین - پس تیرے ہی لیے ہر حمد اور شکر - اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

کہ فرمایا رسول اکرم حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھتا رہیگا حق تعالےٰ اوسے اپنی رحمت اور نعمت سے دین و دنیا مین سرفراز کریگا۔ اس سورت شریف کی شان نزول مین وارد ہے کہ جب حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے کافرون کو رحمٰن کے نام پاک سے خبر دی تو وہ کہنے لگے ہم رحمان کو نہین پہچانتے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہ سورت نازل کی۔ اور بعض کا یہ قول ہے کہ کفار مکہ طعن کرتے تھے کہ فلان فلان شخص آنحضرت کو قرآن سکھاتے ہین پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ رحمٰن نے سکھایا قرآن یعنے خداے مہربان نے اپنے حبیب کو قرآن پاک سکھایا ہے نہ اور کسی نے۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ بنایا آدمی پھر سکھائی اوسکو بات۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے جنس انسان کو پیدا کر کے طریقۂ بیان اوسے سکھا دیا تا کہ اپنے دلی مقاصد زبان یا قلم سے ظاہر کرے۔ یا یہ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے علم اسما اونھین سکھا دیا۔ یا یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا اوسکا علم آپکو عطا کیا۔ جیسا کہ حدیث عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ سے ظاہر ہے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ سورج اور چاند کو ایک ایک حساب ہے۔ یعنے چاند اور سورج ایک حساب معین سے چلتے ہین جسطور پر کہ حق تعالےٰ نے اونکی سیر کے واسطے برُوج اور منزلین مقرر کر دی ہین۔ اور اونکی انھین روشون کے باعث سے فصلین بدلتی ہین اور وقت پہچانے جاتے ہین۔ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ اور جھاڑ اور درخت لگے ہین سجدے مین۔ یعنے وہ بیل بوٹے جو زمین پر پھیلتے ہین اور وہ درخت جو سیدھے اور بلند ہوتے ہین۔ یہ سب اپنی طبیعت اور خوشی سے پروردگار عالم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہین۔ لیکن ہم لوگ اوس سے واقف نہین جیسے کہ اونکی تسبیح سے واقف نہین ہین۔ چنانچہ ہماری ناواقفیت اس آیت

سے بخوبی ظاہر ہے کہ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۔ یا سجدہ اونکا سلئے کے
ذریعے سے ہے۔ وَالسَّمَاۗءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اور آسمان کو اونچا
کیا اور رکھی ترازو۔ یعنے رحمٰن نے آسمان کو بقدر مسافت پانسو برس کی راہ کے زمین سے
بلند کیا اور ترازو عدل کی پیدا کرکے مخلوقات کو اوس سے خبردار کردیا۔ اَلَّا تَطْغَوْا
فِي الْمِيْزَانِ ۝ کہ مت زیادتی کرو ترازو مین۔ لین دین کے وقت بلکہ عدل سے
چلو اور معاملہ سچا اور صاف رکھو۔ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا
الْمِيْزَانَ ۝ اور سیدھی ترازو تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول۔ یعنے لین دین
مین کم نہ تولو بلکہ عدل و انصاف سے چلو۔ یہ تاکید اسلیے ہے کہ فردائے قیامت جب
ترازو کھڑی ہو تو شرمندہ نہون۔ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ اور زمین کو رکھا
واسطے خلق کے۔ یعنے زمین کو پانی پر بچھا دیا تاکہ آدمی اوسمین رہین۔ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ اوسمین میوہ ہے اور کھجورین جنکے میوے پر غلاف
ہے۔ یعنے زمین مین طرح بطرح کے میوے ہین اور کھجورین ہین خوشہ دار۔ میوون مین
کھجورون کی تخصیص اوسکی فضیلت کے باعث سے ہے یا اسوجہ سے کہ انسان سے
اوسکو مشابہت ہے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ اور اناج جسکے ساتھ بھس
ہے اور پھول خوشبو۔ یعنے زمین مین اناج ہے جو بھس سے نکلتا ہے جیسے گیہون جو
وغیرہ اور زمین مین پھول ہین خوشبودار جنکی مہک سے دماغ معطر ہوتا اور غم دور ہوتا ہے
خلاصہ یہ کہ زمین مین بہت سی نعمتین اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون کے لیے پیدا کی
ہین جو کھانے اور سونگھنے سے عجب لطف دیتی ہین۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونون۔ یعنے اے جن و انسان یہ نعمتین جو
تمہارے رب کی بیان ہوئین انمین سے کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور کس کس سے
انکار کرو گے اور کہو گے کہ اوسکی طرف سے نہین ہے۔ واضح ہو کہ اس سورت مین

یہ آیت اکتیس[۳۱] بار آئی ہے اور باعث تکرار یہ ہے کہ اس سورت میں اللہ تعالے کی نعمتون کا بہت ذکر ہے اور ہر نعمت کے بیان کے بعد یہ آیت ہے تاکہ پڑھنے والے اور سننے والے اللہ تعالے کی نعمتون کی کثرت سے آگاہ ہون اور خواب غفلت سے چونکین۔
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ۝ بنایا آدمی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے جیسے ٹھیکرا۔ یعنے وہ رحمن ایسا ہے جسنے پیدا کیا انسانون کے باپ یعنے آدم علیہ السلام کو ایک خشک مٹی سے جو مثل ٹھیکرے کی کھنکھناہٹ کی آواز دیتی تھی۔ وَ خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۝ اور بنایا جان کو آگ کے شعلے سے۔ یعنے پیدا کیا جان کو جو جنون کا باپ ہے آگ کے شعلے سے جسمین دہوان نہین ہوتا ہے۔ اور مارج کہتے ہین اوس آگ کو جو ہوا سے ملی ہو اور طین کہتے ہین اوس مٹی کو جسمین پانی آمیز ہو۔ پس جن آگ وہوا سے پیدا کیے گئے اور آدم مٹی اور پانی سے۔ اور جسطرح رحم مین قطرۂ منی پڑنے سے انسان پیدا ہوتا ہے اسی طرح رحم مین ہوا داخل ہونے سے جن پیدا ہوتے ہین۔ اور جن آدم کی پیدایش سے سات ہزار برس پہلے پیدا کیے گئے۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونون اے جنون اور آدمیون۔ کیونکہ اوسنے تم دونون کو مٹی اور آگ سے پیدا کیا اور حیات عنایت فرمائی۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ۝ مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا۔ یعنے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین ہین اور اسیطرح دو مغرب ہین۔ اور ان مشرقون اور مغربون کے مختلف ہونے سے بہت فائدے ہین فصلین بدلتی ہین اور نئی نئی چیزین پیدا ہوتی ہین۔ علاوہ اسکے آفتاب کا طلوع ہونا سبب طلب معیشت ہی اور اوسکا غروب ہونا باعث آرام وراحت فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونو اے جن وانسان۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ۝ چلائے دو دریا بہم چلتے۔ یعنے جاری کیے رحمن نے دو دریا ایک شیرین اور ایک تلخ

کہ اوسکے حکم سے وہ دونون ایک دوسرے سے ملتے ہین۔ اور وہ فارس و روم کے دو دریا ہین کہ بحر محیط مین دونون ملگئے ہین۔ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ۝ اونمین ہے ایک پردہ زیادتی نہین کرتے۔ یعنے اون دونون دریاؤن کے درمیان قدرتِ خدا سے ایک پردہ ہے کسی زمین یا جزیرے کا کہ اوسکے سبب سے ایک دوسرے سے مل نہین سکتا۔ اور اگر ایک دوسرے سے ملے تو درمیان کی چیز غرق ہو جائے اور فائدے جو اون دریاؤن سے ہین جاتے رہین۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے۔ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ نکلتا ہے اونسے موتی اور مونگا۔ یعنے اون دونون دریاؤن سے موتی اور مونگے نکلتے ہین جنسے تم آرایش کرتے ہو اور فائدے اوٹھاتے ہو اور یہ ظاہری نعمتین ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے۔ اور بعضون نے بیان کیا ہے کہ مراد دو دریاؤن سے زمین و آسمان کے دریا ہین کہ ہر سال ملتے ہین اور ابر درمیانی پردہ ہے کہ زمین کے دریا کو چڑھنے اور آسمان کے دریا کو اوترنے سے روکتا ہے۔ اور دریاے فلک سے جو قطرے دریاے زمین مین گر کر دہانِ صدف مین داخل ہوتے ہین وہ آبدار موتی ہو جاتے ہین۔ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ۝ اور اوسی کے ہین جہاز اونچے کھڑے دریا مین جیسے پہاڑ۔ یعنے بڑے بڑے جہاز جو دریا مین مثل پہاڑ کے نظر آتے ہین اوسی کی قدرت سے چلتے ہین جنسے مخلوقات کے لیے بڑے فائدے ہین کہ بڑی بڑی مسافتین تھوڑے عرصے مین طے ہوتی ہین اور معاملون اور تجارتون کے لیے آمد و رفت آسان ہو جاتی ہے اور یہ بھی پروردگارِ عالم کی بڑی نعمتین ہین۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۝ جو کوئی ہے زمین پر فنا ہونے والا ہے۔ یعنے آخرکار ہر ذی روح کے لیے فنا ہے۔ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ

ع ۱

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ اور رہے گا منہ تیرے رب کا بزرگی اور تعظیم والا یعنے باقی
رہیگی ذات تیرے پروردگار کی جو بزرگی اور عظمت والا ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے کہ اوسنے تمہارے فنا ہونے کی
خبر دیدی تاکہ وہان کے لیے طیار رہو اور اپنے بقا کی اطلاع کردی کہ اوسی کیطرف
رجوع رہو اور اوسکے سوا دوسرے پر بہروسا نہ کرو۔ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ اوس سے مانگتے ہین جو کوئی ہین آسمانون
مین اور زمین مین ہر روز اوسکو ایک دہندا ہے۔ یعنے تمام مخلوقات آسمان وزمین کی
اوس سے ہر روز اور ہر وقت اپنی حاجتین مانگتی رہتی ہے اور وہ ہر ایک کا کام درست
کرنے مین مصروف ہے۔ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ سائل کو دیتا ہے
رنجور کو شاد کرتا ہے بیمار کو صحت بخشتا ہے۔ توبہ کرنے والون کی توبہ قبول کرتا اور اونکے
گناہون کو بخشتا ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب
کی جہٹلاؤ گے اے جنو اور آدمیو۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ ہم جلد فارغ
ہوتے ہین تمہاری طرف اے دو بوجہل قافلو۔ یعنے اے جن وانس ہم تمہارے
حساب کرنے کا جلد قصد کرینگے۔ یہ کلام بطور وعید کے ہے اور ثقلان اسلیے ارشاد ہوا
کہ اہل عرب اشیاے گران قدر وقیمت کو ثقل کہتے ہین اور جن وانسان ہی تکلیف شرعی
گرانبار ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ
گے۔ کہ وہ تہدید بخطاب ہے تاکہ اعمال بد سے بچو اور تعریف بخطاب ہے کہ اوسکے
فضل وکرم کے اُمیدوار رہو۔ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ
تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ اے فرقے جنون کے اور انسانون کے اگر تم سے ہو سکے کہ نکل
بہاگو آسمان اور زمین کے کنارون سے تو نکل بہاگو۔ نہین نکل سکو گے مگر قوت اور غلبے

ہے۔ اور یہ تمکو حاصل نہین۔ یعنے موت کے خوف سے یا پروردگار کے حکم سے اگر بھاگنا چاہتے ہو تو بھاگ جاؤ مگر تم مین یہ قوت نہین کہ بھاگ سکو بلکہ جہان جاؤ گے موت تمہارے ساتھ ہے۔ اور اوس سے بچنے کا کوئی علاج تم نہین کر سکتے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے جنون اور آدمیون۔ باوجودیکہ اوسنے تمکو آگاہ کردیا کہ تم دنیا اور آخرت دونون مین بے بس ہو اور سوائے پروردگار عالم کے تمہارا کوئی یار و مددگار نہین۔ پس اوسی کی طرف متوجہ ہو۔ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۝ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ چھوٹتے ہین تمپر شعلے آگ کے صاف اور دہوان ملے پھر تم بدلا نہین لے سکتے۔ یعنے تم دونون مین سے جو مشرک اور گنہگار ہی اوسپر خالص آگ کے شعلے اور دہوان ملے ہوئے بھیجے جاتے ہین مگر تم ایک دوسرے کی مدد نہین کر سکتے اور نہ عذاب سے بچا سکتے ہو۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور وہ ڈراتا ہے تمکو شعلے اور دہوین سے تاکہ اوسکی نافرمانی نکرو اور اوسی کی عبادت اور بندگی بجالاؤ۔ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَۃً کَالدِّھَانِ ۝ پھر جب پھٹ جاوے آسمان تو ہوجائے گلابی جیسے تیل کی تلچھٹ۔ یعنے جب فرشتون کے اُترنے کے لیے آسمان پھٹیگا تو مثل سرخ نری کے یا روغن زیتون کے ہوجاویگا جو ہر وقت رنگ بدلتا ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور وہ آگاہ کرتا ہے تمکو آسمان کے پھٹنے اور رنگ بدلنے سے تاکہ تم ڈرو اور اوسکی پناہ پکڑو۔ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِہٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ پھر اوسدن پُرسش نہین اوسکے گناہ کی کسی آدمی سے نہ جن سے۔ یعنے اوسدن آدمیون اور جنون کے گناہ اونسے نہ پوچھے جائینگے بلکہ گنہگارون کو علامت سے پہچان لینگے۔ یا قبرون سے نکلتے وقت نہ پوچھین گے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی

جھٹلاؤ گے اے جنو اور آدمیو۔ اور اوسنے تمھین ہول قیامت سے خبردار کردیا تاکہ ایمان اور تقوے پر ثابت رہو اور اوسکے سبب سے نجات پاؤ۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝ پہچانے جائینگے گنہگار اپنے چہرے سے پھر پکڑے جائینگے پیشانی کے بالون اور پاؤن سے۔ یعنے کافر اپنے چہرے کے تغیر سے پہچانے جائینگے اور اونکے چہرے کالے اور آنکھین نیلی اور بشرے سے آثار رنج وغم کے ظاہر ہونگے۔ پھر اونھین پیشانی کے بال پکڑکے کھینچین گے اور کبھی اونکے پاؤن پکڑکے گھسیٹین گے اور سر تلے پاؤن اوپر اوندھے منہ دوزخ مین ڈالینگے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونو اے جن وانسان۔ اور اوسنے تمھین کافرون کی گرفتاری اور خرابی اور دوزخ مین داخل ہونے کی خبر دیدی تاکہ تم اوسنے بچو اور کفر سے ڈرو۔ اور جب کافر دوزخ مین داخل ہونگے فرشتے کہین گے۔ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ یہ دوزخ ہے جسے جھوٹ بتاتے تھے گنہگار۔ اور نہ مانتے تھے۔ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ پھرینگے دوزخی دوزخ مین اور کھولتے پانی مین یعنے جب دوزخ مین زیادہ فریاد کرنے لگین گے تو وہانسے نکالکے کھولتے ہوئے نہایت گرم اور تیز پانی مین ڈالے جائین گے جس سے اونکے جوڑ جوڑ جدا ہوجائینگے۔ اور ہمیشہ اسی طور سے آگ اور کھولتے پانی مین رہین گے۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے جنو اور آدمیو۔ اور اوسنے تمکو دوزخیون کے عذاب سے آگاہ کردیا تاکہ کفر سے بچو اور ایمان لاکے اوس عذاب سے نجات پاؤ۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ اور جو کوئی ڈرتا ہے اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے اوسکے لیے ہین دو بہشتین۔ یعنے جو شخص حسابگاہ مین کھڑے ہونے کے ڈر سے گناہون سے بچیگا اوسکے لیے بہشت عدن اور نعیم ہے۔ اور بعض

وقف لازم

لکھا ہے کہ دو جنتین ملین گی۔ ایک خوف خدا کے باعث سے اور دوسری ترک گناہ کے سبب سے۔ یا ایک خاص ہوگی اللہ تعالے سے ڈرنے والے کے لیے اور دوسری اوسکے خادمون اور متعلقون کے واسطے۔ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونون۔ اور وہ تمہین بتاتا ہے کہ طاعت و عبادت کرنے والے جو خدا سے ڈرتے ہین اونکو دو دو جنتین ملینگی۔ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ جنمین بہت سی ٹہنیان۔ یعنے دو باغ جنمین میوہ دار درخت کثرت سے ہونگے۔ اور ہر درخت مین طرح بطرح کے میوے ہونگے۔ لکھا ہے کہ ان باغون کا عرض و طول سو برس کی راہ کی مسافت کے برابر ہوگا اور اونمین مکانات خوش اسلوب اور میوے مرغوب اور حورین نہایت حسین و خوب ہونگی۔ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے جن اور آدمیو۔ اور وہ تمہین میوے دار درختون سے بھری پری جنتین دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝ اونمین دو چشمے بہتے ہین۔ یعنے اون دونون باغون مین دو چشمے جاری ہین۔ ایک تسنیم اور دوسرا سلسبیل اور معالم مین ہے کہ ایک چشمہ آب صاف کا ہے اور دوسرا شراب لذیذ کا۔ اور ان چشمون مین عمدگی یہ ہے کہ اہل بہشت جہان چاہین اور اپنے مکان کے جس درجے مین قصد کرین وہین پانی ملسکتا ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور اوسنے تمہاری راحت اور لذت کے لیے ایسے عمدہ عمدہ چشمے جاری کیے ہین۔ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ اونمین ہین ہر میوے قسم قسم کے۔ یعنے اون دونون باغون مین دو قسم کے میوے ہین ایک وہ جو دنیا مین دیکھے اور سنے تھے اور دوسرے عجیب و غریب۔ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور وہ اپنے بندون کو انواع و اقسام کے میوے کھلاتا ہے۔ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ

لگے بیٹھے بچھونون پر جنکے استر تافتے کے۔ یعنے وہ لوگ جو پروردگار عالم کے خوف سے گناہون کو چھوڑ طاعت کرنے پر مستعد ہوگئے۔ بہشتون مین تکیے لگائے ہوئے ایسے بچھونون پر بیٹھے ہونگے جنکے استر ریشمی کپڑے کے ہونگے۔ ایک بزرگ سے دریافت کیا گیا کہ جن بچھونون کے استر ریشمی اور عمدہ ہونگے اونکے ابرے کس چیز کے ہونگے فرمایا نور کے۔ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ اور میوہ اون باغون کا جھک رہا یعنے اون جنتون کے میوے ایسے قریب اور نیچے ہونگے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر طور سے اون تک ہاتھ پونہچیگا۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ جس میوے کو اہل بہشت کا دل جاہیگا اوسکی شاخ جھک آویگی۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے اے جنون اور انسانو۔ اور وہ تمھین شاہانہ فرشون پر بٹھا اور لذیذ میوے کھلاتا ہے۔ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ۝ اون دونون مین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین ہاتھ لگایا اونکو کسی آدمی نے انسے پہلے اور نہ کسی جن نے یعنے اون جنتون کے محلون مین حورین ہین جو اپنے شوہر کے سوا دوسرون پر نظر نہین ڈالتین۔ اور وہ ایسی ہین کہ اونکو کسی جن وانسان نے جنت مین ازدواج سے پہلے نہ چھوا ہوگا۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے اور وہ تمھین ایسی حورین دیتا ہے جنکو کسی جن وانسان نے چھوا اور دیکھا نہوگا۔ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ وہ حورین کیسی ہین جیسے لعل اور مونگا۔ یعنے وہ حورین ایسی شفاف اور پاکیزہ ہین کہ مونگے اور لعل کی بنی ہوئی معلوم ہوتی ہین۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤنگے۔ اور اوسنے تمھارے لیے ایسی پاکیزہ حورین پیدا کی ہین۔ هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ اور کیا بدلا ہے نیکی کا مگر نیکی۔ یعنے اچھی بندگی کا بدلا اچھا ثواب ہے۔ فَبِاَيِّ

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ کہ اوسنے
عمل نیک کی توفیق دی اور اوسکے لیے جزاے نیک مقرر فرمائی۔ وَمِنْ
دُونِهِمَا جَنَّتٰنِ ○ اور اون دو کے سوا اور دو باغ ہین۔ یعنے ان دونون
جنتون کے سوا جنکا بیان ہوا دو بہشتین اور ہین۔ وہ دونون سونے کی سابقین کے
لیے ہین اور یہ دونون چاندی کی اصحاب یمین کے لیے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ کہ اوسنے نیکون کے لیے دو دو
دو بہشتین مقرر کین۔ مُدْهَآمَّتٰنِ ○ گہری سبز جیسے سیاہ۔ یعنے دونون بہشتین
سبزی مین ایسی تیز ہین کہ سیاہی مارتی ہین۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ کہ وہ تمھین ایسی سرسبز بہشتین دیتا ہے
جنکے دیکھنے سے آنکھون مین نور اور دل مین سرور بڑھتا ہے۔ فِيهِمَا عَيْنٰنِ
نَضَّاخَتٰنِ ○ اونمین دو چشمے ہین اوبلتے ہوئے۔ جو خوب جوش مارتے ہین۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے
جنو اور انسانو کہ اوسنے تمہارے لیے ایسے دو چشمے مقرر کیے ہین۔ فِيهِمَا
فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ○ اونمین ہین میوے اور کھجورین اور انار یعنے
اون دونون بہشتون مین کثرت سے میوے ہین اور خرمے اور انار کے بہت درخت
ہین۔ خرمے اور انار کا بیان میوون سے الگ اسلیے ہوا کہ انمین فضیلت اور عمدگی
ہے کیونکہ خرمہ خوش ذائقہ میوہ اور غذا بھی ہے۔ اور انار میوہ ہے اور دوا بھی ہے
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا نعمتین اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے
کہ وہ تمھین ایسے میوے دیتا ہے جنمے بہت سے فائدے ہین۔ فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ
حِسَانٌ ○ سب باغون مین نیک عورتین ہین خوبصورت۔ یعنے ان چارون بہشتون
مین جنکا بیان ہوا ایسی عورتین ہین جو خوبصورت بھی ہین اور نیک سیرت بھی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے - کہ وہ تمھین خوبصورت اور نیک سیرت حورون کی خبر دیتا ہے - حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۝ گوریان رُکی رہتیان خیمون مین - یعنے حورین بیٹھی ہوئی ہین خیمون مین جو موتیون سے تراشے ہوئے ہین - اور بعض نے خیمون سے حجلے مراد لیے ہین - اور حجلہ اوس گھر کو کہتے ہین جو دولھا اور دولھن کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے -

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو تمھین ایسی پاکیزہ حورون کی خوشخبری دیتا ہے - لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ نہین چھوا اونکو کسی آدمی نے پہلے نہ کسی جن نے - یعنے وہ حورین ایسی ہین کہ اونکو کسی جن وانسان نے اونکے شوہرون سے پہلے جنکے ساتھ نامزد ہین ہاتھ نہین لگایا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے جنو اور آدمیو اور اونسے ایسی پاکیزہ حورین ایمان والونکے نامزد کی ہین - مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ تکیہ لگائے بیٹھے سبز قالینون پر اور قیمتی خوش طرز بچھونون پر - یعنے اصحاب یمین سبز قالینون اور بڑے قیمتی فرشون پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے -

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے - انمین سے جنکا بیان ہوا - تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکھتا ہے تعظیم والا یعنے تیرے رب کا نام پاک بڑی برکت کا ہے - اور اس نام ہی کی عظمت سے اوسکی ذات پاک کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے ورنہ مرتبۂ ذات ایسا نہین کہ کوئی بیان کرسکے کیونکہ سبکی عقل اور فہم وادراک اس سے قاصر ہین - اور جلال اشارہ ہے صفات قہریہ کا اور اکرام صفات لطفیہ کا یعنے نام مقدس تمام صفات کا جامع ہے - اسی لیے اس نام کو اسم اعظم لکھا ہے فقط

ع

تفسیر سورۂ واقعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَتِسْعُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکے مین اُتری اسمین چھیانوے آیتین اور تین سَو اٹھتر کلمے اور ایک ہزار سات سو حرف اور تین رکوع ہین۔ اسکے فضائل مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرم حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے سورۂ واقعہ ہر رات مین اوسکو کبھی فاقہ نہو۔ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اپنے لڑکون کو ہر شب اسکے پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔ اب اوسکی تفسیر لکھی جاتی ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ جب ہو پڑے ہو پڑنے والی۔ یعنے قیامت جو آنے والی ہے جب آئیگی۔ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ نہین اوسکے ہو پڑنے مین جھوٹ۔ بلکہ اوسکا آنا یقینی اور برحق ہے۔ اور وہ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ اُتارتی ہے چڑہاتی یعنے پست اور نیچا کرنے والی ہے کافرون اور منافقون اور متکبرون کو درجہ اسفل السافلین تک اور بلند کرنے والی ہے ایمانداروں اور ولیون اور منکسر مزاجون کو اعلے علیین تک اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝ جب لرزے زمین کپکپا کر۔ اور جو کچھ اوسپر ہے سب لرزنے کے باعث اوکھڑ جائے۔ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ اور ٹکڑے ہون پہاڑ ٹوٹ کر۔ اور اڑین ریزہ ریزہ ہوکے فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝ پھر ہو جاوین گرد اڑتے

یعنی غبار ہو کے اُڑنے لگین۔ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ اور تم ہو جاؤ تین قسم کے فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ پھر داہنے والے کیسے داہنے والے یہ تعریف ہے اونکی جیسے کہتے ہین فلان شخص اچھا ہے اور کیسا اچھا۔ اور مراد اصحاب یمین سے وہ لوگ ہین جو وقت پیدا ہونے ذریت آدم علیہ السلام کے اونکے داہنے بازو پر تھے یا وہ لوگ ہین جنکا نامہ اعمال بروز جزا داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا۔ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝ اور بائین والے کیسے بائین والے یعنے وہ جنکے اعمال نامے بائین ہاتھ مین دیے جائین گے۔ اور جو وقت اخراج ذریت حضرت آدمؑ کے بائین بازو پر تھے۔ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اور آگے والے سو آگے والے یعنے سب گروہون سے آگے نکل جانے والے یا بہشت مین سب لوگون سے آگے پہونچنے والے وہ ہین جو سب سے پہلے ایمان لائے ہین۔ اور عبادت خدا مین سبقت کرتے ہین۔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ وہ لوگ ہین پاس والے یعنے مقرب بارگاہ الٰہی اور مورد رحمت نامتناہی۔ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ باغون مین نعمت کے۔ یعنے ان لوگون کے لیے بہشت ہے جسمین ہزارون نعمتین ہین۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ انبوہ ہے پہلون مین اور تھوڑے ہین پچھلون مین یعنے سابقین پہلی امتون کے زیادہ ہین اس امت کے سابقین سے اور مراد سابقین سے وہ لوگ ہین جو اللہ تعالےٰ اور اونکے نبیون پر ایمان لائے۔ یا پہلے اور پچھلے سے مراد اسی امت کے لوگ ہین کہ اعلےٰ درجے کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہین اور پیچھے کم ہین۔ کیونکہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بہ نسبت سابقین امم سابقہ کے اس امت کے سابقین زیادہ ہونگے۔ جیسا حدیث بُریدہؓ مین لکھا ہے کہ اہل بہشت کی ایک سو بیس صفین ہونگی جنمین سے اسّی صفین اس امت مرحومہ کی اور چالیس اور سب امتون مین سے ہونگی۔ اور یہ سب سابقین پہلے اور پچھلے بہشت مین ہونگے

عَلٰی سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّکِـِٕیۡنَ عَلَیۡہَا مُتَقٰبِلِیۡنَ ﴿۱۶﴾ بیٹھے ہین جڑاو تختون پر تکیہ دیکے اونپر ایک دوسرے کے سامنے - تا کہ آپس مین دیکھ دیکھ کے خوش ہون

یَطُوۡفُ عَلَیۡہِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ﴿۱۷﴾ پھرتے ہین اونکے پاس لڑکے سدا رہنے والے - اونکی خدمت کے لیے عمدہ پوشاک اور زیور سے آراستہ و پیراستہ جو ہمیشہ لڑکے ہین کی عمر مین رہین گے - بِاَکۡوَابٍ وَّ اَبَارِیۡقَ ۬ۙ وَ کَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِیۡنٍ ﴿۱۸﴾ آبخورے اور تھیان اور پیالے نتھری شراب کے - لیے ہوئے - لَّا یُصَدَّعُوۡنَ عَنۡہَا وَ لَا یُنۡزِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ نہ سر دکھے اونسے اور نہ بک لگے پینے وہ شراب ایسی ہوگی جس سے نہ درد سر ہوگا اور نہ بیہودہ بکین گے - وَ فَاکِہَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اور میوہ جونسا چن لین - یعنے اون لڑکون کے ساتھ میوے بھی ہونگے جنھین اہل بہشت پسند کرینگے - وَ لَحۡمِ طَیۡرٍ مِّمَّا یَشۡتَہُوۡنَ ﴿۲۱﴾ اور گوشت اُڑتے جانورون کا جس قسم کو جی چاہے - خواہ بھنے ہوئے کباب یا پکے ہوئے قورمے - وَ حُوۡرٌ عِیۡنٌ ﴿۲۲﴾ کَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُوَٴ الۡمَکۡنُوۡنِ ﴿۲۳﴾ اور گوریان بڑی آنکھون والیان مثل موتی چھپے ہوئے کے - یعنے جنت مین سابقین کی خدمت کے لیے حورین ہونگی جنکی آنکھین بہت بڑی بڑی اور وہ نہایت لطیف مثل آبدار موتی کے ہونگی جو صدف مین پوشیدہ ہوتا ہے اور گرد و غبار سے محفوظ - جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ بدلا اوسکا جو کرتے تھے - یعنے یہ سب نعمتین اون اعمال نیک کے بدلے مین ہین جو وہ لوگ دنیا مین کرتے تھے - لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا وَّ لَا تَاۡثِیۡمًا ﴿۲۵﴾ نہ سنین گے وہان بیہودہ کلام اور نہ گناہ کی بات جیسے فحش اور دشنام - اِلَّا قِیۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ مگر سنین گے یہ بات کہ ہر ایک سلام کہتا ہے - اور تکرار لفظ سلام اسلیے ہے کہ بہشتی ہمیشہ سلام سلام کہتے رہینگے - وَ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ﴿۲۷﴾ اور داہنے والے کیسے داہنے والے - یعنے کیا اچھے حال مین ہین فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ﴿۲۸﴾ رہتے این بیری کے درختون مین

جو بے کانٹے ہین۔ بخلاف دنیا کے کہ یہانکی سب بیریان کانٹے دار ہین۔ طائف مین
بیرون کا جنگل دیکھ کے اہل اسلام خوش ہوئے اور کہنے لگے کیا اچھی بات ہو جو ہمین
ایسا ہی جنگل ملے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ اہل بہشت کے لیے اس سے عمدہ اور
بے خار درخت ہین۔ وَطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۝ اور کیلے تہ بہ تہ۔ جڑ سے شاخ تک سر تا پا
پہلون سے لدے ہوئے۔ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۝ اور چھانؤن لمبی۔ ہمیشہ کے لیے
یعنے عیش و آرام۔ وَّمَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ۝ اور پانی بہایا ہوا۔ جو جنت عدن سے اور
جنتون پر گریگا۔ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ۝ لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ ۝ اور
میوے بہت جو نہ ٹوٹے اور نہ روکے گئے یعنے نہ تو اونمین سے کچھ ٹوٹ چکا اور
نہ اونکے کہانے کی ممانعت ہے۔ وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ۝ اور بچھونے اونچے۔
یعنے قیمت اور مرتبے مین بلند۔ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ۝ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ۝
یعنے وہ عورتین اوٹھائین ایک اوٹھان پہر کیا اونکو کنواریان۔ یعنے اونکو عجب طرح سے
بنایا کہ دنیا کی بوڑہیان جوان کردین۔ عُرُبًا اَتۡرَابًا ۝ پیار دلانے والیان
ایک عمر کی۔ یعنے اپنے شوہرون کی عاشق زار۔ یا ناز و کرشمے والیان۔ ہم عمر
تیس تینتیس برس کی سب ایک سن اور اونکے شوہر بھی اسی سن و سال کے ہونگے
لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ۝ واسطے داہنے والون کے۔ یعنے یہ سب اصحاب یمین کے
لیے ہین۔ اور وہ اصحاب یمین کیا ہین۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ وَثُلَّةٌ
مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ۝ انبوہ ہے پہلون مین اور انبوہ ہے پچھلون مین سے یعنے
پہلون مین کی بھی بہت جماعتین ہین اور پچھلون مین کی بھی بہت۔ لکہا ہے کہ جب
آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ وَقَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ۔ نازل ہوئی تو حضرت امیر المومنین
عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ بہت روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان
لائے اور ہم مین سے تھوڑے لوگ نجات پائین گے پس حق تعالے نے یہ آیت

نازل کی - کہ ثلۃ من الاخرین - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضے اللہ عنہ کو آیت مذکورہ سنائی - اور حضرت فاروق رضؓ خوش ہو کے کہنے لگے کہ رضینا عن ربنا یعنے ہم اپنے پروردگار کے احسان سے راضی اور خوش ہوئے - پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمؑ سے مجھہ تک ایک ثلہ ہے اور مجھہ سے لے کے قیامت تک ایک ثلہ - اور حدیث مذکورہ بالا سے جسمین لکھا ہے کہ اہل بہشت کی ایک سو بیس صفین ہونگی جنمین سے چالیس امم سابقہ کی اور اسی اس امت مرحومہ کی ہونگی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی فرد بشر اس امت کا دوزخ مین نہ جائیگا - اب اصحاب الشمال کے بارے مین ارشاد ہوتا ہے کہ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ اور بائین والے کیسے بائین والے - کہ اوسدن نہایت ذلیل وخوار ہونگے - فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ۝ گرم ہوا اور جلتے پانی مین منقول ہو کہ اصحاب شمال جب باد سموم کی تیزی اور گرمی سے نہایت خستہ حال ہونگے اور ٹھنڈے پانی کی خواہش کرینگے تو حمیم یعنے کھولتے پانی مین ڈالے جائینگے - وہان اور زیادہ تکلیف اٹھینگے تو سائے مین جائینگے جسکی نسبت ارشاد ہوتا ہے - وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ۝ اور چھانون مین دہوین کی نہ ٹھنڈی اور نہ عزت کی - جو سیاہ اور گرم دہوین سے ہوگی - اور یہ سب عذاب اونکے لیے اسواسطے ہے کہ - اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝ وہ لوگ تھے اس سے پہلے آسودہ - نازونعمت کے پلے ہوئے شہوات نفسانی کے تابع ناجائز افعال کے پیرو - وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ اور ضد کرتے تھے بڑے گناہ پر یعنے شرک پر یا یہ کہ قیامت کو جھوٹ جانتے تھے اور اوسکے نہ آنے کے بارے مین قسمین کھاتے تھے - وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۵ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝

اور تھے کہتے کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا پھر ہمکو اوٹھانا ہے
کیا ہمارے باپ دادون کو بھی اگلے۔ یعنے قبرون سے زندہ ہو کے نکلنے کے منکر
تھے اور اس امر سے تعجب کرتے تھے۔ حق تعالے اپنے حبیب سے فرماتا ہے
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۵ اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ
مَّعْلُوْمٍ ۝ تو کہ اگلے اور پچھلے سب اکٹھے ہونے ہین ایک دن وقت مقررہ
یعنے قیامت کے روز تم اور تمھارے پہلے باپ دادا اور سب پچھلے لوگ جمع کیے
جاوینگے۔ ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ۝ پھر تم اے بہکے ہوؤ
جھٹلانے والو۔ بعث و نشر کے منکرو۔ لَاٰکِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝
البتہ کھاؤگے ایک درخت سینڈہ کے سے۔ جو دوزخ مین ہوتا ہے۔ فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ج ۝ پھر اوس سے پیٹ بھروگے۔ یعنے اوسکے بدمزہ پھلون سے
فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ۝ پھر پیوگے اوسپر ایک جلتا پانی۔ جو تن بدن
کو جلا دے۔ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ۝ پھر پیوگے جیسے پیوین اونٹ
تونسے۔ کہ پیاس نہ بجھیگی اور تسکین نہوگی خواہ کتنا ہی پی جائین۔ هٰذَا نُزُلُهُمْ
یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ یہ مہمانی ہے اونکی انصاف کے دن۔ یعنے یہ کھانا اور پانی اونکے
لیے پہلی مہمانی ہے باقی اور کھانے پینے کی چیزین اور عذاب سخت کا بیان ممکن
نہین اللہ تعالے محفوظ رکھے۔ اب اللہ تعالے فرماتا ہے کہ۔ نَحْنُ خَلَقْنٰکُمْ
فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ ہمنے تمکو بنایا پھر کیون نہین سچ مانتے۔ اس بات کو کہ بعد
مرگ پھر اوٹھنا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جسنے پہلے بنایا ہے اوسکے نزدیک دوبارہ
زندہ کرکے اوٹھانا کچھ مشکل نہین۔ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ بھلا دیکھو تو جو پانی
ٹپکاتے ہو۔ عورتون کے رحم مین۔ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ
اب تم اوسکو بناتے ہو یا ہم ہین بنانے والے۔ یعنے آب منی سے بچہ پیدا کرکے

انسان بنانا یہ تمہارا کام ہے یا ہمارا۔ اور بیشک تم جانتے ہو کہ یہ کام پروردگار عالم کا ہے کیونکہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا بچہ نہیں ہوتا اور جب تم چاہتے ہو اوسوقت بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ عالم کا پیدا کرنے والا جیسا چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ یہ سب اوسکے قبضۂ اقتدار میں ہے۔ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ○ ہمنے ٹھرادیا تم میں مرنا اور ہم ہار نہیں رہے۔ اس بات سے۔ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ کہ بدل لاوین تمہاری طرحکے اور اوٹھا کھڑا کریں تمکو جہاں تم نہیں جانتے۔ یعنے اللہ تعالے اس بات سے عاجز نہیں کہ مثل تمہارے اوروں کو پیدا کرے۔ یا تمکو دوبارہ دوسری صورت بدل کے بنائے جسے تم جانتے بھی نہیں ہو۔ بلکہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ○ اور جان چکے ہو پہلا اوٹھان پھر کیوں نہیں یاد کرتے۔ یعنے بیشک پہلی پیدائش کے حال کو تم جان چکے ہو کہ نطفہ سے علقہ ہوئے اور علقے سے مضغہ۔ اسیطرح سے رفتہ رفتہ انسان بنے۔ پھر کیون نہیں دوبارہ اوٹھنے کے قائل ہوتے۔ اور وہ جسنے ابتدا سے تمہیں بنایا تمہارے دوبارہ جلانے پر قادر ہے۔ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ○ ہلا دیکھو تو جو بوتے ہو۔ یعنے کھیتیاں۔ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ○ کیا تم اوسکو کرتے ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کرنے والے۔ یعنے وہ بیج جو تم زمین میں بوتے ہو اوسکا اوگانا اور سرسبز و شاداب کرنا تمہارا کام ہے یا ہمارا۔ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ○ اگر ہم چاہیں کر ڈالیں اوسکو روندن تم سارے دن رہو باتیں بناتے۔ غمگین۔ اپنی کوشش سے پشیمان۔ اور کہو کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ○ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ○ ہم تو ضدار رہ گئے بلکہ ہم بے نصیب ہوئے۔ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ○ ہلا دیکھو تو پانی جو تم پیتے ہو۔

رفع تشنگی کے لیے اور جسپر تمہارا مدار زندگانی ہے۔ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ کیا تمنے اوتارا اوسکو بادل سے یا ہم ہین اوتارنیوالے اوس صاف اور شیرین پانی کو سفید بادلون سے۔ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ اگر ہم چاہین اوسکو کردین کھاری پھر کیون نہین حق مانتے یعنے اگر پروردگار عالم چاہے تو اوس پانی کو شور اور تلخ کردے اور اوسکے منافع دور کردے۔ پس تم لوگ ایسی بے بہا نعمتون کا شکر کیون نہین ادا کرتے اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ط بھلا دیکھو تو آگ جو سلگاتے ہو۔ اور اپنی ضرورتون کے لیے روشن کرتے ہو۔ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ○ کیا تمنے اوٹھایا اوسکا درخت یا ہم ہین اوٹھانے والے۔ لکھا ہے کہ جنگل کے لوگون کو جب آگ کی ضرورت ہوتی تھی تو ایک ٹہنی مرخ کی اور ایک عفار کی توڑکے دونونکو آپس مین تلے اوپر رگڑتے تھے اور اون ہری ہری ٹہنیون سے بحکم خدا آگ نکلتی تھی۔ اوسی کی نسبت یہان ارشاد ہوا کہ آگ جیسی ضروری چیز جو ہر وقت تمہارے کام آتی ہے کیا اوسکا درخت تمنے بنایا ہے یا ہم اوسکے بنانے والے ہین نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ○ ہمنے وہ بنائی یاد دلانے کو اور برتنے کو جنگل والون کے یعنے اللہ تعالے نے اس آگ کو ایک عبرت اور نصیحت کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ اہل بصیرت سمجھ جائین کہ خداوند عالم جو ایسے ترو تازہ درختون سے آگ نکالتا ہے اوسکے نزدیک انسان کے مرنے اور بوسیدہ ہو جانے کے بعد اوسے دوبارہ از سر نو مجسّم اور زندہ کر دینا کچھ دشوار نہین ہے۔ یا یہ کہ اس آگ کو دیکھ کے دوزخ کی آگ یاد کرین اور گناہون و نافرمانیون سے بچین۔ اور بنایا اللہ تعالے نے آگ کو جنگل والون اور مسافرون کے لیے سفید اور کارآمد جاڑے کے موسم مین اور تمام دنیا کے لیے کارآمد اور ضروری ہر وقت ضرورت مین

ع ۳

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ سو پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے یعنے اپنے پروردگار کی بے انتہا نعمتیں دیکھو اور اوسے پاکی اور بڑائی سے یاد کرو فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝ سو مین قسم کھاتا ہون تارے ڈوبنے کی۔ یا پیغمبرون کے دلمین آیتین اُترنے کی وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم یعنے بہت معتبر اور بڑی قسم ہے اور جس بات پر قسم کھائی ہے وہ یہ ہے کہ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ بیشک یہ قرآن ہے عزت والا۔ لکھا ہے چھپی کتاب مین۔ اوسکو وہی چھوتے ہین جو پاک بنے ہین۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمکو پڑھکے سُناتے ہین وہ یہی قرآن بزرگ ہو اور یہ لکھا ہوا ہے لوح محفوظ مین کہ نہین چھوتے اوسے مگر پاک یعنے فرشتے اور لکھا ہے کہ مراد اس سے مصحف پاک ہو کہ اوسے سوا پاک وصاف لوگون کے کوئی نہ چھوئے۔ پس جنب اور محدث اور حائض و نفسا کو قرآن پاک کا چھونا جائز نہین مگر بغلاف منفصل اور اس بارے مین مفسرین رضی نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اور پھر اوس کلام پاک کے بارے مین ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا ہے تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اُتارا ہی جہان کے صاحب سے۔ یعنے پروردگار عالم کا اُتارا ہوا ہے۔ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ اب کیا اس بات مین تم سُستی کرتے ہو۔ یعنے اے مکے والو باوجود اس امر کے کہ یہ قرآن ایسا ہے تم سُستی کرتے ہو یا ایمان نہین لاتے اور انکار کرتے ہو۔ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ اور اپنا حصہ بھی لیتے ہو کہ تم جھٹلاتے ہو۔ یعنے تم قرآن پاک کی تکذیب کرکے اپنی روزی حاصل کرتے ہو۔ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ پھر کیون نہین جسوقت جان پونہچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکھتے ہو اور ہم اوسکے پاس ہین تم سے زیادہ پر تم نہین دیکھتے۔ یعنے پھر کیا ہے کہ جب مرنے والے کی جان قریب مرگ کے اوسکے حلق

نہین پہونچتی ہے اور تم اوسوقت اوسے دیکھتے ہو اور ہم تم سے بہت زیادہ اوس مرنیوالے کے قریب ہین لیکن تم نہین دیکھتے اور نہین جانتے۔ اور اوسکی نزدیکی ساتھ علم اور قدرت اور رویت کے ہے۔ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ پھر کیون نہین اگر تم نہین کسی کے حکم مین کیون نہین پھیر لیتے اوسکو اگر ہو تم سچے۔ یعنے اگر تم کسی کے حکم مین نہین ہو اور قیامت آنیے اور جزاے اعمال پانے کے انکار مین سچے ہو تو کیون نہین پھیر لیتے اوسکی روح کو اوسکے جسم مین مرتے وقت فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۝ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ سو جو اگر وہ ہوا پاس والون مین تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا۔ یعنے اگر وہ مرنے والا اللہ تعالے کے مقربین سے ہے جو سابقین ہین تو اوسکے لیے راحت اور رحمت یا بخشش اور نجات ہے قبر مین یا قیامت مین۔ اور رزق بے حساب یا تحیہ ملائکہ یا خوشبو ہے جنت مین اور اوسکے لیے باغ ہے انواع واقسام کی نعمتون سے بھرا پرا۔ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ اور جو اگر وہ ہوا داہنے والون مین تو سلامتی پہونچے تجھکو داہنے والون سے۔ یعنے اگر وہ مرنے والا داہنی طرف والون مین سے ہے تو سلامتی ہے تجھکو اونسے یعنے اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ خوش ہون اور خاطر جمع رکھین کہ اصحاب یمین سلامت اور محفوظ ہین سب آفتون سے وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اور جو اگر وہ ہوا جھٹلانے والے بہکون مین سے تو مہمانی ہے جلتا پانی اور بیٹھنا آگ مین یعنے اگر وہ مرنے والا خدا اور رسول کے حکم کا جھٹلانے والا گمراہ ہے تو اوسکے لیے دوزخ ہے اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ بیشک یہ بات بھی ہے لائق یقین کے۔ یعنے یہ جو تینون گروہون کا حال بیان ہوا سب یقینی اور سچ ہے فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ سو بول پاکی اپنے رب کے نام سے جو سب سے بڑا ہے۔ یعنے اپنے پروردگار کے نام کی پاکی بیان کیجیے جو سب سے بڑا ہے فقط

ع ۳

تفسیر سورۂ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة الجمعة مدنية وهي احدى عشرة آية وفيها ركوعان

سورہ جمعہ مدنی ہے اوسمین گیارہ آیتین اور ایک سو اسّی کلمے اور سات سو اڑتالیس حرف اور دو رکوع ہین۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ جمعہ پڑھے اوسے اللہ تعالے دس ہزار نیکیون کا ثواب عنایت کریگا

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین بادشاہ پاک ذات زبردست حکمت والا۔ یعنے تسبیح کرتی ہے اللہ تعالی کی ہر شے جو آسمانون اور زمین مین ہے وہ بادشاہ ہے کہ اوسکے ملک کو زوال نہین۔ پاک ہے ہر عیب سے غالب ہے ایسا کہ کبھی مغلوب نہو۔ حکمت والا ہے کہ اوسکا سب کام خوبی اور حکمت سے ہے۔ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وہی ہے جسنے اوٹھایا ان پڑھون مین ایک رسول اونھین مین کا پڑھتا اون پاس اوسکی آیتین اور اونکو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے وہ

صریح بھلاوے مین - یعنے وہ پروردگار ایسا ہے جسنے قوم عرب مین جو ناخواندہ تھی اونھین مین کا ایک نبی اُمّی بھیجا کہ وہ یہ تہمت نکرین کہ یہ پیغمبر لکھا پڑھا ہو اپنی طرف سے عبارت بنا کے ہمکو سنا دیتا ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمّی ہونے کی خبر اللہ تعالےٰ نے انبیاے سابقین کے اکثر صحف مین دی ہے چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام کی کتاب مین ہے کہ مین بھیجونگا ایک اُمّی کو اُمیون مین اور اوسپر نبوت ختم کرونگا - اور وہ نبی کیسا ہے کہ پڑھتا ہے اونپر آیتین کلام اللہ کی اور پاک کرتا ہے اونکو کفر کی نجاست اور عقیدون کی خباثت سے اور سکھاتا ہے اونکو قرآن اور شریعت - اور بیشک یہ لوگ اوس رسول یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے صریح گمراہ تھے شرک کرتے تھے اور مذہب جاہلیت پر چلتے تھے - وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ اور ایک اورون کے واسطے اونھین مین سے جو ابھی نہین ملے اونمین اور وہی ہے زبردست حکمت والا یعنے یہی رسول دوسرے ان پڑھون کے واسطے بھی ہے - کہ وہ ابھی نہین ملے انکے ساتھ لیکن ملین گے - مراد اس سے فارس کے لوگ ہین کہ وہ بھی نبی کی کتاب نرکھتے تھے - حق تعالےٰ نے پہلے عرب والون کو اس دین کا تھامنے والا بنایا اور بعد اوسکے عجم مین بڑے بڑے کامل دیندار دین کو ترقی دینے والے ظاہر کیے اور اللہ تعالےٰ غالب اور حکمت والا ہے ہر کام اوسکا حکمت اور دانائی سے ہے - ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے - یعنے یہ نبوت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے - یعنے جسپر اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرنا چاہتا ہے اسے امت محمدی مین داخل کرتا ہے اور وہ بڑا فضل کرنے والا ہے - مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ کہاوت انکی جنپر لادی توریت پھر نہ اوٹھائی اونھون نے کہاوت گدھے کی ہے کہ پیٹھ پر لدے چلتا ہے

کتابین۔ یعنے مثال اون لوگون کی جنھین توریت کے احکام پر عملدرامد کرنے کا
حکم ہوا اور وہ اون احکام پر کاربند نہوئے بلکہ صرف توریت کو پڑھتے رہے مانند
گدہے کے ہے کہ بوجھہ کتابون کا اوٹھاتا ہے لیکن اوسنے فائدہ نہین پاتا۔ اور یہ مثال
یہودیون کے بارے مین ہے کیونکہ وہ توریت پڑھتے تھے اور اوسکے احکام پر نہ چلنے کے
باعث نفعے سے محروم رہتے تھے۔ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ ما بُری کہاوت ہے اون لوگون کی جنھون نے جھٹلائین اللہ کی باتین یعنے یہ مثال
جو اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین فرمائی بُری مثال ہے یہودیون کی جنھون نے اللہ کی اون
نشانیون کو جھٹلایا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ظاہر ہوتی تھی۔ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو
یعنے اللہ تعالے راہ ہدایت نہین دکھاتا قوم ظالم کو جو راہ حق سے عناد کرکے اپنی جانون
پر ظلم کرتے اور کہتے ہین کہ ہم اللہ کے دوست اور اوسکے بیٹے ہین اور جنت مین کوئی شخص
داخل ہوگا سوا یہود کے۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ
لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ تو کہہ اے
یہود ہونے والو اگر تم دعوی کرتے ہو کہ تم دوست ہو اللہ کے سب لوگون کے سوائے
تو آرزو کرو مرنے کی اگر تم سچے ہو یعنے آپ کہدیجیے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہودیون
سے کہ اگر تم دعوی کرتے ہو اللہ تعالے کی دوستی کا کہ تمھین دوست ہو اللہ کے سوائے
اور لوگون کے جو عرب و عجم مین ایمان لائے ہین تو کیون نہین آرزو کرتے مرنے کی تاکہ
ملین تمھین وہ کرامتین جو اللہ تعالے نے اپنے دوستون کے لیے مقرر فرمائی ہین۔ وَلَا
يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ اور
کبھی نہ چاہینگے مرنا جس واسطے آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ۔ اور اللہ کو خوب معلوم
ہین گنہگار۔ یعنے حال یہ ہے کہ وہ کبھی مرنے کی آرزو نکرینگے کیونکہ وہ خوب جانتے ہین اپنے

عملون کو جو کچھ اونھون نے کیے مثل تحریف توریت وغیرہ کے اور خوب سمجھتے ہین اس بات کو کہ بعد مرنے کے بوجہ اپنے اعمال بد کے مبتلاے عذاب ہونگے اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے گنہگارون کا حال۔ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ تمسے ملتی ہے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ یہودیون سے فرما دیجیے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمسے ملنے والی ہے اور تم اوسکا مزا چکھوگے۔ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠ ۞ پھر پھیرے جاؤگے اوس چھپا اور کھلا جاننے والے کے پاس پھر جتاویگا تمکو جو کرتے تھے۔ اور جزا پاؤگے موافق اپنے عملون کے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ اے ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعے کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کے لیے اور چھوڑ دو بیچنا۔ یعنے جب پہلی اذان نماز جمعہ کی سنو تو خرید فروخت ترک کر کے نماز کے لیے مستعد اور طیار ہو جاؤ اور نہایت شوق و ذوق اور خلوص دل سے نماز ادا کرنے کے لیے مسجدون کی طرف چلو۔ اے مسلمان بھائیو دیکھو اللہ تعالے کس رحمت اور شفقت سے تمکو نماز کا حکم فرماتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ جب جمعے کی اذان سنو تو دنیاوی کاروبار ترک کر کے فورًا اللہ کی یاد کے لیے دوڑو۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ باوجود اس حکم محکم کے جمعہ تو درکنار ہم لوگ نماز روزانہ ہی کو بھولے بیٹھے ہین اے مسلمانو ہوشیار ہو اور اپنے خالق و مالک شہنشاہ احکم الحاکمین کے فرمان والاشان کی تعمیل کے لیے جان و دل سے مستعد ہو جاؤ دیکھو وہ نماز کے بارے مین ارشاد فرماتا ہے کہ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تمکو سمجھ ہے۔ یعنے دنیاوی کاروبار ترک کر کے یاد خدا کے لیے دوڑنا تمہارے حق مین بہت بہتر ہے اسلیے کہ دنیاوی فائدے اور نفعے چند روزہ ہین اور ذکر خدا کے فوائد آخرت تک تمہارے لیے باقی رہینگے

ع

دنیا مین اوسکے باعث سے برکت ہوگی اور آخرت مین نجات - علاوہ اسکے یہ خصلت یہودکی
تھی کہ دین کو جان بوجھ کے دنیا کے واسطے چھوڑ دیتے تھے - سو اس بات سے اللہ تعالیٰ نے
نے اہل اسلام کو روکا اور ارشاد فرمایا کہ ہر وقت ذکر خدا کے دنیا کے سب کام چھوڑ دو - اور
یہ حکم سر اذان کا نہین کیونکہ جماعت پھر بھی مل سکتی ہے اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تھا اوسکا
ملنا نہ ممکن تھا - اور مراد اللہ کی یاد سے خطبہ ہے یعنے نماز کے لیے ایسے وقت جائے
کہ پورا خطبہ بھی سُنے اور یہ امر نہایت بہتر ہے اگر سمجھ ہو - فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ
فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ - پھر جب تمام ہو چکے نماز تو پھیل پڑو زمین مین - یعنے بعد ادائے
نماز کے اپنے کامون کے لیے جہان چاہو چلے جاؤ - وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
اور ڈھونڈھو فضل اللہ کا - یعنے خدا کے فضل سے اپنا رزق تلاش کرو - وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اور یاد کرو اللہ کو بہت سا شاید تمھارا بھلا ہو - یعنے ذکر خدا
کچھ نماز ہی پر موقوف نہین بلکہ ہر لحظہ اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ
اور دونون جہان مین نیک ہو جاؤ کیونکہ ذکر خدا باعث اطمینان ظاہری و باطنی ہے
اور فرقہ یعنے فوائد دنیوی و اُخروی - یہود یون کے یہان عبادت کے لیے ہفتے کا روز مقرر تھا
اور ہفتہ کے سارے دن مین تمام کاروبار دنیاوی کی ممانعت تھی - مسلمانون کے لیے ارشاد
ہوا کہ بحکم بعد نماز کے تلاش معاش مین مصروف ہو اور اوس تلاش مین بھی یاد خدا کو
نہ بھولو بلکہ ہر لحظہ اوسکی یاد مین شاغل رہو - اور بعض نے لکھا ہے کہ زمین مین پھیل جانے
سے مراد یہ ہے کہ بعد نماز کے وعظ سننے کے لیے زمین مسجد مین پھیل جاؤ - اور مجلس علما
کی حاضری اور مومنین کی زیارت اور مریضون کی عیادت اور مادر اسکے اور نیک کام
کر کے خدائے تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈھو اور تلاش کرو کیونکہ ایسے ہی نیک کامون کے
باعث سے انسان فضل الٰہی کا مستحق ہوتا ہے - اور فضل الٰہی موجب نجات اور فلاح ہے
لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جمعے مین خطبہ پڑھتے تھے کہ اتفاقاً

وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا کاروان غلہ وغیرہ اور اور کھانے کی چیزین لے کے شام کی طرف سے
اوسوقت مدینے مین آیا۔ اور مدینے مین اون دنون مین کچھ تنگی تھی۔ اور دستور
یہ تھا کہ جب کاروان سلامتی سے پہونچتا تھا تو طبلِ شادیانہ بجاتے تھے صحابہ نے جو اس کاروان
کے طبل کی آواز سنی مسجد سے نکلکر ضروری چیزین خریدنے کے لیے چلے گئے صرف بارہ آدمی
رہگئے جنمین چار خلفاے راشدین تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم بھی
چلے جاتے اور یہان کوئی نرہتا تو آگ تمہارا پیچھا کرتی۔ بعد اسکے یہ آیت شریف نازل
ہوئی۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا
اور جب دیکھین سودا بکتا یا کچھ تماشا کھنڈ جائین اوسکی طرف اور تجھکو چھوڑ جائین کھڑا۔
یعنے جب تماشا یا کاروان تجارت دیکھتے یا نقارے کی آواز سنتے ہین تو اوسکی طرف متفرق
ہوکے چلے جاتے ہین اور آپکو منبر پر کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہین۔ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے
سے اور سودے سے۔ یعنے اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آپ اون لوگون سے کہدیجیے
کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کے پاس ہے یعنے ثواب نماز کا اور خطبے کے سننے اور آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہنے کا وہ بہت بہتر اور بہت اچھا ہے تماشا دیکھنے
اور تجارت سے نفع حاصل کرنے سے۔ کیونکہ اجر اور فائدہ عبادت اور ذکر خدا اور اطاعت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ضروری اور یقینی ہے اور نفع تجارت اور معاملات
دنیاوی کا وہمی۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۠ اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا
یعنے جو ذریعے دنیا مین حصول رزق کے ہین اون سب سے اللہ کا بھروسہ بہت بہتر ہے
کیونکہ یہ ذریعے کبھی کارآمد ہوتے ہین اور کبھی نہین اور اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہر وقت
اور ہر حال مین خوش و خرم اور کامیاب رہتے ہین اور رزق بے حساب پاتے ہین فقط

ع ۲

تمت

هو المستعان

تفسیر سورۂ تغابن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة التغابن مدنية وهي ثمان عشرة آية وفيها ركوعان

سورۂ تغابن مکی ہے اور بقول بعض کے مدنی۔ اسمین اٹھارہ آیتین اور دو سو اکتالیس کلمے اور ایک ہزار ستر حرف اور دو رکوع ہین۔ اسکے فضائل بھی کتب معتبرہ مین بہت ہین یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین اللہ کی جو کچھ ہین آسمانون مین روحانیات سے اور زمین مین جسمانیات سے۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۔ اوسی کا راج ہے اور اوسی کو تعریف ہے یعنے اوسی کے لیے ہر بادشاہی زمین و آسمان کی اور جو کچھ اونمین ہے سب اوسی نے پیدا کیا ہے اور وہی ہر تعریف کا سزاوار ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہی ہر چیز کر سکتا ہے۔ یعنے ہر شے اور ہر کام پر قادر ہے اور سب اوسکے قبضۂ اقتدار مین ہے۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وہی ہے جسنے تمکو بنایا پھر کوئی تم مین منکر ہے اور کوئی تم مین ایماندار۔ یعنے بعضے تم مین سے اوسکے خالق ہونے کے منکر ہین جیسے دہریے وغیرہ اور بعضے ایماندار ہین جیسے مسلمان۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے۔ اور تمہارے اعمال کے موافق جزا دیگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ بنائے آسمان اور زمین تدبیر سے اور صورت کھینچی تمھاری پھر اچھی بنائی تمھاری صورت اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے۔ یہ سب اللہ تعالے کی وحدانیت کی روشن دلیلین ہین کہ اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان و زمین کو بنایا اور انسان کو پاکیزہ صورت پیدا کیا۔ ظاہر اوسکا کمال قدرت سے آراستہ کیا اور باطن کو جمال قربت سے پیراستہ فرمایا اور اوسی کی طرف سبکو پھر جانا ہے۔ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جانتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو کچھ کھولتے ہو اور اللہ کو معلوم ہے جیون کی بات۔ یعنے اللہ تعالے سے کوئی شئے پوشیدہ نہین خواہ وہ آسمان زمین مین ہو یا انسان کے دلون مین مثل خطرے اور فکر کے اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ز کیا پونچا نہین تمکو احوال اون لوگون کا جو منکر ہو چکے ہین پہلے۔ یعنے اے مکے والو کیا تمکو اون لوگون کی خبر نہین پونچی جو پہلے کافر ہو چکے ہین جیسے قابیل کی اولاد اور قوم ثمود فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ پھر چکھی سزا اپنے کام کی اور اونکو دکھ کی مار ہے۔ یعنے اونکے کفر کا وبال دنیا ہی مین اونکے سر پر آیا اور کچھ غرق ہوئے کچھ باد صرصر کے صدمے سے مرے کچھ اور طرح کے عذاب مین مبتلا ہوئے اور آخرت مین بھی اونکے لیے عذاب سخت درد دینے والا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ز یہ اسپر لاتے تھے اُن پاس اونکے رسول نشانیان پھر کہتے کیا آدمی ہمکو راہ سمجھائین گے یعنے یہ عذاب و عقاب اونپر اس سبب سے ہوا کہ جب اونکے رسول اونکے پاس نشانیان اور معجزے روشن لے کے آتے تھے تو کہتے تھے یہ تو مثل ہمارے انسان ہین یہ ہمین کیا راہ دکھائین گے اور تعجب کرتے تھے اس بات سے کہ اللہ تعالے نے آدمی پر جی

بھیجی۔ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ پھر منکر ہوئے اور منہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ بے پرواہی سب خوبیون سراہا۔ یعنے پھر منکر ہوئے وہ رسولون کے اور اونکے معجزون سے منہ پھیرنے لگے پس اللہ تعالے نے اونکو ہلاک کیا اور اللہ تعالے بے پرواہ ہے مخلوق کے ایمان سے اور بے نیاز ہے اونکی عبادت سے اور وہ بڑی خوبیون والا ہے زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ دعوے کرتے ہین منکر کہ ہرگز وہ اوٹھائے نہ جائینگے قیامت مین قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ تو کہہ کیون نہین قسم ہے میرے رب کی تمکو بیشک اوٹھانا ہے پھر تمکو جتانا ہے جو تمنے کیا اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ یعنے کہدیجیے آپ اونسے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ جو تم کہتے ہو یہ بات ہرگز نہین بلکہ قسم ہے میرے پروردگار کی کہ تم ضرور قیامت مین اوٹھائے جاؤگے اور آگاہ کیے جاؤگے اپنے اون کامون سے جو تمنے دنیا مین کیے تھے اور اونکی جزا پاؤگے۔ اور یہ تمہارا اوٹھانا اور تمکو جزا اور سزا دینا اللہ کے نزدیک بہت آسان اور سہل ہے۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوس نور پر جو ہمنے اوتارا۔ اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے۔ یعنے اللہ اور اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اوس نور پر جو اللہ نے اوتارا یعنے قرآن پاک پر ایمان لاؤ اور جان لو کہ اللہ تعالے تمہارے اقرار اور انکار اور تمہارے سب کامون سے خبردار ہے يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ جسدن تمکو اکٹھا کریگا جمع ہونے کے دن وہ دن ہے ہار جیت کا۔ مراد جمع ہونے کے دن سے قیامت کا روز ہے جسمین فرشتے اور جن اور انس سب جمع ہونگے۔ اور ہار جیت یہ کہ ہر آدمی کے لیے ایک گھر بہشت مین ہے اور ایک دوزخ مین پس جب بہشت والے بہشت مین اپنے بھی

گھر لین گے اور دوزخیون کے بھی تو دوزخی ہارینگے اور بہشتی جیتینگے اسکو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن سب جمع کیے جائین گے اور وہ دن ہار جیت کا ہوگا۔ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر اور اچھے کام کرے اُتارے اوس سے اللہ اوسکی برائیان یعنے معاف کرے گناہ۔ اور داخل کرے اوسکو باغون مین جنکے نیچے نہرین جاری ہین۔ رہن گے اوسمین ہمیشہ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔ یعنے گناہ معاف ہوکے بہشت مین ہمیشہ کے لیے جانا بت بڑی مراد پانا ہے۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلائین اونھون نے ہماری نشانیان اور معجزے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ظاہر فرمائے وہ لوگ ہین دوزخ والے رہن گے اوسمین ہمیشہ نہ مرینگے اور نہ وہان سے نکلین گے اور بری جگہ پونہچے۔ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ نہین پڑتی کوئی تکلیف بغیر حکم اللہ کے۔ یعنے کسی شخص کو کوئی مصیبت یا تکلیف یا بیماری یا موت یا اور کوئی صدمہ نہین پہونچتا مگر اللہ کے حکم سے۔ اور وہ اگر چاہے تو تمام مخلوق کو سب بلاؤن سے محفوظ رکھے لیکن صبر کی آزمایش اور گناہون سے پاک کرنے کے لیے بلاؤن مین مبتلا کرتا ہے وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر وہ راہ بتاوے اوسکے دل کو۔ یعنے جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور مصیبت اور رنج و غم سبکو اوسکے حکم اور ارادے سے سمجھ کے اوسمین مستقل رہے اور گھبرائے نہین تو اللہ تعالےٰ اوسکے دل کو صبر و سکون اور ثبات و قرار عنایت فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور اللہ کو ہر چیز خوب معلوم ہے ع صابر و شاکر کو ہے وہ جانتا ؞ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

ع

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ج اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ یعنے اللہ تعالےٰ اور اوسکے رسول برحق کے فرمان کو صدق دل سے بجالاؤ۔ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ پھر اگر تم منہ موڑو تو ہمارے رسول کا کام یہی ہے پونہچا دینا کھولکر۔ یعنے اگر تم رسول مقبول کے فرمان سے پھر جاؤ تو اونکا کچھہ نقصان نہین۔ کیونکہ اونکا کام تو صرف ہمارے حکم کا صاف پونہچا دینا ہے سو اونہون نے پونہچا دیا۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہین اور اللہ پر چاہیے بھروسہ کرین ایمان والے یعنے سوے اللہ تعالےٰ کے کوئی لائق عبادت کے نہین وہی معبود برحق ہے اور اوسی پر مومنین کو ہر حال مین بھروسہ کرنا چاہیے اسلیے کہ مقتضاے ایمان یہی ہے کہ اپنے جملہ امورات خدا پر چھوڑ دین اور کسی حال مین اوس سے منہ نہ موڑین اور اوسکے فضل و کرم پر کامل بھروسہ رکھین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بعد ہجرت فرمانے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مکّے کے بعضے مسلمانون نے مدینے جانے کا ارادہ کیا لیکن اونکے اہل و عیال نے گریہ و زاری کرکے اونھین اس قصد سے روک رکھا اور وہ بھی اپنے اہل و عیال کی محبت سے بجا کئے پس حق تعالےٰ نے اونکے حق مین آیت شریفہ نازل فرمائی۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ج اے ایمان والو بعضی تمہاری جورو ین اور اولاد دشمن ہین تمہارے سو اونسے بچتے رہو یعنے تمہارے اہل و عیال جو رو رو کے تمہین ہجرت سے روکتے ہین تمہارے حق مین دشمنی کرتے ہین تمکو چاہیے کہ اونکے رونے دہونے پر فریفتہ ہنو اور ہجرت کو ترک نکرو۔ پس جب یہ آیت شریف اون مومنین نے سنی تو اپنے اہل و عیال کے کہنے پر اونھون نے کچھہ توجہ نکی اور مدینے چلے گئے وہان جاکے اونہون نے اپنے دوستون کو جو مہاجرین تھے دیکھا تو ہر ایک کو احکام دین مین کامل اور فقیہہ فاضل پایا یہ دیکھ کے نہایت افسوس کرنے لگے

کہ کاش ہم پہلے سے آتے تو ہم بھی ایسے ہی ہو جاتے۔ اس نعمت کے نہ ملنے کے افسوس مین
اونھون نے اہل وعیال سے نظر شفقت وٹھالی بلکہ اونکا نان ونفقہ تک موقوف کر دیا
پس حق تعالے نے یہ آیت نازل کی وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور اگر معاف کرو اور درگذرو اور بخشو تو اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔
یعنے اگر اونکی خطا معاف کر دو اور اونسے درگذر کرو تو اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے وہ تم سے بھی
ایسا ہی معاملہ کریگا۔ خلاصہ یہ کہ انسان اپنے اہل وعیال کے سبب سے بہت سی نیکیاں کھوتا
ہے اور برائیون مین پڑتا ہے۔ مگر تو بھی چاہیے کہ انسے سلوک نیک رکھے اور آپ تا مقدور
بچتا رہے۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ۝ تمھارے مال اور اولاد یہی ہین جانچنے کو اور اللہ جو ہے اوسکے پاس ہے
نیگ بڑا۔ یعنے تمھارا مال اور اولاد تمھارے لیے بڑی آزمایش کا سبب ہے۔ اسی سے ظاہر
ہوتا ہے کہ کون تم مین سے محبت الٰہی چھوڑ کر مبتلاے عشق زن وفرزند ہوتا ہے اور کون رشتہ
الفت زن وفرزند توڑکے محبت الٰہی اختیار کرتا ہے اور اللہ کے یہان بہت بڑا اجر ہے
اوس شخص کے لیے جسکے دل مین خدا اور رسول کی محبت زیادہ ہے مال واولاد کی الفت
سے۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا
لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ سو ڈرو اللہ سے جہانتک سکو اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے بھلے کو۔
یعنے جہانتک ہوسکے خدا کے عذاب سے ڈرو اور اوسکے کلام کو سنو اور اوسکی فرمانبرداری
کرو اور اوسکی راہ مین خرچ کرو تاکہ اوسکا فائدہ تمھین پونہچے۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور جسکو بچا دیا اپنے جی کے لالچ سے سو وہ لوگ وہی
مراد کو پونہچے۔ یعنے جو کوئی بخل اور لالچ سے نیچے اور اللہ کی راہ مین خرچ کرے اوسکے
لیے امن ہے دنیا مین خوف سے اور عقبیٰ مین عذاب وعقاب سے اِنْ تُقْرِضُوا
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح

قرض دینا وہ دونا کردے تمکو اور تمکو بخشدے ۔ یعنے اگر صرف کرو مال اپنا موافق فرمان اللہ تعالے
کے اور بطور قرض دو اوسے اللہ کے ضرورتمند بندون کو اسطرح سے کہ اونپر احسان نہ دہرو
اور تقاضا نہ کرو اور پریشان نکرو یا صدقہ دو دل کی خوشی اور اخلاص سے تو دونا کردیگا
اللہ تعالے اوسے تمہارے لیے ایک سے دس تک اور سات سو اور ہزار تک اور
چار ہزار تک اور بے حساب جہانتک وہ چاہے اور بخشیگا اوسکے سبب سے گناہ تمہارے
جو اوس سے پہلے تمنے کیے بخل اور خیرات نہ دینے سے اوسکی راہ مین ۔ وَاللّٰهُ
شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝ اور اللہ قدردان ہے تحمل والا ۔ یعنے اللہ تعالے قدردان اور جزا
دینے والا ہے اپنے اون نیک بندون کو جو اوسکا شکر کرتے ہین اور اوسکی راہ مین
اپنا مال صرف کرتے ہین اور وہ ایسا قدردان ہے کہ صدقہ قلیل کے بدلے مین عطیہ
جلیل مرحمت فرماتا ہے اور ایسا تحمل والا ہے کہ بخیل اور کنجوس کے صدقہ نہ دینے اور
بخل کرنے سے اوسکی سزا دہی مین عجلت نہین کرتا ۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ جاننے والا چھپے اور کھلے کا زبردست حکمت والا ۔ یعنے
اللہ تعالے جل شانہ ہر امر پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتا ہے ۔ اور اوسے خوب معلوم
ہے جو کچھ تم دیتے ہو اوسکی راہ مین ظاہر یا چھپا کے ۔ اور وہ جانتا ہے تمہارے
دلون کی بات کہ تم ریا سے یعنے لوگون کے دکھانے کے لیے دیتے ہو یا اخلاص
سے اوسکے فرمان والاشان کے موافق ۔ اور وہ غالب ہے حکمت والا ۔ بدلا لے گا
اوس سے جسکا صدقہ خالص اوسکے لیے نہین ہے ۔ بلکہ ریا سے لوگون کے دکھانے
لیے یا اور کسی غرض سے ہے ۔ اور جزاے نیک دیگا اوسے جو صدق دل اور خلوص
سے اوسکی رضامندی کے لیے موافق اوسکے حکم کے صدقہ دیتا ہے اور برکت
دیگا اوسکے مال مین دنیا مین اور بخشیگا اوسکے گناہ اور اجر بے حساب دیگا آخرت مین

تمت

تفسیر سورۂ طلاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة الطلاق مدنية وهي اثنا عشرة اٰية وفيها ركوعان

سورہ طلاق بقول اکثر ائمہؒ کے مدنی ہے اور بقول حضرت حسن بصریؒ مکی ہے۔ اسمین بارہ آیتین ہین اور دو سو ینتالیس کلمے اور ایک ہزار ایک سو ساٹھ حرف اور دو رکوع ہین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھا کرے اوسکے گناہون کا اللہ تعالے سے بخشوانا میرے ذمے ہے۔ اسکی شان نزول مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حالت حیض مین تھین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم رجوع کرو اور جب وہ حیض سے پاک ہو اوس حالت مین پھر چاہے طلاق دو جب آپ نے یہ بات ارشاد کی بس اسی بیان مین یہ آیت شریف نازل ہوئی۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ج اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو اونکو طلاق دو اونکی عدت پر اور گنتے رہو عدت اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا۔ یعنے اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کے لوگون سے فرما دیجیے کہ جسوقت طلاق دو تم اپنی مدخولہ عورتون کو

کہ صغیرہ اور حاملہ ہون تو طلاق دو تم اونکو عدت پر اور عدت تین حیض ہین۔ پس چاہیے
کہ حیض سے پہلے طلاق دو تا کہ حیض کے سب دن گنتی مین آئین اور اوس پاکی مین
نزدیکی نہ کی ہو۔ اور عدت کی گنتی یاد رکھو کہ عورتین اس حساب سے ناواقف ہین اور
ڈرو اپنے پروردگار سے۔ اور بعد طلاق کے لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا
يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ مت نکالو اونکو اونکے گھر
سے اور وہ بھی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بے حیائی۔ یعنی عدت کے دنون تمام ہونے تک
تم اونکو گھرون سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلین مگر جبکہ ظاہر ہون اونسے صاف بے حیائی کی
باتین یعنے گناہ کبیرہ جسکے لیے حد ہے جیسے زنا اور چوری۔ یا یہ کہ فحش اور سفاہت سے
گھر والون کو تکلیف دین تب بھی عدت سے پہلے اونکا نکالنا جائز ہے کیونکہ حق ساقط
ہوگیا وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ
اور یہ حدین ہین باندھی اللہ کی اور جو کوئی بڑھے اللہ کی حدون سے تو اوسنے برا کیا اپنا
یعنے یہ حکم جو بیان ہوئے یہ اللہ تعالے کی مقرر کیے ہوئے حدود ہین۔ پس جسنے کہ ان
حدون کے باہر قدم رکھا اوسنے اپنی جان پر ظلم کیا اور مستحق عذاب و عقاب ہوا۔ لَا
تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ اوسکو خبر نہین شاید کہ
اللہ تعالے اس پیچھے کچھ کام۔ یعنے طلاق دینے والے کو یا کسی نفس کو خبر نہین
کہ شاید اللہ تعالے بعد واقع ہونے طلاق کے کوئی اور بات ظاہر کر دے۔ وہ یہ کہ مرد
طلاق دینے سے پشیمان ہو یا عورت کے دلمین محبت سابقہ کا جوش پیدا ہوا اور وہ
رجوع کرنے کے لیے للچائے۔ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پھر جب پہنچین اپنے وعدے کو تو رکھ لو اونکو تم
دستور سے یا چھوڑ دو اونکو دستور سے۔ یعنے جب زمانہ عدت کا آخر ہونے تو رکھو
اونکو رجعت کر کے اچھے طور سے یا جدا کر دو اونکو اچھے طور سے موافق دستور طلاق کے

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ط اور گواہ کرلو دو معتبر اپنے مین کے اور سیدھی کہو گواہی اللہ کے واسطے۔ یعنے طلاق دیکے عدت سے پہلے اگر رکھلینا چاہے تو رجعت پر دو گواہ عادل اپنے آپس کے لوگون مین سے کرلے تا کہ لوگون مین متہم نہو۔ اور یہ امر مستحب ہے بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے اور درست اور سچی ادا کرو گواہی رضاے الٰہی اور حصول ثواب کے لیے۔ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط یہ بات جو ہے اوس سے سمجھ جائیگا جو کوئی یقین رکھتا ہوگا اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ یعنے یہ گواہی اور شاہی جو بیان کی گئی نصیحت ہے اون لوگون کے لیے جو ایمان لاے اللہ پر اور قیامت کے دن پر۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط اور جو کوئی ڈرے اللہ سے وہ کردے اوسکا گذارہ اور روزی دے اوسکو جہان سے اوسکو خیال نہو۔ یعنے جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالے اوسے دنیا و آخرت کے رنج و غم سے رہائی دیتا ہے۔ یا جو کوئی وجہ حرام سے ڈرتا اور بچتا ہے تو اللہ بر اوسے وجہ حلال سے پونہچاتا ہے اور روزی دیتا ہے اوسکو وہان سے جہان روزی ملنے کا اوسے وہم و گمان بھی نہو۔ اس آیت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب مشرکان مکہ نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا تو اونھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ بیٹا میرا کفار کی قید مین ہے اور مین فقر و فاقے مین گرفتار ہون اور مان اوس لڑکے کی اوسکے غم مین نہایت بیقرار ہے۔ آپنے فرمایا تقوی اور شکیبائی اختیار کرو اور تم دونون لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھو۔ پس اونھون نے آپکے فرمان کی صدق دل سے تعمیل کی خدا کے فضل سے تھوڑے عرصے کے بعد اونکا لڑکا مشرکون کی قید سے چھوٹ کے چار ہزار بکریان اونکی اپنے ہمراہ لیے ہوے صحیح و سلامت مدینے مین داخل ہوا۔ پس آیت مذکورۂ بالا نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کریگا روزی حلال پائیگا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اور جو کوئی بھروسہ رکھے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے۔ سب کام اوسکے پورے کریگا۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ بیشک اللہ پورا کرلیتا ہے اپنا کام۔ یعنے جو کچھہ وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ اللہ نے رکھا ہے ہر چیز کا اندازہ۔ کہ اوس سے ایک ذرہ کم وبیش نہین ہوسکتا۔ لکھا ہے کہ جب مطلقات کے لیے حکم عدت نازل ہوا تو صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جن عورتونکو حیض نہین آتا اونکی عدت کیا ہے۔ پس یہ آیت شریف نازل ہوئی کہ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ اور جو عورتین ناامید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون مین اگر تمکو شبہ رہگیا تو اونکی عدت ہے تین مہینے اور ایسے ہی جنکو حیض نہین آیا۔ یعنے جو عورتین کہ بوجہ زیادہ سن ہونے کے حیض آنے سے ناامید ہوگئی ہین اور تمکو اونکی عدت مین شک ہے تو سمجھہ لو کہ اونکی عدت تین مہینے ہین اور جو عورتین کہ کم سنّی کے باعث سے حائض نہین ہوتین اونکی عدت بھی یہی تین مہینے ہین۔ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ اور جنکے پیٹ مین بچہ ہے اونکی عدت یہ ہے کہ جن لین پیٹ کا بچہ۔ خواہ مطلقہ ہون یا اونکا شوہر مرگیا ہو۔ عدت اونکی بچہ پیدا ہونے تک ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کردے وہ اوسکے کام مین آسانی۔ یعنے اوسکی مشکلین آسان کردے۔ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ یہ حکم ہے اللہ کا جو اُتارا تمہاری طرف۔ لوح محفوظ سے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اُتارے اوس سے اوسکی برائیان اور بڑا دے اوسکو نیگ۔ یعنے جو کوئی اللہ سے ڈرے اور اوسکے فرمان کو بجالائے اور پرہیزگاری کرے تو اللہ تعالے اوسکے گناہ معاف کریگا اور اوسکی برائیان دور کریگا اور زیادہ دیگا اوسے اجر اور ثواب۔ اَسْكِنُوْهُنَّ

مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ط
گھر دو اونکو رہنے کو جہان تم آپ رہو اپنے مقدور کے موافق اور ایذا نہ چاہو اونکی تا تنگ
پکڑ دو اونکو۔ یعنے جن عورتون کو کہ طلاق دے چکے ہو اونہین رہنے کو مکان دو جہان تم خود
رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق اور تکلیف نہ دو اونکو گھر مین رہنے سے اور تنگ بھی نہ کرو
کہ مجبور ہو کے اونہین نکلنا پڑے۔ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ اور اگر رکھتی ہون پیٹ مین بچہ تو اونپر خرچ کرو جب تک جنین پیٹ کا
بچہ اور عدت پوری ہو جائے کیونکہ بچے کا خرچ باپ پر ہے پیٹ مین ہو تو اوسکی ماں کو
کھلائے وہ گویا اوسی کا خرچ ہے۔ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ج پھر
اگر دودھ پلائین تمہاری خاطر سے تو دو اونکو اونکے نیگ۔ یعنے وہ مطلقہ عورتین اگر بعد وضع
حمل کے تمہارے فرزندونکو دودھ پلائین تو جو اور دودھ پلانے والی کو نوکری مین دیتے ہو
وہ اونہین کو دو۔ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ج اور سکھاؤ آپس مین نیکی۔ یعنے آپس مین
اچھی طرح سے موافقت رکھو دودھ پلانے اور مزدوری دینے مین مخالفت نکرو۔ وَاِنْ
تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ط اور اگر آپس مین ضد کرو تو دودھ پلائیگی اوسکی
خاطر اور کوئی عورت۔ یعنے باپ کہے کہ مین دودھ پلانے کی اجرت نہ دونگا یا ماں قبول نکرے
تو اس صورت مین اوس لڑکے کو اور دائی دودھ پلائے۔ یعنے شوہر کو چاہیے کہ اپنی عورت مطلقہ
سے زبردستی اپنی اولاد کو دودھ نہ پلوائے اور جب تک وہ عورت راضی ہو دوسری عورت
دودھ پلانے کے لیے نوکر نہ رکھے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ط چاہیے خرچ
کرے کشایش والا اپنی کشایش کے موافق۔ عورت مطلقہ کے نان نفقے مین۔ وَمَنْ
قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ط اور جسکو نپی ملتی ہے اوسکی
روزی وہ خرچ کرے جیسا دیا اوسکو اللہ نے۔ یعنے جسکی روزی تنگ ہو وہ اپنے امکان
کے موافق نفقہ دے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ط اللہ کسی پر تکلیف

نہین رکھتا مگر اوتنا جو اوسکو دیا۔ یعنے اللہ تعالے کسی کو تکلیف ما لا یطاق نہین دیتا ہے۔
سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ○ اب کردیگا اللہ سختی پیچھے کچھ آسانی۔ یعنے قریب
ہے کہ اللہ تعالے سختی اور تنگدستی کے بعد آسانی اور تونگری کردے۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ
قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّ
عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ○ اور بہت بستیان ہین کہ سرکش ہوگئین اپنے پروردگار کے
حکم سے اور اوسکے رسولون کے حکم سے پھر ہمنے حساب مین پکڑا اونکو سخت حساب مین اور
ڈالی اونپر ان دیکھی آفت۔ یعنے اونکی سرکشی کی سزا مین اونھین حساب سخت مین گرفتار کیا۔
اور اونپر عذاب کیا بہت سخت۔ یا یہ کہ قیامت مین بعد سخت حساب کے ہم اونپر عذاب کرینگے
فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ○ پھر چکھی اونہون نے
سزا اپنے کام کی اور آخر اونکے کام مین ٹوٹا آیا۔ یعنے حکم خدا اور رسول نہ ماننے سے خراب ہوگئے
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ رکھی ہے اللہ نے اونکے واسطے سخت مار۔ دونون
جہان مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۖۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ سو ڈرتے رہو اللہ
سے اے عقلمند ایماندارو۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ اللہ نے اوتاری ہے
تمپر سمجھوتی۔ کہ قرآن پاک ہے۔ اور بہیجا ہے تمپر رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
مُبَيِّنٰتٍ رسول جو پڑہتا ہے تمہارے پاس آیتین اللہ کی صاف سنانے والیان۔
اور یہ قرآن اور رسول تمہارے پاس اللہ تعالے نے اسلیے بہیجا ہے۔ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ کہ نکالے اونکو جو یقین لائے
اور کیے بھلے کام اندھیرون سے اوجالے مین یعنے جو لوگ ایمان لائے ہین اللہ اور رسول
پر اونھین جہل و گمراہی کے اندھیرون سے نکالکے ہدایت اور علم کی روشنی مین داخل
کرے وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور کام

کرے اچھے اوسے داخل کریگا اللہ باغوں مین جنکے نیچے نہرین جاری ہین ۔ وہ اوسمین
اونمین ہمیشہ بے زوال اور انتقال کے یہ جزا ہے نیک اون اچھے بندون کی جو
جو اللہ اور اوسکے رسول پر ایمان لاتے ہین اور خلوص دل سے خدا و رسول کی اطاعت
اور فرمانبرداری کرتے ہین اور عمل نیک کرتے ہین جو خاص خدا کے لیے ہین ریا وغیرہ
کا اونمین نشان تک نہین ۔ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ○ البتہ خوب دی اللہ نے
اوسکو روزی ۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنے فضل سے مسلمان نیک کارون کے لیے
بہت اچھی روزی بہشت مین مہیا کر دی ہے ۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ اللہ وہ ہے جسنے بنائے سات آسمان اور زمین بھی
اوتنی یعنے جسطور سے آسمان تلے اوپر بنائے ہین اوسی طرح سے زمین بنائی ہے یا یہ
کہ جسطرح سے سات آسمان بنائے ہین اوسی طرح سے زمین بھی سات ہین يَتَنَزَّلُ
الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ اوترتا ہے حکم
اونکے بیچ تو تم جانو اللہ ہر چیز کر سکتا ہے ۔ یعنے اللہ تعالے کا حکم آسمانون اور زمینون
کے درمیان اوترتا ہے اور کوئی طبقہ زمین و آسمان کا اوسکے حکم کے اوترنے سے
خالی نہین اوسکا حکم سب کو پہونچتا ہے اور جو مخلوق کہ زمین و آسمان کے تمام طبقون
مین ہے سب اوسی نے پیدا کی ہے ۔ اور یہ اسلیے بیان کیا گیا تاکہ سمجھ لو تم کہ اللہ تعالے
ہر شی کے پیدا کرنے پر قادر ہے اور سب کچھ اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے جو چاہے
کرے اور جو چاہے حکم دے اور جسے چاہے پیدا کرے اور جسے چاہے نا پید کرے
وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ○ اور اللہ کے علم مین سمائی ہے
ہر چیز کی ۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنا حکم تمام مخلوق پر جاری کیا ہے تاکہ جان لو اور
سمجھ جاؤ تم کہ بیشک اللہ نے گھیر لیا ہے ہر شی کو علم مین ۔ اور اوسکا علم تمام اشیا کا احاطہ کیے ہوے ہے

ع

تفسیر پارۂ تبارک الذی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الملک مکیۃ وھی ثلثون آیۃ وفیھا رکوعان

سورۂ ملک مکی ہے اور اسمین تیس آیتین ہین جسمین نہ کوئی ناسخ ہے اور نہ منسوخ اور تین سو پینتیس کلمے اور ایک ہزار تین سو تیرہ حرف اور دو رکوع ہین - اسکے فضائل ہین لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن پاک مین ایک سورت ہے جسمین تیس آیتین ہین وہ شفاعت کرتی ہے واسطے اوس مردکے جو اوسے پڑہے یہانتک کہ وہ بخشا جاتا ہے اور وہ سورت سورۂ تبارک الذی ہے روایت کیا اسکو ابوداؤدؓ اور احمدؓ اور ترمذیؓ اور نسائیؓ اور ابن ماجہؓ سے مشکوۃ مین بروایت ابوہریرہؓ - اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی سورۂ ملک بس گویا کہ زندہ کیا اوسنے شب قدر کو یعنے عبادت کی ہے تمام شب قدر مین - اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہر مؤمن کے دل مین یہ سورت ہو - یعنے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس سورت کو یاد کرے اور پڑہے - اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردے کو قبر مین رکھتے ہین تو فرشتے عذاب کے آتے ہین - اوسوقت یہ سورت

اوس مردے کی حمایت اور اوسے عذاب سے بچانے کے لیے موجود ہوتی ہے۔ اگر وہ قدم کی طرف سے آتے ہین تو کہتی ہے اسطرف سے تمکو راہ ندونگی اسلیے کہ یہ شخص نماز مین کھڑا ہو کے مجھے پڑھا کرتا تھا۔ اور اگر وہ فرشتے سر کی طرف سے آنے کا ارادہ کرتے ہین تو کہتی ہے کہ اسطرف سے بھی تمکو راہ ندونگی کیونکہ اسنے مجھے زبان سے پڑھا ہے اور جب داہنے بائین سے آتے ہین تو کہتی ہے کہ اسطرف سے بھی راہ ندونگی کیونکہ اسنے مجھے سینے مین رکھا ہے۔ یہ سب روایتین تفسیر فتح العزیز سے لکھی گئین۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ بعض صحابہ نے نادانستگی سے اپنا خیمہ قبر پر کھڑا کیا اور رہا اور ہوتی ناگہان کہ ایک شخص سورۂ ملک پڑھتا ہے یہانتک کہ ختم کی اوسنے وہ سورت پس آئے وہ صحابی حضرتؐ کے پاس اور خبر دی آپکو اس حال سے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سورت روکتی ہے عذاب قبر کو اور نجات دیتی ہے عذاب قبر سے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جبتک کہ سورۂ الم تنزیل اور سورۂ تبارک الذی نہ پڑھ لیتے تھے۔ ما ورا اسکے اس سورۂ شریف کے اور بہت سے فضائل اور فوائد احادیث سے ثابت ہین جسے شوق ہو حدیث مین دیکھے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۟

بڑی برکت ہے اوسکی جسکے ہاتھ ہے راج اور وہ سب چیز کر سکتا ہے۔ یعنے اللہ تعالے جسکے قبضہ قدرت مین بادشاہی اور امور ملک مین تصرف کرنا ہے بڑی برکت والا ہے جو چاہے کرے سب اوسکے اختیار مین ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور وہ ایسا ہے الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ جسنے بنایا مرنا اور جینا کہ تمکو جانچے کون تم مین اچھا کرتا ہے کام۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے موت اور زیست کو انسان کے جانچنے کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ دنیا مین کون شخص تم مین سے بہتر ہے عمل مین اور پرہیزگاری مین اور یاد خدا مین اور کون

ڈرتا ہی موت سے اور بہت یاد رکھتا ہے اوسکو اور بہت سے نیک عمل کرتا ہے اوسکے لیے
اور مراد موت وحیات سے موت انسان کی ہے دنیا مین اور حیات اوسکی آخرت مین
اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد موت وحیات سے دنیا اور آخرت ہے۔ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْغَفُورُ اور وہ زبردست ہے بخشنے والا یعنے زبردست اور غالب ہے اپنے ملک مین
بخشتا ہے گناہ اون لوگون کے جو اوس سے ڈرتے ہین اور اوسکی فرمانبرداری کرتے ہین۔
الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا جس نے بنائے سات آسمان تہ پر تہ۔ یعنے اوپر
نیچے۔ پہلا آسمان زمرد سبز کا ہے جسکا نام رفیعا ہے۔ اور آسمان دوم سبز کا ہے اوسکا نام
قیذوم ہے اور آسمان سوم مرمر سفید کا ہے اوسکا نام زبلون ہے۔ اور آسمان چہارم نقرہ خام کا ہے
آسمان پنجم یاقوت سرخ کا ہے البیانیفون اوسکا نام ہے۔ آسمان ششم موتی کا ہے عادون
نام ہے آسمان ہفتم جوہر سفید کا ہے اسکا نام ہے۔ اور ہر آسمان کی دبازت بقدر پانسو
برس کی راہ کے ہے اور اتنا ہی فاصلہ درمیانی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
ہے اور تمام آسمان فرشتون سے بھرے ہوئے ہین ہر ایک اپنی اپنی تسبیح معین رات دن
پڑھتا ہے اور احکام خداوندی بجا لاتا ہے۔ مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ
تَفٰوُتٍ کیا دیکھتا ہے تو رحمن کے بنانے مین کچھ فرق۔ یعنے نہ نظر آئیگا تجھے اے
دیکھنے والے رحمن کے بنائے ہوئے آسمانون مین کسی طرح کا نقص فَارْجِعِ الْبَصَرَ
هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ پھر دوبارہ نگاہ کر کہین دیکھتا ہے دراڑ۔ یعنے پھر دوبارہ
غور سے دیکھ کیا تجھے کچھ نقص نظر آتا ہے ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ
إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ پھر دوبارہ نگاہ کر دو دو بار آ الٹی آوے
تیرے پاس تیری نگہ رد ہو کر تھک کر۔ یعنے پھر دیکھ دوبارہ اور سہ بارہ اور خوب غور کر لے
کہ اوسکے بنائے ہوئے آسمانون مین تجھے کچھ فرق نظر آتا ہے۔ مگر نہ نظر آئیگا تجھے کچھ فرق
اور پھر آئیگی تیری نگاہ تھک کر اور عاجز ہو کر یا شرمندہ ہو کر اس بات سے کہ ہر چند غور

دتامل سے مکرر سکرر دیکھتی ہے مگر ایک ذرہ نقص نظر نہین آتا۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ اور ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے اور اونسے رکھی پھینک مار شیطانون کی اور رکھی ہے اونکے لیے دہکتی آگ۔ یعنے آسمان دنیا کو اللہ تعالے نے تارون سے زینت دی جو رات کو چراغون کی طرح چمکتے ہین اور اونھین تارون کو شیطانون کے لیے مار قرار دیا جب وہ آسمانون کی طرف چڑھنے کا قصد کرین فرشتون کا کلام سننے کے خیال سے۔ یہ سزا ہی اون شیطانون کی دنیا مین اور عقبی مین اونکے لیے آتش دوزخ طیار ہے۔ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور جو منکر ہوئے اپنے رب سے اونکے لیے ہے عذاب دوزخ کا اور بری جگہ پہونچے۔ یعنے کافرون کے لیے جو اللہ اور رسول کے حکم سے منکر ہوتے ہین عذاب ہے دوزخ کا اور بری جگہ ہے اونکی بازگشت کی۔ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ جب اوسمین ڈالے جائین سنین اوسکا دہاڑنا اور وہ اوچھلتی ہے ابھی لگتا ہے کہ پھٹ پڑے جوش سے۔ یعنے جب کافر دوزخ مین ڈالے جائینگے تو اوسکے چلانے کی نہایت سخت اور ہیبتناک آواز سنین گے جو اسی کی آواز سے مشابہ ہوگی اور دوزخ اوسوقت جوش مارتی ہوگی کبھی اونکو نیچے لیجائیگی اور کبھی اوپر لائیگی اور اسقدر سخت جوش ہوگی کہ گویا پھٹ پڑیگی کافرون پر غصے ہوکے۔ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝ جسوقت ڈالا جائے دوزخ مین کوئی گروہ پوچھین گے اونسے اوسکے داروغہ۔ کیا نہین پہونچا تمھارے پاس کوئی ڈر سنانے والا یعنے جب مشرکون کے گروہ دوزخ مین ڈالے جائین گے تو دوزخ کے نگہبان غصے ہوکے اونسے پوچھین گے کہ کیا تمھارے پاس کوئی پیغمبر عذاب خدا سے ڈرانے والا نہین آیا

جو خدا کی طرف تمہیں بلاتا اور عذاب سخت سے بچاتا - قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ فَکَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ کَبِیْرٍ ۝ وہ کہیں گے کیوں نہیں - ہمارے پاس آیا تھا ڈر سنانے والا پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا کوئی نہیں اُتاری اللہ نے کچھ چیز تم پڑے ہو بڑے بہکاوے میں یعنے کافر دوزخ کے نگہبانوں کو جواب دینگے کہ بیشک ہمارے پاس رسول آئے تھے لیکن جھٹلایا اونکو ہمنے اور کہا اونسے کہ جو کچھ تم کہتے ہو یہ خدا کا اُتارا ہوا حکم نہیں ہے بلکہ تم خود گمراہ ہو کہ انسان ہوکے نبوت کے دعوے کرتے ہو وَقَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ اور کہیں گے اگر ہم ہوتے سنتے یا بوجھتے نہوتے دوزخ والوں میں - یعنے کافر کہیں گے کہ اگر ہم دنیا میں ان پیغمبروں کا کلام سنتے اور غور کرکے اونکی صداقت سمجھتے تو آج ہم دوزخ والوں میں نہوتے - فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِہِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ سو قائل ہوئے اپنے گناہ کے اب دفع ہوں دوزخ والے یعنے اقرار کرینگے اپنے گناہ کا مگر اوسوقت کا اقرار سود مند نہوگا - اور رحمت خدا سے دور رہیں گے اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّہُمْ بِالْغَیْبِ لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ ۝ جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے اونکے لیے معافی ہے اور نیگ بڑا - یعنے جو لوگ کہ عذاب خدا سے بن دیکھے ڈرتے ہیں - یا یہ کہ دل ہی دل میں جو حق سے ڈرتے ہیں ✤ آہ بھرتے نہ نالہ کرتے ہیں ✤ اونکے لیے بخشش ہے گناہوں سے اور اجر بہت بڑا کہ بہشت ہو - اور امن ہے ہر دہشت سے - کیا خوب کہا ہو حضرت رافت نے لَاتَخَافُوْا مژدہ ترسندہ ہو ✤ جو کہ ڈرتا ہے مبارک بندہ ہے ✤ - لکھا ہے کفار قریش عیش و عشرت میں مغرور و مست ہوکر بے ادبانہ اور گستاخانہ کلمے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ آنحضرت کو اسکی مطلق خبر نہوگی - لیکن اونکی باتوں کے اظہار کے واسطے اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پر وحی نازل فرماتا تھا اور راز اونکا پردہ فاش ہو جاتا تھا

جب کبھی بار ایسا ہوا تو آپس میں کہنے لگے کہ اب آہستہ آہستہ باتین کیا کرو تا کہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کا خدا نہ سنے اور اونکو ہماری باتون کی خبر نہ دے پس اللہ تعالے نے یہ آیت
شریف نازل کی وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ۝ اور تم چھپی کہو اپنی بات یا کھولکر وہ جانتا ہے جیون کے بہید۔ یعنے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے مین چاہے تم پوشیدہ باتین کرو یا ظاہر خدا کے نزدیک
سب برابر ہین کیونکہ وہ جانتا ہے دلون کے بہید خواہ وہ زبان سے نکالو یا نہ نکالو
أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ بھلا وہ نجانے جسنے بنایا اور وہی
ہے بہید جانتا خبردار۔ یعنے جسنے دلون کو پیدا کیا ہے وہی اونکے اندرونی حالات سے
واقف ہو اور حال یہ ہے کہ وہ جانتا ہے تمام اشیا کا باطن اور اوسکے حقائق اور تمام ظاہری
موجودات اور اونکے دقائق هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا
فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ وہی ہے جسنے بنایا تمہارے
لیے زمین کو پست اب پھرو اوسکے کندھون پر اور کھاؤ کچھ روزی دی اوسکی اور اوسی کی
طرف جی اوٹھنا ہے۔ یعنے وہ پروردگار ایسا ہے جسنے تمہارے لیے زمین کو مسخر کر دیا تا کہ تمکو
سیر کرنا اوسپر آسان ہو پس چلو اوسکے راستون مین اور کھاؤ رزق خداے تعالے کا
دیا ہوا جو اوسنے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا اور اوسکی طرف ہے تمہاری بازگشت اور
جی اوٹھنا پس شکر کرو اوسکا۔ ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ
الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝ کیا نڈر ہوئے اوس سے جو آسمان مین ہے کہ
دھساوے تمکو زمین مین پھر تب ہی وہ لرزتی ہے۔ کافرون کو یقین تھا کہ پروردگار
عالم جو خلق کا پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہے وہ آسمان پر ہے اور زمین پر
بتون کا بندوبست ہے۔ اوسی کی نسبت حق تعالے نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بے خوف ہوگئے
اے کافرو اوس ذات سے جو آسمان مین ہے۔ کہ دھسادے تمکو زمین مین وہ یا اوسکے فرشتے

ع ۱

اوسکے حکم سے پس ناگہان وہ زمین لرزنے لگے اور تمکو بہت نیچے دھسائے اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ
فِی السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ یا نڈر ہوئے ہو اوس سے جو آسمان
مین ہے کہ چھوڑدے تپہر تپہراؤ یعنے کیا بے خوف ہوئے تم اوس ذات سے جسکا عرش
آسمان مین ہے کہ برساوے تپہر سنگریزے جیسے اوسنے قوم لوط پر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ
كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ سواب جانوگے کیسا ہی میرا ڈرانا۔ یعنے بہت جلد عذاب دیکھنے کے بعد
جان لوگے کہ کیونکر تھا میرا ڈرانا مگر اوس جاننے سے تمکو کچھ فائدہ نہوگا۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور جھٹلا چکے ہین جو اونسے پہلے تھے
پھر کیسا ہوا میرا انکار یعنے انسے پہلے جو کافر تھے اونھون نے بھی پیغمبرونکو جھٹلایا اور
مبتلا عذاب ہوئے اور اپنے انکار کا نتیجہ پایا۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ
صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔط اور کیا نہین دیکھتے اڑتے جانور اپنے اوپر پر کھولے اور جھپکتے یعنے
وہ منکر پرند جانورون کو نہین دیکھتے کہ کسطرح سے پر کھولے ہوئے ہوا مین اونکے سرون پر
اڑتے پھرتے ہین مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اونکو کوئی نہین تھام رہا رحمٰن کے
سوا یعنے نہین تھام لیتا اونکو ہوا مین یا پر کھولنے اور بند کرنے مین مگر خدا مہربان
جسنے انواع و اقسام کے پرند پیدا کیے اور ہوا مین اڑنے کی اونکو قوت دی۔ اِنَّهٗ بِكُلِّ
شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ۝ اوسکی نگاہ مین ہے ہر چیز۔ اور وہ سب دیکھتا ہے خواہ ظاہر ہو یا
پوشیدہ۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ
بھلا وہ کون ہی جو فوج ہے تمہاری مدد کرے تمہاری رحمٰن کے سوا۔ یعنے خدا تعالےٰ
کے سوا کوئی نہین جو تمہاری مدد کرے اور تمہین بچائے اور تمہاری مددگار فوج بنے۔
اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝ منکر پڑے ہین نرے بہکاوے مین یعنے
کافر شیاطین کے دام فریب مین پھنسے پڑے ہین اور سمجھتے ہین کہ اونھین اونکے کفر
کی سزا نہ ملیگی۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ

وقف منزل
وقف کا
وقف غفران

بھلا وہ کون ہے جو روزی دیگا تمکو اگر وہ رکھ چھوڑے اپنی روزی۔ یعنے اگر خدا
تعالے تمہین رزق ندے تو کون ہے ایسا جو تمکو روزی دیگا۔ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ
وَّنُفُوْرٍ۝ کوئی نہین پر اڑ رہے ہین شرارت اور بد کنے پر۔ یعنے سوا اسکے کچھہ بات نہین
کہ وہ سرکش شرارت اور عناد مین پڑے ہوئے ہین راہ حق سے بھاگتے ہین اور راستی
سے نفرت کرتے ہین اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ
سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝ بھلا ایک جو چلے اوندھا اپنے منہہ پر وہ سیدھی
راہ پائے یا وہ جو چلے سیدھا ایک سیدھی راہ پر۔ یعنے جو شخص کہ اولٹا چلتا ہے اور پیش
و پیش نہین دیکھتا وہ سیدھی راہ پائیگا یا وہ کہ سیدھا راہ راست کو دیکھتا بھالتا چلتا ہے
اوسے راہ ملیگی۔ یہ مثال ہے کفار گمراہ کی کہ وہ میدان سرکشی مین حیران و سرگردان پھرتے ہین
اور مسلمان راہ یافتہ راہ راست دیکھتے بھالتے چلتے ہین قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۝
تو کہہ وہی ہے جسنے تمکو نکال کھڑا کیا اور بنا دیے تمکو کان اور آنکھین اور دل۔ تم تھوڑا حق
مانتے ہو۔ یعنے کہدو اے حبیب میرے کہ وہ خدا جسکی طرف مین تمکو بلاتا ہون ایسا ہے
جسنے اپنی قدرت کاملہ سے تمکو پیدا کیا اور تمہین کان عطا کیے تاکہ کلام حق سنو اور آنکھین
عنایت کین کہ اوسکی قدرت کی نشانیان دیکھو اور دل مرحمت کیا تاکہ اوسکے احکام کو
صدق دل سے بجا لاؤ۔ پھر باوجود اسکے کہ تم سنتے دیکھتے بہت ہو مگر ان نعمتون کا شکر تھوڑا
ادا کرتے ہو قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۝ تو
کہہ وہی ہے جسنے پھیلایا تمکو زمین مین اور اوسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤگے۔ یعنے
کہدو اے دوست میرے خدا تعالے وہی ہے جسنے تمکو پیدا کرکے زمین مین پھیلایا اور
ہر ایک کو منزل و مقام عنایت کیا تاکہ اوسکی عبادت اور فرمانبرداری کرو۔ اور اوسی کی طرف
جمع کیے جاؤگے تم سب اپنے اعمال کی سزا و جزا پانے کے لیے۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو یعنے
مشرک آنحضرت اور آپکے اصحاب سے کہتے ہین کہ یہ حشر اور جزا کا وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو
تو بتاؤ۔ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ تو کہہ خبر تو ہے
اللہ ہی پاس اور مین تو یہی ڈر سنانیوالا ہون کھولکر۔ یعنے اے میرے حبیب آپ اون
مشرکون سے کہدیجیے کہ قیامت کے آنے کا حال خدا تعالےٰ کے سوا کسیکو معلوم
نہین اور مین تو صرف اوسکے حکم کے موافق تمہین قیامت کے آنے سے ڈراتا ہون لیکن
اوسکے آنے کا وقت مین بھی نہین جانتا۔ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓئَتْ وُجُوْهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○ پھر جب دیکھین گے
وہ پاس آلگا بُرے بنجاوین گے مُنہ منکرون کے اور کہا جائیگا یہی ہے جسکو تم مانگتے تھے
یعنے جب دیکھین گے وہ مشرک کہ نزدیک آئی قیامت تو بدل جائین گے اونکے چہرے
رنج وغم سے اور کہین گے اونسے نگہبان دوزخ کے کہ یہ وہی ہے جسکی تم تمنا کرتے تھے
اور پوچھتے تھے کہ کب ہے وہ وعدہ۔ ایک تفسیر مین لکھا ہے کہ کفار ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی مرگ کے خواہان رہتے تھے حق تعالےٰ نے اونکے جواب مین اپنے حبیب
سے ارشاد فرمایا کہ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ
يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر کھپادے مجکو اللہ اور
میرے ساتھ والونکو یا مہر کرے پھر وہ کون ہے جو بچاوے منکرون کو دکھ کی
مار سے۔ یعنے آپ کافرون سے کہدیجیے کہ ہماری اور ہمارے ساتھ والے مسلمانون کی
مرگ سے تمکو کچھ فائدہ نہوگا اور زندگی بھی ہماری تمسے عذاب دور نہین کرسکتی ہان ایمان
اور کلمہ توحید البتہ عذاب خدا سے نجات دینے والے ہین۔ بس ہماری موت کا انتظار
کرنا محض بے سود ہے۔ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ تو کہہ وہی رحمٰن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اوسی پر بھروسا

کیا سواب تم جان لوگے کہ کون پڑا ہے صریح بہکاوے مین - یعنے کہدو اے حبیب میرے
کہ جسپر ایمان لانے سے نجات ہے وہ وہی خدا ہے بخشنے والا کہ ایمان لائے ہین ہم اوسپر اور
کامل بہروسا کرتے ہین ہم اوسکا اپنے سب کاروبار مین اور قریب ہے کہ تم جان لوگے یہ
بات بعد عذاب دیکھنے کے کہ کون ہے ہم مین تم مین سے صریح گمراہ - قُلْ اَرَءَیْتُمْ
اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ○ تو کہہ بہلا دیکہو تو اگر
ہو رہے صبح کو پانی تمہارا خشک پہر کون ہے جو لاوے تمہارے پاس پانی نتہرا -
یعنے اے حبیب میرے آپ کہدیجیے اون کافرون سے کہ بہلا دیکہو تو اگر پانی زمزم یا بیر
میمون حضرمی کا پانی خشک ہو جائے تو پہر کون ہے کہ لائیگا تمہارے پاس پانی صاف
قاری قرآن کو چاہیے کہ بعد اس آیت کے اللہ رب العالمین کہے - لکہا ہے کہ ایک زندیق نے
سنا کہ ایک معلم اپنے شاگرد کو فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ پڑہا رہا ہے پس اوسنے جواب دیا کہ یاتی بالمعول
والمعین - یعنے کدال مددگار کو دیکہے اور اوس سے کہدوا کے پانی نکالین گے پس رات کو سوتے
تو اندہا ہو گیا - ہاتف غیب نے آواز دی کہ تیری آنکہہ کا پانی جو غائب ہو گیا ہے اب آئے
کدال اور مددگار سے کیون نہین نکلوا تا پس وہ اپنے فعل سے نادم ہوا اور بہت منفعل ہوا

ع ٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا رُکُوْعَانِ

سورۂ قلم مکی ہے اسمین باون آیتین اور تین سو کلمے اور دس ہزار دو سو چپن حرف [10256]
اور دو رکوع ہین - اسکے فضائل مین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی سورہ قلم کو پڑہیگا بخشیگا اوسے اللہ
تعالے ثواب اوس گروہ کا کہ اونکے اخلاق نیک اور اچہے ہین - نٓ وَالْقَلَمِ
وَمَا یَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ○ قسم ہے قلم کی

اور جو لکھتے ہین تو نہین اپنے رب کے فضل سے دیوانہ - حرف نون مقطعات قرآنی سے ہو اسکے
معنے سوائے خدائے تعالے کے دوسرے کو معلوم نہین مگر مفسرین نے لکھا ہو کہ مراد نون سے
نعیم اور ناصر اور نور ہی - یا نون نام ہو اوس مچھلی کا جسکی پیٹھ پر تختہ زمین ہے - اور حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے
حق تعالے نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو کہ دوات ہے - اور لکھا قلم نے اوس دوات سے جو
کچھ کہ تھا اور ہو اور ہوگا - اور ایک روایت مین ہو کہ اللہ تعالے نے جب قلم کو پیدا کیا تو فرمایا اوس
سے کہ لکھ قلم نے عرض کی کہ کیا لکھون ارشاد ہوا کہ لکھ لا الہ الا اللہ قلم نے چار ہزار برس مین یہ
کلمہ لکھ کے تمام کیا - پھر حکم ہوا کہ لکھ محمد رسول اللہ چنانچہ قلم نے چار ہزار برس مین یہ بھی لکھا - اور قلم نور
سے بنا ہے طول اوسکا آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے - خلاصہ یہ کہ حق تعالے
فرماتا ہے کہ قسم دوات کی اور قسم ہے قلم کی اور قسم ہے اوسکی جو لکھتے ہین احکام وحی وغیرہ سے
کہ ای حبیب میرے نہین ہو تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ - یہ جواب ولید بن مغیرہ کا ہو جو معاذ اللہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتا تھا - وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝
اور تجکو نیگ ہو بے انتہا - یعنے آپکے لیے ہو ثواب بار نبوت اوٹھانے کا بے منت جو حق
تعالے نے اپنے فضل سے بے واسطہ آپکو عطا کیا - یا آپکے لیے ثواب دائمی ہے جو ہمیشہ
رہیگا - وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر - مراد خلق
سے خوبی و بزرگی ہے کہ وہ خوبی آپکے سوا کسی کو نہین دیگئی یا آداب قرآن ہو کہ اللہ تعالے
آپکو اوس سے سرفراز کیا - اور لکھا ہو کہ کوئی خلق خلق محمدی سے بزرگتر نہین کیونکہ آپنے
اپنی مشیت ترک کرکے اپنے تئین بالکلیہ حق تعالے کے سپرد کر دیا تھا - فَسَتُبْصِرُ وَ
يُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ سو اب تو بھی دیکھ لیگا اور وہ بھی دیکھ لین گے
کون ہے تم مین کہ بچل رہا ہے - یعنے قریب ہو کہ دیکھ لین گے آپ ای میرے حبیب اپنی
فتح اور نصرت کو اور کافرونکی خرابی اور خواری کو اور معلوم کر لین گے اس بات کو کہ کونسا

گروہ تم مین سے دیوانہ ہے اور کسکے ساتھہ بلا اور فتنہ ہے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ تیرا رب وہی بہتر جانے جو بہکا اوسکی راہ سے اور وہی بہتر جانتا ہے راہ پانے والونکو۔ یعنے آپکا رب خوب جانتا ہے اوسے جو گمراہ ہے اور راہ حق سے بہکا ہوا ہے اور وہی گروہ دیوانہ ہے۔ اور خوب جانتا ہے آپکا پروردگار راہ حق پانے والون کو اور اونکے کمال عقل کو کہ وہ اہل اسلام ہین۔ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ سو تو کہا نہ مان جھٹلانے والونکا۔ یعنے مکے کے مشرکون کا جو تیری رسالت کی تکذیب کرتے ہین اور دین آبا کی ترغیب دیتے ہین۔ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ○ چاہتے ہین کسی طرح تو ڈھیلا ہو تو وہ بھی ڈھیلے ہون۔ یعنے کافر چاہتے ہین کہ کاش آپ اونکے شرک اور کفر پر اونکو سرزنش نکرین تو وہ بھی آپکے دین پر زبان نہ کھولین اور طعنے ندین۔ یا یہ کہ آپ اونکے بتونکو اچھا کہین تو وہ آپکی باتون کو پسند کرین۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ اور کہا نہ مان کسی قسمین کھانے والے بے قدر کا۔ یعنے ولید ابن مغیرہ کا جو بہت جھوٹی قسمین کھاتا ہے اور هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ طعنے دیتا چغلی کرتا پھرتا بھلے کام سے روکتا حد سے بڑھتا بڑا گنہگار۔ یعنے وہ ایسا بدکردار ہو کہ لوگون کو پیٹھ پیچھے اور برو طعنے دیتا اور برا کہتا ہو۔ اور فتنہ وفساد کے چغلیان کھاتا اور ایک کی بات دوسرے سے کہتا ہے اور اس بات کا ہرگز روادار نہین کہ کوئی کسی سے بھلائی کرے۔ لوگون پر ظلم وتعدی کرتا ہے اور بڑا گنہگار ہے کہ تمام کبیرہ گناہون مین مبتلا ہے اور عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ بدخواس سب کے پیچھے بدنام۔ یعنے نہایت بدمزاج سرکش خود پسند کہ کسی کے سمجھانے سے وہ راہ پر نہین آتا۔ اور بعد ان سب عیبون کے ایک بڑا عیب اوسمین یہ ہے کہ حرامزادہ ہے باپ اسکا نامعلوم ہو۔ لکھا ہو کہ ولید پلید اٹھارہ برس کا تھا جب مغیرہ نے دعویٰ کیا کہ مین اسکا باپ ہون اور اوسے اپنے پاس رکھا۔ تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت

شریف محفل قریش مین پڑھی تو مغیرہ بھی وہان موجود تھا ہر عیوب اوسکے آپنے بیان
فرمائے وہ سب اوسنے اپنی ذات مین پائے مگر حرامزدگی کا حال سُنکے ششدر ہوا اور اپنے دل
مین کہنے لگا کہ وہ شخص تو سردار قریش ہے باپ اوسکا مغیرہ نہایت مشہور ہے۔ اور یہ بھی اوسے
یقین تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہین بولتے پس اسی شش و پنج مین اوسنے
کیا کام کیا کہ تلوار کھینچ کے اپنی ماں کے پاس پہونچا اور اوس سے نہایت سختی اور درشتی
سے یہ حال پوچھا تب اوسنے مجبور ہوکے بیان کیا کہ باپ تیرا نامرد تھا اور اوسکے بھتیجے اوسکے
مال پر نظر لگائے ہوئے تھے مجھے اس بات کا رشک ہوا تو مین نے فلان غلام کو بلا کے
اوسے کچھ دیا اور اوس سے فعل شنیعہ کرایا اوسی کے نطفے سے تو پیدا ہوا اور وہی تیرا باپ ہے
تب اوسے اپنا حال معلوم ہوا۔ اور باوجود ان عیبون کے اوسے حماقت نے ایسا گھیر رکھا تھا
کہ وہ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ اس سبب سے کہ رکھتا ہے مال اور بیٹے۔ نہایت
مغرور ہوکے جھٹلانے اور انکار کرنے مین ایسا بڑھ چلا کہ جسنے اوسے مال اور اولاد دی تھی اوسی
کے آیتون کو جھٹلانے لگا یہانتک کہ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ۝ جب سُنایئے اوسکو ہماری باتین کہے یہ نقلین ہین پہلونکی۔ یعنے
جب پڑھی جاتی ہین اوسپر ہماری آیتین تو باوجود کلام خدا جاننے کے کہتا ہے کہ یہ جھوٹے
قصے ہین پہلے لوگون کے اللہ کا کلام نہین ہے پس ایسے کمبخت نافرمان کی سزا قیامت مین
تو ہوگی مگر دنیا مین سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ داغ دینگے ہم اوسکی سونڈ پر یعنے
ناک پرتا کہ وہ ذلیل اور نکٹا کہلائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جنگ بدر مین کسی انصار کی تلوار
اوسکی ناک پر لگی اور ناک زخمی ہوئی ہرچند اوسنے علاج کیا مگر فائدہ نہوا بلکہ اوسمین خارشت
بڑھگئی یہانتک کہ اوسی مرض مین واصل جہنم ہوا۔ اگر کوئی یہ خیال کرے کہ ایسے بدذات
شریر کافر و نکو اللہ تعالےٰ نے مال و دولت اور حکومت معلوم نہین کس مصلحت سے عنایت کی
تھی تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ ہم نے جانچا اون

لوگونکو جانچا ہے جیسے جانچا باغ والونکو۔ یعنے مکے کے لوگون کو مال و ریاست دیکے ہم آزماتے ہین جسطرح سے ہمنے باغ والون کو آزمایا تھا۔ اور قصہ اونکا اسطور پر ہے کہ دار السلطنت یمن یعنے شہر صنعان کے متصل ایک مرد صالح کا باغ تھا اوسکا دستور یہ تھا کہ وہ اپنے باغ مین درویشون کو بلا کے اچھے اچھے میوے کھلاتا تھا اور اوسکی آمد کا دسوان حصہ فقرا کو تقسیم کرتا تھا اس باعث سے اوسکے باغ مین بڑی برکت تھی جب اوسنے انتقال کیا تو اوسکے تینون بیٹے اوس باغ کے وارث ہوئے اور اونہون نے آپسمین مشورہ کیا کہ ہم سب اہل و عیال والے ہین باپ کی طرح فقیرونکو نہین دیسکتے اسکی کیا تدبیر کرین منجھلے بھائی نے کہا بہتر یہ ہے کہ باپ کے طریقے پر چلو مگر اون دونون نے اوسکا کہنا نہ مانا اور آپس مین یہ صلاح کی کہ صبح کو سویرے ایسے وقت جاکے میوہ توڑ لائین کہ فقیرون کو خبر نہو اور منجھلے بھائی کو دھمکا کے چپ کیا اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ۙ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ○ جب سب نے قسم کھائی کہ اوسکا میوہ توڑینگے صبح کو اور انشاء اللہ تعالےٰ نہ کہا۔ کہ اونہر قسم نہ پڑنے کا بھی احتمال ہوسکتا تھا۔ پس جب رات کو یہ نیت کرکے سو رہے فَطَافَ عَلَیْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ○ پس گرد پھر گیا اوس باغ کے کوئی پھرنے والا تیرے رب کی طرف سے۔ اور وہ ایک آگ تھی جو آسمان سے گری اور اوس باغ کے درخت اور مکان اور مالی اور کسان سبکو جلا گئی۔ اور وہ سوتے تھے۔ بے خبر جسطرح مکے والے بلا سے قحط اور شکست بدر سے غافل تھے فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِیْمِ ○ پھر صبح تک ہو رہا جیسے ٹوٹ چکا یعنے صبح کو اونکا باغ ایسا ہوگیا جیسے کھیت کٹا ہوا۔ کہ اوسمین کھیتی اور درختون تک کا نشان نہ رہا۔ پھر جب وہ اس حال سے ناواقف خواب غفلت سے چونکے فَتَنَادَوْا مُصْبِحِیْنَ ۙ پھر آپس مین بولے صبح ہوتے۔ وہ تینون بھائی اور ایک دوسرے کو پکارنے لگا۔ اَنِ اغْدُوْا عَلٰی حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ○ کہ سویرے

چلو اپنے کھیت پر اگر تمکو توڑنا ہے- کیونکہ اگر دیر کروگے تو فقیر آجاوینگے پھر کل چھوڑنا پڑیگا- فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ پھر چلے اور آپس مین کہتے تھے چپکے چپکے وہ تینون بھائی تاکہ کوئی سُنے نہین اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ کہ نہ آنے پائے اوسمین آج تمہارے پاس کوئی محتاج کہ اوسے کچھ دینا پڑے اور ہمارا حصہ کم ہوجائے- وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝ اور سویرے پہونچے لپکتے زور پر فقیرون کے روکنے لیے فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝ پھر جب اوسکو دیکھا بولے ہم راہ بھولے- باغ کو اجاڑ اور جلا ہوا دیکھکے پہچان نہ سکے تو کہنے لگے کہ یہ تو ہمارا باغ نہین ہے بیشک ہم اندھیرے کے سبب سے راہ بھول گئے کیونکہ ہمارا باغ ابھی کل تک میوون سے لدا پڑا تھا اور یہ بالکل خالی ہے- مگر بعض نے درو دیوار کی نشانیون سے پہچانا اور کہا کہ ہم راہ نہین بھولے- بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ بلکہ ہماری قسمت پھوٹی- کہ ایسا ہرا بھرا باغ جو ہمارے گذارے کیلیے ایک بڑا سرمایہ تھا دفعۃً خاک سیاہ ہوگیا- اسی طرح مکے والے قحط اور جنگ بدر کو دیکھ کے پہلے کہین گے کہ یہ تو کبھی کبھی ہوا کرتا ہے- مگر جب قحط پر قحط اور شکست پر شکست پائینگے تب کہین گے کہ ہماری قسمت پھوٹی- جیسا ان باغ والون نے کہا اور افسوس کرنے لگے- پھر قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ بولا بچلا اونکو مین نے تمسے نہ کہا تھا کہ کیون نہین پاکی بولتے اللہ کی- منجھلے بھائی نے جب اونھین افسوس کرتے دیکھا تو کہا مین تو تمسے پہلے ہی کہتا تھا کہ کیون نہین یاد کرتے ہو اللہ تعالے کو بزرگی سے اور کیون نہین سمجھتے کہ زکوٰۃ اور خیرات دینے سے برکت دیتا ہے اللہ تعالے لیکن تمنے بدگمانی کی اللہ پر اور سمجھے کہ فقیرون کو دینے سے ہم محتاج ہوجاوینگے- بس جب وہ منجھلے بھائی کی نصیحت کو سمجھے قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ بولے پاک ذات ہے ہمارے رب کی ہمہین تقصیروار تھے- کہ فقیرون کے دینے مین نیت بدلی اور اللہ تعالے کے سچے وعدے پر بھروسا نہ کیا- فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ○ پھر منہ کر کے ایک دوسرے کی طرف لگے اولاہنا دینے
اور آپس مین ایک دوسرے کو ملامت کرنے جب دیکھا کہ اس سے کچھ حاصل نہین
تو پریشان اور مجبور ہو کے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ○ بولے اے خرابی ہماری
ہم تھے حد سے بڑھنے والے - اور سرکش کہ ہمنے حق اللہ بھی لینا چاہا اور انشاء اللہ بھی
نکہا اب ہم اپنی نافرمانی سے شرمندہ اور نادم ہین عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا
مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ○ شاید ہمارا رب بدل دے ہمکو اوس سے بہتر ہم اپنے
رب سے آرزو رکھتے ہین - یعنے اوسکے بدلے ہمین اوس سے اچھا باغ دے اور ہماری روزی
کشادہ کر دے اسلیے کہ اگرچہ ہمنے اوسکے کرم پر بھروسہ نہین کیا لیکن ابتک اوسکی مہربانی سے
ناامید بھی نہین ہین - اور اوس سے بڑی آرزوئین رکھتے ہین - پس اونکے اس اخلاص
کو اللہ نے پسند کیا اور اونکو اوس باغ کے بدلے اوس سے اچھا باغ حیوان نام عنایت کیا
جسکے انگورون کا ایک خوشہ اتنا بڑا ہوتا تھا کہ ایک خچر کا بوجھ ہو - اسی طرح مکے والے
بھی قحط اور قتل اور طرح بطرح کے عذاب دیکھ کے سات برس بعد نادم و پشیمان ہو کے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور اللہ تعالے کی وحدانیت پر ایمان لائے پھر اللہ
تعالے نے اونہین نوازا اور دولت و سلطنت سے سرفراز کر کے بہت سے خزانے اور ملک
اونکو دیے اب اللہ تعالے مکے والونکو باغ ضروان کے مالکون سے مثال دیکے فرماتا ہے
كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط یونہین آتی ہے آفت دنیا مین جیسے باغ ضروان کے مالکون
پر اور مکے والون پر آئی - مگر اسکے دور ہونے کے لیے گناہون سے شرمندگی اور توبہ بہت
فائدہ مند ہے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م اور البتہ آخرت کی آفت سب سے بڑی ہے
اسلیے کہ اوس وقت توبہ اور ندامت کچھ کام نہ دیگی - اور وہ سدا رہیگی لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○
اگر اونکو سمجھ ہوتی - تو موجبات عذاب سے بچتے اور خدا سے ڈرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ البتہ ڈر والون کو اونکے رب کے پاس باغ ہین نعمت کے

ع

یعنے پرہیزگارون کے لیے اگرچہ دنیا مین رنج وتکلیف ہو مگر آخرت مین اونکے پروردگار
کے پاس اس تکلیف کے بدلے مین اونکے لیے باغ ہین نعمت سے بھرے پڑے۔ کہا قریش
نے کہا کہ یہ جنت اور نعمت کہان ہے اگر ہے تو پہلے ہمین ملے گی اور جیسے ہم دنیا مین مسلمانو
سے زیادہ خوش وخرم ہین ویسے ہی عقبی مین بھی اونسے زیادہ اچھے رہین گے اور ا
اسکے جسطرح سے اہل اسلام دنیا مین ہمارے ساتھ قحط مین شریک ہے اور بھوک پیاس کی
بلا مین گرفتار ہوئے اسی طرح آخرت کے عذاب مین بھی سب نیک وبد شریک ہونگے اور
وہان بھی کچھ فرق نہوگا۔ حق تعالے نے اونکے جواب مین ارشاد فرمایا أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ
كَالْمُجْرِمِينَ ۝ کیا ہم کرینگے حکم بردارون کو برابر گنہگارون کے جو ہمارے حکم سے انکار
کرتے رہے۔ مَا لَكُمْ کیا ہوا تمکو اے منکرو کہ باوجود عقل ودانائی کے كَيْفَ تَحْكُمُونَ
کیسی بات ٹھیراتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ ہم مین اور مسلمانون مین کچھ فرق نہین۔ یہ بات بالکل خلاف
عقل ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ آخرت کے کامون مین عقل کو دخل نہین کیونکہ وہ صرف شارع کے
بتانے پر موقوف ہین تو ہم تمسے پوچھتے ہین کہ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝
کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے آسمانی جسمین پڑھ لیتے ہو۔ کہ کفار جزا وسزا مین شامل مسلمانو
کے ہونگے اور إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ اوسمین ملتا ہے تمکو جو پسند کرو۔ یعنے
کیا تمہین اوس کتاب آسمانی مین وعدہ دیا ہے کہ جو کچھ بہتر اور اچھا تم اپنے لیے پسند کروگے
وہ ہم تمکو دینگے۔ اور اگر تم کہو کہ ہمارے پاس کتاب تو نہین مگر اللہ تعالے کا معاملہ ہم لوگون
کے ساتھ قدیم سے ایسا ہی چلا آتا ہے اور وہ اپنے معمول کے خلاف نکریگا تو ہم تم سے
پوچھتے ہین کہ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ کیا تمنے ہمسے
قسمین لی ہین جو پہونچنے والی ہین قیامت تک یعنے کیا تمہاری ابتداے پیدایش سے
قیامت تک تم سے یکسان معاملہ رکھنے کی ہمنے قسم کھائی ہے باین مضمون کہ إِنَّ لَكُمْ
لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ کہ تمکو ملیگا جو تم ٹھیراؤگے۔ یعنے جو کچھ تم حکم کروگے وہ ہم تمکو دینگے

پہر اگر وہ کہین کہ ہان ایسا ہی عہد و پیمان حق تعالے کی طرف سے ہمارے پاس ہے تو سَلْهُمْ
أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝ پوچھ اونسے کونسا اونمین اسکا ذمہ لیتا ہے۔ یعنے کون
ضامن ہے اس حکم کا۔ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۚ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا
صَادِقِينَ ۝ کیا اونکے کوئی شریک ہین تو چاہیے لے آوین اپنے اپنے شریکون کو
اگر وہ سچے ہین۔ یعنے اگر وہ اس بات مین سچے ہین کہ بہشت کی نعمتین اونہین کو ملینگی تو پہر چاہیے
کر لے آئین وہ اونہین جو اونکے شریک ہین اپنی مدد کے واسطے حق تعالے کے مقابلے مین خصوصاً
قحط کے زمانے مین یا اوسوقت جب مسلمانون سے شکست کہاتے ہین۔ پس اگر وہ کہین کہ ہمارے
معبود مظاہر صفات الٰہی ہین اور اونکی عبادت عین عبادت خدا ہے اور اونہین خداے تعالے
سے کچھ غیریت نہین جو ہم اونکو اپنی مدد کے واسطے خدا کے مقابلے مین لائین۔ تو یہ بہی اونکا
غلط گمان ہے اور کچھ فائدہ مند نہوگا يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى
السُّجُودِ ۝ جسدن کہولی جائے پنڈلی اور بلائے جائین سجدے کو۔ یعنے جسدن اوٹہایا
جائیگا پردہ کار سخت اور مہم صعب سے یا کہولی جائیگی پنڈلی عرش کی یا تجلی فرمائیگا پروردگار عالم
اور بلائے جائینگے لوگ سجدے کے لیے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
حق تعالے اوسدن نور عظیم ظاہر کریگا اور خلق سجدے مین گریگی اور ایک روایت مین ہے
کہ پروردگار عالم اپنی ساق کہولیگا اور سجدہ کرینگے اوسے سب ایمان والے۔ (ساق کی تحقیق
مین محققین نے بہت کچھ لکھا ہے بڑی بڑی تفسیرون مین دیکہنا چاہیے) اور کافر و منافق بہی
سجدے کا قصد کرینگے مگر اونکی پشت خم نہوگی اور مثل شاخ گاؤ کے ایک مہرہ ہو جائیگی کیونکہ
وہ دنیا مین لوگونکے دکہانے کے واسطے سجدہ کیا کرتے تہے۔ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝
پہر ہرگز نکر سکین گے سجدہ۔ صحیح مسلم مین ہے کہ صحابہؓ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکہین گے۔ آپنے فرمایا بے
شبہہ اور بے پردے جیسے بے بدلی کا آفتاب اور چودہوین رات کا چاند بغیر کسی مانع کے

مع

اور یہ اسطور سے ہوگا کہ پہلے ایک فرشتہ پکاریگا کہ جو شخص دنیا مین جسکی عبادت کرتا تھا اوسکے ساتھ
جائے پس بُت پوجنے والے بتونکے ساتھ اور درخت پوجنے والے درختون کے ساتھ اور چاند
سورج کے پوجنے والے چاند سورج کے ساتھ جائینگے اور محض حق تعالے کے پوجنے والے
رہجائینگے پھر ایک آواز آئیگی کہ اے یہودیو تم کسے پوجتے تھے وہ کہینگے ہم عزیر کو خدا کا
بیٹا سمجھکے پوجتے تھے حکم ہوگا کہ تم جھوٹے ہو اچھا اسوقت کیا چاہتے ہو۔ وہ کہینگے ہم پیاسے
ہین ہمین کوئی قطرہ پانی دے حکم ہوگا جاؤ اور پانی پیو۔ پھر دوزخ کو اونکی آنکھونمین ریگ روان
جس سے پانی کا دھوکا ہوتا ہے ظاہر کرکے دکھلائینگے اور ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام
کی شکل اونکے ساتھ ہوگا وہ اونہین ساتھ لیکے دوزخ مین جا ڈالے گا۔ اسی طور سے نصاریٰ کے
ساتھ ہوگا اور ایک فرشتہ بشکل حضرت عیسےٰ علیہ السلام اونہین اونکے ٹھکانے پہونچائیگا جب صرف
موحد رہجائینگے تو آواز آئیگی کہ تمکو کسکا انتظار ہے اور کسکے ساتھ جاؤگے وہ عرض کرینگے
کہ اے پروردگار ہم دنیا مین ہر طرح کی احتیاج رکھتے تھے لیکن باوجود اسکے ہمنے مشرکون کا ساتھ ہرگز
نہین دیا۔ اب ہمکو کس لیے اونکی ہمراہی کا حکم ہوتا ہے پھر اسطرف سے ایک صورت ظاہر ہوگی
اور کہے گی کہ مین تمہارا پروردگار ہون یہ کہینگے کہ ہم ہرگز اللہ تعالے کے ساتھ کسی کو شریک
نکرینگے اس صورت سے ہمکو کچھہ غرض نہین جب ہمارا پروردگار پردہ اوٹھائیگا تو ہم اوسے
پہچان لینگے حکم ہوگا کہ تم کوئی علامت یا نشانی اپنے پروردگار کی اپنے پاس رکھتے ہو یہ عرض
کرینگے ہان۔ پھر اوسوقت ایک پنڈلی ظاہر ہوگی اوسے دیکھتے ہی سب ایماندار موحد سجدے
مین گر پڑینگے اور کہینگے تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور جو لوگ دلمین ایمان نرکھتے ہونگے
وہ سجدے کا قصد کرینگے مگر اونکی پیٹھہ تانبے کے تختے کے طور سخت ہوجائیگی اور کسی طرح اونسے
سجدہ نہوسکیگا۔ اور اس باعث سے کہ اونکی نظر مظاہر کی قید مین پھنسی ہوئی ہر اوس ساق
نورانی کی طرف دیکھہ بھی نہ سکینگے خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط
چندھیا جائینگی اونکی آنکھین اوس تجلی کی طرف دیکھنے سے اور ڈھانک لیگی اونکو سر سے پیر تک

وّلت - اور یہ سجدہ نہونا اونکی پیدایشی استعداد کے باطل ہونے کی دلیل ہے جو اونھون
نے عبادت خدا ترک کرکے خراب اور برباد کی - وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ اِلَى
السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ○ اور تحقیق تھے یہ دنیا مین بلائے جاتے حق تعالے
کے سجدے کے لیے اور اوسوقت مین یہ سلامت اور قابل قبول تھے پس اگر اوسوقت
عبادت خدا کے خوگر ہوتے تو یہ تغیر اونمین نہ ظاہر ہوتا - پس جب ثابت ہوگیا کہ یہ کافر آنحضرت کے
مجنون کہنے والے خود ہی دیوانے اور نا سمجھ ہین فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهٰذَا
الْحَدِيثِ ط سو چھوڑ دے مجکو اور اوسکو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے - یعنے اے پیغمبر
آپ اونکو مجپر چھوڑ دیجیے جو اس بات کو جھٹلاتے ہین اور رنجیدہ نہوجیے سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ○ قریب ہے کہ اونکو آہستہ آہستہ ہم کھینچتے ہین بڑی گمراہی مین
اسطور سے کہ انکو معلوم نہو - کہ یہ راہ گمراہی کی ہے وَاُمْلِي لَهُمْ ط اور اونکو ڈھیل دینگے
ہم - تاکہ وہ دہوکا کھائین اور گمراہی کو راہ راست سمجھین اسلیے کہ ہمکو انسے فریب کرنا منظور ہے
اِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ○ بیشک ہمارا داؤ پکا ہے یعنی مضبوط کہ اوسکی خبر کسیکو نہین ہوتی
اور وہ تمہارے جھٹلانے مین کیون دمبدم بڑھتے جاتے ہین اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا
فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ○ کیا تو مانگتا ہے اونسے کچھ نیگ پھر وہ اوس ڈانڈ مین
گرانبار ہین - یعنے کیا آپ اس نصیحت اور علم کے پہونچانے کی اونسے اجرت مانگتے ہین کہ وہ
اوسکے دینے سے دبے جاتے ہین اور آپسے فائدہ نہین لیتے اور نہ علم سیکھتے ہین - اَمْ
عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ○ کیا اونکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ
لکھہ لاتے ہین - یعنے کیا اونہین علم غیب ہے جس سے آخرت کا فائدہ اور نقصان اونھین معلوم
ہوتا ہے پھر وہ اوسے لکھتے اور بیان کرتے ہین تا اوس سے اونکے لوگونکو فائدہ پونہچے اور
آپکی نصیحت سے بے پرواہ ہین احسان کا بوجھ کیون اوٹھائین - الغرض اگر ان دونون باتون
مین سے کچھ بھی نہین تو سمجھ لیجیے کہ یہ اونکا انکار حق تعالے کے دین کی نشانی ہے جو حق بات

اونکے ذہن مین نہین جمنے دیتا۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ اب تو ٹھہر راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی یعنے آپ انکی تکلیف دہی پر صبر کر کے اللہ تعالے کے حکم کے منتظر رہیے کہ وہ انکے لیے کیا کرتا ہے۔ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ اور نہو مثل اوس نبی کے جو مچھلی کے پیٹ مین قید ہوا۔ یعنے حضرت یونس علیہ السلام کی طرح کافرون پر عذاب آنے کے بارے مین جلدی نہ کیجیے اور یاد کیجیے اونکا حال اِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ○ جب پکارا اوسنے اور وہ غصے مین بھرا تھا۔ یعنے غصے کی شدت مین اونھون نے اپنی قوم پر عذاب آنے کے لیے درگاہ الٰہی مین دعا کی اور جلدی مین اللہ تعالے کے حکم کا انتظار نکیا آخر اوسکی سزا پائی اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے۔ بعد اوسکے پھر دوبارہ پکارا اونھون نے اپنے پروردگار کو اظہار گناہ اور عفو تقصیر چاہنے کے لیے اور اوسوقت کثرت غم سے اونکا دم رکا ہوا تھا۔ اسقدر کہ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ○ اگر نہ سنبھالتا اوسکو احسان تیرے رب کا تو پھینکا گیا ہی تھا چٹیل میدان مین الزام کھا کر۔ یعنے اگر آپکے پروردگار کا فضل اونکے شامل حال نہوتا اور اونکو ایسی ذلت کی حالت مین نہ سنبھالتا تو وہ چٹیل میدان مین پھینکے ہی گئے تھے جہان نہ گھاس تھی نہ سایہ نہ پانی اور وہ برے حال سے تھے۔ کوئی کرامت اونکے لیے ظاہر نہوتی نہ کدو کا درخت اوپر سایہ کرنے کے لیے اُگتا اور نہ ہرنی دودہ پلانے کے لیے اونکی تابعدار ہوتی۔ مگر فضل خدا نے اونہین سنبھالا فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ○ پھر نوازا اوسکو اوسکے رب نے پھر کردیا اوسکو نیکون سے۔ یعنے اللہ تعالے نے اونہین رسالت کے لیے پسند کیا اور اونکو پیغمبرون کی لیاقت دی کہ اونھون نے اپنے کام کو خوب انجام دیا اور ایک لاکھ کئی ہزار آدمی اونکے ہاتھ پر ایمان لائے۔ یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی ثقیف کے حق مین بددعا کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ لکھا ہے کہ قریش کے لوگون نے قبیلۂ بنی اسد کے چند آدمیون کو جو نظر

لگانے مین بہت مشہور تھے کچھ لالچ دیکے اسواسطے مقرر کیا کہ آنحضرت کو چشم زخم پونچاوین پس حق تعالے نے اپنے حبیب کی عصمت کے لیے یہ آیت نازل فرمائی وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ ۔ اور منکر تو لگے ہین کہ ڈگا دین تجکو اپنی نگاہون سے ۔ یعنے کافر اس بات کے درپے ہین کہ تکلیف پونچاوین آپکو گھور گھور کے ۔ یا یہ کہ آپکو غصہ دلائین تاکہ آپ بیقرار ہوکے حق تعالے کے مقرر کیے ہوئے وقت سے پہلے اونکے لیے عذاب طلب کرین اور وہ اپنے مکر و فریب کے باعث سے آپکے صبر و تحمل مین لغزش ڈالدین ۔ اور وہ مکر و فریب نہین کرتے مگر لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ جب سنتے ہین قرآن کو ۔ کہ بالکل ذکر خدا سے بھرا ہوا ہے ۔ اور صرف گھورنے ہی پر اکتفا نہین کرتے بلکہ زبان سے بھی تکلیف دیتے ہین وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ اور کہتے ہین کہ یہ شخص دیوانہ ہے یا اسکے ساتھ جن ہے جو اسے سکہاتا ہے ۔ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور وہ کلام نہین ہے مگر ذکر حق تعالے کا تمام جہان والون کے لیے ۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ آیت دفع چشم زخم کے لیے نہایت مجرب اور مفید ہے پس چاہیے کہ جسپر نظر کا شبہہ ہو یہ آیت تین بار پڑھ کے اوسپر دم کرے ۔ اور نظر کی تاثیر ضرور ہوتی ہے چنانچہ یہ بات حدیث شریف سے بھی ثابت ہے العین حق حدیث مین آیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الحاقۃ مکیۃ وھی اثنان وخمسون آیۃ وفیھا رکوعان

سورہ حاقہ مکی ہے اسمین باون آیتین اور دو سو چھپن کلمے اور ایک ہزار چار سو ستر حرف اور دو رکوع ہین ۔ اسکے فضائل مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے پڑھا کرے روز قیامت مین اللہ تعالے اوسکے حساب مین آسانی کرے ۔ اَلْحَاقَّةُ ۝ وہ ثابت ہو چکی ۔ یعنے قیامت جو حق کو باطل سے ایسا جدا کر دیگی کہ مطلق شبہہ نرہے ۔ اور پیدا ہوسکی

عظمت اور بزرگی کے باعث سے ارشاد ہوتا ہے - مَا الْحَآقَّةُ ○ کیا ہے وہ ثابت ہو چکی - یعنے وہ حادثہ حق و باطل کا جدا کرنے والا کیا ہے - اور یہ حادثہ اسقدر بزرگ ہے کہ حق تعالے اپنے حبیب سے جو تمام مخلوقات سے بہتر ہین اسکے بارے مین فرماتا ہے - وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ○ط اور تو نے کیا جانا کہ کیا ہے وہ حادثہ - حق دکھلانے والا - جسمین بدلا عملون کا ملیگا مراد قیامت سے ہے کہ حق کے ثابت کرنے اور باطل کے باطل کرنے مین اعلےٰ درجے کو پہنچی ہے - كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ○ جھٹلایا ثمود اور عاد نے اوس کھڑکے والی کو - جو اونکے بدنون کو ٹکڑے ٹکڑے کر گئی اور اونکی روحون کو عذاب برزخ مین گرفتار - یعنے ثمود کے فرقے نے جو ارفخشذ بن سالم بن نوح علیہ السلام کی اولا سے تھے اور شام و حجاز کے درمیان رہتے اور بت پرستی کرتے تھے اور عاد کے فرقے نے جو ارم بن سالم بن نوح علیہ السلام کی اولاد تھے اور یمن کے ریگستان مین رہتے تھے اپنے اپنے نبی یعنے حضرت صالح اور حضرت ہود علیہما السلام کے فرمان کو نمانا اور قیامت کو جھوٹ سمجھے اور اس نافرمانی و انکار سے عذاب کے مستحق ہوئے - فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ○ سو وہ جو ثمود تھے کھپائے گئے اوچھال سے - یعنے ثمود کے فرقے نے جب اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور اللہ تعالے کے ناقے کی کوچین کاٹ ڈالین اور حضرت صالح علیہ السلام کے مار ڈالنے پر طیار ہوئے تو اللہ تعالے کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے اونپر ایک آواز سخت کی پھر وہ سب ہلاک ہو گئے اوس آواز سخت سے جو دنیا کی سب آوازون سے سخت ترتھی - وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ○ لا اور وہ جو عاد تھے سو کھپائے گئے ٹھنڈی سناٹے کی ہوا سے - یعنے عاد کا فرقہ جو حضرت ہود کے جھٹلانے اور برا کہنے مین حد سے بڑھ گیا تھا اور اپنے تئین بڑے زور و قوت والا سمجھتا تھا اوسکی تنبیہ کے واسطے اللہ تعالے نے اونپر تین برس کا مل قحط ڈالا - ہر چند وہ قحط سے پریشان ہوئے مگر حضرت ہود سے نہ کہا کہ ہمارے لیے دعا کیجیے تاکہ قحط دور ہو بلکہ اونہون نے ستر آدمیون کو بیت اللہ بھیجا اسلیے کہ وہ

وہان جاکے مینہ برسنے اور قحط دور ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرین اور مکہ مین اوس وقت
عمالقہ قوم غالب تھی جب وہ لوگ وہان پونہچے اور اپنا حال بیان کیا تو ایک شخص مرثد نامے
اونسے کہا کہ یہان دعا کرنے سے کچھ فائدہ نہوگا تم اپنے پیغمبر کے حکم کو مانو تو یہ بلا دور ہو کیونکہ یہ قحط تمپر
اللہ کی طرف سے آزمایش کے لیے ہے۔ اون لوگون نے کہا کہ ہم بغیر حصول مطلب کے یہانسے نجائنگے
ورنہ ہماری قوم ہمین ذلیل کریگی۔ اب تم کوئی اور تدبیر بتاؤ مرثد نے کہا کہ اچھا تم ننگے سر اور ننگے پاؤن
حاجیون کی طرح صفا پہاڑ پر جاؤ اور جب بیت اللہ نظر آئے تو اسطرح سے دعا مانگو کہ اے ہود کے
خدا اگر ہود تیرے سچے پیغمبر ہین تو ہمکو پانی دے جب اونہون نے یہ دعا کی تو حق تعالیٰ نے تین
ٹکڑے بدلی کے بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آواز آئی کہ انمین سے جو چاہو اپنے
لیے پسند کرو اونہون نے اس خیال سے کہ سیاہ ابر بہت برستا ہے اوس سیاہ ٹکڑے کو پسند
کیا اور اپنے شہر کو روانہ ہوئے وہ بدلی بھی اونکے ساتھ ساتھ اوپر اوپر چلی جاتی تھی جب شہر
مین پونہچے تو لوگ بہت خوش ہوئے اور ابر سیاہ دیکھ کے کہنے لگے کہ ہمارے بھیجے ہوؤن کی دعا
قبول ہوئی اور حضرت ہودؑ کو طعنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تم تو ہمین بلا سے ڈراتے تھے دیکھو
اب بدلی آئی ہے۔ اونہون نے فرمایا کہ یہ بدلی نہین ہے بلکہ یہ بلا ہے اس سے ڈرو اور میرے
کہنے پر چلو بت پرستی چھوڑ دو اور خدا پرستی اختیار کرو۔ ورنہ طوفانی ہوا چلیگی اور تم سب نیست و نابود
ہو جاؤگے وہ اپنے زور کے گھمنڈ مین کہنے لگے ہوا ہمارا کیا کر سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہوا
کو حکم دیا کہ قوم عاد پر مسلط ہو۔ جب طوفانی ہوا چلی تو قوم نے اپنے بچنے کے لیے بہت تدبیرین
کین مگر ہوا نے اپنے زور و شور سے اون سبکو نیست و نابود کر دیا۔ اور حضرت ہود علیہ السلام
مع اپنے فرمانبردار ایمان والونکے ایک ٹاپو مین چلے گئے تھے خدا کے فضل سے وہان محفوظ
رہے۔ اور وہ ہوا سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا
تعین کی اوپر سات راتین اور آٹھ دن برابر۔ یعنے وہ ہوا اونسے بدلا لینے کے لیے مسلط
کی گئی اوپر سات رات اور آٹھ دن تک۔ شوال کی بائیسوین تاریخ بدھ کی صبح سے اونتیسوین

وہ غدار آخر روز بدھ تک یہ عذاب اونپر رہا۔ اور باوجود شدت ہوا کے کہ وہ اونہیں اوٹھا اوٹھا کے ہلکی اور اوڑا اوڑا کے دے دے مارتی تھی سات روز تک وہ لوگ جیسے آخر آٹھویں دن بیجان ہوئے اور ہوا نے اونکو اڑا کے دریا میں پھینکدیا اور مدت مذکور مین ایک لحظہ بھی وہ عذاب کم نہوا۔ اور سب کے سب نیست و نابود ہوگئے۔ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى لا پھر تو دیکھے لوگ اونہیں پچھڑ گئے۔ یعنے تو دیکھتا اے دیکھنے والے اگر اوسوقت ہوتا اوس قوم کے لوگون کو کہ وہ اس جگہہ سات دن مین سبکے سب گرے پڑے ہوئے تھے كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ جیسے وہ ٹھنڈ ہین کھجور کے کھوکھلے۔ یعنے اونکے مردے ایسے پڑے ہوئے تھے جیسے کھجور کے کھوکھلے ٹھنڈ فَهَلْ تَرَى لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ۝ پھر تو دیکھتا ہے کوئی اونکا بچ رہا۔ یعنے نہ وہ رہے نہ اونکی نسل سے کوئی اونکا نام لینے والا رہا سب کے سب ایسے مٹے کہ گویا پیدا ہی نہوئے تھے۔ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ اور آیا فرعون اور جو اوس سے پہلے تھے اور اُلٹی بستیان تقصیر کرتی یعنے پیدا ہوا فرعون مصر کا بادشاہ جسکا نام مصعب بن ریان تھا اور غلبہ کیا اونسے اور وہ لوگ جو اوس سے پہلے تھے قوم شعیب علیہ السلام سے بت پرست مشرک اور اولٹی بستیان جو پانچ جگہہ تھین اور جنپر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھانجے حضرت لوط علی نبینا و علیہ السلام پیغمبر کرکے بھیجے گئے تھے سب بڑے بڑے گناہ کرنے لگے اور حد سے متجاوز ہوگئے فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ پھر حکم نمانا اپنے رب کے رسول کا۔ یعنے نافرمانی کی ہر ایک نے اپنے اپنے رسول کی اور ہدایتون کو چھوڑا بلکہ رسولون سے لڑنے اور مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوئے۔ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ پھر پکڑا اونکو اونکے رب نے بڑی پکڑ۔ یعنے جس گرفتاری کے لائق وہ لوگ تھے اوس سے زیادہ گرفتاری اون لوگون کے واسطے ہوئی۔ فرعون دریائے نیل مین ڈبویا گیا۔ اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ آواز سخت اور زلزلے سے ہلاک ہوئے اور قوم لوط علیہ السلام کی بستیان اولٹ دی

کسئین اور اونپر جلتے ہوئے پتھر برسائے گئے - اور مسلمان ہر وقت فضل خدا سے محفوظ رہے - باوجود ان مثالونکے اگر کوئی کہے کہ مسلمان کیون نہ بچتے وہ تو عذاب آنے سے پہلے کافرون سے جدا کر دیئے گئے تھے اور قیامت مین سب ایک جگہ جمع ہونگے کہ وہان سے بھاگنا بھی ہرگز ممکن نہوگا اور عذاب کے اسباب سبکو شامل ہونگے پھر وہان حاقہ کے سننے کسطرح ہو سکتے ہین تو ہم کہین گے اوسکے گواہ بھی سنو اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ ہمنے جس وقت پانی اُبلا لاد لیا تمکو بہتی ناؤ مین - یعنے جب حضرت نوح علیہ السلام کے وقت طوفان کے پانی نے اسقدر طغیانی کی کہ تمام روے زمین کو گھیر لیا اور بڑے بڑے بلند پہاڑون کی چوٹی سے چالیس گز پانی اونچا ہو گیا تو اللہ تعالےٰ نے تمہین اوس وقت کشتی مین جگہ دی اور ڈوبنے سے بچالیا لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً - تاکہ کرین ہم اوس کشتی کو واسطے تمہارے عبرت اور نصیحت یا یادگاری کہ اگر تم کسی ضرورت سے دریا کے اس کنارے سے دوسرے کنارے جانا چاہو تو اوسکے لیے ایسا ہی چلتا ہوا گھر بنیے کشتی یا جہاز بنالو اور اوسکے ذریعے سے اپنے مقصد مین کامیاب ہو غور کا مقام ہے کہ جسطرح اس دنیا کے دریا سے پار ہونا بغیر کشتی کی سواری اور تارونکے حساب دریافت کرنے کے غیر ممکن ہے اسی طرح سے حقیقت کے دریا سے بھی گذرنا بغیر اوس کشتی اور تارون کے جو اوس دریا کے لیے مقرر ہین ہرگز ممکن نہین - اور وہ کیا ہین ایک محبت اہل بیت رسول مقبول اور دوسرے اقتداے اصحاب پاک - اہل بیت پاک کی اطاعت اور محبت مثل کشتی کے ہے اور اصحاب کا اقتدا اور پیروی مثل ستارونکے ہے اور یہ مضمون حدیث سے ثابت ہے - اور اس مضمون کو ایک شاعر ماہر نے اپنی مختصر نظم مین خوب بیان کیا ہے وہ یہ ہے ؎

جبکہ اصحابونکو حضرت کہہ گئے	ہین کواکب ہدایت کے لیے	اور عترت کے تئین کشتی کہا
دونون ان جزؤن سے یہ ظاہر ہوا	عترت و اصحاب بیشک و گمان	لازم بلزوم ہین دونون یہان
پھر جوان دوکو نمانے گا کوئی	راہ وہ ہرگز نپائے گا کبھی	ایک کا ان دو سے ہو گر بغض و کین

ہوگی پھر اوسکی ہلاکت بالیقین	جو نہ سمجھے انکو نجم چرخ دین	گم کرے کشتی وہ اپنی بالیقین
کشف ہو یارو معلم پہ یہ راز	بے کواکب چل نہین سکتا جہاز	یا فقط بس جان نے انجم کو جو
اور تمسک اوسکو کشتی کا نہو	غرق دریائے ضلالت وہ رہے	اوسکو پھر ساحل مانگا کب ملے

اسی لیے ارشاد ہوا ہے وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ○ اور یاد رکھے اوسکو کان یاد رکھنے والا۔ کہ فائدہ اوٹھائے اوسکے سننے سے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی دعا مانگی مین نے خدائے تعالےٰ سے کہ وہ تمھارے کان ایسے کردے۔ اور آپکی دعا کی برکت سے ایسا ہی ہوا کہ وہ استعداد حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین بہت زیادہ ہوگئی اور انتہا درجے کے کمال کو پہونچے۔ اور جب دنیا کے حاقے جو بیان ہوئے سمجھ مین آگئے تو اب آخرت کے حاقن کا تصور کرنا سہل ہوگیا۔ فرق صرف اتنا ہی ہے کہ بیان کے حاقون مین تخصیص تھی اور وہاں انتہا درجے کا عموم اور شمول ہو۔ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ پھر جب پھونکے نرسنگے مین ایک پھونک۔ یعنے صور مین ایک بار پھونکا جائے۔ جو تمام عالم کے جانداروں کی روحین کھینچنے کے لیے کافی ہوگا اور زمین و پہاڑون کا آپس مین ٹکرانا اور عالم کی خرابی اسی نفخے سے شروع ہوگی۔ اور صور بیل کے سینگ کے مانند ہے اوسے حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکینگے جس کی آواز سے تمام روحین کھینچ جائینگی اور ہوا مین سخت جنبش پیدا ہوگی۔ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○ اور اوٹھائی جائے زمین اور پہاڑ پھر ٹکرائے جائین ایک بار۔ یعنے زمین کے اجزا مین سستی آجائیگی اور بھونچال کے صدمے سے پہاڑون کی جڑین چھوٹ جائینگی اور ہوا اس زور سے چلے گی کہ پہاڑ اڑتے پھرینگے۔ ہوا کی شدت سے آپس مین ٹکرا ٹکرا کے ایسے کوٹے جائینگے کہ چور چور ہوکے زمین کے برابر ہو جائینگے۔ اور اس کوٹنے مین زمین و پہاڑ برابر شامل رہینگے۔ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ پھر اوسدن ہو پڑے وہ قصہ

یعنے قیامت جو تمام عالم کی تہ وبالا کرنے والی ہے اور جسکا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اوسکا اثر جس طرح زمین والون پر ہوگا اوسی طرح سے آسمان والون پر بھی ہوگا۔ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿١٦﴾ اور پھٹ جائے آسمان پھر وہ اوسدن بکس رہا ہے یعنے آسمان شق ہوجائیگا اور اوسدن اوسکے جوڑ بند ایسے ڈھیلے ہونگے جیسے جسم بیجان وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ اور فرشتے ہین اوسکے کنارون پر۔ یعنے وہ فرشتے جو آسمان کو گردش دیتے تھے آسمان کے کنارون پر چلے جائینگے۔ اور جسطرح زمین و آسمان کو اس نفخہ کا اثر ہوگا اوسی طرح عرش اعظم کو بھی ایک تغیر ہوگا مگر زمین و آسمان کا انقلاب ہستی اور بودے پن سے ہوگا اور عرش عظیم پر جلال اوسکے نہایت گرانبار ہوجائیگا۔ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ﴿١٧﴾ اور اوٹھائین گے تخت تیرے رب کا اوسدن اپنے اوپر آٹھ شخص۔ یعنے پہلے چار اوٹھائے ہوئے تھے اوسدن چار اور زیادہ کیے جائینگے اور وہ آٹھون عرش اعظم کو اپنے کندھون اور سرون پر اوٹھائینگے۔ اور اونکے پانون ساتوین زمین کے نیچے ہونگے۔ اور وہ سب اللہ تعالے کی تسبیح کرتے ہونگے۔ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ اوسدن سامنے جاؤگے چھپ نرہیگا تم مین سے کوئی چھپنے والا۔ یعنے اوسدن حاضر کیے جاؤگے اپنے پروردگار کے سامنے اور چھپا نرہیگا کسی پر تم مین سے کسی کا احوال پوشیدہ اور یہہ حاضری حساب اور عدل کے لیے ہوگی۔ حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن تین مرتبہ عمل عرض کیے جاوینگے۔ پہلی مرتبہ کافر اور گنہگار اپنے برے کامون سے انکار کرینگے۔ اور دوبارہ عذر اور بہانے کرینگے اور تیسری مرتبہ عذر اونکے باطل ہوجائینگے اور حکم ہوگا کہ انکے اعمال نامے اُڑا دو پھر بعضون کو سامنے سے داہنے ہاتھ مین دینگے اور بعضون کو پیچھے سے بائین ہاتھ مین فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ سو جسکو ملا اوسکا لکھا داہنے ہاتھ مین وہ کہتا ہے لو پڑھو میرا لکھا۔ یعنے جسکا نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین

دیا جائیگا وہ خوش ہو کے فرشتوں سے کہیگا لو پڑھو میری کتاب جسمین میری سراسر بہتری ہے
اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ○ مین نے خیال رکھا کہ مجکو ملنا ہے میرا حساب
یعنے مین دل سے یقین رکھتا تھا کہ آخرت مین مجھے حساب دینا ہوگا اسی لیے مین دنیا مین اپنے
نفس سے محاسبہ کرتا رہتا تھا۔ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ○ وہ ہین گذران مین
من مانتی۔ یعنے وہ شخص باوجود دعام ہونے بلا کے نہایت خوش وخرم اور حسب دلخواہ راحت
مین ہوگا۔ اور اوسکے لیے اسی پر اکتفا نہوگا بلکہ وہ داخل ہوگا فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ○
قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ○ اونچے باغ مین جسکے میوے جھک رہے ہین۔ یعنے بڑے
رتبے والی بہشت مین جسکے مکانات عمدہ خوش ونفیس ہونگے۔ برتن وہان کے چاندی اور
سونے کے۔ نہرین جاری ہونگی فوارے چھوٹتے ہونگے اور درخت سرسبز ہرے بھرے
میوے سے لدے جھکے پڑتے ہونگے۔ اسطور سے کہ جب میوے کی طرف بہشتی اشارہ
کریگا اوس میوے کا درخت اپنی ٹہنی میوے سے لدی ہوئی اوسکے منہ کے پاس لے آئیگا
اور اونکو خوشخبری دیجائیگی کہ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ
الْخَالِیَةِ ○ کہ کھاؤ اور پیو رچ پچ کے بدلا اوسکا جو آگے بھیجا تمنے پہلے دنون مین
یعنے کھاؤ اور پیو میوے اور کھانے بہشت کے خوب رچ رچ کے اوسکے بدلے مین جو تمنے
عبادتین اور ریاضتین کی ہین اور بیجا خواہشون کے روکنے مین محنتین اور مشقتین اوٹھائی
ہین۔ گذرے ہوئے دنون مین دنیا مین رہکر۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ
اور جسکو ملا اوسکا لکھا بائین ہاتھ مین۔ وہ نہایت رنجیدہ ہوگا اور افسوس کریگا کہ میرے
عمل اچھے نہ تھے فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ○ پھر کہیگا کسیطرح مجکو نہ ملتا
میرا لکھا۔ یعنے کاش یہ اعمالنامہ مجھے نہ ملتا تو بہتر تھا کہ اسکے دیکھنے سے میری روح کو صدمہ
ہوتا ہے وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ○ اور مجکو خبر نہوتی کہ کیا ہے حساب میرا۔ کیونکہ حساب کے
معلوم ہونے سے برے عمل یاد آتے ہین اور اونکے یاد آنے سے ایک طور کا عذاب روح

پر ہوتا ہے۔ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ کسی طرح وہی موت نپٹ جاتی یعنے دنیا ہی کی موت میرا فیصلہ کر دیتی اور مین پہر زندہ نہوتا جو اس عذاب مین مبتلا ہوتا۔ فرشتے کہین گے کہ برے کامون سے مخلصی پانے کے لیے تو نے دنیا مین خیرات اور صدقہ کیون ندیا۔ اوسوقت وہ جواب دیگا مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ۚ کچھ کام نہ آیا میرے میرا مال۔ اسلیے کہ مین نے اوسے بیجا کامون مین صرف کیا۔ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ برباد ہوئی مجھسے حکومت میری۔ جو مجکو دنیا مین اپنے مقدور کے موافق حاصل تھی خواہ ہاتھہ پانٔون اور اپنے نفس پر یا اپنے گھر پر یا اپنے گانٔون یا شہر پر۔ پہر جب اوسے سوا حسرت اور ندامت اور باطل آرزوؤنکے کوئی جواب نہ ملیگا اللہ جل جلالہ فرشتونکو حکم دیگا کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ۙ اوسکو پکڑو پہر طوق ڈالو۔ یعنے پکڑو اسکو سختی اور غصے سے۔ پہر اسکے ہاتھہ اسکی گردن مین باندھو۔ اسلیے کہ اسنے ہمارا شکر ادا نکیا اور نافرمان رہا۔ حدیث مین آیا ہے کہ یہ حکم سنتے ہی ایک لاکھہ فرشتے اوسپر دوڑ پڑینگے اور اوسکے ہاتھہ اوسکی گردن سے باندہ دینگے پہر حکم ہوگا کہ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ۙ پہر آگ کے ڈہیر مین اسکو بیٹھاؤ۔ یعنے دہکتی آگ مین اسے ڈالدو۔ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ۭ پہر ایک زنجیر مین جسکی ناپ ستر گز ہے اوسکو جکڑ دو۔ یعنے اوسکو سر سے پیر تک ستر گز کی زنجیر مین جکڑ دو تاکہ اسکا کوئی عضو ہل نہ سکے۔ اور یہ عذاب اسلیے ہوگا کہ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ۙ وہ تھا یقین نلاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہے۔ یعنے دنیا کے اسباب اور تدبیرون پر نظر رکھتا تھا اور خدا سے بزرگ پر جو بڑا مسبب الاسباب ہے یقین نلاتا تھا۔ اسوجہ سے بدنی عبادت اوس سے مقصود نتھی۔ اب رہی مالی عبادت سو وہ بھی اوسنے بالاے طاق رکھی خود دینا تو در کنار دوسرون کا محتاجون کو دینا دیکھ نسکتا تھا۔ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ۭ اور تاکید نکرتا تھا فقیر کے کھلانے پر۔ یعنے اپنے اہل و عیال اور خادمون کو مسکینون کے کھلانے کے بارے مین تاکید نکرتا تھا

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافرون کا خدا کی مخلوق سے احسان کرنا اونکے لیے باعث
تخفیف عذاب ہی۔ اور جب کافرون کے عذاب کا حال بیان ہو چکا تو اب یہ بیان ہوتا ہی
کہ رنج وغم کی زیادتی مین دو چیزون سے سکون اور رنج وغم کی کمی ہوتی ہے۔ ایک دلی
دوست جو تسلی و دلاسا دیتا ہے دوسرے لذیذ کھانا کہ دلکو قوت دیتا ہے۔ سو کافرون کے
لیے یہ دونون بھی نہونگے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ
سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار۔ یعنے کوئی نہین ہے حشر کے دن کافرون کا حمایتی
قرابتی یا دوست اونکو تسلی اور دلاسا دینے والا اسلیے کہ میدان حشر مین ہر شخص اپنے اپنے
حال مین گرفتار ہوگا۔ کسے اس غم سے فرصت ہوگی جو اسکی دلجوئی کرے اور عذاب مین
کچھ خفت ہو۔ وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ اور نہ کچھ کھانا مگر زخمون کا دھوون
یعنے اون کافرون کے لیے کچھ کھانا بھی نہوگا جس سے اونکے دل کو کچھ قوت ہو مگر زخمون
کا دھوون جو دوزخ کے جلے ہوئے کافرون کے زخمون سے پیپ اور زرداب کی صورت
ہو بہکے دوزخ کے گڑھون مین جمع ہوگا اور ایسا بدبو اور بدمزہ ہوگا کہ لَا يَأْكُلُهٗٓ اِلَّا
الْخَاطِئُوْنَ ۝ کوئی نہ کھائے اوسکو مگر وہی گنہگار۔ یعنے وہ ایسی بُری چیز ہے کہ سوا
گنہگارون کے اوسے کوئی نہ کھا سکیگا اور وہ بھی جب کھائین گے تو اوسکی زہریت سے
نہایت بے قرار اور بیتاب ہونگے۔ اور جب ان سب بیانون سے ظاہر ہو چکی تفصیل اون
امرونکی جنسے حاقہ ہونا ثابت ہے تو اس سے خوب روشن ہوتا ہی کہ یہ قرآن کلام بشر نہین بلکہ حق
تعالےٰ جل جلالہ کا کلام پاک ہی۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ
سو قسم کھاتا ہون مین اون چیزونکی جو دیکھتے ہو اور جو چیزین نہین دیکھتے۔ یعنے جب ثابت
ہو چکا کہ یہ کلام خدا ہی تو اسکو مانو اور غور کرو کہ پروردگار اون چیزونکی جنھین تم دیکھتے ہو اور
جنھین تم نہین دیکھتے قسم کھاتا ہی اور وہ چیزین جو تم دیکھتے ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت
کے آثار اور نشان ہین جو معجزون سے ظاہر تھے اور جو تم نہین دیکھتے وہ آپکی ولایت کے

ع ۵

انوار ہین جو کسی مخلوق کو نظر نہین آتے۔ خلاصہ یہ کہ حق تعالے تمہین کامل یقین دلانے
کے لیے قسم کہا کے فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ یہ کہا ہوا ایک پیغام
لانے والے سردار کا۔ یعنے بیشک یہ قرآن جو ہر شی کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالے
کا کلام ہے جسے جبرئیل علیہ السلام درگاہ الٰہی سے لاتے ہین اور اونسے رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم سنتے ہین اور تمکو پہنچاتے ہین۔ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ اور نہین یہ کہا
کسی شاعر کا۔ یعنے یہ قرآن پاک کسی شاعر کا کلام نہین ہے کیونکہ نہ اسمین بحر ہے نہ وزن
اور نہ وہمی خیالات سے بھرا ہوا ہے جیسا کہ شاعرون کا کلام ہوتا ہے۔ بلکہ اس کلام مین حقائق
اور معارف کے اصول کو قطعی دلیلون سے بیان فرمایا ہے۔ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝
تم تھوڑا یقین کرتے ہو۔ یعنے اپنی جہالت اور تعصب کے باعث سے انکار کرتے ہو۔ ورنہ صریح
ظاہر ہے کہ یہ کلام خدا ہے نہ قول شاعر وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ کہا پریون والے کا
یعنے یہ قرآن پاک کسی کاہن کا بھی کہا ہوا نہین ہے جسے جنات کچھ باتین سکھاتے ہین۔
بلکہ یہ ایسا معجز ہے کہ کسی جن کا کلام اسکے مشابہ نہین ہو سکتا۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝
تم تھوڑا دھیان کرتے ہو یعنے کچھ غور نہین کرتے۔ اور بہت کم سوچتے ہو۔ اور جب یہ کلام شاعر اور
کاہن کا نہو سکا تو ثابت ہو گیا کہ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُتارا ہوا ہے
تمام عالم کے پروردگار کا۔ جسکی ربوبیت عام ہے۔ اور یہ بات ہرگز نہین کہ رسول نے
حق تعالے کے کلام مین کچھ دخل دیا ہو۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝
اور اگر یہ بنا لاتا ہمپر کوئی بات۔ یعنے بالفرض اگر یہ رسول اپنی فصاحت اور بلاغت کے
زور سے بعضی آیتون مین کچھ بڑہاتا۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا
مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ تو ہم پکڑتے اوسکا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالتے ہم اسکا نرخرہ۔ اور اوسے
فرصت نہ لینے دیتے۔ اور بعض نے یہ معنے لیے ہین کہ اوسکے داہنے ہاتھ کو شل
کر دیتے تاکہ جھوٹ کی طرف اشارہ بھی نکر سکے اور اوسکے دل کی رگ کاٹ ڈالتے تاکہ

جھوٹ بنا کے نہ کہ سکے - فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ○ پھر تم میں کوئی نہیں اوس سے روکنے والا - یعنے پھر کوئی ایسا نہیں جو رسول کو اس بلا سے کسی حیلے یا تدبیر سے بچا رکھے اور ہلاک ہونے دے - وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اور یہ تو سمجھوتی ہے ڈر والونکو - یعنے یہ قرآن پاک دستور العمل ہے اون لوگون کے لیے جو اچھے کامون سے اللہ کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہین اور برُے کامون سے بھاگتے ہین - وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ○ اور ہمکو معلوم ہے کہ تم مین بعضے جھٹلاتے ہین - سو اونکے لیے بھی اس قرآن کے اتارنے مین ایک فائدہ ہمنے رکھا ہے - وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ اور وہ جو ہے پچھتاوا ہے منکرون پر - یعنے قرآن پاک دنیا ہی مین کافرون کے لیے باعث حسرت و افسوس ہوگا جب وہ دیکھین گے کہ قرآن پر عمل کرنے والے خدا کی مدد سے روز بروز ترقی پاتے ہین اور بڑی بڑی نعمتین حاصل کرتے چلے جاتے ہین وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ○ اور وہ جو ہے قابل یقین کرنے کے ہے - یعنے قرآن پاک بیشک و بے شبہ یقین کرنے کے لائق ہے اور اوسمین کوئی باطل بات نہین پائی جاتی جس سے کچھ شک و شبہ ہو - فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○ ع اب بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو ہے سب سے بڑا - یعنے پاکی کے ساتھ یاد کر نام اپنے پروردگار کا جو سب سے بڑا بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے - تاکہ تجھکو اس یاد کرنے مین دلکی پوری صفائی حاصل ہو

ع ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ معارج مکی ہے اور اسمین چوالیس آیتین اور دوسو سولہ کلمے اور آٹھ سو اکسٹھ حرف اور دو رکوع ہین - اس سورت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ نضر بن حارث اور ابو جہل

اور اور کفار قریش جو اپنی سرداری کے غرور مین مست تھے بیت اللہ کے نزدیک آئے اور اوس مقدس مقام کا پردہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کے بعض نے یہ کہا کہ اے خدا اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دین سچا اور حق ہے تو ہمارے اوپر پتھر برسایا اور کوئی عذاب نازل کر اور بعض نے کہا کہ اے اللہ ایک ٹکڑا آسمان کا گرادے تاکہ ہمکو قیامت کے عذاب کا یقین ہوجائے۔ پس ان لوگون کی حماقت اور تمسخر کی باتین سنکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج ہوا تب اللہ تعالے جل شانہ نے یہ سورت شریف نازل فرمائی سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ - مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب پڑنے والا واسطے منکرون کے۔ یعنے مانگا ایک مانگنے والے نضر بن حارث نے عذاب اللہ تعالے کا حماقت سے اور نہ سمجھا کہ وہ عذاب یقینی آنے والا ہے کافرون پر جنمین سے یہ ایک مانگنے والا بھی ہے اور وہ عذاب ایسا ہے کہ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ کوئی نہین اوسکو ہٹانے والا۔ یعنے اس عذاب کا دفع کرنے والا کوئی نہین اسواسطے کہ وہ عذاب مقدر ہے مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ اللہ کی طرف سے جو چڑھتے درجون کا صاحب ہے۔ کہ اوسکے بندے اوسکے حکمون کی تابعداری اور فرمانبرداری مین کوشش کرکے ان مرتبون اور درجون سے ترقی کرکے اوسکی حضوری سے مشرف ہوتے ہین اور وہ درجے متفاوت اور مختلف ہین۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ چڑھینگے اوسکی طرف فرشتے اور روح اوس دن مین جسکا طول پچاس ہزار برس ہے۔ یعنے چڑہین گے فرشتے اور روحین جو بنی آدم کی تدبیرون کے لیے مقرر ہین اوسکی طرف اوس دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار سال کا ہے اور وہ دن قیامت کا دن ہے جسمین پہلے صور کے پھونکنے کے سبب سے فرشتے اور روحین جو آسمان وزمین اور پہاڑ و دریا کی نگاہبانی کے واسطے مقرر ہین عروج کرینگی۔ پھر وہ فرشتے جو بنی آدم کے عملون کی نگہبانی اور

اور اونپر گواہی دینے کے لیے مقرر ہین عروج کرینگے اسی طرح سے عملونکے تولنے والے اور نامۂ
اعمال کے دینے والے اور پل صراط سے پار کرنے والے اور دوزخ کیطرف لیجانے والے
اور بہشت مین پہونچانے والے اور تمام فرشتے عالم علوی اور عالم سفلی کے اور آسمانی اور ارضی
اور عنصری اور معدنی اور نباتی اور حیوانی سب روحین گروہ کے گروہ یکے بعد دیگرے عروج
کرینگی - اور دنیا کی خدمتون سے فراغت پا کے عالم آخرت کی خدمتون پر مقرر ہونگی - اور تمام
فرشتے ابد الآباد تک اور سب روحین ہمیشہ کے لیے اپنے اپنے کامون مین مصروف ہونگی
پھر اوسوقت عروج نہ رہیگا اور ہر ایک کو قرار و سکون ہوگا - یہ بیان کرکے اللہ تعالے اپنے
رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ جب آپ نے اپنے رب کو ذی المعارج کی صفت سے
موصوف سمجھ لیا اور اوسکے بعضے معارج بھی سُن لیے کہ پچاس ہزار برس کی مدت رکھتے ہین
تو ان کافرون کے ایسے عذاب سے مین کی جلدی کرنے اور مسخرے پن سے رنجیدہ نہو جیسے
فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا سو تو صبر کر بھلی طرح کا صبر کرنا جسمین ملال اور گبھراہٹ
نہو - اسلیے کہ یہ جلدی اور مسخراپن کفار کا اونکی نادانی سے ہے - اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا
وہ دیکھتے ہین اوسکو دور - یعنے کفار سمجھتے ہین کہ ابھی قیامت مین مدتین باقی ہین اور ہماری
زندگی مین تو آتی بھی نہین پھر ہم کس لیے اوس سے ڈرین - وَنَرَاهُ قَرِيبًا اور ہم
دیکھتے ہین اوسکو نزدیک - اسلیے کہ اوس دن کی آمد کی ابتدا تو موت ہے جسوقت روح
بدن سے جدا ہوتی ہے اوسیوقت سے اوس دن کے آثار اور نشانیان ظاہر ہونے
لگتی ہین سو موت تو بہت جلد آنے والی ہے - اور دنیا کو بھی بقا نہین چند روز پیچھے اوسکا ختم
ہونا اور اوس دن کے شروع ہونے پر ہے يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ جسدن
ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا - یعنے جسدن آگ کی لپک اور صور کی آواز سے آسمان مثل
چرخ مارتے ہوئے تانبے کے ہوجائیگا - وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ اور ہونگے
پہاڑ جیسے اون رنگی ہوئی - یعنے پہاڑ آندھی اور طوفان کے صدمے سے جو صور کی آواز سے

ہوگا ایسے ہوجائینگے جیسے رنگین اون دھنکی ہوئی جسکو دھنیا اپنی کمان کی تانت سے مار مارکے روئی روئی اڑا دیتا ہے۔ اور رنگین اسوجہ سے ارشاد ہوا کہ سرخ و سفید اور سیاہ پہاڑ ریزے ریزے ہوکے جب اڑینگے تو رنگین اون کے طور پر معلوم ہونگے۔ اوسوقت سب آدمی ایسی سختی اور مصیبت میں ہونگے کہ اپنے عزیز و اقربا بھی یاد نہ ہونگے وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ اور نہ پوچھیگا دوستدار دوستدار کو کہ تو کس حال میں ہے اور یہ کچھ مفارقت اور دوری کے باعث سے نہوگا بلکہ يُبَصَّرُونَهُمْ سب نظر آجائینگے اونکو۔ یعنے اونکے قرابتیوں کا حال اونہیں دکھلایا جائیگا اور باوجود اسکے وہ اپنی مصیبت اور گرفتاری کے خوف سے اونکی کچھ پروا نکرینگے بلکہ آرزو کرینگے کہ ہمارے بدلے بھی اونہیں پر عذاب ہو اور ہم چھوٹ جائیں۔ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ مناویگا گنہگار کسی طرح چھڑاوے میں دے اوس دن کی مار سے اپنے بیٹے۔ یعنے گنہگار آرزو کرینگے کہ کاش اسدن کے عذاب کے بدلے دیدیں اپنے بیٹوں کو جنہیں بہت چاہتے تھے وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ اور ساتھ والی اور بھائی۔ یعنے اپنی جورو کو جو اوسکی عزت تھی اور اپنے بھائی کو جو اوسکے برابر والے اور مددگار تھے۔ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ اور اپنا گھرانا جسمیں رہتا تھا۔ یعنے اپنے ایک جدی گھرانے والونکو جنمیں رہتا اور جو اسکی حمایت کرتے تھے۔ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝ اور جتنے زمین پر ہیں سارے یعنے تمام دنیا کے لوگوں کو اکبارگی نہ یہ کہ ایک کے بعد دوسرا۔ ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ پھر اپنے تئیں بچائے۔ یعنے نجات اور خلاصی پائے كَلَّا ۖ کوئی نہیں۔ یعنے ہرگز عذاب سے نجات نہوگی اور یہ آرزو بیفائدہ ہے۔ اسلیے کہ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ وہ تپتی آگ ہے یعنے اوسدن کا عذاب کیا ہے کہ دہکتی آگ ہے نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ۝ کھینچ لینے والی کلیجا جسکی تیزی اور لپک سے کافروں کے کلیجے کھنچ آئینگے۔ اور وہ آگ بظاہر گو نہ قبول کریگی کیونکہ اوسے شعور ہی نہیں۔ اور جو ہے تو اس بات کا ہے کہ تَدْعُوا

مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی ۝ پکارتی ہے اوسکو جسنے پیٹھہ دی اور پھر گیا - یعنے پکارتی ہی وہ آگ اور للکار کے بلاتی ہے اپنی طرف اوسے جو سچی راہ سے پھر گیا اور پیغمبرون کے کہنے پر نہ چلا اور جسنے ایمان سے منہ موڑا اور حکم خدا نہ مانا - وَجَمَعَ فَاَوْعٰی ۝ اور اکٹھا کیا اور سینتا - یعنے مال جمع کر کے رکھہ چھوڑا اور راہ خدا مین نہ دیا - اور نہ بندون کا حق ادا کیا ان سب لوگون کو دوزخ کی آگ نام بنام پکاریگی اور جب یہ بھاگین گے تو ایک گردن بہت لنبی آگ سے نکلیگی اور دو دو سو سال کی راہ سے کافرون اور منافقونکو اس طور سے چن لیگی جیسے جانور اپنی چونچ سے دانہ اوٹھاتا ہے - اور یہ مال کا جمع کرنا اور مستحقین کو نہ دینا دنیا مین بہت پھیلا ہوا ہے - اسلیے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ آدمی بنا ہے جی کا کچا - یعنے بے صبر اور حریص نہایت گھبراہٹ والا کہ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ جب پونہچے اوسکو برائی تو نہایت گھبرائے - اور بیقرار ہو کے اوسکی تدبیرین سوچنے لگے پھر جب تدبیر سے کام نہ نکلے تو اور بیقرار ہوا اور ایک تدبیر کو ناتمام چھوڑ کے دوسری کی فکر کرنے لگے - وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اور جب پونہچے اوسکو بھلائی تو بخیل ہو جائے - یعنے جب آدمی کو دولت اور حکومت یا دوسری طرح کی بھلائی ملتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے اور ہرگز نہین چاہتا کہ دوسرے کو کچھ پونہچے - اور یہ دونون صفتین یعنے برائی مین گھبرانا اور بھلائی مین بخیل ہو جانا اکثر بندگی اور عبادت مین خرابی ڈالتی ہین اور پیغمبرون اور قرآن سے پھرنے اور انکار کرنے کا سبب ہو جاتی ہین - پس اس وجہ سے سب انسان دوزخ کے بلانے کے قابل ٹھیرے کیونکہ انکی اصل پیدایش مین دوزخ کے بلانے کی استعداد پائی جاتی ہے مگر آٹھہ فرقے کہ اونہین دوزخ نہ بلائیگی اسلیے کہ اونکو آٹھون دروازون سے بہشت طلب کریگی اور ان فرقون کی تفصیل یہ ہے - اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر قائم ہین - اور یہ قیام اونکا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زیادہ حریص او رسے صبر

نہین پیدا کیے گئے - ورنہ پنجوقتہ نماز کبھی نہ ادا کر سکتے - اور جب یہ نہین پانچ وقت اپنے
مالک کے حضور مین حاضر ہوتے ہین تو انسے یہ بھی نہین ممکن کہ اپنے مالک کے حکم کے
موافق اپنے مال مین سے کچھہ نقد دنیا نہ یا خیرات وزکوٰۃ نہ نکال سکین - یا حقوق عباد ندین
اس مقام پر غور کرنا چاہیے کہ حق تعالےٰ نے نمازیون کو ان آٹھون فرقون کا سردار کرکے
اس آیت مین سب سے پہلے بیان فرمایا ہے - اور اس کلام کے آخر مین بھی اسی فرقے کا ذکر
کرکے کلام کو ختم کیا ہے - پس ظاہر مین تکرار معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت مین تکرار نہین کیونکہ پہلی
آیت مین مداومت کا ذکر ہے اور دوسری آیت مین نماز کی حفاظت کا - اور حق تعالےٰ نے فرقہاے
مذکورہ مین نمازیون کو زیادہ رتبہ دیا ہے - لکھا ہے کہ لوگون نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ
عنہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے جلیل القدر صحابیون مین سے تھے دریافت
کیا کہ نماز کی ہمیشگی سے کیا مراد ہے کیونکہ ہمیشہ نماز مین مصروف رہنا آدمی کی طاقت سے
باہر ہے اونہون نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی ہمیشگی سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے مین داہنے
بائین نہ دیکھے اور دلکو اللہ تعالےٰ کے سوا دوسری طرف نہ لگائے اور نماز کے بارے مین
بڑا اہتمام کرے اوسکے تمام آداب اور شرائط کی رعایت رکھے کیونکہ یہ افضل العبادات ہے -
اور دانستہ ایکوقت بھی ترک نکرے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ اور جنکے
مال مین حصہ ٹھہر رہا ہے - یعنے دوسرے وہ لوگ ہین جنکے تمام مالون مین سے یعنے نقدا و
کھیتی کے محاصل اور پالے ہوئے جانور اور تجارت کے اموال وغیرہ مین سے ایک حق معین
اور مقرر ہے - جیسے زکوٰۃ اور صدقہ اور اور واجب نفقے - یا دوسرا حق جو اپنے ہر قسم کے مال
مین سے اونہون نے مقرر کر رکھا ہے - لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ مانگتے اور ہارے
کے لیے - یعنے مانگنے والے لیے جسکو شریعت کی راہ سے سوال کرنا جائز ہے جیسے جورو
اور اولاد اور غلام اور لونڈی اور ناتے والے اور قرضخواہ اور مہمان کہ ان سبکو اپنا اپنا
حق مانگنا شرعاً جائز ہے اور یہ سب اپنے حقوق بغیر کسی طرح کے شرم ولحاظ کے سبکے سامنے طلب کر

کر سکتے ہین۔ اور ہارے کے لیے جیسے شریعت کی رو سے مانگنا درست نہین ہے۔ جیسے مسکین اور یتیم اور محتاج کہ یہ لوگ مطالبہ نہین کر سکتے۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ بیان سائل سے انسان مراد ہے کہ اپنی احتیاج ظاہر کر سکتا ہے اور محروم سے جانور کہ وہ بے زبان مانگنے سے عاجز ہین۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ مسکین وہ نہین جو ایک ایک یا دو دو لقمون اور چھوہارون کے لیے در بدر مارا مارا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے کہ رفع احتیاج کی چیزین نہین رکھتا اور اپنی احتیاج بھی کسی کے سامنے ظاہر نہین کرتا تاکہ لوگ اوسے کچھ دین۔ اور ایسے مسکین کے دینے مین بہت بڑا ثواب ہے۔ پس اس دینے اور خیرات کرنے سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کو بڑا صبر ہے کہ اپنا مال بھی دیتے ہین اور فقیرون محتاجون کی سخت باتین بھی سنتے ہین۔ اور حریص بھی نہین ہین۔ لیکن انکا مرتبہ نماز پر قائم رہنے والون سے کم ہے اسلیے کہ انکو کبھی کبھی مال خرچ کرنے کا سوچ اور جمع کرنے کی حرص بھی ہوتی ہے اور نمازی نماز مین مستغرق رہنے کے باعث اس حرص وبخل سے محفوظ رہتے ہین وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ○ اور جو یقین کرتے ہین انصاف کے دن کا۔ یعنے تیسرے وہ لوگ ہین جو انصاف کے دن کو سچا جانتے ہین۔ اور بلا و سختی مین بے صبر نہین ہوتے کیونکہ ہر نیکی اور بدی کا بدلا ملنا یقینی جانتے ہین۔ اور صبر بھی کرتے ہین۔ حرص کو بھی پاس آنے نہین دیتے۔ مگر انکا مرتبہ اون دونون قسم کے لوگون سے کم ہے وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ○ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہین۔ یعنے چوتھے وہ لوگ ہین جو حق تعالےٰ کے عذاب سے ڈرتے ہین دنیا اور آخرت مین اور جانتے ہین کہ اگر بلا مین صبر نکرینگے اور راہ خدا مین ڈال دینے سے ہاتھ روکینگے تو مبتلاے عذاب ہونگے۔ اور چاہیے بھی یہی کہ ہر وقت اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ڈرتا رہے اسلیے کہ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ○ بیشک عذاب اونکے رب کا ایسا ہے کہ اوس سے بیخوف رہنا چاہیے۔ اگرچہ بلا مین صبر بھی کرتا ہو اور راہ خدا مین مال بھی

دیتا ہو - کیونکہ اچھائی اور برائی کا حال کسی کو سوائے خدائے تعالیٰ کے معلوم نہیں - اور صبر
بخشش میں ان لوگوں کا رتبہ پہلے لوگوں سے کم ہے وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ
حٰفِظُونَ ۝ اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں - یعنے پانچویں وہ لوگ ہیں جو اپنی
شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اس بات سے کہ اونپر کسی کی نظر نہ پڑے یا کسی کے بدن سے
چھو نجائیں - اور اس سے اونکا صبر اور بے حرصی ثابت ہے - إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ مگر اپنی جوروں سے یا اپنے
ہاتھ کے مال سے سو اونپر نہیں اولہنا - یعنے جوروں اور لونڈیوں سے شرمگاہ کے محفوظ
رکھنے میں اونپر کچھ ملامت اور الزام نہیں اور نہ اونکا بے صبروں اور حریصوں میں شمار
ہو سکتا ہے - فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ پھر
جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے - یعنے جورو اور لونڈی کے
سوا اگر اور کچھہ اس فعل کے لیے طلب کرے تو وہ ظلم و تعدی کرنے والا ہے - پس اس سے
صاف ظاہر ہے کہ سوا جورو اور لونڈی کے اور جو طریقے شہوت رانی کے ہیں سب حرام اور ممنوع
ہیں مثل اغلام کے خواہ مرد سے ہو یا عورت سے - یا غیر عورت سے فعل کرنا - یا وطی بہائم یا ہاتھ
سے حرکت ناجائز اور برا اور اسکے اور جو کچھہ اس قسم سے ہو - وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ اور جو لوگ کہ اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کی رعایت
کرنے والے ہیں - یعنے چھٹے وہ لوگ ہیں جو پرائی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی رعایت
کرنے والے ہیں اور اوسکی نگہبانی اور حفاظت کرتے ہیں خواہ وہ امانت خلق ہو یا پیمان کردگار
سو یہ لوگ بھی صبر کامل رکھتے ہیں اور حرص بہت کم اسلیے کہ اگر ایسے نہوتے تو عہد و امانت کی
حفاظت نکر سکتے - اور امانت و عہد کی بہت قسمیں ہیں منجملہ اونکے بیان چند قسموں کا بیان کیا
جاتا ہے - ایک امانت وہ ہے جو حق تعالیٰ سے متعلق ہے جیسے وضو اور ناپاکی کا غسل اور نماز اور
روزہ اور زکوۃ کہ اسکی خبر دوسروں کو نہیں ہوتی - صرف اسی شخص کا اقرار ان چیزوں میں

مقبول ہے۔ دوسری امانت وہ ہو جو خلق اللہ کے حق کے متعلق ہے اور اوسکی بہت قسمین
ہین جیسے لوگون کا مال کسی کے پاس امانت رکھا جائے۔ یا لوگون کے حقوق اسکے نزدیک
ثابت ہون اور اونکے مالک اوسنسے خبردار ہنون۔ یا ماپ تول یا کھانا پکانے مین ہر عضو کا خرچ
کپڑا سینے مین سنجاف ومغزی وغیرہ کا لگانا۔ لوگون کے راز جو معتبر سمجھ کے لوگ کہتے ہین
حکومت مین انصاف کرنا۔ فتوے مین حق جواب دینا۔ اور اسکے اور بہت ہین جنکا بیان
اس مختصر مین ممکن نہین۔ اسی طرح عہد کی بھی بہت قسمین ہین۔ ایک وہ عہد جو حق تعالے سے
کیا ہو۔ پھر اگر وہ مال دینے یا عبادت کرنے کا ہو تو اوسے نذر کہتے ہین۔ اور اگر حق تعالی کی راہ
پہچاننے کے لیے اوسکے کسی خاص بندے سے کیا ہو تو وہ بیعت ہو۔ دوسرے خلق اللہ
سے عہد وپیمان کرنا ہے اسکی بھی بہت صورتین ہین۔ جیسے اپنا اپنا مال لاکے تجارت کرنا۔
جسے شراکت کہتے ہین یا ایک کا روپیہ دوسرے کی محنت اور نفع مین موافق عہد کے شریک ہونا
اسکو مضاربت کہتے ہین۔ یا صلح کرانا یا وصیت کرنا اور سوا اسکے جو کتب فقہ مین مندرج ہو
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ اور جو اپنی گواہیون پر سیدھے ہین
یعنے ساتوین وہ لوگ ہین جو اپنی گواہی ظاہر کرنے پر مستعد ہین اور سچی گواہی دینے مین
دوستی جاتے رہنے اور قرابت چھوٹ جانے سے ڈرتے نہین۔ اور اونکے مخالفون کو جو
اس گواہی دینے سے نفع ہوتا ہے اُسپر صبر کرتے ہین۔ اور بے کم وکاست گواہی دینا ہی
شہادت پر قائم ہونا ہی۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اور جو
اپنی نماز سے خبردار ہین یعنے آٹھوین وہ لوگ ہین جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہین اور
اوسکے ہر کام کے پورا کرنے کا خیال رکھتے ہین تاکہ پورا ثواب ملے۔ اور تمام مفسدات نماز سے
بچتے ہین اور دل کی حضوری سے نماز ادا کرتے ہین۔ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝
وہی ہین باغون مین عزت سے۔ یعنے یہ سب فرقے جو حرص اور بخل سے پاک ہین اپنے اپنے
عملون کے رتبے کے موافق قسم قسم کے اچھے باغون مین عزت سے ہونگے۔ جب کافرون

نے بہشت کی تعریف اور بہشتیونکی بزرگی اور تعظیم کے وعدے کتاب اللہ مین سنے تو مسخرہ پن سے محفل اقدس سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے اور حلقہ باندھ کے بیٹھے اور کہنے لگے کہ اگر یہ وعدے سچ ہین تو یقین جانو کہ ہم لوگ بھی ان نعمتون کے زیادہ تر مستحق ہونگے کیونکہ حق تعالے نے ہمکو دنیا مین عزت اور بزرگی دی ہے اور انواع واقسام کی نعمتون اور مال ورتبہ اور سرداری وریاست سے نوازا ہے۔ اور یہی دلیل ہے اس بات کی کہ آخرت مین بھی اپنی نعمتون سے ہمکو نوازیگا۔ اور تمہارے فرمانبردار لوگ اکثر فقیر اور محتاج ہین وہ ہرگز ان نعمتون کے لائق نہین۔ پس اللہ جل جلالہ وجل شانہ نے اونکے کلام بیہودہ کے رد کرنے کے لیے یہ آیتین نازل فرمائین۔ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝ پھر کیا ہوا ہے منکرون کو کہ تیری طرف دوڑتے آتے ہین۔ یعنے کیا ہوا ہے ان کافرون کو جو بہشت کی نعمتون کا حال سنکے تیری طرف دوڑے آتے ہین۔ طمع کی گردن دراز کیے ہوئے۔ کیا انھون نے بہشتیونکی صفتین حاصل کرلی ہین جو اس امید سے تیرے پاس دوڑے آتے ہین اور باوجود اسکے ایسے سرکش ہین کہ تیرے سامنے دوزانو ادب سے بیٹھنا اچھا نہین جانتے بلکہ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝ بلکہ داہنے سے اور بائین سے جتھ کے جتھ۔ یعنے داہنے اور بائین سے حلقہ کرکے بیٹھتے ہین تا کوئی یہ بات نہ سمجھے کہ یہ بھی فرمانبردار ہوکے دین کی بات سیکھنے آئے ہین۔ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝ کیا لالچ رکھتا ہے ہر ایک ونمین سے کہ داخل ہوئے نعمت کے باغ مین یعنے کیا کافرون کو یہ تمنا ہے کہ باوجود کفر اور دشمنی خدا ورسول اور تمسخر اور اعتقاد باطل اور بیجا غرور اور گھمنڈ اور اہل اسلام کی حقارت کرنے کے وہ بہشت کے باغون مین داخل کیے جائین۔ كَلَّا کوئی نہین۔ یعنے ہرگز یہ بات نہین لہذا اس خیال فاسد اور قیاس باطل سے وہ درگذرین اسلیے کہ اصل حقیقت مین نہ کوئی موجب التعظیم ہے اور نہ لائق تکریم اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ہمنے اونکو بنایا ہے

جس چیز سے جانتے ہین - یعنے ہمنے اونکو پیدا کیا ہے اوس چیز سے جسے وہ جانتے ہین اور وہ
منی کا قطرہ اور نطفہ ہے کہ خود بھی ناپاک ہے اور ناپاک جگہ سے نکلتا ہے اور ناپاک ہی مقام مین
قرار پاتا ہے - اور اوسکی ناپاکی اسقدر ہے کہ اگر کہین بدن یا کپڑے پر لگجاتا ہے تو اوسکا دہونا واجب
ہوتا ہے - پہر انسان کیونکر واجب التعظیم ہوسکتا ہے کیونکہ رذالت اوسکی اصل پیدایش سے بھی ہے
اور کفر کی برائیون سے بھی - پس اگر اوسنے ایمان قبول کیا اور عمل نیک کیے تو اصلی رذالت اوسکی
دور ہوئی اور تعظیم وتکریم کے لایق ہوا اور اگر کفر وگناہونکی نجاست مین مبتلا ہوا تو اصلی رذالت اوسکی
ان نافرمانیون کی رذالت سے ملکے دوگنی ہوگئی - پس یہ لوگ ہرگز تعظیم کے لائق نہین ہوسکتے
کہ دونی رذالت رکھتے ہین - ہان تعظیم وتکریم کے لائق وہ لوگ ہین جو آپکی صحبت مین رہنے
کو حاضر رہتے ہین اور اپنی جانون کو آپ پر فدا کیے ہوئے ہین - فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ
وَالْمَغٰرِبِ سو مین قسم کہاتا ہون مشرقون اور مغربون کے مالک کی - اور مشرقون ومغربون
کی کثرت اسلیے ہے کہ ہر ستارہ سورج ہو یا چاند یا اور پانچون ستارے سب کی ہر روز ایک نئی مشرق
ہوتی ہے اور اسیطرح ہر ایک کی مغرب - لیکن تموز مین آفتاب کو نصف سال تک یہ مشرقین
اور مغربین جدا جدا معلوم ہوتی ہین اور نصف سال مین وہی پہر عود کر آتی ہین - اور یہ بات
ہماری اس صفت پر کہ شرافت اور حقارت کا تغیر وتبدل ہے دلیل کافی ووافی ہے - پس جب
ہماری یہ قدرت اور عظمت برس کے تمام دنون مین تغیر اور تبدل سے ظاہر ہوگئی تو ثابت ہوا کہ
اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ - ہم سکتے ہین کہ بدل کر لے
آوین اونسے بہتر - یعنے ہم قدرت رکھتے ہین اس بات کی کہ بدل کر لے آئین دوسرے فرقے
جو انسے بہتر ہون - آپکی صحبت کے لیے اور وہ نیک راہ سیکھنے اور نیک عمل کرنے والے ہون
اور وہ انصار لوگ تھے - وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ۝ اور نہین ہین ہم عاجز - یعنے
ہم ایسے نہین ہین کہ کوئی ہمسے بڑھ چلے - یا عزت اور بزرگی ہمسے لیکے دوسرے کو دیدے اور
ہمکو عاجز کردے - پس معلوم ہوا کہ ان لوگون کا جمع ہوکے تمہارے پاس آنا بہشت کی طمع سے ہے

نہ تعظیم و بزرگی کی راہ سے۔ بلکہ تکبر اور غرور کے سبب سے ہے کہ بڑھ بڑھ کے باتین کہتے ہین اور حق تعالے کی آیتون اور اوسکے وعدون سے مسخراپن کرتے ہین۔ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ سو چھوڑ دے اونکو باتین بنائین اور کھیلین جب تک ملاقات کرین اپنے اوس دن سے جسکا اونسے وعدہ ہے لیکن اوس دن یہ مسخراپن سب بھول جائین گے۔ اور حق تعالے جل شانہٗ کیطرف بلانے والے کے پاس نہایت بیچینی اور بے قراری سے دوڑ کر حاضر ہونگے يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا۔ جسدن نکل پڑینگے قبرون سے دوڑتے۔ اکیلے ننگے سر اور ننگے پاؤن ننگے بدن۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور کی آواز سنکے۔ كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ جیسے کسی نشانے پر دوڑتے جاتے ہین۔ یعنے گویا کہ وہ کسی بُت کے درشن کے واسطے دوڑے جاتے ہین اس ارادے سے کہ سب سے پہلے وہی درشن کرین۔ یا جیسے فوج پراگندہ کہ اپنا نشان دیکھ کے وہ سب دوڑتے ہین اور اوسکے نیچے مجتمع ہو جاتے ہین۔ لیکن یہ اونکا دوڑنا نہایت ذلت اور خواری سے ہوگا کیونکہ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ تاریک اور متحیر ہوئی ہونگی آنکھین اونکی چھالیگی سر سے پاؤن تک ونکو ذلت اور رسوائی۔ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ یہ ہے وہ دن جسکا اونسے وعدہ ہے یعنے یہ وہ دن ہے کہ دنیا مین اسکے وعدے اونکو دیے جاتے تھے۔ نہ یہ دن صبر کرنے والون اور بے حرصون کا ہے کیونکہ اونکو اسدن نعمت والی بہشتو نمین تعظیم و تکریم سے داخل کرینگے۔

ع ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ نوح علیہ السلام مکی ہے اسمین اٹھائیس ۲۸ آیتین اور دوسو چوبیس ۲۲۴ کلمے اور نوسو انتیس ۹۲۹ حرف اور دو ۲ رکوع ہین۔ اس سورت کا نام سورۂ نوح اسواسطے رکھا ہے کہ اسمین سواے حضرت نوح علیہ السلام

کے قصے کے دوسرا حال نہین ہے۔ اور اسیطرح سورۂ یوسف علیہ السلام مین بھی سوا حضرت
یوسف ع کے قصے کے دوسرا مذکور نہین اور ان دونون سورتون کے سوا تمام قرآن شریف مین کوئی
ایسی سورت نہین جسمین ایک ذکر خاص ہو۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص
اس سورت کو پڑھا کرے اوسے درگاہ خدا سے اون مومنون کا ثواب ملے جو حضرت نوح علیہ السلام
کی دعوت مین آئے۔ اِنَّآ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ
مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ۝ ہمنے بھیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف کہ ڈرا
اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ آوے اونپر دکھ والی آفت۔ یعنے ہمنے بھیجا نوح کو جو تاریکیون سے
روشنی کی طرف نکالنے کے حال سے واقف تھے اونکی قوم پر جو آل قابیل سے تھی اپنا
رسول کرکے اسلیے کہ خوف دلائین اور ڈرائین اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ آئے اونپر عذاب
دکھ دینے والا۔ قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ۝ بولا اے قوم میری مین
تمکو ڈرسناتا ہون کھولکر۔ یعنے ہمارے حکم کے پہونچتے ہی نوح ع نے اوسکی تعمیل کی اور اپنی قوم
سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو بیشک مین تمہارے واسطے ڈرانے والا اور صاف کہنے والا
ہون کہ اگر تم اپنے جھوٹے معبودون کی پرستش مین پھنسے رہوگے تو بڑے عذاب مین مبتلا ہوگے
سو تمکو چاہیے کہ اس سے بچو اور اپنے سچے معبود کی طرف متوجہ ہو اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ
وَاتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ۝ بندگی کرو اللہ کی اور اوس سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ یعنے
عبادت کرو خدا کی کہ اوسکی برکت سے تمہارے دل منور ہون۔ اور ڈرو اوسکے غیر کی عبادت
کرنے سے اور اس اعتقاد سے کہ وہ غیر اوسکی صفتون کے کامل مظہر ہین کیونکہ یہ اعتقاد اللہ تعالے
کے غضب کا باعث ہے۔ اور اگر تمکو خالص عبادت اور تقوے کا طریقہ معلوم نہین تو مجھسے سنو
اور مانو تم سب میرے کہنے کو جو کچھہ مین تمکو اللہ تعالے کے حکمون سے بتاؤن۔ تاکہ عبادت مین
بھی تمسے خطا نہو اور گناہ سے بھی بچو۔ اور جب تم ایسا کروگے تو تمہارے دلونکی تاریکی دور ہوجائیگی
اسلیے کہ اللہ تعالے يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ بخش دیگا تمکو کچھہ گناہ تمہارے

یعنے بخشیگا تمہارے بعضے گناہ جو اوس ذات پاک سے تمہاری پوشیدگی کا سبب ہوئے ہین اور وہ
گناہ عبادت اور تقوے کا ترک اور خداوند تعالیٰ کی نافرمانی کرنا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا نہ
وہ گناہ جو مخلوق کے حق سے متعلق ہین اور نہ وہ گناہ جو اسلام کے بعد ہونگے - اور اس ایمان
لانے کے سبب سے اللہ تعالیٰ تمکو دنیا کے عذاب سے محفوظ رکھیگا وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ
مُّسَمًّى ۚ اور ڈھیل دے تمکو ایک ٹھیرے وعدے تک - یعنے تاخیر کریگا اللہ تعالیٰ تمہارے
مواخذہ مین ایک مدت تک جو اوسنے مقرر کی ہے ہر شخص کی پیدایش کے وقت - اور اس مہلت
اور تاخیر مین تمہارے لیے فائدہ ہے اس بات کا کہ گناہ سے توبہ کرلو اور حق والونکو رضامند کرو - اور یہ
مدت اللہ تعالیٰ کے علم مین معین ہے - إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ وہ
وعدہ رکھا اللہ نے جب آپونہچے اوسکو ڈھیل نہوگی - یعنے بیشک وہ مدت جو علم الٰہی مین معین ہے
ہر شخص کے مرنے کیلیے جب وہ آتی ہے تو اوسمین توقف کو راہ نہین ہوتی - اور کسی طرح کی
تاخیر نہین پائی جاتی لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اگر تم کو سمجھ ہے - اس بات کی کہ موت کا مزا
چکھنا ایک وقت مقرر پر ضرور ہے - اگر تم کہوگے کہ ہم موت کے منکر نہین حالانکہ تمہاری حرص اور
دنیا کے کامون مین محبت اس درجے کو پونہچی ہے کہ گویا تم موت کے آنے کے منکر ہو -
خلاصہ یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے پیغام الٰہی اپنی قوم کو پونہچایا اور عذاب الٰہی سے اونکو ڈرایا
مگر اون لوگون نے آپکو جھٹلایا اور کہا نہ مانا یہانتک کہ صدہا برس اسیطرح سے گذر گئے اور وہ
سب آپکو جھٹلانے اور تکلیف دینے سے باز نہ آئے - بلکہ اور زیادہ شرارت کرنے لگے یہانتک کہ
بعضے وقت آپکی نصیحت سے بیزار ہوکے آپکو اسقدر مارتے تھے کہ بدن اور چہرے سے خون بہتا تھا
لیکن حق تعالیٰ نے آپکو ایسا حلیم اور بردبار کیا تھا کہ باوجود ان ظلمون کے آپ دعا کرتے تھے اونکے
لیے کہ اے پروردگار میری قوم کو بخشدے آخر الامر جب آپ اونکو ہر طرح سے سمجھا سمجھا کے تھکے
اور اونکے ایمان لانے اور فرمانبرداری کرنے سے مایوس ہوئے تو درگاہ الٰہی مین بطور عرض
حال کے قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝ کہا او رب مین بلاتا رہا

اپنی قوم کو رات اور دن۔ یعنے کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بیشک مین نے تیرے فرمان کے موافق اپنی قوم کو تیری بندگی اور فرمانبرداری کے لیئے ظاہر و پوشیدہ رات اور دن ہر طرح سے بلایا اور سمجھایا لیکن اونکو کچھ اثر نہوا بلکہ اونھین عبادت اور پرہیزگاری کے نام سے بالکل نفرت ہوگئی فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا۝ پہر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتے رہے۔ اور جسقدر مین نے اونکو تیری طرف بلایا اُتنا ہی وہ اور تیری راہ سے پیچھے ہٹتے گئے وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ اور مین نے جس بار اونکو بلایا تا تو اونکو معاف کرے۔ یعنے جس وقت مین نے اونکو بلایا فرمانبرداری اور تقوے کی طرف اونکے فائدے کے لیے تاکہ تو بخشدے اونکے پہلے گناہ اور وہ تیری رحمت کے لائق ہون اور تیرے غضب سے نجات پائین جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ ڈالنے لگے اپنی اُنگلیان کانون مین اور لپیٹے اپنے اوپر کپڑے یعنے اونھون نے اپنے کانون مین اونگلیان کرلین کہ یہ نصیحت کی بات اونکے کان مین نہ پہنچے اور اپنے اوپر کپڑے لپیٹے تاکہ میری صورت نہ دیکھین اور نہ آواز سنین اور گناہون مین اور بڑھ گئے وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا۝ اور ضد کی اور غرور کیا بڑا غرور۔ یعنے گناہون پر اونھون نے اصرار اور ضد کی اور غرور کیا اونھون نے میری فرمانبرداری سے بہت بڑا غرور۔ اور سمجھے کہ یہ شخص جو ہمکو چھپ چھپ کے سمجھاتا ہے اسمین کچھ فریب ہے اور چپکے چپکے ہمکو اپنے جال مین پھانسا چاہتا ہے اور سبکے سامنے اس خیال سے نہین کہتا کہ لوگ الزام دینگے۔ پس مجھے یہ حال جب معلوم ہوا کہ میرے پوشیدہ سمجھانے سے یہ لوگ بدگمان ہوتے ہین تب مین نے نصیحت کرنے کے لیے دوسرا طرز اختیار کیا۔ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا۝ پہر مین نے اونکو بلایا بلند آواز سے۔ اور پہر بلا اونکے عام مجمع مین اونکو نصیحت کی اور کھلے کھلے الزام دیے اور ثابت کردیا کہ غیر اللہ کی عبادت باعث حجاب دنیا مین ہے اور موجب عذاب عقبیٰ مین مگر وہ اسپر بھی نہ سمجھے اور کہنے لگے کہ یہ شخص سبکے سامنے ہمکو الزام

دیدیکے رسوا کرنا چاہتا ہے۔ پھر مین اونکی فہمایش کے لیے ایک اور طریقہ اختیار کیا۔ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ پھر مین نے اونکو کھولکر کہا اور چپکے کہا چپکے سے۔ یعنے ظاہر کی مین نے اونپر دعوت اور اوسے عقلی دلیلون سے ثابت کر دیا۔ اور پوشیدہ بھی کی اونکی دعوت اور اوسے کشفی اور وجدانی حجتون سے ثابت کیا۔ اور ظاہر و پوشیدہ ہر طور سے سمجھایا لیکن کچھ فائدہ نہوا۔ پھر ظاہری حال جو اونکا دیکھا کہ اس کفر و گناہ کی شامت سے چالیس برس سے قحط مین مبتلا ہین کھیتیان اور مال و اسباب اور جانور اونکے سب ہلاک ہوئے اور عورتین بانجھ ہوگئین چشمے اور نہرین سب خشک ہوگئین تو اوس وقت یہ خیال کیا کہ یہ سب گرفتار بلا ہین اور جان سے تنگ ایسے وقت مین دنیا کی لالچ دلا کے انکو راہ پر لانا چاہیے تاکہ اسی ذریعے سے رجوع کنا ہین اور راہ راست اختیار کرین۔ پس اونکو اس ڈھنگ سے سمجھانا شروع کیا۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ پھر مین نے کہا گناہ بخشواؤ اپنے رب سے یعنے بخشش مانگو اپنے گناہون کی اپنے پروردگار سے اگرچہ عبادت اور پرہیزگاری جیسی چاہیے نہین ہوسکتی ہے۔ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ وہی ہے بخشنے والا تمہارے سب گناہونکا اور اگر سب گناہ تمہارے بخشیگا تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ دنیا کی بلاؤن سے نجات پاؤگے۔ اور يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ بھیجیگا تمپر بدلی برستی ہوئی برابر کہ تمکو سیراب کردے اور بلاے قحط سے نجات پاؤ۔ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۭ اور بڑہتی دے تمکو مال اور بیٹون سے دے تمکو باغ اور بنادے تمکو نہرین۔ یعنے مدد کرے تمہاری مال کی زیادتی اور کثرت اور بیٹون کے پیدا کرنے سے اور دے تمکو کھیت اور باغ سرسبز و شاداب میوے کے اور جاری کردے تمہارے لیے نہرین بارش اور زمین کا پانی ملنے سے۔ پس اس آیت سے ظاہر ہے کہ گناہون کی شامت سے قحط اور اولاد کی ہلاکی اور کھیت و باغون کی بربادی مین جو انسان مبتلا ہوتا ہے۔ اسکے لیے استغفار نہایت مفید ہے اور اکثر روایتون سے ثابت ہے

کہ ان بلاؤن کے دور ہونے کے لیے جسنے استغفار کا ورد کیا بہت جلد کامیاب ہوا- مَا لَكُمْ
لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ کیا ہوا ہے تمکو کیون نہین اُمید رکھتے اللہ سے بڑائی کی
یعنے ایسے کام کیون نہین کرتے کہ وہ اپنی بزرگی سے تمپر عذاب نہ بھیجے بلکہ اس بات سے
کہ تم اوسکو بزرگ جانتے اور اوسکی وحدانیت اور عظمت کے قائل ہو تمہاری مصیبتین اور
تکلیفین دور کروے - اور وہ بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے تمام عالم مین اوسکی عظمت جلوہ گر
ہے - اور عالم تو ایک طرف تم اپنی ذات ہی مین دیکھو اور اپنی پیدایش پر غور کرو وَقَدْ
خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ اور اوسی نے تمکو بنایا طرح طرح سے - اور ہر رنگ پر یعنے پہلے
کچھہ نہ تھے پھر تمکو نطفے سے پیدا کیا اسطور سے کہ نطفے کو علقہ کیا اور علقے سے مضغہ بنایا پھر
اوسمین بعض کو نرم گوشت رکھا اور بعض کو ہڈی کیا پھر روح ڈالی کہ تم ماں کے پیٹ مین ہلنے
جلنے لگے - پھر ماں کے پیٹ سے صحیح وسلامت باہر نکالا اور دودھ سے لذت دی یہانتک
کہ رفتہ رفتہ تم کو جوان کیا اور عقل وشعور اور اور نعمتون سے سرفراز کیا - پھر باوجود اسکے
تمکو کیا ہے کہ اوسکی عظمت اور قدرت کاملہ کے منکر ہوتے ہو اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ
اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ کیا نہین دیکھا کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان
تہ بر تہ یعنے نیچے اوپر طبقہ طبقہ ایک دوسرے سے بڑا - وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْرًا
وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ اور رکھا چاند اونمین اُجالا اور رکھا سورج چراغ جلتا -
یعنے چاند کو ساتون آسمانون کے درمیان روشنی اور نور کا سبب ٹھیرایا اور اوسکی روشنی
سے ساتون آسمانون اور زمین کو منور کیا جس سے ظاہر ہے کہ ظلمانی عالم مین نور کا فیض
پہنچانا ممکن ہے - اور بنایا سورج کو چراغ چمکتا ہوا اسطور پر کہ چاند کی روشنی اسی چراغ سے ہے
جسطرح صیقل کیے ہوئے لوہے پر چراغ کی روشنی پڑکے اوسے چمکا دیتی ہے - پس اس سے
ظاہر ہے کہ اسیطور پر جب تم علم وعمل شریعت کی پیروی کروگے اور خداوند تعالیٰ کی وحدانیت
اور عظمت کو اپنے دلمین جگہ دوگے تو اوسکے نور سے تمہارے سینے روشن ہونگے اور کفرو

شرک کی ظلمت دور ہو جائیگی - پہر اگر عالم علوی کی ترقیون کے ذریعے بوجہ کوتاہ نظری کے
تم نہین دیکھ سکتے تو عالم سفلی مین دنیا کی ترقیون پر نظر کرو - وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ اور اللہ نے اُگایا تمکو زمین سے جا کر - اسلیے کہ حضرت آدم علیہ السلام
کو جو تم سب کے باپ ہین زمین سے پیدا کیا - اور اونکے نطفے کو تخم ٹہیرایا پس تم سب اوس سے
پیدا ہوئے اور نبات کی طرح سے اور باوجود اسکے کہ تم تمام دنیا کی رذیل چیز یعنے زمین سے جسے تم روندتے
پہرتے ہو پیدا ہوئے تمہین حکومت اور بادشاہت - نبوت اور رسالت - اور امامت و خلافت
دین و دنیا کے عزت والے درجون سے ممتاز کیا - ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ
اِخْرَاجًا ۝ پہر دوبارہ کر ڈالیگا تمکو اوسمین اور نکالیگا تمکو باہر یعنے پہر پہیر لیگا تمکو اسی
زمین مین تاکہ تمہاری بزرگی سے زمین بہی قدر و منزلت پیدا کرے - اور نکالیگا تمکو زمین
سے دوبارہ حساب اور جزاے اعمال کے لیے - وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا
اور اللہ نے بنا دی تمکو زمین بچھونا - کہ جسپر بیٹہتے اوٹہتے کہاتے پیتے اور سیر کرتے ہو - لِّتَسْلُكُوْا
مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ تاکہ چلو اوسمین کشادہ رستے - اپنے مطلب اور فائدے لیے ہر طرف　　ع ۱
الغرض جب حضرت نوح علیہ السلام ہر طرح سے انکی دعوت کرنے اور سمجہانے کے بعد اونکے ایمان
لانے سے مایوس ہوئے - اور وہ لوگ اس نصیحت کو خیال مین نہ لائے بلکہ کفر و شرک مین
اور زیادہ بڑہنے لگے تو آپنے اونکے لیے اوس حالت ناامیدی اور مایوسی مین ہلاکت
کی دعا کی اور اوس دعا سے پہلے جو حالت مایوسی کی اپنی قوم سے آپکو حاصل تہی اوسے بارگاہ
کبریا مین یون عرض کیا - قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ - کہا نوح نے اے رب
میرے انہون نے میرا کہا نہ مانا - یہانتک کہ اب اُنسے طاعت کی امید باقی نہ رہی وَاتَّبَعُوْا
مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝ اور مانا ایسے کا جسکو اوسکے مال اور
اولاد سے اور بڑہا ٹوٹا - یعنے اپنے مالدارون کے فرمانبردار ہوئے - حالانکہ اونکے مال اور
اولاد مین کچھ خوبی نہین بلکہ اونہین کے باعث سے نقصان مین ہین اسلیے کہ دین سے

محروم رہے بلکہ اونھون نے اسپر بھی اکتفا نہین کیا اور یہ بیری نصیحت کو عام لوگون کے دلون
مین برا ثابت کرنے کے لیے وہ تجویز کی کہ عوام اونکے دام فریب مین پھنس جائین وَمَکَرُوا
مَکْرًا كُبَّارًا اور داؤ کیا ہے بڑا داؤ۔ یعنے اونھون نے بہت بڑا مکر کیا اور کہنے لگے
کہ بیشک ہم حق تعالیٰ کی عبادت پر قائم ہین اور اوسکی عبادت کرتے ہین جو حق تعالیٰ کا مظہر
خاص ہے۔ مگر تم ہمکو ہنزیہ کے مرتبے کی عبادت کا حکم کرتے ہو اور اوسکی ایسی تعریف کرتے
ہو کہ وہ مرتبہ محض موہوم ہوا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ظاہر مین تم ہمین خدا کی طرف
بلاتے ہو مگر باطن مین خدا کی طرف سے پھیر کے ایک موہوم امر کی عبادت کا حکم کرتے ہو۔
اور اس فریب کو اونھون نے اپنے فرمانبردارون اور جاہلون اور کم عمرون کے دلون مین
خوب سمجھا سمجھا کے جما دیا۔ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا
وَّلَا سُوَاعًا ۵ وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا اور بولے نہ چھوڑو اپنے
ٹھاکرون کو اور نہ چھوڑو وَدّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نسر کو
یعنے اونھون نے اپنی قوم کے عام لوگون سے کہا کہ تم اپنے معبودون کو ہرگز نہ چھوڑو
اور تاکید کے لیے پانچون بتون کے نام تفصیل سے بتا دیے۔ وُدّ ایک مرد کی شکل پر ترا شا
ہوا تھا جسے ہنود کی زبان مین بشن کہتے ہین۔ اور سواع بشکل عورت جسے ہنود برہما کہتے
ہین۔ اور یغوث بشکل گھوڑے کے تھا جسے ہنود اندر کہتے ہین۔ اور یعوق شیر کی صورت
تھا جسے ہنود شیو کہتے ہین اور نسر گدھ کی صورت تھا جسے ہنود ہنومان کہتے ہین۔ یہ سب
شکلین لکڑی اور پتھر کی بنی ہوئی تھین۔ اور مشہور تر یہ ہے کہ یہ نام پانچ شخصون
کے تھے جو بہت صالح تھے اور حضرت آدم و حضرت نوح علیہما السلام کے درمیانی زمانے
مین پیدا ہوئے تھے۔ لوگ اونکے بہت معتقد تھے جب وہ مر گئے تو اونکی شکلین تراش
تراش کے پتھر اور لکڑی سے بنائین اور اونکی تعظیم اور پرستش کرنے لگے اور عرصے
تک اونہین پوجتے رہے حتیٰ کہ طوفان مین غرق ہو گئے۔ بعد طوفان کے ابلیس لعین نے

وہ شکلین نکال کے اہل عرب کو اونکے پوجنے مین مشغول کیا چنانچہ ود کو قبیلہ کلب نے رکھا
اور سواع کو قبیلہ ہذیل نے اور یغوث کو بنی غطیف اور بنی مراد نے اور یعوق کو اہل ہمدان نے
اور نسر کو اہل حمیر اور آل ذی الکلاع نے - خلاصہ یہ کہ اون قوم نے اپنے عام لوگون کو
فریب کے پردے مین خوب سمجھایا اور اونکے دلون کو بت پرستی پر مضبوط کر دیا - وَقَدْ
اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ اور بہکایا بہتون کو - یعنے بیشک گمراہ کیا ان لوگون نے [illegible]
بہت لوگون کو یہانتک کہ حق تعالے کی عبادت سے سبکے سب پھر گئے [illegible]
تصویرون کی عبادت مین مشغول ہوئے پس حضرت نوح علیہ السلام نے [illegible]
جب ان لوگون نے ایسے ظلم کیے تو اب تو انکو استدراج [illegible]
[illegible] اور اپنی شانون مین سے کسی شان کی طرف اونکو ہدایت نکر اور [illegible] - وَلَا
تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ اور نہ بڑھا تو بے انصافون کو مگر بہکاوا - یعنے
ظالمون اور گمراہون کو اونکی گمراہی اور ضلالت مین اور زیادہ کر دے - اور کسی طور سے
انکو ہدایت نفرما کہ یہ دوسرون کو گمراہ کرینگے - اور جب حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کا
بیان اور اونکی قوم کی شکایت کا حال مذکور ہوچکا تو اب اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اس
دعا کا اثر ظاہر ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اپنی برائیون اور نافرمانیون مین ہمیشہ
مبتلا رہی [illegible] اونکو ہدایت نہوئی یہانتک کہ مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا
فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۝ بسبب اپنے گناہون کے ڈبوئے گئے پھر داخل کیے گئے آگ مین
یعنے بسبب ان گناہون کے کہ وہ اپنے پیغمبر کے مقابلے مین ہزار برس تک اپنے کفر مین
اڑے رہے اور ہر طرح کی تکلیفین پہونچائین ایسے پانی مین غرق کیے گئے جو آسمان سے
بھی برستا تھا اور زمین سے بھی ابلتا تھا - اور صرف اس ڈبونے ہی پر اکتفا نہین کیا گیا
بلکہ بعد ڈوبنے کے داخل کیے گئے ایک آگ مین دوزخ کی آگ کے سوا یعنے عذاب قبر مین
مبتلا کیے گئے - فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ پھر نپایا اپنے

واسطے اللہ کے سوا کوئی مددگار۔ یعنے پھر نہ پایا حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے سوائے خدائے تعالیٰ کے اپنے بتون مین سے کسیکو مددگار۔ نہ ودّ نے اونسے محبت کی نہ سواع نے اونکو قائم رکھا نہ یغوث اونکی فریاد کو پوہنچا نہ یعوق نے حمایت کی نہ نسر نے اونکو کچھہ قوت دی۔ کہ طوفان مین غرق ہونے سے بچتے اور آگ مین نہ جلتے۔ پس اونکی گمراہی کا اثر حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کے موافق ظاہر ہوا اور طوفان کے پانی نے جوش مارا آسمان سے برسنا اور زمین سے ابلنا شروع ہوا حضرت نوح علیہ السلام اپنے فرمانبرداروں کے ساتھہ کشتی مین سوار ہوئے اور اپنے تین بیٹے اور بیبیان اور لونڈیان اور غلام اور اور اسّی آدمی جو مسلمان ہوئے تھے سبکو اوس کشتی مین سوار کیا اور تمام چرند اور پرند مین سے ایکسا ایک جوڑا لے کے اوسے بھی کشتی مین رکھا اور کشتی کے اوپر ایک سائبان بطور سرپوش کے ڈالدیا تاکہ اوپر کا پانی اوسمین نہ آئے۔ اور آپکا ایک بیٹا جسکا نام کنعان تھا اور ایک بی بی یہ دونون کشتی پر نہ بیٹھے اور کافرون کے ساتھہ رہگئے۔ پھر طوفان کی زیادتی سے کافر ڈوبنے لگے۔ اور بعضے اپنے بچانے کے لیے بلند مکانون اور پہاڑون پر چڑھ گئے اور بعض نے آپکی زبانی طوفان کی خبر سنکے پہاڑون پر شیشے کے مکانات بنوائے تھے اور اونمین کھانے کی ضروری چیزین جو کئی مہینے کے لیے کافی تھین پہلے سے رکھہ چھوڑی تھین وہ اپنے اپنے مکانون مین بے خوف ہوکے بیٹھے۔ تب حضرت نوح علیہ السلام نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ لوگ اس تدبیر سے بچگئے تو کفر کا تخم جہان مین باقی رہیگا۔ اس خیال سے آپنے درگاہ خدا مین دست بدعا ہوکر عرض کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ اور کہا نوح نے اے رب نہ چھوڑیو زمین پر منکرون کا ایک گھر بسنے والا۔ یعنے کہا نوح علیہ السلام نے کہ اے رب میرے جو تو نے مجھے اس دعا کی قبولیت سے سرفراز فرمایا ہے تو ایک ضروری عرض بھی میری سن لے کہ نہ چھوڑ زمین پر جہان بھر مین کافرون کی جنس سے

کوئی گھر میں رہنے والا یا چلنے والا- کیونکہ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ اگر تو چھوڑ دے اونکو بہکاوین تیرے بندونکو اور جو جنین سو دھیٹھ حق نہ سمجھتا- یعنے اگر چھوڑ دیگا تو انکو تو بیشک گمراہ کرینگے تیرے سب بندون کو تیری عبادت کی راہ سے اور اونکو روکین گے تیری عبادت اور فرمانبرداری سے- اور ہرگز نہ جنین گے یہ بدبخت مگر بدکار ناشکر- پس انکی اولاد مین بھی صالح اور نیک ہونے کی امید نہین- اور ہر طرح سے یہ لوگ ہلاکت کے قابل ہین اور جب آپنے جناب باری عز اسمہ سے ایسا مواخذہ عام جو نمونہ قیامت ہو طلب کیا تو پھر اس خوف سے کہ مجھسے بھی کبھی کبھی ترک اولی ہو جاتا ہے اور میری امت کے مسلمانون سے بھی فرعیہ گناہ ہوتے ہین کہین ایسا نہو کہ قہر الٰہی اسقدر جوش مین آئے کہ ان سب کا بھی مواخذہ ہو درگاہ الٰہی مین اسطور سے دعا کی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ اے رب میرے معاف کر مجکو اور میرے ماں باپ کو- یعنے بخشدے مجکو جو کچھ مجھسے تیری مرضی کے خلاف ہوا جیسے ترک اولی اور اجتہاد مین خطا اور بخشدے میرے ماں باپ کو- لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے آبا واجداد مین حضرت آدم علیہ السلام تک سب مسلمان موحد تھے اور آپکی والدہ بھی مسلمان تھین شمخا نام تھا اور آپکے والد کا نام ملک بن متوشلخ تھا- وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا ۝ اور جو آوے میرے گھر مین ایماندار- یعنے اے پروردگار بخشدے اوسکو بھی جو میری کشتی مین داخل ہوا ایمان اور ایماندار اسلیے فرمایا کہ آپکی کشتی مین ابلیس بھی تھا- اور مسلمانون کی بخشش اسلیے طلب کی کہ اگر اونکے گناہون کی شامت سے کشتی ڈوب جائیگی تو بے گناہ بھی اونکے ساتھ ہلاک ہو جائینگے- وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ اور سب ایمان والے مردون کو اور عورتون کو- یعنے بخشدے تمام مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو جو قیامت تک ہوتے جائین- وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ اور گنہگارون پر بھی عتا

ع ۱۲

رکھہ برباد ہونا - یعنے زیادہ نکراون ظالمون کے لیے جو شرک اور کفر کی شامت سے غرق طوفان ہوکر آگ مین جلینگے مگر درد اور عذاب اسواسطے کہ اگر اونپر دمبدم عذاب کی زیادتی ہوگی تو ایک طرح کے عذاب کے وہ عادی ہوجائینگے اور یہ بھی ایک طرح کی مغفرت ہی لیکن پہر بھی مومنین کی مغفرت مین شریک ہوجائینگے اگرچہ قلیل ہی سہی - علما نے لکھا ہو کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا مین تمام مومنین و مومنات کے لیے جو قیامت تک ہونگے ایک طرح کی خوشخبری ہے - کیونکہ جو بد دعا آپنے کافرون کے حق مین کی تھی وہ قبول ہوئی اور سب کافر ہلاک ہوئے - پس جو دعا آپنے ایماندارون کے واسطے کی ہے وہ بھی بیشک مقبول ہوئی ہوگی اور مسلمان مغفور ہوئے - نام حضرت نوح علیہ السلام کا سکن تھا - اور نوح اسوجہ سے اونکو کہتے ہین کہ اپنے اوپر بہت روتے اور نوحہ کرتے رہتے تھے - انھون نے نو سو پچاس برس تک خلق اللہ کی ہدایت کی مگر بہت تھوڑے یعنے اسی آدمی ایمان لائے اور بت پرستی انہین کی قوم سے شروع ہوئی - آخر باعث شرک و کفر انکی بد دعا سے وہ سب غرق طوفان ہوئے صرف وہ مسلمان جو انکی کشتی مین تھے محفوظ رہے - لکھا ہو کہ چالیس دن کے بعد طوفان کا جوش کم ہوا - اور آہستہ آہستہ پانی گھٹنے لگا یہانتک کہ چھہ مہینے کے بعد زمین نمودار ہوئی اور اتنے عرصے تک حضرت نوح علیہ السلام مع اپنے سب ہمراہیون کے کشتی ہی مین رہے جب آپ نے دیکھا کہ طوفان اب بالکل دور ہوا تو آپ کشتی سے اُترے اور اپنے بیٹون اور دامادون کو ساتون اقلیمون مین بہیجدیا - اور بعد طوفان کے دو سو ستر برس زندہ رہے عمر انکی ہزار برس سے زیادہ تھی - بیت المقدس مین مدفون ہین - بعد انکے تین سو برس تک لوگ انکی شریعت پر رہے پہر اکثر کافر ہوگئے - اور اونکی ہدایت کے لیے حضرت ہود مبعوث ہوئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّرُكُوْعَانِ

سورۂ جن مکی ہے اسمین اٹھائیس آیتین اور دو سو اسی کلمے اور نو سو نو حرف ہین -

لکھا ہے کہ کفار مکہ قرآن شریف کی نسبت کہتے تھے کہ یہ کلام بشر تو نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم سب بڑے
فصیح و بلیغ ایسی عبارت بنانے سے عاجزی سے ظاہر کرتے ہیں مگر یہاں یہ جنون کا کلام ہوگا
اسلیے کہ جیسی عبارت جن لکھ سکتے ہین آدمیون کے امکان مین ہرگز نہین ہے - اور یہ خیالات
اونکے اس باعث سے تھے کہ اوس زمانے مین عرب کے تمام شہرون مین کہانت کا دروازہ
کھلا ہوا تھا اور جنون سے علم سیکھنا بہت رائج اور مشہور تھا - اکثر عرب کے لوگون کو جنات سے
بہت میل اور دوستی تھی اور وہ جنات اونکو وہ باتین بتاتے تھے جنھین وہ غیب کی باتین
سمجھتے تھے اسلیے کہ اون باتون سے محض ناواقف تھے - حالانکہ یہ گمان اونکا سراسر غلط تھا
کیونکہ جنات بھی قرآن شریف کو کلام خداے تعالی سمجھکے اوسپر ایمان لاتے تھے - چنانچہ روایت ہے
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مراجعت فرمائی طایف سے نخلہ مین فروکش ہوئے تھے تو
نماز تہجد مین آپ قرآن شریف پڑہتے تھے اوس وقت ایک گروہ جنون کا نصیبین سے تین
کو جاتا تھا قرآن شریف سنکے وہ سب آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور ایمان لاے کہا ہے
کہ وہ نو جن تھے بڑے قبیلون کے - بعد ایمان لانے کے وہ اپنے بادشاہ کے پاس گئے
اور اوسے اس حال کی اطلاع دی پھر وہ مع تین سو جنون کے وہان سے روانہ ہوا
اور مکے کے باہر پہونچکر اوسنے قیام کیا اور وہ سب جن جو پہلے ایمان لا چکے تھے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنے بادشاہ کے آنے کی اطلاع کے لیے پہونچے - اور آنحضرت
عبداللہ بن مسعود رضہ کو ہمراہ لیکے مکے کے باہر تشریف لاے - پھر وہ سب آپسے قدمبوس ہوے
اور ایمان لاے - صبح کے وقت جب آپنے وہانسے مراجعت کی تو دو جن آپکے پہونچانے
کے واسطے آپکے ساتھ آئے اور آپکے پیچھے نماز ادا کرکے رخصت ہوئے - اور جنون کے
بادشاہ نے بھی وہان سے کوچ کیا - اور تمام عالم کے جنون پر آپکی دعوت ظاہر کر دی -
پس حق تعالے اس سورت شریف مین کافرون کو جنون کا حال سناتا ہے کہ جب جن
ایسی مخلوق نے جو کسیطرح سے تابعداری اور فرمانبرداری نہین چاہتے یہ کلام پاک سنتے ہی

ایمان قبول کیا اور جان و دل سے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے
تو تم لوگ تو انسان ہو تمکو لازم تھا کہ اپنے سر کو قدم بنا کے آپکی خدمت مین حاضر ہوتے اور سر و
چشم سے آپکے احکام مانتے ایمان لاتے اور جان و دل سے مطیع و فرمانبردار ہوجاتے نہ یہ کہ
کلام خدا کو کلام جن کہنے لگے - چنانچہ ارشاد ہوا اپنے حبیب سے کہ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ
اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ - تو کہ مجھکو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنون کے - یعنے اے
میرے حبیب آپ کافرون سے کہدیجیے کہ تم جو سمجھتے ہو کہ یہ قرآن پاک جنون کا کلام ہے
تو جنون کا حال سنو کہ انھون نے اس کلام کے سنتے ہی اسکے اعجاز کا اقرار کیا اور یہ خبر
مجھکو جنون سے نہین پہونچی بلکہ وحی کی گئی میری طرف اس مضمون کی کہ نہایت توجہ سے جی
لگا کر اسکو جنون نے سنا اور وہ ایک دو نہ تھے بلکہ بڑی جماعت جنون کی تھی وہ سب اس
قرآن کے کلام خدا ہونے کے قائل ہوئے اور انھون نے اپنی تمام قوم کو یہ خبر پہونچائی جو نہایت
درجہ لائق وثوق ہے - فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ پھر کہا ہمنے سنا ہے
ایک قرآن عجیب - یعنے عجیب و غریب بذکر کہ باوجود ذکر ہونے کے حقائق الٰہیہ کے دقیقون کا
جامع ہے اور ایسی عجیب لفظون مین اسکے مضمون بیان فرمائے ہین کہ ہرگز کسی مخلوق کا
کلام اس اسلوب کا پایا نہین جاتا - اسلیے کہ یہ کلام نہ نظم ہے نہ مسجع نثر ہے باوجود اس بات کے
تشبیہ اور استعارے کی رعایت اس خوبی سے اسمین کی ہے کہ انتہا درجے کی فصاحت اور
بلاغت کے رتبے کو پہونچا ہے - اور نادر اسکے یہ ہے کہ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ
سوجھاتا ہے نیک راہ - یعنے راہ راست بہتری اور صواب کی - اور روح مین بڑی تاثیر کرتا ہے
اور تمام درکہ قوتون کو اسکا اثر گھیر لیتا ہے - بس یہ کلام ورد اور ذکر کا بھی حکم رکھتا ہے اور
معلم اور استاد اور پیر اور مرشد کا بھی - اور اسے فکر و قیاس سے کچھ علاقہ نہین بلکہ یہ نہایت
ہی عمدہ عجائبات اور غرائبات کو شامل ہے - فَاٰمَنَّا بِهٖ سو ہم اسپر یقین لائے - یعنے ایمان
لائے ہم اس کلام پر اور سمجھ گئے کہ بیشک یہ کلام خدا ہے - اور اگر باوجود اس سمجھنے کے ہم اس سے

پھر جانیں اور غیر خدا کا کلام سمجھیں تو گویا شرک کے ثابت کرنے والے ٹھیرے — وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۟ اور ہر گز نہ شریک بناوینگے ہم اپنے رب کا کسیکو جسطرح کفار نے معبود باطلہ قرار دیے ہیں اور شرک ہو گئے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جنوں نے کہ پروردگار مطلق وہی ہے جسمیں انتہا درجے کی عظمت اور بزرگی پائی جاوے اور کوئی اوسکی برابری نہ کر سکے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۟ اور یہ کہ بلند ہے شان ہمارے رب کی نہیں رکھی اوسنے جورو اور نہ بیٹا۔ یعنے بغایت بلند تر ہے عظمت اور بزرگی ہمارے پروردگار کی اس امر سے کہ کوئی اوسکا شریک ہو سکے۔ اور یہی باعث ہے کہ نہیں رکھی ہمارے پروردگار نے عورت اور نہ لڑکے کیونکہ عورت امورات خانہ داری کی شریک ہوتی ہے اور لڑکے مالک مال میں۔ اور اللہ تعالے پاک ہے اس بات سے کہ کوئی اوسکا شریک ہو۔ کیونکہ شرکت سے عظمت میں کمال درجے کا نقصان آتا ہے۔ اور جنوں نے اس قسم کے خیالات سے جو مذکور ہوئے اور پہلے اونکے دلوں میں تھے توبہ کی اور اس طور سے اوسکا عذر بیان کیا کہ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۟ اور یہ کہ ہم میں کا بیوقوف اللہ پر بڑھا کر باتیں کہتا۔ یعنے حال یہ ہے کہ ہم لوگوں میں جو بیوقوف تھے وہ اللہ تعالے کی شان میں ایسی باتیں کہتے تھے جو اوسکی شان عظمت سے بہت ہی بعید ہیں۔ اور وہ یہ کہ بعضے خدا کی جورو اور اولاد قرار دیتے تھے اور بعضے اوسکے غیر کو لائق پرستش جانتے تھے اور اسیطرح سے بہت باطل چیزوں کے معتقد تھے۔ مگر اب قرآن شریف کے سننے سے معلوم ہو گیا کہ وہ سب اعتقاد ہمارے محض بے اصل اور باطل تھے۔ پس ہم اونسے توبہ کرتے ہیں۔ اور یہ بھی جنوں نے کہا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۟ اور یہ کہ ہمکو خیال تھا کہ نہ بولینگے انسان اور جن اللہ پر جھوٹ۔ یعنے ہم جو عرصے تک ایسے باطل اعتقادوں میں پھنسے رہے اوسکا سبب یہی تھا کہ ہم سمجھتے تھے تمام انسانوں اور جنوں کے بڑے بڑے عقلا

ہرگز خداے تعالٰے پر جھوٹ بولنے کی جراَت نکرینگے کیونکہ اونمین سے ہر ایک اپنی عقل و دانائی مین اپنا نظیر نہین رکھتا - اور سوا اسکے اسقدر مخلوق کثیر پر جھوٹ بولنے کا گمان بھی نہ تھا مگر اونھون نے بڑی جراَت اور بیباکی کی کہ پروردگار عالم پر جھوٹ باندھا - اور اوسکا سبب بھی اب ہمپر ظاہر ہوگیا وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ اور یہ کہ تھے کتنے مرد آدمیون کے پناہ پکڑتے کتنے مردون کی جنون کے پھر اونکو بڑھا اور سر چڑھنا - یعنے انسانون مین بہت لوگ ایسے تھے کہ باوجود عقل و فہم اور دلی قوت کے فرقہ جن کے مردون سے مدد اور پناہ مانگتے تھے - بعضے حالت بیماری مین اور بعضے امر مشکل مین اور بعضے گذشتہ امورات یا آئندہ واردات کے بارے مین - بعضے جاے خوف مین بعضے دنیا کی ترقی کے لیے اونکے نامون کو شغل وظیفے کے پڑھتے تھے اور جہان اونکا گذر دیکھتے تھے وہان خوشبو اور بخور طیار کرکے رکھدیتے تھے اور حاضرات بھی کراتے تھے - اور نذرین اور ہدیے اور اچھے اچھے کھانے اونکے نام پر دیکے اونکو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے - اور اس امر کا اعتقاد رکھتے تھے کہ جب ہم اونکی پناہ مین آجاتے تھے تو سب بلاؤن سے محفوظ رہین گے - پس ان باتون سے جنون کا تکبر اور غرور زیادہ ہوگیا اور وہ اپنے دلمین سمجھنے لگے کہ جب خدا کے بندے ہمسے مدد مانگتے اور ہماری پناہ پکڑتے ہین اور ہم اونکو مدد دیتے اور بعضی بلائین اونکے سر سے ٹالتے ہین تو ہمکو بھی شاید خدا کے کارخانے مین کچھہ دخل اور ایک طور کی شراکت ہے - اور ہم لوگ محض بندے ہی نہین ہین بلکہ فرزندی کی نسبت ہمکو اللہ تعالٰے سے بے شبہہ ثابت ہے - اور آدمیون نے بھی یہ سمجھہ رکھا تھا کہ یہ غیب کے لوگ جو ہماری مدد کرتے ہین یہ صرف بندے ہی نہین ہین بلکہ اللہ تعالٰے سے فرزندی کا علاقہ رکھتے ہین یا اوسکے کارخانون کی خدمت اُنکے سپرد ہے - اور اگر ایسا نہوتا تو ہم لوگ بھی انکے محتاج نہوتے بلکہ بندگی مین انکے برابر رہتے - پس دونو فرقون کی غلط فہمی سے یہ اعتقاد باطلہ پیدا ہوئے - اور شرک کی بنیاد قائم ہوئی - اور جنون نے اس اعتقاد باطل کے

ظاہر ہونے کا سبب بھی بیان کیا کہ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ
اللّٰهُ اَحَدًا ۝ اور یہ کہ اونکو بھی خیال تھا جیسا تمکو خیال تھا کہ ہرگز نہ اوٹھاویگا اللہ
کسی کو۔ یعنے جیسا آدمیون نے گمان کیا تھا ایسا ہی جنون نے بھی سمجھ رکھا تھا کہ اللہ تعالے
جنون اور آدمیون کو جزا و سزا کے لیے قبر سے زندہ کرکے نہ اوٹھائیگا۔ پس انسانون نے سوچا کہ اب
دوبارہ زندہ ہونا ہے اور نہ پرسش اعمال ہے جس طرح سے ہو سکے اپنی حاجت روائی کرنا چاہیے
اور دل کی خواہشون کو پورا کرنا چاہیے اور جنون نے چاہا کہ نام آوری حاصل کرین اور حاجت
روائی کا منصب اپنے لیے ثابت کر لین۔ کیونکہ بعد مرنے کے نہ پھر اوٹھنا ہے نہ کچھ حساب و کتاب
اور جزا و سزا اصلی ہے۔ اور اس امر کے ثابت کرنے مین کہ یہ قرآن بیشک آسمان سے اترا ہے
زمین والون نے نہین بنایا ہے جنون نے یہ بھی ذکر کیا وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا
مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ اور یہ کہ ہمنے ٹٹول دیکھا آسمان کو پھر پایا
اوسکو بھر رہے ہین چوکیدار سخت اور انگارے۔ یعنے جب ہم آسمان کے متصل پونہچے اور اسقدر
نزدیک ہوگئے کہ گویا اوسے ہاتھ سے چھو لین گے تو پایا ہمنے آسمان کو وہان کے نگہبان اور
محافظ فرشتون سے بھرا ہوا جو نہایت سخت اور زور آور ہین اور ہم اونکے مقابلے کی تاب و
طاقت نہین رکھتے۔ اور سوائے اسکے آسمان کی راہون مین ایک اور آفت یہ ہے کہ وہ محافظ
فرشتے ہمکو آگ کے دہکتے ہوئے انگارون سے مارتے ہین اور آنے نہین دیتے۔ پس اگر کوئی
شبہ کرے کہ یہ محافظت کی زیادتی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہوئی ہے
کلام الٰہی کی محافظت کے لیے نہین ہے بلکہ فرشتون کے کلام کی محافظت کے لیے ہے جو وہ آپس
مین کسی تدبیر کے واسطے کرتے ہین۔ تو اس شبہے کے دور کرنے اور اصل مطلب کے ثابت کرنے کے
لیے جنون نے یہ بھی ذکر کیا کہ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ اور یہ کہ ہم بیٹھتے
تھے آسمان کے ٹھکانون مین سننے کو۔ یعنے ہم قدیم سے آسمان کے معین مقامون مین جو
فرشتون کے مجمع سے قریب تھے فرشتون کا کلام سننے کے لیے بیٹھتے تھے۔ مگر کبھی اونکا کلام سننے

کے لیے ہمکو اسقدر روکا نہین گیا جسقدر آجکل ہماری روک ٹوک ہے کہ ہر طرف سے ہمارا گذر بند کر دیا گیا
اور یہ ممانعت شدید ہرگز فرشتون کا کلام سننے کی محافظت کے لیے نہین ہے کیونکہ اونکا کلام
تو اب بھی ہم آسمان کے نیچے سے سن آتے ہین لیکن آسمان پر نہین جانے پاتے فَمَنْ يَّسْتَمِعِ
الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ پھر جو کوئی اب سنا چاہے پائے اپنے واسطے
ایک انگارا گھات مین - یعنے جبسے قرآن پاک کا نزول شروع ہوا ہے ہم اپنی معین جگہ تک
پہونچنے کے علاوہ اگر دور سے کان لگا کے سننے کا ارادہ کرتے ہین تب بھی اپنی گھات مین اوس
انگارے کو پاتے ہین جو ہمین دور ہی سے روکتا ہے - پس معلوم ہوا کہ ہمارے لیے اسقدر سخت
و شدید ممانعت کسی اور وجہ سے نہین ہے بلکہ کلام الٰہی کی محافظت کے لیے ہے تا کہ ہماری
ناپاک زبانون پر نہ جاری ہو - اور اس سے اوس کلام پاک کی نہایت درجہ عظمت اور بزرگی
ثابت ہوتی ہے - اور خوب ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کلام مقدس آسمان سے اترا ہے اور بے شک
و شبہہ حق ہے - اور جب جنون کو آسمان پر جانے کی اسقدر سخت ممانعت ہوئی تو اونکے وہ معاملات
جو انسانون سے جاری تھے یعنے آسمان پر جا کر زمینی معاملات فرشتون سے سننا اور انسانون
کو اوس سے مطلع کرنا اور اونکی حاجت روائی مین دخل رکھنا سب موقوف ہو گیا تو جنون نے
ایک حیرت سے یہ بھی ذکر کیا - وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ
اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ اور یہ کہ ہم نہین جانتے کچھ برا ارادہ ٹھیرا ہے زمین
کے رہنے والون پر یا چاہا اونکے حق مین اونکے رب نے راہ پر لانا - یعنے ہم اتنا بھی نہین جانتے
کہ یہ ہمارا آسمان پر جانا اور وہان کی باتین سنکے لوگون کو بتانا جو بالکل موقوف کیا گیا ہے آیا یہ اہل زمین
کی برائی کے ارادے سے ہے تا کہ اونکو اپنی مصیبتون اور آفتون کا حال معلوم نہو اور بلاؤن مین
گرفتار رہین اور کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے - یا اس مین یہ بات ہے کہ اون لوگون کے ساتھ
اونکے پروردگار نے بہتری اور بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ جنونکی وکالت موقوف کر کے
کیونکہ یہ اپنے گمان باطل مین اوسکے قدرتی کارخانون کے شریک بن بیٹھے ہین اور طرح طرح کی

برائیان کرتے ہین اور انکے بدلے اولیاء اللہ اور شہدا کی پاکیزہ روحین مقرر کرے کہ وہ میون
کی ترقی کی راہین اور امور غیبیہ کے سیکھنے کے طریق کو صاف کردین تاکہ آدمی خود اس درگاہ
کو پہچان جائین اپنی عرض آپ کر لیا کرین اور دغاباز و مکار وکیلون کے خوف سے بیڈر ہوجائین
اور جب یہ ترقی نوع انسان کو حاصل ہوگی توانکی موروثی خلافت کے معنے جو انکے باپ حضرت آدم
علیہ السلام کو ملی تھی انپر تمام ہونگے اور اس مین شک نہین کہ جنات وکالت اور سفارت کی لیاقت
نہین رکھتے اور اونھون نے اس بارے مین انصافانہ طور پر یہ بیان کیا ہے کہ وَاَنَّا مِنَّا
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور یہ کہ کوئی ہم مین نیک ہین اور کوئی اسکے سوا۔
یعنے بعضے ہم مین ایسے تھے کہ اس خدمت کی لیاقت رکھتے تھے اور بے کم و کاست بلا
اظہار احسان اور بدلا لینے کے اس کام کو انجام دے سکتے تھے۔ اور بہت لوگ ہم مین ایسے
ہین کہ نہایت پست حوصلہ اور خوشامد پسند لالچی متکبر احسان جتانے والے لوگونکے بہکانے یا
خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنے والے ہین۔ اور سب سے بڑھ کے انمین یہ خرابی ہے
کہ لوگون کو شرک بناتے اور اونسے اپنے لوازمات عبادت چاہتے ہین اور کہتے ہین
کہ خدا اور رسول کا پیغام جو بغیر ہمارے واسطے کے تمکو پہنچے اوسے نہ مانو۔ اور ماورا اسکے
ہر شہر اور ہر اقلیم آپس مین تقسیم کرکے ایک ایک ہر جگہ کا حاکم بن بیٹھا اور کُنَّا طَرَآئِقَ
قِدَدًا ہم تھے مختلف طریقونپر یعنے جیسے انسانون کے مختلف مذہب ہین ویسے ہی
ہم مین بھی تھے۔ بعضے قدریہ اور بعضے جبریہ اور بعضے مرجیہ اور بعضے رافضی اور بعضے خارجی
اور بعضے ہندو اور بعضے مجوسی اور بعضے یہودی اور بعضے نصرانی تھے اور آپس کے نفاق
اور طمع اور بغض و حسد اور شرک کے باعث سے اس خدمت کی لیاقت ہم مین بالکل نہین
رہی تھی سو حق تعالےٰ کی مین حکمت ہے کہ اوسنے ہم لوگون کو اس خدمت سے معزول کیا اور
بنی آدم مین سے بعضون کو اپنے دربار کی روشناسی سے مشرف کیا تاکہ وہ اپنے ہمجنسون کی
عرض و معروض کرکے کارروائی کر لیا کرین اور غیب کی خبرین جو انکے لیے فائدہ مند ہین

اونکو پونہچائین اور بُری چیزون سے ڈرائین اور اس ہدایت کے عوض لوگون سے نذر وغیرہ دلیں اور اونہیں سے ایک شخص کو سردار اونکا کرکے اس خدمت کے کلی قاعدے اور آئین اپنی مرضی کے موافق اپنے کلام پاک مین اُس شخص پر اُتارے تاکہ وہ خود بھی اوسپر عمل کرے اور دوسرون کو بھی اوسنے آگاہی دے اور رغبت دلائے اور وہ اس آئین کے پابند ہوکے اپنے مالک کی نزدیکی اور مہربانی حاصل کرین۔ اور جنون کو بھی اُن قوانین سے خبردار کردیا کہ وہ بھی ایک دوسرے کی مدد کرکے اپنے خاوند کے دربار مین روشناس اور عرض کرنے کے لائق ہو جائین اور شرک و فساد سے نجات پائین۔ اور جنون نے اپنی فرمانبرداری اور بے عذری کا سبب یہ بھی بیان کیا۔ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِى الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ اور یہ کہ ہمارے خیال مین آیا کہ ہرگز نہ عاجز کر سکینگے ہم خدا کو زمین مین اور نہ عاجز کر سکین گے اوسکو بھاگ کر۔ یعنے ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر اس کلام پر ہم ایمان نہ لائین گے تو پروردگار ہمپر غصہ ہوگا اور مواخذہ کریگا اس صورت مین نہ ہم کہین چھپ کے خدا سے بچ سکتے ہین نہ بھاگ کے کیونکہ وہ عاجز نہین ہے تمام زمین و آسمان اوسکے قبضہ قدرت مین ہے پھر ہم اوسے کیونکر عاجز کر سکتے ہین اور اوس سے کہان چھپ سکتے اور بھاگ سکتے ہین پس ہمکو یقین کامل ہوا اس بات پر وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ اور یہ کہ جب ہمنے سُنی راہ کی بات ہمنے اوسکو مانا۔ یعنے جس وقت سُنا ہمنے ہدایت کا مضمون قرآن مین تو فوراً ہم اوسپر ایمان لائے۔ اسلیے کہ اگر ہم یہ کلام حق سنکے ایمان لانے مین تاخیر کرتے تو ہمکو خوف تھا حق تعالے کے غضب اور غصے کا۔ اور اگر کوئی کہے کہ بیشک خدا سے تعالے کے غضب سے خوف ہے تم اپنے گمان کے موافق محفوظ رہے مگر اسقدر عجلت کرنے مین تمہاری ذلت اور نقصان ہوا۔ تو ہم کہین گے کہ اس بات کا ہمکو کچھہ اندیشہ نہین اسواسطے کہ ہمارے ایمان کامل نے ہمکو ان چیزون سے بے پروا کردیا۔ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ پھر جو کوئی یقین لاویگا اپنے رب پر سو نہ ڈریگا نقصان سے اور نہ

زبردستی سے۔ یعنے جو کوئی اپنے پروردگار پر ایمان لائیگا وہ نقصانِ مال اور ذلت و رسوائی سے ہرگز نہ ڈریگا اسلیے کہ ایمان کی برکت سے اللہ تعالےٰ اوسکو اور طرح نوازیگا۔ اور اس نقصان و بے عزتی کو فایدے اور عزت سے بدل دیگا۔ پس ایسی حق اور سفید بات کو دنیا کی ذلت اور نقصان کے خیال سے نہ ماننا سخت تر تعجب کی بات ہے۔ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور یہ کہ ہم مین سے بعضے حکم بردار ہین۔ یعنے ہم مین سے بعضے حکم الٰہی کی اطاعت کرنے والے ہین جو اوسکے کلام پر ایمان لائے اور اوسکی فرمانبرداری پر مستعد ہوگئے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر ایمان لائے اور اپنی معزولی اور مجبوری کی خبر از خود پکار کے انسانون کو پہونچا دی۔ اور عرب کے جزیرون کے اکثر جنون نے یہی طرز اختیار کیا تھا کہ خود حاضر ہوکے ایمان لاتے تھے اور اپنی معزولی اور مجبوری کی خبر خود لوگون کو سناجاتے تھے۔ چنانچہ اس بارے مین بہت روایتین اور حکایتین جنون کی منقول ہین منجملہ اونکے دو تین حکایتین بیان لکھی جاتی ہین حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز مین اپنے بتون کے پاس بیٹھا تھا اور ایک شخص گائے کا بچہ بتون کی نذر کے لیے لے کر آیا۔ اوسوقت ایک بت کے اندر سے نہایت سخت آواز نکلی جسے ہر ایک نے سنا اور وہ یہ کہتا تھا یا جَلِیحُ اَمْرٌ نَجِیحٌ رَجُلٌ فَصِیحٌ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یعنے اے قوت والے آدمی ایک ایسا کام ظاہر ہوا ہے جس مین مطلب کی بات ہے۔ ایک شخص پکار کے کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہ آواز سنتے ہی سب لوگ وہان سے بھاگے صرف مین کھڑا رہا کہ معلوم کرون یہ کسکی آواز ہے پھر اوسنے دوبارہ اور سہ بارہ بھی یہی کہا مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کیا بات ہے پھر لوگون سے معلوم ہوا کہ یہان ایک شخص پیغمبر ظاہر ہوا ہے اور لوگون کو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تعلیم کرتا ہے۔ اور امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے اور ابو نعیم نے حضرت ضمرہ سے روایت کی ہے کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینۂ منورہ مین اس سبب سے پہنچی

کہ مدینے والون کی ایک عورت کسی جن سے تعشق رکھتی تھی اور وہ جن ہمیشہ رات کے وقت اوسکے پاس آیا کرتا تھا۔ اور اکثر پرندجانور کی صورت مین اوسکی دیوار پر آبیٹھتا تھا اور تنہائی مین آدمی کی شکل بن کے اوس سے صحبت کرتا تھا یکایک اوسکا آنا موقوف ہوگیا۔ کچھ عرصے کے بعد ایک دن پھر بدستور سابق پرندجانور کی صورت مین اوسکی دیوار پر آکے بیٹھا اوسنے پہچانا اور کہا آؤ یار اتنی مدت سے کہان تھے جو ہمارے پاس نہین آئے اوسنے کہا اب ہمارے آنے کی امید نرکھو اسلیے کہ مکہ معظمہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے زنا کو ہمپر حرام کردیا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہین کہ ہم ایک مرتبہ شام کی طرف گئے تھے وہان ایک عورت بڑی کاہنہ مشہور تھی ہم بھی اوسکی ملاقات کو گئے اور اپنے سفر کا حال اوس سے پوچھا کہ آگے کیا ہوگا اوسنے کہا کہ اب مجھے معلوم نہین کیونکہ ایک جن سے اور مجھسے دوستی تھی اوسی سے سب حالات دریافت کرکے مین لوگون کو بتایا کرتی تھی سو وہ جن ایک روز میرے دروازے پر آیا اور کہنے لگا کہ اب ہم رخصت ہوتے ہین مین نے اوس سے سبب پوچھا اوسنے جواب دیا کہ خَرَجَ اَحْمَدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَاءَ اَمْرٌ لَا يُطَاقُ۔ یعنے ظاہر ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آیا حکم جسکے مقابلے کی طاقت نہین ہے۔ یہ کہہ کے چلا گیا۔ پھر اوسدن سے نہ آیا۔ اسی طرح سے بے انتہا جنون نے آپکی خوشخبری تمام عالم کو سنائی اور ایمان لائے۔ اور آپکی نبوت اور نزول قرآن اور آسمان کی نگہبانی پر گواہی دی جسمین کسی طرح کا شبہ نہین ہے۔ یہ تذکرہ فرمانبردار جنون کا تھا جنھون نے قرآن پاک کے احکام کو مانا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار ہوئے۔ اب نافرمان جنون کا حال بیان ہوتا ہے جنکے بارے مین با انصاف جنون نے کہا کہ وَمِنَّا الْقَاسِطُوْنَ اور کوئی ہم مین سے بے انصاف ہے۔ یعنے بعضے ہم مین کے کجرو اور بے انصاف ہین جو اپنی موقوفی پر راضی نہوئے اور کتاب اللہ اور رسول اللہ کی فرمانبرداری خاطر خواہ بجا نہ لائے۔ سو یہ جا فرقے ہین۔ ایک وہ ہین جو صریح کفر کرتے ہین اور بنی آدم کو تا امکان

بہکانے مین قصور نہین کرتے اور اپنے تئین خدمت سابقہ سے معزول نہین سمجھتے اور
کافرون کی مدد کیے جاتے ہین تاکہ وہ اونسے نہ پھرین - اور لوگون کو اسلام لانے سے
روکتے ہین - دوسرے فرقے والے منافق ہین جو بظاہر ایماندار بنتے ہین اور باطن مین
مکر و فریب سے آدمیونکی خرابی کے درپے ہو رہے ہین اور اپنے تئین بزرگون کے نام سے
مشہور کرکے آدمیون کے پیر بن بیٹھے ہین جیسے شیخ سدو اور زین خان اور سوا انکے کہ یہ
لوگ اس پردے مین اپنی غیب دانی اور مشکل کشائی کے دعوے کرتے ہین اور کوئی دقیقہ
شرک اور بت پرستی کا اوٹھا نہین رکھتے جو اپنے معتقدون سے اپنے واسطے نہ کرالین -
تیسرے فرقے کے جن فاسق ہین جو مثل بدمعاشون اور ڈکیتون کے آدمیونکو طرح طرح کی
ایذا اور تکلیف پہونچاتے ہین - اور نذر و نیاز اور مٹھائیان اور ہار پھول اپنے لیے لیتے ہین
اور چوتھے فرقے کے جن وہ ہین جو چوہڑون کی طرح اون آدمیون کی روحون کو جو بدخلقی اور
تکبر اور غرور اور نجاست اور خباثت مین اونکے ساتھ مناسبت رکھتے ہین کھینچ کے لے جاتے
ہین اور اونکو اپنا ہمرنگ بنا لیتے ہین تاکہ اس ذریعے سے آدمیونکو تکلیف پہونچائین - سو یہ
چارون فرقے بے انصاف اور کجرو ہین اگرچہ ظاہر مین بعضون نے کلمۂ توحید بھی زبانپر جاری
کیا - فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ○ سو جو حکم مین آئے سو اونہون نے
اٹکلی نیک راہ - یعنے جو حکم الٰہی کے تابع ہوئے اور کجروی و ناانصافی سے کنارہ کشی کی وہ
سوچے سیدھی راہ اور فرمانبردار ہوئے اپنے مالک کے اور پہونچین گے راہ مقصود کو وَاَمَّا
الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ○ اور جو بے انصاف ہین وہ ہوئے
دوزخ کے ایندھن - یعنے جو کجرو بے انصاف حکم الٰہی سے سرکش ہوئے اور آدمیون
کو فریب دیکے اونکے ذہنون مین اپنے تئین خدای تعالے کے کارخانون کا شریک ٹھیرانے لگے
وہ سب دوزخ کے کندے ہوئے اپنے آپ کو بھی جلایا اور آگ کو بھڑکا کے دوسرونکو
بھی خوب جلا کر بھسم کیا - اس مقام پر بعضے ملحد شبہ کرتے ہین کہ جن تو آگ سے بنے مین

پھر جنون کو آگ مین پڑنے سے کیا تکلیف ہوگی پس اونکے جواب کے لیے یہ لطیفہ کافی ہے کہ ایک ملحد نے چند شخصون سے مذکورۂ بالا سوال بیان کیا۔ اونمین سے ایک ظریف دانا نے ایک بڑا پتھر اوٹھا کے اوس ملحد کی ران پر مارا وہ چلانے اور شور کرنے لگا تب حضرت ظریف نے کہا کہ اسقدر کیون شور کرتے ہو تم تو مٹی سے بنے ہو پھر تمہین اس پتھر سے تکلیف پہونچنے کا کیا باعث وہ ملحد اس تقریر سے لاجواب اور ساکت ہوگیا۔ اب اللہ تعالےٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے کہ آپ یہ مطالب بھی جنون اور آدمیون سے بیان فرما دیجیے کہ یہ بھی اونکی عادت سے متعلق اور اونکے حق مین مفید ہین وَّاَنۡ لَّوِ اسۡتَقَامُوۡا عَلَی الطَّرِیۡقَةِ لَاَسۡقَیۡنٰهُمۡ مَّآءً غَدَقًا ۙ اور یہ حکم آیا کہ اگر لوگ سیدھے رہتے راہ پر تو ہم پلاتے اونکو پانی بھر کر یعنے اگر یہ جن اس طریقے پر جو اونھون نے اختیار کیا ہے استقامت کرینگے اور مضبوط رہینگے تو البتہ پلائین گے ہم اونکو پانی برسات کا جی بھر کے۔ اور دور کردینگے اونسے قحط۔ مفسرون نے لکھا ہے کہ یہ سورت اوسوقت نازل ہوئی جسوقت کفر کی شامت سے مکے والے سات برس کے قحط مین گرفتار ہوئے تھے اور جن وانسان وحیوان سب قحط سالی مین مبتلا تھے اور برسات کا پانی ہر زمانے مین خصوصًا قحط کے دنون مین بہت بڑی نعمت ہے۔ اور جنون کو نعمت دینے مین ایک اور بھی غرض ہے وہ یہ کہ لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِیۡهِ ؕ تا کہ اونکو جانچین اوسمین۔ یعنے جنونکی عقل و دانائی کو آزمائین کہ وہ آگ کے عذاب سے اس پانی پینے کو راحت سمجھتے ہین یا نہین۔ اور یہ بھی اونکو معلوم ہوجائے کہ باوجودیکہ پانی آگ کا بجھانے والا ہے اور ہم آتشی ہوکر اوس سے راحت اور آرام پاتے ہین تو کچھ عجب نہین کہ آگ ہارے لیے رنج و تکلیف کا باعث ہو۔ اور یہ سب راحت و آرام بغیر وبال اُخروی کے اون لوگون کے لیے ہے کہ جو راہ راست پر قائم رہین۔ وَمَنۡ یُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّهٖ یَسۡلُکۡهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ اور جو کوئی مُنہ موڑے اپنے رب کی یاد سے وہ پیٹھا دیگا اوسکو چڑھتے عذاب مین۔ یعنے جو شخص مُنہ موڑیگا اپنے پروردگار کے ذکر سے اور ثابت نرہیگا اُس سچے طریقے پر جو اختیار کیا ہے تو داخل کریگا اللہ تعالےٰ نے

اوسکو ایسے عذاب مین کہ اوسکی قوت اور طاقت سے باہر ہو - اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ صعدا ایک دوزخ کے پہاڑ کا نام ہے جسپر کافر زبردستی چڑہائے جاوینگے فرشتے اونکو آگ کی زنجیرون سے کھینچین گے اور آگ کے گرزون سے ماریںگے - یہانتک کہ چالیس برس مین اُس پہاڑ پر پونہچین گے پھر وہانسے ڈھکیلے جاوینگے اور مار مار کے اسیطرح سے چڑہائے جاوینگے اور ہمیشہ اسیطرح سے عذاب مین مبتلا رہینگے - اور استقامت کی تعریف مین حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آدمی کو چاہیے طالب استقامت ہو - طالب کرامت نہو اسواسطے کہ خداوند عالم استقامت کو پسند کرتا ہے اور آدمی کا نفس کرامت کو بس جسے اللہ تعالٰے پسند فرمائے وہی بہتر اور عمدہ ہے - وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ اور یہ کہ مسجدین مخصوص اللہ تعالٰے کے لیے ہین سومت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو یعنے مسجدین خاص عبادت خدا کے لیے بنائی جاتی ہین بس نہ پکارو اونمین حق تعالٰے کے ساتھ کسیکو - اسلیے کہ مسجدون مین دوسرونکو پکارنا گویا اونکو خدائے تعالٰے کا شریک قرار دینا ہے - اور مسجد اوس چیز کا نام ہو جسکو سجدے مین دخل ہو اور وہ تین قسم ہے - ایک سجدے کا مکان جو اللہ تعالٰی نے امت محمدیہ کے واسطے تمام زمین کو کردیا ہے - دوسرے قبلہ کہ اوسی طرف سجدہ کرین - تیسرے آدمی کے اعضا جنسے سجدہ کرتا ہے اور وہ سات عضو ہین ایک تو چہرہ پیشانی سے ناک تک - اور دونون ہاتھ کی ہتھیلیان اور دونون گھٹنے اور دونون پاؤن اور یہ اعضا کافرون اور مشرکون کے نزدیک بھی حق تعالٰی ہی کے ملک اور اوسکی عبادت کے لیے مخصوص ہین بس غیر اللہ کو سجدہ کرنا گویا اوسے حق تعالٰی کی ملک مین شریک کرنا ہے بس چاہیے کہ مسجدون مین سوائے ذکر خدا کے اور کوئی بات نکرے اور اونمین غیر خدا کا ذکر اور عبادت یا اپنی حاجت کے لیے دوسرے کو پکارنا انتہا درجے کی بے ادبی اور نادانی اور حق تعالٰے کے غصے کا باعث ہے - وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ اوسکو پکارتا لوگ ہونے لگے ہین اوسپر ٹھٹھ یعنے جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اوسکی عبادت کے لیے اور اوسے

پکارتا ہے توحق تعالے اوسکے دل پر تجلی فرماتا ہے اور نور سے منور کر دیتا ہے۔ اوسوقت تمام آدمی اور جن اوسپر ہجوم کرنے لگتے ہین پھر کوئی اوس سے لڑکا مانگتا ہے۔ کوئی روزی مانگتا ہے اور ہرطرح کے مطالب اوس سے چاہتے اور اوسکی عبادت مین خلل ڈالتے ہین اور سمجھتے ہین کہ کثرت عبادت سے اس بندے کا دل نزول نور الٰہی کا مقام ہے تواب یہ ضرور حق تعالے کے کارخانے کا شریک ہو گیا اور جو کچھ اسکی زبان سے نکلیگا فورًا ہوگا۔ اور انہین خیالات فاسدہ کے باعث پیر پرستی اور گور پرستی مین گرفتار ہو کے خسر الدنیا والآخرہ ہوجاتے ہین۔ اور تم اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ثقلین کی رسالت کا منصب ہے اور جن وانسان دونون فرقون کے تم نبی ہو۔ پس اگر تمکو اپنی نسبت ان باتون کا خوف ہے کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا معاملہ نکرین تو تم صاف صاف ان دونون فرقون سے یہ حال بیان کردو اور قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ○ تو کہہ مین تو یہی پکارتا ہون اپنے رب کو اور شریک نہین کرتا اوسکا کسی کو یعنے کہدے کہ مین تو اپنے پروردگار کو پکارتا ہون کہ وہ دلی تاریکیون سے نجات دیکے نور کی تجلی سے میرے دلکو منور کرے۔ اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک بھی نہین کرتا۔ پھر مین کیونکر چاہونگا کہ مجکو کوئی پکارے یا اوسکا شریک ٹھیرائے۔ اور اگر یہ دونون فرقے تمکو شریک ٹھیراکے کچھ اپنے نفعے یا نقصان کی تم سے اُمید رکھین تو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ○ تو کہہ میرے ہاتھ نہین تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا۔ یعنے مین تمہارے دفع نقصان اور مطلب رسی کا اختیار نہین رکھتا جسطرح سے پہلے جنات اور گمراہ آدمیون کی روحین دنیا کے لوگون کو نفع کا لالچ اور نقصان کا خوف دلاکے اپنا فریفتہ کرتی تھین۔ اور اگر کسی مصیبت مین تم سے پناہ چاہین اوسکا قصد کرین کہ تمہارے دامن حمایت مین چھپ کے حق تعالے کے غضب سے بچ جائین تو قُلْ اِنِّیْ لَنْ يُّجِيْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ○ تو کہہ مجکو نہ بچاویگا اللہ کے ہاتھ سے کوئی۔ یعنے مین آپ ہی اس حال مین ہون کہ ہرگز نہ پناہ دے سکیگا مجھے حق تعالے کے غضب سے کوئی۔ وَلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ○ اور نہ پاؤنگا اوسکے سوا کہین سرکنے

کو جگہ۔ یعنے ہرگز نہ پاؤنگا مین سواے حق تعالے کی طرف رجوع کرنے کے کوئی جگہ بچاؤ کی۔ اِلَّا
بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۝ مگر پونہچانا ہے اللہ کی طرفسے اور اوسکے پیغام دینے۔
یعنے اللہ تعالے کا پیغام پونہچانے اور اوسکے حکم اوسکی مخلوقات کو سنانے کے لیے مجکو حق تعالے
کی طرف رجوع کرکے اوسکی مخلوقات کی طرف متوجہ ہونا ضرور ہوتا ہے۔ اور یہ توجہ خاص اون
لوگون کے لیے ہے جو حق تعالے کے حکمون کو دل وجان سے قبول کرتے ہین اور اوسکی
فرمانبرداری اور اطاعت پر مستعد رہتے ہین۔ پس ان لوگون کی روحون کو مقام قرب الٰہی مین
پونہچانا اور اونکی تکمیل کرنا میرا کام ہے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ اور جو کوئی حکم نہ مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا سو
اوسکے لیے آگ ہے دوزخ کی رہا کرین اوسمین ہمیشہ۔ یعنے جو کوئی نافرمانی کرے خدا اور رسول
کی اور اللہ تعالی کی عبادت کے مکانون مین اوسکے غیر کو پکارے اور وقت مشکل مین اوسکے سوا
دوسرے سے التجا کرے اور اوسکے کارخانون مین دوسرے کو شریک جانے تو بیشک اوسکے لیے
ہے دوزخ کی آگ جسمین ابدالآباد تک رہین گے اور کوئی اونکو وہان سے نکال نہ سکیگا بخلاف
گنہگار ایمانداروں کے کہ اونکو اونکا ایمان دوزخ سے نکالیگا اور شہیدون اور ولیون کی شفاعت
سے مخلصی پائینگے۔ کیونکہ وہ غیر اللہ کی عبادت اور شرک وکفر کا اپنے گناہون مین لگاؤ تک
نہین رکھتے۔ اور یہ بدبخت مشرک انہین گناہون مین مبتلا ہین اور پھر اس اعتقاد مین ایسے مضبوط
ہین کہ ان اعتقادات باطلہ سے ہرگز نہ باز آئینگے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ یہانتک کہ جب
دیکھین گے جو اونسے وعدہ ہوا تب جان لینگے کسکی مدد کمزور ہے اور گنتی مین تھوڑی۔
یعنے دوزخ کی آگ مین پڑکے دیکھین گے جو کچھ اونکو وعدہ دیا جاتا تھا اور اونکے معبود کچھ کام
نہ آئینگے بلکہ وہ خود ہی ذلیل ہونگے اوسوقت یہ لوگ سمجھ لین گے کہ کسکے مددگار کمزور اور گنتی مین
تھوڑے ہین۔ آیا مشرکون کے مددگار جنکو اونہون نے بہت زبردست اور زور آور سمجھا تھا اور

ہزارون پیر اور پریون کو اپنا کارساز اور مددگار ٹھیرا رکھا تھا۔ یا موحد مسلمانون کے جو سواے ایک ذات پاک پروردگار کے کسیکو اپنا کارساز اور مددگار نہ جانتے تھے اور اوسی کے فضل وکرم پر بھروسا کیے بیٹھے تھے۔ اور اگر کافر یہ باتین سُنکے تسے پوچھین کہ یہ قیامت کا وعدہ جسمین تم کہتے ہو کہ ہمارے معبود کچھ کام نہ آوینگے کب ہی۔ تو قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ تو کہہ مین نہین جانتا کہ نزدیک ہی جس چیز کا تسے وعدہ ہے یا کردے اوسکو میرا رب ایک مدت کی حد۔ یعنے کہدواے میرے حبیب کہ مین کچھ بھی نہین جانتا کہ جو وعدہ تم دیے جاتے ہو وہ قریب ہی یا اوسکے لیے میرا پروردگار ایک مدت کی حد کریگا۔ اور یہ میرا نہ جاننا کچھ تعجب کی بات نہین کیونکہ مین غیب دان نہین ہون اور نہ مین نے کبھی غیب دانی کا دعویٰ کیا ہے۔ اسلیے کہ مین تو کہتا ہون کہ میرا پروردگار عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ جاننے والا ہے بھید کا سو نہین خبر دیتا ہے اپنے بھید سے کسی کو۔ یعنے قیامت کے آنے کا وقت اور اللہ تعالےٰ کے احکام جو دنیا مین روزمرّہ جاری ہوتے ہین اور اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کی حقیقت اور ماورا اسکے اور جو باتین غیب خاص کی ہین اونہین اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے سوا اوسکے کوئی اونسے واقف نہین اور نہ خبردار کرتا ہے اون باتون سے اللہ تعالےٰ کسیکو اسطرحپر کہ خطا اور شبہہ اور تردد ہو کا اوس سے بالکل جاتا رہے اور بھول چوک کا احتمال بھی باقی نرہے اور ایسی ہی معلومات کا نام غیب ہے بخلاف نجومیون اور کاہنون کے کہ ان کے علوم کی اصل ظنی علامتین اور نشان ہین جنکے سبب سے بعض چیزون کا ہونا معلوم ہوجاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسی پر نہین ہے اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ مگر جو پسند کرلیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہے اوسکے آگے اور پیچھے چوکیدار۔ یعنے جسکو پسند کرلیتا ہی اللہ سو وہ شخص رسول ہوتا ہے جیسے حضرت محمد اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوۃ والتسلیمات کہ ایسے لوگون کو اپنے خاص غیب کی

بعض چیزون پر مطلع اور خبردار کیا اوسنے تاکہ وہ عام لوگون کو پونہچائین - پھر معین کرتا ہے
پروردگار عالم اوسکی قوت فکر و وہم اور طبیعت و عادت اور خلق وغیرہ پر نگہبان محافظ فرشتے
تاکہ وہ اوسکی قوتون کو بند کردین اور وحی کے حکم مین یہ چیزین نہ ملنے پائین اور یہ احتیاط اور
محافظت تبلیغ وحی تک ہوتی ہے لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ
تا جانے کہ اونہون نے پونہچائے پیغام اپنے رب کے - یعنے تاکہ جان لے میرا پروردگار یہ بات
کہ بیشک پونہچایا اس رسول بشری اور ملکی نے اور محافظون نے سب پیغام اپنے پروردگار کا
وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○ اور قابو مین رکھا ہر
چیز جو اونکے پاس ہے اور گن لی ہے ہر چیز کی گنتی - یعنے گھیر لیا ہے اونکے پروردگار نے جو کچھ
کہ اونکے پاس ہے جو احکام وحی اور علم اور اخلاق اور عادات وغیرہ سے اور اونکا علم محیط ہے
تمام مخلوقات اور موجودات کو (خواہ پوشیدہ ہون یا ظاہر) اور شمار کر لیا ہے پروردگار عالم نے ہر چیز
کا گن کے - اور کوئی شے چھوٹی ہو یا بڑی سب کا حساب ہے یہانتک کہ دریا کی لہرون
اور جنگل کی ریت اور درختون کے پتے اور مینہ کی بوندیان سبکی گنتی اور حساب اوسکو ہے
پس جسکا علم ایسا محیط ہے وہ رسولون اور وحی کے محافظون کے احوال سے کیونکر ناواقف
اس سورت کے خواص مین لکھا ہے کہ اگر اسکو سات بار پڑھے تو جن و پری اوسکو تکلیف
ندین اور اگر ہمیشہ اسکا ورد کرے تو اسکے مطیع و فرمانبردار رہین اور مشکل کام مین اگر مدد مانگے
تو امکان مدد دین لیکن اسمین طہارت و تقوی شرط ہے - ورنہ زوال کا خوف ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

سورۃ مزمل مکی ہے اسمین بیس آیتین اور دو سو پچاسی کلمے اور آٹھ سو اٹھاسی حرف اور دو
رکوع ہین - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص اسکی مداومت کرے دیدار پُر انوار رسول کریم کا

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو اور حلیہ حاجتین ادسکی روا ہون اور صرف تب و درجات
حاصل ہون۔ لکہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تہا کہ جب تہجد کی نماز اور قرآن
شریف کی تلاوت کے واسطے رات کو اوٹھتے تھے تو ایک کمل بہت لمبا سا آپ اوڑہ لیتے
تھے تاکہ سردی سے محفوظ رہے اور نماز کے اوٹھنے بیٹھنے مین اسکے باعث سے کسی طرح کا حرج
اور حضرت عائشہ صدیقہ اکبری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ کمل مثل چادر ریشمی کے تہا۔
ادسکی بیٹھ ہوگیا اور اوسکو اسی کام کے نیچے آپ نے رکھا تہا۔ پس حق تعالے نے آپکو
اس طور سے یاد فرمایا کہ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ اے جہرمٹ مارنے والے۔ یا اے بار
نبوت کے اوٹھانے والے۔ ان کا سونا سب سے زیادہ پیارا ہے اسکو چھوڑ اور عبادت مین
مشغول ہو۔ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ کہڑا رہ رات کو مگر کسی رات۔ یعنے اوٹھو اور کہڑے
ہوکر رات کو نماز پڑہا کرو۔ مگر تھوڑی راتون مین یہ حکم معاف ہے جیسے بیماری اور سفر کی راتین
یا جن دنون مین محنت زیادہ ہو مثل جہاد یا دادرسی مظلوم کے یا اور اسی طرحکے کام کہ دن مین
آدمی کا سونے مین مشقت کرنے سے رات کو اوٹھنے کی طاقت نہ رہے تو ایسی راتون مین تہجد
کا وجوب نہین چاہے پڑہو یا نہ پڑہو۔ اور اسی طرحسے اگر کچھ عذر ہو تو کہڑے ہوکے پڑھنا بھی معاف
ہے بیٹھکے پڑھو کہ اسمین بھی کچھ مضائقہ نہین ہے۔ اور یہ قیام چاہیے کہ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِیْلًا ۝ آدہی رات ہو یا اوس سے کچھ تھوڑا سا کم کرکے۔ بقدر تہائی رات کے
مگر اس سے کم نچاہیے کیونکہ یہ ادنی مرتبہ ہے۔ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ
تَرْتِیْلًا ۝ یا زیادہ کر اوسپر اور کہول کہول پڑہ قرآن کو صاف۔ یعنے زیادہ کر دو آدھی
رات پر تھوڑا کہ دو تہائی رات کو پونچے۔ اور اس کمی و زیادتی سے آرام اور بے چینی کی رعایت
کا بھی احتمال ہو سکتا ہے یعنے اگر طبیعت درست ہو اور دل لگے تو آدھی رات سے زیادہ دو
تہائی تک کہڑے رہو۔ اور اگر متوسط حال ہو تو آدھی رات اور اگر طبیعت بے چین ہو تو تہائی
رات پر اکتفا کرو اسلیے کہ عبادت کی بنا دلکی رغبت پر ہے۔ اور صاف صاف پڑھو قرآن کی

لفظوں کو نماز تہجد مین کھڑے ہو کے اسطور سے کہ حروف اپنے مخرج سے نکلین اور او

پر اچھی طرح ٹہیرو اور حرکتین خوب ادا کرو۔ آواز قدرے بلند ہو اور اچھی آواز سے پڑھو۔ تشدید

ہمات کا لحاظ رکھو۔ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ ہم آگے ڈالین گے تجھ پر

بھاری بات۔ جسکے اوٹھانے مین مکلفون کو تکلیف زیادہ ہو۔ یا بھاری ہو امر اور نہی وعد

اور وعید حلال اور حرام حدود اور احکام کے باعث سے۔ یا گران ہو اوسکا سننا کافرون

ثقیل ہو ثواب اوسکا میزان مین۔ اور بعضے یہ معنے لیتے ہین کہ ثقیل ہو القا اوسکا یہ

سخت تر اقسام وحی سے تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک آواز گھنٹے کی سی سنتے

اوس وقت ثقل تمام آپ پر ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

منقول ہے کہ ایام سرما مین جب اس قسم کی وحی آپ پر آتی تھی تو پیشانی مبارک سے

کے قطرے ٹپکنے لگتے تھے اور اگر اوس وقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اوسکے ہاتھ

ٹیڑھے ہو جاتے تھے۔ اور اگر اصحاب مین سے کسی کی ران پر تکیہ لگائے ہوتے تھے

ران کے ٹوٹنے کا خوف ہوتا تھا۔ اور اوس وقت آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا تھا

لگتا تھا اسطور سے کہ دور تک اوسکی آواز معلوم ہوتی تھی۔ پس ترتیل کا حکم اسی قول ثقیل

القا کا سبب ہے۔ اور قیام لیل کے حکم کی علت یہ ہے کہ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ

اَشَدُّ وَطْـًٔا وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ البتہ اوٹھان رات کا سخت روندتا ہے اور سیدھی

بات۔ یعنے بیشک وہ عبادت اور تلاوت جو پیدا ہوتی ہے رات کو بہت سخت ہے نفس کے

روندنے مین اور اوسکی تاریکی دور کرنے مین۔ دو وجہ سے ایک یہ کہ رات آرام کا وقت ہے

اور آدمی بالطبع رات کے چلنے پھرنے جاگنے کو دوست نہین رکھتا پس ایسے وقت میں اوسکے

اوٹھنا اور وضو کرنا اور قرآن پاک کو باواز بلند پڑھنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے

یہ کہ حقیقت مین وہ انوار اور برکات کے نزول کا وقت ہے پس جب ایسے اچھے وقت مین یہ عبادت

عبادت ہو گی تو قرآن اور ایمان کی نورانی تجلیان نفس کی تاریکی کو کب ٹہیرنے دینگی حقد

حدیث شریف میں آیا ہے کہ متوجہ ہوتا ہے ہمارا پروردگار [illegible] اور [illegible]
دنیا کی طرف رات کی پچھلی تہائی میں پھر فرماتا ہے کہ کون ہے [illegible] مجھکو [illegible]
کون مانگتا ہے مجھ سے کہ میں اوسکو دوں [illegible]
[illegible] ہوجاتی ہے۔ اور بہت مضبوط ہے بات [illegible] قرآن شریف
کی تلاوت کرنا تدبر اور معانی کے سمجھنے کے لیے [illegible] بہت اچھا ہے
کہ اوسوقت میں انسان کو ہر طرح سے اطمینان ہوتا ہے [illegible] اور نفس [illegible]
انتشار حواس سے بالکل نہیں ہوتا پس ایسے وقت تلاوت کرنے سے دل آنکھ کان سب اوسی کی
طرف متوجہ رہتے ہیں اور جی خوب لگتا ہے۔ اور اوسوقت کے انوار قرآن شریف اور نماز کے
[illegible] دل کی تاریکیوں کو دور کرتے ہیں [illegible] انبیا علیہم السلام کے لیے ان فائدوں کا
حاصل کرنے میں رات دن برابر ہے مگر اونکے اوقات اور طرح کی عبادتوں اور [illegible] مشغول رہتے
ہیں۔ خالص ایک کیفیت یا ایک حالت کا پایا جانا اوسوقت متصور [illegible]
إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ البتہ تجھکو دن میں شغل رہتا ہے [illegible] یعنے تجھکو اے
میرے حبیب دنکو اتنی فرصت کہاں کہ مجلس مصاحبت اور [illegible]
سے اپنے تئیں مشرف کرو۔ اسواسطے کہ تم تو دوسری قسم کی عبادتوں [illegible]
نماز اور عیادت مریض اور مسلمانوں کے جنازوں کی [illegible] اور مسکینوں کی حاجت روائی اور [illegible]
کا سکھانا اور راہ خدا کا بتانا اور فتوے دینا اور آپس کے قضیئے فیصلہ کرنا اور جہاد [illegible] اسی قسم کے اور
کاموں سے فرصت نہیں ہوتی۔ پس پچھلی رات میں عبادت کیا کرو کہ اوسوقت کی عبادت حجابوں
کے دور کرنے اور قرب و نزدیکی کے حاصل ہونے کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ وَاذْكُرِ اسْمَ
رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ اور پڑھ نام اپنے رب کا اور چھوٹ اوسکی طرف
سب سے الگ ہوکر۔ یعنے یاد کر نام اپنے پروردگار کا ہمیشگی کے طور پر ہر وقت اور ہر شغل
اور ہر عبادت میں خواہ اسم ذات ہو یا اسماے حسنیٰ سے کوئی نام اور منقطع [illegible]

خلق سے اور متوجہ ہو طرف اپنے پروردگار کے اون شغلوں سے انقطاع کر کے [illegible] پایا۔ [illegible]
مانع ہوں۔ یعنے دل کو خطرات ماسوی اللہ سے صاف اور نفس کو آرزوؤں سے [illegible]
پاک کر کے کمال توجہ سے اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول ہو۔ اور [illegible] رَبُّ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مالک ہر مشرق اور مغرب کا۔ جیسے مشرق کو دنیا و دین [illegible] آخرت کے
یاد دلانے کے لیے بنایا۔ اور مغرب کو دنیاوی علاقوں کے قطع کرنے کے واسطے [illegible]
کہ صبح ہوتے ہی تمام دنیا کے کاروبار والے اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے [illegible]
اور آفتاب غروب ہوتے ہی یہ سب علاقے آہستہ آہستہ اوٹھنے لگتے ہیں یہانتک کہ جب [illegible]
اور انسان سو یا تو سب علاقے قطع ہو جاتے ہیں بلکہ روح کا علاقہ بھی ڈھیلا ہو جاتا ہے [illegible]
پس اگر کوئی خیال کرے کہ تمام دنیاوی علاقوں سے منقطع ہو کے عبادت [illegible]
ممکن نہیں تو اوسکے اللہ تعالےٰ کی شان ربوبیت پر غور کرنا چاہیے کہ [illegible]
پھر ہر روز ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ کسی چیز سے علاقہ نہیں رہتا۔ [illegible] چاہیے کہ تم اے محمد (صلی
اللہ علیہ وسلم) اپنی عمر کی ہر ساعت اور ہر وقت میں کسی چیز سے علاقہ نہ رکھو [illegible] لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ۔ سوا اوسکے کسی کی بندگی نہیں۔ یعنے نہیں ہے کوئی معبود تمہارا اور کوئی عبادت [illegible]
وہی حق تعالےٰ ہے کہ علاقوں کا قطع کرنا اور ثابت رکھنا اوسکی ایک شان ہے ربوبیت کی شانوں
میں سے۔ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ○ پس لے اپنے پروردگار کو کارساز۔ اور اپنے سب کاموں
کو اوسی پر چھوڑ دے۔ اور علاقوں کے قطع کرنے سے تشویش نکر بلکہ بے پرواہ ہو کے بیٹھ
اور جو لوگ کہ تمہارے ہدایت کرنے سے بیزار ہو کے دشمنی کرتے ہیں اور تمکو ایذا پہنچاتے ہیں
اونکی ایذا دہی پر تحمل کرو۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ○
اور سہار جو کہتے ہیں اور چھوڑ اونکو بھلی طرح کا چھوڑنا۔ یعنے صبر کرو اوس پر جو منکرین اور معاندین
تمہارے کہتے رہتے ہیں اور تمکو طعن و تشنیع اور بیہودہ باتوں سے رنج دیتے ہیں اور تمہاری
حقارت کرتے اور تمہیں رنج دینے کے لیے جھوٹے خیال باندھتے رہتے ہیں۔ اور چھوڑ اونکی

صحبت کو اسطور سے کہ ظاہر مین اونسے ترک ہو اور باطن مین اونکا خیال رہے کہ وہ کیا کرتے اور کیا کہتے ہین - اور اونسے دشمنی نکرنا نہ بدسلوکی سے پیش آنا بلکہ جسطرح سے ہوسکے اونکی ہدایت اور رہنمائی مین کوتاہی نکرنا - وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ اور چھوڑدے مجکو اور جھٹلانے والون کو جو آرام مین رہتے ہین اور ڈھیل دے اونکو تھوڑی - یعنے چھوڑدے مجکو اور اس راہ کے منکرون کو جو ناز و نعمت اور عیش و آرام کے لوگ ہین اور لوگون کو فریب دیکے عیش و عشرت کی رغبت دلاتے ہین اور بد دعا نکرو اونکے لیے بلکہ مہلت دو اونکو اس جہان کے عیش و آرام مین کہ مین اونکو اس جھٹلانے کا بدلا دونگا - امام زاہدی نے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ جنگ بدر واقع ہوئی اور ستر سردار قریش کے مثل شیبہ و عتبہ کو واصل جہنم ہوئے - إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ۝ البتہ ہمارے پاس بیڑیان ہین اور آگ کا ڈھیر یعنے بیشک ہمارے یہان اون جھٹلانے والے عیش پرستون کے لیے بھاری بیڑیان اور دہکتی ہوئی آگ طیار ہے وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ اور کھانا گلے مین اٹکتا اور دکھ کی مار - بدلے مین اوسکے کہ یہ منکر اچھے اچھے کھانے اور خوشبودار شیرین شربت پی کے اوسکے خمار مین مست ہوکے خواب غفلت مین پڑے سوتے تھے اور مجاہدون اور عابدون پر طعن و تشنیع اور طنز و کنایے کیا کرتے تھے - اور ان منکرون کی گرفتاری اوس وقت ہوگی جب دنیا مین اہل مجاہدہ اور اہل ذکر سے کوئی باقی نرہیگا - يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝ جسدن کانپے زمین اور پہاڑ اور ہوجائین پہاڑ ریت پھسلتے - یعنے قطب اور اوتاد اور ابدال کی موت کے باعث سے جنکی برکت سے عالم کا قیام اور ثبوت تھا زمین کانپنے لگے گی اور پہاڑ ریت کے تودے ہوجائینگے - اور جب یہ باتین اللہ تعالے اپنے حبیب سے فرماچکا تو اب اس راہ کے منکرون پر خطاب و عتاب ہوتا ہے کہ ہمنے جو اپنے پیغمبر پر احکام بھیجے اور تمہارے لیے بد دعا کرنے اور تمسے

پہنچانے سے اوسے روکا تو اس سے یہ سمجھنا کہ یہ پیغمبر صرف بطور قاصد کے آیا تھا پیغام
پہنچا کر چلا گیا۔ اسکی نافرمانی سے ہمکو کچھ ضرر نہوگا۔ بلکہ یہ پیغمبر قاصد ہی نہ تھا کیونکہ اسکی گواہی
تمہارے حق میں بڑی دہشت کی اور اگر یہ تمہارا شکوہ اور گلا حق تعالے کی درگاہ میں کریگا تو جو سختی
اپنے پیغمبر کے دشمنونسے کی عذاب و مصیبت میں گرفتار ہوتے رہے ہیں اوسی طرحسے تم بھی دنیا
اور آخرت کے عذاب میں گرفتار ہو گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ
رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ہمنے
بھیجا تمہاری طرف رسول بتانے والا جیسا بھیجا فرعون پاس رسول۔ یعنے بیشک ہمنے بھیجا ہے
تمہارے پاس رسول تاکہ گواہ رہے تمپر اور عرض کرے ہمسے کہ فلانے شخص نے اس طرح سے
قبول کیا اور فلان شخص نے اس سے انکار کیا جس طرح بھیجا تھا فرعون کی طرف اسی قسم
کا ایک رسول اور وہ حضرت موسی علیہ السلام تھے فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ
فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہمنے اوسکی
پکڑ وبال کی۔ یعنے نافرمانی کی فرعون نے اپنے رسول کی پھر پکڑا ہمنے اوسے دنیا ہی میں
پکڑنا وبال کا کہ اوسکو مع فوج و لشکر کے دریا میں غرق کر دیا اور اوسکی سلطنت اور ملک
مال اور مکانات و باغات اور جواہرات اور تمام عیش و عشرت کے اسباب سب ایک دم میں
اوسکے دشمنوں کے حوالے کر دیے پس غور کا مقام ہے کہ فرعون ایسا بادشاہ با اقتدار اپنے
پیغمبر کی نافرمانی سے ایک دم میں ہلاک ہو گیا پھر تم لوگ کہ اوسکے عشر عشیر بھی نہیں ہو باوجود
اس بات کے جاننے کے اپنے پیغمبر کو کیوں رنجیدہ کرتے ہو اور اونکے حکم کو کیوں نہیں مانتے
اور بالفرض اگر اوس پیغمبر کے حلم اور بردباری کے سبب سے تم دنیا کے عذاب سے بچ گئے
فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا السَّمَاءُ
مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا پھر کیونکر بچو گے اگر منکر ہوگے اوس دن
سے جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا۔ آسمان پھٹ جاوے اوس دن میں ہے اوسکا وعدہ ہونا۔ یعنے پھر کیونکر

بچوگے اے منکرو اور اپنے تئیں عذاب سے بچاؤگے اگر تم کافر ہوئے اور اپنے رسول کے فرمان پر نہ چلے او سدن کہ بے گناہوں سے پوچھ پاچھ اور تکرار ہوگی اس سبب سے کہ گنہگاروں کے ساتھ علاقہ رکھتے تھے اور بے گناہوں کے دلوں مین بھی دہشت بیٹھ جائیگی اور وہ دن ایسے خوف اور دہشت کا ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اوسکی دہشت اور اپنے ماں باپ بھائی بہنوں کی گریہ وزاری اور بیقراری دیکھ کے مارے صدمے کے بڈھے ہوجائینگے اور اونکے بال سفید ہوجائینگے۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ رنج خاص کافروں کے بچوں کو ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ اوسدن کا خوف تھوڑے سے گناہ کے علاقے سے غالب ہوگا۔ اور گنہگاروں کے مکانات بھی ڈھائے جائینگے اور جن زمینوں مین وہ رہتے ہونگے وہ سب خراب ہوجائینگی یہانتک کہ آسمان باوجود اسکے کہ اوسمین کچھ گناہ نہین ہوا مگر گنہگاروں کا رزق وہان سے اوترتا تھا اسطرح کا خراب اور برباد ہوجائیگا کہ آسمان آسمان نرہیگا۔ بلکہ ایک پھٹی ہوئی چیز معلوم گا۔ اور وعدہ اس دن ضرور ہونے والا اور عمل مین آنے والا ہے اسواسطے کہ یہ حق تعالے کا وعدہ ہے اور حق تعالے کے وعدے مین خلاف ہونا محال ہے اور اس دن کی سختی اور مصیبت عام ہے پس ہر ایک کو اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنا چاہیے۔ ابتدا ے سورت سے یہانتک جو کچھ اللہ تعالے نے فرمایا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف خطاب تھا اب ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ یہ سمجھوتی ہے۔ یعنے بیشک یہ بیان قرب خدا حاصل کرنے کے لیے ایک یاددہی ہے ہر عاقل ذی روح کے واسطے اوسپر کچھ خاص پیغمبر ہی کے واسطے یہ حکم نہین ہے۔ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۱۹ پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے اپنے رب کی طرف راہ یعنے جو چاہے قرب خدا کی راہ کو توان راہوں مین سے ایک راہ اختیار کرے۔ خواہ مجاہدہ اور ذکر دوام۔ یا صبر اور رہنمائی کا طریقہ۔ لکھا ہے کہ اصل مین یہ سورت اسی آیت پر تمام تھی مگر اسکے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ نے بسبب احکام اس سورت کے شب بیداری اور نماز تہجد

ع ۱۳

اور تلاوت قرآن کو اپنے ذمے لازم کر لیا اور ہمیشہ اسی مین مشغول رہنے لگے یہانتک کہ بعضوں
نے اس خیال سے کہ اگر کہین ہم زیادہ سو گئے تو اس مدت معین مین خلل واقع ہونے
کا اندیشہ ہے رات کا سونا بالکل چھوڑ دیا اور اس محنت و مشقت سے آخرکار اون لوگون
کے پاؤن سوج گئے اور جاگتے جاگتے اونکے رنگ زرد پڑ گئے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا بھی یہی حال تھا پس اسی طور سے ایک سال کامل گذرا - بعد اسکے حق تعالے نے
یہ آیت شریف زیادہ کرکے نازل کی اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن
ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ تیرا
رب جانتا ہے کہ تو اوٹھتا ہے نزدیک دو تہائی رات کے اور آدھی رات اور تہائی رات
اور جتنے لوگ تیرے ساتھ ہین - یعنے بیشک تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم کھڑے رہتے ہو
تہجد کی نماز مین دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات سو تم ہمارے
حکم کو خوب سمجھے اور اوسے اچھی طرح بجا لاتے ہو اور تمہارے ساتھی رفیق بھی اوس حکم کی تعمیل
کرتے ہین - وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور اللہ ماپتا ہے رات کو اور دن کو
یعنے اللہ تعالے اندازہ کرتا اور مقدار بخشتا ہے رات اور دن کو - اور ظاہر ہے کہ چھ مہینے
تک ہر روز رات کم ہوتی ہے اور دن بڑھتا ہے اور پھر چھ مہینے تک دن گھٹتا ہے اور رات
بڑھتی ہے - اور سال بھر مین کوئی رات دوسری رات سے بالکل برابر نہین ہوتی پس
اوسکی تہائی اور دو تہائی وغیرہ پہچاننے مین تمکو سال بھر ہر رات محنت اور مشقت کرنی
پڑیگی اور آسمانی حرکتون کے حساب اور درجون اور دقیقون کے معلوم کرنے کے محتاج
ہوگے - اور باوجود ان دقتون کے رات کی کمی اور زیادتی کا علم تحقیقی ہرگز حاصل نہوگا
کیونکہ حق تعالے نے عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ - جان لیا ہے کہ تم اوسکو پورا نکر سکوگے
یعنے تم مین سے کوئی اوسکی مقدار معین کا احاطہ نکر سکیگا - خواہ پیغمبر ہون یا اونکی امت
پس شب بیداری کے لیے تمکو مدت معین کی تکلیف دینا تمہارے اختیار سے باہر ہے

اور تمہاری عاجزی اور نادانی ہمنے دریافت کر کے تم پر رحم کیا۔ فَتَابَ عَلَيْكُمْ پھر تم پر معافی
بھیجی۔ یعنے سہولت اور آسانی کی تم پر اور شب بیداری اور تہجد گذاری اور قرآن خوانی کی
مدت کا تعین بالکل تم سے معاف کر دیا۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۚ سو پڑھو
جتنا آسان ہو قرآن سے۔ یعنے قرآن شریف تہجد کی نماز میں اتنا پڑھو جتنا آسان ہو اور کم سے
کم دس آیتیں دو رکعت میں پڑھنا چاہیے۔ حدیث میں آیا ہے کہ پچھلی رات میں دو رکعتیں پڑھنا
بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ ساتواں حصہ قرآن شریف کا تیرہ
رکعتوں میں پڑھے اگر قوت باقی ہوں ورنہ بارہ رکعتوں میں۔ اور بعضوں نے دس پارہ تک جائز
رکھا ہے اور اس سے زیادہ بہتر نہیں کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جسنے قرآن شریف
کو تین دن میں ختم کیا وہ بڑا اکم فہم اور نادان ہے۔ پھر اگر کوئی مسلمان عبادت کا حریص یہ خیال
کرے کہ اگر مدت کی تعیین ہوتی یا قرآن شریف کے جزو اور حزب مقرر کر دیے جاتے تو بہت اچھا
ہوتا۔ پس اوسکے جواب میں اللہ تعالے پہلے ہی سے فرماتا ہے۔ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَّرْضٰى ۙ جانا کہ آگے ہونگے تم میں کتنے بیمار یعنے جان لیا ہے تمہارے پروردگار نے کہ
البتہ ہونگے تم میں سے بیمار اور بیماریاں بعضی ایسی ہوتی ہیں کہ اونمیں ایک آیت پڑھنا بھی دشوار
ہوتا ہے۔ پھر ایک پارہ یا ایک سورت کیونکر ہوسکتی۔ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ اور کتنے اور پھرینگے ملک میں ڈھونڈھتے فضل خدا سے یعنے
کتنے اور دوسرے ایسے ہونگے جو بڑے بڑے سفر کرینگے اور اونمیں خدا کا فضل تلاش کرینگے
خواہ ظاہری فضل جیسے رزق حلال کی تلاش نوکری اور تجارت کے ذریعے سے یا باطنی فضل
جیسے طلب علم اور حج وعمرہ اور صلحا اور اولیا کی زیارت کہ اس سے دل روشن ہوتا ہے۔ پھر اونمیں
سفر کی ماندگی سے اتنی قوت کہاں ہونگی کہ سو آیتیں یا ہزار آیتیں پڑھ سکیں۔ وَاٰخَرُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ اور کتنے اور لڑتے اللہ کی راہ میں۔ یعنے کتنے دوسرے
ایسے ہونگے جو جہاد کرینگے دشمنوں پر اللہ تعالے کی راہ میں۔ پس اگر ان لوگوں کے لیے

تلاوت کی حد معین کی جائے تو جہاد و قتال میں فتور واقع ہو۔ اور تینوں عذر جو بیان ہوئے ہیں بہت
واقعی لائق اعتبار ہیں۔ اور اسی لحاظ سے قرآن پاک کی تلاوت معین کی تحدید نہ فرمایا گیا
ہوا۔ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ سو پڑھو جتنا آسان ہو اوس میں سے۔ یعنی قرآن
جتنا تمپر آسان ہو بغیر تعیین قرارت کے پڑھو۔ بعد نزول اس آیت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا عمل مختلف رہا۔ اور اصحاب کو بھی موافق اونکی قوت اور استعداد کے آپ حکم دیتے تھے۔
چنانچہ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا
کہ مہینے میں سارا قرآن پڑھا کرو۔ اونہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے زیادہ طاقت ہے تو
فرمایا بیس دنوں میں تمام کرو۔ عرض کیا کہ اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے پھر حضرت نے
ارشاد ہوا کہ سات دن میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ جلدی نکرو۔ اور صاحب معالم نے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
دن یا رات میں پچاس آیتیں پڑھیگا وہ غافلوں سے نہ لکھیں گے اور جو سو آیتیں پڑھیگا
وہ فرمانبرداروں سے لکھیں گے۔ اور جو دو سو آیتوں کا ورد کریگا قیامت کے دن قرآن
پاک اوس سے خصومت نکریگا۔ اور جو پانسو آیتیں مقرر کریگا لکھے جاوینگے اوسکے لیے قنطار
ثواب کے۔ اور قنطار بکسر اول اوس قدر زر کو کہتے ہیں جس سے پوست گاو کا بھر جاوے
اور بعضوں نے لکھا ہے کہ قنطار ہزار دینار کا ہوتا ہے۔ اور اگر اس مدت کی تعیین دور
ہوجانے سے یہ اندیشہ ہو کہ کہیں ہماری ریاضت اور مجاہدے میں فتور نہ واقع ہو تو اس بات
کا خوف نکرو بلکہ جو چیزیں معین کر کے حق تعالے نے تمپر فرض کر دی ہیں اونہیں کے ادا کرنے
میں تا امکان کوشش کرو۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ
قَرْضًا حَسَنًا ۚ اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض
دینا۔ یعنے قائم رکھو نماز کو جو پانچ وقت گنتی کی رکعتیں تمپر فرض ہیں اور نماز کا قائم کرنا بڑا مجاہدہ
ہے کیونکہ قیام کے معنے یہ ہیں کہ دل اور زبان اور اعضا کے عمل میں کسی طرح کا خلل واقع نہ ہو

اور دینا زکوٰۃ کو جو سال گذرنے کے بعد تمہارے مال میں سے ایک انداز مقرر ہوا ہے۔ اور
یہ بھی بہت بڑا مجاہدہ ہے کیونکہ مال ایسی محبوب شئی کو اپنے پاس سے جدا کرنا نفس کو بہت شاق
اور گران ہوتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کے مجاہدہ یہ ہے کہ اللہ کے محتاج بندوں کو قرض حسنہ دو
اور سود اور فائدہ اُس سے نلو اور مانگنے میں اُن پر سختی اور تشدد ہرگز نکرو۔ اور احسان نہ جتاؤ اور
اُنھیں پریشان نکرو۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قرض کے بارے میں فرمایا ہے
کہ میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ جو راہ خدا میں ایک درم خیرات کرے
اوسکے لیے دس درم کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص خدا کے لیے کسیکو ایک درم قرض دے
اوسکے لیے اٹھارہ درم کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور آپ نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ
خدا ے تعالے کے لیے قرض دینے کے ثواب کی زیادتی کا کیا باعث ہے جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ خیرات کبھی محتاج کو پہونچتی ہے اور کبھی غیر محتاج کو اور قرض نہیں مانگتا مگر محتاج اسلیے
قرض دینے کا ثواب خیرات دینے سے زیادہ ہے۔ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ
مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ۔ اور جو آگے بھیجوگے اپنے واسطے کوئی نیکی اوسکو
پاؤگے اللہ کے پاس یعنے جو آگے بھیجوگے اپنے نفع کے لیے کوئی بہترائی کی چیز مثل نماز اور
روزہ اور صدقہ اور شب بیداری اور خیرات اور قرض حسنہ وغیرہ کے تاکہ عاقبت کا ذخیرہ ہو اور
وہان کام آئے تو پاؤگے اوسکا اثر اللہ تعالے کے پاس۔ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا
بہتر اور ثواب میں زیادہ۔ یعنے وہ بہتر ہوگا تمہاری اُن نیکیوں سے جو تمنے دنیا میں کی ہیں
اور بہت بڑا ثواب اوسکا آخرت میں ملیگا اور قرب الٰہی نصیب ہوگا۔ اور اگر اسپر بھی تمہیں گناہوں کا
زیادہ خوف ہو تو وَاسْتَغْفِرُوا اللهَ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ اور معافی مانگو
اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یعنے بخشش طلب کرو اللہ تعالے سے کہ بیشک وہ
بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارے گناہوں کو عبادت کے سبب سے بخشدیگا اور تمہاری عبادتوں
کے ثواب کامل اور زیادہ کرکے تمکو مرحمت کریگا۔ اور گناہوں کی تاریکیاں تمسے دور کردیگا

ع ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المدثر مکیۃ وھی ست وخمسون آیۃ وفیہا رکوعان

سورۂ مدثر مکی ہے اسمین چھپن آیتین اور دوسو چھپن کلمے اور ایک ہزار دس حرف ہین - اور
دو رکوع - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص گردش زمانہ سے پریشان اور مفلس ہوا سے
کثرت سے پڑھے جلد تر افلاس اور پریشانی سے نجات پائے - لکھا ہے یہ اس سورت کا اول
ابتداے نبوت مین نازل ہوا - بلکہ سورۂ اقرا کی اول آیتون کے بعد اسی سورت کی پہلی آیتین
نازل ہوئین اسکے شان نزول مین وارد ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو سورۂ اقرا
کے نازل ہولیے کے بعد قرآن شریف کے نزول کا کمال اشتیاق پیدا ہوا مگر باوجود زیادتی
شوق کے ایک مدت گذری کہ وحی نہ آئی - اس مدت کا نام فترۃ الوحی ہے - اور وحی نہ آنے
سے آپکو نہایت رنج رہتا تھا اور اسی رنج والم کی شدت مین آپ کئی بار اس قصد سے گھر کے
باہر تشریف لے گئے کہ کسی پہاڑ پر چڑھ کے وہان سے اپنے تئین نیچے گرا کے ہلاک کرین -
اور اکثر حرا پہاڑ پر جو ابتداے آپکی عبادت اور اعتکاف کا مقام تھا آپ جاتے تھے اور وہان
گوشہ نشینی فرماتے تھے - ایک روز پہاڑ مذکور سے اپنے دولتخانے کو واپس آتے تھے کہ راہ
مین ایک آواز آسمان سے آپکے گوش مبارک مین آئی - آپنے نظر اوٹھا کے دیکھا کہ وہی فرشتہ
جو غار حرا مین آپکے پاس آیا تھا زمین وآسمان کے درمیان مین زرین کرسی پر بیٹھا ہے اور اتنی
بڑی صورت ہے کہ تمام کنارے آسمان و زمین کے اوس سے بھرے ہوئے ہین اور اوسکے
چھ سو پر ہین جنمین موتی اور یاقوت آویزان ہین - یہ دیکھکے آپ کو غش آگیا اور زمین پر گر پڑے
تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا آپنے اپنے تئین جسطرح سے ہوسکا گھر تک پہنچایا - اور اپنی
بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے سردی معلوم ہوتی ہے کچھ کپڑا اوڑھادو
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کئی کپڑے آپکو اوڑھائے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے

آسمان سے نزول فرمایا اور آپکے سامنے کھڑے ہوکے یہ آیتین پڑھیین - یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُۙ قُمْ فَاَنْذِرْ۪ۙ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ۪ۙ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ۪ۙ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ۪ۙ اے لحاف مین لپٹے کھڑا ہو پھر ڈرسنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی کو چھوڑ دے - یعنے اے بالاپوش اوڑھے ہوئے وحی کے فرشتے کے آنے سے نہ ڈرو بلکہ اوٹھو اور لوگون کو اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ڈراؤ اور اپنے پروردگار کو بزرگی اور عظمت سے یاد کرو اور لوگون کو سمجھاؤ کہ کوئی شخص اوسکے علم کے محیط ہونے اور اوسکی قدرت کے عام ہونے مین اوسکی برابری نہین کرسکتا اور کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی اوسکی واہنت سے باہر نہین - اور بعضون نے لکہا ہے کہ اوسوقت مین اہل اسلام کے عرف مین تکبیر کہنا خوشی اور خرمی کی دلیل تھی پس گویا یہ معنے ہوئے کہ اب خوش ہو اور خوف نکرو کہ ہمنے پیغمبری کا خلعت تمکو عطا کیا - اور شاہد اس مضمون کی یہ روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ نے یہ آیت سُنی تو آپنے پکار کے اللہ اکبر کہا اور آپکی زبان مبارک سے سنکے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تکبیر کہی پھر آپکے تمام گھر والون نے آپکی متابعت سے تکبیر کہی اور سب خوش ہوئے اور اہل اسلام مین تکبیر کہنا خوشی کی علامت قرار پائی - پس اس کلمے کا مضمون ہر وقت پیش نظر کہنا شرک کی جملہ وجوہات سے نجات بخشتا ہے - اور مصیبتون کے ہلکا کرنے اور خوف و دہشت کے دفیعے کے لیے بہت کارآمد ہے - لیکن اسکے پیش نظر رہنے کے لیے ضرور ہے کہ اپنے کپڑے خوب پاک رکھو اور تمام ظاہری اور باطنی نجاستون سے بچو - اور برے اعتقادون اور بدخلقی اور جھوٹ سے محفوظ رہو کہ یہ چیزین روح کو کثیف کرتی ہین - اور روح کی گندہ کرنے والی چیزون سے دنیا کی طمع بھی ہے کہ باطن کو بالکل خراب کردیتی ہے پس اسی لیے خاص کرکے ارشاد ہوتا ہے کہ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ۪ۙ اور نکر کہ احسان کرے اور بدلا بہت چاہے - یعنے احسان نہ رکھو کسی پر قرآن کی تعلیم اور احکام آلہی کی تبلیغ کا اور نہ کارروائی اور حاجت براری اور کچھ دینے کا اور بدلا مت چاہو اور اس نیت سے کسی کو کوئی چیز نہ دو کہ وہ اوسکے عوض مین تمکو زیادہ کرکے

دیگا اور احسان کے وقت بھی کسی پر احسان نہ رکھو کہ احسان رکھنا ثواب کو مٹا دیتا ہے بلکہ تمکو
چاہیے لینے والے کا احسان مانو کہ اوسنے تم سے ایک بے حقیقت چیز لی اور تمکو اجر و ثواب کا
مستحق کیا۔ اور اس ارشاد و ہدایت کے کام کے لیے چاہیے کہ فراخ حوصلہ ہو۔ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ
اور اپنے رب کی راہ دیکھ۔ یعنے اپنے پروردگار کی رضامندی کے لیے صبر کرو اور خلقت کے
ایذا ہی سے نہ گھبراؤ اور نہ اونکی صحبت سے کنارہ کش ہو تا کہ یہ ارشاد و رہنمائی کا کام انجام کو
پہونچے۔ اور یہ سختی تیرا اور آسانی دوسرو پر چند ہی روز رہیگی۔ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ
فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ پھر جسوقت
کہ پھونکا جائے صور مین۔ پھر وہ اوسدن مشکل دن ہے منکرون پر نہین آسان۔ یعنے جسدن
صور پھونکا جائیگا اور آخرت کا سفر آ پہونچیگا تو یہ دن بڑا سخت ہوگا اور دنیا کے واقعون سے
نہایت سخت اور دشوار ہوگا کافرون پر۔ اگرچہ پہلے دہلے مین ایماندار اور نیک بھی اس سختی
مین گرفتار ہونگے مگر ایمان کی تاثیر اور پیغمبرون اور قرآن کی شفاعت سے وہ سختی آسانی سے
بدل جائیگی بخلاف کافرون کے کہ اونپر دمبدم سختی زیادہ ہوتی جائیگی۔ اور ہرگز ہرگز آسانی
نہ ہوگی۔ پس جب معلوم ہو چکا کہ شدت اور سختی کا وقت کافرون پر اس جہان سے گذر جانے
کے بعد ہے نہ دنیا مین کیونکہ یہ جائے امتحان ہے تو اب تمکو چاہیے کہ انکو انکے کفر کی سزا
پہونچانے مین جلدی نکرو۔ بلکہ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ چھوڑ دے
مجکو اور اوسکو جسکو مین نے بنایا اکیلا۔ کہ اوسوقت فوج و لشکر جورو بچے مال و اولاد زور و
قوت کچھ نرکھتا تھا۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسے وحید القوم کہتے تھے اور مراد اس سے
ولید بن مغیرہ ہے جو بہت مال و دولت رکھتا تھا اور زراعت و تجارت و مواشی اور اور
آمدنی چیزون سے مالا مال تھا اور دور دور ملکون مین پھر کے نہایت ہوشیار ہو گیا تھا کفا
نے اوس سے کہا کہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سُن اور تجویز کر کیا ہے پس اوسنے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنا اور منہ بنا کے کہنے لگا کہ یہ جادو ہے۔ اوسی کی نسبت

حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ آپ اوسے مجھپر چھوڑ دین جسے مین نے اکیلا پیدا کیا۔ وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ اور دیا مین نے اوسکو مال بہت۔ ہر قسم کا۔ چنانچہ طائف مین اوسکی کھیتیان اور باغات کثرت سے تھے ہر فصل کے میوے اوسکے باغون مین افراط سے ہوتے تھے اور کھیتی بھی ہر فصل مین اوسکے یہان ہوتی تھی۔ علاوہ اسکے مواشی بھی بہت تھے جنکی نسل اور دودھ دہی گھی اون وغیرہ سے بہت کچھ فائدہ ہوتا تھا اور ہر قسم کی تجارت بزازی سے لیکر موتی تک اوسکے یہان ہوتی تھی۔ غلام بہت تھے اور ان کامون کے انصرام کے لیے گماشتے جابجا بہت معین تھے۔ اور لکھا ہے کہ ایک لاکھ دینار یعنے اوس زمانے کے چلن کی اشرفیان اور دس لاکھ درم یعنے اوسوقت کے چلن کا روپیہ نقد اوسکے گھر مین موجود تھا۔ اور باوجود ان نعمتون کے اللہ تعالےٰ نے اوسکو اولاد بھی دی وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۙ اور دیے اوسکو بیٹے مجلس مین بیٹھنے والے۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے اوسے بیٹے عنایت کیے جو بہترین اولاد ہین اور وہ ہمیشہ اوسکی مجلس مین رہتے تھے مال کی کثرت سے بے پرواتھے کبھی تجارت کیلیے بھی سفر نکرتے تھے کہ ولید کو اونکی مفارقت کا صدمہ ہوتا۔ لکھا ہے کہ ولید کی اولاد بہت تھی مگر اونمین سے سات شخص بہت مشہور ہین ولید بن ولید اور خالد و عمارہ و ہشام و عاص و قیس و عبد الشمس۔ انمین سے چار دولت ایمان سے مشرف ہوگئے یعنے ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور تین کفر کی حالت مین مرے۔ اور جو مسلمان ہوگئے تھے اونمین سے ایک حضرت خالدؓ نے اسقدر جہاد کیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی امیر الامرائی کا منصب پایا۔ اور سیف اللہ خطاب ملا۔ ملک شام و عراق انہین کے ہاتھ سے فتح ہوا۔ اور دوسرے ولید بن ولیدؓ جنکو اونکے باپ اور بھائیون نے قید کیا تھا کہ یہ ہجرت کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جانے نہ پائین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی خلاصی کے لیے دعا مانگی تھی۔ آخر وہ اون ظالمون کے ہاتھ سے نجات پاکے شرف صحبت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے

شریف ہوئے اور آپ ہی کے قدمون پر جان فدا کی۔ اور آپنے اپنے ملبوس خاص یعنے
قمیص مبارک مین کفنا کے اونکو دفن کیا خلاصہ یہ کہ ولید کی اولاد ایسی لائق اور نیک
خوبرو خوبصورت تھی کہ تمام قریش کے قبیلون مین اونکی مثال دیجاتی تھی۔ اور باوجود
کثرت مال اور اولاد کے اللہ تعالیٰ نے اوسے ریاست اور حکومت بھی دی تھی جیسا کہ
ارشاد ہوتا ہے وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ اور طیاری کر دی اوسکو خوب طیاری
یعنے مضبوط کی ہمیشہ اوسکے واسطے مسند ریاست کی اچھی طرح۔ چنانچہ تمام قریش ہر مشکل کام
مین اوسکی طرف رجوع کرتے تھے اور اوسے اپنا حاکم جانتے تھے اور وہ قریش مین وحید یعنے
جاہلیت کے فنون مین کامل اور ریحانہ یعنے خوش اخلاقی مین گل کر کے مشہور تھا مگر باوجود
ان تمام نعمتون کے بڑا ناشکر اور بت پرستی مین محو تھا اور ہر وقت مال کی زیادتی کی فکر مین
رہتا تھا۔ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝ پھر لالچ رکھتا ہے کہ اور دون۔ یعنے اسقدر نعمتون
کے حاصل ہونے پر شکر نہین کرتا اور ہر وقت اسی لالچ مین رہتا ہے کہ اوسکو اور زیادہ نعمتین
ملین۔ كَلَّا اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ کوئی نہین وہ ہے ہماری آیتون
کا مخالف۔ یعنے ہرگز اوسکو یہ طمع نہ رکھنا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے کلام سے عناد کرتا اور دشمنی
رکھتا ہے اور ہمارے کلام سے دشمنی رکھنا ہمارے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ اور اپنے منعم حقیقی
سے دشمنی رکھنا پہلی نعمتون کے زوال کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ان آیتون کے
نازل ہونیکے بعد اوسکے مال مین برابر نقصان ہونے لگا یہانتک کہ محتاج ہو گیا اور اولاد اوسکی
اوس سے پھر گئی۔ اور عناد کے معنے ہین کہ باوجود حق جاننے کے اوسکے انکار مین اڑ جانا ہے
اور اوسکے باطل کرنے کے پیچھے پڑے اور واہی تباہی شبہے نکال کے سچی دلیلون کو
اوڑانا چاہے۔ اور یہ بہت بڑا کفر ہے۔ ولید اسی عناد بیجا کے باعث تباہ اور ہلاک خسر الدنیا
والآخرہ ہوا اوسکے بیان سے یہ بات خود ظاہر تھی۔ کیونکہ اوسنے ایکدن آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک مین مکے کی مسجد مین حاضر ہو کر آپکو سورہ حٰم سجدہ یا سورہ مومن کی

ابتدائی آیتین پڑھتے سُنا اور خوب غور و تامل کر کے اپنی قوم بنی مخزوم کے لوگون سے کہا
کہ آج جو کلام مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سُنا ہے انصاف تو یہ ہے
کہ یہ نہ کلامِ جن ہے نہ کلامِ انسان کیونکہ اس کلام مین ایسا لطف و مزا ہی کہ کسی کلام مین نہین
پایا جاتا - اور اسکے اس کلام پر نور برستا ہے اور اسکی شاخین پُر ہین اور جڑین مضبوط - یہ
کلام سب کلامون پر غالب ہی اور کبھی مغلوب نہوگا - جب ولید یہ بیان کر کے چلا گیا تو لوگون
نے ابوجہل کو یہ خبر پہنچائی اور اوسنے قریش کے بڑے بڑے سردارون اور ولید کو جمع کر کے
اس بارے مین بہت گفتگو کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے مجنونانہ خیالات
ظاہر کیے کہ ہم مین سے اونکو کوئی شاعر کوئی ساحر کوئی مجنون کہتا ہے اور وہ دعوی کرتے ہین
کہ جو مین پڑھتا ہون یہ خدا کا کلام ہے اوسنے مجھپر نازل کیا ہے - اور اب حج کا زمانہ قریب آیا
دور دور ملکون کے لوگ آوینگے اور ہمارے مختلف کلام سنکے ہمکو کم عقل اور نافہم کہین گے
پس ایک بات ایسی تجویز کرنا چاہیے کہ ہمارے عام و خاص سب وہی کہین اور باہر کے لوگ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام پر فریفتہ ہونے پائین اور پھر آپس مین گفتگو ہوئی ولید نے بدلائل ثابت کر دیا کہ
جو کچھ تم کہتے ہو سب غلط ہے پھر نہایت متفکر اور رنجیدہ ہو غصے مین آ داہنے بائین دیکھہ جب
ہو رہا - تب لوگون نے اسکا یہ حال دیکھہ کے اوس سے پوچھا کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیے یہ
سنتے ہی ولید پلید نہایت تکبر اور فخر سے کہنے لگا کہ اصل مین یہ بابل کا جادو ہے کیونکہ جو کوئی
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور آپکے کہنے کو سنتا ہے وہ اپنے مان باپ جورو
اولاد سب سے بیزار ہو جاتا اور اونکو چھوڑ دیتا ہے اور یہی سحر کا خاصہ ہے سرداران قریش
یہ سنتے ہی نہایت خوش ہوئے اور اوسکی عقل و فراست کی تعریف کرنے لگے اور شہر مین منادی
کر دی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آج سے سب لوگ ساحر کہا کرین اور کچھہ نہ کہین پس اس
قصے سے معلوم ہو گیا کہ اوسنے قرآن پاک کی حقیقت اور اوسکے نزول کی کیفیت بخوبی
معلوم کر لی تھی مگر عناد سے حق کے باطل کرنے مین کوشش کرتا تھا اور لوگون کو کفر کی باتین

سکتا تھا۔ اور باوجود اسکے زیادتی نعمت چاہتا تھا۔ حق تعالے فرماتا ہے کہ جسطرح اوسنے
کفر مین ترقی کرکے اوسکے اعلے درجے کو پہونچایا ہے اوسیطرح سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝
اب اسکو چڑھواؤنگا بڑی چڑہائی۔ یعنے دوزخ مین اسکو صعود پہاڑ پر چڑہاؤنگا جو کہ آگ
سے بنا ہے اور جسکی چڑہائی پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور اوسکی تیزی اور سوزش کا یہ
حال ہے کہ جو نہی کافر اوسپر ہاتھ یا پیر رکھینگے جل کے بھسم ہوجائیگا اور پھر اوسیوقت بنیا
بنیگا اور اسی تکلیف و مشقت سے فرشتے اونکو زنجیرون سے کھینچینگے جب اوس پہاڑ کی چوٹی
پر پہونچینگے تو پھر وہان سے نیچے ڈھکیل دینگے اور پھر اوسے مار مار کے چڑہائینگے
اور گرائینگے۔ اسی عذاب مین ابدالآباد تک رہیگا۔ اور یہ عذاب سخت اوسپر اسواسطے ہوگا
کہ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ اوسنے سوچ کیا اور دلمین ٹھیرایا۔ یعنے اوسنے فکر کی قرآن مجید
کے بارے مین کہ یہ کلام خدا ہے اور اوسکی تعریف کی اور قریش کے ملامت کرنے سے اونکو
جواب دیا کہ اگر تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتے ہو تو یہ غلط ہے کیونکہ خوب جانتے ہو
کہ اونھین عقل کامل ہے اور اگر کاہن سمجھتے ہو تو اونمین کوئی بات کہانت کی نہین ہے
اور اگر کاذب کہتے ہو تو وہ جھوٹ نہین بولتے۔ اور اگر شاعر خیال کرتے ہو تو اونکا کلام
شعر نہین اور یہ سب اندازکرکے کہنے لگا کہ یہ سحر ہے۔ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ پس
لعنت ہو اوسپر کیا بے ربط اندازہ کیا۔ کہ واقعی چیز کو احتمال کے طور پر بھی خاطر مین نہ لایا
اور اس احتمال کے چھوڑنے سے لعنت اور پھٹکار کا مستحق ہوا۔ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝
پھر لعنت کی جائے اوسپر کیا برا اندازہ کیا۔ کہ پھر دوبارہ لعنت کا مستحق ہوا اور اوسنے اسپر بھی
اکتفا نکیا۔ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ پھر نگاہ کی۔ پھر تیوری چڑہائی اور منہ
تھتھایا۔ یعنے پھر دوبارہ اوسنے دیکھا اور غور کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ان احتمالات
کے لوازمات پائے جاتے ہین یا نہین اور جب کوئی بات آپکی ذات پاک مین اون احتمالات
باطلہ سے نپائی تو منہ بگاڑا اور تیوڑی چڑہائی اور چین بجبین ہوا کہ بیجا احتمال متروک اختیار کرنا

پڑا - یعنے اب یہ کہنا پڑا کہ یہ کلام حق تعالے کا کلام ہے اور فرشتے کے واسطے سے پونچا ہے اور یہ بات اوسکی قوم اور اوسکے مذہب کے خلاف تھی پس اوسے اپنے خیالات باطلہ سے ناامیدی اور خلاف مرضی امر کے اختیار کرنے مین بڑا رنج و صدمہ ہوا - ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ پھر پیٹھ دی اور غرور کیا - یعنے پھر گیا حق سے اور وہ احتمالات جنکو باطل کرچکا تھا اونمین سے ایک کو عناد کی راہ سے اختیار کرلیا - اور تکبر کیا امر حق کے ماننے سے اور گوارا نہ کیا اوسکے نفس نے اس بات کو کہ اقرار کرے اپنی خطا کا بلکہ اوس احتمال کو بھی اپنے دل مین رہنے نہ دیا اور باطل و بے بنیاد احتمال مین حصر کا دعوی کر بیٹھا فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ پھر بولا اور نہین یہ جادو ہے چلا آتا - یعنے پھر کہنے لگا کہ نہین ہے یہ کلام مگر جادو کہ نقل کیا گیا ہے بابل یا عجم کے ساحرون سے - اور پھر اس خیال سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حال ساحرون سے بالکل خلاف ہے کہین ایسا نہو کہ کوئی اوسے جھوٹا کہے اوسنے یہ بھی کہدیا کہ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ نہین ہے یہ کلام مگر کہا ہوا آدمی کا - کاش یون کہتا کہ نہین ہے یہ کلام مگر جادو یا کلام خدا تو اوسکو پھر بھی اسمین غور کرنے اور سوچنے کا موقع ملتا اور لوگون کے سمجھنے سمجھانے کی راہ کھلی رہتی - مگر چونکہ اوسنے امر حق اور واقعی سے انکار کیا اور تکبر کرنے لگا تو اوسکی سزا بھی کے لیے ضرور ہے کہ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ اب اوسکو ڈالونگا آگ مین - یعنے قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین جسکا نام سقر ہے اور وہ دوزخ کا پانچوان طبقہ ہے جو حق تعالے کے قہر کا مظہر اتم ہے اور غضب الٰہی کی عظمت کے آثار جو اوس طبقے مین ہین کوئی بشر اوسنے آگاہ نہین - وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ اور تو کیا بوجھا کیسی ہے وہ آگ - یعنے کیا جانا تونے کہ کیا ہے وہ سقر - اوسکی انتہا درجے کی تعریف مین جو کہہ سکتے ہین وہ اسقدر ہے کہ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے - یعنے ہرگز نہین باقی رکھتی کسیکو جو اوسمین ڈالا جاتا ہے بلکہ اوسکو بالکل نیست و نابود کردیتی ہے - اور جلانے کے بعد بھی نہین چھوڑتی بلکہ پھر اوسکو درست کرتی ہے اور جلاتی ہے ہمیشہ اوسکا یہی کام ہے اور اوسمین

ایک صفت اور بھی ہے کہ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ جلانے والی ہے آدمیونکو یعنے صرف
آدمیون کو جلاتی ہے اور وہان کے موکل فرشتون اور سانپ بچھوؤن اور سینڈھ کے
درخت سے مطلق تعرض نہین کرتی۔ کیونکہ اگر ان چیزون کو بھی جلا دے تو ان اشیا کے عذاب سے
آدمیون کو نجات ہو اور عذاب مین تخفیف ہو جائے۔ اور ان عذابون کے سوا دوزخ مین ایک
اور عذاب یہ ہے کہ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ کہ اوسپر مقرر ہین انیس ۱۹ شخص۔ یعنے اوسکے
داروغہ انیس ۱۹ فرشتے ہین۔ حدیث مین وارد ہے کہ انکی آنکھین مثل برق کے چمکتی ہونگی اور
آواز تند رعد کی سی ہوگی اور دانت بارہ سنگھے کے سینگھون کی طرح اور بال زمین پر گھسٹتے ہونگے
اور آگ کے شعلے فوارے کے مانند انکے منہ سے نکلتے ہونگے۔ اونمین سے پہلا فرشتہ مالک ہے
جسکو کبھی ہنسی نہین آئی یہ دوزخ مین بادشاہون کے قائم مقام ہے اور عرش مجید کی روحانیات
سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور دوسرا فرشتہ کرسی کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے یہ گویا مالک کا
وزیر ہے تقسیم عذاب اسکا کام ہے۔ تیسرا فرشتہ ساتوین آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے
دوزخیون کے جلے ہوئے جسم کو ہر وقت نیا کرنا اسکا کام ہے۔ یہ مالک کے میر عمارت کے قائم مقام
ہے چوتھا فرشتہ چھٹے آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے۔ دوزخیون کے آپس مین
جھگڑا اوٹھانا اسکا کام ہے یہ گویا مالک کا قاضی ہے۔ پانچوان فرشتہ پانچوین آسمان کی
روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے دوزخیون کا کھینچنا یا مارنا اسکے ذمے ہے یہ گویا مالک
کا کوتوال یا جلاد ہے۔ چھٹا فرشتہ چوتھے آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے دوزخ
والونکے برے کام اور بیہودہ باتون کو ظاہر کرکے اونکو شرمندہ کرنا اسکے ذمے ہے۔ یہ اس
عالم کے اتالیق کا قائم مقام ہے۔ ساتوان فرشتہ تیسرے آسمان کی روحون سے علاقہ رکھتا ہے
دوزخیون کو رونا پیٹنا چلانا اور واویلا وغیرہ یاد دلانا اسکا کام ہے۔ یہ اس عالم کے رقاصون
کا قائم مقام ہے۔ آٹھوان فرشتہ دوسرے آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے دوزخیون
کے ایک فرقے کے عذاب کے حال سے دوسرے فرقے کو صدمہ دینے کے لیے مطلع کرنا اسکا کام ہے

یہ اس عالم کے جاسوسون کا قائم مقام ہے۔ نوان فرشتہ پہلے آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے۔ دوزخیون کے زخمون کو پکانا اور پیپ اور بدبو اوسمین پیدا کرنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے جراحون کا قائم مقام ہے۔ دسوان فرشتہ کرۂ آگ کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے دوزخ کی آگ دہکانا اور دوزخیون کے بدنون کو پکانا اسکا کام ہے۔ یہ اس عالم کے باورچی کا قائم مقام ہے۔ گیارہوان فرشتہ کرۂ ہوا کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے دوزخیون پر گرم اور زہردار ہوا چلانا اسکا کام ہے۔ یہ اس عالم کے فراش کا قائم مقام ہے بارہوان فرشتہ پانی کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے زمہریر کے طبقے کا آراستہ کرنا اور دوزخ کے اگر انکا جسم نہایت درجے کی ٹھنڈک اور کپکپی مین ڈالنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کی میر سقائی کے قائم مقام ہے۔ تیرہوان فرشتہ خاک کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے۔ دوزخیو نکے ہر ایک عضو کو بڑا اور بھاری کرنا تاکہ ہلنا جلنا انکو دشوار ہو یہ اسکا کام ہے۔ لکہا ہے کہ کافرونکی ایک ایک ران پہاڑ کے برابر ہو جائیگی۔ یہ فرشتہ اس عالم کے جلادون کا قائم مقام ہے چودہوان فرشتہ معدنونکی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے۔ طوق اور زنجیر اور اسباب لوہے اور اور چاندی اور سونے کے بنانا اور انکو تاؤ دیکے دوزخیون کو پہنانا اور انکی پیشانی اور پیٹھ اور پہلو داغنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے لوہارون کا قائم مقام ہے اور پندرھوان فرشتہ درختون کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے سینڈہ وغیرہ زہر آلود درختون کا اوگانا اور پرورش کرنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے کسانون کا قائم مقام ہے۔ سولھوان فرشتہ حیوانونکی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے۔ سانپ بچھو وغیرہ کو دوزخیون پر مسلط کرنا اسکا کام ہے۔ یہ اس عالم کے میر شکار کا قائم مقام ہے۔ سترہوان فرشتہ لطیفہ طبع کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے دوزخیون کی بھوک پیاس بڑہانا اور سینڈہ اور کھوتا پانی کہلانا پلانا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے طبیب کا قائم مقام ہے۔ اٹھارہوان فرشتہ دل سے علاقہ رکھتا ہے۔ رنج اور ندامت کی کیفیتین دلمین پیدا کرنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے مرشد کے قائم مقام ہے۔ اونیسوان فرشتہ دماغ سے تعلق رکھتا ہے دوزخیون کی خطاؤن

اور خیالات باطلہ پر اونکو مطلع کرنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے حکیم اور فلسفی کے قائم مقام ہے۔ اور رات فرشتون کے خادم اور فرمانبردار اسقدر ہین کہ شمار نہین ہو سکتا۔ علمانے لکھا ہے کہ دن اور رات کی چوبیس ساعتین ہوئین انمین سے پانچ ساعتین پانچون نمازون کی کرامت کے سبب سے معاف ہو گئین باقی رہین اونیس جنکو مرضی الٰہی کی مخالفت مین ضایع کیا ہے پس انمین سے ہر ایک کے عوض ایک ایک فرشتہ مقرر ہو گا کہ اونپر عذاب کرے۔ باقی وجہ تقرر اونیس کی اللہ تعالے کے سوا دوسرے کو معلوم نہین۔ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی ابوجہل نے تمام قریش کے لوگونکو دار الندوہ مین جمع کیا اور کہا کچھہ تمنے سنا اونیس پیادون کے بہروسے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تم لوگون کو قیامت سے ڈرایا کرتے ہین اور تم لوگ اسقدر جماعت کثیر ہو اور اپنی شجاعت کے سامنے کسی کو کچھہ سمجہتے بھی نہین ہو۔ پہر کیا تم لوگون سے اتنا بھی نہو سکیگا کہ دس دس آدمی ایک ایک پیادے کے چمٹ جاؤ اور اوسے عاجز کر دو۔ اونمین سے ایک پہلوان بڑا نامی ابو الاسد بن کلاہ تہا اوسنے کہا کہ سترہ کو تو مین اکیلا کافی ہون باقی رہے دو اونسے تم سب سمجھہ لینا۔ پس اللہ جل شانہ نے اونکے اس لغو کلام کے جواب مین یہ آیت شریف نازل کی کہ

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ اور ہمنے جو رکہے ہین دوزخ پر لوگ اور نہین فرشتے ہین۔ یعنے نہین بنائے ہمنے دوزخ کے داروغہ مگر فرشتے۔ جنکا زور اور قوت تمکو خوب معلوم ہے۔ اور جانتے ہو کہ اونکے مقابلے کی سارے جہان کو تاب نہین۔ ایک انمین سے عزرائیل ہین کہ ہزارون کی جانین ایک لحظہ مین قبض کر لیتے ہین اور بڑے بڑے لشکر بلکہ تمام جہان اونسے مقابلہ نہین کر سکتا۔ پہر اگر کوئی کہے کہ جب ایک فرشتہ تمام جہان کی ہلاکت کے لیے کافی تہا تو اونیس کے مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اوسکے جواب مین ارشاد ہوتا ہے کہ

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ اور اونکی جو گنتی رکھی سو جانچنے کو منکرون کے۔ یعنے یہ اونیس فرشتون کا تقرر کافرون کے جانچنے کے لیے ہے کہ آیا وہ اس عدد قلیل کو اپنے نزدیک کیا سمجھتے ہین اور اونکے عذاب کرنے کے واسطے ہم

تاکہ او نپر ایک دو طور کے عذاب نہین بلکہ اونیس ۱۹ طرحکے عذاب ہون۔ اور بہی اسیلیے ہے کہ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ تا یقین کرین جنکو ملی ہے کتاب۔ یعنے خوب یقین حاصل کرلین وہ لوگ جنکو کتاب ملی ہے کیونکہ اونکو فرشتون کے احوال وافعال اور اونکی قوتون کا حال معلوم ہے اور اپنی کتابون مین جو اونہون نے یہ گنتی سنی ہے اور اوسکی وجہ نہین سمجھے تو اب سمجھ لین کہ اس سے عذاب کی سب قسمون کا گھیرنا منظور ہے۔ اور اس بات سے اونکی خاطرجمع ہو اور پورا اطمینان اس عقیدے پر حاصل ہو اور اس پیغمبر اور کلام الٰہی پر جو تازہ اترا ہے ایمان لائین اور احسان مانین۔ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور بڑہے ایمانداروں کو ایمان۔ یعنے جو لوگ کہ پہلے سے تمپر ایمان لائے ہین وہ اپنے ایمان مین خوب مضبوط ہون اور کفر سے دور رہین۔ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ اور دہوکا نہ کھائین جنکو ملی ہے کتاب اور مسلمان۔ یعنے شک نہ کرین اہل کتاب اور ایماندار اس بات کا کہ اگر ایک فرشتہ دوزخیون پر عذاب کرسکتا تھا تو ایک ہی کافی تھا ورنہ کروڑون دوزخیون کے مقابلے مین اونیس ۱۹ سے کیا ہوسکتا ہے اسلیے کہ اونکو اس بیان سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ اونیس کا تقرر عذاب کے گھیر لینے کے لیے ہے نہ دوزخیون کے مقابلے کے واسطے۔ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا اور تا کہین جنکے دل مین روگ ہے اور منکر کہ کیا غرض تھی اللہ کو اس کہاوت سے۔ یعنے تا کہین وہ لوگ جنکے دل مین جہل کا روگ بہرا ہے اور ایمان ضعیف ہو گیا ہے اور کافر جنکے دلون مین ایمان کی بو تک نہین ہے یہ بات کہ کیا ارادہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اس گنتی سے جو کافرون کے عذاب کے لیے مقرر کی ہے مثلاً اگر دوزخیون کا معذب کرنا منظور ہے تو اونیس ۱۹ سے کچھ بھی نہین ہوسکتا۔ اور اگر عذاب کے سامان انسے فراہم کرانے ہین تب بھی یہ کافی نہین۔ اور اگر اپنی قدرت کاملہ سے ان فرشتونکے ہاتھون سے عذاب کرنے کا ارادہ ہے تو فرشتون کا ہونا نہونا دونون برابر ہے اور اگر

اسباب ظاہری کی رعایت مدنظر ہے تو ایک دو کافی تھے۔ ماورا اسکے ایسے ہی بہت سے
شک و شبہے حق تعالے کے معاملات مین کافر اور ضعیف الایمان لوگ کرتے رہتے ہین۔
اور بحث اور اعتراض بیجا سے باز نہین آتے۔ سو اس ماجرے مین مومنین اور اہل کتاب کو
ہدایت پر ہدایت زیادہ ہوئی اور ضعیف الایمان اور کافرون کو گمراہی پر گمراہی۔ پس حق تعالے
لوگونسے عبرت اور نصیحت کے طور پر فرماتا ہے کہ کَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ یون بچلاتا ہے اللہ جسکو چاہتا ہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے
یعنے اسی طرح سے ہر واقعے مین گمراہ کرتا ہے اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے اسطور سے کہ اوس
واقعے کے بھید پر اوسکی نظر بند کردیتا ہے اور اوسکے فہم کو قاصر کردیتا ہے آخر کو وہ شک اور
تردد مین پڑجاتا ہے یا انکار کر بیٹھتا ہے۔ اور گمراہ ہوجاتا ہے اور راہ دکھلاتا اور مقصد کو پہنچاتا
ہے جسکو چاہتا ہے اسطور سے کہ اوسکی نظر اوس واقعے کے بھید کو پہنچاتا ہے اور وہ اوسکی
حقیقت دریافت کرکے اپنا اطمینان اور یقین روز بروز بڑہاتا جاتا ہے۔ وَمَا يَعْلَمُ
جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ اور کوئی نہین جانتا تیرے رب کے لشکر مگر وہی آپ یعنے
پروردگار عالم کے لشکرون کا حال اوسکے سوا کسی کو معلوم نہین۔ کہ وہ کسقدر ہین اور کتنے
اور کیسے ہین۔ اور اوسکی حکمتون کی تفصیل بیان سے باہر ہے۔ اور جو غرض کہ قرآن مین
دوزخ کے ذکر سے اور پیغمبرون کے بیان سے منظور ہے وہ اس حکمت کے بیان ہی پر
موقوف نہین ہے وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ اور وہ تو سمجھوتی ہے لوگون
کے واسطے۔ یعنے نہین ہے وہ دوزخ مگر عبرت اور نصیحت آدمیون کے لیے تاکہ اوسکا حال
سنکے قہر الٰہی سے ڈرین اور اوسکی نافرمانی نکرین۔ پھر اگر کافر کہین کہ یہ عدد قلیل باعث عبرت
وخوف نہین ہوسکتا۔ تو كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَآ
اَسْفَرَ ۝ سچ کہتا ہون قسم ہے چاند کی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی
جب روشن ہوئے۔ یعنے مین سچ کہتا ہون کہ اس عدد کو تھوڑا نہ جانو قسم ہے چاند کی

ع ۱

جسکا نور تمام مہینے مین اونیس ۱۹ رات خوب معلوم ہوتا ہے اور اوسکی روشنی اتنی ہی راتون
مین تمام جہان کو اپنے نور سے بھر دیتی ہے اور ہزارون میوے اوسکی تاثیر سے بڑھتے
اور لاکھون دانے کھیتون مین مغز سے بھرتے اور دریاؤن اور اوگنے والی چیزون اور
حیوانون کے جسمون اور دماغون اور گوشتون مین رطوبتون کی زیادتی اسی کے سبب سے
ہوتی ہے - اور انہین اونیس ۱۹ عدد کی تاثیر سے جہان بھرا ہوا اور بڑے بڑے کارخانے
انجام پاتے ہین - اور قسم ہے رات کی جب وہ پیٹھ پھیر کے بھاگتی ہے آفتاب کی روشنی کے
باعث سے اگرچہ آفتاب مین اور مخروط ظلی زمین مین اونیس ۱۹ درجے کا فاصلہ ہوتا ہے
مگر آفتاب کا نور رات کی تاریکی کو دور کر کے تمام جہان کو روشن کر دیتا ہے - گویا موت کے بعد
زندگی کی صورت ظاہر ہوتی ہے اور اس اونیس ۱۹ درجے کے ضمن مین ایسے بڑے
کارخانے انجام پاتے ہین - اور قسم ہے صبح کی جب روشن ہوتی ہے اور اپنے نور سے
تمام جہان کو منور کر دیتی ہے اور یہ بھی آفتاب کے نور کی تاثیر کے سبب سے ہے اگرچہ وہ
اونیس ۱۹ درجے افق کے نیچے ہوتا ہے - پس ان تین کارخانون کے ساتھ جو اونیس ۱۹ عدد
کی تاثیر سے انجام پاتے ہین ہم دلیل لاتے ہین اس بات کی کہ اِنَّهَا لَاِحْدَى
الْكُبَرِ ۝ وہ دوزخ ایک ہے بڑی چیزون مین - یعنے دوزخ بھی ایک بڑا کارخانہ ہے
خدائی کارخانون مین سے کہ حق تعالیٰ کی عدالت اور انتقام کا ظہور اسی کارخانے مین
ہے پس اگر یہ کارخانہ بھی اونیس ۱۹ فرشتون سے سرانجام پائے تو تعجب کی بات نہین ہے
اور وہ دوزخ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ ڈراوا ہے لوگون کو - یعنے آدمی جب اوس دوزخ
کے حالات سنتے ہین تو خوف کرتے اور ڈرتے ہین بخلاف دوسرے کارخانون کے کہ
اونمین کوئی چیز انکے خوف کا باعث نہین ہے - اور اگر کچھہ تھوڑا بہت خوف ہے بھی تو وہ
بعض لوگون کے لیے بخلاف دوزخ کے کہ اوسکا خوف عام ہے لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ ہر شخص کے لیے جو کوئی چاہے تم مین سے کہ آگے بڑھے

بہتری مین یا بُرائی مین یا پیچھے ہٹے اچھائی یا بُرائی مین - اسلیے کہ بُرے کام مین آگے
بڑھنے اور اچھے کام مین تاخیر کرنے سے دوزخ کا خوف ہوتا ہے - اور اکثر بنی آدم کا یہی
حال ہے کہ اگر ایک بُرے کام کو چھوڑتے ہین تو دوسرے کو اختیار کرتے ہین اور اگر ایک
نیک کام مین سبقت کرتے ہین تو دوسرے مین تاخیر - اسی سبب سے دوزخ کا خوف سبکو ہوتا ہے
اور دوزخ کی گرفت قیامت کے دن عام ہوگی - اسلیے کہ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ
رَهِيْنَةٌ ۙ ہر جی اپنے کیے مین پھنسا ہے - یعنے ہر جان اونکے بدلے مین جو کمایا ہے
اوسنے بُرائی کرنے اور نیکی نکرنے سے دوزخ کے موکلون کے ہاتھ ہوگی اور دوزخ کے
موکلون سے کسی شخص کو خلاصی متصور نہین - اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۛ مگر داہنے والے
جو روز میثاق مین حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے داہنی طرف سے نکلے تھے اور
دنیا مین بھی سیدھی چال چلے اور موقف مین بھی عرش کی داہنی طرف کھڑے ہوے
اور اونکے اعمالنامے بھی داہنے ہاتھ آئے وہ البتہ اپنے حقوق ادا کرکے دوزخ کے موکلون
کے ہاتھ سے نجات پاکے داخل ہونگے فِيْ جَنّٰتٍ ۛ۫ باغون مین - آرام اور چین سے اور
یہانتک فارغ البال ہونگے کہ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ
فِيْ سَقَرَ ۝ ملکر پوچھین گے گنہگارون کا حال کہ تم کاہے سے پڑے دوزخ مین
یعنے گنہگارون کا حال پوچھین گے کہ وہ کہان گئے جو نظر نہین آتے اور جب سنین گے کہ
وہ دوزخ مین داخل ہوئے تو اونکی طرف متوجہ ہوکے براہ تعجب اونسے پوچھین گے کہ
کون چیز لائی تمکو دوزخ مین - اور باوجود عقل و دانائی کے تمسے اتنا نہو سکا کہ دوزخ کی طرف
کھینچنے والی چیزون سے بچتے - اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مراد اصحاب
یمین سے اس آیت مین ایماندارون کے بچے ہین جو دنیا سے بے گناہ گئے ہین اور دوزخ
کے موکلون کی قید مین نہ پڑینگے - اور اونکا یہ سوال کہ تم کاہے سے پڑے دوزخ مین خود اونکے
بچپن کو ظاہر کرتا ہے کہ دوزخ مین داخل ہونے کے کا سبب تک نہین جانتے - خلاصہ یہ ہے

ع

کہ اگر اصحاب الیمین سے نیک بخت مراد ہین تو یہ سوال تعجب یا توبیخ کی راہ سے ہوگا اور اس
سوال کے جواب مین دوزخی قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ کہین گے ہم نہ تھے
نماز پڑھتے - یعنے ہم اسوجہ سے دوزخ مین ڈالے گئے کہ نماز نہ پڑھتے تھے - کاش ہم نماز پڑھتے
ہوتے تو آج ہمکو فرض نماز کی اونیس رکعتین یعنے دو فجر کی اور چار ظہر کی اور چار عصر کی اور تین
مغرب کی اور چار عشا کی اور دو رکعتین رات کی نماز کی ہمین طاق کی رعایت کے لحاظ سے ایک
رکعت اور زیادہ کرکے وتر نام رکھا ہے - دوزخ کے اونیس موکلون کے ہاتھون سے نجات
دیتین اور ایسے سخت وقت مین ہمارے کام آتین - مگر افسوس کہ نماز کے ترک کرنے سے ہم ان
اونیس موکلون کے پھندے مین پھنسے اور عذاب مین گرفتار ہوئے - وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ
الْمِسْكِيْنَ ۝ اور نہ تھے کھلاتے محتاج کو - یعنے فقیرون محتاجون کو ہم کھانا بھی نہین کھلاتے
تھے - پس اگر ہم ایسا کرتے تو اوسکے باعث سے اوس محتاج کی اونیس ساعتین آرام سے
گذرتین اور اونیس نفسین تازہ ہوتین اور جو کچھ اوس سے بہتر کام ہوتا ہمارے نامہ اعمال
مین لکھا جاتا اور ہم اوسکے سبب سے ان اونیس موکلون سے بچتے اور گرفتار عذاب نہوتے
وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ اور ہم تھے بات مین دھنستے ساتھ دھنسنے
والون کے - یعنی ہم بری صحبتون مین برے لوگون کے پاس بیٹھتے تھے اور مسلمانونکی
برائیان کرتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک اور اونکے قرآن والا مین لوگون
کے ساتھ کج بحثی کرتے تھے وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اور ہم تھے جھٹلاتے
انصاف کے دن کو - یعنے قیامت کے آنے کا یقین نہ کرتے تھے بلکہ اوسے جھوٹ جانتے
تھے - کاش اگر اپنے اس اعتقاد باطل سے آخر عمر مین بھی توبہ کرلیتے تو نجات پاتے مگر کیا
کرین اپنی شامت سے عمر بھر ایسے ہی برے کامون مین پھنسے رہے حَتّٰٓى اَتٰىنَا
الْيَقِيْنُ ۝ یہانتک کہ آپہونچی ہمکو موت - اور بعد اوسکے ہمارا پچھتانا اور پشیمان ہونا
ہمارے کچھ کام نہ آیا - اسواسطے کہ نیک عمل اور توبہ کرنے کا وقت باقی نہین رہا - حق تعالے

فرماتا ہے کہ ان لوگون نے اپنی نجات کی فکر کچھ بھی نکی اور نہ دوسرون کی مدد اور اعانت کی امید باقی رہی۔ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ؕ پہر کام نہ آئیگی اونکو سفارش سفارش کرنے والونکی۔ یعنے اونکو سفارش کرنے والونکی سفارش سے کچھہ فائدہ نہوگا کیونکہ کافرون کی سفارش کوئی نکریگا اسلیے کہ اللہ کے کلام اور اوسکے رسول کیے یہ منکر ہین۔ اعمال نیک کبھی کئے نہین۔ اور باوجود اس بات کے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ؕ پہر کیا ہوا ہے اونکو سمجھوتی سے منہ موڑتے ہین یعنے کیا ہوا ہے ان کافرون کو کہ مصیبت کا دن سامنے ہے اور مدد کی کسی سے امید نہین اور نجات دینے والے قرآن پاک کی پند و نصیحت سے اعراض کرتے ہین اور اسقدر متنفر ہین کہ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ؕ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ؕ گویا وہ گدہے ہین بہڑکے ہوئے بھاگے غل کرنے سے۔ یعنے قرآن شریف کی پند و نصیحت سے ایسے بھاگتے ہین جیسے گدہے شیر قوی ہیکل کے دیکھنے اور اوسکا نعرہ سننے سے کہ ہرگز پیچھے پہر کے نہین دیکھتے اور کچھہ بھی نہین سمجھتے بلکہ بھاگے ہی چلے جاتے ہین۔ اور انکے اسقدر بھاگنے اور اعراض کرنے کا سبب یہ ہے کہ انکا تکبر اور غرور اور حماقت اس بات کو گوارا نہین کرتی کہ دوسرے پر جو شے نازل ہوئی ہے اوسے مانین اور اوسے بے فائدہ اوٹھائین۔ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ؕ بلکہ چاہتا ہے ہر ایک اونمین سے کہ اوسکو ملین ورق کھلے یعنے ہر ایک اونمین سے یہ چاہتا ہے کہ اوسکو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھلے ہوئے صحیفے بادشاہون کے فرمانون کیطرح دیے جاوین کیونکہ ایسے فرمان جنکے نام صادر ہوتے ہین اونکی عزت اور بزرگی زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ درخواست اونکی ایسی ہے جیسے گنوار دیہاتی چاہین کہ اونمین سے ہر ایک کے نام بادشاہ کا فرمان آئے اور اوسمین کسی صوبہ دار وغیرہ کا واسطہ نہو۔ اور یون کہین کہ جب تک ہم مین سے ہر ایک کے نام بادشاہی فرمان علحدہ علحدہ معتبر ایلچیون کے ذریعے سے اس مضمون کا نہ آئیگا کہ اس صوبہ دار یا فوجدار کی اطاعت کرو

تب تک ہم اوسکی اطاعت ہرگز نکرینگے اور نہ اوسکی کچہری مین حاضر ہونگے اور نہ اوسکی بات مانین گے۔ یہ مثال مکّے کے کافرون کی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ ہم ہرگز آپکی پیروی نکرینگے اور آپکے فرمان کو نہ مانین گے جب تک کہ ہم مین سے ہرایک کے پاس ایک ایک فرمان بغیر تمہارے ذریعے کے آسمان سے اسطور پر نہ آجائیگا کہ صبح کے وقت ہرایک کے سرہانے سے نکلے اور اوسمین بطور سرنامے کے لکھا ہو کہ یہ فرمان رب العالمین کی طرف سے فلان بن فلان کے نام ہے۔ اوسکو چاہیے کہ محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ پس حق تعالےٰ اونکے اس سودائے خام اور تمنائے بیہودہ کے رد مین ارشاد فرماتا ہے کہ کَلَّا ہرگز نہین ہوسکتا کہ اونکے نام ایسے فرمان آمین اور اگر آمین بہی تو یہ ایمان نہ لائینگے کیونکہ انکا اعراض فرمان کے نہ آنے کے سبب سے نہین ہے بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ بلکہ ڈرتے نہین آخرت سے۔ اور ہرگز یقین نہین کرتے کہ آخرت مین اپنے اعمال بد کی سزا پائین گے۔ کیونکہ اگر وہ آخرت سے ڈرتے تو وہانکے عذاب سے رہائی کی فکر کرتے اور اوسکی تدبیر پوچھتے۔ کیا وہ سمجھے ہین کہ یہ نصیحت اونکے لیے نہین بلکہ اورون کے واسطے ہے کَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ کوئی نہین یہ تو سمجھوتی ہے یعنے ہرگز ایسا نہین جو وہ خیال کرتے ہین بلکہ یہ قرآن پاک نصیحت عام ہے کسی ایک شخص یا ایک فرقے یا ایک ملک کے لوگون کے لیے مخصوص نہین ہے اسواسطے کہ یہ کلام الٰہی ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے سب بندون کی ہدایت اور رہنمائی کے واسطے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے۔ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ پھر جو کوئی چاہے اوسے یاد کرے اوسکے مضمون کو غور و تامل سے سمجھے اوسکے احکام پر کاربند ہو۔ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اور وہ یاد جب ہی کرین کہ چاہے اللہ یعنے بعضے اونمین سے جب خوب جدال و قتال کرینگے اور قرآن کریم کی مخالفت سے اچھی طرح خراب اور ذلیل و رسوا بے آبرو بے عزت ہولینگے تب اس نعمت کی قدر جانین گے اور قرآن کریم کو مانین گے

اور اوسے یاد کرے اوسکی نصیحتون اور حکمون پر کاربند ہونگے - اور خداوند کریم ایسا غفور الرحیم ہے کہ اوسوقت بھی اونکے اقرار اور قرآن کے احکام پر چلنے کو اونسے قبول کریگا اور اونکے پچھلے گناہ معاف کریگا - اسلیے کہ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ وہ ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہ ہے بخشنے کے لائق - یعنے اللہ تعالیٰ ہی لائق تقوے کے ہے اوسی سے تقوی کرنا یعنے ڈرنا چاہیے اور وہی آمرزش اور کرم کرنے والا ہے آدمی کتنا ہی گناہ کرے اور عمر بھر اوسکی نافرمانی مین رہے مگر جب تقوے کی راہ چلیگا اور اوس سے ڈریگا تو وہ اوسکے سب گناہ بخشدیگا اور اوسکے رجوع ہونے کو قبول کریگا -

ع ۱۶ منزل ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ قیامہ مکی ہے اسمین چالیس آیتین اور ایکسو ننانوے کلمے اور چھسو دو حرف اور دو رکوع ہین - اور اسکا نام سورۂ قیامہ اسوجہ سے ہے کہ اسمین قیامت کے آنے کو ایسی واضح دلیلون سے بیان فرمایا ہے کہ جسکو ہر شخص خاص و عام سے ادنی غور و تامل کرنے سے بخوبی سمجھ سکتا ہے - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو تین مرتبہ پڑھے عذاب قبر سے بے خوف ہو - لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ قسم نہین کھاتا ہون مین قیامت کے دن کی وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ اور قسم نہین کھاتا ہون مین آدمی کے نفس ملامت کرنیوالے کی - قیامت کے واقع ہونے پر ایسا نفس جو قیامت کے قائم ہونے کا سبب ہے - اسواسطے کہ آدمی اپنے نفس کی حقیقت سے بے خبر اور غافل ہے یہ نہین جانتا کہ یہ نفس مجکو قیامت کے دن گرفتار کرائیگا اور برائیون کی سزا چکھنے کا سبب یہی پڑیگا - اور مراد نفس لوامہ سے نفس متقیہ ہے جو نفس مقصرہ کو تقصیر عبادت اور طاعت پر ملامت کرتا ہے یا وہ نفس ہے کہ اپنی تقصیر پر اپنے تئین ملامت کرتا ہے - اور حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہر نفس لوامہ ہوگا اور اپنے تئین ملامت کریگا۔ اسواسطے کہ اگر نیک ہو تو وہ اس بات سے اپنے تئین ملامت کریگا کہ مین نے زیادہ نیکی کیون نکی اور اپنے وقتون کو بیکار کیون کھویا۔ اور اگر بد ہے تو اس بات سے اپنے تئین ملامت کریگا کہ مین نے برائی کیون کی۔ اور سوا اسکے آدمی کے نفس مین پیدایشی یہ بات ہے کہ ملامت کرتا رہتا ہے چاہے اچھا ہو یا برا۔ پس جب معلوم ہوگیا کہ قیامت مین حسرت اور ندامت ضرور ہوگی تو اوسپر قسم کھانے کی احتیاج نہین رہی۔ اب اللہ تعالے اون شبہون کو دور کرتا ہے جو قیامت کے آنے کے بارے مین کافرون کے دلون مین تھین۔ چنانچہ مفسرین نے لکھا ہے کہ عدی بن ربیعہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ مین رہتا تھا اور آپکو بہت تکلیف دیا کرتا تھا ایک دن آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تم ہمکو قیامت کے آنے سے بہت ڈرایا کرتے ہو بھلا اوسکا کچھ حال تو بیان کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ مختصر حال اوس سے بیان فرمایا کہ جتنے مردے ہین سب زندہ کیے اور اوٹھائے جائینگے اور جو کچھ دنیا مین کیا ہے سب کا حساب دینا پڑیگا۔ یہ حال سنکے وہ بدبخت کہنے لگا کہ یہ بات تو ایسی ہے کہ اگر مین اپنی آنکھ سے بھی دیکھون تو یقین نکرون اور سمجھون کہ یہ سب نظر بندی ہے اصل مین کچھ بھی نہین۔ کیونکہ یہ بات ہرگز عقل مین نہین آتی کہ ہزارون برس کے مردون کی ہڈیان اللہ تعالے جمع کرکے زندہ کریگا۔ پس اللہ تعالے نے اوسکے خیال فاسد کے دور کرنے اور اوسکے بیجا دعوے کے رد کرنے کے واسطے ارشاد فرمایا **اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ** ؕ کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ جمع نکرینگے ہم اوسکی ہڈیان یعنے کیا انسان باوجود عقل و دانائی کے ایسا خیال کرتا ہے کہ ہم اوسکی پرانی بوسیدہ ہڈیان دوبارہ زندگی دیکے روز قیامت مین جمع نکرینگے۔ **بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ** ؕ کیون نہین سکتے ہین ہم کہ ٹھیک کردین اوسکی پورین۔ یعنے ہم ضرور جمع کرینگے آدمی کی بوسیدہ ہڈیون کو اور یہ بات ہماری قدرت کاملہ کے آگے کچھ حقیقت نہین رکھتی

ہم تو اس سے بھی زیادہ تعجب خیز چیزین کرینگے۔ اور ہر عضو اور گوشت و پوست اور شکستہ چور
چور ہڈیون کو درست کرینگے۔ ہم قادر ہین اس بات پر کہ برابر اور درست کردین اونگلیون کی
پورون کے چمڑے کو جو کہ نہایت لطیف و نازک ہے۔ اور جبکہ ہمنے ایسی نازک شی کو درست
کردیا تو بڑی بڑی ہڈیون کا جمع کرنا ہمارے آگے کیا مشکل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ انسان جو
قیامت کے ہونے اور مردون کے زندہ کرنے پر اللہ تعالےٰ کے قادر ہونے کو محال سمجھتا ہے اور
ان باتون سے انکار کرتا ہے سو یہ انکار اس سبب نہین ہے کہ اسکی سمجھ مین یہ بات نہین آتی
بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ ڈھٹائی کرے
اوسکے سامنے۔ یعنے انسان چاہتا ہے کہ بیباک ہوکے بقیہ عمر کو فسق و فجور مین گذارے
کیونکہ قیامت کا اقرار اور حساب و کتاب کا خوف دل مین رکھنا فسق و فجور مین بیباکی کرنے
سے روکتا ہے۔ اور یہ فسق و فجور کی محبت کے باعث نہین چاہتا کہ قیامت کی بات سنے اور اوس
فکر و غور کرے اور اسی خیال سے کہ کہین اوسکے عیش مین فتور نہ پڑے اس خطرے کو اپنے دل
مین بھی آنے نہین دیتا۔ اور سینہ زوری کی راہ سے یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۝ پوچھتا
ہے کب ہے دن قیامت کا۔ اسواسطے کہ جب تک تم اسے بقید تاریخ نہ بتاؤگے ہم ہرگز
یقین نکرینگے۔ پس یہ سوال سینہ زوری کی راہ سے ہے۔ قیامت کی سختیون کو دیکھکے سب
بھول جائیگا اور مخلصی کی تدبیرین پوچھنے لگیگا۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝
وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ پھر جب چوندھیانے لگین نگاہ
اور گہنا جائے چاند اور اکٹھے ہون سورج اور چاند۔ یعنے جب چوندھیانے لگے آدمی کی بینائی
جیسے دنیا مین بجلی کی چمک دیکھکے چوندھیا جاتی ہے حق تعالےٰ کے قہر کی تجلی سے اور بے نور
کردیا جاوے چاند اوسی تجلی کی روشنی کی شدت سے نہ گہن وغیرہ کے سبب سے جیسا کہ
دنیا مین ہوا کرتا ہے۔ اور جمع کیے جائینگے چاند اور سورج ایک جگہ پر اور دونون بے نور
ہونگے یا چہرہ ملکے کہ ایک جگہ ہونگے اور دنیا مین جتنے نور کے اسباب ہونگے سب خراب

ہو جاوینگے اور انسان اپنے اعمال بد کے خوف اور آنکھ کے چوندھیلانے سے حیران و ششدر ہو کے یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۝ کہے گا آدمی اوسدن کہاں جاؤں بھاگ کر۔ یعنے کہاں ہے بھاگنے کی جگہہ کہ وہاں پہونچکے اس حیرت اور دہشت سے نجات پاؤں اور دنیا میں جو پوچھا کرتا تھا کہ کب ہے قیامت یہ سوال اوسکا اولٹا ہو جائیگا اور جب پناہ کی جگہہ کوئی نپائیگا تو گھبرا کے ہذیان کے طور پر بار بار یہی کہیگا کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ تب اوس سے کہا جائیگا کَلَّا لَا وَزَرَ ۝ کوئی نہیں کہیں نہیں ہے بچاؤ۔ یعنے ایسا سوال بیجا نکر اور اس پوچھنے پاچھنے سے باز آ۔ کہیں جائے پناہ تیرے لیے نہیں بلکہ جس جگہہ سے تو بھاگتا ہے اوسی جگہہ تجھے جانا ہوگا۔ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝ تیرے رب تک اوسدن جا ٹھہرنا۔ یعنے تیرے رب کے قہر کی تجلی کی طرف اوسدن جائے قرار ہے اور ہر ایک کو وہاں حاضر ہونا ہوگا چاہے خوشی سے جائے یا جبر سے۔ اور اسوقت میں اور ایک اور حیرت اور دہشت زیادہ کی جائیگی۔ یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ۝ جتا وینگے انسان کو اوسدن جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔ یعنے خبر دی جائیگی آدمی کو اوسدن اون عملوں سے جو اوسنے آگے بھیجے اور جو اوسنے پیچھے چھوڑا اپنے اعمال و افعال سے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور ہر طرح سے اوسے اوسکے ہر فعل اور ہر قول پر مطلع کرینگے تاکہ اوسکے موافق سزا دیں۔ اگرچہ اوسکو اوسکے عملوں پر آگاہ کرنے کی ضرورت نہیں بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ۝ بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھ ہے یعنے آدمی خود بخود اپنے عملوں پر مطلع اور خبردار ہو جائیگا کیونکہ ایک تو اوسکے کیے ہوئے عملوں کی شکلیں اوسکے نفس میں ثابت اور راسخ ہیں دوسرے اس عالم میں اوسکی دریافت اور بھی قوی اور صاف ہو جائیگی اس سبب سے بخوبی اپنے سب عملوں کی شکلوں کو دریافت کرلیگا غور و تامل کی بھی حاجت نرہیگی۔ اور وہ شکلیں خود بخود ظہور کرینگی بلکہ اعضا کی صورتیں ہو جائینگی۔ بعضوں کے چہرے سیاہ ہو جاینگے اور بعضے چہرے کی رونق اور سرخروئی

پیدا اگر ینگے جیسے وضو کرنے والے کہ اونکے چہرے اور ہاتھ پانوں روشن اور چمکتے ہونگے
اور خیانت کرنے والون نے جس شے کی خیانت کی ہوگی وہ اونکی گردن اور کندھے پر لدی ہوگی
اور شہید خون سے رنگین ہونگے اور زانیونکی شرمگاہ سے پیپ بہتی ہوگی اسیطرح سے ہر عضو
جس سے جو گناہ ہوا ہے وہ خود گواہی دیگا اور خود بولیگا۔ پہر سواے اقرار کے آدمی کا کچھ بس نہ
چلیگا وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ اگرچہ بیان کریگا اپنے عذر ونکو۔ اور سب حیلے بہانے
کریگا۔ حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر خبردار ہونا تین مرتبہ ہوگا
پہلے ہر ایک کے اعمال نامے پڑہ کے فرشتے اونکے ہاتھون مین دینگے اور کہین گے کہ پڑہ اپنی
کتاب تو آپ کافی ہے اپنی جان کے واسطے آجکے دن اپنے اوپر حساب لینے والا۔ اوسوقت
آدمی اپنے برے کامون سے انکار کرینگے اور کہین گے کہ ہمنے یہ کام نہین کیے بلکہ ہمپر جہوٹ
لکہ لیا ہے۔ پہر دوسری مرتبہ آسمان و زمین اور دن اور رات اور اونکے تمام عضو اون کامون
پر گواہی دینگے اور اوسنے کہین گے کہ تمنے یہ کام کیے ہین اوسوقت یہ اقرار کرینگے اور کہین گے
کہ ہان یہ کام ہمسے ہوے مگر ہر کام پر ایک عذر اور حیلہ بیان کرینگے کہ فلان کام اس سبب سے
ہوا اور فلان اس باعث سے۔ اور یہ سب عذر و حیلے اونکے جہالت اور نادانی سے ہونگے
اور جب اونکے عذر و حیلے بہی نامسموع ہونگے۔ پہر تیسری مرتبہ حکم ہوگا کہ انہین سے ہر ایک شخص کو
اوسکا اعمال نامہ اگر اچہا ہے تو داہنے ہاتھ مین ورنہ بائین ہاتھ مین دیکے اونکے ٹہکانون تک
پہونچا دو۔ تب فرشتے نیکون کے اعمالنامے اونکے داہنے ہاتھ مین دیکے موقف کی داہنی طرف
جدہر بہشت کا راستہ ہے روانہ کرینگے۔ اور بدونکو بائین ہاتھ مین اعمال نامہ دیکے موقف
کی بائین طرف جدہر دوزخ کا راستہ ہے مار مار کے اور گردنون مین ہاتھ دیکے ہانکینگے اور
بعضون کو طوق و زنجیر مین جکڑ کے لیجائین گے اور بعضون کو منہ کے بہل گہسیٹتے ہوے
اب حق تعالے اپنے حبیب سے بات مین بات نکل آنے کے طور پر فرماتا ہے کہ اگرچہ تمکو قرآن
شریف سیکہنے کا نہایت شوق ہے اور تم اوسے سنتے ہی پڑہنے لگتے ہو تاکہ بہول نجاؤ لیکن تمکو چاہیے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ نہ چلا تو اوسکے پڑھنے پر اپنی زبان کو شتابی سیکھ لینے - یعنے نہ ہلاؤ تم اپنی زبان قرآن کے پڑھنے مین اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام پڑھتے ہین اس خیال سے کہ شاید بعضے الفاظ تمہارے ذہن سے جاتے رہین اور جبرئیل علیہ السلام ایک مرتبہ پڑھکے چلے جائین اور تم اوسے بھول جاؤ - اور اس ممانعت کا باعث یہ ہے کہ سبق سُننے مین ایسی جلدی کرنا کہ خود بھی پڑھنے لگے سبق کے سُننے مین خلل انداز ہوتا ہے کیونکہ دل دو طرف متوجہ ہوجاتا ہے - پس تم بھولجانے کے خوف کو دل سے دور کرو اور اطمینان رکھو کہ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اوسکو ہمیشہ رکھنا اور پڑھنا - یعنے بیشک اوس تمام سبق کا تمہارے سینے مین جمع کرنا اور اول سے آخر تک تمہاری زبان سے پڑھنا ہمارا ذمہ ہے فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ پس جب پڑھنے لگین تو ساتھ رہ اوسکے پڑھنے کے - یعنے جب ہم پڑھنے لگین اوسکو جبرئیل ع کی زبان سے تو تم اوسکی پیروی کرو اور چپکے بیٹھے سُنا کرو - پھر جب وہ پڑھ چکین تو تم اوسیطرح سے مخارج اور شد ومد کی رعایت سے پڑھنا شروع کرو - تاکہ جبرئیل کے سُننے کے سبب سے تمہارا سبق پختہ ہوجائے - اور اوسکے معانی اور تفسیر بھی جبرئیل علیہ السلام کے پڑھنے کے وقت تم نہ پوچھا کرو کیونکہ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ پھر مقرر ہمارا ذمہ ہے اوسکو کھول بتانا - یعنے قرآن پاک کی لفظون کی تعلیم کے بعد اوسکے معنون کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے كَلَّا کوئی نہین - یعنے ایسی عجلت کرنا بیجا ہے اور یہ بات صرف تم ہی مین نہین ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ بلکہ تم سب آدمی چاہتے ہو جلدی والے نفعے کو - جو جلد حاصل ہو - کیونکہ مقتضائے خلقت بشری یہی ہے اور انسان دنیا کی محبت مین آخرت سے غافل رہتا ہے اور اوسکے منافع نہین سمجھتا وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ اور چھوڑتے ہو آخرت کو - کہ اوسکی فکر کچھ بھی نہین کرتے اور اوسے دور سمجھتے ہو اور دنیا کی محبت مین جو سب برائیونکی اصل ہے بہت غافل ہو اور سمجھتے نہین کہ آخرت کا فائدہ اور نقصان دنیا کے فائدے اور نفعے سے ہزار درجے بڑھ کے ہے

یہانتک کہ اون دونون مین کچھ نسبت نہین اسلیئے کہ وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۝ کتنے منہ اوسدن تازے ہین - یعنے بہت سے چہرے اوسدن تروتازہ روشن اور چمکتے ہونگے اور اونکے نیک اعتقادون کا اثر اور اچھے عملون کی روشنی اونکے چہرون پر ظاہر ہوگی اوراوس نور کی قوت سے جو اونکی آنکھون کی روشنی بڑھ جائیگا - اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ ۝ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہونگے - یعنے اپنے پروردگار کے نور کی تجلی کی طرف نظر کرنے اور لذت پانے والے ہونگے - اور اونکی آنکھ اوس تجلی کے دیکھنے سے خیرہ نہ ہوجائیگی اور نہ خوفناک ہوگی وَوُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍۭ بَاسِرَۃٌ ۝ اور کتنے منہ اوسدن اوداس ہین - یعنے بہت سے چہرے اوسدن اوداس اور پریشان ہونگے اور اونکے دلمین رنج وغم بھرا ہوگا - تَظُنُّ اَنۡ یُّفۡعَلَ بِہَا فَاقِرَۃٌ ۝ یقین رکھتے ہونگے کہ اونپر وہ ہووے جس سے کمر ٹوٹے پس اس خیال سے اونکے حواس بیجا ہونگے اور اپنے کفروانکار کی شامت سے پروردگار عالم کے نور کی تجلی سے بہرہ مند نہونگے - اور اس کا باعث یہی ہوگا کہ دنیا کی محبت مین مبتلا رہے اور عقبیٰ کو دور سمجھتے تھے - حق تعالےٰ فرماتا ہے کَلَّاۤ - ہرگز نہین - ایسا کہ آخرت کو دور سمجھین کیونکہ آخرت اوس سفر کا نام ہے جسمین روح کو اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے ابتدا اسکی موت ہے اور انتہا قیامت - اور اس سفر کی ابتدا دنیا کی زندگی سے ملی ہوئی ہے جسوقت یہان سے قدم اوٹھایا بس وہان رکھا پس حقیقت مین آخرت کا شروع اوسوقت سے ہے کہ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۝ جسوقت جان پہونچے ہانس تک - یعنے جسوقت آدمی کی جان اوسکے سینے کی ہڈیون مین جو گردن کے متصل ہین پہونچتی ہے جسکو سکرات کا وقت کہتے ہین اور روح حیوانی اپنے ٹھکانے یعنے دل سے باہر نکلتی ہے اور اپنے بیگانے سب اوسکی زندگی سے مایوس ہوجاتے ہین - وَقِیۡلَ مَنۡ ٜ رَاقٍ ۝ اور کہا جاتا ہے کون ہے جھاڑنے والا کہ اس بے ٹھکانے روح کو اپنے ٹھکانے پر لاوے - وَّظَنَّ اَنَّہُ الۡفِرَاقُ ۝ اور وہ اٹکلا کہ اب آیا وقت جدائی کا - یعنے گمان کرتا ہے

وہ شخص جو حالت نزع مین ہوتا ہے کہ یہ وقت اہل وعیال مال واسباب گھربار سے جدا ہونے کا ہے۔ اور ایسے وقت مین بھی بسبب غلبۂ محبت دنیا کے اوسے یقین نہین ہوتا بلکہ گمان غالب ہوتا ہے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی۔ یعنے اوس مردے کی ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ گئی اسواسطے کہ نیچے کے جسم سے روح کا اثر بالکل منقطع ہوچکا۔ پنڈلیون کا ہلانا اور ایک کو دوسرے سے جدا کرنا اوسکے اختیار مین نرہا۔ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ۝ تیرے رب کی طرف ہے اوسدن کھنچ جانا۔ جیسے بھاگے ہوئے کو اوسکے خاوند کے پیادے کھینچ لیجاتے ہین۔ مگر افسوس کہ انسان اوسدن سے اور اوسکی زادراہ سے بالکل غافل ہے۔ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ پھر نہ یقین لایا اور نہ نماز پڑھی یعنے سچ نجانا قرآن کی آیتون کو اور اللہ کے رسولون کو کہ اعتقاد درست اپنے ساتھ لیجاتا اور قرآن و پیغمبر اوسکے شفیع ہوتے۔ اور نہ نماز پڑھی جسکی بارگاہ رب العالمین مین سب سے پہلے پرسش ہوگی۔ اور جو کفر وایمان مین فرق کرنے والی ہے اور باعث توجہ الی اللہ ہے۔ بلکہ اوسنے ترک عبادت ہی پر اکتفا نہ کیا۔ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ پر جھٹلایا اور منہ موڑا۔ یعنے قرآن کی آیتون اور اللہ کے رسولون کو سچ جاننے کے عوض مین جھٹلایا اور اللہ تعالے کی طرف متوجہ ہونے سے منہ پھیرا۔ ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ يَتَمَطّٰى ۝ پھر گیا اپنے گھر کو اکڑتا۔ اور اینٹھتا گویا پیغمبر اور قرآن کو جھٹلا کے اور نماز چھوڑ کے حق تعالے سے لڑائی اور مقابلہ کر کے جیت آیا۔ اور اپنی قوت بازو پر پھول گیا۔ پس ایسے بدکردار کے لیے مرنے کے بعد ضرور کہا جائیگا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ خرابی ہوجیو تیری پھر خرابی ہوجیو۔ پھر قیامت کے دن خرابی ہوجیو تیری پھر خرابی ہوجیو۔ یہ دونون خرابیان قہر وغضب کے عالم مین اسکے لیے قرآن کے سچ نجاننے اور نماز چھوڑنے اور رسول کے جھٹلانے اور اللہ تعالے کے احکام سے منہ پھیرنے کے باعث سے ہونگی۔ لکھا ہے کہ بعد نزول

ع ۱۷

اس آیت شریف کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کو بطحا سے مکہ مین دیکھا اور
چونکہ یہ آیت اوسی کی برائی کے بارے مین نازل ہوئی تھی آپنے اوسکا دامن پکڑکے
فرمایا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى - اوسنے کہا کہ کیا تم مجھے ڈراتے ہو - اورجب
یہان یہ کہا کہ آدمی قیامت اور موت سے ایسا غافل ہے کہ خبردار کرنے سے بھی ہوشیار
نہین ہوتا تو اب اوس سے بطور جھڑکی اور تنبیہ کے پوچھتے ہین کہ تجھے اسقدر غفلت
کس سبب ہے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ؀ کیا خیال کرتا ہے
آدمی کہ چھوٹا رہیگا بے قید - یعنے کیا گمان کرتا ہے آدمی کہ چھوڑ دیا جائیگا جانورون کیطرح
کہ جیسے جاہتے ہین کرتے ہین اور نہ اونسے کچھ پرسش ہوگی قیامت مین نہ مرنے کے بعد تو یہ گمان
اسکا سراسر غلط ہے کیونکہ خلقت مین یہ مکلف ٹھیرا اور مکلف کے لیے ہر چیز کی جزا اور پرسش
ضرور ہے - رہا یہ امر کہ یہ پرسش مرنے کے بعد مدت مدید گذر کے زندہ کرنے پر موقوف ہے
تو اسمین کچھ تردد اور انکار کی جگہ نہین اسلیے کہ اسکا سچ ہونا ادنٰی غور وتامل سے معلوم ہوسکتا ہے
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ؀ بھلا نہ تھا ایک بوند منی کی جو ٹپکی - یعنے
کیا نہ تھا آدمی اپنے باپ کی پیٹھ مین ایک ذرا سا منی کے پانی کا قطرہ جو چوتھے ہضم کا
فضلہ ہے - اور وہ بھی ایسا کہ جس جسم مین پیدا ہوا ہے اوسمین نہین رہتا - بلکہ جماع کی حرکت
سے ٹپکایا جاتا ہے - اور طبیعت اوسکی پرورش اور تدبیر سے بوجہ علاحدہ ہونے کے دست بردار
ہوجاتی ہے - ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ؀ پھر تھا لہو کی پھٹکی پھر اوسنے
بنایا اور ٹھیک کر اوٹھایا - یعنے پھر وہ مادہ ٹپکا ہوا پانی لہو کی پھٹکی سو وہ بھی حیات کی قابلیت
نہین رکھتی - پھر پیدا کیا اوسے اللہ تعالےٰ نے اگرچہ زندگی کی استعداد اوسمین نہ تھی پھر اوسے
برابر مزاج کا معتدل کردیا اور اوسکی صورت درست کرکے اوسمین روح ڈالی فَجَعَلَ مِنْهُ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ؀ پھر کیا اوسمین جوڑا نر اور مادہ - یعنے آدمی
کی جنس سے دو قسمین کین نر اور مادہ کہ ہر ایک کی صورت اور اعضا او صفتین جدا جدا ہین

اور ایک کا کام دوسرے سے ممکن نہین مردون کا کام عورتون سے نہین ہوسکتے اور عورتون کے کام مردون سے - پس حق تعالیٰ نے دنیا کے آباد کرنے کے لیے کی تاکہ عورتین خانگی امورات کو انجام دین اور مرد روزی اور تمام کامون کا سرانجام کرین -

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْـِۧيَ الْمَوْتٰى ۝ کیا ایسا شخص نہین سکتا ہے کہ جلادے مردے کو - یعنے کیا ایسا خالق زبردست جسنے دنیا کی آبادی کے واسطے انسانکو اس قسم کا پیدا کیا نہین ہے قادر اس بات پر کہ مردون کو زندہ کرے آخرت کی تعمیر اور اس جہان کی آبادی کے لیے اور اس جہان کی زندگی مین لوگونکو مختلف کرے کسی کو کامل اور کسی کو ناقص - کسی کو قابل دوزخ اور کسیکو لائق جنت - حدیث مین آیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اس آیت شریف کی تلاوت کرتے تھے تو بعد اوسکے فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبَلٰى - پس سنت ہے کہ جو کوئی یہ آیت پڑھے تو اسکے بعد یہ دعا ضرور پڑھے خواہ نماز مین ہو یا قرارت علیحدہ مین - لیکن آواز بلند سے نہ پڑھے کہ عام لوگون کو قرآن شریف کی آیت ہونے کا شبہ نہ ہے - اور جو نماز مین ہو آہستہ سے اس دعا کو پڑھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الدھر مکیۃ وھی احدی وثلثون ایۃ و رکوعان

سورۂ دہر مکی ہے اسمین اکتیس آیتین اور دو سو بیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو حرف اور دو رکوع ہین - اور اسکا نام سورۂ دہر اس باعث سے ہے کہ اسکے اول مین دہر کے عقیدے کو باطل کیا ہے - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ پچھتر بار اس سورت کا پڑھنا حصول مقصد کے لیے کافی ہے چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ محتاجین امت کے لیے سورۂ دہر کافی ہے اور جو کوئی جمعے کے روز سات بار یہ سورت پڑھے تکبر اور شک اور ریا سے محفوظ رہے اور جنت اوسکا مقام ہے اور جو کوئی بعد نماز کے پچھتر بار اسے پڑھے اوسکی مرادین حاصل ہون -

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ [illegible] مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا

کبھی ہوا ہے انسان پر ایک وقت [illegible] نا جوبہ تھا وہ کچھہ چیز کہ تکرار مین آتی - یعنے نوع

انسان کا عالم مین وجود نہ تھا بلکہ نام و نشانات بی ذہن مین اور فرشتون اور جنونکی زبانو پر

جاری نہ تھا - پس ظاہر ہے کہ اسکی پیدایش کسی زمانے کی خواہش سے نہین ہے بلکہ اسے

پروردگار عالم نے بنایا ہے - اور اگر زمانے کی خواہش سے اسکی پیدایش ہوتی تو اس

نوع کے تولد اور انقطاع کے بعد لوگ اسکو پھر یاد کرتے کہ فلان زمانے مین یہ نوع ظاہر ہوکے

منقطع ہوگئی تھی - اور جن اور فرشتے تو ضرور اس نوع کا نام و نشان جانتے ہوتے مگر چونکہ

یہ کچھہ بھی نہین صرف دہریون کا خیال باطل ہے تو معلوم ہوگیا کہ انسان کو نیستی کے پردے

سے باہر نکال کے تخت ظہور پہ جلوہ گر کرنے والا پروردگار عالم ہے اور اوسی کی قدرت

کاملہ نے اسکے دل کو آئینہ مصفے کیا ہے تاکہ غیب کی شعاعون کا عکس اسمین پڑے اور یہ

خلافت کبری کے لائق [illegible] یہ فرماتا ہے خداوند عالم کہ اگر انسان اپنی نوع کی ابتداے

خلقت سے خبر [illegible] ں کس عالم کی تسخیر کے واسطے اسے پیدا کیا ہے تو اسقدر

تو ظاہر اور کھلا ہوا [illegible] نَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ

ہمنے بنایا آدمی اک [illegible] لچھے سے یعنے بیشک پیدا کیا ہمنے انسان کو جسکی پیدایش

تم دیکھتے ہو باپ [illegible] نطفے سے جو مرکب ہے اور تمام موالید ثلاثہ سے ملکے بنا ہے - اسلیے

کہ نطفہ غذا سے ہوتا ہے اور غذا مثل غلہ گوشت دودہ گھی نمک [illegible] کے زمین یا پہاڑ سے

پیدا ہوتی ہے - اور [illegible] سب چیزین جمع ہو کے انسان کے تمام [illegible] ہضم کے مرتبے

طی کرکے پہونچتی ہین اور کارخانۂ پیدایش کے موکل ہر ہر عضو سے اونکا خلاصہ کھینچ کے

اوسے نطفہ کر دیتے ہین - پس گویا یہ سب نباتات اور حیوانات مختلف الطبایع اس انسان

مرکب کے مفردات ہین - اور چونکہ خلاصہ غذا کا تمام اعضا مین سیر کرتا ہے تو ہر عضو کی روح

اسمین اثر کرتی ہے - اور یہ تمام موالید کا اشرف مجموعہ ہے فائدہ اوسکا [illegible] مین پیدا کیا ہے

بلکہ بڑا فائدہ اوسکے پیدا کرنے سے منظور ہے اور وہ یہ ہے کہ نَّبْتَلِيهِ کہ آزماتے ہین ہم اوسکو۔ اسطور سے کہ اوسکو اختیار اور شعور دیکے نیک کام کا حکم کرتے ہین اور برے کام سے روکتے ہین تاکہ دوسری مخلوق دیکھے کہ یہ شخص اپنے اختیار سے کیا کام کرتا ہے پھر اگر حکم کے موافق چلا تو انعام و ثواب کا مستحق ہوا اور ورنہ ذلت اور عذاب کا۔ اور چونکہ یہ کام اوسی سے اپنا مقصود تھا تو اوسے دیکھنے سننے سمجھنے بوجھنے کے اسباب بھی دینے ضرور ہوئے فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ پھر کردیا اوسکو سنتا دیکھتا۔ یعنے انسان کو شنوائی اور بینائی مین اسقدر وسعت دی کہ دوسرے حیوانات اسکے مقابلے مین گویا اندھے اور بہرے ہین۔ اور یہ اسقدر تیز فہم اور باریک بین ہے کہ مخلوق کی آواز کے ساتھ حرفون اور لفظون کے مخرجون کے دقیقون کو بھی سنتا ہے اور اون لفظون کے معنے بھی سمجھتا ہے اور ہر چیز کی روشنی اور رنگ دیکھتے ہی اوسکے درجون اور دقیقون کو دریافت کرلیتا ہے اور گذشتہ لوگون کے علوم سے فائدہ حاصل کرتا اور اون لوگون کے احوال سے جو اس سے ہزارہا برس پہلے گذرے ہین خبردار ہوتا ہے اور عجب طرح کے استنباط اس سے ہوتے ہین۔ اور انہین اسباب سے اسکا مرتبہ اسقدر بلند ہوا کہ جناب رب العالمین کا مخاطب ہوا اور اللہ جل شانہ کی ہمکلامی کے خلعت سے سرفرازی پائی۔ پھر اللہ جل شانہ نے حضرت اسقدر سرفرازی پر اکتفا نہین کیا بلکہ ارشاد ہوتا ہے کہ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ ہمنے اوسکو سمجھائی راہ۔ اپنی معرفت کی اور اپنا شکر ادا کرنے کے طریقے بتائے اور اسکی راہنمائی کے لیے اپنے پیغمبر بھیجے اور ایسی کتابین نازل کین جنکے دلائل واضح ہین اور بر[illegible] اونکی توضیح کرکے ان سب کو صاف بتادیا تاکہ بلا دقت تحصیل اور تلاش کے ہماری [illegible] معرفت مین مصروف ہون اور ہمارا شکر ادا کرین۔ مگر باوجود اسقدر منصوبہ کے یہ مخا[illegible] راہ پر چلی بلکہ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝ یا حق مانتا ہے یا ناشکر[illegible] یعنے یا تو شکر ادا کرنے والے ہین ہماری خلقت اور ہدایت کی نعمت کے

اور یا ناشکر ناحق شناس کفران نعمت کرنے والے کہ اس راہ کو قبول ہی نہین کرتے بلکہ
اسکے باطل کرنے کے لیے وہمی شبہے اور شیطانی وسوسے متابعت مین لاتے تھے اور
ہماری دی ہوئی شنوائی اور بینائی کو ہماری مخالفت اور عناد مین صرف کرتے تھے اسلیے
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ○ بیشک رکھی ہین
منکرون کے واسطے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی - یعنے ہمنے طیار کر رکھی ہین نعمت
ہدایت کے ناشکرون کے لیے علائق دنیاوی کی زنجیرین تاکہ دنیا کی زندگی مین اون
زنجیرون مین جکڑے رہین اور معرفت و عبادت کی راہ ہرگز نہ چل سکین - اور طیار کیے
ہین اونکے لیے بھاری طوق جو اونکی گردنون مین ہونگے تاکہ سر نہ اوٹھا سکین اور راہ
معرفت و عبادت کی طرف التفات نکر سکین - اور اونکے لیے ہے سوزش اور جلن سینے
کی اپنا مطلب نہ حاصل ہونے کے رنج کے باعث سے تاکہ جبتک دنیا مین رہین اسی
جلن اور سوزش مین جلتے رہین اور یہ وہی سوزش ہے جو قیامت کے دن دوزخ مین آگ
کی صورت بنکے اونکے اندر اور باہر کو جلائیگی - پس اگر کوئی خیال کرے کہ علائق دنیاوی کی
زنجیرین اور طوق اور عدم حصول مطلب سوزش اور سینے کی جلن دنیا کی زندگی کے
لوازمات سے ہے پھر ان چیزون کی تخصیص ناشکرون کے لیے ہونے کا کیا باعث ہے
تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ شاکرون کو بھی ان امور کے اسباب دنیا کی پیدائش کے
تقاضے سے پیش آئینگے لیکن ان زنجیرون کی گرفتاری اور طوق کا پہننا اور سوزش حاصل
نہوگی - اسکے بعد اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا
البتہ نیک لوگ پیالے پیتے ہین جسکی ملونی ہے کافور یعنے بیشک نیک کار لوگ جو کبھی اپنے
مقدور بھر کسیکا حق تلف نہین کرتے اور حق تعالی کی فرمانبرداری کا قصد کرتے ہین جبتک
دنیا مین زندہ ہین پیتے ہین ایک دو قطرے اوس پیالے سے جو محبت الہی کی شراب
اور اوسکی درگاہ کی حضوری کے شوق سے بھرا ہوا ہے مقربون کے ہاتھ سے اور اس

ایک دو قطرے کے پینے کے باعث سے اونکو ایسی بیخودی حاصل ہوتی ہے کہ دنیاوی
علاقون کیطرف التفات باقی نہین رہتی۔ اور اس اثر کے ہمیشہ باقی رہنے کے لیے اوسمین
کافور کی ملونی ہوگی جو مقوی روح اور مفرح قلب اور خوشبودار ہے۔ لیکن یہ کافور دنیا کا کافور
نہین جسکی تاثیر صرف ظاہر اعضا اور ارواح مین ہو بلکہ مراد اس کافور سے عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا
عِبَادُ اللّٰهِ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہین بندے اللہ کے۔ یعنے عالم روحانی مین ایک
چشمہ ہے کہ اوسکا پانی نفسانی قوتون مین تاثیر کرتا ہے پئین گے اپنے پیالے بہر کے جنمین اوس چشمے
کے پانی کی ملونی ہوگی اللہ کے خاص بندے جو اپنے ہر کام مین نظر بخدا رکھتے تھے اور اوسیکی
رضامندی چاہتے تھے اپنے عملون پر اونہین اعتماد نہ تہا۔ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ چلاتے
ہین وہ اوسکی نالیان۔ یعنے جاری کرتے ہین اون چشمون کو اپنے ہر عمل مین اور ہر قوت کے
پیدا کرنے مین اوس چشمے کے پانی کا اثر کہینچ لیے جاتے ہین اور دنیاوی علاقون سے اونکے
دل اسقدر سرد ہوئے ہین کہ اپنے نیک عملون پر بہی اطمینان نہین رکھتے بلکہ اونکی نامقبولی کا
خوف وہراس درگاہ خدا مین اسقدر اونکے دلمین بیٹھ گیا ہے کہ کسیوقت یہ خیال اونسے علیحدہ
نہین ہوتا۔ چنانچہ یہ بات اونکے اس حال پر گواہ ہے کہ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ۔ پوری کرتے
ہین منت۔ یعنے نذر و نیاز عبادت نفل اور وظیفہ یا صدقہ و خیرات وغیرہ مین سے جو کچھ اپنے
ذمے لازم کر لیتے ہین اوسے بخوبی ادا کرتے ہین۔ پہر جب اپنی لازم کی ہوئی چیز ونمین اونکا
یہ حال ہے تو وہ چیزین جو حق تعالی کیطرف سے اونپر واجب ہین بطریق اولی ادا کی ہونگی
اور وہ لوگ باوجود اسقدر مستعد اور مستقیم ہونے کے ہمیشہ خائف اور ترسان رہتے ہین۔
وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ اور ڈرتے ہین اوسدن سے کہ اوسکی
برائی پہیل پڑیگی۔ یعنے ڈرتے ہین روز قیامت سے جو بڑے خوف کا دن ہے اور جسکا
خوف و شر تمام مخلوقات پر غالب ہوگا۔ اور یہ اثر ہے اوس بیخودی کا جو اونہون نے محبت
الہی کی شراب پینے سے حاصل کی ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا

وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝ اور کھلاتے ہین کھانا اوسکی محبت پر محتاج کو اور بن باپ کے لڑکے کو اور قیدی کو۔ یعنے یتیم اور مسکین اور قیدیون کو کھانا کھلاتے ہین باوجود محبت اور خواہش طعام کیے کہ خود بھوکے ہین اور آپ نہین کھاتے۔ لکھا ہے کہ ایکدن حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے گھر مین تشریف لائے حسنین علیہما السلام بیمار تھے آپنے فرمایا کہ کچھ اللہ کی نذر مانو کہ انکو شفا ہو۔ اونھون نے تین روزے مانے حق تعالے نے شفا عنایت کی جب روزہ رکھا اور افطار کے واسطے کھانا طیار کیا چاہتے تھے کہ افطار کرین کہ اتنے مین ایک سائل نے دروازے پر آکر سوال کیا اور اونھون نے وہ کھانا سب اوسے دیدیا خود نہ چکھا بلکہ پانی سے افطار کیا اور دوسرے اور تیسرے روزے مین بھی یہی کیفیت ہوئی کہ سائل نے وقت افطار سوال کیا اور سب کھانا اوسے دیدیا آپ پانی سے افطار کیا پس اس سے نذر کے پورا کرنے اور مسکینون کے کھلانے کا حال بخوبی ظاہر ہے۔ اور یہ لوگ باوجود اسطرح کھانا کھلانے کے اسپر اعتماد نہین کرتے بلکہ ڈرتے ہین کہ اگر کہین مسکین یا یتیم یا قیدی نے اس کھانے کے سبب ہماری تعریف یا تعظیم کی اور اوس سے ہمارا نفس خوش ہوا تو ہمارے اس عمل مین بھی طبیعت کی تاریکی ملجاویگی اور اسی لیے کھانا کھلاتے وقت صاف کہدیتے ہین کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ۔ ہم جو تمکو کھلاتے ہین نرا اللہ کا مُنہ چاہنے کو یعنے بیشک سوا اسکے اور کوئی بات نہین کہ ہم کھلاتے ہین تمکو صرف حق تعالے کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لیے لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ نہ تمسے ہم چاہین بدلا اور نہ چاہین شکر گذاری یعنے ہم تمسے کچھ بدلا نہین چاہتے کہ کھانا کھاکے تم ہماری تعظیم وتکریم کرو یا ہمین دعائین دو اور نہ ہم تمسے شکر گذاری چاہتے ہین کہ لوگون کے سامنے ہماری تعریف کرو اور کہو کہ فلانے نے ہمکو ایسا کھانا کھلایا اور ہمپر ایسا احسان کیا۔ کیونکہ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایکدن اوداس کی سختی سے۔ یعنے بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اوسدن کی سختی سے

جسدن بالکل اوداسی چھائی ہوئی ہوگی- اور یہ کنایہ ہے حق تعالے کی قہری تجلی سے جو اوسدن ہوگی- پس حق تعالے اونکے خوف کے شر سے کے بیان مین ارشاد فرماتا ہے کہ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ پہر بچایا اونکو اللہ نے برائی سے اوسدن کی- یعنے اوسدن کی برائی اور شر سے جو عام طور پر پہیلی ہوئی ہوگی اون لوگون کو اللہ تعالے بچالیگا- اسلیے کہ یہ لوگ صفت رضا کی تجلی سے سرفراز ہونگے اور فرشتے گروہ درگروہ اونکے پاس آمینگے اور اونکو خوشخبری سُنائینگے کہ یہ تمہاری بہتری کا دن ہے جسکا تم وعدہ دیے جاتے تھے- وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اور ملائی اونکو تازگی اور خوشوقتی- یعنے قیامت کے شر سے ڈرنے والون کو اللہ تعالی چہرے کی رونق اور تازگی پونچائیگا جو اونکے بُشرے پر نمودار ہوگی- اور دیگا اونکو خوشی اور خرمی دل کی اوس رنج وغم کے بدلے جو دنیا مین اونے دین کے لیے رکھتے تھے اور ہمیشہ عاقبت کی فکر مین گذارتے تھے- اور اونکے لیے اسیقدر نعمت پر اکتفا نہ کیا جائیگا بلکہ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا اور بدلا دیگا اونکو اسپر کہ وہ ٹہیرے رہے باغ اور پوشاک- یعنے جزا دیگا اونکو اونکے صبر کرنے پر بہشت کشادہ اور پر فضا جسکا عرض زمین و آسمان کے عرض کے برابر ہے اور محل اور مکانات منقش و رنگین اور کپڑے ریشمی اونکی پوشاک کے لیے- یہ بدلا ہے اونکے صبر کا جو دنیا مین پہٹے پُرانے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے تھے اور خالص ریشمی کپڑون سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے- اکثر روایتون مین ہے کہ ادنی بہشتی کے لیے ہر صبح اور شام ستر جوڑے حریر کے طرح بطرح کے رنگین اوسکے خادم اوسکے سامنے لایا کرینگے تاکہ اونمین سے جو اوسکے پسند ہو اوسے پہنے اور وہ کپڑے ایسے باریک ہونگے جیسے پھول کی پتیان- مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لگے بیٹھیں اوسمین تختون پر- یعنے اوس بہشت مین تکیے لگائے ہوئے تختون پر بیٹھے ہونگے جنپر ریشمی فرش بچھے ہونگے- اور وہ تخت سایہ دار ہونگے جیسے دنیا کے بادشاہون کے ہوتے مین- یہ جزا اونکے اوس صبر کی ہے کہ دنیا مین تنگ و تاریک

حجروں اور خانقاہوں اور مدرسوں میں چٹائیوں پر بیٹھتے تھے اور علوم دین کے درس کی مجلسوں میں سب کے پائین رہتے تھے لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا ۝ نہیں دیکھتے وہاں دھوپ اور نہ ٹھر۔ یعنے نہ دیکھیں گے جنت میں آفتاب کی گرمی اور نہ چلے کے جاڑونکی سردی اسلیئے کہ جنت کی ہوا معتدل ہوگی۔ اور آفتاب وہاں نہوگا بلکہ عرش اعظم کا نور ہمیشہ اُس عالم کو منور رکھیگا جسوقت پردے اوٹھائے جائینگے تو جانیں گے کہ دن ہوا۔ سیر گاہ ہو نہیں نکلیں گے اور بازار قائم ہونگے اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے اور اونکی خدمت کے واسطے لڑکے اور غلمان حاضر ہونگے اور جب پردے چھوڑے جائینگے تو سمجھیں گے کہ رات ہوئی محل اور مکانوں میں داخل ہونگے اور حوریں اونکے آرام اور صحبت کے واسطے حاضر ہونگی۔ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا۔ اور جھک رہیں اوپر اونکی چھائیں۔ یعنے نزدیک ہوگا اوپر سایہ اوس بہشت کے درختوں کا۔ اور یہ اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو غریبوں مسافروں یتیموں مظلوموں کو اپنے سایہ دار مکانوں میں جگہ دیتے تھے یا اپنے عدل وانصاف اور حمایت کے سائے میں اونکو رکھتے تھے وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ اور پست کر رکھے ہیں اوسکے گچھے لٹکا کر۔ یعنے بہشت کے میوے اور گچھے ایسے نزدیک ہونگے کہ اگر انسان کھڑے بیٹھے لیٹے اونکا لینا چاہے تو وہ ہر صورت میں نزدیک ہونگے۔ اور خود بخود وہ میوے بہشتیوں کے منہ میں پہنچیں گے وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ اور لوگ لیئے پھرتے ہیں اونکے پاس باسن روپے کے اور آبخورے جو ہو رہے شیشے۔ یعنے اونکے پاس چاندی کے برتن اور آبخورے لیئے ہوئے لوگ پھرتے ہونگے اور وہ آبخورے نزاکت اور صفائی میں ایسے ہونگے جیسے شیشے کے کہ اندر کی چیز اونکے باہر سے معلوم ہوگی مگر حقیقت میں وہ شیشے کے نہونگے بلکہ قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ شیشے پر روپے کے ناپ رکھا اونکا ناپ۔ یعنے وہ شیشے چاندی سے

بنائے گئے ہین تاکہ سفیدی اور چمک مین چاندی ہون اور شفافی اور صفائی مین شیشہ اور وہ آبخورے اندازہ کرکے بنائے گئے ہین بہشتیون کی سیرابی کے لیے تاکہ اونکے پینے سے سیراب ہون اور چھک جائین نہ کچھ زیادہ ہو اور نہ کم۔ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ اور اونکو وہان پلاتے ہین پیالے جسکی ملونی سونٹھ یعنے پلائے جائینگے اون لوگون کو بہشت مین جام شراب کے جنہین سونٹھ ملی ہوگی جو شراب کو خوش ذائقہ اور مزیدار کردیتی ہے۔ اور وہ سونٹھ یہ دنیا کی سونٹھ نہین ہے بلکہ عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ۝ ایک چشمہ ہے اوسمین اوسکا نام کہتے ہین سلسبیل۔ اور یہ نام اوسکا اس باعث رکھا ہے کہ وہ چشمہ خاص ہے مقربین احوال کے لیے جو ہمیشہ غلبۂ شوق مین مستغرق ہین اور ہر وقت زبان حال اونکی اس ترانے سے مترنم ہے کہ سَلْ سَبِيْلًا یعنے پوچھ اپنے معشوق کی راہ۔ اسی سبب سے اس چشمے کا نام بھی سلسبیل رکھدیا تاکہ معلوم ہو کہ جو کوئی اس چشمے کا پانی پیتا ہے اوسے اس راہ کی طلب کا شوق غالب ہوجاتا ہے۔ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ج اور پھرتے ہین اونکے پاس لڑکے سدا رہنے والے۔ اونکی خدمت کے لیے جو ہمیشہ لڑکپن کی عمر مین رہین گے اور کبھی جوان یا بوڑھے نہونگے۔ اور وہ نہایت حسین وجمیل خوشرو ہونگے۔ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا ۝ جب تو اونکو دیکھے خیال کرے موتی بکھرے۔ یعنے وہ لڑکے ایسے حسین وجمیل نازک اور رنگ مین ایسے باآب وتاب ہونگے کہ جب دیکھنے والا اونکو دیکھیگا تو گمان کریگا کہ موتی کے دانے بکھرے ہوئے ہین وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ۝ اور جب تو دیکھے وہان تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔ یعنے جب دیکھے تو اوس مقام کو کہ سلسبیل کا چشمہ وہان جاری ہے اور مقربین احوال جو اوسکے مالک ہین اپنے اپنے مرتبے سے درجہ بدرجہ بیٹھے ہین تو دیکھے تو ایک نعمت جسکا وصف بیان نہین ہوسکتا۔ اور ایک عمدہ بڑی بادشاہت کہ بیزوال ہے عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ۔ اوپر کی پوشاک اونکی کپڑے ہین باریک ریشم کے

نہایت نفیس چمکتے ہوئے جو شل خلعت کے سب کپڑون کے اوپر پہنین گے۔ اور وہ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ زسبز اور گاڑھے۔ یعنے سبز رنگ ہونگے تاکہ اونکی سرسبزی پر دلالت کرین اور سنگین بھی ہونگے۔ وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ج اور اونکو پہنائے جائینگے کنگن روپے کے۔ یعنے اونکو بہشت کی چاندی کے کنگن پہنائے جائینگے جس سے ظاہر ہوگا کہ وہ حق تعالے سے خالص دوستی رکھتے تھے۔ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اور پلائیگا اونکو اونکا رب شراب جو پاک کرے دلکو۔ یعنے اللہ تعالے اپنے دست قدرت سے بلا واسطہ اونکو شراب پلائیگا جو ظاہر و باطن دونون کی پاک کرنیوالی ہے۔ حدیث شریف مین ہے کہ جب بہشتی کہانے پینے اور میوہ خوری و شراب نوشی سے فراغت پائین گے تو جام آخر حضرت رب العالمین کے حضور سے اونکو عنایت ہوگا جو شربت طہور سے لبالب ہوگا اور اوسکے پیتے ہی جو کچھ کھایا پیا ہے سب عرق ہوکے نکل جائیگا اور اوس عرق کی خوشبو مثل مشک کے ہوگی۔ پہر اونکے شکم خالی ہوجائینگے اور بھوک لگیگی۔ اور سب سے بڑہ کے نعمت یہ ہوگی کہ بہشتیون کو اونکے پروردگار کی طرف سے پیغام پہنچائینگے کہ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ یہ ہے تمہارا بدلا اور کمائی تمہاری نیک لگی۔ یعنے یہ سب نعمتین تمہارے عملونکی جزا ہین اور تمہاری کوشش مقبول ہوئی۔ بہشتی یہ خوشخبری سننے سے اور زیادہ مسرور ہونگے۔ مفسرون نے لکھا ہے کہ قرآن مجید مین جو جنت کی نعمتین بیان ہوئین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو سنانا شروع کیا تو کافر یہ بیان سنکے آپس مین مشورہ کرنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نعمت اور عیش کی لذت پیدا ہوئی ہے اسی واسطے بار بار ان لذتون کا ذکر کرتے ہین اور لوگونکو لالچ دیدیکے اونکے دین و ایمان سے پہیرتے ہین۔ پس انکو بھی لذتون کا لالچ دیکے اس کام سے باز رکھنا چاہیے۔ اور اس کام کے لیے عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ مخزومی مقرر کیے گیے جو سرداران عرب سے تھے۔ پہر وہ دونون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی

ع ۱۹

کہ ہم آپسے بہت نزدیکی قرابت رکھتے ہین اور ہم مین آپ مین کسی طرحکی جدائی نہین ہے سو ہم آپسے
کہتے ہین کہ اگر آپکو خوبصورت عورتون اور دنیا کی نعمتون اور لذتون کا شوق ہوا ہو تو بے تکلف
ہمسے کہدیجیے کہ ہم یہ سب چیزین موجود کردین چنانچہ عتبہ نے کہا کہ میری ایک بیٹی ایسی حسین
جمیل ہے کہ اوسکا ثانی اس شہر مین نہین ہے وہ لڑکی مع جہیز اور بہت سا مال و دولت کے
مین تمکو دیتا ہون اور تمہارے ساتھ اوسکا نکاح کیے دیتا ہون۔ اور ولید نے کہا کہ میری دولتمندی
کا حال آپ خوب جانتے ہین مکہ معظمہ سے طائف تک تمام باغات اور زراعت اور مویشی
میرے موجود ہین علاوہ اسکے سوتیونکی تجارت بھی مین نے شروع کی ہے۔ اور اوسمین بے انتہا
نفع ملتا ہے۔ پس مین تمکو اپنا آدھا مال اور موتی اس شرط سے دیتا ہون کہ بت پرستی سے
لوگون کو نہ روکو اور ہمارے بتون اور بزرگون کی برائی ہر ایک جگہ بیٹھکے نہ کیا کرو۔ پس آپ
اون دونون کا یہ کلام سنکے نہایت متحیر ہوئے کہ ان لوگون نے آیات قرآنی کو کیا سمجھا ہے جو مجھسے
ایسا سوال کرتے ہین اب اگر مین انکو برا بھلا کہتا ہون تو بن نہین پڑتا کہ ایک تو رشتہ قریب دوسرے
اتنا بڑا سردار خود ہی مجھے اپنی بیٹی دینے کہتا ہے اور اگر نہین مانتا ہون انکے کہنے کو تو قبیلے
کے لوگ طعنہ دینگے اور اگر مانتا ہون تو بہت بری شرط اوسکے ساتھ موجود ہے۔ آپ اسی
فکر مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیتین لیکے نازل ہوئے۔ کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ ہمنے اوتارا تجھپر قرآن سہج سہج اُتارنا۔ یعنے قرآن پاک
کو بمقتضائے حکمت آہستہ آہستہ نازل کیا ہے تاکہ تم ملک اور ملکوت کے حال سے خبردار اور کاملین
کے مراتب سے آگاہ ہو۔ اور ہمنے جو قرآن مین بہشت کی نعمتون اور لذتون کا ذکر کیا ہے یہ سب
جان بوجھ کے کیا ہے۔ پس تمکو اسکے پہونچانے مین عار کا کیا باعث۔ کیونکہ تم اپنے پروردگار
کا کلام بیان کرتے ہو اپنی طرفسے کچھ نہین کہتے کہ اوسمین تمہاری طمع سمجھی جائے۔ پھر اگر کافر
تمپر تہمت کرتے ہین فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۚ
سو تو راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی اور کہا نمان اونمین سے کسی گنہگار یا ناشکر کا۔ یعنے تم

اونکی اس تہمت پر اپنے پروردگار کے فرمان کے موافق صبر کرو اور اونمین سے کسی گنہگار اور ناشکرے کا کہنا ہرگز نہ مانو۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح اور شام ہمیشہ کہ اس سے غیر کی محبت دلسے دور ہوتی ہے۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ اور کچھہ رات مین سجدہ کر اوسکو اور پاکی بول اوسکی بڑی رات تک۔ یعنی تھوڑی سی رات سے اوٹھ کے اپنے پروردگار کو سجدہ کیا کرو تاکہ زیادہ تر قرب خدا حاصل ہو۔ اور تسبیح کرو اپنے پروردگار کی بہت رات تک اور جب تم ایسا کروگے تو یہ لوگ تمسے از خود علیحدہ ہو جاوینگے اسلیے کہ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ یہ لوگ چاہتے ہین شتاب ملنے والی کو اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایک دن بھاری۔ یعنے یہ کفار قریش دنیا کی لذتونکو دوست رکھتے ہین اور چھوڑتے ہین پیٹھہ کے پیچھے سخت اور بھاری دن کو کہ ہرگز اوسکی فکر نہین کرتے اور وہ انکے آگے چلا آتا ہے۔ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ج ہمنے اونکو بنایا اور مضبوط باندھی اونکی گرہ بندی۔ یعنے ہمنے اونکو پیدا کیا اور خوب مضبوط کر دی اونکی پابندی دنیا کی لذتون مین۔ پس انسے دین خدا کی اعانت اور مدد کی ہرگز امید نہین۔ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝ اور جب ہم چاہین بدل لادین اونکی طرح کے لوگ بدلکر۔ یعنے جب ہم چاہینگے تو بدل دینگے اسی قبیلے سے اُن لوگون کو جو اسی قسم کے ہونگے ہمت کی بلندی اور ذہن و فہم کی تیزی مین ظاہر طور پر تاکہ ہر شخص اونکو دیکھے اور سمجھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حذیفہ بن عتبہ کو عتبہ کے عوض مین اللہ تعالےٰ نے دیا اور وہ مہاجرین اولین سے ہوئے۔ اور خالد بن ولید۔ ولید بن مغیرہ کا عوض ہوئے اور انکے ہاتھہ سے صدہا لڑائیاں فتح ہوئین اور آنحضرتؐ نے سیف اللہ ملقب کیا۔ اور عکرمہ بن ابو جہل ابو جہل کا عوض ہوئے جو جہاد ظاہری اور باطنی مین اپنا مثل نہ رکھتے تھے۔ اسی طرحسے اور لوگ بھی قریش کے قبیلے مین ایسے پیدا ہوئے جنہون نے دین کے ہر کام کو بخوبی انجام دیا۔

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ج یہ تو سمجھوتی ہے - یعنے بیشک یہ قرآن پاک پند و نصیحت ہے جسمین قرب خدا کے فائدے اور اوس پاک بے نیاز کی درگاہ سے دوری کے نقصان بیان کیے گئے ہین فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا۝ پھر جو کوئی چاہے کر رکھے اپنے رب تک راہ - اون راہون مین سے جس سے اوسکی درگاہ تک پہونچنا ممکن ہو - وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط اور تم نچاہوگے مگر جو چاہے اللہ - یعنے تم اپنی خواہش سے اس راہ پر نہین چل سکتے جب تک کہ اللہ تعالے نچاہے - لیکن اوسنے ہر شخص کے لیے یہ بات نہین چاہی کہ وہ اس راہ کی خواہش کرے - کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۝ بیشک اللہ ہے سب جانتا حکمت والا - کہ اوسکا ہر کام حکمت اور دانائی سے ہے يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ ط داخل کرے جسکو چاہے اپنی مہر مین - ہدایت اور توفیق دیکے - یا بہشت مین اپنے فضل و کرم سے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۝ اور جو گنہگار ہین رکھی ہے اونکو دکھ کی مار - یعنے گنہگارون کے لیے جو نعمت ہدایت کو تلف کرتے ہین اور خداوند تعالے کا شکر نہین کرتے عذاب دکھ دینیوالا طیار کیا گیا ہے - تاکہ پروردگار عالم کی رحمت اور عذاب کے دونون کارخانے سر انجام پائین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المرسلٰت مکیۃ وھی خمسون اٰیۃ وفیھا رکوعان

سورہ مرسلات مکی ہے اسمین پچاس آیتین اور اکاسی کلمے اور آٹھ سو سولہ حرف ہین - اور دو رکوع اس سورت کے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے سو بار پڑھے کذب و فریب سے محفوظ رہے اور صدیقون کے مقام کو پونہچے - تمام دشمنون پر غالب ہو اور اسے لکھکے بطور تعویذ کے باندھنا تمام بیماریون کے لیے مفید ہے - وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۝ قسم ہے چلتی ہواؤنکی دلکو خوش آتین - یعنے قسم ہے اون ہواؤنکی جو خلق اللہ کے فائدے کے لیے بھیجی جاتی ہین

اور ہر جاندار کے دم کی آمد و رفت اور جھونکوں ٹھنڈک اور آرام اور درختوں کا بڑھنا اور اونمین
میوے لگنا اور بدلی کا آنا اور مینہ برسنا اور سمندر و دریا مین کشتیون اور جہازون کا چلنا اونھین
کے باعث سے ہے فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ پھر جھوکا دینے والیان زور سے جنکے
سبب سے انقلاب عظیم پیدا ہوتا ہے اور نیکی بدی سے بدلجاتی ہے - درخت سوکھتے اور کمہلاتے
ہین آدمی پریشان اور ندھال ہوتے ہین وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ پھر اوبھارنے والیان
اوٹھاکر یعنے قسم کھاتے ہین ہم اون ہواؤنکی جو ہر چیز کے لطیف جزؤن کو اوبھارکے ایک
مقام سے دوسرے مقام پر پونہچاتی ہین - فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ پھر پھاڑنے والیان
بانٹکر - جو لطیف کو کثیف سے علحدہ کردیتی ہین اور تر کو خشک سے فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝
عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝ پھر فرشتون اوتارنے والون سمجھوتی کی الزام اوتارنے کو یا ڈرسنانے
کو - یعنے قسم کھاتے ہین ہم فرشتون کی جو کلام اللہ کو القا کرتے ہین - یا اون ہواؤنکی جو کلام اللہ
کو پہلے سننے والونکے کانون مین پونہچاتی ہین - پھر اوسکے خیال اور عقل مین پھر وہان سے دل مین
اور اوسکے سبب سے خیر کی طرف مائل ہوکے ابدی سعادت حاصل کرتا ہے یا شر کی طرف جھک
کے ہمیشہ کے نقصان مین پڑتا ہے - اور یہ القاے قرآن یا عذر کرنے کے لیے ہے تا کہ اعمال
کی باز پرس کے وقت اس شخص کے لیے عذر اور دست آویز ہوجائے کہ مین نے یہ کلام
حق تعالےٰ کے فرمان کے موافق کیا - یا ڈرسنانے اور خوف دلانے کے لیے ہے تاکہ برے
افعال و اعمال سے بچے اور حق تعالےٰ کے فرمان کے موافق چلے خلاصہ یہ کہ قسم کے بیان سے
فراغت کر کے جواب قسم جسپر قسم کھائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝
جو تمسے وعدہ ہوا سو ہونا ہے - یعنے جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو اپنے نیک اور بد کا سو
پر وہ بیشک ہونے والا ہے - فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ پھر جب تارے مٹائے
جاوین - یعنے بےنور کر دیے جائین وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ اور جب آسمان مین
جھروکے پڑین یعنے آسمان پھاڑا جائے - وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ اور جب

پہاڑ اڑائے جائین۔ ہوامین ہدلی کی طرح۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ اور جب رسولون کا وعدہ ٹہیرے۔ یعنے جب رسولون کا وقت مقرر کردیا جائے تاکہ آگے تیچھے اپنے وقت مقرر کے موافق اپنی اپنی امتون کے ساتھ حشر کے میدان مین آکے حاضر ہون۔ اور جب یہ امور ہونگے تو وہ وعدہ بھی واقع ہوگا۔ پھر اگر قیامت کے منکر پوچھین کہ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ کسدن کے واسطے اونکو دیر ہے۔ یعنے ان چیزونکی تاخیر کسدن کے واسطے کی ہے اسی وقت یہ چیزین کیون نہین ہوتین تاکہ جزا کا وعدہ بھی ثابت ہوجائے اور ہمارا شک والکار بھی دفع ہوجائے۔ تو اوسکا جواب یہ ہے کہ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝ اوس فیصلے کے دن کے واسطے۔ یعنے فیصلہ کا دن آنے کے لیے ان چیزون مین تاخیر کی گئی ہے اور وہ دن ایسا نہین ہے کہ اوسکی تاخیر کا باعث آسانی سے سمجھ مین آجائے۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۝ اور تونے کیا بوجھا کیا ہے فیصلے کا دن۔ یعنے تو کیا جانا کہ فیصلے کا دن کیا ہے۔ کیونکہ عقل اوسکے دریافت کرنے سے عاجز ہے اور اگر غیب کی طرف سے اوسکا بیان کیا جائے اور اوسکے حادثے ذکر کیے جائین تو پھر یہ کہین گے کہ ان حادثون کو اوسدن پر کیون موقوف رکھا ہے۔ پس اس سے بہتر یہی ہے کہ اوس روز سے خوف دلایا جائے کہ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی۔ یعنے بڑی خرابی ہے اوسدن قیامت کے منکرون کے لیے جو قیامت کے آنے مین شبہے کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تمام نوع انسان کا ایک وقت مین فنا ہوجانا سمجھ مین نہین آتا۔ اسلیے کہ ہر حادثے مین دیکھا جاتا ہے کہ کسی نے زور وقوت سے نجات پائی اور کوئی تدبیر وحیلے سے بچا۔ مگر ایسی آفت کبھی دنیا مین نہین آئی کہ سب کے سب ایکبار اوس آفت سے ہلاک ہوجائین۔ حق تعالے اونکے شبہات دور کرنے کے لیے فرماتا ہے کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہین تم غور کرو اور سمجھو کہ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ۝ کیا ہم کھپا نہین چکے اگلے۔ یعنے کیا ہلاک نہین کیا ہمنے پہلے لوگونکو جو آدم علیہ السلام کے وقت

اب تک مر چکے ہین پس ظاہر ہے کہ ہلاک کرنا ایک آدمی اور ہزار آدمی کا سب برابر ہے
پس اوسکے نزدیک تمام نوع انسان کی روح سلب ہونا ایک وقت مین بہت آسان ہے
جیسا کہ پہلون کی ہلاکت سے ظاہر ہے۔ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ○ پہر اونکے پیچھے
پیچھے ہین پچھلے۔ یعنے پہلے جو ہلاک کیے ہین اونکے پیچھے لیجاتے ہین ہم پچھلونکو۔ کیونکہ ہر وقت
مردے مرتے چلے جاتے ہین۔ اور اسقدر کثیر لوگونکی ہلاکت سے صاف ظاہر ہے کہ كَذٰلِكَ
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○ ہم یہی کچھ کرتے ہین گنہگارون سے۔ یعنے ایسا ہی کرینگے ہم گنہگارون
کے ساتھ پہلی مرتبہ صور پہونکنے کے وقت کہ سب کی روح ایک ہی مرتبہ سلب ہوگی۔ اور اوس وقت
سب گنہگار رہینگے اور بموجب حدیث شریف کوئی اللہ کا نام لینے والا زمین پر نہ باقی رہیگا
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی۔ اپنے
عقیدون کے فساد اور شبہون کے بطلان پر آگاہی پانے سے۔ کیونکہ مردون کا دوبارہ
زندہ ہونا جزاے اعمال کے لیے جھوٹ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت کے آنے تک
مردون کا نشان بھی نرہیگا سڑگل کے خاک ہوجاینگے پہر انکا دوبارہ زندہ ہونا کیونکر
ممکن ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم اپنی ابتدا سے پیدایش کو دیکھو کہ کیونکر پیدا ہوئے
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ کیا ہمنے نہین بنایا تمکو ایک بے قدر پانی سے
جو نطفہ ہے کہ پیشاب کے راستے سے نکلتا ہے اور جسکے سبب سے بدن اور کپڑا ناپاک
ہوجاتا ہے۔ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ پہر رکھا اوسکو ایک جمے ٹہیراؤ مین
یعنے مان کے پیٹ مین جو نہایت محفوظ جگہ ہے۔ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○ ایک وعدے
مقرر تک۔ یعنے ایک مدت معین تک کہ اکثر نو مہینے کی ہوتی ہے۔ فَقَدَرْنَا ۖ
پہر ہم کرسکے۔ یعنے اندازہ کیا ہمنے اس مدت مین ہر شی کا جو اوسکے لوازمات زندگی مین
ضرور تہی۔ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ○ سو کیا خوب سکت والے ہین۔ یعنے ہم کیا ہی اچھے
اندازہ کرنے والے ہین کہ اس مدت مین [illegible] ضروری [illegible]

پیدا ہوتی ہے۔ پس جب نطفہ ایسی حقیر چیز کا زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقت نہین رکھتا ہے
تو مردون کی سڑی ہوئی ہڈیون کو مدت دراز گذرنے کے بعد زندہ کرنا اوسکے آگے کیا چیز ہے
کیونکہ نطفہ نو مہینے پیٹ مین رہکے اسقدر کمال کو پہونچتا ہے۔ پہر اگر مردے بھی کچھ مدت
زمین مین رہکے انتہا درجے کے کمال کو پونہچین تو کچھ خلاف عقل نہین ہے۔ اور اگر اسپر
بھی نہ سمجھین اور شک و انکار سے باز نہ آئین تو وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○
تو خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی۔ کہ باوجود ایسی روشن دلیلین دیکھنے کے پھر بھی
خبردار نہین ہوتے۔ اور پروردگار عالم کو اپنی طرح اسباب کا پابند سمجھتے اور کہتے ہین کہ نطفے
کا مان کے پیٹ سے کامل ہوکے نکلنا رحم کی خاصیت سے ہے۔ کیونکہ اگر نطفے کو زمین پر ڈالین
تو اوس سے آدمی کی پیدائش کسیطرح متصور نہین۔ پس حق تعالیٰ اونکے اس عقیدے
کو بھی باطل کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ زمین بھی تو رحم کی خاصیت رکھتی ہے دیکھو أَلَمْ نَجْعَلِ
الْأَرْضَ كِفَاتًا ○ کیا ہمنے نہین بنائی زمین سمیٹنے والی۔ یعنے کیا نہین کیا ہمنے
زمین کو جمع کرنے والی۔ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ○ زندونکی اور مردونکی۔ زندے
جیسے حشرات کہ بغیر مان کے پیدا ہوتے ہین اور مردے جیسے یاقوت الماس زمرد وغیرہ
کہ اپنی خوشنمائی مین زندونسے کچھ کم نہین۔ پھر اگر منکر کہین کہ یہ باتین تو زمین مین ضرور
ہین لیکن انسان کی پیدائش اوسکی تربیت سے کسیطرح ممکن نہین۔ کیونکہ انسان مختلف
چیزون سے بنا ہے بعض اجزا اوسکے سخت ہین جیسے ہڈی اور بعض بغایت لطیف جیسے
روح۔ پس کیونکر یقین ہو کہ زمین سے ایسی چیز پیدا ہو سکتی ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ
زمین و رحم دونون اس خاصیت مین برابر ہین اور ان دونونکے افعال کا رنگ برنگ ہونا
اللہ تعالیٰ کے ارادے اور اوسکی مشیت سے ہے! اور زمین مین بھی سخت و نرم مختلف اشیا
موجود ہین دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ
وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَّاءً فُرَاتًا ○ اور بنائے ہمنے اوسمین بوجھ ... [illegible]

پانی میٹھا پیاس بجھاتا - یعنے پیدا کر دیے ہمنے زمین مین بہت بلند اور سخت پہاڑ اور جاری کین
اونکے نیچے نہرین اور چشمے - اور پلایا تمکو اونہین نہرون سے پانی میٹھا جو پیاس بجھاتا ہے -
پس معلوم ہوا کہ زمین کی تربیت سے بعضی چیزین سخت جیسے پہاڑ اور بعضی نرم و لطیف
جیسے پانی پیدا کرنا ممکن ہے پہر حشر ثابت ہوا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝
خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی - جو انسانون کے زمین سے دوبارہ پیدا ہونے کا انکار کرتے
ہین اور نہین سمجھتے کہ زمین کو بھی اللہ تعالے نے یہ خاصیت دی ہے اور اوس مین سخت و نرم
سب چیزین موجود ہین - لکہا ہے کہ آفتاب اوسدن بہت قریب آئیگا اور دوزخ کی گرمی
اور اوسکے دہوین سے میدان حشر مثل تنور کے بہت گرم اور چنگاریان برسنے پر ہوگا لوگ اوس سے
پریشان ہوکے سایہ ڈہونڈہین گے پہر مومن کامل الایمان عرش اعظم کے سایہ مین جگہ
پاوینگے اور کافرون کے سامنے عذاب کے فرشتے گرز لیے ہوئے ہیبتناک صورت سے ظاہر
ہونگے اور کہینگے - اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ چلو دیکھو جس چیز
کو تم جھٹلاتے تھے - اور کہتے تھے کہ ہرگز ہونے والی نہین ہے - اب اوسے اچھی طرح سے
دیکھو اور اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ چلو ایک چھاؤن مین
جسکی تین پھانکین - یعنے وہ سایہ تین شاخون کی صورت ہے - اور وہ دوزخ کا دہوان
ہوگا جو کافرون اور بدکارونکو گہیر لیگا اوسکی ایک شاخ کافرون کے سر پر ہوگی - اور ایک
داہنے اور ایک بائین اور حساب سے فراغت ہونے تک وہ لوگ اوسی کے سایے مین
رہینگے - اور اوس سے اونکو کچھ آرام نہوگا کیونکہ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ
اللَّهَبِ ۝ نہ گھنی چھاؤن اور نہ کام آوے تپش مین یعنے نہ روکیگا وہ سایہ آفتاب
کی گرمی کو اور نہ دفع کریگا آگ کے شعلون سے کچھ یا اندرونی طپش کو جو پیاس کے غلبے
سے ہوگی - اور اوسمین اسیقدر تکلیف نہوگی بلکہ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝
وہ آگ پھینکتی ہے چنگاریان جیسے محل یعنے بیشک وہ دوزخ پھینکے گی آگ کی ایسی بڑی بڑی

چنگاریاں جیسے بادشاہوں اور امیروں کے محل جنکی چھاؤنی عمدہ ہوتی ہے اور گرمی کے وقت کافر اکثر ایسے محلوں اور مکانوں کی تمنا کیا کرتے تھے۔ اور وہ کچھ کم اور متفرق نہونگی بلکہ کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ؀ جیسے وہ اونٹ ہیں زرد۔ یعنے زرد رنگ اونٹوں کی قطار ہے کہ ایک کے بعد دوسرا برابر چلا آتا ہے۔ اور سوا اسکے اور جن چیزوں کے وقوع کا وعدہ قیامت کے دن کیا گیا ہے اوسکا ظہور شروع ہوگا سو وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ؀ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی کہ اوسدن کے سخت جاڑوں کو دیکھ کے گریبان حال پھاڑینگے اور سختی پر سختی اوٹھائینگے۔ اور اس مصیبت کو دیکھ کے ارادہ کرینگے کہ اپنے گناہوں کا عذر پیش کریں اور بعضے گناہوں سے انکار کر بیٹھیں سو اونکو ادینگے اس فریب سے بھی مایوس کیا جاتا ہے اور اوسدن کو موجود قرار دیکے ارشاد ہوتا ہے کہ ھٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ؀ یہ وہ دن ہے کہ نہ بولیں گے یعنے ایسا دن ہے کہ جسمیں ہرگز نہ دم مار سکیں گے۔ اور نہ کوئی عذر پیش کر سکیں گے کیونکہ اونکو مجال دم زدن نہوگی۔ وَلَا یُؤْذَنُ لَھُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ؀ اور نہ اونکو حکم ہوگا کہ توبہ کریں۔ یعنے نہ اونکو اجازت دیجائیگی کہ اپنے گناہوں کے عذر بیان کریں۔ اسلیے کہ صحیح اور معقول عذر اونکے پاس نہیں۔ پس اوسدن کا فر مکرو فریب اور حیلے بہانے اور باتیں بنانے سے بھی عاجز ہونگے۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ؀ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی۔ کہ اوسدن کی مصیبت دور کرنے میں ہر حیلے اور تدبیر سے مایوس ہونگے پھر مجبور ہوکے چاہینگے کہ اپنے ہمجنسوں سے کوئی تدبیر پوچھیں جسطرح دنیا میں کیا کرتے تھے پس حق تعالی اس سے بھی اونکو ناامید کردیگا اور فرشتوں کی زبانی اونکو یہ حکم پونچیگا۔ ھٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۚ یہ دن ہے فیصلے کا۔ اور مجرموں کو اچھوں سے جدا کرنے کا اور چونکہ یہ بات بغیر سبکے جمع کرنے کے ممکن نہیں ہے اسلیے جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ؀ جمع کیا ہمنے تمکو اور اگلونکو۔ اور اسلیے کہ بلا میں پھنسکے اپنے اگلوں کو ضرور یاد کرتے ہو

کہ اگر خدا نے اسوقت ہوتے توکسی تدبیر سے اس بلا کو ٹالتے اور ہمارے کام آتے پس ہمنے تمہارے سب اگلون پچھلون کو اسوقت تمہارے سامنے اکٹھا کردیا ہے تاکہ آپس مین مشورہ کرکے کوئی بات نکالو۔ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ○ پھر اگر کچھ داؤ ہے تمہارا تو چلالو مجھپر۔ یعنے اس دن کی سختی سے بچنے کے لیے اگر تمہارے پاس کوئی مکر و فریب اور حیلہ بہانہ ہے تو اوسے بھی ہمارے ساتھ کردیکھو کہ وہ پیش جاتا ہے یا نہین۔ پھر جب کافر اس تدبیر سے بھی عاجز ہونگے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والون کی۔ کہ ہر حیلے اور تدبیر سے عاجز ہونگے اور کوئی تدبیر نجات کی نہ بن پڑیگی۔ اور انکے مخالف طرح بطرح کی نعمتون اور رحمتون سے سرفراز کیے جائینگے اور کافرون سے کہا جائیگا کہ دیکھو اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ○ جو ڈر والے ہین وہ چھاؤن مین ہین اور نہرون مین۔ یعنے بیشک پرہیزگار جو حق تعالےٰ کے ڈر سے برے کامون سے بچتے اور بھلے کامون مین مصروف رہتے تھے آج اچھے سایون مین ہین اپنے پروردگار کے عرش کے نیچے یا اپنے محلون اور غرفون کے سایہ مین اور جاری چشمون مین جو نہایت نفیس اور خوشبودار ہین۔ بخلاف کافرونکے کہ دھوین کا سایہ اونکی پیاس اور سوزش کو اور زیادہ کریگا۔ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ اور میوے جس قسم کے جی چاہے۔ یعنے اور عمدہ سرد اور گرم اونکے لیے وہان سب موجود ہونگے۔ اور کافرون کے لیے انگارے اور جلتا پانی۔ اس باعث سے کہ کافرون نے قیامت کے انکار کی گرمی کو اپنے دلمین جگہ دی اور مومنون نے یقین کی ٹھنڈک سے اپنے دلکو چین مین رکھا۔ اور پرہیزگارونکی شکل مہمانونکے تعظیم و تکریم ہوگی اور اونسے کہین گے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ کھاؤ اور پیو رچتے بدلا اوسکا جو کرتے تھے۔ یعنے خوب سیر ہو کے کھاؤ اور پیو کہ دنیا کی طرح یہانکے کھانے مین ثقل کا خوف نہیں ہے۔ اور یہ نعمتین تمہارے اعمال نیک کا بدلا ہین کہ تم گرمیوں مین روزے رکھتے تھے اور

ع ۱ / ۲۱

خدا کے واسطے بھوکے پیاسے رہتے تھے اور اچھے اچھے کھانے خدا کی راہ مین فقیرون اور محتاجون کو کھلاتے تھے اگرچہ وہ عمل اونکے چندروزہ تھے مگر اللہ تعالے اونکو کمال درجے کی نعمتون سے سرفراز فرمائیگا جیسا کہ وہ ارشاد کرتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ ہم یون ہی دیتے ہین بدلا نیکی والونکو۔ کہ ایک کے عوض دس بلکہ سات سو تک مرحمت کرتے ہین۔ اور منکر جب یہ حال معلوم کرینگے تو وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ○ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی۔ کہ وہ متقیون کا عیش و آرام دیکھکے افسوس کرینگے اپنے حال پر کہ اگر ہم بھی انکار نکرتے اور انکی طرح راہ راست اختیار کرتے تو آج کاہیکو اس بلا مین مبتلا ہوتے۔ اور چونکہ وہ دنیا مین اس انکار کے باعث سے عیش کرتے اور مزے اوڑاتے تھے اور دینداروںکو نادان سمجھتے تھے کہ یہ اس عقیدے کے باعث قیامت کے خوف سے دنیا کی لذتون اور مزون سے کنارہ کش ہین لہذا قیامت کے دن اونسے کہا جائیگا کہ كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ○ کھالو اور برت لو تھوڑے دنون تم مقرر گنہگار رہو۔ یہان صیغہ امر کا ماضی کے معنون مین ہے یعنے دنیا مین جو تمنے کھایا پیا اور بہرہ مند ہوئے سو یہ متقیونکی نسبت کچھ حقیقت نہین رکھتا۔ کیونکہ متقیون کے عیش کی انتہا نہین ہے اور تمنے دنیا مین چند روز عیش کرکے اس عذاب کو اپنے سر لیا اور عیش دائمی سے محروم رہے۔ بلاشبہ تم گنہگار ہو کہ قیامت کا انکار کرنے سے دنیا کا عیش و آرام بھی تمہارے حق مین زہر قاتل ہو گیا۔ سو وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ○ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی۔ جب اپنے زیان سے خبردار ہونگے اور سمجھین گے کہ ہمنے اپنے پانوںمین خود کلہاڑی ماری اور کالے ناگ کو پھولون کا ہار سمجھکے اپنے گلے مین ڈالا۔ اور رسولون کے فرمان پر نہ چلے بلکہ اونسے ضد کرتے تھے اور اونکے کہنے کو نہ مانتے تھے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ○ اور جب کہیے اونکو نیوو نہین نیوتے۔

یعنے جب کہا جاتا ہے کافرون کو کہ رکوع کرو اپنی عبادت مین تاکہ مسلمانونکے گروہ مین
داخل ہو کیونکہ رکوع خاص ہے مسلمانونکی عبادت مین تو ہرگز رکوع نہین کرتے بلکہ اپنے
تئین مسلمانون کی شابہت سے بچاتے ہین۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب
بنی ثقیف کے رئیسون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اسلام کا
اظہار کیا تو آپنے اونکو نماز کا طریقہ تعلیم فرمایا۔ تب وہ کہنے لگے کہ ہم نماز کے سب رکن ادا کرینگے
مگر رکوع نکرینگے کیونکہ یہ فعل باعث ننگ وعار ہے کہ انسان باوجود راست قد ہونے کے
جانورونکی طرح اپنی پیٹھ ٹیڑھی کرکے اوندھا ہو۔ آپنے فرمایا کہ کچھ بہتری نہین اوس دین مین
کہ جسمین رکوع نہو۔ کیونکہ رکوع کے معنے یہ ہین کہ بندہ اپنے خالق کے حکمون کو برضا ورغبت
قبول کرلے اور اوس بوجھ کے اوٹھانے کے لیے اپنی پیٹھ ٹیڑہی کردے۔ خلاصہ یہ کہ
قیامت کے دن رکوع اور سجدہ کرنے والونکی بزرگی اور اکرام دیکھ کے کافر نہایت افسوس
کرینگے اور وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی
جو اپنی ادلٹی سمجھ پر کف افسوس ملین گے کہ ہمنے کیسی آسان چیز کے چھوڑنے سے یہ
عمدہ نعمت اپنے ہاتھ سے کھوئی۔ اور جب کافر ایسے بے وقوف اور احمق ہین کہ
ایسے آسان حکم یعنے رکوع کو ادا نہین کرتے اور مالک کے حکمون کا بار اوٹھانے
کے لیے پشت کا خم کرنا عار سمجھتے ہین تو فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ○ ع
اب کس بات پر اوسکے بعد یقین لائینگے۔ یعنے جب قرآن شریف پر ایمان نہ لائے تو
اسکے بعد کس بات کے منتظر ہین جسپر ایمان لائینگے کیونکہ اب کوئی دوسری کتاب آسمان
سے نازل ہونے والی نہین ہے جسکے وہ منتظر ہین)۔ حدیث شریف مین وارد ہے
کہ جو شخص اس آخر کی آیت کو پڑھے نماز مین یا تلاوت مین تو اوسے لازم ہے کہ اسکے
بعد کہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ۔ یعنے ایمان لایا مین اللہ پر جو ایک ہے اور واحد لاشریک ہے فقط

تفسیر سیپارۂ عم یتساءلون

پارہ ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النبا مکیۃ وھی اربعون اٰیۃ وفیھا رکوعان

یہ سورت مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی - اسمین چالیس آیتین اور ایک سو ستر کلمے اور سات سو ستر حرف اور دو رکوع ہین - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اسکا پڑھنا چشم بصیرت اور نور دل کو زیادہ کرتا ہے خواہ ناظرہ پڑھے یا حفظ - امام ربانی سہروردی نے لکھا ہے کہ اس سورت کے پڑھنے والے پر بسبب اوسکے بلند مرتبہ ہونے کے شمس و قمر رشک لیجاتے ہین - اس سورت کے دو نام ہین ایک تساءل دوسرے نبا - تساءل نام ہونے کا سبب یہ ہے کہ تساءل لغت عرب مین کسی چیز سے آپس مین بہت سوال کرنے کو کہتے ہین اور اس سورت مین بیان کرنا اس بات کا منظور ہے کہ آخرت کے کامونکی حقیقت مین بہت پوچھ پاچھ کرنا اور ذات و صفات الٰہی اور قضا و قدر اور جبر و اختیار وغیرہ مسائل مین زیادہ مباحثہ کرنا نہایت برا ہے کیونکہ اکثر ان چیزونمین بحث کرنا انکار کا سبب ہو جاتا ہے اور انکار نہ بھی کرے تو دلمین شبہ پڑنے مین شک نہین - اور اصل یہ ہے کہ ایمان فقط ان چیزون کے یقین لانے پر موقوف ہے - اسی وجہ سے ان باتونمین زیادہ تفتیش کرنیکا حکم نہین ہے

اور سورۂ نبا اس واسطے کہتے ہین کہ نبا زبان عرب مین خبر کو کہتے ہین اور قیامت کی خبر جسکا
اسمین بیان ہے اسقدر بڑی اور بزرگ ہے کہ گویا سوا اسکے کوئی خبر ہی نہین جسے
پوچھا جائے۔ کیونکہ ایک تو اس خبر کا دینے والا پروردگار عالم ہے جو سب سے بڑا اور بزرگ ہے
اور سوا اوسکے کوئی یہ خبر نہین دیسکتا۔ دوسرے بہت بڑے حادثے کی خبر ہے کہ جو دنیا
کے تمام حادثون سے بڑا ہوگا۔ اس سورت کے نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور آپنے قیامت کا حال بیان فرمایا تو کافر تعجب سے اوسکی
تفتیش کے درپے ہوئے اور اوسمین شک وشبہے نکالنے لگے۔ بعضے کہتے تھے کہ سڑی
گلی ہڈیان کیا زندہ ہونگی۔ اور بعضے کہتے تھے کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ اور بعضے کہتے تھے
کہ ہرگز یہ بات ہونے والی نہین ہے۔ اور بعضے کہتے تھے یہ کچھ بھی نہین صرف دنیا ہی مین
مرنا جینا ہے پھر اسکے بعد کوئی نہین اوٹھیگا اور اگر یہ بات سچ ہے تو کیون ایک مرتبہ ہمارے
سامنے نہین ہوتی۔ تاکہ آدمیون کو اوسکے دیکھنے سے عبرت ہو اور برے کام چھوڑ کے
اچھے کام کرنے لگین۔ پس اللہ تعالےٰ نے اونکا خیال فاسد مٹانے اور جزا و سزا کے قیامت
کے دن پر موقوف رکھنے کا سبب اس سورت مین بیان فرمادیا۔ جیسا کہ ارشاد ہوا ہے کہ
عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ کیا بات پوچھتے ہین لوگ آپس مین۔ اور کس چیز کی تفتیش مین ہین
کیا اوسکے سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہین کہ پوچھ پاچھ کے سمجھ لین گے۔ یا بے سمجھے بوجھے
اوسکے دریافت کرنے کے درپے ہوئے ہین چاہے سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہون یا نہ کہ
اس نادانی کے باعث سے اور زیادہ گمراہی مین پڑین۔ اور چونکہ جواب اس سوال کا
صریح ظاہر ہے اسلیے خود ہی اوسکے جواب مین فرمایا کہ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي
هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝ اوس بڑی خبر سے جسمین وہ کئی طرف ہو رہے ہین
یعنے آپس مین سوال کرتے ہین اوس خبر سے جو بہت بڑی اور پر خوف ہر کہ اوسکے حادثون
کو نہ آنکھ دیکھ سکیگی اور نہ کان سن سکیگا اور نہ عقل سمجھ سکیگی اور اسمین وہ مختلف ہو رہے ہین

کوئی مقر ہے کوئی منکر ہے۔ کوئی کہتا ہے جسم اوٹھیگا کوئی کہتا ہے روح پر خوشی اور غم گذریگا۔ اور حال یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک انبیا اور رسولون کے ذریعے سے یہ خبر برابر اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون کو پونچائی۔ اور نبیون ورسولون نے اسکے ثابت کرنے مین نہایت سعی اور کوشش کی اور صاف صاف دلیلین اور نشانیان بیان کرتے رہے لیکن باوجود ان باتون کے جو اختلاف اس مسئلے مین ہے اور کسی مین نہین اور یہی اختلاف انکار اور شک کا باعث ہوتا ہے پس طریقہ اسلام اور نشان ایمان یہ ہے کہ جب کوئی ایسی مشکل بات پیش آئے جو سمجھ مین نہ آسکے اور اوسکی حقیقت اور بھید کے دریافت کرنے سے عقل عاجز ہو تو اوس بارے مین جو کچھ پیغمبر کی زبان سے سُنے بمجرد سُننے کے اوسپر ایمان لانے کہ یہ نجات کا باعث ہو ورنہ خرابی مین پڑیگا اور کچھ حاصل نہو گا۔ اور اس بارے مین بے فائدہ سوالات کرنا اور زیادہ بحث وتکرار کرنا نہایت درجہ برا ہے۔ اوسی کی نسبت حق تعالےٰ جل شانہ بطور خفگی کے فرماتا ہے کہ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ یون نہین اب جان لینگے یعنے ہرگز ایسا نکرنا چاہیے کیونکہ ان امورات مین زیادہ بحث وتکرار کرنے سے ایمان اجمالی مین فتور پڑتا ہے۔ اور قریب ہے کہ اس بات کو جسمین اختلاف کرتے مین بخوبی جان لینگے پھر کچھ شک وشبہہ باقی نرہیگا۔ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ پھر بھی یون نہین اب جان لینگے۔ یعنے ہم پھر کہے دیتے ہین کہ ایسا کام نکرنا چاہیے۔ اور قریب ہے کہ وہ اوسے جان لینگے۔ اس کلام کی تکرار زجر اور توبیخ کے لیے ہے۔ یعنے باربار تاکید سے ایسے برے کام کی مخالفت کرتے ہین۔ اور ارشاد ہوتا ہے کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے اسواسطے کہ جو چیز یقیناً آنے والی ہے اوسے قریب ہی جاننا چاہیے۔ اور یہ بات بیان کرکے اب اللہ تعالےٰ اون چیزون کا حال پوچھتا ہے جو عام لوگون کے ذہن مین باعث قرار ومدار دنیا ہین اور اونکا اقرار کراتا ہے کہ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ

مِهٰدًا ۙ کیا ہمنے نہین بنائی زمین بچھونا۔ یعنے کیا ہمنے زمین کو تمہارے لیے فرش نہین بنایا کہ اوسمین رہو اور کھیتی اور تجارت کرو۔ اور تمہارے مرنے اور جینے کی جگہ وہی ہے اور اس بات مین نیک و بد مسلمان و کافر سب برابر ہین کسی طرح کا فرق نہین ہے۔ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ اور پہاڑ میخین۔ یعنے پہاڑون کو ہمنے مثل میخون کے بنایا کہ وہ بوجھ کے باعث سے زمین کو ہوا کے سبب سے ہلنے ندین جسطرح میخون سے خیمہ ہلنے نہین پاتا۔ سو اس فائدے مین بھی سب انسان شریک ہین وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ اور تمکو بنایا ہمنے جوڑے جوڑے۔ یعنے نر اور مادہ پیدا کیا تاکہ آپس مین صحبت کرو اور نسل جاری ہو اور رشتے ناتے ہونے کے باعث سے آپس مین محبت اور الفت بڑھے اور دنیا کی زندگی کو رونق ہو۔ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ اور بنائی نیند تمہاری دفع ماندگی۔ اور باعث آرام و راحت کا تاکہ سب کامون سے فراغت کرکے آرام لو اور ماندگی دور ہو کے تروتازگی حاصل ہو۔ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ اور بنائی رات اوڑھنا۔ یعنے پردہ کہ جو کام پوشیدہ کرنے ہین اونمین کرو۔ جیسے صحبتداری اور مشورے اور عیش و عشرت اور تہجد اور مراقبہ اور سوا اسکے اور اور کام جو پوشیدگی سے متعلق ہین۔ اور شیخ محی الدین عربی رحمہ اللہ تعالے نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہے کہ رات اصحاب لیل کا لباس ہے کہ اوسمین اغیار سے چھپ کے مکالمے یا مشاہدے وغیرہ کی لذتین اپنی اپنی استعداد کے موافق اوٹھاتے ہین اور اوس سے خورش بچوتے ہین ؎

کیون بھائین نہ عاشقون کو راتین		محبوب سے کرتے ہین یہ باتین ✦

اور ایک اور صاحب نے شب کی پردہ داری کے بیان مین کیا خوب کہا ہے ؎

شب محرم راز عاشقان ہے		شب خلوت خاص عارفان ہے

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۚ اور بنایا دن روزگار کو۔ تاکہ تلاش معاش مین مصروف ہو اور محنت و کوشش سے اپنا رزق حاصل کرو۔ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا

شِدَادًا ۙ اور چنی تمسے اوپر سات چنائی مضبوط- یعنے بنائے ہمنے تمہارے اوپر
سات آسمان نہایت سخت اور مضبوط اور صاف وشفاف کہ کبھی پرانے نہین ہوتے اور
بنائے اونمین سات ستارے پھرنے والے جنکی حرکتین ایک دوسرے کے مخالف ہین
اور نئی نئی طرحین ظاہر کرتے ہین اور ہر طرح مین ایک تاثیر پیدا ہوتی ہے جسمین مومن
وکافر نیک وبد سب شریک ہین- خواہ وہ تاثیر فائدے کی ہو یا نقصان کی- وَّجَعَلْنَا
سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ اور بنایا ایک چراغ چمکتا- نہایت روشن یعنے آفتاب دنیا
کے لوگونکے فائدے کے واسطے جسمین گرمی اور روشنی دونون ہین اور دنیا کا ہر شخص
نیک ہو یا بد اوسکی روشنی اور گرمی سے فائدے اور نقصان برابر اوٹھاتا ہے- وَ
اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ اور اوتارا نچوڑتی بدلیون سے
پانی کا ریلا- یعنے ٹپکتے ہوئے بادلون سے بت بہنے والا پانی برسایا لِّنُخْرِجَ بِهٖ
حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۗ کہ نکالین اوس سے اناج اور سبزہ اور
باغ پتون مین لپٹے ہوئے- یعنے تاکہ ہم اوس پانی سے اناج پیدا کرین کہ تمہارے کھانے
پینے کے کام آئے- اور سبزہ اور گھاس اگائین جو تمہارے کام آئے اور تمہارے جانورون
کے لیے چارہ ہو اور اونکے گھی اور دودہ وغیرہ سے تمکو فائدہ حاصل ہو- اور پیدا کرین تمہارے
لیے باغ ہرے بھرے نہایت گھنے کہ تمہارے میوے کھانے اور لذتین پانے کے کام
آئین- اور ان فائدون مین تم سب شریک ہو- اور قیامت مین سب اسکے خلاف ہوگا
پس معلوم ہوا کہ یوم الفصل دنیا مین نہین ہوسکتا کیونکہ قیامت کا ہونا باوجود ان سب
چیزون کے موجود ہونے کے جنمین شرکت اور اتفاق ہے ہرگز متصور نہین بلکہ قیامت کے
آنے کا وقت اس عالم کی خرابی کے شروع سے سمجھنا چاہیے- جیسا کہ ارشاد ہوا ہے-
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ بیشک دن فیصلے کا ہے ایک وقت ٹھہرا ہوا
یعنے بیشک قیامت کے دن جسمین نیکون اور بدون مین تفرقہ اور امتیاز اور ہر ایک کے

درجے علیحدہ ہونگے ایک وقت ٹھیرایا گیا ہے کہ اوس سے ایک ذرہ آگے پیچھے نہین ہوسکتا اور دنیا مین کافرونکے جلدی کرنے سے اسوقت کے لانے مین عجلت نہین کرتے۔ کیونکہ اُنکے لیے آسمان وزمین کے بدلے ایک دوسرا مکان چاہیے اور وہ مکان اس عالم مین آسمان وزمین کے نیچے ہے پس اوسکے ظاہر کرنے کے لیے آسمان وزمین کا نیست ونابود کرنا ضرور ہوا۔ تاکہ نیکون کو بہشت آسمان پر سے ظاہر ہو اور بدون کو دوزخ زمین کے نیچے سے اور وہ روز نہ آئیگا مگر **يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا** جسدن پھونکین نرسنگا پھر چلے آؤ جُٹ جُٹ۔ یعنے جسدن پھونکا جاے صور اور مراد اس سے دوسری بار کا پھونکنا ہے کہ اوسی سے قیامت کے دن کی ابتدا ہے۔ اور اس پھونکنے کے سبب سے ہر فرد انسان کی روحین اپنے بدنون سے ملکے اوٹھین گی اور ہر مذہب والا علیحدہ ہوگا۔ اور فرشتے سب آدمیون کے الگ جتھے کر دینگے۔ یہود اور نصاری اور مجوسی اور ہنود اور علاوہ انکے تمام مذاہب کے لوگونکی جدا جدا صفین ہونگی اور مسلمانون کی صف علیحدہ ہوگی۔ اور اسیطرح ہر عمل والے نیک ہون یا بد الگ الگ کیے جائینگے اور ہر اسی طور سے یہ سب فوج فوج اور غول غول ہوکے حشر کے میدان مین آئینگے اسطرح سے کہ ایک غول کے لوگ دوسرے غول سے بالکل نہ ملنے پائین گے۔ **وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا** اور کھولا جاے آسمان تو ہو جائین دروازے۔ یعنے پھاڑا جائیگا آسمان تاکہ فرشتے اعمالنامے لے کے اترین اور ادن عملونکی صورتین آسمان پہ چڑھنے کے بعد جو ہوئی ہین وہ ظاہر ہوئین۔ اور بہشت جو ساتون آسمانون کے اوپر ہے وہ بھی ظاہر ہو پس اس پھٹنے سے آسمان مین دروازے سے ہو جائینگے اور انھین راہون سے بہشت مین داخل ہونا ہوگا **وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا** اور چلائے جائین پہاڑ تو ہو جائین ریتا۔ یعنے پہاڑ ہوا مین اڑائے جائینگے تو وہ ایسے ہو جائینگے جیسے ریت کہ دور سے پانی کیطرح نظر آتی ہے اور اصل مین ریت ہے

اسیطرح سب پہاڑ چلتے وقت دور سے ایسے معلوم ہونگے کہ پہاڑ ہین اور حقیقت مین ریزے ریزے
مثل ریت کے ہونگے - اور جب پہاڑون کا یہ حال ہوگا جو زمین کی میخین تھین تو زمین بدرجۂ
اولی درہم وبرہم ہوجائیگی اور ٹھکانا دوزخ کا جو اوسکے نیچے ہے ظاہر ہوگا - پھر دنیا کی
سب چیزین جنمین کافر اور مسلمان شریک ہین نیست و نابود ہوجائینگی اور نیکون اور بدون
مین کوئی شرکت اور برابری باقی نرہیگی نیکون کی جگہ اور ہوگی اور بدون کی اور - اِنَّ جَهَنَّمَ
كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ بیشک دوزخ ہے تاک مین - اور مقام عذاب کا کہ فرشتے اوسکے
کنارون پر طوق وزنجیر اور آگ کے گرز لیے ہوئے کھڑے ہونگے اور دوزخیون کو پکڑ کے
لیجائینگے - کیونکہ وہ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ شریرون کا ٹھکانا ہے - جہان وہ اپنے کفر
وشرک وغیرہ کی سزا پائینگے - لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝ رہنے والے ہونگے اوسمین
قرنون - یعنے دوزخ کے عذاب مین ہمیشہ مبتلا رہینگے اور کبھی رہائی نہوگی لَّا يَذُوقُونَ
فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ نہ چکھین وہان کچھ مزا ٹھنڈک کا اور نہ کچھ پینا - یعنے
نہ تو وہان کوئی ٹھنڈی چیز چکھینگے کہ اوس سے راحت پائین اور گرمی دوزخ کی دور ہو
اور نہ کچھ پینے کو ملیگا ایسا کہ باعث راحت ہو - إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝ مگر گرم پانی اور
بہتی پیپ - یعنے گرم پانی کھولتا ہوا جو منہ تک جاتے ہی منہ کی کھال اوتار دے اور گردے
اور کلیجے اور تمام اندرونی اعضا کو حلق سے اوترتے ہی جلا کے بھسم کردے - اور پیپ
جو دوزخیون کے جلے ہوئے جسمون سے بہ نکلے دوزخ کے گڑھون مین جمع ہوگی اور کافر
نہایت بیقراری سے اوسے پانی سمجھ کے پی جائینگے اور اوسکا زہر تمام بدن مین پھیل جائیگا
اور یہ سزا ہے سخت جَزَاءً وِفَاقًا ۝ بدلا ہے پورا - اونکے عملون کا - اسلیے کہ اونکے
عمل بھی نہایت خراب اور غیر متناہی تھے - کیونکہ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝
وہ تھے توقع نرکھتے حساب کی - یعنے وہ لوگ ہرگز حساب کی توقع نرکھتے تھے اور جزا وسزا
کے منکر تھے اور گناہون کی محبت اونکے دلون مین اسقدر زیادہ تھی کہ اونکی روح کے رگ وریشے

تک مین مل گئی تھی۔ اوران گناہون کو اپنے نزدیک اچھا جانتے تھے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
كِذَّابًا ۝ اور جھٹلائین ہماری آیتین مکر کر۔ یعنے ہماری آیتین جو جزا اور سزا اور حساب
کے بارے مین تھین اونکو اونہون نے جھٹلایا اور مکر رہے۔ کیونکہ اونکے دلون مین ان آیتون
کے سچ ہونے کا گمان تک نہ تھا۔ اور اسطور کا انکار انکار روحی ہے نہ انکار بدنی۔ جو ہمیشہ باقی
رہیگا اور دمبدم زیادتی عذاب کا سبب ہوگا۔ اور یہ گناہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے اور اونکے
فرشتون کراماً کاتبین نے بھی لکھ رکھے ہین جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَكُلَّ شَيْءٍ
أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝ اور ہر چیز ہمنے گن رکھی ہے لکھکر۔ یعنے ہر چیز بدن اور روح
کے عملون سے ہمنے گن کے لکھ رکھی ہے تاکہ قیامت کے کارپردازونکو ہر وقت یاد رہے
اور ہر عمل کی جزا پوری دیجائے۔ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝ ع ۱
اب چکھو کہ ہم نہ بڑہاتے جائینگے تمپر مگر مار۔ یعنے عذاب پر عذاب تمہارے لیے زیادہ ہوگا
بخلاف ایماندار گنہگارونکے کہ اونکا عذاب اعضا کے عملون پر ہوگا اور موقوف ہوجائیگا
اسلیے کہ اونکی روحین ایمان کے سبب بدی سے پاک تھین۔ حدیث مین آیا ہے کہ یہ
آیت سخت ترین آیات قرآنی ہے دوزخیون کے حق مین۔ لکھا ہے کہ جب دوزخی بہت
پیاسے ہونگے اور پانی مانگینگے تو ایک ابر سیاہ ظاہر ہوگا اور اوس سے سانپ اور بچھو
بہت بڑے بڑے بختی اونٹون کی گردنون کے برابر برسین گے اور اونکو کاٹین گے
اور اونکے زہر کی تاثیر ہزار برس تک دوزخیون کے جسم سے نجائیگی۔ اور اسیطرح اونکے عذاب
اونکے لیے اور زیادہ ہونگے تاکہ عذاب کے عادی نہو جائین کیونکہ یہ بھی ایک طرح کی تخفیف
ہے سو یہ ہرگز نہوگا بلکہ طرح بطرح کے سخت عذابون مین مبتلا ہوتے رہینگے۔ اور مومنون
کو طرح بطرح کی نعمتین ملینگی جنکے دیکھنے سے کافر جلین گے اور زیادہ تر مبتلاے عذاب ہونگے
جیسا کہ اس آیت مین ہے کہ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ بیشک ڈر والونکو مراد ملنی
ہے اور اونکا درجہ بلند اور ممتاز ہونا ہے حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ باغ ہین اور

انگور - یعنے باغ ہین میوون سے لدے ہوئے اور انگور کی ٹٹیان جنہین انگور لٹکتے ہونگے اور وہ مثل سائبانون کے ہونگی - وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ اور نوجوان عورتین ایک عمر کی سب - کنواری اور حسین حد بلوغ کو پہونچی ہوئی سولہ سولہ برس کی اور مرد بہشتی تینتیس برس کے ہونگے اور بعض نے لکھا ہے کہ سب اہل بہشت کیا مرد اور کیا عورت تینتیس تینتیس برس کے ہونگے - اور بہشتی ان ہمعمر حسینون کے ساتھ سیر باغ مین مصروف ہونگے - وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ اور پیالہ چھلکتا - یعنے پیالے شراب کے چھلکتے ہوئے بھر بھر کر خوشی اور عیش کو بڑہائین اور سکر وجی پیدا کرین سیر باغ کا لطف بخوبی حاصل ہو اور اوس شراب مین کوئی فساد اور برائی نہوگی جیسی دنیا کی شراب مین ہوتی ہے پس بہشت مین شراب کی محفلین سب برائیون سے پاک صاف ہونگی - لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ نہ سنین گے وہان بیہودہ بکنا اور نہ جھوٹ - یعنے اس شراب کی محفل مین جھوٹی اور بیہودہ باتین نہ سنائی دینگے - پھر وہان لڑائی جھگڑے اور ہذیان کا کیا ذکر ہے - اور یہ نعمتین اور لذتین جو بہشتیونکو بہشت مین ملینگی جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ بدلا ہے تیرے رب کا دیا حساب سے - یعنے بدلا ہے تیرے پروردگار کی طرف سے جو اوسنے بخشش اور انعام سے موافق اونکے عملون کے دیا ہے نہ عمل کے اندازے سے - اور وہ پروردگار ایسا ہے جسکی یہ تعریف ہے کہ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا - رب ہے آسمانون کا اور زمین کا اور جو اونکے بیچ ہے - جسنے آسمان و زمین اور اوسکی درمیانی چیزوں پر بخشش اور انعام بغیر وعدے اور استحقاق کے کیا ہے پھر وہ کیونکر اپنے اون بندونکے حق مین جو کچھ لیاقت بھی رکھتے ہین اور وعدہ بھی دیے گئے ہین یہ بخشش اور انعام پورا نکر یگا کیونکہ وہ الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ بڑی مہر والا قدرت نہین کہ کوئی اوس سے بات کرے - جو بغیر وعدے کے ہزارون احسان کرتا ہے پھر جب سے

اوسنے وعدہ کیا ہے کیونکر نہ پورا کریگا مگر باوجود اس رحمت کے کہ ماں باپ سے کہیں زیادہ
اپنے فرمانبردار بندونپر مہربان ہے اوسکی بزرگی اور جلال اس قدر ازلی ہے پہانتک ہے
کہ کسی کی مجال نہین جو اوس سے بات کرسکے بغیر وسیلے کے اور اس بزرگی کا ظہور کامل
ہوگا مگر یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا ۚ جسدن کھڑی ہوگی روح
اور فرشتے قطار ہوکر۔ اور روح نام ہے ایک لطیفہ دراکہ کا کہ ہر مخلوق کو عطا ہوا ہے آسمان
ہو یا زمین پہاڑ ہو یا درخت۔ اور وہ ایک جوہر نورانی ہے۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے
کہ روح ایک فرشتہ ہے جو موکل ہے تمام ارواحون پر اور اسقدر بڑا ہے کہ کوئی مخلوق اوس
سے بڑی نہین قیامت کے دن اوس اکیلے کی ایک صف ہوگی اور ایک صف تمام فرشتونکی
اور مقام اوسکا آسمان چہارم ہے ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتا ہے اور اوسکی ہر تسبیح سے ایک
فرشتہ پیدا ہوتا ہے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ روح جبرئیل علیہ السلام ہین کہ فرشتون کے
ساتھ صف باندھینگے۔ خلاصہ یہ کہ روح اور تمام فرشتے آسمان و زمین کے صفین باندھ کے
کھڑے ہونگے تاکہ اوسدن کے کامون کے لیے طیار رہین۔ اور لَّا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا
مَنۡ اَذِنَ لَہُ الرَّحۡمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ○ کوئی نہین بولتا مگر جسکو حکم دیا رحمٰن
نے اور بولا بات ٹھیک یعنے اوسوقت کوئی بات نکریگا اور نہ دم ماریگا شفاعت اور
شہادت مین مگر وہی جسے پروانگی دے رحمٰن اپنی رحمت کے باعث سے اور کہیگا وہ شخص
بات سچی اور درست اور نہایت احتیاط سے ادا سے شہادت کریگا اور کم و زیادہ نہ کہیگا
کیونکہ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ وہ دن حق کا ہے۔ اوسمین جھوٹی اور خلاف بات
پیش نجائیگی اور وہ دن ایسا ہے کہ نیکون اور بدون مین تفرقہ اور مومنون و کافرین امتیاز
کرنا اوسدن کا حق ہے فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ○ پھر جو کوئی چاہے
بنا رکھے اپنے رب کے پاس ٹھکانا۔ تاکہ اوسدن اوسے اپنے ہمچشمون مین اعزاز اور
امتیاز حاصل ہو اور انواع اقسام کے عذاب سے جو نافرمانون کے لیے اوسدن طیار ہونگے

نجات ہو - اور اِنَّآ اَنۡذَرۡنٰکُمۡ عَذَابًا قَرِیۡبًا ۚ۬ ہمنے خبر سُنادی تمکو ایک آفت نزدیک کی - یعنے ہمنے بارہا تمکو ڈرا دیا ہے پیغمبرونکی زبانی ایک عذاب سے جو بہت نزدیک ہے اور ہر شخص کو بعد مرنے کے عالم برزخ مین پیش آئیگا - اور اصل اوس عذاب کی عالم صغیر انسانی کو خراب کرنا اور اوسکی بنیاد کو گرادینا ہے اور بدعملونکی شکلون کا ظاہر ہونا ہے جو مرد کے کی ذات پر غالب تھے بغیر اسکے کہ اعمالنامے کھولے جائین اور گواہ وشاہد حاضر ہون اور اگلے پچھلے سب جمع کیے جائین اور نیکون کے لیے اچھی جگہ اور برون کے لیے بُری جگہ علیحدہ علیحدہ مقرر کی جائے - اور یہ عذاب واقع ہو گا یَّوۡمَ یَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰہُ - جسدن دیکھ لیوے آدمی جو آگے بھیجا اوسکے ہاتھون نے - یعنے جسدن دیکھیگا ہر شخص اپنے نیک اور بدعملون کی قوتون کو اور برزخ کے عذاب مین مبتلا ہو گا تو جو ایمان والے ہین وہ اپنے ایمان صحیح اور اعتقاد درست کے باعث اوس سے نجات پاوینگے اور کافرون کے لیے اوس سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہو گا لاچار حسرت کرینگے وَیَقُوۡلُ الۡکٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا ۝ اور کہے منکر کسیطرح مین مٹی ہوتا - یعنے کہے گا کافر جب وہ خوفناک صورتین دیکھیگا کہ کیا اچھا ہوتا جو مین مٹی ہوتا - اور انسان کی صورت مین نہ پیدا ہوتا جو ایسی بری صورتین مجھے نظر آتین اور مٹی کو اسواسطے یاد کریگا کہ اصل انسان کی مٹی ہی ہے - اور یہ بھی جان لیگا کہ یہ سب گرفتاری روح کے باقی رہنے کے سبب ہے اور اگر صرف بدن ہوتا تو خاک ہو جاتا اور اس عذاب مین مبتلا نہوتا - اور حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ قیامت کے دن جانورون سے آپس مین لڑنے اور تکلیف پونچانے کا قصاص لے کے حکم ہو گا کہ سب خاک ہو جاؤ اوسوقت کافر یہ حال دیکھ کے رشک کرینگے اور کہین گے کیا اچھا ہوتا جو ہمین بھی خاک ہو جانے کا حکم ہوتا اور اس آدمیت سے جو خرابی کا باعث ہر دو رہتے - اور بعض حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ مراد خاک ہونے سے یہ ہے کہ کاش ہم مثل خاک کے عاجزی اور

دوستی کرتے تو آج اس عذاب میں مبتلا ہوتے۔ اور بعض علما نے لکھا ہے کہ مراد کافر سے ابلیس ہے جو کفر میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو بوجہ خاکی ہونے کے حقیر جانتا تھا اور اپنے تئین بوجہ آتشی ہونے کے بڑا اور اچھا سمجھتا تھا۔ پس جب حضرت آدم اور اونکی اولاد کو انواع اقسام کی نعمتوں اور بخششوں سے سرفراز دیکھیگا اور اپنے تئین ذلیل و خوار پائیگا تو تمنا کریگا کہ کاش میں بھی مٹی سے ہوتا تو یہ فخر اور غرور نکرتا۔ اور واقعی جو شان و شوکت اور عزت و حرمت خداے تعالے نے ان خاکیوں کو دی ہے وہ کسی طبقے کو مخلوقات کے طبقوں میں سے حاصل نہیں۔ حضرت رافت فرماتے ہیں کہ

جو کہ آدم کی شان و شوکت سے ✤ عزت و حرمت و سعادت ہے ✤
نے ملائک کی نے پری کی ہے ✤ خوبی اس طور کیب کسی کی ہے ✤
خاک ہے لیک پاک ہے سب سے ✤ پست ہے اور بلند کوکب سے ✤
ہے زمین پر بڑا افلاک سے یہ ✤ شرف پائے نہ کیون ملک سے یہ ✤
ہے اسی مین تجلے مولا ✤ ✤ رافت اس سے ہے کون بہرا ولے

سورة النازعات مکیة | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ستّ و اربعون ایة

یہ سورت مکی ہے اس مین چھیالیس آیتین اور ایک سو اناسی کلمے اور سات سو تریپن حرف اور دو رکوع ہین۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے اکیس مرتبہ پڑھے بادشاہ کے خوف اور وزیر کے قہر اور امیر کے عتاب سے محفوظ رہے اور ایمان اوسکا سلامت رہے۔ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ قسم ہے گھسیٹ لانے والونکی ڈوبکر۔ یعنے قسم ہے اوس جماعت کی کہ کھینچتی ہے اپنے تئین کام مین نہایت درجہ غرق ہوکے اور وہ ایک قسم کے فرشتے ہین جو کافرونکی رگ و پے مین گھسکے اونکی جان نکالتے ہین نہایت سختی سے وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ اور بند چھڑا دینے والونکی کھولکر یعنے قسم ہے اوس جماعت کی جو بہنسی خوشی سے کام کرتے ہین۔ اور وہ بھی ایک قسم کے فرشتے ہین

جو مسلمانون کے بدن سے جان کے گرہ بند کھولدیتے ہین تاکہ وہ اپنی خوشی سے عالم پاک کو روانہ ہون لیکن بدن کی تکلیف اور ہے اوسمین دونون برابر ہین۔ اور یہ ذکر ہے روح کا۔ نیک روح خوشی سے دوڑتی ہے اور بد ڈورسے بھاگتی ہے پھراوسے گھسیٹتے ہین۔ وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ اور پیرنے والونکی پیرنے کر۔ یعنے قسم ہے اوس جماعت کی جو تیرتے ہین کام کرنے مین اچھی طرح اور بے رنج ومشقت کام مین مشغول ہوتے ہین اور وہ بھی ایک قسم کے فرشتے ہین جو احکام الٰہی کے بجالانے کےلیے ہوامین تیرتے پھرتے ہین اور جب کچھ حکم آتا ہے اوسکی تعمیل کے لیے دوڑتے ہین اور ایک ایک پرسبقت جاتا ہے۔ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ پھر آگے بڑھتے دوڑکر۔ یعنے قسم ہے اونکی جو اپنے برابر والون سے کام مین بڑھجاتے ہین۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ پھر کام بناتے ہین حکم سے۔ یعنے قسم ہے اون فرشتون کی جو تدبیر کرنے والے کام کے ہین اور جتنے پہلے مذکور ہوئے ہین وہ سب اپنے اپنے کامون کی تدبیر اور مشورے ہین انکی طرف رجوع کرتے ہین۔ اور انکا مرتبہ پہلے والون سے بلند ہے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ مراد ان سب سے ستارے ہین کہ مشرق سے مغرب تک اور ایک برج سے دوسرے برج تک سیر کرتے اور دوڑتے پھرتے ہین اور آسمان مین تیرتے ہین اور ایک دوسرے سے سیر مین آگے نکلجانے والے ہین اور تدبیر کرتے ہین اون کامون کی جو اللہ تعالےٰ نے اونکے لیے مقرر کیے ہین مثل اختلاف موسم وغیرہ کے پس بہر تقدیر جواب قسم کا یہ ہے کہ تم سب قبرون سے اوٹھائے جاؤگے اور تم سے حساب لیا جائیگا۔ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ جسدن کانپے کانپنے والی۔ یعنے جسدن زمین اور پہاڑ جنبش مین آئینگے۔ اور یہ پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے ہوگا کہ سب کانپین گے اور جاندار ہول سے مرجائینگے اور دنیا کا انتظام درہم برہم ہوجائیگا۔ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ اوسکے پیچھے دوسرے۔ یعنے اسکے بعد دوسری مرتبہ صور پھونکنا ہے جسکے سبب سے پھر روحین

قالب مین آجاینگی اور یہ عالم ایک نئے رنگ پر پیدا ہوگا۔ پہر قُلُوبٌ یَّوْمَئِذٍ
وَّاجِفَةٌ ۝ کتنے دل اوسدن دہڑکتے ہین یعنے بہت سے دل اوسدن مارے
خوف و دہشت کے کانپتے ہونگے اور بیقراری و گبہراہٹ اس درجے بڑہی ہوگی
کہ ضبط نکرسکین گے بلکہ اونکے چہرونپر ہوائیان اُڑتی ہونگی اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝
اونکے تیور نوے ہین۔ یعنے اونکی آنکہین نیچی اور تاریک و حیران ہونگی مگر کافر اس
بیان کے سننے سے کبہی آگاہ نہین ہوتے اور یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ
فِي الْحَافِرَةِ ۝ کہتے ہین کیا ہم پہر آوینگے اولٹے پانون۔ یعنے بعد مرنے کے کیا
ہم پہر زندہ ہونگے اور پہلی حالت پر پہونچین گے۔ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝
جب ہو چکے ہم ہڈیان کہوکہری۔ یعنے مٹی گلی کہوکہل جنکی رطوبت قرنون کے گذرنے
سے خشک ہوجائیگی اور زندہ ہونے کی قابلیت اونمین نرہیگی۔ اور اگر اونپر یہ امر
ثابت کیاجاتے اور کہا جاوے کہ یہ بات ایک بہت بڑے کامل قدرت والے کے
نزدیک کچہہ مشکل نہین کیونکہ دیکہو اوسکی قدرت کاملہ سے راتدن پے درپے آتے رہتے
ہین اور چاند روز ایک نئی شکل بدلتا ہے اور فصلین مختلف ہوتی ہین اور یہ باتین
ہرشخص پر ظاہر ہین۔ پہر اوسکے نزدیک ایک شے کو بگاڑ کے اوسیوقت بنانا یا ہزارون
سال گذرنے کے بعد بنانا کیا دشوار ہے۔ تو پہر وہ ہنستے اور تعجب کی راہ سے قَالُوْا
تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ کہتے ہین تو تو یہ پہر آنا ٹوٹا ہے۔ یعنے ہر عضو کے
جدا اور خراب ہونے کے بعد دوبارہ جینا بڑے نقصان کا باعث ہے اسواسطے کہ اپنی
چیزون کو نہ پاینگے اور مال واسباب تلف ہوجائیگا اور ہماری وہی مثل ہوگی کہ مسافر
مال واسباب لے کے اپنے گہر سے صحیح وسالم سفر کو گیا اور راہ میں اوسکی سب چیزین لٹ گئین
پہر وہ تن تنہا زخمون سے چور ہاتہہ پانون کٹواکے اپنے گہر واپس آیا تو اوسنے کچہہ
نہ پایا۔ حق تعالے اونکے اس خیال فاسد کے باطل کرنے کے لیے فرماتا ہے کہ تعجب تمہارا

اسوجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کام کو اپنے کام پر قیاس کرتے ہو اور پابند اسباب سمجھتے ہو۔ سو یہ تمہارا خیال غلط ہے کیونکہ اوسکے حکم کن سے سب کچھ ہو جاتا ہے اور اسباب بھی اوسی کے حکم سے جمع ہوتے ہین۔ فَاِنَّمَا هِيَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ سو وہ تو ایک جھڑکی ہے۔ یعنے نہین ہے یہ زندگی مگر ایک جھڑکی۔ اور مراد اس سے دوبارہ صور پھونکنا ہے کہ اس آواز کے ساتھ ہی سب روحین اپنے بدنون مین آجاینگی اور زندگی کامل حاصل ہوگی۔ فَاِذَا هُمۡ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پھر تب ہی وہ آرہے میدان مین یعنے میدان حشر مین جو سفید اور ہموار ہوگا آینگے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہے جو بیت المقدس کے قریب ہے وہان محشر ہوگا اور خداے تعالے اوس زمین کو کشادہ کردیگا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالے چاندی کی زمین پیدا کریگا جو اس دنیا سے چالیس حصے بڑی ہوگی۔ وہین حشر ہوگا اور اوسی کا نام ساہرہ ہے۔ اور یہ مرنے کے بعد زندہ ہونا مثل سونے کے بعد جاگنے کے قیاس کرنا چاہیے۔ اور جب کافرون نے باوجود ایسے صاف و روشن بیان اور مثالون کے آخرت کی زندگی کا یقین نہ کیا اور اپنی ضد پر قائم رہے اور بیہودہ باتین بنانے لگے تو اہل اسلام اس بات سے رنجیدہ ہوکے اپنے دل مین کہنے لگے کہ کیا اچھا ہوتا اگر حق تعالے ان لوگون کے سامنے ایک صدہا برس کے مردے کو زندہ کر دیتا کہ یہ اوسکے دیکھنے سے اپنے اس انکار سے باز آتے اور ملزم قرار پاتے۔ پس حق تعالے اونکے سمجھانے کے لیے مخاطب ہوکے استفسار فرماتا ہے کہ هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ۝ کچھ پہنچی ہے تجکو بات موسیٰؑ کی۔ یعنے تمکو حضرت موسیٰؑ کے قصے کا حال کچھ معلوم ہے کہ فرعون ایسے سرکش بادشاہ کے سامنے جسکے دربار مین ہزارون آدمی حاضر ہوتے تھے بارہا اونھون نے اپنے ہاتھ کی لکڑی ڈالدی اور وہ زمین پر گرتے ہی ایک بڑا اژدہا ہوگئی اور اوسنے سخت آواز دی۔ پہر باوجود اس بات کے کہ ایک خشک لکڑی کو جو زندگی کی کچھ بھی قابلیت نہ رکھتی تھی

بے درپے زندگی بخشنے دی اور فرعون نے بار بار دیکھا۔ مگر روز جزا یہ معتقد ہنوا۔ پس یہ کافر ایک مردہ صدہا برس کا زندہ ہوتے دیکھ کے کب ایمان لائینگے اور اپنے انکار سے کب باز آئینگے۔ اور بلکہ اس بات سے زیادہ تر مستحق عذاب ہوجائینگے کیونکہ عادت الٰہی یون ہی جاری ہے کہ معجزہ دیکھنے کے بعد اگر کافر ایمان نہ لائین اور اپنے کفر پر اصرار کیے جائین تو اوسیوقت عذاب الٰہی مین گرفتار ہون اور ایکدم کی فرصت نہ ملے۔ اور مختصر قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مسلمانونکی آگاہی کے لیئے اسطور سے بیان ہوتا ہے کہ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى جب پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان مین جسکا نام طویٰ ہے۔ یعنے ابتدا اس قصے کی اوسوقت سے ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اونکے پروردگار نے پاک میدان مین پکارا اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے بے قصد ایک قبطی کا خون ہوگیا فرعون اس باعث سے آپکے قتل کے درپے تھا۔ پس آپ اپنی حفاظت کے خیال سے اپنے وطن شہر مصر سے بھاگ کے شہر مدین مین پہنچے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے مکان مین سکونت اختیار کی اور حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی سے آپکا نکاح کردیا جب آٹھ یا دس برس آپکو وہان رہتے ہوئے گذرے تب آپنے حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت چاہی اور کہا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین اپنے وطن کو جاؤن اور اپنی گھروالی کو اپنے ساتھ لیتا جاؤن اور وہان پہنچکے اپنی والدہ کی زیارت اور اپنے بڑے بھائی کی ملاقات سے مسرور ہون۔ یقین ہے کہ اتنا عرصہ گذرنے سے فرعون اور اوسکے لوگ اوس قبطی کے خون کو بھول گئے ہونگے۔ حضرت شعیبؑ نے آپکو رخصت کیا اور آپکی بی بی کو بھی آپکے ہمراہ کردیا اور اپنے دو غلام ساتھ کیئے تاکہ آپکو مصر مین پہنچا کے واپس آئین۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بی بی کو ساتھ لے کے وہان سے روانہ ہوئے۔ مگر چونکہ آپکے مزاج مین غیرت بہت تھی آپنے قافلے کے ساتھ بی بی کا لے چلنا پسند نکیا کہ شاید سواری سے چڑھتے اوترتے

کسی نامحرم کی نظر انپر نہ پڑجائے اسیواسطے وہان سے تنہا اپنی بی بی کو لیکے روانہ ہوئے اور شام
کے ورسے کو چھوڑکے دریا کے کنارے سے چلے تاکہ فرعون کی طرف کا کوئی حاکم آپکو
پہچان کے خون کی علت مین گرفتار نکرے اور آپکے پاس ایک خچر تھا اوسپر اسباب لاد کے اوسکے
ایک غلام کے سپرد کیا اور کچھ بکریان تھین وہ دوسرے غلام کے ہمراہ کین اور خود اپنی بی بی
کی سواری کے ساتھ رہے۔ چلتے چلتے ایکدن راہ بھولے اور کوہ طور کیطرف جا نکلے ہرچند
راستہ ڈھونڈھا مگر نہ ملا یہانتک کہ رات ہوگئی اور وہ جمعہ کی رات تھی ذیقعدہ کی اٹھارہوین تاریخ
اور موسم جاڑے کا تھا۔ اتفاقاً بکریان جنگل مین پھیل گئین اور دونون غلام اونکے اکٹھا کرنے مین
مشغول ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بی بی کے پاس ایک جگہ بیٹھگئے۔ کہ اتنے مین
راہ کی سختی اور سواری کی حرکت سے آپکی بی بی کو درد زہ شروع ہوا۔ اور حمل کی مدت بھی
ختم ہوچکی تھی۔ پس اونھون نے یہ بات آپ پر ظاہر کی اور کہا کہ اگر کہین آگ ملتی تو اچھا ہوتا
کہ روشنی بھی ہوتی اور تاپنے کے بھی کام آتی۔ پس آپنے غلامونکو حکم دیا کہ آگ کی تلاش کرین
اونھون نے ہرچند ڈھونڈھا مگر نہ آبادی کا پتہ ملا اور نہ آگ کا نشان۔ تب حضرت موسیٰ
علیہ السلام آگ ڈھونڈھنے کے لیے خود تشریف لے گئے اور آپکو ایک پہاڑ پر داہنے ہاتھہ
کیطرف کچھ روشنی معلوم ہوئی پھر آپنے بی بی اور غلامون سے کہا کہ تم یہان ٹھیرو مین نے
پہاڑ پر روشنی دیکھی ہے وہان جاکے آگ لیے آتا ہون اور جو شخص وہان ملیگا اوس سے
راستہ بھی پوچھہ لونگا۔ یہ فرماکے آپ چلے اور وہان جاکے دیکھا کہ آگ نہین ہے بلکہ نورانی
تجلی ہے جو دور سے آگ معلوم ہوتی تھی اور اوس نور نے عوسج کے درخت کو جو عناب کے درخت سے
مشابہ ہے جڑ سے چوٹی تک گھیر لیا ہے اور اوسمین اسقدر چمک ہے کہ آنکھہ نہین ٹھیرتی۔ اور
اوسکے گرداگرد فرشتونکی تسبیح کی آواز آرہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود ان باتون
کے دیکھنے کے اوس میدان مین سے گھاس پھوس نوچ کے ایک پولہ سا بنایا اور چاہا کہ اوس
نور سے جو مثل آگ کے ہے اوسے جلالین اور اس ارادے سے جونہین اوسکے پاس گئے

وہ آگ اونکی طرف لپکی تاکہ جلادے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام خوف سے پیچھے ہٹے اور وہ آگ بھی ہٹ گئی۔ پھر آپنے اوس پولے کے جلانے کا ارادہ کیا اور آگ آپکی طرف لپکی آپ پیچھے ہٹے کئی مرتبہ ایسا ہوا۔ آخر آپ متحیر ہوکے کھڑے ہوگئے اور قدرت الٰہی کا تماشا دیکھنے لگے۔ یکایک ایک نور اوس سے بلند ہوا جسنے زمین سے آسمان تک روشن کردیا اور حضرت موسیٰؑ کی آنکھیں چندھیانے لگین۔ آپنے اپنی آنکھون پر ہاتھ رکھ لیے اور ذکر و تسبیح کی آواز بلند ہوئی۔ اوسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوس نور مین سے یہ آواز سُنی کہ اے موسیٰ مین ہون پروردگار تیرا۔ پس ادب کر اور اپنے پاؤن سے دونون جوتے دور کر۔ پھر ارشاد ہوا کہ تمہارے سیدھے ہاتھ مین کیا ہے آپنے عرض کی کہ لاٹھی ہے حکم ہوا کہ اسے زمین پر ڈالدو جیسے ہی آپنے اوسے زمین پر ڈالا وہ ایک اژدہا ہوکے دوڑنے لگی آپ اوس سے ڈرکے بھاگے حکم ہوا کہ ڈرو نہین بلکہ اسے اپنے ہاتھ سے پکڑلو وہی لکڑی ہوجائیگی۔ پھر حکم ہوا کہ اپنے ہاتھ کو اپنی بغل مین رکھو اور نکالو آپنے ایسا ہی کیا اور آپکا ہاتھ مثل آفتاب کے روشن ہوگیا۔ بعد اسکے توحید کی حقیقت اور عبادت کے آداب اور دیگر ضروریات رسالت آپکو سکھا کے حکم ہوا کہ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ جا فرعون کے پاس اوسنے سر اوٹھایا۔ اور فساد کرنے مین اسدرجہ حد سے بڑھا کہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور جب تو اوسکے پاس پہنچے فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ پھر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے۔ یعنے پہلے اوس سے اتنا ہی کہنا کہ کیا تجھے نفس کی برائیون سے پاک ہونے کی رغبت ہے کہ مین تیری برائیان کھودون اور تجکو ولی کامل بنادون وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ اور راہ بتاؤن تجکو تیرے رب کی طرف پھر تجکو ڈر ہو۔ یعنے راہ بتاؤن تجھے تیرے پروردگار کی تاکہ تو اوسکی ذات اور صفات کو پہچانے اور مرتبہ یقین کا تجھے حاصل ہو۔ پھر تو ڈرے اور تیرا نفس مرجاوے اور یہ سرکشی کا مرض بالکل جاتا رہے۔ الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام حسب فرمان پروردگار

فرعون کے پاس پونہچے اور پیغام اللہ جل شانہٗ کا اوسے پونہچایا۔ اوسنے جواب دیا کہ کیا
تو وہ شخص نہین ہے جسے بچپن سے مین نے پالا اور پرورش کیا اور مدتون میرے پاس
رہا پہر وہ کام کرکے تو یہان سے نکل گیا جسے تو ہی خوب جانتا ہے یعنے قبطی کو مار کے
چلا گیا اور ہماری نعمتونکی ناشکری کی۔ اب تجھے یہ رتبہ کہان سے حاصل ہوا کہ ہمارا ہادی اور
مرشد بن کے آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ سب سچ ہے اور مین وہی شخص
ہون لیکن اوسوقت مین نادان تہا۔ اور جب تم سے ڈر کے بہاگا تو اللہ تعالےٰ
نے اپنی عنایت سے مجھے علم اور حکمت مرحمت فرمائی اور رسالت کے طور پر تمہارے
پاس بہیجا۔ فرعون نے کہا کہ اب تم رسالت کا دعوی کرتے ہو تو کوئی دلیل بہی اس دعوے
کے سچ ہونے کی تمہارے پاس ہے۔ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ پہر دکہائی اوسکو
وہ بڑی نشانی۔ یعنے عصا کا اژدہا ہو جانا۔ اور بعضون اسکے سوا اور معجزے بہی تہے
کہ پانی نکالتے وقت کنوین کی گہرائی کے برابر بڑہ جاتا تہا۔ اور اندہیرے مین اسکی
دونون شاخین مثل مشعل کے روشن ہوتی تہین۔ اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آرام
فرماتے تہے تو وہ کہڑا ہوکے اونکی نگہبانی کیا کرتا تہا۔ اور اگر بکریون کے پاس چہوڑ آتے
تہے تو اونکے پاس کسی درند کو شیر ہو یا بہیڑیا آنے نہ دیتا تہا۔ اور بعضون نے لکہا ہے
کہ اوسمین ہزار معجزے تہے۔ اور بعضون نے لکہا ہے کہ آیت کبری سے مراد ید بیضا ہے
کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولایت کے کمال کی صورت تہی اور آپنے فرعون کو
یہی معجزہ دکہلایا تہا۔ اور بعض لکہتے ہین کہ چونکہ یہ دونون معجزے ایک ہی مجلس مین ایک ہی
مطلب کے ثابت کرنے کیلیے آپنے ظاہر فرمائے اسوجہ سے دونون کو ایک ہی شمار کیا خلاصہ
کہ فرعون باوجود دیکہنے ایسے دو معجزونکے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ ثابت کرنے
کے لیے کافی و وافی تہے ہرگز فرمانبردار نہوا۔ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ پہر جہٹلایا اوسنے
اور نہ مانا۔ یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت سے انکار کیا اور پروردگار کا حکم

جو حضرت موسیٰ نے اوسے پونچایا تھا نہ مانا۔ اور اسی پر اوسنے اکتفا نکیا بلکہ ثُمَّ اَدْبَرَ
يَسْعٰى ○ پھر چلا پیٹھ پھیر کر تلاش کرتا۔ یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے جھٹلانے
کی تدبیرین ڈہونڈھنے لگا تاکہ حاضرین کے دلون مین یہ دو معجزے دیکھنے سے موسیٰ
علیہ السلام کی سچائی نہ ثابت ہو فَحَشَرَ ۔ پہر سبکو جمع کیا یعنے جادوگرون کو حضرت
موسیٰ کے مقابلے لیے اور ملک کے تمام لوگون کو اس مقابلے کی کیفیت دیکھنے کیواسطے
تاکہ سبکو معلوم ہوجائے کہ یہ کام جیسے اور مجہ سے بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالے کا بنایا ہوا
نہین ہے فَنَادٰى ○ پھر پکارا۔ اوسنے مقابلے سے پہلے لوگون کو کہ اونکو پرچا دے
فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ○ پھر کہا مین ہون رب تمہارا سب سے اوپر۔ یعنے فرعون
نے کہا کہ مین ہون تمہارا پروردگار بڑا۔ اور بالفرض اگر کوئی دوسرا خدا بھی جہان مین ہے
جسنے موسیٰ کو رسول بناکے میرے پاس بہیجا ہے تو وہ مجھسے مرتبے مین کم ہوگا۔ پھر اگر
موسیٰ اپنی رسالت ثابت بھی کرین تو انکی اطاعت نکرنا چاہیے۔ اور اسیطرح سے اوسنے اپنی
ربوبیت ثابت کرنے کے لیے بڑی بڑی بیہودہ دلیلین ظاہر کین اور کمال درجے کی
گمراہی کو پونچا۔ یہانتک کہ ابلیس سے بھی یہ بات نکلے کہا کہ مین تو صرف اَنَا خَيْرٌ کے کہنے
سے نکالا گیا اور عقبٰے سے ملا ہوا۔ دیکھیے اس لاف مارنے والا کا کیا حال ہوتا ہے۔ اور
کس عذاب سخت مین مبتلا کیا جاتا ہے فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ○
پہر پکڑا اوسکو اللہ نے سزا مین پچھلے کی اور پہلے کی۔ یعنے دنیا مین پانی مین ڈبو کے مبتلائے
عذاب کیا اور آخرت مین دوزخ مین ڈالیگا۔ اور ہرچند دنیا دار الجزا نہین ہے لیکن ایسے
شریرون کو اونکے بدکامون کی سزا دنیا مین اسلیے دیجاتی ہے تاکہ دوسرونکو عبرت ہو اور
ایسے گناہون سے بچے رہین جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً
لِّمَنْ يَّخْشٰى ○ بیشک اسمین سوچ کی جگہ ہے جسکو ڈر ہے۔ یعنے اللہ تعالے کے غضب سے
ڈرنے والون کے لیے اسمین عبرت اور نصیحت ہے۔ الغرض جب حضرت موسیٰ علیہ السلام

ع

کے قصے سے ثابت ہو چکا کہ فیضان غیب کی زندگی کا جسم کی لیاقت پر موقوف نہین ہے
اور غیب کی زندگی کا بار بار آنا جانا ہو سکتا ہے۔ اسواسطے کہ بارش کے دنون مین اکثر
جانور خود بخود بغیر نر و مادہ کے پیدا ہوتے ہین تو کافرونکو یہ شبہہ ہوا کہ آدمی کی پیدایش اسطور سے ہرگز
نہین ہو سکتی اوسکی مثال ایسی بیان ہوا چاہیے جو ہمارے ذہن نشین ہو پس اوسکے جواب
مین ارشاد ہوتا ہے کہ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ کیا تم مشکل ہو بنانے
مین یا آسمان یعنے اے بہشت کے منکرو کیا تم زیادہ سخت ہو بننے مین یا آسمان۔ کہ اوسکی
پیدایش تمہاری نظر و نمین مشکل معلوم ہوتی ہے اور وہ آدمی سے بہت بڑا ہے حق تعالے
ایسا قدرت والا ہے کہ بَنٰهَا ۟ اوسنے وہ بنالیا اور ایسا مضبوط بنایا کہ باوجود گذرنے
ہزار ہا برسون کے نہ پرانا ہوتا ہے اور نہ ٹوٹتا پھوٹتا ہے۔ اور اوسکی قوت روحانیہ بھی بہت
غالب ہے اسلیے کہ حق تعالے نے رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۟ اونچی کی اوسکی بلندی
پھر اوسکو صاف کیا۔ یعنے بغیر ستون اور دیوارون کے اوسے اسقدر بلند کیا کہ آسمان دنیا
روے زمین سے پانسو برس کی راہ ہے اور اسیقدر ایک آسمان سے دوسرے آسمان
تک فاصلہ ہے اور اسیقدر ہر آسمان کی دبازت ہے۔ اور آسمان کو اللہ تعالے نے معتدل
مزاج پیدا کیا ہے اور ایک بہت بڑی تاثیر اوسے یہ بخشی ہے کہ آفتاب اور ستارونکی شعاعون
سے ایک حرارت عالم مین پیدا ہوتی ہے اور انکی روشنی چھپ جانے سے نہایت درجہ
خنکی وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۟ اور اندھیری کی رات اوسکی اور
کھول نکالی اوسکی دھوپ۔ یعنے اندھیری کی رات اوسکی تاکہ آفتاب کی گرم شعاع جہان والونپر
نہ پڑے اور جہان مین سردی پیدا ہو۔ اور نکالی روشنی اوسکی کہ آفتاب ہے اور ضحے
اسلیے فرمایا کہ وہ وقت کمال درجہ روشنی اور آفتاب کے اثر کی تیزی کا ہے وَالْاَرْضَ
بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۟ اور زمین کو اس پیچھے صاف بچھایا۔ یعنے رات دن
کی تدبیر کے بعد زمین کو ہموار اور صاف کیا۔ علما کہتے ہین کہ پیدایش زمین کی آسمان سے

پہلے ہے اور بچھانا اوسکا بعد پیدا ہونے آسمانون کے۔ اور اس گرمی سردی کے زمین مین
جمع ہونے سے أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ○ نکالا اوس سے اوسکا
پانی اور چارہ یعنے نکالا اوس زمین سے پانی اور جب پانی اور مٹی ملی تو بہار اور گرمی نے
اوسمین اثر کیا پہر اوس سے سبزہ وغیرہ اگا اور اجاڑ زمین کو اس تدبیر سے باغ بنا دیا۔
کہ اوسمین پانی بھی جاری ہے اور طرح طرح کا سبزہ بھی موجود ہے۔ اور پانی کا مادہ زمین
مین محفوظ رکھنے کے لیے ایک اور تدبیر کی وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ○ اور پہاڑونکو بوجھ
رکھا۔ یعنے پہاڑون کو لنگر کے طور پر زمین مین مقرر کیا تاکہ جو بخارات زمین مین گہرے
ہوئے ہین وہ نکلنے نہ پائین بلکہ پہاڑون کے سوراخون سے پانی ہوکے چشمون اور
نہرون کے طور پر جاری ہون۔ اور یہ سب تدبیرین مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ○
کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چارپایون کے ہین۔ پس بقا اور معاش تمہاری آسمان
سے مربوط ہے اور حیات تمہاری اوسکی حیات سے مدد خواہ۔ پہر اپنی خلقت کو اوس سے
زیادہ محکم کیونکر گمان کر سکوگے۔ اور جب کافرونکے شبہات دور کرنے سے فراغت ہوئی
تو پہر اوس مطلب کیطرف رجوع فرماتے ہین جو مقصود تھا کہ کتنے دل اوس روز کی
دوبارہ زندگی اور صور کی آواز سننے سے بیقرار ہوجائینگے اور انکے اس اضطراب کا ثمرہ
بھی ظاہر ہوگا۔ یعنے جس بلا سے ڈرتے تھے اوسکے آثار نمودہ ہونگے۔ فَإِذَا جَاءَتِ
الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ○ پہر جب آئے وہ بڑا ہنگامہ۔ یعنے دوسرا حادثہ جو سب حادثون
پر غالب ہوگا۔ اور مراد اس سے قہر الٰہی کی تجلی ہے جو جزا و سزا دینے اور عملون کے
صحیفے اور شاہدون اور ارواحونکے حاضر کرنے اور دوزخ کو موقف پر لانے اور مجرمون
کے سزا دینے کے لیے ظاہر ہوگی۔ اور وقوع اس حادثے کا ہوگا۔ کہ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ
الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ ○ جسدن یاد کرے آدمی جو اوسنے کمایا۔ یعنے جسدن
یاد کریگا آدمی اون چیزون کو جو دنیا مین اوسنے بڑی سعی اور کوشش سے کی تھین

اور اپنے سب عملون کو صحیفون مین لکھا ہوا دیکھیگا اور جو چیزین اوسکے ذہن سے جاتی رہی تھین وہ پھر اوسکے ذہن مین آجائینگی۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ اور نکال رکھی دوزخ جو چاہے دیکھے۔ یعنے ظاہر کیجائیگی دوزخ اسطرح سے کہ جو چاہے دیکھے اور اوسوقت سب آدمی اوسکے دیکھنے مین برابر ہونگے۔ اور ہرچند کہ یہ حادثہ تمام اہل محشر کو بیہوش و حواس کردیگا اور اوسکے دیکھنے مین سب شریک ہونگے لیکن اوسوقت اون دیکھنے والون کے دو فریق ہونگے۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ سو جسنے شرارت کی۔ اور اللہ تعالے کی مقررہ حدون سے تجاوز کیا تھا اور دنیا کی محبت مین جو سب گناہونکی جڑ ہے بہت محو تھا۔ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ اور بہتر سمجھا تھا دنیا کا جینا۔ اور اوسکی لذتون کو اللہ تعالے کی رضامندی اور اوسکی عبادت کے ثواب پر ترجیح دیتا تھا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ سو دوزخ ہے اوسکا ٹھکانا جو قہر آلہی کی صورت ہے اور اوسکا دیکھنا دوزخ کو ایسا ہوگا جیسے چور یا مجرم جلاد اور سولی کو دیکھے۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ ۝ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے۔ یعنے دنیا مین اوسنے یہ خیال کیا کہ مجھے اپنے پروردگار کے حضور مین حاضر ہونا ہے اور اس خوف سے وہ اللہ تعالے کی مقرر کی ہوئی حدون سے متجاوز نہوا اور دنیا کی زندگی کو آخرت کے ثواب پر اوسنے ترجیح ندی وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ اور روکا اوسنے جی کو چاؤ سے۔ یعنے نفس کو بری خواہشون اور نامشروع چیزون سے روکا۔ اور اللہ تعالے کے احکام کے موافق چلا۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ سو بہشت ہی ہے اوسکا ٹھکانا۔ فصول مین لکھا ہے کہ یہ آیت اوسکی شان مین ہے جو خلوت مین گناہ پر قادر ہو اور محض خوف آلہی اوسے چھوڑدے اور بچ جائے ۝

نفس تابع جا کہ نفس ہوے ﴿		وانکے غم سے نجات بس ہوئے

اور ان لوگون کا دوزخ کو دیکھنا اسطور سے ہوگا جیسے کوئی تماشا دیکھتا ہے اور فرحت ہوتی ہے۔ ہرچند کہ اس مقام پر آدمیونکے دو فریقون کے حالات مذکور ہین کہ قیامت مین ان دونون

انجام کار علیحدہ علیحدہ ہوگا - لیکن مفسرون نے لکھا ہے کہ ان دونون صفتون مین اشارہ ہے دو حقیقی بھائیون کے حال کی طرف جو قریش سے تھے اور باپ کی بے انتہا دولت دونون کے ہاتھ آئی تھی - اور اونکی مان اون دونون سے نہایت الفت رکھتی تھی اور دن رات اونکو اچھے کھانے کھلانے اور عمدہ پوشاک پہنانے مین مصروف رہتی تھی - اونمین سے ایک مصعب بن عمیر تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے اور اللہ تعالے کے خوف سے دنیا کی تمام لذتون کو ترک کرکے راتون کو تہجد گذاری اور بیداری اور دنون کو عبادت اور روزون مین گذارتے تھے اور اچھا کھانا کم اسواسطے نہ کھاتے تھے کہ نفسانی خواہشین زیادہ ہونگی - آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مال واسباب دولت وحشمت گھربار سب چھوڑ کے غربت اور مسکینی کی حالت مین مدینۂ منورہ مین ہجرت کرگئے اور وہان لوگون کو قرآن پڑھانے مین مشغول ہوئے انجام کار جنگ احد کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نشان اوٹھا کر کمال استقلال اور جوانمردی اور آزادگی کے ساتھ شہید ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اونکے کفن کے واسطے سواے ایک لنگی کے اور کچھ میسر نہوا - وہ بھی اونکے قد کے برابر نہ تھی بلکہ اسقدر چھوٹی تھی کہ اگر سر ڈھکتے تھے تو پانون کھلجاتے تھے اور پانون ڈھکتے تھے تو سر کھلجاتا تھا - پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انکا سر لنگی سے ڈہکدو اور پانون اوذخر گھاس سے جو خوشبودار ہوتی ہے چنانچہ لوگون نے اسیطور سے اونکو دفن کیا - اور دوسرا بھائی عامر بن عمیر تھا جو شب وروز عیش وعشرت مین مصروف اور محرمات شرعیہ مین مستغرق رہتا تھا - اور بسبب ترک دنیا کے ہمیشہ اپنے بھائی سے لڑا کرتا تھا اوسے دنیا کی اسقدر محبت تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے بھاگتا تھا - اور ایمان وایمان کے حکمون کو قبول نکرتا تھا حتی کہ جنگ بدر مین کافرونکے ساتھ مارا گیا اور جہنم واصل ہوا - اللہ تعالے ایسے برے خاتمے سے محفوظ رکھے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کافرونکے سامنے قیامت کا حال بیان

فرماتے تھے کہ دوزخ سرکشون اور دنیا کے طالبون کے لیے ہے اور بہشت متقیون اور پرہیزگارون کے لیے ہے۔ تو کافر کہتے تھے کہ یہ تو سب قیامت کے بعد ہوگا اب یہ بتاؤ کہ قیامت کب ہوگی۔ اور اوسکے آنے کا کون وقت ہے۔ پس اللہ تعالے نے اونکے اس بیہودہ سوال پر خفگی ظاہر فرمائی اور ارشاد کیا کہ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ تجھسے پوچھتے ہین وہ گھڑی کب ہے ٹھیراؤ اوسکا۔ یعنے تجھسے قیامت کے آنے کا حال پوچھتے ہین کہ وہ کسوقت آئیگی اور کب ہوگی۔ مگر یہ سوال اونکا بیجا ہے اسلیے کہ آیندہ کی باتین بتانا تمہارا کام نہین ہے۔ بلکہ تمہارا کام تو احکام الٰہی کا پوہنچانا اور اوسکے عذاب سے ڈرانا ہے سو۔ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ؕ تو کس بات مین ہے اوسکے ذکر سے۔ یعنے قیامت کا وقت بیان کرنے مین۔ کیونکہ اکثر انبیا اولیا کا ہے کا ہے آیندہ باتون کا حال بتادیتے ہین تاکہ لوگون کو اونکی نبوت اور ولایت کا اعتقاد ہو اور اونسے اللہ کی راہ سیکھین اور ہدایت پائین۔ پس قیامت کا حادثہ ایسا نہین ہے کہ کسی بشر کا ادراک اوسکا احاطہ کر سکے۔ اور نہ اوسکے اسباب اس عالم کے حادثون کے سببون کی طرح ہین بلکہ اوسکا سبب اس عالم کے اسباب کے ماورا ہے کہ کسی بشر کی عقل و فکر وہانتک نہین پہونچ سکتی اسلیے کہ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ؕ تیرے رب کی طرف ہے پہونچ اوسکی۔ یعنے قیامت کے آنے کا وقت کوئی نہین جانتا اسواسطے کہ یہ علم خاص خدا تعالے کے لیے ہے اور قیامت کے وجود کا سبب ارادہ قہری اوسی ذات پاک کا ہے جو بنی آدم کے گنہگارون سے عوض لینے کو متوجہ ہوگا اور اوس ارادے کا وقت جاننا اور بنی آدم کی برائیون کا اندازہ کرنا کہ کتنی ہین اور کون قابل سزا دینے کے ہے یہ سب خاص اوسی ذات پاک لیے ہے تمہارا یہ کام نہین کہ اوسے جانو کیونکہ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ؕ تو تو ڈر سنانے کو ہے اوسکو جو اوس سے ڈرتا ہے۔ یعنے تم تو ڈرانے والے ہو اوسکے جو قیامت سے ڈرتا ہے اور اوسمین استعداد آخرت کے خوف کی موجود ہے۔ پس کافر کہ اہل استعداد سے

خالی ہین اونکا یہ سوال محض بیجا ہے۔ اسلیے کہ اگر وہ اس سوال سے قیامت کی دوری
اور نزدیکی دریافت کرنا چاہتے ہین تاکہ دوری معلوم ہونے سے با اطمینان بیٹھین اور
نزدیکی دریافت کرنے سے اوسکی فکر کرین تو اس سے کچھہ حاصل نہین کیونکہ قیامت قائم
ہونے کے وقت یہ مدت دراز جو گذری ہے انکو بہت ہی کم معلوم ہوگی۔ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ
يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ایسا لگے جسدن دیکھین گے اوسکو
کہ دیر نہین لگی اونکو مگر ایک شام یا صبح اوسکی۔ یعنے جسدن قیامت کے آثار دیکھین گے تو سمجھین گے
کہ دنیا مین اونکے رہنے کی مدت بہت تھوڑی تھی۔ گویا کہ نہین ٹھیرے وہ دنیا اور برزخ مین
مگر ایک عشا کہ طلوع آفتاب سے زوال تک کو کہتے ہین یا برابر اوسکی ضحی کے کہ طلوع آفتاب سے
زوال کے قریب تک کو کہتے ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ اوسدن کی دہشت اور ہیبت اسقدر غالب ہوگی
کہ اپنی زندگی کی مدت بھولجائینگے اور گمان کرینگے کہ دنیا مین ہمنے ایک شام کی تھی یا کچھہ دن
چڑہے تک رہے تھے۔ اور اسی طرح اور آیتون مین بھی یہ بیان اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

ع ۲

سورۃ عبس مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اثنتان واربعون آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین بیالیس ۴۲ آیتین اور ایک سو تیس ۱۳۰ کلمے اور پانسو پینتیس ۵۳۵ حرف اور
ایک رکوع ہے۔ اس سورت کے خواص مین لکھا ہے کہ ستر بار اسکا پڑھنا روز قیامت کی
بینائی کے واسطے مفید ہے۔ اور شبکوری اور رمد اور امراض چشم کے لیے اسکا پڑھنا بہت
مجرب ہے۔ اس سورت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام مین تشریف رکھتے تھے اور قریش کے بڑے بڑے سردار اور رئیس آپکے پاس
حاضر تھے آپ اونکو دین اسلام کی خوبیان اور بت پرستی کی برائیان سمجھا رہے تھے اور
نہایت توجہ سے اونکے ساتھہ باتین کر رہے تھے کہ اتنے مین عبد اللہ بن شریح زہری جنکو
ابن ام مکتوم کہتے تھے آئے۔ اور وہ اندہے تھے اسی واسطے اونکی والدہ کو لوگ ام مکتوم کہتے
تھے کیونکہ مکتوم اندہے کو کہتے ہین۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکا آنا اچھا نہ معلوم ہوا۔

اسواسطے کہ وہ نابینا محفل کے رنگ ڈہنگ سے ناواقف تھے اونکی نسبت گمان ہوتا تھا کہ وہ بے موقع بات کہہ بیٹھینگے اور دعوت اسلام کی باتین ناتمام رہجائینگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اونھون نے مجلس کے قواعد وآداب کا کچھہ خیال نکیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ بیٹھے اور عرض کی کہ مجھے قرآن کریم کی فلان فلان سورت تعلیم کیجیے اور میری طرف متوجہ ہوجیے کہ مین بغیر رہبر کے بڑی محنت اور مشقت سے پوچھتا پوچھتا آپ تک آیا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیرو۔ اونھون نے تھوڑی دیر ٹھہر کے پھر وہی بیان شروع کیا یہانتک کہ کئی بار ایسا ہی ہوا۔ آخر اونکی اس حرکت سے جو سرداران قریش کی رنجیدگی کا باعث تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چین بجبین ہوئے اور خفگی کے آثار چہرۂ مبارک سے نظر آنے لگے اور آپ اونکی طرف سے منہ پھیر کے سردارون کی طرف متوجہ ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لائے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان آیتون کو سنتے تھے اور رنگ چہرۂ مبارک کا خوف سے زرد ہوتا جاتا تھا یہانتک کہ جب کَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ آپنے جبرئیل علیہ السلام کی زبان سے سنا تب خوف کم ہوا اور رنگ چہرۂ انور کا بدلا۔ اور آپ سمجھے کہ یہ نصیحت کے طور پر ہے غضب اور غصے کی راہ سے نہین ہے۔ پھر آپ اون نابینا کے گھر تشریف لے گئے اور اونسے عذر کیا اور اپنے ہمراہ اونھین لے کے مکان پر تشریف لائے اور اپنی چادر مبارک بچھا کے اونکو بٹھایا۔ اس خفگی کے سبب مین مفسرون نے بہت کچھہ لکھا ہے منجملہ اونکے یہ ہے کہ ہر چند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات خلاف قواعد شرعی نہین ہوئی مگر آپکے چہرے کے تغیر کو اوس نابینا کے سوا اور لوگ دیکھتے تھے اور اوس سے اغنیا کی خاطرداری اور فقرا کی طرف سے بے پروائی دریافت کرتے تھے پس حق تعالےٰ نے اپنے محبوب کے حق مین لوگون کے اتنے توہم کو بھی ناپسند کیا اور چاہا کہ ظاہر وباطن میرے محبوب کا میری رضاجوئی مین مصروف رہے اور کسیکو میرے محبوب کی طرف ریا کی تہمت کا گمان بھی نرہے اور اس قصے کو اسطور سے شروع کیا جیسے کہ عاشق شیدا اپنے محبوب کے کسی نامرغوب کام کو نشاق جانکے اوسکے مکان اور نشان کے

اوس کام سے آگاہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝ تیوری چڑھائی اور منہ موڑا پیغمبر نے اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ اس سے کہ آیا اوس پاس اندھا یعنے عبد اللہ بن شریح۔ اور نابینائی کا ذکر بیان واقعے کے لیے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کے حسن خلق سے یہ بات بعید تھی کہ فقیرون اور محتاجون سے جو طلب حق کرتے ہین اور دین کی راہ ڈھونڈھتے ہین اسطرح سے پیش آئے لیکن پیغمبر نے جانا کہ یہ شخص نابینا ہے ترشروئی اور خندہ روئی مین امتیاز نہین کر سکتا۔ پس اوسکی بیجا حرکتون سے تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اور اپنے تئین اس کام سے بزور رنجور کا۔ اور مقتضاے کمال رحمت یہ ہے کہ اس مقام پہ پروردگار عالم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہین فرمایا کہ صریح نسبت اس فعل کی آپکی طرف منسوب پائے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ اندھے کی تعلیم بہت مشکل ہے کیونکہ وہ صرف یاد کر سکتا ہے کتاب کا دیکھنا اور مطلب کا نکالنا اوسکے امکان مین نہین پس حق تعالے اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ تم نے اوس نابینا کو کم استعداد سمجھ کے اوس سے منہ پھیرا اور بات یہ ہے کہ آنکھون کا اندھا پن منہ پھیرنے کا سبب نہین ہے بلکہ دل کا اندھا پن منہ پھیرنے کے قابل ہے۔ اور وہ امیر اور سردار سب دلکے اندھے تھے۔ پس تمکو چاہیے تھا کہ اونسے منہ پھیرتے نہ اوس اندھے سے کیونکہ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۝ اور تجکو کیا خبر شاید کہ وہ سنورتا۔ اور اوسکا دل پاک ہوجاتا۔ اور وہ ایک اندھا ہزارون آنکھ والون سے اچھا ہوجاتا۔ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ یا سوچتا تو کام آتا اوسکے سمجھانا یعنے نصیحت مانتا تو قرآن کے احکام اوسکے دلمین ایسے قائم اور مستحکم ہوجاتے کہ اوسمین آمیزش کا وہم وخیال تک نہ رہتا۔ اور اس بات سے اوسے فائدے حاصل ہوتے اور دینی منفعتین پاتا اور لطیفہ اوسکی عقل کا روشن ہوجاتا۔ اور گناہون سے محفوظ رہتا۔ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ اور جو پروا نہین کرتا تمہارے حکم اور تمہارے طریقے کی اور اپنے مال و دولت مین محو ہے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ سو تو اوسکی فکر مین ہے

یعنے اوسکی ہدایت کے لیے آپ فکر کررہے ہین اور شوقین شاگردون پر زیادہ توجہ نہین کرتے اسلیے کہ بے پرواہ طالب کو اس راہ پر لانے کے لیے توجہ ضرور ہے بخلاف شوقین کے کہ اوسکے لیے اوسکا شوق راہبر ہے اور انجام کار مطلب تک پہنچ رہیگا - وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ اور تجھپر کچھہ گناہ نہین کہ وہ نہین سنورتا - یعنے تمپر اس بات کا کچھہ الزام نہین کہ وہ بے پروا پاک نہین ہوتا کیونکہ تمہارا کام تو احکام الہی کا پونچانا اور مستعد شوقینون کا تربیت کرنا ہے اور یہ بات تم کرتے ہی ہو چکا ہے بے پروا لوگ تمہارے کہنے کو مانین یا نہ مانین - وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ اور وہ شخص جو آیا تیرے پاس دوڑتا محنت اور مشقت سے - جیسے وہ نابینا کہ ہاتھہ پکڑکے ساتھہ لانے والا بھی اوسے نہ ملا اور جابجا ٹھوکرین کھاتا گرتا پڑتا تمہارے پاس پونچا وَهُوَ يَخْشٰى ۝ اور وہ ڈرتا ہے - اس بات سے کہ مرضیات الہی سے کہین دوری نہو جاے - اور منہیات مین مبتلا نہوئے - اور اس خوف سے اوسے تمہاری صحبت مین حاضر ہونے اور تمسے علم سیکھنے کا شوق بڑھتا ہے اور ڈرتا ہے اس بات سے کہ کہین کافر اوسکے تمہارے پاس آنے کا حال سنکے اوسے ایذا اور تکلیف نہ پونچائین - یا ٹھوکرین کھاتا ہوا تمہارے پاس جائے اور تم کسی کام مین ایسے مشغول ہو کہ وہ محروم رہجائے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ سو تم اوس سے تغافل کرتے ہو - منہہ پہیر کے اور دوسرون کی طرف مشغول ہوکے - اور اوسکے حال پر متوجہ نہین ہوتے کیونکہ اسمین یہ فائدہ ہے کہ بے پروا اور بھاگنے والے مطیع ہون اور سچے طالب اپنے کمال شوق کو پونچین كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ یون نہین یہ تو سمجھوتی ہے - یعنے بعد اسکے ایسا نکرنا - کیونکہ یہ آیات قرآنی اللہ تعالے کے نامون اور اوسکی صفتون اور احکام کے یاد کرنے کے واسطے ہین تاکہ لوگون کو معرفت اور عبادت کی راہ معلوم ہو اور خوف ورجا کا حال کھل جائے اور اللہ تعالے کی راہ پر چلنے لگین - اور شوق بڑھے فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ پھر جو کوئی چاہے اوسکو پڑھے - کہ یہ حقیقت مین اللہ تعالے کا ذکر ہے اور

اوسکا ذکر بغیر دل کی رغبت اور صدق ارادت کے مفید نہین - اور اگر کسی کے دلمین یہ شبہہ گذرے
کہ دولتمند غنی جس کتاب یا کلام کا شوق کرتے ہین اوسکی قدر و منزلت بڑہجاتی ہے لوگ
اوسکی رقعت کرتے ہین اور اچھے اچھے خوشنویسون سے طلائی کاغذون پر لکھواتے
اور زرین غلافون اور جڑاؤ رحلون پر رکھتے ہین سو اس شبہے کے دور کرنے کے لیے سمجہنا چاہیے
کہ ان چیزون سے اوسکی عزت اور بزرگی کچھہ بھی زیادہ نہین ہوتی بلکہ اوسکی عزت اور قدر و منزلت
اوس عالم مین جہان سے زمین والونکے پاس آیا ہے دیکھنے کے قابل ہے کہ فِیْ صُحُفٍ
مُّكَرَّمَةٍ لکھین ادب کے ورقون مین - یعنے یہ قرآن پاک کی آیتین عزت کے
ورقون مین لکھی گئی ہین جنکی عزت خود اللہ تعالے نے زیادہ کی ہے - مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ
اونچے دہرے ستھرے - یعنے وہ صحیفے بیت العزت مین اونچے رکھے ہوئے ہین جو آسمان
دنیا پر عمدہ جگہہ ہے اور قرآن مجید کو پہلے لوح محفوظ سے نقل کرکے اسی مقام مین لائے تھے
پھر وہان سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا تھا - اور وہ نہایت پاک اور صاف ہین بِأَيْدِي
سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ہاتھون مین لکھنے والونکے جو سردار ہین نیک - یعنے
سونپے گئے ہین ایسے لکھنے والون کے ہاتھون مین جو بڑی قدر والے اور نیک ہین
جنسے سوا نیکی اور اچھائی کے کوئی بات نہین ظاہر ہوتی بخلاف دنیا کے لکھنے والون کے
کہ وہ گناہون اور خباثت ذاتی مین مبتلا ہوتے ہین - اگرچہ ظاہر اپنا کیسا ہی آراستہ کرین
لیکن اوس پاکیزگی کو نہ پہونچین گے - پس قرآن کے بارے مین دنیاداروں کی رغبت
اور دولتمندونکی قدر و عزت کی امید رکھنا محض بیجا ہے - بلکہ وہ اوسکی قدر ہی کو پہچانین
تو غنیمت ہے قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ مارا جائیو آدمی کیسا ناشکر ہے
کہ جسنے اس کلام عظیم القدر سے اوسے نوازا اور طرح طرح کی ہدایتین اوسمین فرمائین اوسکی
قدر نہین جانتا اور اوسکے حقوق ادا نہین کرتا اور اپنے مال و دولت مین مستغنی اور
بے پرواہ ہے یہانتک کہ اپنی اصل سے بھی بے خبر ہے اور نہین جانتا کہ مین کیا تھا

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ○ کس چیز سے بنایا اوسکو جو نہایت ہی حقیر ہے پس اگر انسان بوجہ شرم کے اس سوال کا جواب نہ دے تو ہم کہے دیتے ہین کہ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ○ ایک بوند سے بنایا اوسکو پھر اندازہ رکھا اوسکا۔ یعنے پیدا کیا اوسکو نطفے کے قطرے سے جو پیشاب کی راہ سے نکلتا ہے اور پیشاب ہی کے مقام مین ٹھہرتا ہے پھر خون اور اور نجاستون سے ملکے گوشت کا لوتھڑا ہوجاتا ہے۔ پھر اندازہ کیا اوسکا اعضا مین یعنے ہاتھ پانوٴن آنکھ ناک اور قد وقامت وغیرہ مین اور رزق اور موت اور زیست اور نیک وبد عمل مین۔ یا ماں کے پیٹ مین رہنے کی مدت کا اندازہ کیا کہ نو مہینے ہے یا کم و زیادہ۔ اور یہ سب معین کر کے ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ○ پھر راہ آسان کر دی اوسکو یعنے ماں کے پیٹ سے نکلنے کی راہ آسان کر دی۔ اور جب ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو تلاش معاش کی راہ اوسپر آسان کر دی جاتی ہے اور اسی طرح سے ماہ بماہ سال بسال طرح بطرح کی راہین اوسپر آسان ہوتی جاتی ہین یہانتک کہ کمال کے درجے کو پہونچتا ہے اور راہ حق اوسپر آسان ہوجاتی ہے۔ اور بعضے راہ باطل کو آسان سمجھ لیتے ہین۔ غرض آخر عمر تک کمالات کا حاصل کرنا اوسپر آسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ○ پھر اوسکو مردہ کیا پھر قبر مین رکھوایا اوسکو۔ یعنے پہلے اوسے مار ڈالا تاکہ وہ اپنی محنتون کا فائدہ پالے۔ اور عالم برزخ مین اپنے عملونکی نشانیان دیکھے۔ پھر قبر مین رکھوایا اوسکو تاکہ اوسکی لاش ادہر اودہر ماری ماری نہ پھرے بلکہ قبر مین ایک ٹھکانے سے رہے۔ اور شروع مردون کے دفن کرنے کا بحکم خدا تعالے اسطور سے ہوا کہ جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور آدمی کا مرنا دنیا مین پہلے پہل ہوا تو قابیل اس امر سے ناواقف تھا کہ اس لاش کو کیا کرنا چاہیے ناچار اوس لاش کو ایک چادر مین باندھ کے اپنے اوپر لادے ہوئے پھرتا تھا یہانتک کہ اوسے لیکے پھرتے پھرتے تھک گیا اور ایک جنگل مین رنجیدہ ہو کے بیٹھ گیا۔ ناگاہ دو کوّے وہان آگئے اور آپس مین اسقدر لڑے کہ ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ اور اپنی چونچ اور پنجے سے

ریت کو ادہر ادہر ہٹا کے اوس مردہ کوے کو اوس گڑہے مین ڈال کے ریت کا ایک تودہ اوسپر بنایا اور چلا گیا۔ قابیل نے یہ حال دیکھ کے اپنے بھائی کی لاش کو اسیطورسے دفن کیا اور قبر بنا دی۔ پہر جب حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی تو فرشتے آسمان سے اُترے اور اونکی اولاد کے سامنے اونکو تجہیز و تکفین کرکے قبر مین دفن کیا۔ اوس روز سے یہ طریقہ رائج ہو گیا۔ یہ تعلیم پہلی دفعہ قابیل کو اوسکی استعداد کے قصور سے کوّے کے ذریعے سے ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو فرشتون کے واسطے سے۔ خلاصہ یہ کہ دفن کرنے کا طریقہ بھی آدمی کے حق مین ایک بڑی نعمت ہے اور فقط اسی نعمت پر انسان کے حق مین اکتفا نہین فرمایا بلکہ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ پہر جب چاہا اوٹھا نکالا اوسکو۔ زندہ کرکے قبر سے تا کہ آخرت کے عالم مین اپنے کامون کا بدلا ابد الآباد تک پالے اور زندۂ جاوید ہو پہر چند کہ یہ نعمت ابتک وقوع مین نہین آئی لیکن ہر عاقل کو قدرے غور و تامل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نعمت کے واقع ہونے مین بھی کوئی شک نہین ہے کیونکہ جب اس حالت مین کسی چیز نے اللہ تعالےٰ کی مشیت سے مخالفت نہین کی تو اوس حالت مین بھی کوئی چیز اوسکی مشیت سے مخالفت نہین کر سکتی۔ پس معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد جینا ضرور ہوگا پہر اگر انسان کے دلمین یہ خیال آئے کہ ہمکو ابتدائے آفرینش سے بزرگی اور کرامت حاصل ہوئی ہے تو یقین ہے کہ آخرت مین بھی ہماری عزت اور توقیر ہوگی۔ سو اس گمان کے دور کرنے کے لیے ارشاد ہوا کہ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ کوئی نہین پورا کیا جو اوسکو فرمایا۔ یعنے ہرگز ایسا گمان نکرنا چاہیے اسلیے کہ پہلا اکرام اسوجہ سے تھا کہ اونسے گناہ نہین کیے تھے۔ اور بعد گناہ کرنے کے پہر لانے کے وقت ہرچند اوسکو انسان کرینگے لیکن گنہگار انسان ہوگا۔ پس سابق کے اعزاز و اکرام کے بہروسے پر آیندہ کی عزت اور بزرگی کا امیدوار نہونا چاہیے۔ اور پہر ایسے حال مین کہ سرانجام کو نہین پہونچائی وہ چیز جسکا حکم عزت دینے والے خالق نے دیا تھا۔ پس اگر اوسکے فرمان کو بجا لاتا تو البتہ عزت و اکرام

کی توقع اوسے زیبا تھی۔ ورنہ تقصیر اور نافرمانی کی صورت مین خوف کرنا اور ڈرنا چاہیے
پس اگر اس بات مین کچھ شک ہو تو فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ چاہیے
کہ نگاہ کرے آدمی اپنے کھانے کو۔ اور خوب غور کرے کہ کس طور سے وہ پیدا کیا جاتا ہے
اور کیسا پاک وصاف ہوتا ہے اور وہی عنایتین اللہ تعالے کی اوسکے پیدا کرنے مین صرف
ہوتی ہین جو انسان کے پیدا کرنے مین مصروف ہوئی تہین۔ اور اوسکے پیدا کرنے کے لیے
أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ تحقیق ہمنے بہایا پانی آسمان سے جیسا کہ حق ہو بہانے کا
اور جو آدمی کا نطفہ بہانے سے کہین زیادہ اور بہت ہو۔ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝
پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر۔ ایک ضعیف گھانس کے اُگنے کے لیے جو زمین سے باہر نکلنے کی قوت
نہین رکھتی تھی۔ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ پھر اُگایا اوسمین اناج۔ جیسے گیہون اور چنے
وغیرہ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝ اور انگور جو قوت بھی ہین اور میوہ اور دوا بھی۔ اور ترکاریان
قسم قسم کی جو پختہ اور خام ہر طور سے کار آمد ہین۔ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ اور زیتون
اور کھجورین۔ جو انسان کے لیے ہر طور سے دوا اور غذا از بسکہ مفید مطلب ہین۔ وَحَدَائِقَ
غُلْبًا ۝ اور باغ گھنے۔ گنجان میوہ دار۔ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝ اور میوہ اور دوب
یعنے اور دوسری قسم کے میوے جو باغون مین نہین ہوتے بلکہ جنگل اور پہاڑون مین
پیدا ہوتے ہین۔ اور گھانس ہر قسم کی جو خود بخود اُگتی ہے کوئی اوسے بوتا نہین ہے
مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چرپایون کے
یعنے ان چیزون مین سے جو بیان ہوئین بعضی جانورون کے لیے خاص ہین جیسے
گھانس اور بھوسہ۔ اور بعضی آدمی اور جانور دونون مین مشترک ہین جیسے اناج کے
دانے اور بعضی ایسی ہین کہ اونمین سے اچھی اچھی آدمی کھاتے ہین اور اوسکی بھوسی
اور چھلکے اور گٹھلیان اور پتے جانور کھاتے ہین۔ اور کھانے کے بعد یہ عمدہ اور نفیس
چیزین کسقدر ذلیل اور حقیر ہو جاتی ہین یعنے گوہ اور گوبر ولید کہ اوسے گھرون سے

نکال کے دور پھینکتے ہین اور اوسکی بدبو سے نہایت نفرت کرتے ہین - پس اس پہلے کرم
اور پچھلی ذلت کو خیال کر کے سمجھنا چاہیے کہ بزرگی آدمی کی ایک مدۃ معین کے بعد ذلت
سے بدلی جائیگی - اور وہ یہ ہے کہ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ پھر جب آئے
وہ غل پھٹنے والی سخت آواز جس سے لوگون کے کان بہرے ہوجائین اور یہ اشارہ
صور پھونکنے کی طرف ہے - یَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ جسدن بھاگے مرد اپنے
بھائی سے - باوجود اس بات کے کہ سب غیرون سے زیادہ اوسے دوست رکھتا تھا -
اور بچپن سے اوسکے ساتھ اُنسیت اور محبت اور اتفاق اور صلاح و مشورے اور امداد
وغیرہ کے طریقے جاری تھے - وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ اور اپنی مان اور اپنے باپ سے
یعنے اپنی مان سے بھی بھاگیگا جسے بھائی سے بھی زیادہ دوست رکھتا تھا اور اسکے ذمے
اوسکے حقوق بھی بہت تھے - اور اپنے باپ سے بھی جسکا درجہ مان سے بھی زیادہ ہے
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ اور اپنی جورو سے جو مان باپ سے بھی زیادہ عزیز
ہوتی ہے اور تادم مرگ اوسکا ساتھ منظور ہوتا ہے - اور اپنے بیٹون سے جو عورت سے
بھی زیادہ پیارے ہوتے ہین اور اونکو اپنے مرنے کے بعد اپنا قائم مقام جانتا ہے پس جب
ایسے نزدیک رشتے والون سے بھاگیگا تو غیرون سے بطریق اولیٰ بھاگیگا - لکھا ہے کہ اول
جو شخص اپنے بھائی سے بھاگیگا وہ قابیل ہوگا جو ہابیل سے بھاگیگا تاکہ دنیا کے خون کے
عوض اوسے پکڑے نہین - اور اول جو شخص اپنے مان باپ سے بھاگیگا وہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہونگے اور وہ اس خیال سے بھاگین گے کہ کہین اونکے مان باپ شفاعت کے
لیے اونکی منت و زاری نکرین اور کافرون کے حق مین شفاعت مقبول نہین ہے - اور اول
جو شخص اپنی عورت سے بھاگیگا وہ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام ہونگے کہ ان
دونون کی عورتیں منافق تھین اور منافق کے حق مین شفاعت قبول نہین ہے - اور اول
جو شخص اپنے بیٹے سے بھاگیگا وہ حضرت نوح علیہ السلام ہونگے کہ انکا بیٹا کنعان کافر تھا -

اب رہا یہ امر کہ اقربا سے بھاگنے کا کیا باعث ہوگا۔ سو اسمین علما نے اختلاف کیا ہے بعض نے لکھا ہے کہ حق طلب کرنے کے خوف سے بھاگین گے تاکہ جو کچھ اوسکی حق تلفی کی ہے اوسکا طالب نہو۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ مدد اور شفاعت کے خوف سے بھاگین گے کہ کہیں اوسے دوزخ سے بچانے کے لیے اپنی نیکیون مین سے کچھ دینا اور کے گناہون مین سے اپنے ذمے کچھ لینا نہ پڑے۔ اور بعض لکھتے ہین کہ تکلیف و عذاب نہ دیکھہ سکیگا اور شفاعت یا نیکیان دینے کی طاقت نہ رکھتا ہوگا مجبور ہوکے اونکے سامنے سے ہٹ جائیگا۔ اور بات یہ ہے کہ اوسدن ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا دوسرون کی طرف کچھ التفات نکریگا جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ ہر مرد کو اونمین سے اوسدن ایک فکر لگا ہے جو اوسکو بس ہے یعنے ہر شخص کو اوسدن ایسی فکر و تشویش ہوگی کہ دوسرون کے حال کی طرف متوجہ ہونے کی اوسے مطلق فرصت نہوگی۔ اور جب یہ حادثہ واقع ہوگا تو لوگ عزت اور ذلت مین مختلف ہوجائینگے۔ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ کتنے منہ اوسدن روشن ہین۔ ایمان کے نور سے جو اونکے باطن سے ظاہر کی طرف جلوہ گر ہوکے اونکے چہرون کو روشن کردیگا۔ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ہنستے خوشیان کرتے۔ انعام و اکرام کی امید پر۔ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ اور کتنے منہ اوسدن اونپر گرد پڑی ہے یعنے گناہون کی تاریکی کے ظہور سے کتنے ہی چہرے غبار آلود اور تاریک ہونگے۔ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ چڑھی آتی ہے اونپر سیاہی۔ کفر کی۔ اگرچہ کفر دل کی تہ مین ہوتا ہے اور گناہونکی تاریکی سے بھی پوشیدہ ہوتا ہے لیکن اوسکی سیاہی غالب ہوکے گناہونکی تاریکی کے اوپر آجائیگی۔ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ وہ لوگ وہی ہین جو منکر ہین ڈھیٹھ۔ یعنے یہ سیاہ رو لوگ وہی ہین جو کفر بھی کرتے تھے اور گناہ بھی۔ اور اسی سبب سے کمال درجے کی ذلت اور خواری مین مبتلا ہوئے اور اونکی انسانیت اونکے کام نہ آئی۔ اور بزرگی و اکرام کے قابل نہوئے۔

ع ۵

سورۃ التکویر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی تسع وعشرون آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین اونتیس آیتین اور ایک سو چار کلمے اور پانسو چونتیس حرف اور ایک رکوع ہے۔ حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص روز قیامت کو دنیا مین ان آنکھون سے دیکھنا چاہے اوسے لازم ہے کہ اس سورت کو پڑھے۔ اور اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے اکیس بار پڑھے ہر بلا سے محفوظ رہے اور دشمنون پر فتح پائے۔ **اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۝** جب سورج کی دہوپ تہ ہوجائے۔ یعنے آفتاب کی شعاع جو عالم مین پھیلی ہوئی ہے وہ زائل ہوجائے اور جرم اوسکا مثل پنیر کی ٹکیتی کے بے نور ہوجائے۔ اور ہر چند آفتاب و مہتاب دونون اس حادثے مین شریک ہونگے لیکن آفتاب کے بیان پر اسلیے اکتفا فرمایا کہ ماہتاب کے جرم کو آفتاب ہی کی شعاع روشن کرتی ہے اور آفتاب کے بے نور ہونے سے ماہتاب کا بے نور ہونا لازمی ہے لہذا ماہتاب کے علیحدہ بیان کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ **وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۝** اور جب تارے میلے ہوجائین۔ اور نور اونکا زائل ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے منقول ہے کہ ستارے قندیلون مین نور کی زنجیرون سے لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب فرشتے مرجائینگے تو وہ قندیلین اونکے ہاتھون سے چھوٹ جائینگی اور ستارے گر کے بے نور ہوجائینگے۔ **وَاِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۝** اور جب پہاڑ چلائے جائین اور بادلون کی طرح سے ہوا مین اڑتے پہرین۔ پس جب پہاڑ زمین کے لنگر اسطرح سے ہوا مین اڑینگے تو زمین بھی لامحالہ خراب ہوجائیگی۔ **وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۝** اور جب بیاتی اونٹنیان چھٹی پہرین۔ یعنے گابھن اونٹنیان جنکا حمل دس مہینے کا ہو ماری ماری پہرین اور اونکے مالک اونکی طرف متوجہ نہون۔ اور منظور اس بیان سے انسان کا کمال وجہ کا قطع تعلق اپنے مال سے ہے۔ کیونکہ سب مالون مین زیادہ تر خبرگیری کے محتاج یہ ہوتی ہین کہ اونہین دہوپ سے سایے مین باندہنے اور ہر دم اونکے دانے

پانی کی خبرگیری انسان کو کرنی پڑتی ہے خصوصًا وہ اونٹنیان جو جننے کے قریب پہونچتی ہین اہل عرب کے نزدیک سب جانورون سے اعلےٰ اور عمدہ ہین۔ اور اونکے بچے اور دودھ سے اہل عرب کو بہت زیادہ تر مسرت ہوتی ہے اسی واسطے اونکی بہت خبرگیری رکھتے ہین۔ اور چونکہ مخاطب اس کلام ہدایت فرجام کے اول اہل عرب ہین لہذا بمقتضاے بلاغت رعایت اوس چیز کی ضرور ہوئی جو اونکی سمجھہ مین جلد آجائے۔ اور اس مقام پر بعضے لوگون نے یہ شبہہ کیا ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پہونکنے کے بعد سب جانور مرجائینگے اونٹنیان کہان رہینگی جو چھوٹی چھوٹی پہرینگی۔ اوسکا جواب یہ ہے کہ بیشک پہلی مرتبہ صور پہونکنے کے بعد تمام آدمی اور اونٹنیان وغیرہ سب مرجائینگے۔ مگر دوسری بار صور پہونکتے ہی سب زندہ ہونگے اور وہ حاملہ اونٹنیان بھی جی اوٹھینگی۔ جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ زندہ کرکے اوٹھائے جائینگے لوگ قیامت کے دن جسطورسے مرے ہین۔ اور عشراوس مہینے کی حاملہ اونٹنی کو کہتے ہین۔ اسی واسطے اس نام سے اوسکو مذکور فرمایا **وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ** اور جب جنگل کے جانورون مین رول پڑے۔ یعنے جسوقت جنگلی اور پہاڑی وحشی جانور جمع کیے جائینگے۔ اور وہ اپنے رہنے کے مقامون کے خراب ہونے اور آگ اور دہوین کے ہر چہار طرف سے گھیرنے سے مجبور ہوکے آدمیون کے مجمع مین جاے امن سمجھہ کے بہاگ آئینگے اور اوس دن اونکی دہشت اونپر اسقدر غالب ہوگی کہ انسانون سے بالکل وحشت نکرینگے۔ اور باوجود دشمنی طبعی کے اوسدن ایک کو دوسرے کا کچھہ خوف نرہیگا۔ اور بعضے مفسرون نے لکہا ہے کہ وحشیون کے حشر سے مرنے کے بعد اونکا زندہ کرنا ہے تاکہ اونسے قصاص اور بدلا لیا جائے۔ بعد اسکے سب خاک کردیے جائینگے۔ مگر وہ جانور جو بہشتیون کی خوشی اور لذت کا باعث ہونگے بہشت مین باقی رہینگے۔ اور وہ جانور جو دوزخیون کے عذاب کی زیادتی کا سبب ہونگے دوزخ مین جائینگے۔ جیسے سانپ اور بچہو اور مکھی کہ اونکے جلے ہوئے دشمنون کو اور دکھہ دینگے اور ان جانورون کو آگ سے کچھہ اذیت اور تکلیف نہوگی

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا جھونکے جائین - یعنے دریاؤن کا پانی وہوان اور آگ بنجائے جسکے سبب سے ہوا نہایت گرم ہوکے محشر کے بے ایمانون کو اذیت اور تکلیف پونہچائے اور ایماندار لوگون کو اُس سے کچھہ تکلیف نہوگی صرف زکام سا معلوم ہوگا- وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جب جیون کے جوڑ بندھین یعنے قسم قسم کے گنہگار اکٹھا ہون - اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ مومنون کے نفس حورعین کے ساتھہ اور کافرون کے نفس شیطانون کے ساتھہ ملاوینگے- وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ اور جب لڑکی جیتی گاڑی ہوئی پوچھی جائے کہ کس گناہ پر وہ ماری گئی - اہل عرب مین یہ رسم تھی کہ لڑکیونکو پیدا ہوتے ہی گاڑ دیتے تھے- بعضے تنگدستی اور بیاہ شادی کے مصارف کے خیال سے اور بعضے بیٹی کا دینا اور کسی کو اپنا داماد بنانا باعث عار سمجھتے تھے اور اس رسم نے اوس ملک مین ایسا رواج پایا تہا کہ اسے فخر اور غیرت جانتے تھے اور اس گناہ کے عذاب کا مطلق خوف نکرتے تھے بلکہ سمجھتے تھے کہ اولاد ہماری ملک ہے ہمکو اختیار ہے کہ اوسے جو چاہین سو کرین- حق تعالےٰ نے فرمایا کہ ان مارنے والون سے پوچھین گے یا خود اونہین لڑکیون سے پوچھین گے کہ تم کیون ماری گئین- تاکہ وہ لڑکیان بیان کرین کہ ہمکو بے گناہ مارا ہے اور قاتل اونکے شرمندہ ہون وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ اور جب کاغذ کھولے جائین- یعنے اعمالنامے جو آدمی کے مرنے کے بعد لپیٹ کے رکھے جاتے ہین کھولے جائین اور ہر شخص اونکے حال سے خبردار ہو- اور کشاف مین ہے کہ قیامت کے دن مین صحیفون کو عرش کے نیچے سے اُڑائینگے پس جو صحیفہ کہ ایماندار کے ہاتھہ مین آئیگا اوسمین لکھا ہوگا کہ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اور جو کافر کے ہاتھہ مین آئیگا اوسمین لکھا ہوگا کہ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ - اور یہ صحیفے فال کے قرعون کے طور پر ہونگے- اعمالنامے نہونگے- وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ اور جب آسمان کا چھلکا اُتارا جائے- یعنے پوست جیسے جانور کا بعد ذبح کرنے کے اُتارتے ہین

اور تمام اجزا و اعضا اور رگ و ریشے اوسکے ظاہر ہوجاتے ہین اسیطرح سے آسمان کی تمام پوشیدہ چیزین ظاہر ہونگی اور فرشتے صحیفونکے حامل اور اور قسمون کے نازل ہونگے۔ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جب دوزخ دہکائی جائے۔ اور شعلے اوسکے بھڑکین۔ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ اور جب بہشت پاس لائی جائے۔ یعنے محشر کے قریب کی جائے پھر مسلمانون کو خوشی اور خرمی زیادہ ہو اور کافرون کو حسرت بڑہے۔ اور جب یہ بارہ حادثے واقع ہونگے چھہ دنیامین صور پھونکنے سے پہلے اور چھہ بعد صور پھونکنے کے تو عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ جان لیگا ہر جی جو لیکر آیا ہے۔ نیکی یا بدی سے اور بعض نے لکھا ہے کہ ان بارہ حالتون کو موت کے وقت جو قیامت کا نمونہ ہے معلوم کرلینگے اسواسطے کہ موت کو قیامت صغریٰ کہتے ہین۔ اور حدیث مین بھی وارد ہے کہ جو مرا تو گویا اوسکی قیامت قائم ہوچکی۔ اور جب یہ سب بیان ہوچکا تو اب ارشاد ہوتا ہے کہ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ پس قسم کھاتا ہون پیچھے ہٹ جاتے سیدھے چلتے دبک جانے والونکی۔ یعنے کئی ستارون کی جو پیچھے ہٹنے والے اور سیدھے چلنے والے اور دبک رہنے والے ہین۔ حضرت امیرالمومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ وہ پانچ ستارے ہین یعنے زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد کہ یہ سب اول مغرب سے جانب مشرق بترتیب بروج جاتے ہین اور بعد اسکے کچھہ دنون انکی حرکت ظاہر نہین ہوتی ایک جگہہ ٹھہرے رہتے ہین پھر وہان سے اولٹے پھرتے ہین یعنے مشرق سے مغرب کو آتے ہین پس انکی پہلی حالت کو استقامت اور دوسری کو وقوف اور تیسری کو رجعت کہتے ہین اور یہ تینون حالتین دوسرے ستارون مین نہین ہین۔ خلاصہ یہ کہ ان ستارونکی حالت کا متغیر ہونا اجرام آسمانی کی حالت بدلنے پر ایک بڑی دلیل ہے اور جب اجرام آسمانی قابل تغیر و انقلاب ہوئے تو اجرام سفلی کے انقلاب مین کیا شک ہے اور اگر اسی انقلاب عظیم مین کسیکو شک اور تردد ہو تو دوسری قسم کھائی جاتی ہے کہ وَالَّیْلِ

اِذَا عَسْعَسَ ۝ اور قسم ہے رات کی جب اوسکا اوٹھان ہوتا ہے۔ اور جہان بہر کو اندہیرا کر دیتی ہے اور ایک بڑا انقلاب ظاہر ہوتا ہے۔ بازار اُجڑ جاتے ہین اور راستے بند ہو جاتے ہین انسان چپ چاپ بے حس و حرکت مثل مردے کے پڑے سوتے ہین اور جن و شیاطین پہیل پڑتے ہین۔ اور یہ ایسا انقلاب ہے کہ ہر رات دن کے دورے مین اہل زمین کو اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ اور رات کے عجائبات سے ایک بات یہ بھی ہے کہ دور کی چیزین مثل ستارونکے اوسمین ظاہر ہوتی ہین اور قریب کی چیزین چھپ جاتی ہین۔ اور دنکو اسکے برعکس ہوتا ہے۔ پس یہ ایک ایسا نمونہ ہے کہ اس سے دنیا اور آخرت کا فرق ظاہر ہوتا ہے۔ یعنے اوسدن بھی ظاہری چیزین پوشیدہ اور پوشیدہ چیزین ظاہر ہونگی۔ اسیواسطے ارشاد ہوتا ہے کہ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اور قسم کھاتا ہون مین صبح کی جب دم بہرے۔ یعنے ظاہر ہو۔ کہ اوسوقت بھی ایک بڑا انقلاب پایا جاتا ہے لوگ خواب سے بیدار ہوتے ہین اور دنیا کے تمام کاروبار ہونے لگتے ہین۔ اور ہر چیز پوشیدہ ظاہر ہوتی ہے اور روشن ستارے پوشیدہ ہوجاتے ہین۔ اور چونکہ یہ انقلاب آخرت کے انقلاب سے نہایت درجہ مشابہت رکھتا ہے بلکہ اوسکا نمونہ ہے۔ اسیواسطے اسپر اکتفا کیا اور جواب قسم مین ارشاد ہوا کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ مقرر یہ کہا ہے ایک بھیجے ہوئے عزت والیکا۔ یعنے یہ قرآن کریم جو قیامت کی خبرون کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالے کے ایلچی کا لایا ہوا ہے جسمین کذب و افترا کا احتمال تک نہین ہے اور وہ ایلچی یعنے جبریل علیہ السلام بڑے رتبے والے عالی قدر ہین کہ عدالت اور تقوی اونکا انتہا کو پہنچا ہے ذِيْ قُوَّةٍ بڑی قوت والے ہین جنکی قوت حافظہ مین ذرا خلل نہین بلکہ جو کچھ سنتے ہین اوسکو اوسیطرح یاد رکھتے ہین۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایکدن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالے نے تمہاری قوت اور امانت کی بہت تعریف فرمائی ہے بھلا کچھ حال اپنی قوت اور امانت کا ہمسے تو بیان کرو جبریل

علیہ السلام نے کہا کہ میری قوت کا یہ حال ہے کہ جب اللہ تعالےٰ جل شانہ نے قوم لوط
کی بستیون کے اُلٹ دینے کا حکم صادر فرمایا تو اون چار بستیون مین سے ایک شہر جسکا
نام سدوم تھا اور جسمین عورتون اور بچون کے سوا چار لاکھ آدمی سلح پوش تھے اوسے
مع اور تینون بستیون کے مین نے زمین کی ساتوین تہہ سے اپنے ایک پر اوپر اوٹھا لیا اور
اسقدر بلندی پر لے گیا کہ آسمان کے رہنے والے اون شہرون کے جانورون کی آواز سنتے
تھے اور وہان سے اون سب شہرون کو اولٹا کرکے اوسی غار مین ڈالدیا اور مجھے کچھ بوجھہ
اور تکلیف معلوم نہوئی۔ اور امانت داری کا یہ حال ہے کہ مجھکو جو کچھہ حکم ہوتا ہے اوسے
بلا کم و کاست بجا لاتا ہون اور جو بھید مجھے بتایا جاتا ہے اوسے اپنے سینے مین پوشیدہ رکھتا
ہون۔ اب اللہ تعالےٰ جبرئیل علیہ السلام کی یہ دو صفتین بیان کرکے ارشاد فرماتا ہے کہ
وہ ایلچی عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ۙ تخت کے مالک کے پاس درجہ پایا ہوا ہے
یعنے مقرب بارگاہ اور عالی مکان ہے۔ اور یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنے مالک کی
حضوری سے مشرف ہوتے اور اوسکے دربار مین حاضر رہتے ہین اگر وہ کہین ایلچی گری پر
بھیجے جاتے ہین تو جو چیز اونکے واسطے سے پہونچتی ہے اوسپر زیادہ تر اعتماد ہوتا ہے۔ بخلاف
اوسکے جو کسی خواص یا دربان وغیرہ کے ذریعے سے پہنچے۔ اور سوا اسکے وہ ایلچی ایسا ہے
کہ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ؕ سبکا مانا ہوا وہان کا معتبر ہے۔ یعنے رسالت اوسکی اس
دربار والون کے ذہنون اور اوس سرکار کے متوسلون مین اسقدر ثابت ہے کہ اوسکے حکم کو
بغیر دریافت اور تحقیق کے حکم خداے تعالےٰ جان کے مانتے اور اوسکی فرمانبرداری کرتے
ہین۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین اپنے ساتھ لے گئے تو آسمانون
کے دربانون اور بہشت و دوزخ کے محافظون نے اونکے حکم سے بلا تکرار دروازے
کھولدیے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام کی سیر کی اور کوئی معترض نہوا۔ اور
تمام فرشتون مین اونکا آنا پیغام خدا لانے کی علامت ہے۔ بس یہ پیغام احکام خدا لانے کے

بارے مین نہایت مشہور ہین اور یہ اول واسطہ ہین کلام الٰہی کے پونچانے کا۔ اور دوسرا واسطہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکی نسبت کذب کا احتمال بھی نہین ہو سکتا۔ پس ایسے شخص کی خبر یا روایت کو معتبر نہ جاننا سراسر خلاف عقل ہے۔ **وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ** اور یہ تمہارا رفیق کچھ نہین دیوانہ۔ یعنے تمہارے ہمنشین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سودائی اور خیالی نہین ہین جیسا کہ تم گمان کرتے ہو۔ اسواسطے کہ اتنی مدت دراز مین تم اونکی عقل ودانائی کا بارہا تجربہ کر چکے ہو اور خوب سمجھتے ہو کہ وہ بہت بڑے عاقل اور سچے ہین۔ اور اگر باوجود ان سب باتون کے تمہارے دلمین یہ شک پیدا ہو کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک صورت کو دیکھتے ہین اور اوسکی زبان سے کلام الٰہی سنتے ہین پس کیونکر معلوم ہو کہ یہ صورت جبرئیل کی ہے شاید کسی جن نے یہ صورت بنا کے فریب دیا ہو۔ یا آواز ظاہر کی ہو جسے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کی آواز خیال کیا ہو تو ہم کہتے ہین کہ یہ سب شبہے تمہارے جب پیش جاتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو کبھی اصلی صورت پر نہ دیکھا ہوتا۔ حالانکہ **وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ** اور اوسنے دیکھا ہے اوسکو کھلے کنارے آسمان کے پاس۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر آسمان کے کھلے کنارے یعنے افق شرقی مین دیکھا ہے اور اودھر سے آفتاب کے ہونے کے باعث سے شک وشبہے کا احتمال ہی نہین رہا پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو اسطور سے دیکھا تو آپ اونکا پہچاننا ہر صورت اور ہر لباس مین آپکے نزدیک سہل ہوگیا۔ اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے جبرئیل علیہ السلام کو اصلی صورت پر دوبار دیکھا ہے۔ پہلی دفعہ ابتدائے نزول وحی مین جب تاخیر ہونے وحی کے جب آپنے بیتاب ہوکے چاہا کہ اپنے تئین پہاڑ سے گرادین اور اسی قصد سے موضع اجیاد مین جو کہ مکہ مین ایک مکان ہے آپکا گذر ہوا اوسوقت جبرئیل علیہ

السلام کو دیکھا کہ ایک زرین کرسی پر زمین و آسمان کے درمیان بیٹھے ہوئے ہین اور اونکے جسم نے آسمان کے تمام کنارون کو گھیر لیا ہے اور اونکے چھ سو پر ہین جو یاقوت اور موتی سے بنے ہوئے ہین۔ اور دوسری بار شب معراج مین سدرۃ المنتہی کے پاس اسی صورت سے دیکھا۔ پس جب تمام وجوہات نزول قرآن مین کوئی شبہہ باقی نرہا تو اوسکے سچ اور برحق ہونے کا کامل ثبوت ہوگیا۔ اب رہا یہ امر کہ بعضے کافر اس کلام کو کاہنون کے کلام کے طور پر سمجھتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن کہتے تھے اور حقیقت یہ ہی کہ کاہن کا علم غیب کی باتون مین رمز و کنایے سے زیادہ نہین ہوتا اور وہ بھی اون چیزون کے بیان مین جو قریب ہونے والی ہوتی ہین۔ اور یہ قرآن پاک گھیرنے والا ہے علم غیب کے تمام فنونکو

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ اور یہ غیب کی بات پر نہین بخیل۔ یعنے یہ قرآن پاک جو تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتے ہو علم غیب کے بیان کرنے مین بخیل اور قاصر نہین ہے۔ بلکہ جو کچھ انسان کو علم و عمل معاش و معاد کے لیے درکار ہے وہ سب اسمین موجود ہے۔ پس ایسے کلام کی نسبت جو سراسر ہدایت و ارشاد ہے کہانت کا گمان کرنا محض بیجا اور خلاف عقل ہے۔ اور سوا اسکے کاہنون کا کلام سخن شیطانی ہے جسے شیاطین فرشتون کی مجلس سے چرا لاتے ہین۔ **وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ** اور یہ کہا نہین کسی شیطان مردود کا۔ یعنے یہ قرآن پاک شیطان مردود کا کلام نہین ہے۔ کیونکہ وہ تو حضرت آدم علیہ السلام کی بے تعظیمی کرنے سے مردود بارگاہ خدا ہوا اور اسیوجہ سے آدم علیہ السلام سے اوسے نہایت درجہ بغض و عداوت ہی۔ اور اونکی اولاد سے بھی سخت دشمنی رکھتا ہے۔ اوسکا کام تو بہکانا اور گمراہ کرنا ہے۔ پھر اوس سے توحید الٰہی اور صفات باری کے بیان کرنے اور عالم آخرت کے ثابت کرنے اور شیون اور بت پرستونکی مذمت سے کیا سروکار رہا۔ کیونکہ یہ کلام تو اوسکے مکر و فریب کے درہم و برہم کرنے والے ہین۔ اور وہ تو ان باتون کے سننے سے دور بھاگتا ہے۔ پس ایسے کلام کو جو ہدایت و ارشاد سے بھرا ہوا

اور جنکے سننے سے شیطان مردود کو سون بھاگتا ہے کلام کاہن اور مجنون شیطان سمجھنا
نہایت درجہ حماقت اور بیوقوفی ہے۔ اور اس گمان فاسد اور حماقت صریح پر بطور خفگی کے
اللہ تعالےٰ نے کافرون سے فرمایا ہے کہ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ○ پھر تم کدھر چلے جاتے ہو
یعنے امر حق و واقعی کو چھوڑ کے گمان مارے مارے پھرتے ہو اور بیجا لغو شک و شبہون مین
کیون پڑتے ہو۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیتین حضرت رسول خدا کی شان مین
ہین۔ یعنے یہ قرآن رسول بزرگ کا لایا ہوا ہے جو بڑے عاقل ہین اور جنھون نے جبرئیل
علیہ السلام کو اصلی صورت پر دیکھا ہے اور جو غیب کی بات پر متہم نہین ہین۔ یعنے بے دیکھے
کوئی بات نہین کہتے۔ اور جب اس کلام معجز نظام کے صدق کے بیان اور مخالفون کے
بہتان کے بطلان سے فراغت ہوئی تو اب کچھ خوبیان اس کلام کی بیان ہوتی ہین تا
کہ معلوم ہو جائے کہ اسکے بارے مین کسی قسم کے احتمال کی گنجایش نہین ہے اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ○ یہ تو ایک سمجھوتی ہے جہان کے واسطے۔ یعنے یہ قرآن پاک
تو ایک نصیحت ہے جسنے اسما و صفات الٰہی کے شامل ہونے کے سبب سے ذکر کا حکم پیدا
کیا ہے اور وسیلہ تقرب اور وصول الی اللہ کا ہوسکتا ہے جہان کے لوگون کے لیے یعنے
جن اور انسان اور فرشتون کے لیے۔ کیونکہ نصیحت اور ذکر کو ان تین فرقونکے سوا دوسرا
نہین جانتا۔ پس آدمی اور جن اس کلام سے نصیحت پکڑتے اور گناہون سے بچتے اور
طاعت پر رغبت کرتے ہین۔ اور فرشتے اوسکی تلاوت سے اُنس رکھتے اور ورد در ودکے
اوسکے سننے کو آتے اور آسمان پر لیجاکے مقبولیت کے درجے کو پونہچاتے ہین۔ اور یہ
سب چیزین عند اللہ اونکے قرب کی زیادتی کا سبب ہوتی ہین۔ لیکن حاصل ہونا ان
فائدون کا قرآن سے خاص ہے۔ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ○ اوسکے
لیے جو کوئی چاہے تم مین سے کہ سیدھا چلے۔ راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے جب
یہ آیت ابو جہل نااہل نے سنی تو کہنے لگا کہ یہ کلام ہمارا ہے اور ہمارے چاہنے پر موقوف ہے

چاہے ہم راہ راست اختیار کریں یا نکریں پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تم جبھی چاہو کہ چاہے اللہ جہان کا صاحب - یعنے نہین چاہتے ہو تم سیدھی راہ چلنا مگر جب چاہے اللہ تعالے - اسلیے کہ تم اوسکے قبضۂ قدرت مین ہو اور تمہارا ارادہ اوسکے ارادے کے تابع ہے جیسے بازیگر کی پتلیان کہ وہ اوسکے ہاتھ اور اختیار مین ہوتی ہین - مگر فرق اتنا ہے کہ اللہ تعالے اپنے ارادے سے تمہارے دلمین ارادہ اور اختیار پیدا کرتا ہے اور تم موافق اوس ارادے اور اختیار کے نیک یا بد کام کرتے ہو - اور مستحق ثواب یا عقاب کے ہوتے ہو - اور بازیگر کو پتلیون مین ارادے اور اختیار کے پیدا کرنے کی قدرت نہین ہے بلکہ صرف حرکت دیسکتا ہے - اسی وجہ سے پتلیون کے کام بازیگر کی طرف منسوب ہوتے ہین - بخلاف آدمیونکے کہ یہ اپنے ارادے اور اختیار سے کام کرتے ہین - اسیواسطے اچھائی اور برائی کے سزاوار اور ثواب وعقاب کے مستحق ہوتے ہین اور اسی طرح سے سب کامون مین یہ قاعدہ جاری ہے ؎

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

یہ سورت مکی ہے اسمین اونیس آیتین اور اسی کلمے اور تین سو اونتیس حرف اور ایک رکوع ہے - اور نام اس سورت کا سورۂ انفطار اسواسطے ہے کہ اسمین آسمان کے پھٹنے کا بیان ہے - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ ستر بار اسکا پڑھنا زوال عجز اور حصول مقاصد کے لیے عجیب الاثر ہے - اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ جب آسمان چر جاوے - اور آسمان کے پھٹنے کی صورت اسطرح سے مذکور ہے کہ ایک چیز مثل بدلی کے عرش کے نیچے سے اُترےگی اوسکے صدمے سے تمام آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے - اور وہ قہر الٰہی کی تجلی ہوگی جو اس عالم کے خراب کرنے کو اس صورت سے ظاہر ہوگی - وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ اور جب تارے جھڑ پڑین - اور آسمانی نفوس کا تعلق جو تارون اور آسمانون سے ہے ان دو انقلابون کے باعث سے باطل ہو جاتے -

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ اور جب دریا بہ چلین۔ یعنے ٹہیراؤ اور رکاؤ پانی کا جو اسوقت ہے وہ نرہے۔ اور اوسکی یہ صورت ہوگی کہ پہلے سب دریا ایک جگہ جمع کیے جائینگے اور اوس سے اونمین ایک جوش پیدا ہوگا اور اوس جوش کے سبب سے تمام دریامین آگ لگجائیگی پہر کچھہ پانی اونمین کا دہوان ہوکے قیامت کے میدان کو بہردیگا اور کچھہ دوزخ کی آگ ہوجائیگا وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ اور جب قبرین اوٹھائی جائین۔ یعنے قبرون کے مردے اور اور جو کچھہ کہ زمین کی تہ مین ہے سے وہ سب زمین کے اوپر آجائے۔ اور بدنون کے اجزا آپس مین ملجائین۔ اوسوقت عرش کے نیچے سے ایک پانی برسیگا جسمین زندگانی کی قوت ہوگی۔ پہر حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکینگے اور انسانون کی روحین اپنے بدنون سے ملجائینگی۔ اور آسمانی روحین اونکی خادم اور مددگار ہونگی اور حشر قائم ہوگا۔ اوسوقت عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾ جان لیگا ہر جی جو آگے بہیجا اور پیچہے چہوڑا۔ یعنے جو کچھہ نیکی اور بدی کی ہے وہ سب معلوم کریگا کیونکہ وہ سب اعمالنامے مین لکہا ہوگا۔ اور دریافت کریگا جو کچھہ نہین کیا نیکی اور بدی سے اسواسطے کہ وہ اعمالنامے مین نہوگا۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ مَا قَدَّمَتْ سے وہ اولاد مراد ہے جو ماں باپ کے سامنے مرگئی ہے اور مَا اَخَّرَتْ سے وہ اولاد جو ماں باپ کے بعد باقی رہی۔ اور بعضون نے لکہا ہے کہ اول عمر اور آخر عمر کے عمل مراد ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ نفس کو اپنی نیکی اور بدی پر بخوبی آگاہی ہوجائیگی۔ اور جب دیکھیگا کہ جو کچھہ مین نے کیا وہ سب بُرا تہا اور جو مین نے چہوڑا وہ اچہا تہا اور یہان نیکی کی جزا یہ ہے اور برائی کی سزا یہ ہے تب اوسے سخت ندامت ہوگی اور اپنی اولٹی سمجھہ پر شرمندہ ہوگا۔ اوسوقت اوس سے کہا جائیگا۔ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ ای آدمی کاہے سے بہکا تو اپنے رب کریم پر۔ یعنے اے انسان کس چیز نے فریب دیا تجکو نفس نے یا شیطان نے۔ خلق نے یا دنیا نے اپنے پروردگار پر جسنے طرح طرح

تجکو تربیت اور پرورش فرمایا اور تیرے ساتھ وہ معاملہ کیا جو اوسکے کرم کا مقتضا تھا پھر تو نے
اوسکے عوض میں معصیت اور مخالفت کا داغ اپنے اوپر لگایا اور اپنی فضیلت اور بزرگی کو
جو سب مخلوقات پر تجھے ملی تھی برباد کر دیا۔ اور جب اس آیت میں آدمی کو اس بات پر سرزنش
کی گئی کہ فقط اللہ تعالیٰ کے کرم پر مغرور رہنا چاہیئے تو اب اور تین صفتیں جو اوسکی صفت عنایت
کی ہیں اور وہ غرور و فریب سے باز رکھتی ہیں بیان فرماتے ہیں۔ اون تینوں سے ایک یہ
کہ وہ رب کریم ایسا ہے کہ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ جسنے تجکو بنایا
پھر تجکو ٹھیک کیا۔ پھر تجکو برابر کیا۔ یعنے محض اپنے کرم سے تجکو پیدا کیا اور تجھسے کچھ منفعت کی
توقع نہ تھی پھر تیرے بدن کو ٹھیک بنایا اور سب جوڑ بند اندازے سے برابر پیدا کیے اور
ایک ناپاک قطرے سے خوبصورت اور خوشنما پیدا کر دیا۔ پھر تجھے معتدل المزاج بنایا فِيْٓ
اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ جس صورت میں چاہا تجکو جوڑ دیا تیرے
پروردگار نے۔ اور یہ محض اوسکا کرم ہے کہ اوسنے بہت اچھی صورت پر تجھکو بنایا اور
پھر آنکھ ناک کان زبان تمام ضروری اعضا عنایت کیے اور سب چیزیں تجھے زراعت
اور بندگی کے واسطے دیں اور تو نے ان نعمتوں کو اوسکے برعکس کاموں میں صرف کیا
پس ایسے نافرمان کو کریم کے کرم پر مغرور رہنا ہرگز زیبا نہیں۔ اور چونکہ اس کلام میں
اس بات کا احتمال تھا کہ شاید کرم کی تعریف سننے سے جو بیان مذکور ہے کافر کہنے لگیں کہ ہمارا
غرور اور اعتماد سب اوسکے کرم پر تھا اسواسطے دوسری تنبیہ پہلے سے بھی زیادہ سخت
ارشاد ہوئی۔ کہ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ کوئی نہیں پر تم جھوٹ جانتے
ہو انصاف ہونا۔ یعنے یہ بات نہیں ہے کہ تم اوسکے کرم پر اعتماد کرکے گناہ کرتے ہو۔
بلکہ یہ تمہاری شرارت اور سرکشی ہے کہ تم انکار کرتے ہو جزا کا۔ اور اوسکا اقرار اور اعتماد
نہیں کرتے اور بات یہ ہے کہ جزا کا وعدہ بھی اوسکے کرم کا مقتضا ہے تاکہ اچھی جزا
کی امید پر طاعت اور عبادت کرو اور تمہارے دین و دنیا کے کام درست ہوں اور

عذاب کے خوف سے گناہوں اور نافرمانیوں سے بچو تاکہ وہ دونون جہان مین تمہارا کوئی
کام بگڑنے نہ پائے - اور جو اُنکا اُلٹا تو تم کسی طرح سے نہین کر سکتے وَاِنَّ عَلَیْکُمْ
لَحٰفِظِیْنَ ○ اور تم پر نگہبان مقرر ہین - یعنے حال یہ ہے کہ اللہ تعالے کی طرف سے
چوکیدار مقرر ہین تاکہ تمہارے نیک اور بد کامون کے نگہبان رہین اور کوئی اچھا کام تمہارا ضائع
نہ ہونے پائے اور برا کام بھی رائگان نہو اور وہ نگہبان کیسے ہین کہ کِرَامًا
کَاتِبِیْنَ ○ سردار لکھنے والے - جو حق تعالے کی صفت کے موافق کرم سے تمہارے
ساتھ پیش آتے ہین اور چھپے پوشیدہ رہتے ہین تاکہ تم شرمندہ ہوکے پوشیدہ کامون کو
چھوڑ نہ دو - اور باوجود تمہارے سب کام جاننے کے تمکو رسوا نہین کرتے بلکہ جب تم کوئی
نیکی کرتے ہو تو اوسے دس گنی کرکے لکھتے ہین - اور اگر تم کسی نیک کام کا ارادہ کرتے ہو
اور تم سے وہ نہ ہو سکا ہو تو اوس نیک ارادے کو بھی نیکیون مین شمار کرتے ہین
اور اگر تم نے کسی گناہ کا ارادہ کیا اور اوس سے بچے ہو تو اوسے بھی نیکیون مین گنتے ہین اور اگر اوس
گناہ کو تم کر بیٹھتے ہو تو چھ ساعت تک اوسے نہین لکھتے اور انتظار کرتے ہین کہ شاید
تم توبہ کرلو - یا اپنے گناہ پر شرمندہ ہو یا کوئی ایسی نیکی کرو کہ وہ گناہ معاف ہوجائے
پس اگر تم سے اس عرصے مین کوئی بات ان باتون مین نہوئی تو ایک گناہ لکھتے ہین اور
باوجود فرشتہ ہونے کے کہ اونمین نسیان اور فراموشی کا کچھ اثر نہین تمہارے ہر کام کو لکھ
رکھتے ہین اور اسکے لیے دفتر تیار رکھتے ہین اور یہ لکھنے والے چار ہین دو دن کو آتے ہین
اور دو رات کو - اور رات اور دن کے دونون دفتر علحدہ رکھ چھوڑتے ہین - اور اونکے
بیٹھنے کا مقام انسان کے دونون شانے ہین - اور ان محافظون سے تمہارا کوئی حال
پوشیدہ نہین - اسلیے کہ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو
ظاہر اور چھپے ہوے پوشیدگی سے کرو - ہان آدمی کی نیت کا حال ان فرشتون کو معلوم ہونے
مین علما کا اختلاف ہے - اکثر نے انکار کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نیت اور ارادے

سکتا اسطرح واقف ہوتے ہین کہ اللہ تعالے کی طرف سے بطور الہام کے اونکو یہ خبر ہوتی
ہے۔ اور جب جزا و سزا کے ثبوت کے دلائل بیان ہو چکے تو اب کچھ جزا و سزا کا بیان بھی کیا جاتا ہے
کہ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ بیشک نیک لوگ بہشت مین ہین۔ بڑی بڑی نعمتون
سے سرفراز وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ اور بیشک گنہگار دوزخ مین ہین۔ جو برا
ٹھکانا ہے يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ پیٹھینگے اوسمین انصاف کے دن۔
یعنے قیامت کے روز۔ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝ اور نہونگے اوس سے چھپ رہنے
والے۔ یعنے دنیا مین جسطرح آفت اور مصیبت سے بھاگ کر یا چھپ کر بچ رہتے ہین اوسدن
کوئی حیلہ اور بہانہ پیش نجائیگا۔ کیونکہ دوزخ کے فرشتے اونکو زنجیرون مین باندہ باندہ کے دوزخ
مین ڈالینگے اور کہین بھاگنے کی جگہ نہ ملے گی۔ اور چونکہ بدکارون کی جزا بیان کرتے وقت
دین کے روز کا بھی ذکر آگیا اور اوسکی سختیون کا حال بیان نہوا لہذا سننے والون کے خبردار
کرنے کے لیے تھوڑی سی سختیان اوس روز کی بطور استفہام کے مجمل طور پر بیان فرماتے
ہین کہ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ اور تجھکو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف
کا۔ جسکی سختیان اور مصیبتین آدمی اپنی عقل سے معلوم نہین کرسکتا۔ کیونکہ اوسدن کی
آفتین نہایت سخت ہین ایسی نہین ہین کہ دنیا کی مصیبتون پر اونکو قیاس کرسکین ثُمَّ
مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ پھر بھی تجھکو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا
یعنے دوبارہ ارشاد ہوا کہ تم اوسدن کے حال سے بالکل ناواقف ہو اور غور و تامل سے
بھی اوسے معلوم نہین کرسکتے۔ اوسکی سختیان سب بڑی ہین اور وہ دن ایسا سخت ہوگا
يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۝ جسدن بھلا نکرسکیگا کوئی جی کسی جی کا کچھ
کیونکہ اوسدن سب اپنے اپنے نفس کی فکر مین ہونگے اور ایک کو دوسرے کا کچھ خیال
نہوگا یہانتک کہ مان باپ کو اولاد پر رحم نہوگا اور نہ اولاد کو مان باپ کا غم ہوگا۔ سب اپنے
اپنے حال مین گرفتار ہونگے وہان کے مقدمات مین کسیکو دخل نہوگا خواہ وہ [illegible] یا [illegible]

بلکہ ہونا ایسا ہے کہ جیسے عوام کی طرح پریشان ہونگے اور بڑے بڑے سردار مثل رعایا کے
سرگشتہ و حیران - اور بغیر حکم اوس مالک الملک کے کوئی کسیکی سفارش نکر سکیگا - وَالْاَمْرُ
يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ اور حکم اوسدن اللہ کا ہے - یعنے جسطرح سے دنیا مین بادشاہ کا حکم رعیت
پر اور سرداران قوم کا اولاد پر اور آقا کا نوکر پر جاری ہوا کرتا ہے یہ کچھہ نرہیگا اور سوا اوس
مالک کے حکم کے کسیکو دم مارنیکی مجال نہوگی - مگر جسکو جسکے حق مین شفاعت کا حکم دے

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ست وثلثون اٰیۃ

اس سورت مین چھتیس آیتین اور ایکسو اٹھتر کلمے اور سات سو تیس حرف اور ایک رکوع ہے - اور اسکے
مکی یا مدنی ہونے مین اختلاف ہے بعض تفاسیر مین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین تشریف لے گئے تو وہان کے لوگ ناپ تول مین بہت دغابازی کرتے تھے
پس مدینے مین پہلے پہل یہی سورت نازل ہوئی - اور آپنے مدینے کے لوگونکو سکھائی
اور وہ لوگ اوس سے ہدایت یاب ہوئے دغابازی چھوڑ دی - یہانتک کہ پورا تولنے اور
ناپنے مین مدینۂ منورہ کے لوگون کے برابر آجتک دنیا مین کوئی نہین ہے - اور بعض نے
لکھا ہے کہ یہ سورت مکے مین اُتری مگر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے شریف
مین تشریف لیجاکے وہان کے لوگون کو اس بلا مین مبتلا پایا اور یہ سورت شریف اونہین
سنائی اسوجہ سے لوگون نے جانا کہ یہ سورت اسیوقت نازل ہوئی ہے - اور عطا سے
مکی سے روایت ہے کہ ہجرت کے سفر مین مکے اور مدینے کے درمیان یہ سورت نازل ہوئی
اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو بچہ بہت روتا ہو سات بار پڑھکے اوسپر دم کرے خدا کے فضل سے
رونا اوسکا کم ہو اور سیرت وصورت مین پسندیدہ اور اخلاق مین درست ہو - وَيْلٌ
لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ خرابی ہے گھٹانے والونکی - جو اپنے تولنے مین لوگون کے حق
گھٹاتے ہین - اور یہ بات بے پروائی سے نہین کرتے - بلکہ جان بوجھہ کے کمال ہوشیاری
سے کرتے ہین اور بڑے حریص ہین کیونکہ اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وہ جب ماپ لین لوگون سے پورا بہر لین - یعنے اون لوگون کا یہ حال ہے کہ جب کسی سے ماپ کر لیتے ہین تو پورا بہر لیتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہمارے حق مین سے ایک دانہ کم نہو بلکہ پورا کرنے کے بہانے سے تہوڑا سا اپنے حق سے زیادہ بھی لے لیتے ہین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اور جب ماپ دین اونکو یا تولدین تو گہٹا کر دین - یعنے جب ماپ کر دیتے ہین لوگون کو اونکا حق یا تولکر تو گہٹا دیتے ہین اور اونکو نقصان پونہچاتے ہین - اور یہ کام دانستہ کرتے ہین - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ قیامت کے منکر ہین - کیونکہ جو شخص اس دن کا اعتقاد رکھتا ہے وہ خلق اللہ کی اسقدر حق تلفی کرنے مین بیباک نہین ہوتا - اسی لیے ارشاد فرمایا ہے کہ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ کیا خیال نہین رکہتے وہ لوگ کہ اونکو اوٹہنا ہے ایک بڑے دن کے واسطے - یعنے کیا یہ عقل کے دشمن اتنا بھی خیال نہین کرتے کہ وہ زندہ کیے جائینگے ایک بڑے دن مین - کیونکہ اگر اونکو اعتقاد کامل نہین صرف گمان بھی ہوتا تو اس قسم کی برائیون سے بچنے کو کافی تہا مگر معلوم ہوا کہ اونکو اسدن کا گمان تک نہین اور نہین سمجہتے کہ وہ دن عدل کے قائم ہونے کا دن ہے اور اللہ جل شانہ کے حق اور بندون کے حق اور سرور مخلوق سے طلب کیے جائینگے اور حق تلفی کرنے والون پر نہایت سختی ہوگی - اور وہ دن ایسا ہے کہ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جسدن کہڑے رہین لوگ راہ دیکہتے جہان کے صاحب کی - یعنے جسدن کہڑے ہونگے لوگ اگلے اور پچہلے پروردگار کے حضور مین جو رب العالمین ہے اور جسکی ربوبیت کا مقتضا ہے کہ اپنے بندون کا پورا حق پونہچائے - پس حق تلفی کرنے والون کا اوسکے حضور مین کہڑا ہونا نہایت ذلت اور رسوائی کا باعث ہے - حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے روز سب لوگ دنیا کے تین سو برس کے اندازے کے موافق حشر کے میدان مین کہڑے رہین گے اور اونکے لیے کوئی حکم نہو گا - مگر یہ اتنا زمانہ حقیقی مسلمانون کو

اس قدر آسان معلوم ہوگی جیسے نماز سے فارغ ہوئے - اور یہ قیام ایسی حالت مین ہوگا
کہ آفتاب لوگون کے سرون سے ایک یا دو کوس کے فاصلے پر ہوگا - اور اوسکی سخت گرمی
سے لوگون کے جسمون سے پسینا بہا ہوا ہوگا مگر ہر شخص کے گناہون کے موافق پسینا بعضون
کا پسینا گردن تک پہونچیگا اور بعضون کا کان کی لو تک پہونچکر لگام کے مانند منہ مین رہیگا
اور کسی کی گردن تک اور کسی کے سینے تک اور کسی کی کمر تک اور کسی کے زانو تک اور کسی کے
ٹخنون تک علی ہذا القیاس ہر ایک کے گناہون کے موافق ہوگا - حق تعالے فرماتا ہے کہ -
كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ کوئی نہین لکھا گناہگارون کا پہونچا بندی
خانے مین - یعنے بیشک اعمالنامے بدکارون کے سجین کے دفتر مین ہین - اور وہ ایک مکان
ہے تنگ وتاریک دوزخیون کی ارواحون کا قیدخانہ جسکے بارے مین ارشاد ہوا ہے کہ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ اور تجھکو کیا خبر ہے کیا ہے بندی خانہ - كِتَابٌ
مَرْقُومٌ ۝ ایک دفتر ہے لکھا ہوا - کہ عملون کے لکھنے والے بدکارون کے مرنے کے
بعد ہر ایک کے عمل لکھ کے علحدہ علحدہ فردین بنا کے اوس دفترخانے مین جسکا نام سجین ہے
داخل کرتے ہین اور اوسپر ایک علامت بنا دیتے ہین تاکہ اوسکے دیکھتے ہی معلوم ہوجائے
کہ اسمین نیکی نہین - اور وہ دفتر ساتون زمینون کے نیچے ہے جہان ایک سیاہ پتھر پڑا ہوا
ہے جسمین سے بدبو اور دہوان نکلتا ہے - اور جب ابلیس اور دوسرے شیطان اذان کا
اور انوار سے بھاگتے ہین تو وہان جا کے ٹھیرتے ہین - لکھا ہے کہ بدکارونکی روحون کو
بعد قبض کرنے کے اول آسمان تک لیجاتے ہین - مگر آسمان کے دربان اونکے لیے دروازے
نہین کھولتے اور آنے نہین دیتے پھر زمین پر لاتے ہین لیکن کوئی مکان اوسے قبول
نہین کرتا آخر اوسے ساتون زمینون کے نیچے اوس پتھر کے تلے رکھتے ہین - اور اس
دفتر کے فرشتے اوسکا نام دفتر مین لکھ لیتے ہین اور فردین اوسکے اعمال کی روزنامچے کی کراما کاتبین
لیکے اوس دفتر مین داخل کرتے ہین تاکہ قیامت کے دن وہ سب اوسکے بائین ہاتھ

میں دین - وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ خرابی ہے اوس دن جھٹلانے والوں کی
کہ یہ دفتر کھول کے ہر ایک کو اوسکے بُرے عملوں پر اطلاع دیجائیگی - کیونکہ وہ اوس دن کا
اعتقاد نہیں رکھتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ لوگوں کے حق اور ستم یونہی ضایع ہو جائینگے
اور وہ لوگ وہ ہیں الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ جو جھوٹ جانتے ہیں
انصاف کا دن - اور یہ انکار اونکا صرف مخلوق کا حق سپرد نہ ہونے کے باعث سے نہیں
بلکہ جزا کے تمام کارخانوں کے منکر ہیں وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ
اَثِيْمٍ ۝ اور اوسکو جھٹلاتا وہی ہے جو بڑھ چلنے والا گنہگار ہے - یعنے انکار نہیں کرتا
ہے اوس روز کا مگر وہ جو حد سے بڑھ جاتا ہے کفر اور فسق میں - اور یہ بڑھ جانا اوسکو اس وجہ
سے ہوتا ہے کہ جب اوس دن کا خوف نہ رہا تو گناہ پر دلیر ہوا اور سمجھ لیا کہ موجودہ مزے اونکے
موہوم جزا کے خوف سے چھوڑ دینا کمال حماقت ہے پس ایسی سمجھ والا نفس [illegible]
خواہشوں کے موافق فسق و فجور میں پھنس جاتا ہے - اور قرآن کی آیتیں اور انبیاء کی [illegible]
خبریں اوسکے دل میں تنبیہ اور عبرت نہیں پیدا کرتیں بلکہ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا
قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ جب سنایئے اوسکو ہماری آیتیں کہے نقلیں ہیں
پہلونکی - یعنے جب پڑھی جاتی ہیں اوسپر آیتیں ہماری جو روز جزا کے ہونے اور حقیقت
اللہ کے حق کی باز پرس پر دلالت کرتی ہیں تو ازراہ عناد کے کہتا ہے کہ یہ پہلے لوگوں کی
کہانیاں ہیں جو آدمیوں کو بُرے کاموں سے ڈرانے کے لیے بنالی گئی ہیں تاکہ ظلم اور
غضب سے ملک خراب نہو جائے اور فتنہ و فساد نہونے پائے - اور انکی کچھ اصل نہیں ہے
جسپر یقین کیا جائے - كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
کوئی نہیں پر زنگ پکڑ گیا ہے اونکے دلوں پر جو وہ کماتے تھے - یعنے یوں نہیں [illegible]
کیونکہ واقع ہونا جزا کا اور پھیر دینا پرائے حق کا عقلی دلیلوں اور پیغمبروں کی خبروں سے
بخوبی ثابت ہے - پس اگر ایسے شاہدوں سے منکروں کا شبہ نجائے تو ان شاہدوں کا ہمیں کچھ قصور نہیں

بلکہ زنگ چھا گیا ہے اونکے دلون پر یہانتک کہ اونکے دل سیاہ ہوگئے ہین۔ سبب اونکے
جو اونھون نے کفر اور فسق کیا ہے۔ اور دلپر زنگ آنے کا حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اسطرح فرمایا ہے کہ جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ داغ اوسکے دلپر پیدا ہوتا ہے
پھر اگر وہ توبہ کرتا ہے تو آئینہ اوسکے دل کا پاک اور صاف ہوجاتا ہے ورنہ وہ سیاہ نشان
اوسکے دلمین رہجاتا ہے پھر جب دوسرا گناہ کرتا ہے تو اور ایک سیاہ داغ پیدا ہوتا ہے
اسیطرح ہر گناہ سے سیاہی پیدا ہوتے ہوتے سارا دل سیاہ ہوجاتا ہے اور یہ سیاہی سچ
بات سمجھنے کی استعداد کھو دیتی ہے پھر وہ بری بات کو اچھا اور اچھی بات کو برا سمجھنے لگتا ہے
اور یہ سیاہی قلب کے لطیفہ پر ظاہر ہوتی ہے نہ اوس گوشت کے لوتھڑے پر جو بغلی کی [illegible]
ہے۔ کیونکہ یہ گوشت کا لوتھڑا قلب حقیقی نہین ہے کہ نیک و بد کامونکی اوسمین تاثیر ہو۔ بلکہ
قلب حقیقی عبارت اوس لطیفہ سے ہے جو جسم ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسے دیکھنا اور سننا
کہ آنکھ اور کان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اگر وہ لوگ جنکے دلون پر زنگ آگیا ہے یہ کہین
کہ ہمکو گناہون کے ترک اور کثرت ذکر سے دلکا صاف کرنا کچھ ضرور نہین کیونکہ قیامت کے
دن تجلی الہی کی چمک سے یہ زنگ خود بخود دور ہو جائیگا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ كَلَّآ
إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝ کوئی نہین پردہ اپنے رب سے
اوسدن روکے جاوینگے یعنے یہ گمان نکرنا چاہیے کہ اونکے دلکے زنگ نے فقط دنیا
ہی مین تاثیر کرکے اونکو حق بات سمجھنے اور روز جزا کے اعتقاد سے روک رکھا ہے بلکہ
اوس زنگ کی تاثیر قیامت کے دن اور زیادہ ہوگی کہ اوسدن اپنے پروردگار سے
محجوب ہونگے اور اوسکے دیدار سے محروم رہینگے جو سب لذتون سے نہایت عمدہ لذت
ہے اور فقط اتنے ہی پر اونکے لیے اکتفا نکیا جائیگا بلکہ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۝
پھر مقرر وہ پیٹھنے والے ہین دوزخ مین۔ یعنے اسکے بعد وہ دوزخ کی دہکتی آگ مین داخل
ہونگے۔ اور لذت دیدار سے محروم رہنے کے باعث وہ آگ اونکے جلانے مین دونی تاثیر کریگی۔

کیونکہ اگر دیدار کی لذت سے مشرف ہوتے تو دوزخ کی تکلیفین اونکے لیے کم اور آسان ہو جاتین مگر اونکے لیے عذاب کی زیادتی منظور ہے اور دوزخ مین داخل ہونے کے بعد ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ پھر کہا جائیگا یہ وہ ہے جسے تم جھوٹ جانتے تھے۔ اور جسکا انکار کرتے تھے۔ تاکہ جسطرح سے اونکا جسم آگ مین جلتا ہے اوسیطرح اونکی جان بھی خجالت سے جلے۔ اب بدکارون کا بیان ختم کرکے نیک کارون کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ کوئی نہین لکھا ہوا نیکون کا ہے اوپر والون مین۔ یعنے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بدکارون کو صرف سزا دینے ہی پر اکتفا کیا جائیگا بلکہ اونکے مخالفون کو اونکے جلانے کے لیے اونکے سامنے طرح طرح کی نعمتون سے سرفراز کرینگے کیونکہ نیکون کے اعمالنامے علیین کے دفتر مین ہین اور وہ مقام ساتون آسمانون کے اوپر ہے۔ نیچے کا سرا اوسکا سدرۃ المنتہی کے پاس ہے اور اوپر کا سرا عرش مجید کے سیدہے پائے کے متصل نیکون کی ارواح قبض ہونے کے بعد وہین پہونچتی ہے اور انبیا علیہم السلام اور اولیاے کرام وہین رہتے ہین اور عام صلحا کو اعمال نامے پہونچنے کے بعد اونکے مرتبون کے موافق کسیکو آسمان دنیا مین اور کسیکو زمین و آسمان کے درمیان رکھتے ہین اور اون روحون کو ایک علاقہ اپنی قبرون سے بھی ہوتا ہے اور جو حکم وہ مقام انسان کی عقل مین نہین آسکتا اسلیے ارشاد ہوا کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہین اوپر والے۔ یعنے تو کیا سمجھا کہ علیین کیا ہے كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ ایک دفتر ہے لکھا ہوا جسکے دیکھنے سے ہرشخص سمجھ سکتا ہے کہ اس دفتر والے بہشتی ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ دفتر زمرد سبز کی ایک تختی پر لکھا ہوا ہے اور وہ تختی عرش معلے کے سیدھے پائے مین لٹکتی ہے اور نیچے کا سرا اوسکا سدرۃ المنتہی تک پونہچا ہے اور وہ دفتر اللہ تعالے کے خاص بندون کے حوالے ہے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے کہ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اوسکو دیکھتے ہین

نزدیک اوسکے یعنے فرشتے مقرب جو حاملان عرش اور خازنان کرسی ہین - اور حاضر ہوتی
ہین اوس مقام عالیشان مین مقربون کی روحین - اور انجام کار اون نیک کارون کا
قیامت کے دن یہ ہے کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ بیشک نیک لوگ ہین
آرام مین - ہر طرح کی نعمتون سے سرفراز - اور سوا اسکے اونکو سونے کے جڑاو تختون پر
بٹھاوینگے اور اون تختون پر موتیون کے قبے کھڑے کیے جاوینگے تاکہ اوسکے اندر
بیٹھے ہوئے سب کچھہ دیکھین اور اونکو کوئی نہ دیکھے - جیساکہ ارشاد ہوا ہے عَلَی الْاَرَآئِكِ
یَنْظُرُوْنَ ۝ تختون پر بیٹھے دیکھتے طرح طرح کی عجیب چیزون کو جنسے دل خوش ہو -
حدیث شریف مین وارد ہے کہ مؤمن بہشت مین وہان کی سب نعمتون سے سرفراز ہونگے
اور کم سے کم درجہ کا بہشتی وہ ہوگا جسکو دنیا کے برابر جگہہ نعمتون سے بھری ہوئی ملیگی تَعْرِفُ
فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۝ پہچانے تو اونکے منہ پر تازگی آرام کی - یعنے
معلوم کریگا دیکھنے والا اونکے چہرون مین نعمتون کی تازگی - اور دوزخیون کا حال دیکھنے
سے اونکے چہرے پر ملال کے آثار اور کچھہ تغیر نہ ظاہر ہوگا کیونکہ دشمنونکو ذلت کی
حالت مین دیکھنا موجب ملال نہین بلکہ باعث فرحت ہے - یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ
مَّخْتُوْمٍ ۝ اونکو پلائی جاتی ہے شراب خالص مُہر کی گئی - یعنے اونکو شراب خالص پلائی
جائیگی جو محبت الٰہی کا نمونہ ہے اور دنیا مین اوسنے اپنے دلمین جگہہ دی تھی اور اوس
شراب پر مہر ہوگی - مگر وہ مہر مثل دنیا کے لاکھہ وغیرہ سے نہوگی بلکہ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ
اوسکی مہر جمتی ہے مشک پر - یعنے جس چیز کی اوسپر مہر ہوگی وہ مشک ہے تاکہ وہ شراب
اوسکی خوشبو سے بس جاوے اور پینے والے کے دماغ کو خوش کردے - اور یہ شراب خاص
ابرار کی ہوگی وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ اور اوسپر چاہیے
ڈھکین ڈھکنے والے - یعنے ایسی شراب کی رغبت کرنا چاہیے اور ایسے کام کرنا چاہیے
جس سے اس شراب کے مستحق ہون - نہ یہ کہ ایک مٹھی جو یا گیہون ماپ تول مین لوگون

کے حق مین سے گھٹا کے وبال آخرت مین گرفتار ہون - اور بعضے مفسرون نے ختام کے معنے ختم اور انتہا کے لیے ہین اور اسی کے موافق حدیث شریف مین وارد ہو کہ پچھلی شراب بہشتیون کی مشک ہو اور مشک ایک شراب کا نام ہے جو چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اوسکی یہ صفت ہو کہ اگر دنیا کا کوئی شخص اوسمین ہاتھ ڈبو کے نکال لے تو تمام جاندار دنیا کے اوسکی خوشبو سے مست ہو جائین - وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿۲۷﴾ اور اوسکی ملونی ہو تسنیم - یعنے جیسے اہل دنیا شراب مین کبھی کبھی کچھ ملاتے ہین اسیطرح سے اوس شراب مین تسنیم کی ملونی ہوگی - اور وہ تسنیم کیا ہے عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿۲۸﴾ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہین نزدیک والے یعنے وہ ایک چشمہ ہے جسکی خالص شراب مقربان بارگاہ کے لیے ہے اور ابرار کو بطور گلاب کے اوسمین سے ملا کے دینگے - اسلیے کہ مقربین ماسوی اللہ کی طرف مشغول نہین ہوئے تھے اور حق کی محبت کو غیر کی محبت مین ملایا نتھا - اور ابرار کی محبت فعلون اور صفتون کے باعث سے تھی - کیا خوب بیان فرمایا ہی حضرت مولانا نے

خاص اوسکے لوگ پیتے ہین تسنیم صرف سے		جو ہین ملے جلے اونھین تسنیم نیم ہے

لکھا ہو کہ کفار قریش کم مقدور مسلمانون پر ہنستے تھے حق تعالےٰ نے قیامت کے روز اونسے اسکا بدلا بھی لیگا جیسا کہ اس آیت شریف مین ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وہ جو گنہگار ہین تھے ایمان والون سے ہنستے - یعنے گنہگار آیات الٰہی کے منکر اپ تول مین خلق اللہ کے حقوق کم کرنیوالے دنیا مین ایماندارون پر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ ان لوگون کو کس خیال فاسد نے گھیرا ہے کہ موجودہ لذتون کو خیالی لذتون کی امید پر چھوڑے دیتے ہین - اور صرف اس ہنسنے ہی پر اکتفا نہین کرتے تھے بلکہ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ اور جب ہو نکلتے اونکے پاس آپس مین آنکھین مارتے - یعنے جب مسلمانون کی طرف اونکا گذر ہوتا تھا تو آپس مین آنکھون سے اشارے کرتے تھے کہ یہ وہی بے وقوف لوگ ہین جنہون نے دنیا کی موجودہ لذتون کو حسرت

موہوم بہشت کے خیال پر چھوڑ رکھا ہے۔ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ○ اور جب پھر کر جاتے ہین اپنے گھر پھر جاتے ہین باتین بناتے۔ یعنے یہ کافر جب اپنے گھر کو واپس جاتے ہین اور وہان دنیاوی عیش کے اسباب دیکھتے ہین تو خوب باتین بناتے اور خوش طبعی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ سب عیش ہمارے لیے اسی سبب سے ہین کہ ہم روز جزا کا اعتقاد نہین رکھتے۔ اور مسلمان اسی سبب سے محروم ہین کہ روز جزا سے ڈرتے ہین اور مثل مجنونون کے اپنے خیال فاسد کے باعث سے ان راحت و آرام کی چیزون سے پرہیز کرتے ہین۔ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ○ اور جب اونکو دیکھتے کہتے بیشک یہ لوگ بہک رہے ہین۔ یعنے جب کافر مسلمانونکو دیکھتے تھے کہ اپنی جانون کو اطاعت اور عبادت مین گھلائے دیتے ہین نہ اچھا کھانا کھاتے ہین نہ اچھی پوشاک پہنتے ہین بلکہ گرمی کے دنون مین روزے رکھتے ہین تو کہتے تھے کہ یہ لوگ بیشک راہ بھولے ہوئے ہین۔ کہ خیالی لذتون کو موجودہ لذتون پر ترجیح دیتے ہین اور بے فائدہ محنتون کا نام کمال حقیقی رکھا ہے۔ حق تعالے فرماتا ہے وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ○ اور اونکو بھیجا نہین اونپر نگہبان۔ یعنے کافر مسلمانون پر نگہبان کرکے نہین بھیجے گئے ہین کہ اونکو نیک راہ سے پھرنے ندین اور اونپر طعن و تشنیع کرتے رہین۔ بلکہ اونسے روز جزا مین اسکا بھی انتقام لیاجائیگا فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ○ سو آج ایمان والے منکرون سے ہنستے ہین۔ کہ یہ کافر کیسے کوتاہ نظر اور احمق تھے کہ ایک خسیس فانی چیز کو اونھون نے نفیس اور باقی چیز پر ترجیح دی اور اوسکے باعث سے گرفتار عذاب ہوئے طوق و زنجیر مین جکڑے گیے حدیث شریف مین وارد ہے کہ کافرون کو دوزخ مین بہشت کا دروازہ کھول کے دکھائینگے اور اونسے دوزخ کے دربان کہین گے کہ آؤ جلد بہشت مین چلو جب وہ گرتے پڑتے طوق و زنجیر مین جکڑے ہوئے اوس دروازے کے قریب پہنچین گے تو اوس دروازے کو

بند کردینگے اور دوسری طرف کا دروازہ کھولدینگے اور کہین گے اس دروازے سے جاؤ۔ جب اوس دروازے تک پونہچین گے اوسے بھی بند کردینگے اسطورسے انکو حیران وسرگردان پہرائینگے مسلمان اونکا یہ حال دیکھ کے ہنسین گے لیکن اس ہنسنے مین بھی حدسے متجاوز نہونگے اور نہ اس کیفیت کے دیکھنے کے لیے اپنے مقامون سے اوٹھین گے بلکہ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تختون پر بیٹھے دیکھتے ہین۔ اور آپس مین بکمال تمکین اور وقار سے پوچھتے ہین۔ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع ۸

اب بدلا پایا منکرون نے جیسا کچھہ کرتے تھے۔ یعنے کیا سزا پائی اون کافرون نے اپنے کامون کی جو دنیا مین کرتے تھے مثل غمزے اور مسخرے پن اور لطیفہ گوئی اور گمراہ نام رکھنے کے

سورۃ الانشقاق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس وعشرون آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین پچیس آیتین اور ایک سو نو کلمے اور چار سو تیئیس حرف ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جس عورت کو دردزہ سے زیادہ پریشانی ہو اور لڑکا ہونا اوسپر مشکل ہو تو اوسپر سات بار یہ سورت پڑہ کے دم کرے جلد آرام ہو اور جس شخص کو قبر کی تنگی کا خوف ہو اوسکو چاہیے کہ اس سورت کو صبح اور شام پڑھے۔ قبر اوسکی فراخ ہوگی اور یہ سورت بروز قیامت اوسکی شفاعت کریگی۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝

جب آسمان پھٹ جائے۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ پھٹنا آسمان کا کہکشان کے مقام سے ہوگا۔ اور وجہ اوسکے پھٹنے کی اور سر اوسکا یہ ہے کہ وہ فرشتے جو بندون کا رزق اُتارنے اور اونکے اعمال اوپر لیجانے کے لیے آسمان کے دروازون پر مقرر ہین اپنے کامون سے فراغت کرکے اوتر آئینگے اور اور فرشتے جو آسمانون کے رہنے والے ہین صفین باندہ کے گرداگرد محشر کے کہڑے ہونگے اور تجلی قہر الٰہی کی عرش معلے پر غلبہ کرکے آسمان کو نیچے کی جانب حرکت دیگی پس اوسکے صدمے اور عرش اعظم کے بوجھہ سے آسمان کے اجزا پاش پاش ہوجائینگے اور پھٹنا آسمان کا اسوجہ سے نہوگا کہ اوسکی بنیاد کمزور

ہوگی بلکہ اس سبب سے کہ باوجود کمال قوت اور عظمت کے اوسے حکم خدائے تعالے کا ہوگا
کہ پھٹ جائے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور سن لے حکم اپنے رب کا اور اوسی
لائق ہے۔ یعنے کان رکھے اوس آسمان نے اور فرمانبردار ہوگیا اپنے پروردگار کے
حکم کا اور وہ فرمانبرداری کے لائق تھا۔ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جب زمین
پھیلائی جائے۔ تاکہ اوسمین گنجایش ہوجائے اوس مجمع عظیم کی جسمین ساتون آسمانون کے
فرشتے اور حاملان عرش اور تمام مخلوقات جن وانس جانور ابتدا سے انتہا تک اوسمین سب
جمع ہونگے اور اوسی زمین پر کھڑے ہونگے اور کھینچنا زمین کا اس سبب سے بھی ہوگا
کہ اوسکی بلندی اور پستی او عمارتین اور پہاڑ سب برابر ہوجائین اور کھڑے ہونیوالے اون
کے واسطے اونچا نیچا اور درمیان مین کوئی اوٹ نرہے۔ تاکہ ایک کا حال دوسرے سے
پوشیدہ نرہے۔ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ اور نکال ڈالے جو کچھ اوسمین ہے
اور خالی ہوجائے۔ یعنے اس کھینچنے کے سبب سے اوگلدے زمین اوسکو جو کچھ اوسمین
ہے مثل خزانون اور دفینون اور مردون کے اجزا کے اور خالی ہوجائے زمین اون
چیزون سے جو اوس سے متعلق ہین جیسے آدمیون کے اعمال اور زمین کو اسمین کچھ
کسیکا ضرر یا نفع منظور نہین بلکہ اوسے اس کام کیلیے اوسکے پروردگار کا حکم پہنچا
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور کان رکھے زمین نے اپنے پروردگار کے
حکم پر اور فرمانبردار ہوئی اور لائق اسی فرمانبرداری کے تھی۔ اور ظاہر ہے کہ جب
آسمان وزمین اوسکے حکم کے فرمانبردار ہوگئے تو آدمی پر الزام صریح قائم ہوگا کہ تو نے
کسلیے اپنے پروردگار کا حکم بجان ودل سے قبول نکیا اور اوسکی مخالفت مین عمر گذاری
چنانچہ اسی بیان کو ظاہر کرکے فرمایا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى
رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝ع اے آدمی تجھکو کھینچنا ہے اپنے رب تک پہونچنے
مین پچ پچکر پھر اوس سے ملنا ہے۔ یعنے اے انسان تو آسمان وزمین سے زیادہ بلند

اور سخت نہین ہے کہ اپنے پروردگار کے حکم کو نمانے اور پہر باوجود اسکے کہ یہ حکم سر بسر حق مین آیا ہے اوسکے ساتھ عذاب و ثواب کی بھی توقع ہے اور زمین و آسمان کو ہرگز امید نہین - کیونکہ تو کوشش کرنے والا ہے تاکہ اپنے پروردگار کا قرب حاصل کرے کمال مشقت سے اسلیے کہ تجکو استعداد اوسکے حاصل کرنے کی دی ہے اور تو ملاقات کرنیوالا ہے اپنے پروردگار سے بے پردہ پس تجکو فرمانبرداری اللہ تعالےٰ کے حکم کی اسقدر چاہیے کہ کسی مخلوق کو اوسقدر درکار نہین تاکہ تو حضوری کے وقت شرمندہ اور نادم نہو کیونکہ اوسروز تیری مستعدی اور غیر مستعدی قرب کے حاصل کرنے مین ظاہر ہوجائیگی - اسطور سے کہ **فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ** پہر جسکو ملا لکھا اوسکا داہنے ہاتھ مین کہ علامت نجات اور رضامندی کی ہے - **فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا** تو اوس سے حساب لینا ہے آسان حساب - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حساب یسیر وہ ہے کہ بندے کا اعمالنامہ اوسے دکھائینگے اور آواز آئیگی کہ اے میرے بندے مسلمان جو کچھہ تو نے عبادت کی وہ مین نے قبول کی اور جو تو نے خطا کی وہ مین نے بخشدی - پہر اوس سے سوال نہوگا **وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا** اور پہر یگا اپنے لوگون کے پاس خوشوقت - نہ اوسے خوف عذاب رہیگا اور نہ خیال ندامت بلکہ نجات کی خوشی اور اہل و عیال کے ملنے کی خرمی سے اوسکو عجیب راحت حاصل ہوگی کہ کوئی کیفیت اوسکی برابری نہین کرسکتی - **وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ** اور جسکو ملا اوسکا لکھا پیٹھہ کے پیچھے سے - یعنے جسکا اعمالنامہ اوسکے پیٹھہ کے پیچھے سے بائین ہاتھہ مین دیا جائیگا **فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا** سو وہ پکاریگا موت کو - یعنے تمنا کریگا کہ کسیطرح سے موت آجائے اور مین اپنے جرم کا مون کی سزا سے نجات پاؤن - اور واویلا کریگا - مگر کسیطرح سے بچ نہ سکیگا **وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا** اور پیٹھے گا آگ مین - اسلیے کہ **اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا**

وہ رہا تھا اپنے گھر مین خوشوقت - یعنے اپنے گھر والون مین ایسا خوش تھا کہ اوسے دین و دنیا کا کچھہ غم نہ تہا بلکہ کفر و گناہ سے بھی نہ ڈرتا تہا اور اللہ تعالے کی رضامندی کا خیال نرکھتا تہا اور یہہ سب خوشی اوس کافر کو اسواسطے تھی کہ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ اوسنے خیال کیا تہا کہ پہر نجاویگا - عالم ارواح کیطرف اور اپنے اعمالون کا حساب نہ دیکھیگا بَلٰىٓ ۚ یون نہین ہے جیسا کہ اوسنے گمان کیا ہے - بلکہ پہر جانا اوسکا عالم ارواح کیطرف پہر وہان سے حشر و نشر کے عالم مین پہر حساب کے میدان مین پہر میزان پر پہر بہشت یا دوزخ مین ضرور ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝ اوسکا رب اوسکو دیکھتا تھا - ابتداے پیدائش سے انتہاے موت تک - کہ روح اوسکی کہان سے آئی اور بدن اوسکا کس چیز سے بنا اور اعتقاد اور عمل اوسکے کیا تھے اور دلمین اوسکے کیا تھا اور زبان سے کیا نکلا اور ہاتھہ سے کیا ہوا اور بعد موت کے روح اوسکی کہان گئی اور بدن اوسکا کہان منتشر ہوا - پہر جو انسان کے حال سے اسقدر واقف ہو وہ اوسے یو نہین کیونکر چہوڑ دیگا بلکہ اوسکے کیے کا پورا بدلا دیگا اور اوسکی روح کو بدن کے اجزا سے جمع کریگا - ہرچند ان باتون کے ثابت کرنے اور اوسکے گمان بیجا کے باطل کرنے کے لیے کچھہ حاجت قسم کی نہین ہے لیکن اگر کسیکو اس عجیب حالت کے سننے سے جو بعد موت کے ظاہر ہو گی کچھہ تردد ہو اور ان حادثون کے واقع ہونے مین جو روح کے بدن سے جدا ہونے کے بعد ظاہر ہونگے کچھہ شک ہو تو فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پس قسم کہاتا ہون مین شام کی سرخی کی - جو آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کی طرف آسمان کے کنارون پر ہوتی ہے - اور اوسکے رہنے تک مغرب کی نماز کا وقت باقی رہتا ہے وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور قسم ہے رات کی اور جو اوسمین سمٹتا ہے - یعنے جسکو جمع کرتی ہے وہ رات آدمی ہون یا جانور - کیونکہ جاندارونکی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ دن کو تلاش معاش کے واسطے اپنے ٹہکانون سے نکلتے ہین اور جب رات ہوتی ہے

توسب عزیز واقربا اور متعلقین گھرمین جمع ہوتے ہین اور وہین رات گذارتے ہین گویا رات
جامع المتفرقین ہے اور تمام پوشیدہ کام رات ہی مین ہوتے ہین۔ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝
اور چاند کی جب پورا ہوے۔ یعنے قسم کھاتا ہون مین چاند کی جب نور اوسکا پورا ہوتا ہے
اور شام سے صبح تک رات کے اندہیرے کو دور کرتا ہے۔ اوران تین قسمون کے بعد
ارشاد ہوتا ہے کہ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ تمکو چڑہنا ہے کھنڈ پر کھنڈ۔
یعنے بیشک تم سب کو چڑہنا ہے ایک حال چھوڑ کے دوسرے حال پر۔ مراد اس سے
مرگ ہے کہ بعد اوسکے ایک حال مین ہونگے جسے رجوع الی اللہ سمجھین گے۔ پھر ایک اور
حالت کو پہنچین گے اور اسی طرح سے حالتین بدلتے ہوئے بہشت یا دوزخ مین جا پہنچین گے
اور سوقت سفر تمام ہوگا فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ پھر کیا ہوا ہے اونکو جو یقین نہین
لاتے۔ یعنے کیا ہوگیا ہے ان کافرون کو کہ باوجود ایسے صاف بیانون کے ایمان نہین
لاتے اور یقین نہین کرتے کہ ہمکو بعد موت کے کسی کی طرف رجوع کرنا ہے اور سفر درپیش ہے
اور اگر ان حالتون کو انکی عقل دریافت نہین کرسکتی تو چاہیے تھا کہ قرآن کے بیان سے
فائدہ اوٹھاتے اور اوسکو سچ جان کے اوسپر عمل کرتے لیکن اونکو آخرت پر ایمان لانے
سے اسقدر انکار ہے کہ قرآن مین بھی یہ مضامین سنکے فرمانبرداری نہین کرتے۔ بلکہ
وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ اور جب پڑہیے اونکے
پاس قرآن سجدہ نہین کرتے۔ یعنے جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن تو اوسکی عبارت سنکے
متحیر ہوجاتے ہین لیکن حاضری نہین کرتے اور جسوقت مسلمان اپنا عجز ظاہر کرنے کو سجدہ
کرتے ہین تو یہ لوگ سجدہ نہین کرتے۔ حالانکہ پروردگار عالم کو سجدہ کرنا کسی دین مذہب
مین منع نہین ہے۔ اور صرف نافرمانی اور سجدہ نکرنے ہی پر اکتفا نہین کرتے بَلِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ بلکہ یہ منکر جھٹلاتے ہین۔ قرآن پاک کو اگرچہ
ظاہر مین زبان سے نہین کہتے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ اور اللہ خوب

جانتا ہے جو اندر بھر رکھتے ہین۔ یعنے جو کچھہ کہ اونکے دل مین سوائے تکذیب اور انکار کے ہے اور جن چیزون سے اونکے دل بھرے ہوئے ہین وہ چیزین اللہ تعالےٰ سے پوشیدہ نہین۔ اور چونکہ یہ جاہل ان برائیون کو نیکی سمجھہ کے اپنے دلکے ظرف مین کمال احتیاط سے مثل زر و جواہر کے رکھتے ہین پس تمکو بھی چاہیے کہ انکے اعتقاد باطل کے موافق ہنسی و مذاق سے بات چیت کرو۔ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ سو خوشی سُنا اونکو دکھہ والی مار کی۔ یعنے دنیا کی فرحت اور شادمانی پر اونکو عذاب سخت کی خوشخبری دو۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ مگر جو یقین لائے اور کین بھلائیان اونکو نیگ ہے بے انتہا۔ یعنے اون سب لوگون کے لیے عذاب الیم کا وعدہ ہے۔ مگر وہ لوگ جو یقین لائے اور اچھے کام کیے اونپر ہرگز عذاب نہین بلکہ اونکے لیے خوشخبری ہے انعام کی جو بے حد اور بے انتہا ہے ہرگز تمام ہونے والا نہین۔ یہ سورت سجدے کی ہے۔ اور بعد آیت لایسجدون کے سجدہ ہے پس پڑھنے والے اور سننے کو سجدہ کرنا چاہیے

ع ۹

سورۃ البروج مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اثنتان وعشرون اٰیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین بائیس آیتین اور ایک سو نو کلمے اور چار سو تیس حرف ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ تین مرتبہ اسکا پڑھنا بدگویون کی زبان بندی کے لیے عجیب الاثر ہے اور مرض بواسیر کے لیے اسکا ختم کرنا بغایت مفید ہے۔ اسکے نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ مکے کے کافر مسلمانون کو بوجہ اسلام لانے کے طرح طرحکی ایذائین اور تکلیفین دیتے تھے اور مسلمان یہ ماجرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ تمکو حق تعالےٰ اون لوگون سے بدلا لینے کی طاقت بخشیگا اور جو کچھہ یہ تمہارے ساتھہ کرتے ہین ایسا ہی تم انکے ساتھہ کروگے۔ کافرون نے یہ ماجرا سنکے طعن و تشنیع شروع کی کہ یہ ذلیل مفلس کیا حقیقت رکھتے ہین جو ہم سے بدلا لے سکین گے اگر ہماری

عزت اور اونکی ذلت حق تعالے کے نزدیک ثابت نہوتی تو ہمکو کیون اپر غالب کرتا پس
حق تعالے نے اونکے قول باطل کے جواب مین یہ سورت شریف نازل کی اور ابتدا مین
آسمان کی قسم کھائی جسمین بارہ برج ہین۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ
الْبُرُوْجِ ۝ قسم ہے آسمان کی جسمین بارہ برج ہین۔ اور ہر برج نیکی اور بدی اور سعادت
اور نحوست مین جدا حکم رکھتا ہے۔ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور اوسدن کی جسکا وعدہ
ہے۔ یعنے قسم کھاتا ہون مین اوسدن کی جسکا وعدہ کیا گیا ہے جزا دینے کے واسطے
اور اوسمین بڑا تغیر و تبدل ہوگا۔ آسمان اور اوسکے برج اور زمین سب اوسدن اولٹ
پلٹ ہو جائینگے اور ایک دوسرا عالم اوسروز پیدا ہوگا اور اس عالم کے عزت دارون کو
اوسدن کمال ذلت اور ذلیلون کو کمال عزت حاصل ہوگی۔ وَشَاهِدٍ وَّ
مَشْهُوْدٍ ۝ اور حاضر ہونے والے کی اور جس پاس حاضر ہون۔ یعنے قسم کھاتا ہون
مین ہر حاضر ہونے والے کی آدمیون اور جنون اور فرشتون سے اور قسم کھاتا ہون مین
اوس چیز کی جسکے پاس حاضر ہونگے۔ اور وہ چیز کئی صورتین رکھتی ہے ایک اعمال نیک و بد
دوسرے فرشتے۔ تیسرے اعمالنامے چوتھے میزان۔ پانچوین تجلی الٰہی جو بے پردہ نمایان
ہوگی چھٹے بہشت و دوزخ۔ جو اس جہان مین پوشیدہ ہین اور وہان آرایش و ہول کے
ساتھ ظاہر ہونگی۔ اور ان چھ چیزون کے ظاہر ہونے سے ایک انقلاب عظیم آدمی کی جان
اور بدن بلکہ تمام عالم مین نمودار ہوگا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی
ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد شاہد سے جمعے کا دن ہے کہ ہر شہر اور
ہر مسجد مین جہان جمعہ پڑھا جاتا ہے برکتین اوسدن کی حاضر ہوتی ہین اور مراد مشہود سے
عرفے کا دن ہے جسمین حجاج دور دور کے ملکون سے حج کے انوار حاصل کرنے کے
لیے اوسدن ایک خاص مکان مین جمع ہوتے ہین۔ اور اسمین علما کا اختلاف ہے۔
اور ہر ایک نے ایک علحدہ طور پر اسکے معنے لکھے ہین۔ خلاصہ یہ کہ حق تعالے ان چار قسمون کے

بعد گویا یون ارشاد فرماتا ہے کہ ظالمون سے مسلمانون کا انتقام بعد لانے گواہون کے
اور ثابت ہونے حقوق کے دنیا اور آخرت مین ضرور لیا جائیگا جیسا کہ اس سے پہلے ہو چکا
ہے کہ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ مارے گئے کھائیان کھودنے والے
اور وہ بت پرست لوگ تھے جنھون نے بڑی بڑی خندقین کھودی تھین تا کہ مسلمانون
کو اونمین ڈالین اور عذاب کرین اور وہ خندقین النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ آگ
بھری ایندھن سے۔ یعنے وہ تمام خندقین آگ کا ایک شعلہ ہو رہی تھین اور بہت سی لکڑیان
جلا جلا کے نہایت گرم کی گئی تھین اور مسلمانون کو آگ مین ڈالنے کے بعد اون خندقون
کی آگ اسقدر بھڑکی کہ فی الفور وہ خندق والے اوس آگ مین جلکے خاک سیاہ ہو گیے اور
ذرا سی بھی فرصت نپائی۔ اور یہ انتقام اوسوقت لیا گیا کہ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ
جب وہ اوسپر بیٹھے تھے۔ یعنے وہ خندق والے کرسیان بچھائے ہوئے اون خندقون
کے قریب بیٹھے تھے۔ وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۙ
اور جو کچھ وہ کرتے مسلمانون سے سامنے دیکھتے۔ یعنے مسلمانون کو اپنے سامنے خندق مین
ڈلواتے تھے اور خود دیکھتے تھے اور یہ قصے ملک حجاز مین چار مقامون پر واقع ہوئے
اور ممکن ہے کہ اس آیت سے وہ چارون قصے مراد ہون اور اہل مکہ کو ڈرانا منظور ہے
تا کہ ان قصون سے جو اوسپر بھی ظاہر ہین عبرت پکڑین اور مسلمانون کی ایذا رسانی اور
تکلیف دہی سے باز آئین منجملہ اون چار قصون کے بیان بخوف طوالت ایک قصہ درج
کیا جاتا ہے باقی اور قصے بھی اسی کے قریب ہی قریب ہین۔ اور وہ قصہ اسطور پر ہے
کہ ملک شام مین ایک بادشاہ بڑا جلیل القدر تھا اوسکے یہان ایک جادوگر اپنے فن مین
طاق نہایت مشاق تھا۔ اوس بادشاہ کی سلطنت گویا اوسی کے سبب سے قائم تھی یعنے
جو دشمن اوسکے ملک کا ارادہ کرتا تھا وہ جادوگر اوسے اپنے سحر کے زور سے ہلاک کر ڈالتا
تھا اور کچھ لڑنے بھڑنے کی نوبت نہ آتی تھی اسیطرح سے ہر کام مین اوسکا سحر کارگر ہوتا تھا

القصہ جب وہ جادوگر بڈھا ہوا اور اوسے زندگی سے ناامیدی ہوئی تو اوسنے بادشاہ سے
عرض کی کہ اب مین نہایت بوڑھا ہوا زندگی کی امید نہین ہے اگر آپ کوئی لڑکا عاقل و
ہوشیار اپنے غلامون مین سے میرے سپرد کیجیے تو مین اوسکو علم سحر تعلیم کرون تاکہ میرے
بعد کاروبار مملکت کو درست کرتا رہے اور آپکا ملک قائم رہے۔ بادشاہ نے اپنے غلامون
مین سے ایک ہوشیار غلام کو حکم دیا کہ صبح سے شام تک اوس ساحر کے پاس حاضر رہے اور
اوس سے علم سحر سیکھے۔ وہ لڑکا جادو سیکھنے کے لیے اوس ساحر کے مکان پر ہر روز جانے لگا
اتفاقاً ایکدن راستے مین بہت سے آدمی ایک دروازے سے نکلتے ہوئے دیکھے تو اوس
لڑکے نے اونسے پوچھا کہ اس مکان مین کون رہتا ہے جسکے پاس کثرت سے لوگ آتے ہین
کسی نے کہا کہ یہان ایک راہب رہتا ہے جو ترک دنیا کرکے یاد خدا مین مشغول ہے۔ یہ بات سنکے
وہ لڑکا اوس راہب کے پاس حاضر ہوا اور اوسکی باتین سنکے نہایت خوش ہوا اور اوسکے
پاس روز جانے لگا۔ اور جب کبھی راہب کے پاس بیٹھنے مین اوسے دیر ہوتی تھی تو ساحر
اوسپر غصے ہوتا تھا وہ حیلہ بہانہ کردیا کرتا تھا۔ ایکروز یہ لڑکا بادشاہ کے مکان کو راہب کے
گھر سے چلا تھا کہ راستے مین اوسنے دیکھا ایک بہت بڑا اژدہا پڑا ہوا ہے اور راستہ بند ہے
یہ دیکھکے اوس لڑکے نے اپنے دل مین کہا کہ آج امتحان کرنا چاہیے کہ ساحر کی صحبت اچھی
ہے یا عابد کی۔ اور اسی خیال سے اوسنے ایک پتھر اوٹھاکے کہا کہ اے بارخدایا اگر دین
اوس عابد کا سحر و ساحری سے بہتر ہے تو اس اژدہے کو تو مار ڈال اور یہ کہکے وہ پتھر
اوس اژدہے کی طرف پھینکا۔ اوس پتھر کے پہنچتے ہی وہ اژدہا ہلاک ہوگیا۔ لوگ چاروں طرف
دیکھکے کہنے لگے کہ یہ لڑکا فن سحر مین کامل ہوگیا۔ رفتہ رفتہ یہ خبر اوس عابد گوشہ نشین
کو پہونچی اوسنے اوس لڑکے کو علیحدہ لیجاکے کہا کہ خدا سے تعالے نے تجھے بزرگ کیا اور
تیرا مرتبہ بلند کیا مجکو خوب معلوم ہوا اگر تو ایک بلا مین مبتلا ہوگا اوسوقت مجکو نہ بتانا لڑکے
نے عہد و پیمان کیا کہ مین ہرگز آپکو نہ بتاؤنگا۔ پھر اوس لڑکے کو اللہ تعالے نے عابد کی صحبت

کی برکت اور انجیل مقدس کی تلاوت کے باعث ولایت کے مرتبے کو پہونچا یہانتک کہ
اوسکی دعا سے اکثر مریض مایوس العلاج اور مادرزاد اندھے تک اچھے ہوگئے اتفاقاً بادشاہ
کا ایک مصاحب جو نابینا ہوگیا تھا یہ حال سن کے مع کچھ تحفے کے اوس لڑکے پاس آیا
اور کہا کہ مہربانی فرما کے مجھے اس مرض سے شفا دیجیے اوسنے کہا مین کوئی چیز نہین جو
شفا دون شفا دینا اللہ تعالے کا کام ہے اگر تو بت پرستی چھوڑ کے اللہ تعالے پر ایمان
لائے تو مین تیرے واسطے اوسکی درگاہ مین دعا کرون یقین ہے کہ اللہ تعالے تجھکو
شفا دے الغرض وہ اندھا اوسیوقت ایمان لایا اور اوس لڑکے کی دعا کی برکت سے
پروردگار عالم نے اوسے بینائی بخشی۔ اور وہ حسب معمول بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوا
بادشاہ اوسے دیکھ کے حیران ہوا اور کہنے لگا کہ تیرے علاج سے تمام طبیب اور کحال عاجز
تھے اب تو کسکے علاج سے اچھا ہوا۔ اوسنے کہا کہ میرے پروردگار نے محض اپنے فضل و کرم
سے مجھے بینا کردیا بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا تیرا کون پروردگار ہے اوسنے کہا کہ پروردگار
میرا اور تیرا اللہ تعالے جل شانہ ہے جسنے مجکو اور تجکو اور تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ بادشاہ اس بات سے
نہایت غصے ہوا اور کہنے لگا سچ بتا تو نے یہ عقیدہ کس سے سیکھا۔ اوسنے نہ بتایا آخر مار
پیٹ کی نوبت پہونچی تب گھبرا کے اوس لڑکے کا نام بتادیا۔ بادشاہ نے اوس لڑکے کو
بلایا اور کہا کہ میری بدولت تجھے یہ بات حاصل ہوئی کہ تو اندھون کو اچھا کرنے لگا پھر تو نے
مجھے کنارے کرکے اپنا دوسرا پروردگار ٹھیرالیا یہ کیا ناشکری ہے لڑکے نے کہا کہ شفا نہ میرے
ہاتھ مین ہے نہ ساحر کے اختیار مین بلکہ محض اللہ تعالے کی قدرت پر موقوف ہے بادشاہ
نے کہا کہ تو جو ساحر کے پاس سے غائب رہتا تھا معلوم ہوا کہ کہین اور جاتا تھا اور وہین
سے یہ عقیدہ سیکھا ہے۔ ساحر بھی یہ حال سنکے حاضر ہوا اور لڑکے کا حال بیان کرنے لگا
کہ یہ ایک مدت سے میرے پاس نہین آتا۔ پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے خوب مارو اور اس سے
دریافت کرو کہ یہ عقیدہ کس سے سیکھا۔ آخر کو اوس لڑکے نے سخت تکلیف سے گھبرا کے

اور بیقرار ہوگئے اوس عابد کا نام بتادیا۔ بادشاہ نے اوس عابد کو بلاکے آرا اوسکے سامنے
رکھا اور کہا کہ اگر تو اس عقیدے سے نہ پھریگا تو یہ آرا تیرے سر پر چلیگا عابد نے کہا کہ
مین ہرگز اس دین حق سے نہ پھرونگا۔ آخر بادشاہ نے اوسے آرے سے چیروا ڈالا
پھر اوس مصاحب سے بھی یہی کہا اور اوسنے بھی انکار کیا بادشاہ نے اوسے بھی اسیطور
سے ہلاک کیا۔ پھر اوس لڑکے سے کہا کہ ان دونون کا حال تو نے دیکھا اگر تجھے اپنی
زیست منظور ہے تو اس عقیدے سے باز آ۔ اوسنے کہا مین ہرگز اس دین سے نہ پھرونگا
بادشاہ نے اپنے مصاحبون کو حکم دیا کہ اسے فلان پہاڑ کی چوٹی پر لیجاؤ اور وہان سے
اسے گرادو تاکہ پاش پاش ہوکے مرجائے وہ سب اوسے وہان لے کے پونہچے تو لڑکے
نے بارگاہ کبریا مین دعا کی کہ اے پروردگار تو ان شریرون کی شر سے مجھے بچا اوسیوقت
اوس پہاڑ مین ایک ایسا زلزلہ پیدا ہوا کہ تمام مصاحب بادشاہ کے پہاڑ سے گرکے مرگئے۔
اور وہ لڑکا صحیح وسلامت گھر آیا بادشاہ نے پوچھا کہ وہ لوگ کیا ہوئے لڑکے نے کہا کہ
اوسی خدا نے جسکا دین مین نے قبول کیا ہے اون لوگون کی شر سے مجھے بچا لیا۔ بادشاہ
کو اور زیادہ غصہ آیا اور دوسرے مصاحبون کو حکم دیا کہ اس لڑکے کو ایک کشتی مین سوار
کرکے لیجاؤ اور وسط دریا مین اسے پھینکدو چنانچہ اون لوگون نے ایسا ہی کیا کہ کشتی مین
اوسے سوار کرکے دریا مین لے گئے اور سمجھانے لگے تو اس عقیدے سے اب بھی پھرجا
اوسنے دعا کی کہ پروردگار مجھے ان لوگون سے بچا۔ فوراً وہ کشتی اولٹ گئی اور سب لوگ
ڈوب گئے اور لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس پونہچا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اب تو
کیونکر آیا اوس لڑکے نے سب قصہ بیان کیا۔ بادشاہ سخت حیران ہوا تب اوس لڑکے
غلام نے عرض کی کہ اگر حضور کو میرا قتل کرنا منظور ہے تو وہ بغیر ایک تدبیر کے ممکن نہین
بادشاہ نے پوچھا کہ وہ تدبیر کیا ہے۔ غلام نے عرض کی کہ تمام شہر کے لوگون کو
شہر کے باہر ایک میدان مین جمع کیجیے اور مجھکو سولی پر چڑہا کے ایک تیر اپنے ترکش سے

نکال کے کمان کی زہ پر رکھ کے یہ افسون پڑھیے کہ بِسمِ اللہِ رَبِّ الغُلَام ۔ یعنے اللہ کے
نام سے جو غلام کا پروردگار ہے ۔ پھر اوس تیر سے مجکو ماریے تو مین مرجاؤنگا ۔ بادشاہ نے
ایسا ہی کیا اور وہ تیر غلام کی کنپٹی مین لگا غلام نے اپنا ہاتھ اوسپر رکھا اور کہا کہ اب مین نے
اپنا مطلب پایا یعنے اپنے پروردگار کے نام پر ذبح ہوا ۔ یہ سنتے ہی ایک شور مخلوق سے
اوٹھا اور سب نے پکار کے صدق دل سے کہا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الغُلَام اٰمَنَّا بِرَبِّ الغُلَام ۔
یعنے ایمان لائے ہم غلام کے پروردگار پر ایمان لائے ہم غلام کے پروردگار پر ۔ یہ بات
سنکے مصاحبون نے بادشاہ سے کہا کہ اب بڑی خرابی پیدا ہوئی اور جس بات سے ہم ڈرتے
تھے وہی پیش آئی ۔ کیونکہ سب شہر والون نے سمجھ لیا کہ اس غلام کا پروردگار نہایت
قوی اور زبردست ہے اور جب تک تمنے اوسکا نام نہ لیا اوس غلام کے مارنے پر قادر
نہوئے بادشاہ یہ بات سنکے نہایت غصے مین آیا اور حکم دیا کہ شہر کے کوچون کے کنارے
خندقین کھودو اور اونکو آگ سے بھر کے ان سبکو اونمین ڈالدو ۔ خلاصہ یہ کہ خندقین
طیار ہوئین اور بادشاہ مع ارکانِ دولت خندقون پر آیا اور کرسیان بچھا کے تماشا دیکھنے
لگا ۔ لوگ اوس آگ مین ڈالے جاتے تھے اور بادشاہ دیکھتا تھا ۔ اتفاقاً ایک عورت کو
پکڑ لائے اوسکی گود مین دودھ پیتا بچہ تھا اور چاہا کہ اوسے بھی آگ مین ڈالین مگر وہ
عورت آگ مین گرنے سے ڈری اور جھجک کے پیچھے ہٹی بادشاہ نے کہا کہ اس عورت
کو مہلت دو شاید کہ اپنے دین سے پھر جائے ۔ وہ دودھ پیتا بچہ جو اوسکی گود مین تھا
بلند آواز سے اسطرح بولا کہ ہر خاص وعام نے سنا اور اوسنے یہ کہا کہ اے میری نادان
ماں تو کیا کرتی ہے صبر کر کہ تو سچے دین پر ہے اور بسم اللہ کہکے اس آگ مین کود پڑ
کہ یہ آگ تجھپر گلزار ہو جائیگی وہ عورت یہ بات سنتے ہی بے دھڑک اوس آگ مین کود پڑی
اور وہ آگ ایکبارگی ایسی بھڑکی کہ بادشاہ اور اوسکے مصاحبون کو بھاگنے تک کی مہلت
ندی اور سبکو جلا کے خاک سیاہ کر دیا ۔ اور پھر خندق کی آگ اسی طرح سے بھڑکی اور بادشاہ کے

تمام پیرو لوگون کو جلا کے ہلاک کیا۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اون مسلمانون کی جان کو جو
آگ مین ڈالے جاتے تھے قبل اسکے کہ آگ کی گرمی اونکے بدن تک پہونچے اونکی روح قبض
کر کے بہشت مین داخل کرتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ مسلمانون کو اللہ تعالیٰ نے بہشت مین داخل
کیا اور کافر انتقام الٰہی مین گرفتار ہو کر کندۂ دوزخ ہوئے۔ اب اسقدر جلد بدلا لینے کی وجہ
بیان ہوتی ہے کہ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ۔ اور اون مسلمانون سے بدلا نہ لیتے تھے
یہ کافر ظالم۔ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ مگر اوسی کا کہ وہ یقین
لائے اللہ پر جو زبردست ہے خوبیون سراہا۔ یعنے کافرون کو مسلمانون سے عداوت
کرنے کا کوئی باعث نہ تھا سوا اسکے کہ وہ مسلمان ایمان لائے تھے اللہ تعالیٰ پر جو غالب
ہے سب خوبیون والا ہیں گویا وہ مسلمانون کے دشمن نہ تھے بلکہ ایمان کے دشمن تھے
اور جس ایمان سے وہ دشمنی رکھتے تھے وہ ہی صحیح تھا۔ یعنے اللہ غالب پر ایمان لانا۔
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جسکا راج ہے آسمانون اور زمین
مین۔ اور وہ اپنے سب ماسوا پر غالب ہے اور کیسکی عزت اوسکی عزت کو نہین پہونچتی
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز۔ اور ہر شی کی
اوسکو خبر ہے۔ اور جب کافر ایماندارون سے باعث ایمان کے عداوت کرنے لگے
اور اوسکے انتقام سے غافل ہوئے تو گویا اوسکی عزت اور بادشاہت اور خبرداری کے
منکر ہوئے اور انہین سببون کے جمع ہونے سے اوسکی حکمتین جلد تر انتقام لینے کی
متقاضی ہوتی ہین جیسا کہ خندق والون سے اوسنے جلد بدلا لیا۔ بعد اس بیان کے
ارشاد ہوتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ
لَمْ يَتُوبُوا جو دین سے بچلانے لگے ایمان والے مردون اور عورتون کو پھر
توبہ نکی۔ یعنے جن لوگون نے ایماندار مردون اور عورتون کو ایمان کی عداوت سے ایذا
دی اور فتنے مین ڈالا اور باوجود مہلت اور فرصت کے اس ظلم سے توبہ نکی فَلَهُمْ

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝ تو اونکو عذاب ہے دوزخ کا اور اونکو عذاب ہے آگ لگنے کا ۔ یعنے وہ دوزخ مین ڈالے جاوینگے جہان طرح طرح کے عذاب ہونگے اور قبر مین جلن اور سوزش کا عذاب ہوگا ۔ اور چونکہ خندق والون کا ایسا ظلم ایمانداروں پر بوجہ ایمان کے سنکے ایک رنج و فکر ہوتی ہے کہ معلوم نہین وہ مسلمان جنکی جانین ایمان کے سبب سے اسطور برباد ہوئین قیامت کے دن اسکا کیا بدلا پائین گے ۔ تو اس رنج کے دفع اور تسکین خاطر کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ جو لوگ یقین لائے اور کین اونھون نے بھلائیان ۔ یعنے جو لوگ ایمان لائے اور اوسپر ثابت رہے اور ظالمون کے ظلم پر صبر کیا اور نیک کام کرتے رہے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ اونکو باغ ہین جنکے نیچے بہتی نہرین ۔ یعنے اونکے لیے باغ طیار ہین جنکے محلون اور درختون کے نیچے نہرین جاری ہین ۔ یہ بدلا ہے اونکے صبر و استقلال کا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ یہ ہے بڑی مراد ملنی کیونکہ دنیا کی مرادیں فانی ہین اور یہ مرادین باقی ہین ہرگز فنا ہونے والی نہین ہین پس ہر عاقل کو چاہیے کہ دنیا ے چند روزہ اور اوسکی فانی لذتون پر مفتون نہو اور اللہ تعالے جل شانہ اور اوسکے رسول مقبول کی فرمانبرداری اور اطاعت کر کے ہمیشہ کی زندگی اور عیش دائمی حاصل کرے اور اللہ تعالے کے غضب سے ڈرتا رہے کیونکہ اوسنے فرمایا ہے اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے ۔ نہایت درجہ کیونکہ اور کوئی پکڑے تو بزور یا بزاری اور ترکیبون سے خلاصی ممکن ہے مگر اللہ تعالے کے عذاب سے کسی طرح خلاصی ممکن نہین نہ زندگی مین اور نہ بعد موت کے اسواسطے کہ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ بیشک وہی کرے پہلی مرتبہ اور دوسری ۔ یعنے وہی ایسا ہے کہ اول بھی پیدا کرتا ہے اور بعد فنا کے پھر پیدا کریگا اور جزا و سزا دیگا ۔ ق وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ اور وہی ہے بخشنے والا محبت کرتا ۔ یعنے باوجود اس گرفت

اور تمہاری کیا قدرت ہے کہ اپنے فرمانبردار بندون کو بخشتا ہے اور دوست رکھتا ہے اور
اسی دوستی کے باعث سے اونکے گناہون سے درگذر کرتا اور اونکے عیبون کو چھپاتا ہے
اور دوستون اور دشمنون سے اوسکا معاملہ ایسا کیون نہو کہ وہ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ
مالک تخت کا بڑی شان والا ہے یعنی وہ صاحب ہے جہان کی سلطنت کے تخت کا اور
بزرگی اوسکی قدیم ہے۔ اور یہ وجہ اسکے ممتاز ہونے کی سب بادشاہون سے اس بات مین
کہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ کر ڈالتا ہے جو چاہتا ہے اور اوسکے ارادے مین امکان
مخالفت کا نہین بخلاف اور بادشاہون کے کہ بہت سی چیزین چاہتے ہین اور میسر نہین
ہوتین اور اوسکے انعام پر مغرور ہونا اور اوسکے انتقام سے بیخوف ہونا نہ چاہیے چنانچہ ارشاد
ہوا ہے کہ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ کچھ پہنچی تجکو بات اون لشکرون
کی جو ایک مدت تک انعام پاتے رہے اور وہ لشکر فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ فرعون اور
ثمود کی قوم ہے کہ فرعونیون کو حکومت اور ثروت تھی ایک مدت تک بنی اسرائیل پر
مسلط کیا اور اونکے ظلم کے باعث چندہی روز مین تمام ملک و مال اونکا بنی اسرائیل کو
دلوا دیا اور فرعونیون کو دریائے قلزم مین غرق کیا۔ اور ثمود کی قوم کو اسقدر قوت اور
قدرت عنایت کی کہ ایک ہزار سات سو بستیان اور تمام سنگین عمارتون کی آبادی مین تھی مگر
حضرت صالح علی نبینا وعلیہ السلام کی تذلیل اور ہلاک کرنے کے سبب سے ایکہی گرج
مین اون سبکو ہلاک کیا اور وہان کے بدبخت شہریون کو حضرت صالح علیہ السلام کی
بددعا سے اندھا کر دیا پس یہ قصے عقلمندون کی عبرت کے واسطے کفایت کرتے ہین
اور کافرون کو انکے سننے سے عبرت نہین ہوتی۔ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
تَكْذِيْبٍ بلکہ منکر جھٹلاتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ یہ قصے لوگون نے اپنی
طرف سے بنالئے ہین۔ اور نہین دیکھتے کہ اللہ تعالی کی قدرت ہر وقت بے پردہ نمایان
ہے وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ اور اللہ اونکو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے

یعنے اونسے پہلے بھی بہت سے سرکشون کو ہلاک کرچکا ہے اور اونکے بعد بھی بہتون کو ہلاک کریگا۔ پس ایسے قصون سے انکار کرنا محض بیجا ہے کیونکہ یہ قصے ایسے نہین کہ جنھین اہل تاریخ نے ذکر کیا ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝ بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان کا جوان قصون کے ہونے سے پہلے لکھا گیا تھا۔ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ایک تختی مین جسکی نگہبانی ہے۔ یعنے جن وانسان وشیاطین کے دخل سے محفوظ ہے۔ اور لوح محفوظ سفید موتی کی ہے طول اوسکا زمین وآسمان کے مانند اور عرض جیسے مشرق مغرب۔ اوسکے کنارون پر یاقوت جڑے ہوئے ہین اور کلام قدیم بقلم نور اوسمین لکھا ہوا ہے اوپر کا سرا اوسکا عرش سے معلق ہے اور نیچے کا رخ اوسکا ایک معزز فرشتے کی گود مین ہے۔ جو عرش اعظم کی داہنی طرف کھڑا ہے۔ اور دفتیان اوسکی یاقوت کی ہین

ع ۱

سورۃ الطارق مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی سبع عشرۃ ایۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین سترہ آیتین اور اکسٹھ کلمے اور دو سو اونتالیس حرف اور ایک رکوع ہے۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ دفع دیو وپری کے واسطے تین بار اسکا پڑھنا نہایت سود مند ہے۔ اور اس سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ ابوطالب حضرت کے چچا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کے لیے آپکے مکان پر آئے آپنے دودہ اور روٹی اونکے آگے لاکر رکھی اور دونون صاحب کھانے لگے اتنے مین ایک تارا آسمان سے ٹوٹا اور اسقدر زمین سے قریب ہوا کہ تمام گھر اوسکی روشنی سے بھر گیا۔ ابوطالب کی آنکھین چوندھیا گئین اور گھبراکر ہاتھ کھانے سے کھینچ کھڑے ہو گئے اور آنحضرتؐ سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا تھا۔ آپنے فرمایا کہ یہ وہ تارا ہے جسے فرشتے آسمان کی حفاظت کے لیے شیطانون پر پھینکتے ہین اور یہ ایک نشانی ہے اللہ تعالےٰ کی قدرت کی نشانیون سے ابوطالب حیرت سے خاموش بیٹھ گئے۔ اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لائے۔ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ قسم ہے آسمان کی اور اندھیرا پڑے آنیوالیکی

اور وہ ستارا ہے جو رات کے وقت دوڑتا نظر آتا ہے اور اوسمین لوگون کو بڑا اختلاف اور تردد ہے اور طرح بطرح کی باتین بیان کرتے ہین پس اونکے تردد کے دور کرنے کے لیے بطور سوال وجواب کے فرماتے ہین کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ اور تو کیا سمجھا کون ہے اندھیرا پڑے آنے والا۔ یعنے وہ ستارا جو رات کو دوڑتا نظر آتا ہے وہ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ایک تارا ہے چمکتا جو شیطانون کی آنکھون مین چمکا چوند پیدا کردیتا ہے اور کبھی اوسکا شعلہ اونکو جلا بھی دیتا ہے۔ اور شیطان اوسکی چمک سے ایسے ہوجاتے ہین جیسے چمگادڑ سورج کی چمک سے۔ اور جب طارق کے بیان سے فراغت ہوئی تو اب وہ مضمون ارشاد ہوتا ہے جسپر قسم کھائی ہے کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ کوئی جی نہین جسپر نہین ایک نگہبان۔ یعنے ہر جان پر چھوٹی ہو یا بڑی نیک ہو یا بد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگہبان ہے جو اوسکو صدمون اور حادثون سے بچاتا ہے اور فنا ہونے نہین دیتا۔ اور جب آدمی کو یہ حال معلوم ہوگیا کہ میری جان مالک حقیقی کے قبضۂ تصرف مین ہے تو اب حشر ونشر کے سچ جاننے مین کچھہ تردد نرہا۔ مگر بوجہ بہت زمانہ گذرنے کے بدن کا دوبارہ درست ہونا عقل ظاہر بین کو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ بعد موت کے جسم کے اجزا متفرق اور پراگندہ ہو جاتے ہین اور کچھہ خاک مین ملکے نیست ونابود ہوجاتے ہین۔ پس اس تعجب کے دفع کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ اب دیکھہ لے آدمی کاہے سے بنا۔ اور مادہ اوسکی خلقت کا جمع ہوکے کہان سے آیا خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ بنایا ایک اوچھلتے پانی سے۔ اور وہ پانی مرد وعورت کا نطفہ ہے کہ رحم مین ملکے ایکسان ہوجاتا ہے اور وہ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ نکلتا ہے پیٹھہ اور چھاتی کے بیچ سے۔ اسلیے کہ مادہ منی کا اول دماغ سے نزول کرتا ہے اور کانون کے پیچھے کی رگون سے گذرکر نخاع مین آتا ہے

اور ضجاع درمیان پیٹھ اور سینے کے ہے پھر مرد کی پیٹھ کے منکون کی راہ سے گذر کر گردون
مین اور گردون سے انثیین وغیرہ مین ہو کر رحم مین گرتا ہے اسیطور سے عورت کے سینے
کی طرف سے ہو کے رحم مین آتا ہے اور وہان دونون ملجاتے ہین - اور جب آدمی کو یہ
معلوم ہو چکا کہ اوسکی جان حق تعالیٰ کے قبضۂ اختیار مین ہے اور کس چیز سے وہ
بنا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا اور ایک شکل سے دوسری شکل بدلنا خوب اوسپر
ظاہر ہو چکا تو آخرت کو بھی انھین حالتون پر قیاس کرے تاکہ اوسکے نزدیک یقینی ثابت
ہو جاوے کہ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ بیشک وہ اوسکو پھیر لا سکتا ہے یعنے وہ
خالق جیسے آدمی کو اسطرح سے بناتا ہے وہ اوسکے پھیر لانے پر قادر اور توانا ہے - اور وہ
پھیر لانا اوسدن ہوگا یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ جسدن جانچے جائین بھید یعنے جسدن
ظاہر کی جائینگی چھپی باتین تاکہ اچھے اور برے متمیز ہون - اور مراد سرائر سے پوشیدہ گناہ
اور مکر وحیلے ہین اور بعض نے وہ فرائض مراد لیے ہین جنکا ادا کرنا اور نکرنا بعض آدمی
اظہار پر موقوف ہے دوسرے کو اوسپر اطلاع ممکن نہین جیسے نماز اور روزہ اور وضو اور
غسل جنابت - اور جسدن یہ بات ہوگی فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ تو نہ
ہوگا اوسکو زور اور نہ کوئی مدد کرنے والا - تاکہ اپنے کامون کو ظاہر نکرے اور بھید ڈھنکا
چھپا رکھے جسطرح سے دنیا مین چھپاتا تھا - اور نہ کوئی مددگار ہوگا کہ باوجود ظاہر ہونے قصور
کے اوسکی سزا موقوف کرا دے جیسے دنیا مین یار دوست آڑے آجاتے ہین اور سزا
دینے نہین دیتے - اور جب ان آیتون مین دو مضمون بیان ہوئے ایک یہ کہ
آدمی کا دوبارہ پیدا کرنا اللہ کے اختیار مین ہے اور دوسرے یہ کہ قیامت تمام
پوشیدگیون کے ظاہر ہونے کا دن ہے تو اب ان دو باتون کے ثابت کرنے کے
لیے دوسری دو دلیلین بطور قسم کے بیان فرماتے ہین کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ
الرَّجْعِ ۙ قسم ہے آسمان پھیر پھیر کر آنے والے کی جو ہمیشہ حرکت دوری مین رہتا ہے

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ اور زمین دراڑ کھانے والی کی۔ جسکے پھٹنے
سے طرح طرح کے نباتات اوسمین سے ظاہر ہوتے ہین او چشمے جاری ہوتے ہین اِنَّهٗ
لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ یہ بات دو ٹوک ہے یعنے یہ بات کہ اللہ تعالےٰ انسان کے
پھیر لانے پر قادر ہے اور یہ پھیر لانا قیامت کے دن پر موقوف ہے جسمین چھپے بھید
ظاہر ہونگے نہایت صاف اور کھلی ہوئی ہے وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۙ اور نہین
یہ بات ہنسی کی۔ ایسی کہ دلیل قوی نرکھتی ہو یا شاعرونکے مبالغے کی طرح اصل نرکھتی ہو
جیسے کافر کہتے ہین کہ پیغمبرون کے وعدے وعید جزا کے دن کے ایسے ہین جیسے لڑکون
کو فرضی نامون سے ڈراتے ہین تاکہ شوخی نکرین۔ اسی طرح سے پیغمبر بھی اس دن سے
ڈراتے ہین تاکہ دستور عالم کا بگڑنے نپائے ورنہ حقیقت مین یہ چیزین کچھ بھی نہین ہین
اور انکے محال ہونے کے بارے مین کافر بہت سی حجتین اور شبہے بیان کرتے ہین حق
تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ البتہ وہ لگے ہین ایک داؤ کرنے
مین۔ تاکہ قرآن کے مضمون مین شک و شبہے ہوئے پیدا کرکے عام لوگون کے
دلون مین اوسکا ہزل ہونا ثابت کردین وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ اور مین لگا ہون
ایک داؤ کرنے مین۔ تاکہ قول فصل ہونا قرآن کا مدلل ہو جائے اور عام و خاص کے
نزدیک توضیح اوسکی ظاہر ہو جائے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۠
سو ڈھیل دے منکرون کو ڈھیل دے انکو تھوڑے دنون۔ یعنے حق تعالےٰ اپنے
حبیب سے فرماتا ہے کہ تم مہلت دو کافرون کو اور اونکے لیے بد دعا کرنے مین
جلدی نکرو۔ اور فرصت دو اونکو تھوڑے دنون اور وہ دن ابتداے بعثت سے
قریب چودہ برس کے تھے۔ اور اتنی مدت مہلت دیئے مین یہ نکتہ تھا کہ یہی مدت
مدار آدمی کے سن بلوغ کی مقدار ہے پس گویا ابتداے بعثت مین عرب کے کافر
حکم لڑکون کا رکھتے تھے اسیواسطے شریعت کی اونکی تعلیم آہستہ آہستہ منظور تھی

تاکہ دین کے قاعدون کو سمجھین اورجب اس مدت مین بھی وہ اصلاح پذیر نہوئے تو تادیب اور تعذیر کے محتاج ہوئے اور جہاد وقتال کا اونکے ساتھ حکم ہوا۔ اور سرایاب ہوئے

سورۃ الاعلےٰ مکیۃ وّ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ھی تسع عشر آیۃ

یہ سورت مکی ہے اوراسمین اونیس آیتین اور بہتر کلمے اور دوسو اکہتر حرف ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اگر سفر کرتے وقت اسے تین بار پڑھ لے تو سفر سے سلامت اور کامیاب پھرے۔ اوراس سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بڑی بڑی سورتین نازل ہونے لگین اور جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے بحجاب علوم اترنے شروع ہوئے تو آپکی خاطر اقدس مین یہ دغدغہ پیدا ہوا کہ مین تو انسان ہون یہ سورتین اورانکے معنے بغیر لکھنے کے مجھے کیونکر یاد رہ سکتے ہین کہین ایسا ہو کہ بعضی چیزین اسمین سے بھولجاؤن اور رسالت کے مقدمے مین نقصان واقع ہو۔ پس آپکی تسلی اور تشفی کے لیے اللہ تعالےٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اوراسمین خوشخبری سُنادی کہ حق تعالےٰ خود تمہاری استادی کریگا اور تمکو سبق بھولنے کا خطرہ ہرگز نجاہیے۔ اسیوجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سورت کو بہت دوست رکھتے تھے اور وتر کی پہلی رکعت اور جمعے کی پہلی رکعت مین اکثر پڑھا کرتے تھے۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر ہے۔ اور سب سے بلند ہے۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھا کرو تم اسے اپنے سجدہ مین یعنے سجدے مین سبحان ربی الاعلےٰ کہا کرو۔ اور وہ پروردگار کیسا ہے کہ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ۝ جسنے بنایا پھر ٹھیک کیا۔ یعنے جسنے ہرچیز کو بنایا اور درست کیا وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى ۝ اور جسنے ٹھیرایا پھر راہ دی یعنے جسنے ہر شخص کے واسطے ایک کمال کا اندازہ فرمایا اور پھر راہ بتائی اوسے

اپنے کمالات کے حاصل کرنے کی۔ یہانتک کہ ہر بچے کو ماں کے پیٹ سے نکلنے کی راہ اور رونے سے اپنا حال ظاہر کرنے کی راہ اور راہین ہر قسم کے لیے ہر جاندار کو تلقین فرماتا ہے وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ اور جسنے نکالا چارا یعنے پروردگار تیرا وہ پاک ذات ہے جسنے اپنی قدرت سے ایسی چیزین پیدا کین جنکو جانور چرتے ہین جیسے گھاس کہ حیوانات کی خوراک ہے اور طرح بطرح کے پھول کہ شہد کی مکھی اور شکر خورے وغیرہ کی خوراک ہے اور میوے اور پھل کہ آدمی اور بعضے جانور اوسکے کھانے سے فائدہ مند ہوتے ہین۔ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝ پھر کر ڈالا اوسکو کوڑا کالا۔ یعنے پھر اوس کھیتی کو خشک سیاہ کر دیا تری اوسکی جاتی رہی تاکہ وہ نایابی کے وقت کام آئے۔ اور یہ ایک دلیل قوی ہے اس بات پر کہ حق تعالےٰ رب اعلےٰ ہے جو ہر کمال کا مرجع ہے ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی۔ اور تمکو اوسکے نام کی تسبیح سے بڑی مناسبت ہے پس اپنے کمال کے نقصان کا اندیشہ نکرو۔ اسلیے کہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۝ ہم پڑہا دینگے تجکو پھیر تو نہ بھولیگا۔ اسواسطے کہ تیری استعداد تصفیۂ قلب کے سبب سے کمال کو پونہچگی۔ اور کوئی چیز غیب کے فیض کا حجاب نہو سکیگی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر جو چاہے اللہ۔ اور اوسکی حکمت مقتضی ہو اسکی کہ وہ تیرے دل سے اس جہان مین بھول جائے۔ اور یہ بھولانا بھی ایک طور کا منسوخ کرنا ہے۔ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ۝ وہ جانتا ہے پکارا اور جو چھپا۔ یعنے بیشک اللہ تعالےٰ جانتا ہے اون کمالونکو جو تم مین ظاہر ہین اور اون کمالون کو جو پوشیدہ ہین۔ اور زیادہ تسلی کے لیے ارشاد ہوا کہ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰی ۝ اور سہج سہج پونہچا دینگے ہم تجکو آسانی تک۔ یعنے آسان کر دینگے ہم تم پر وہ راہ جو اللہ کی طرف کی راہون مین سے نہایت ہی نزدیک راہ ہے معرفت اور عبادت مین۔ پس تمکو قرآن پاک اور اور علمون کے یاد کرنے مین زیادہ کوشش ضرور نہین اسلیے کہ ہمنے تمکو محض امت کی تکمیل کے واسطے بھیجا ہے۔ اور تمہاری تکمیل

ہمارے ذمے ہے۔ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ○ سو تو سمجھا دے اگر
کام کرے سمجھانا۔ تاکہ ہزاروں آدمی بہتیرے رنگ میں رنگ جائیں۔ اور یہ تمہاری
نصیحت سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ○ سمجھ جائیگا جس کو ڈر ہوگا۔ اللہ تعالے کا
وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ○ اور یکسو رہیگا اس سے بڑا بدبخت۔ یعنے اس نصیحت
کنارہ کش وہ ہوگا جو بڑا بدبخت ہے اور خدا کا خوف نہیں رکھتا۔ الَّذِي يَصْلَى
النَّارَ الْكُبْرَىٰ ○ وہ جو پیٹھے گا بڑی آگ میں۔ یعنے یہ وہ بدبخت ہے جو بڑی آگ
میں داخل ہوگا۔ اور وہ ایک آگ ہے دوزخ کے نیچے کے طبقے میں جیسا قرآن شریف
ہے اور دنیا کی آگ سے ستر حصے تیزی میں زیادہ ہے۔ اور وہ بدبخت اوس
آگ میں داخل ہو کے ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ○ پھر نہ مریگا اوسمیں
اور نہ جیئیگا۔ یعنے باوجود اسقدر شدت عذاب اور مدت دراز کے کبھی نہ مریگا تاکہ اوسکی
روح اور بدن کو اس بلا سے نجات ملے اور نہ زندہ رہیگا کیونکہ اوسکی روح ہمیشہ عذاب
میں مبتلا رہیگی یہانتک کہ موت کی آرزو کریگا اور موت نہ آئیگی۔ اور ایسی زندگی در
اصل زندگی نہیں ہے۔ قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ○ بیشک بھلا ہوا اوسکا جو سنورا
یعنے بیشک مراد کو پہنچا وہ جو پاک ہوا کفر اور معصیت اور باطل عقیدوں وغیرہ سے
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ○ اور پڑھا نام اپنے رب کا پھر نماز کی۔ یعنے یاد کیا نام
اپنے پروردگار کا دل اور زبان سے اور نماز پنجگانہ ادا کی۔ یا وہ جسنے صدقہ فطر کا
دیا اور تکبیر عید کی کہیں اور نماز پڑھی۔ اور چونکہ ان آیتوں میں یہ بات ہوا کہ
کمال کا حاصل ہونا اور عذاب سے نجات پانا پاکی اور ذکر خدا اور نماز پر موقوف ہے
تو تھا اس بات کا تھا کہ شاید کافر بطریق شبہ کے بیان کریں کہ ہم باوجود عقل و
دانش کے ان عملوں کی خوبی کیوں نہیں معلوم ہوتی اور فلاح کا حصول ان چیزوں
پر موقوف ہونا کیلئے ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے پس اس شبہے کے دفعیے کے

یعنے ارشاد ہوا کہ تم سب لوگ بوجہ شقاوت ازلی کے ان چیزون کے کمال کو نہین جانتے
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ کوئی نہین تم آگے رکھتے ہو دنیا کا جینا
یعنے تم اختیار کرتے ہو دنیا کی زندگانی کو آخرت پر اور دنیا کی لذتون اور نام آوری
اور حکومت کو کمال جانتے ہو حالانکہ دنیا کی زندگانی ہرگز اس قابل نہین کہ آخرت
کی زندگانی پر اوسکو ترجیح دیجائے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور پچھلا گھر
بہتر ہے اور رہنے والا ۔ یعنے آخرت بالکل نیکی ہے بدی کی اوسمین گنجایش نہین بخلاف
دنیا کے کہ کتنا ہی چین ہو مگر رنج وغم اوسکو لازم ہے ۔ اور آخرت کو بقا ہے بخلاف
دنیا کے کہ ہر چند اوسکی مدت دراز ہے مگر آخر کار فنا ہونے والی ہے ۔ اِنَّ هٰذَا
لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ یہ کچھ لکھا ہے پہلے ورقون مین ۔ یعنے یہ مضمون
اگلے صحیفون مین بھی ہے جو قرآن پاک سے پہلے نازل ہوئے اور کسی وقت مین
یہ مضمون منسوخ نہین ہوا ۔ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ ورق مین ابراہیم
کے اور موسیٰ کے ۔ یعنے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے صحیفون مین
جو اونپر آسمان سے نازل ہوئے تھے یہی مضمون لکھا ہوا تھا ۔ اور وہ اب بھی موجود ہین

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ و	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ھی ست وعشرون اٰیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین سولہ آیتین اور بہتر کلمے اور ایک سو اکانوے حرف ہین
اور ایک رکوع ۔ اس سورت کے خواص مین لکھا ہے کہ جس شخص کے تمام اعضا مین
ہوا نے اثر کیا ہو اور کسی دوا سے اچھا نہوتا ہو وہ اکیس بار اس سورت کو پڑھے
تو شفا پائے ۔ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ کچھ پہنچی تجکو بات
اوس چھپا لینے والی کی ۔ اور وہ قیامت ہے جو خلائق کو اپنی دہشت سے گھیر لیگی
اور کافرون کے نیک کامون اور مسلمانون کے برے کامون کو چھپا لیگی ۔ اور غرض
اس پوچھنے سے یہ ہے کہ سننے والا ہمہ تن متوجہ ہو کر اوسکی بات کو دل لگا کے سنے

چنانچہ بعد خبردار کرنے کے اوس دن کا معاملہ لوگون سے بیان فرماتے ہین کہ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ کتنے مُنہ اوسدن نوے ہین۔ یعنے ذلیل اور خوار ہونگے اور مراد منہ سے ذات ہے اور یہ وہ لوگ ہونگے جو دنیا مین کبھی خوف اور فروتنی اور ذلت دین کے کامون مین اپنے لیے پسند نکرتے تھے بلکہ عیش و آرام ڈھونڈتے تھے پس اسکے بدلے اوسدن اونکو تکلیف اور رنج بیحساب ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد ہوا ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ محنت کرتے تھکتے۔ یعنے محنت کے کامون مین پھنسے ہونگے جیسے آگ کے پہاڑون پر چڑھنا اور سوا اسکے طرح طرح کے عذاب۔ اور دُکھ اوٹھائینگے۔ اور بعضے مفسرون نے لکھا ہے کہ مراد اون چہرون سے باطل پرستی کرنے والونکے چہرے ہین جو دنیا مین خدا کے لیے سخت محنتین کرتے اور رنج اوٹھاتے ہین اور یہ ریاضتین اونکی اپنے وقت کے پیغمبرون کے نہ ماننے سے محض بیفائدہ اور بیکار ہو جاتی ہین سو آخرت مین ایسے لوگ رنج بیہودہ اور مشقت بے فائدہ مین پڑینگے اور فقط اسی پر اونکے لیے اکتفا نہ کیا جائیگا بلکہ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ پیٹھینگے دہکتی آگ مین۔ بدلے مین اسکے کہ خدا سے غافل ہوکے عیش و عشرت مین بسر کرتے تھے۔ اور جب دوزخ کی سخت گرمی سے اونکو پیاس لگے گی تو اوس وقت تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ پانی ملیگا ایک چشمے کھولتے کا۔ جسکے پیتے ہی اونکے ہونٹھ اور منہ اور حلق جل جائیگا اور آنتین ٹکڑے ٹکڑے ہوکے گر پڑینگی۔ پھر فوراً درست ہو جائینگی اسیطور سے عذاب مین گرفتار رہین گے۔ اور جب دوزخ کی گرمی اور اس پانی کی گرمی سے اونکی بھوک کی آگ بڑھیگی تو ایک ہزار برس یہ عذاب بھوک کا اونپر رہیگا پھر بہت کچھ داد بیداد کے بعد دوزخ کے کارپردازون کو حکم ہوگا کہ انکو کچھ کھانا دو لیکن لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ نہین اون پاس کھانا مگر جھاڑ کانٹے۔ اور ضریع ایک خاردار گھاس کا نام ہے جو اکثر پانی کے

کنارہ و نیز ہوتی ہے۔ جبتک سرسبز رہتی ہے اوسے شبرق کہتے ہین اور اونٹون کے چارے
کے کام آتی ہے پہ بعد خشک ہونے کے وہ ضریع کہلاتی ہے اور زہر قاتل ہوجاتی
ہے پہر کوئی جانور اوسے نہین کھاتا۔ اور وہ بھی دوزخ مین پیدا ہونے کے باعث
سے مثل آگ کے ہوگی۔ اور کھانا کھانے سے جو فائدے مقصود ہوتے ہین وہ
اوسکے کھانے سے ہرگز نہ حاصل ہونگے۔ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ
نہ موٹا کرے اور نہ کام آئے بھوک مین۔ پس اوسکا کھانا حقیقت مین کھانا نہین ہوگا
اور جب دوزخیون کے کھانے پینے اور رہنے کے مقام کا بیان ہوچکا تو اب بہشتیون
کے کھانے پینے اور رہنے کے مقام اور اسباب اور سامان کا بیان ہوتا ہے کہ وُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ کتنے منہ اوسدن آسودہ ہین۔ تروتازہ۔ اسلیے کہ اون
چہرے والون نے دنیا مین بہت سی تکلیفین اوسدن کی آسائش کے واسطے اوٹھائی
تھین اور حق تعالی کی خوشنودی کے لیے محنتین اور مشقتین اپنی جان اور جسم پر گوارا
کرتے تھے وہ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ اپنی کمائی سے راضی۔ ہونگے اور خوش
کہ ہماری محنت ہمارے کام آئی۔ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اونچے باغ مین۔ ہونگے
وہ لوگ آرام سے لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً نہ سنین گے وہان بیہودہ
بات جس سے اونکی طبیعت مکدر ہو۔ بلکہ نہایت عیش و عشرت سے ہونگے اوس باغ
مین۔ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ اوسمین ایک چشمہ ہے بہتا۔ یعنے اوس باغ مین
ایک چشمہ جاری ہے جسکا پانی برف سے ٹھنڈا اور شہد سے میٹھا ہے۔ فِيهَا سُرُرٌ
مَّرْفُوعَةٌ اوس باغ مین تخت ہین اونچے بچھے۔ تاکہ کمال عزت سے اون
تختون پر بیٹھین۔ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ اور آبخورے دہرے۔ قریب
سے اون تختون کے تاکہ جب اونکو شراب یا دودہ یا شہد وغیرہ کھانے پینے کی چیز کی خواہش ہو
اور جس چیز کے کھانے پینے کو اونکا دل چاہے تو بلا تکلف اوٹھالے بے توقف

بغیر مانگے اوٹھا کے کام مین لائین - اور جنت تختون سے اترنے کی نکربی پڑے - وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ۝ اور قالیچے تہ دار پڑے - یعنے اون لوگون کے فرش کے لیے مسندین اور تو شکین بطور صف کے بچھی ہونگی - تاکہ جہان چاہین آرام سے بیٹھین - وَّزَرَابِیُّ مَبۡثُوۡثَةٌ ۝ اور مخمل کے نہالچے کھندر ہے - یعنے بکھرے پڑے ہونگے تاکہ جہان چاہین بچھائین - جب یہ حال بہشتیون اور دوزخیون کا اس سورت مین بیان ہوا تو کافر مسخرہ پن سے کہنے لگے کہ اس پیغمبر کے کلام مین تناقض ہے کیونکہ یہ بہشتیون کی تعریف مین کہتے ہین کہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھے ہونگے اور کسیطرحکی تکلیف ہوگی حالانکہ اونچے اونچے تختون سے بار بار اُترنا اور اونپر چڑہنا بھی ایک تکلیف ہے حق تعالے اونکے جواب مین فرماتا ہے اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ۝ بھلا کیا نہین نگاہ کرتے اونٹون پر کیسے بنائے ہین - اور بلند کیے ہین - پہر باوجود اس بلندی کے ایک لڑکے کے فرمانبردار ہو جاتے ہین اور وہ نکیل پکڑے لیے پہرتا ہے جب چاہتا ہے چڑہتا اوترتا ہے - پس بہشتیون کے تخت پر اُترنے چڑھنے مین کیا تعجب کرتے ہین - ہمنے جیسے اونٹون کو یہان مسخر کیا ہے ویسے ہی وہان تختون کو بہشتیون کے حکم مین کردینگے - اور اونٹ کی خلقت سے کمال قدرت الٰہی ظاہر ہے - کہ بڑا بھی ہے اور بوجھ زیادہ اوٹھاتا ہے اور سبکا فرمانبردار ہو جاتا ہے - ہر طرح کے چارے پر قناعت کرتا ہے اور پیاس مین صبر - اسیوجہ سے بیابان بے آب کو طے کرتا ہے اور حیوانون سے جو فائدے متصور ہین وہ سب اوسمین موجود ہین تبیان مین لکھا ہے کہ مخاطب اسکے اہل عرب ہین جو اکثر جنگلون مین رہتے ہین مال و دولت اونکا اونٹ ہے - لہذا پہلے اوسے ذکر فرمایا - اور چونکہ جنگلون مین سوا آسمان اور زمین اور پہاڑ کے اور کچھ نظر نہین آتا لہذا بعد ذکر اونٹ کے ارشاد ہوا کہ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیۡفَ رُفِعَتۡ ۝ اور آسمان پر کیسا بلند کیا ہے - یعنے کیا نظر نہین کرتے آسمان

پر کہ کیسا بلند کیا گیا ہے - تا کہ بہشت کی بلندی اور وہان کے تختون کا حال سنکے متعجب نہون - کیونکہ آسمان باوجود اسقدر بلندی کے رات دن کے دورے مین پست ہو جاتا ہے اور اوپر کی طرف نیچی ہو جاتی ہے - پھر نیچا ہونا بہشت کے اونچے تختون کا کیا عجب کی بات ہے وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور پہاڑون پر کیسے کھڑے کیے ہین - یعنے کیا پہاڑون کی طرف نہین دیکھتے کہ کیسے مضبوط کھڑے کیے گئے ہین کہ سخت ہواؤن اور زلزلون کے ہلانے سے نہ گرتے ہین نہ اوندھے ہوتے ہین - اور بلندی اور خوش ہوائی اور سبزے مین بہشت کا نمونہ ہین اور اترنا چڑھنا اور ناموافق ہوا اور کڑوے درختون کے باعث سے دوزخ کے مانند ہین - وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور زمین پر کیسی صاف بچھائی گئی - یعنے کیا نہین دیکھتے زمین کو کہ کیسی صاف بچھائی گئی ہے - کہین مثل مسند کے صفا ہے اور کہین پر تختے رنگارنگ پھولونکے مثل قالینون کے پھیلے ہوئے ہین - بلکہ یہی زمین امرا اور اغنیا کے لیے مثل بہشت کے ہے - اور محتاجون و مفلسون خصوصًا اون لوگون کے لیے کہ گرم ملک مین عین گرمی کے موسم مین پیادہ پا بغیر امید منفعت کے سفر کی سرگردانی مین گرفتار ہین حکم دوزخ کا رکھتی ہے - پس یہ چار چیزین جو بیان ہوئین عاقلون کو بہشت اور دوزخ کا حال دریافت کرنے کے لیے کافی ہین - اور جب اس بیان سے فراغت ہوئی تو اب اپنے حبیب کی تسلی اور تشفی کے لیے حق تعالے فرماتا ہے کہ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ سو تو سمجھا تیرا کام یہی ہے سمجھانا - اور اونکی طعن و تشنیع سے کہ زبانی جھگڑے کے سوا اور کچھ نہین ہے تنگدل نہو - لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ تو نہین اونپر داروغہ کہ اونکو راہ حق سے بیراہ نہونے دے اور اونکے دلون مین حق بات کو زور سے ڈالدے کیونکہ یہ کام مقلب القلوب کا ہے بشر کا مقدور نہین - إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ۝

مگر جسنے منہ موڑا اور منکر ہوا - یعنے جسنے تمھاری نصیحت سے منہ پھیرا اور کفر اختیار کیا
اور تمھاری رسالت کا منکر ہوا اوسکو بار بار سمجھانا تمپر فرض نہین ایکبار احکام الٰہی کا پہونچانا
اور عذاب سے ڈرانا ضرور ہے سو اوس سے تمنے فراغت پائی اب معاملہ اوسکا خدا
سے ہے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ پس عذاب کریگا اوسکو
اللہ وہ عذاب جو بہت بڑا ہے - دوسرے گناہگارون کے عذاب سے جنہون نے
کفر نہین کیا اور اسلام سے منہ نہین پھیرا - اور اگر یہ کافر حق تعالےٰ کے عذاب کرنے
مین شبہہ کرین اور کہین کہ وہ عذاب ہماری سمجھہ مین نہین آتا تو اونکی یہ سمجھہ محض بیجا
ہے اسلیے کہ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ بیشک ہمارے پاس ہے اونکو پھر آنا -
یعنے بعد مرنے کے روح ہر شخص کی عالم غیب کو پہونچتی ہے پس ناچار سبکو اوس عالم
کی طرف ضرور جانا ہے - ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ ع پھر بیشک ہمارا ذمہ ہے
اونسے حساب لینا - اونکے گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور کفر اور عناد کا - اور موافق اوسکے
جزا اور سزا دینگے - پس جو شخص روگردانی اور کفر مین سخت ہو اوسکے لیے عذاب بھی سخت ہو

رکوع ۳۱

سورۃ الفجر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلثون آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین تیس آیتین اور ایک سو ستائیس کلمے اور پانسو ستانوے
حرف ہین - اور ایک رکوع - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے ستر بار پڑھے
ہر بلا اور بیماری سے نجات پائے - وَالْفَجْرِ - قسم ہے فجر کی کہ جسکے آنیکا تمام
مخلوقات کو انتظار رہتا ہے اور اپنی حاجتون کو صبح کے آنے پر موقوف رکھتے ہین
اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے روز اول محرم ہے کہ سال اوس سے شروع
ہوتا ہے یا صباح روز عرفہ ہے - یا صبح عید ہے - یا اول روز قیامت ہے - وَ
لَيَالٍ عَشْرٍ ۝ اور دس راتون کی یعنے قسم ہے اون دس راتونکی جو بہت
بزرگ ہین اور لوگ تمام سال اونکے آنے کے انتظار مین گذارتے ہین اور وہ دس

راتین تین قسم کی ہین - ایک ابتداے ذیحجہ کی دس راتین کہ اونمین عرفہ ہے - دوسرے عشرۂ محرم کہ اسمین عاشورہ ہے تیسرے عشرۂ آخر ماہ رمضان کہ شب قدر اسمین ہے - یا عشرۂ اوسط ماہ شعبان کہ شب برات اسمین ہے - وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ اور جفت اور طاق کی یعنے قسم کھاتا ہون مین جفت اور طاق کی کہ تمام معدودات بلکہ جمیع موجودات کو شامل ہے - اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد جفت سے مخلوقات ہے اور طاق سے ذات اقدس حق سبحانہ تعالے لیے آسیطرحسے مفسرین اسکے بیان مین بہت کچھ لکھا ہے وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ اور اوس رات کی جب رات کو چلے - یعنے جس رات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم معراج کو چلے هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ ہر اون چیزونکی قسم پوری عقلمندون کے واسطے - یعنے ان پانچون قسمون مین سے ہر قسم عقلمند کے لیے اس بات کے ثابت کرنے مین کافی ہے کہ اللہ تعالے قیامت کے وقت کا منتظر ہے ہر نیکی اور بدی کی جزا اور سزا دینے کے لیے - پس اگر کم فہم لوگون کو کچھ تعجب ہو کہ اوس دن سب اگلے پچھلے جمع ہونگے تو ہر شخص کو جزا اور سزا دینا ایک دن مین مشکل ہے - تو اونکا یہ تعجب محض بیجا ہے کیونکہ اوسکی قدرت کاملہ کے آگے بڑی زور آور مخلوق کو ایک دم مین سزا دینا کچھ مشکل نہین - دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ تو نے دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے - یعنے عاد کے فرقے سے اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ وہ جو ارم تھے بڑے ستونون والے - یعنے جو ارم کے رہنے والے تھے اور ارم کی بستی لنبے لنبے ستونونکی تھی - الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ جو بنے نہین ویسے سارے شہرون مین - یعنے وہ شہر ایسا تھا کہ روے زمین کے تمام شہرون مین ویسا کوئی شہر پیدا نہین کیا گیا - اور اوسکی مختصر کیفیت عبداللہ بن قلابہ سے جو ہمارے حضرت کے اصحابون مین سے تھے یون منقول ہے کہ وہ اتفاق سے صحراے عدن مین وارد ہوئے

وہان اونکا ایک اونٹ چھوٹ کے بھاگ گیا وہ اوسے ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ ناگاہ
ایک شہر کی فصیل نظر پڑی یہ آگے بڑھے اور اوس شہر کے قریب پونہچے تو دیکھا کہ وہان
آدمی کا نشان تک نہین اور دروازے مین جواہرات بیش بہا جڑے ہوئے ہین۔
جو دیکھنے مین نہین آئے۔ پھر شہر کے اندر گئے اور دیکھا کہ اوسکے محل سونے اور چاندی کی
اینٹون سے بنے ہوئے ہین اور اونکے ستون زبرجد اور یاقوت کے ہین اور زمین پر
بجائے سنگریزون کے موتی آبدار پڑے ہوئے ہین اور ہر محل کے گرد نہرین نہایت شفاف
اور پاکیزہ جاری ہین جنکی تہ مین مونگا اور موتی بچھے ہوئے ہین۔ اسیطرح سے درخت بھی
جواہرات کے تھے جنکی ٹہنیان سونے کی اور پتے زمرد کے اور پھل چاندی اور موتی کے
تھے۔ خلاصہ یہ کہ ان عجائبات کو دیکھ کے نہایت متحیر ہوئے اور اپنے دل مین کہنے لگے
کہ یہ شہر بعینہ اوسی بہشت کے طور پر ہے جسکا وعدہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمسے کیا ہے۔ پھر کچھ جواہرات وہان سے اوٹھا کے دمشق کو روانہ ہوئے وہان پہونچ
کے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ سے جو اوسوقت شہر شام کے حاکم تھے ملاقات
کی اور یہ سب حال بیان کیا۔ اونہون نے دریافت کیا کہ یہ شہر تمنے خواب مین دیکھا ہے
یا حالت بیداری مین عبداللہ بن قلابہ نے کہا کہ مین نے حالت بیداری مین دیکھا ہے
اور اوسکی نشانیان اتبک مجھے خوب یاد ہین کہ عدن کے پہاڑ سے فلان جانب اسقدر
فاصلے پر ہے اور جو جواہرات وہان سے لایا ہون میرے پاس موجود ہین حضرت
معاویہ کو اس امر سے نہایت تعجب ہوا اور اوسوقت کے عالمون کو بلا کے دریافت
کیا کہ کیا دنیا مین ایسا کوئی شہر ہے کہ بنا اوسکی سونے چاندی سے ہو اور درخت اوسکے
بکلف سجے ہوئے ہون علما نے کہا کہ ہان ایک شہر ایسا ہی ہے جسکا ذکر حق تعالے نے
قرآن پاک مین فرمایا ہے کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ۔ اور اس شہر کو شداد عاد نے
بنایا تھا جو ایک بادشاہ جلیل القدر نوسو برس کی عمر کا تھا۔ اونے تمام عالم کے زر و جواہر

جمع کراکے سو امیرون کو شہرارم بنانے کے لیے بہیجا اور ہر امیر کے ساتھ ہزار ہزار
ملازم تھے الغرض بڑی کوششون سے جب وہ شہر طیار ہوا تو بادشاہ نے وہان جانے
کے لیے دس برس مین طیاری کی اور تمام اُمرا اور ملوک عالم کو جمع کیا اور بڑے
تُزک اور احتشام سے اوس شہر کو روانہ ہوا۔ جب قریب اوس شہر کے پونہچا تو وہان کے
لوگ غول غول اوسکے استقبال کے واسطے شہر کے باہر آکر زر و جواہر اوسپر نثار کرنے
لگے اور اوسکے ہمراہ ہوئے۔ جب شہر کے دروازے پر پونہچا اور ارادہ اندر جانے کا
کیا ایک قدم دروازے مین رکھا تھا دوسرا قدم اوٹھانے کی نوبت نہ آئی تھی کہ آسمان سے
ایک کڑک ایسی سخت آواز سے ہوئی کہ تمام مخلوق وہانکی ہلاک ہوگئی بادشاہ بھی وہین
دروازے پر گرکے مرگیا اور اوس شہر کے دیکھنے کی حسرت اپنے دلمین لے گیا اور وہ شہر
انسانون کی نظر سے پوشیدہ کرلیا گیا۔ پھر علمانے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ میری امت مین سے ایک شخص اپنا اونٹ ڈھونڈہتا ہوا وہان پونہچیگا
اور وہ کوتاہ قد سرخ رنگ ہوگا۔ اوسکی ابرو اور گردن پر دو خال ہونگے۔ جب حضرت
معاویہ نے یہ سب نشانیان اوسمین پائین تو فرمایا کہ واللہ یہ وہی شخص ہے۔ اور اس سے
زیادہ تعریف اوس شہر کی کیا ہوگی کہ خود پروردگار عالم نے اوسکے بارے مین فرمایا
کہ وہ شہر ایسا ہے کہ ہرگز پیدا نہین کیا گیا کوئی شہر مثل اوسکے روے زمین کے شہرون مین
وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ اور ثمود سے جنہون نے تراشے
پتھر وادی مین۔ یعنے کیا کیا تیرے پروردگار نے ثمود کے فرقے سے جو وادی القریٰ
مین بڑے بڑے پتھرون کو تراش کے اپنے مکانات بناتے تھے۔ اور ایک ہزار
سات سو بستیان اونکے قبضے مین تھین جنمین بڑے بڑے محل اور مکانات پتھر کے
تھے۔ اور انکا قصہ سورۂ والشمس کی تفسیر مین مذکور ہے وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝
اور کیا کیا فرعون میخون والے سے جو لوگون کو چومیخا کرکے مارتا تھا اور کئی مسلمانونکو

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اسی طور سے شہید کر چکا تھا الَّذِيْنَ طَغَوْا فِى الْبِلَادِ ۝ یہ سب جنہوں نے سر اوٹھایا ملکون پر۔ یعنے یہ سب بڑے سرکش اور بیباک تھے یہان تک کہ اپنے لشکروں پر بھی ظلم و تعدی کرتے تھے فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝ پھر بہت ڈالی اونہیں خرابی۔ یعنے شہرون مین فتنہ و فساد اور مخلوق پر ظلم و تعدی کرنے لگے فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ پھر پھینکا اونپر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا۔ اور کوڑا اسواسطے فرمایا کہ یہ عذاب جو دنیا مین ان لوگون پر ہوئے آخرت کے عذاب کے آگے حکم کوڑے کا رکھتے ہین۔ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ تیرا رب لگا ہے گھات مین۔ سب کو دیکھتا ہے اور سب کچھ سنتا ہے اور اوس سے کوئی شے پوشیدہ نہین۔ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ سو آدمی جو ہے جب جانچے اوسکو رب اوسکا پھر اوسکو عزت دے اور اوسکو نعمت دے۔ یعنے انسان اس پوشیدہ معاملے سے غافل ہے اور دلیل اوسکی غفلت کی یہ ہے کہ جب آزماتا ہے اوسکو اوسکا پروردگار پس عزت اور نعمت دیتا ہے اوسکو فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ تو کہتا ہے میرے رب نے مجکو عزت دی۔ اور نہین جانتا کہ یہ سب آزمایش ہے دیکھیے انجام کیا ہو۔ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ اور مقرر آدمی جب آزماتا ہے اوسکو پروردگار اوسکا فقر و فاقے سے تو تنگ کرتا ہے اوسپر رزق اوسکا فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ پھر کہتا ہے کہ میرے رب نے مجکو ذلیل کیا۔ اور نہین سمجھتا کہ یہ سب آزمایش ہے اوسکے صبر کی اور ذلت و عزت کا مقدمہ تو پوشیدہ ہے معلوم نہین کیا ہو کیونکہ اکثر فقر آخرت کی عزت کا سبب ہو جاتا ہے اور مال و دولت آخرت کی ذلت کا سبب اور باعث ہو جاتے ہین پس دنیا کی پہلی حالت پر مغرور ہونا اور ان دونون صورتون مین جو امتحان اور آزمایش کے طور پر ہین فکر نکرنا بڑی غفلت ہے۔ اور جب آدمی کے حال کی تفصیل

بیان کر چکے تو اب اوسکو اون حقوق کے ادا کرنے پر جو غنا کے لوازمات سے ہین زجر و توبیخ فرماتے ہین کہ کَلَّا یعنی ہرگز یون نہین جیسا کہ تم خیال کرتے ہو۔ بلکہ عزت اطاعت سے ہے اور ذلت معصیت سے۔ اور سمجھو کہ مین تمہاری اہانت فقر اور تنگدستی سے نہین کرتا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ پر تم عزت نہین کرتے یتیم کی۔ حالانکہ اللہ تعالے نے یہ مرتبہ تمکو اسواسطے دیا ہے کہ بے عزت لوگون کی عزت کرو اور اپنا مال فقیرون اور محتاجون پر خرچ کرو اور تم لوگ یہ کام نہین کرتے۔ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ اور تاکید نہین رکھتے آپس مین محتاج کے کھانے کی۔ یعنے مسکین کے کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو تقید نہین کرتے اور اپنے مال سے دینا تو کجا غیر کے مال سے بھی جو بے محنت تمکو ملتا ہے خرچ کرنا روا نہین رکھتے وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ اور کھاتے ہو مردے کا مال سمیٹ کر سارا یعنے باپ دادا کی میراث بے موقع اور بیجا کھا جاتے ہو اور حرام و حلال مین فرق نہین کرتے بس تمہاری سمجھ جانورونکی سمجھ سے بھی بہت کم ہے کیونکہ وہ پہلے اپنے چارے کو سونگھتے ہین اگر قابل کھانے کے ہوتا ہے تو کھاتے ہین ورنہ چھوڑ دیتے ہین۔ پھر اگر کوئی یہ کہے کہ نہ میرے پاس مال ہے کہ اوسمین سے یتیم اور مسکین کو دون اور نہ مین نے باپ دادا کی میراث پائی ہے کہ اوسمین سے شریکون کا حق کھالیا ہو تو اوسکے جواب مین ارشاد ہوا ہے کہ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ اور دوست رکھتے ہو مال کو جی بھر کر۔ یعنے تمہارے دل مین مال کی محبت بھری ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ آئے تو تم بھی ویسا ہی کروگے جیسا دوسرے کرتے ہین۔ كَلَّا ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالے بندونکے نیک و بد کامون سے غافل ہے یا بدلا دینا اون کامون کا اوسے منظور نہین بلکہ وہ گھات مین ہے اور منتظر ہے اوسوقت کے آنے کا جو اوسکی حکمت کاملہ نے جزا

اور سزا دینے کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ اور بیان اوسکا یہ ہے کہ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ جب پست کرے زمین کو کوٹ کوٹ کر۔ یعنے زلزلے کی شدت سے جو قیامت کے دن آئیگا زمین اور پہاڑ ریزے ریزے ہو کے سب برابر ہو جائینگے اور مردے قبروں سے نکلینگے اور صور کے پھونکنے سے روحین بدن سے ملجائینگی۔ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ اور آوے تیرا رب اور فرشتے آئین قطار قطار۔ یعنے تیرا پروردگار جلال اور قہر کی صفت سے تجلی فرمائیگا اور بندون کو جزا اور سزا دینے پر متوجہ ہوگا۔ اور ساتون آسمانون کے فرشتون کی سات صفین ہونگی اور حاملانِ عرش کی ایک صف۔ وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ اور لائے اوسدن دوزخ کو۔ یعنے ظاہر کی جائے دوزخ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ؕ اوسدن سوچے آدمی اور کہان ملے اوسکو سوچنا۔ یعنے اوسدن انسان یاد کریگا کہ پیغمبر سچ کہتے تھے کہ بدلا نیک اور بد کاموں کا ملنا حق ہے اور قیامت آنے والی ہے لیکن اوسوقت اس یاد کرنے سے کچھ فائدہ نہوگا اور سوائے حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ۚ کہے کسی طرح مین کچھ آگے بھیجتا اپنے جیتے۔ یعنے انسان افسوس سے کہیگا کہ کاش مین نے بھی اپنی زندگی مین اس عالم کے واسطے اچھے عمل بھیجے ہوتے فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۝ۙ پھر اوسدن مار نہ دے اوسکی سی مار کوئی۔ یعنے اوسدن حق تعالے گنہگار کی روح کو حسرت اور ندامت مین مبتلا کریگا یہ عذاب روحانی ہے اور دوزخ وغیرہ کا عذاب عذاب جسمانی ہے اور عذاب جسمانی کو عذاب روحانی سے کیا نسبت وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ۝ؕ اور باندھ نہ رکھے اوسکا باندھنا کوئی۔ یعنے حق تعالے اوسکے خیال کو بھی ادھر اودھر سے روک کے دکھ دردہی کی طرف

ستوجہ کردیگا اور یہ قید بدنی قید سے ہزارون درجے سخت ہے۔ اور اوس وحشت کے دن مین سب نیکون اور بدون پر اول بار خوف اور اضطراب غالب ہوگا مگر اوس وقت نیکو نکو تسلی دیجائیگی اور ایک منادی ندا کریگا کہ یٰٓاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ اے جی چین پکڑے۔ تجھے سواے حق کے اور کسی طرف التفات نہ تھی پھر تجکو زمین کے پست ہونے اور فرشتون کی صفین دیکھنے اور دوزخ کی پرہول آواز سننے سے کیا خوف ہے ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۚ پھر چل اپنے رب کی طرف تو اوس سے راضی وہ تجسے راضی۔ یعنے پھر اپنے پروردگار کی طرف کہ تو اوسکے حضور مین مستغرق رہا کرتا تھا اور اوسکے ماسوا کی طرف التفات نکرتا تھا ایسے حال مین کہ خوش ہونے والا ہے تو تجلی جمال حق کے دیکھنے سے اور پسند کیا گیا ہے تو نزدیک خدا کے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۚ پھر مل میرے بندون مین اور پیٹھ میری بہشت مین۔ یعنے داخل ہو میرے مقرب بندون کے گروہ مین اور داخل ہو میری جنت مین کہ وہ مقام لذت اور عیش کا ہے

ع ۱ ۱۴

سورۃ البلد مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی عشرون آیۃ

سورۂ بلد مکی ہے اسمین بائیس ۲۲ آیتین اور بیاسی کلمے اور تین سو اکتیس ۳۳۱ حرف ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اگر مسافر شہر مین داخل ہوتے وقت اسے تین بار پڑھ لے کامرانی حاصل ہو اور اہل شہر سے بفضل خدا مدد ملے۔ وسوسۂ شیطانی سے دل فارغ ہو اور اطمینان حاصل ہو۔ اور جو شخص اس سورۂ شریف کا شب و روز ورد کرے قیامت کے ہول اور رنج سے محفوظ رہے اور پل صراط سے مثل بجلی کے گذر جائے اور جنت مین پہونچے۔ اور نام اس سورت کا سورۂ بلد اسوجہ سے ہے کہ اسکے شروع مین مکۂ معظمہ کے شہر کی قسم کھائی ہے اور بلد کے معنے شہر ہین۔ اور اس سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ قریش مین ایک کافر کلدہ بن

اسید نام بڑا پہلوان قوی ہیکل تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے اسلام
کی طرف بلایا تو وہ ایمان نہ لایا اور سخت کلام کیے کہ تم مجکو ایک قیدخانے سے ڈراتے
ہو جسکے کل اونیس پیادے ہین۔ مین اونکے لیے صرف بائین ہاتھہ سے کافی ہون ایسا کون
ہے جو میرا مقابلہ کرسکے۔ اور ایک باغ کا مجھے لالچ دیتے ہو۔ مین نے شادیون اور
خاطرداریون مین اسقدر مال صرف کیا ہے کہ اگر اوسکا شمار کیا جائے تو تمہارا باغ وغیرہ
اور سب سامان اوسکے آگے بے حقیقت ہے پس اوسکی ان باتون کے جواب
مین اللہ تعالے نے یہ سورت نازل کی۔ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ قسم
کھاتا ہون مین اس شہر کی۔ یعنے مکے کی وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝
اور تجکو قید نہ ہیگی اس شہر مین۔ یعنے وہان لڑائی کوئی نہین کرتا مگر حضرت کو فتح مکہ
کے دن یہ قید معاف ہوئی اور جو کوئی آپسے لڑا اوسکو مارا۔ پھر وہی قید قائم ہوئی
اور تا قیام قیامت رہیگی۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ اسواسطے اسکی قسم کھائی اور جگہ
آپکے رہنے کی بنائی تاکہ معلوم ہو جائے کہ شرف مکان کا مکین کے باعث سے ہے

کعبے کو شرف ہوا کرم سے تیرے		مروہ نے صفا پائی قدم سے تیرے

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ اور جنتی کی اور جو جنا۔ یعنے قسم ہے جننے والی کی اور
جنے گئے کی۔ جو آدم اور بنی آدم ہین۔ اور بعض نے لکھا ہے مراد والد سے پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم ہین اور ولد سے آپکی امت۔ حق تعالے نے اپنے حبیب اور امت
حبیب کی قسم کھائی ہے اور جواب قسم کا یہ ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْ كَبَدٍ ۝ ہمنے بنایا آدمی کو محنت مین۔ کہ ساری عمر اوسکی محنت اور مشقت مین
گذرتی ہے۔ یا یہ کہ پیدا کیا ابو الاسد کو نہایت قوی۔ اور اوسکی قوت کا یہ حال تھا کہ
چمڑا گائے کا اپنے پیر کے نیچے دبا لیتا تھا اور دس دس جوان شہزور اوسے
کھینچتے تھے مگر چمڑا پھٹ جاتا تھا اور اوسکے پیر کے نیچے سے نہ سرکتا تھا۔ اور وہ

اس قوت پر ایسا مغرور تھا کہ اپنے برابر کسیکو نہ سمجھتا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
شان مین کلمات بے ادبانہ کہتا تھا حق تعالےٰ نے فرمایا کہ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ
یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۝ کیا خیال رکھتا ہے وہ کہ اوسپر بس نہ چلیگا کسیکا۔ یعنے
کیا ابو الاسد کو یہ گمان ہے کہ ہمارے پیغمبر کا بدلا اوس سے کوئی نہ لے سکیگا۔ یَقُوْلُ
اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ کہتا ہے مین نے کھپایا مال ڈھیرون۔ یعنے پیغمبر کی
عداوت مین لوگون کو بہت کچھہ مال دیا تاکہ اونکو ایذا پونہچائین۔ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ
اَحَدٌ ۝ کیا خیال رکھتا ہے کہ دیکھا نہین اوسکو کسی نے۔ یعنے کیا وہ سمجھتا ہے کہ اوسکا
یہ کام خدا ے تعالےٰ نے نہین دیکھا ہے اور نہ اوسے سزا دیگا۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ
عَیْنَیْنِ ۝ بھلا ہمنے نہین دین اوسکو دو آنکھین تاکہ سبکو دیکھے۔ پھر جو غیرونکو بینائی
دیتا ہے اوسکی بینائی مین کہین قصور ممکن ہے۔ ہرگز نہین۔ اور اگر یہ خیال کرتا ہے کہ خدا ے
تعالےٰ دیکھتا ہے۔ مگر میرے دلی ارادون کو کوئی نہین جان سکتا تو اوسکے جواب مین
ارشاد ہوتا ہے کہ وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ۝ کیا نہین بنا دیے ہین ہمنے اوسکے لیے
ایک زبان اور دو ہونٹھہ۔ پس جسنے دلکا بھید ظاہر کرنے کی قدرت دوسرونکو دی ہے وہ
کیونکر دوسرے کے دل کے بھید و نسے خبردار نہوگا۔ اور اگر وہی کافر کہے کہ خدا ے
تعالےٰ دیکھتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے۔ لیکن مین نے جس نیت سے مال خرچ کیا ہی
اور جس راہ مین دیا ہے مین اوسے اچھا جانتا تھا۔ اور دوسری راہ سے مین واقف ہی
نہ تھا کہ اوسمین مال صرف کرتا تو اوسکے جواب مین فرماتے ہین۔ وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ۝
اور سوجھا دین اوسکو دو گھاٹیان۔ یعنے دکھا دین ہمنے اوسکو دونون راہین خیر اور شر کی
اسطور سے کہ پہلے اوسکو عقل دی پھر انبیا اور عالمون اور واعظون کے واسطے سے
نیک و بد راہ کی علامتین اوسپر ظاہر کردین فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ سو نہ ہمک سکا
گھاٹی پر۔ یعنے سخت گھاٹی پر جو نفس و ہوا کے مخالف ہے نہ چل سکا اور خرچ کرنا مال کا

نفسانی خواہشون اور لذتون مین اوسے آسان معلوم ہوا۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ اور توکیا بوجھا کیا ہے وہ گھاٹی جسمین صرف کرنا مال کا طبیعت اور نفس پر شاق گذرتا ہے۔ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ چھڑانا گردن کا۔ غلامی کی قید سے ہو یا قصاص اور خون مین اوسکے عوض خون بہا دیکے جان بخشی کرنا ہے۔ یا قرضدار کا قرض ادا کرکے اوسکو قرضخواہون سے چھڑانا ہے اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۝ یا کھلانا بھوک کے دن مین جیسے قحط کے دنون مین کہ اون دنونمین کھانا کھلانا ہیرے موتیون سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ بن باپ کے لڑکے کو جو ناتے دار ہے۔ جیسے چچا یا خالہ کا بیٹا اور اسکے سوا جو رشتے دار ہو اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ یا محتاج کو جو خاک مین رُلتا ہے۔ یعنے جو کمال درجہ تنگدست ہو اور چونکہ یہ تینون طریقے مال خرچ کرنے کے جو بیان ہوئے کبھی کبھی کافرون کے ہاتھ سے بھی بوجہ جنسیت اور محبت کے واقع ہوتے تھے اور آخرت کے حساب مین رائگان اور برباد تھے لہذا اس قسم سے مال صرف کرنے کے لیے تھوڑا سا مضمون اور زیادہ کرکے فرماتے ہین۔ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ پھر ہوا ایمان والون مین جو تقید کرتے ہین سہارنے کی اور تقید کرتے ہین رحم کھانے کی۔ یعنے پھر ان سب باتون کے ساتھ اون لوگون کے گروہ مین سے ہو جو ایمان لائے ہین اور دین اور شریعت اور اپنے وقت کے پیغمبر کی تصدیق کی ہے اور آپس مین وصیت کرتے ہین صبر کی اور خلق اللہ پر مہربانی اور شفقت کرنے کی۔ کیونکہ یہ خُلق حضرت نبی کی عمدہ صفات سے ہے۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۝ وہ لوگ ہین بڑے نصیب والے یعنے یہ لوگ مسلمان صابر اور مہربان جو آپس مین وصیت کرتے ہین اور اوسکے موافق کاربند ہوتے ہین یمن اور برکت والے ہین۔ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ اور جو منکر ہوئے

ہماری آیتون سے وہ ہین کمبختی والے - یعنے جن لوگون نے ہمارے حکمون سے انکار
کیا ہی اگر وہ کسی غرض سے یتیمون اور مسکینون کو کھانا کھلا وینگے یا آپس مین صبر اور
مہربانی کی وصیت کرینگے تو کفر کی شامت سے انمین سے کوئی چیز اونکے کام نہ آئیگی
کیونکہ وہ بڑے بدبخت اور شامت والے ہین کہ ایک بہت بڑا ضرر دائمی کفر کا کلمہ کہنے
سے اونکو نصیب ہوا - اور نیکیان اونکی برباد ہوئین - عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝
اونہین کو آگ مین موندا ہے - یعنے اونپر مسلط ہوگی ایک آگ اور دروازے اوسکے
بند ہونگے تا کہ اوسکی گرم بھاپ باہر نہ نکلنے پائے اور باہر کی ٹھنڈی ہوا اندر نجانے پائے
اور کچھ بھی تخفیف اونکے عذاب مین نہو - اور مشقت و رنج بڑھے نعوذ باللہ من اهل النار

سورۃ الشمس مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس عشرۃ آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین پندرہ آیتین اور چون کلمے اور دو سو چھیالیس حرف ہین اور
ایک رکوع - اسکے خواص مین مرقوم ہے کہ جو شخص نہایت خشوع و خضوع سے بروقت طلوع
ہونے آفتاب کے اس سورت کو پڑھا کرے ہر خاص و عام مین اوسکی بات مقبول ہو
اور اوسکی سعادت کا آفتاب ہر روز آسمان سے بجاہ طلوع کرے اور ہمیشہ یادِ حق مین
سلامت رہے اور قبر اوسکی روضۂ بہشت ہو - اور نام اس سورت کا والشمس اس سبب سے
ہے کہ عمدہ چیز جو اللہ کی راہ چلنے والون کو درکار ہے وہ آفتاب نبوت کا نور ہے جسکے
سبب سے نگاہ ایسی روشن ہوجاتی ہے کہ نجات کی راہ اور ہلاکت کی راہ مین تمیز کرسکتا ہی
اور نبوت کے آفتاب کو آفتاب ظاہری سے کمال مناسبت اور مشابہت ہی - اسی لیے
اس سورت کو کہ طریق معرفت کے بیان مین ہے آفتاب ہی کے نام سے شروع کیا اور
آفتاب ہی کے نام پر اوسکا نام رکھا - وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ قسم ہے سورج کی اور
اوسکے دھوپ چڑھنے کی - یعنے قسم ہے آفتاب کی جو آفتاب نبوت سے مشابہت رکھتا ہی
اور اوسکی روشنی کی جو نبوت کے نور کی روشنی کے مانند ہے تمام مخلوقات پر وَالْقَمَرِ

اِذَا تَلٰىهَا ۝ اور چاند کی جب آئے اوسکے پیچھے یعنے قسم ہے چاند کی جو مرشد طریقے والے کے مانند ہے اور پیغمبر کے خلیفہ کے قائم مقام ہے بعد پیغمبر کے جب پیچھے چلے وہ آفتاب کے۔ اور پیروی کی شرط اسواسطے لائے ہین کہ مرشد کی حرمت مشروط ہے نور نبوت کی پیروی پر۔ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝ اور دن کی جب اوسکو روشن کرے۔ یعنے قسم ہے دن کی جب روشن کرے زمین کو یا دور کرے تاریکی کو۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝ اور رات کی جب اوسکو ڈہانک لیوے۔ یعنے قسم ہے رات کی جب ڈہانک لیوے آفتاب کو یا آفاق کو وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ اور آسمان کی اور جیسا اوسکو بنایا۔ یعنے قسم ہے آسمان کی اور اوس حکمت الٰہی کی کہ اس آسمان کو محیط بنایا ہے اون چیزون پر جو اوسکے درمیان ہین۔ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ اور زمین کی اور جیسا اوسکو بچھایا۔ یعنے قسم ہے زمین کی اور اوس ذات مبارک کی جسنے اوسکو بچھایا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ اور جی کی اور جیسا اوسکو ٹھیک بنایا۔ یعنے قسم ہے جانِ آدم علیہ السلام کی اور اوس ذاتِ مبارک کی جسنے درست کیا ہے اوسکو۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ پھر سمجھہ دی اوسکو ڈہٹائی کی اور بچ چلنے کی۔ یعنے دل مین ڈالدی اوس نفس کے بدکاری اوسکی اور پرہیزگاری اوسکی۔ اور جواب قسم کا یہ ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ مراد کو پونہچا جسنے اوسکو سنوارا۔ یعنے خلاصی پائی اوسنے جسنے پاک کیا اس نفس کو بری خصلتون سے۔ اور نفس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قوت شہویہ اور غضبیہ کو عقل کا تابع کرے اور عقل کو فرمانبردار شریعت تاکہ روح اور دل دونون تجلی الٰہی کی روشنی سے روشن ہوجائین اور مرتبہ اوسکا فرشتون کے مرتبے سے بھی بڑھجائے۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ اور نامراد ہوا جسنے اوسکو خاک مین ملایا۔ یعنے کفر اور فسق وجہالت میں مبتلا ہوا۔ روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت کی

تلاوت کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھم آت نفسی تقوٰھا وزکھا انت خیر من زکٰھا انت ولیھا ومولٰھا۔ اور یہان پر خداوند عالم نے شاہدی کے طور پر ایک قصے کو بیان فرمایا تاکہ ظاہر ہو جائے کہ شہوت اور غضب کے حکم کو عقل اور شرع کے حکم پر غالب کرنا رفتہ رفتہ دین کی تکذیب کا سبب ہوتا ہے اور ہمیشگی کی ہلاکت مین ڈالتا ہے۔ اور وہ قصہ یہ ہے کہ کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ جھٹلایا ثمود نے اپنی شرارت سے۔ یعنے ثمود کے قبیلے نے سرکشی سے حضرت صالح علے نبینا وعلیہ السلام کو جھٹلایا اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ جب اوٹھ کھڑا ہوا اونمین کا بدبخت کہ قدار بن سالف تھا اور لوگون کو لیکے ناقے کے پاؤن کاٹنے پر آمادہ ہوا۔ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ پھر کہا اونکو اللہ کے رسول نے خبردار ہو اللہ کی اونٹنی سے اور اوسکی پینے کی باری سے۔ یعنے حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ محافظت کرو اللہ کی اونٹنی کی اور باز آؤ اوسکے ایذا دینے سے اور اپنے وقت پر جو وہ پانی پیے تو اوسکے قریب نجاؤ اور اوسے پانی پینے دو تاکہ عذاب الٰہی تمپر نہ آئے۔ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا پھر اونھون نے اوسکو جھٹلایا پھر وہ کاٹ ڈالے۔ یعنے ثمود کے قبیلے نے حضرت صالح علیہ السلام کو نزول عذاب کے بارے مین جھٹلایا اور اوس اونٹنی کے کونچے کاٹ ڈالے فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ پھر اولٹ مارا اونپر اونکے رب نے اونکے گناہ سے پھر برابر کر دیا۔ یعنے ایکبارگی ہلاکت بھیجی اونپر اونکے پروردگار نے سبب اوسکے گناہون کے پس برابر کر دیا اونکو خاک کے یا برابر کر دیا ہلاکت کو اون سب پر کہ وہ سب چھوٹے بڑے مرگئے۔ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ اور نہین ڈرتا کہ پیچھا کرینگے۔ یعنے نہین ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ اوس قوم کی ہلاکت کے انجام سے اسلیے کہ انجام کار سے خوف اوسے ہوتا ہے جسے اچھائی یا برائی اوس انجام کی معلوم نہو اور نادانستہ وہ کام کر بیٹھے سو اللہ تعالےٰ ان سب باتون سے کہ موجب نقصان

ع ۱۶

ہین پاک ہے- وہ تو علام الغیوب ہے اور بڑی قدرت اور عظمت والا ہے-

سورۃ الیل مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | احدی و عشرون ایۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین اکیس آیتین اور اکہتر کلمے اور تین سو دس حرف ہین اور ایک رکوع
اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو بوقت غروب آفتاب کے ایک سو اسی
مرتبہ پڑھے اوسکا مال و متاع چورون سے محفوظ رہے اور کوئی اوسپر ظلم نکر سکے اور جسے
غم و غصہ پیدا ہوا گروہ سوتے وقت سورہ شمس اور لیل پڑھ لیا کرے حق تعالے اوسے
فرحت بخشے اور کبھی رنج نہو- وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم رات کی جب چھا جائے
یعنے قسم ہے رات کی جب ڈہانک لے عالم کو اپنے اندھیرے سے- اور یہ ایک نمونہ ہے
عمل بد کا کہ اسیطرح اوسکی سیاہی روح اور دل کی روشنی کو ڈہانک لیتی ہے وَالنَّهَارِ
اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور دن کی جب روشن ہو- یعنے قسم ہے دن کی جب روشن ہو جائے
آفتاب کے نکلنے سے اور بدلی اور غبار کے نہونے سے- اور یہ نمونہ ہے عمل نیک کا
روح اور دل کے روشن کرنے مین- وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اور
اوسکی جو اوسنے پیدا کیے نر اور مادہ- یعنے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے پیدا کیا نر
اور مادہ کو تمام حیوانات سے تاکہ نسل بڑہے اور وہ مضمون جسپر یہ تینون قسمین ہین یہ ہے
کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ تمہاری کمائی مختلف اور رنگارنگ ہے- یعنے تمہاری
کوشش عملون اور شغلون مین نہایت مختلف ہے- جیسے ایمان اور کفر صلاح اور فسق
سخاوت اور بخل- اور اوسی کے موافق بعضون کے لیے ثواب و کرامت ہے اور بعضونکو
عقاب و ملامت- پس اسی اختلاف کی تفصیل مال خرچ کرنے کے بیان مین ارشاد ہوتی ہے
کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ سو جسنے دیا اور ڈر رکھا- یعنے جس کسی نے دیا
اپنا مال اور ڈرا خلقت کے دکھلانے اور سُنانے سے- اور بعد دینے کے احسان کرنے
اور بدلا چاہنے سے بچا وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور سچ جانا بھلی بات کو یعنے

پیغمبر کی شریعت کو اور نیک جزا کو جبکام رنے کے بعد امید وار ہے - مفسرین نے لکھا ہے
کہ یہ سورت دو شخصون کی شان مین نازل ہوئی ہے - ایک اونمین کے اتقی امام صدیقون
کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین اور دوسرا اشقی پیشوا زندیقون کا امیہ بن
خلف یا ابوجہل ہے - لکھا ہے کہ حضرت بلال رض امیہ بن خلف کے غلام تھے - جب ایمان
لائے تو وہ طرح طرح کے آزار دینے لگا تاکہ دین سے پھر جائین مگر یہ محبت الٰہی مین اور
مضبوط ہوتے جاتے تھے - ایک دن امیہ نے بلال کو خاکِ گرم پر لٹایا اور ایک سل
سینے پر دھر دی اور یہ اس حال مین اَحد اَحد کہہ رہے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ ادہر سے گذرے اور یہ حال دیکھ کے آپکو نہایت قلق ہوا - آپنے فرمایا کہ اے
امیہ وا سے تجھپر کہ تو دوستِ خدا کو ایسا عذاب دیتا ہے امیہ نے کہا کہ اے ابوبکر اگر اسکے
لیے تمہارا دل بہت کڑھتا ہے تو اسے مجھسے خرید لو - ابوبکر صدیق رض نے فرمایا کہ کیا قیمت لیگا
اوسنے کہا کہ نسطاس رومی جو تمہارا غلام ہے مجھے دو اور اسے تم لے لو - اور نسطاس
کے دس ہزار دینار حضرت ابوبکر کے پاس جمع تھے اور آپ اکثر اوس سے فرماتے تھے
کہ اگر تو ایمان لائے تو مین تیرا مال تجھے دیدون وہ ایمان نہ لاتا تھا اسی باعث سے
آپ اوس سے ناراض رہتے تھے - جب امیہ سے یہ بات سنی تو آپنے بہت غنیمت جانا
اور نسطاس کو مع دس ہزار دینار کے اوسکے حوالے کرکے بلال رض کو لے لیا - اور اوسیدم
بامید ثواب اخروی آزاد کر دیا - پس حق سبحانہ تعالے نے یہ سورت نازل کی اور حضرت
صدیق رض کی سیرت سب پر ظاہر فرمائی اور ارشاد کیا کہ جس کسی نے خدا کی راہ مین مال خرچ
کیا اور بدل اوسکی تصدیق کی فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ط تو اوسکو ہم سہج سہج پہونچا دینگے
آسانی مین - یعنے آسان کردینگے ہم اوسپر راہ آسانی کی دنیا مین اچھے کام اور عبادت
کی توفیق دیتے ہے تاکہ آخرت مین وہ سب اوسکے کام آئین - اور عبادت کرنا بھی اوسپر
آسان ہوجائے وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝لا اور جسنے نہ دیا اور بے پرواہ رہا

یعنے جسنے بخل کیا اپنا مال دینے مین اور بے پروائی کی آخرت کی نعمتون سے وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنٰى ۝ اور جھوٹ جانا بھلی بات کو۔ یعنے جسنے پیغمبر کی شریعت اور آخرت کی
نیک جزا کو جھٹلایا تو اوسنے بہت ہی برا کام کیا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ سو اوسکو
ہم سہج سہج پونہچائینگے سختی مین۔ یعنے آسان کرینگے ہم اوسپر سختی اور دشواری کی راہ کو
تاکہ باطل راہون اور بد عملون مین محنتین اور رنج اوٹھائے اور نیک کام مین سستی کرے
اور دل چرائے۔ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اور کام نہ آئیگا اوسکے
مال اوسکا جب گرھے مین گرایگا۔ یعنے مال اوسکا جسے اوسنے سختی اور مصیبت کے وقت
کے لیے جمع کیا ہے کچھہ کام نہ آئیگا اوسکے جب قبر مین جائیگا اور سوا دو ہاتھہ کفن کے کچھہ
بھی ساتھہ نہ لیجائیگا۔ اور چونکہ اس مسئلے مین اس بات کا شبہہ ہے کہ اگر نیکی اور بدی کی
توفیق جناب الٰہی کی طرفسے ہے تو کسواسطے سبکو توفیق نیکی کی ندی اور بدی سے زبردستی
کیون نروکا کہ سب آدمی آسانی کی راہ چلتے اور کوئی شخص سختی اور برائی نہ دیکھتا تو اس
شبہے کے جواب مین دو مقدمے ارشاد ہوتے ہین۔ ایک یہ کہ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝
ہمارا ذمہ ہے سجھا دینا۔ یعنے بیشک ہمارے ذمے ہے راہ دکھلانا اور نیکی یا بدی کی
طرف پونہچانا سو یہ ہدایت سبکے ساتھہ مصروف کی گئی ہے کئی واسطون سے۔ ایک حواس
خمسۂ ظاہری کہ جنکے سبب سے اچھائی اور برائی مین فرق و امتیاز حاصل ہوتا ہے
اور یہ ہر شخص کو دیے گئے ہین۔ دوسرے رسولون کے بہیجنے اور کتابون کے اوتارنے
سے سبکو سیدہی اور ٹیڑہی راہ مین جدائی اور فرق بتلادیا ہے پہر بعد ان سب باتونکے
نیک راہ پر زبردستی چلانا اور بدراہ سے بزور روکنا ہمارا ذمہ نہین ہے۔ بلکہ ان دو
راہون مین سے ایک راہ کو اختیار کرنا اور اوسپر چلنا بنی آدم کے ارادے اور قصد
پر وابستہ کیا ہے تاکہ ان دونون مین سے جو چاہے اختیار کرے۔ اور اگر ایسا نہوتا تو
آزمایش اور اختیار ثابت نہوتا اور فرمانبردار و نافرمان مین کچھہ فرق نرہتا اور انسان کی

پیدائش کے خاصے جو ایسی چیزون مین بالکل جدائی اور امتیاز سب مخلوقات سے چاہتے
مین سب معطل اور بیکار ہوجاتے اور کیا نہ کیا برابر ہوجاتا۔ اور دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ وَاِنَّ
لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى۔ اور ہمارے ہاتھ ہے پچھلے اور پہلے۔ یعنے بیشک ہمارے
واسطے ہے اور ہمارے ہی تصرف مین ہے آخرت کا عالم اور دنیا کا عالم۔ پس جو کوئی ہمسے
انمین سے ایک کو چاہتا ہے وہ ہم اوسے دیتے ہین اور جو دونون کو چاہتا ہے اوسے دونون
دیتے ہین۔ اور اگر ہسکو زبردستی آخرت کی راہ چلاتے تو دنیا کا کارخانہ خراب اور بیقدر ہوجاتا۔ اور
کوئی شخص دنیا کے حاصل کرنے کی خواہش نکرتا۔ پس دونون جہان کے آباد کرنے کے واسطے
ہر شخص کے دلمین محبت اور خواہش ایک کام کی جو کسی آبادی مین دونون جہان کی درکار اور
مطلوب ہے ڈالدی۔ اب اللہ تعالے اون سختیون کا بیان فرماتا ہے جو بدکارونکو درپیش
ہین اور ارشاد فرماتا ہے کہ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ سو مین نے سنادی تمکو
خبر ایک تپتی آگ کی۔ یعنے ڈرسناتے ہین ہم تمکو بھڑکتی آگ سے جسکا شعلہ دو سو برس کی راہ
کافرون کو کھینچ لے گا۔ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَ
تَوَلّٰى ۝ اوسمین وہی بیٹھیگا جو بڑا بدبخت ہے جسنے جھٹلایا اور منہ موڑا۔ یعنے نداخل
ہوگا اوس آگ مین بطریق لزوم اور دوام کے مگر بڑا بدبخت جسنے جھٹلایا پیغمبر کو اور منہ
موڑا ایمان اور اطاعت سے۔ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ اور بچا دینگے اوس سے
بڑے ڈروالے کو۔ جو متقی ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے ڈرتا ہے اور یہان مراد
اتقی سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین جنکی شان مین یہ سورت نازل
ہوئی ہے اور اشقی سے امیہ بن خلف مراد ہے جو کفر اور شقاوت اور بدبختی اور بخل
اور گناہ کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ایذادہی کے ساتھ جمع کرکے اشقی کے مرتبے کو
پہنچا تھا۔ اور چونکہ دوزخ کی آگ سے دور رکھنے مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کو اتقی فرمایا لہذا اونکے وہ کام جو اس سورت کے اترنے کے وقت درگاہ الٰہی مین مقبول ہوئے

یاد فرماتے ہین کہ اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ۚ جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو۔ یعنے وہ ڈرنے والا کہ اپنے مال کو اللہ تعالےٰ کی راہ مین دیتا ہے تاکہ اپنے تئین پاک کرے اور ہمیشہ مال دینے مین اس نیت سے ترقی کرتا جاتا ہے وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۙ اور نہین ہر کسیکا اوسپر احسان جسکا بدلا دے۔ اس مال کے دینے سے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ مگر چاہکر مُنہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر۔ یعنے یہ کام پروردگار برتر کی رضامندی چاہنے کے لیے ہے وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ۠ اور آگے وہ راضی ہوگا۔ یعنے حضرت ابوبکرؓ حق تعالےٰ سے راضی ہونگے۔ یا حق تعالےٰ اونسے راضی ہوگا آخر یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بڑے کمال کے مرتبے پر دلالت کرتی ہے اسلیے کہ جسطرح سے پروردگار عالم نے اپنے حبیب کی دلجوئی اور خاطر داری کے لیے سورۂ والضحیٰ مین وعدہ فرمایا ہے اوسیطرح سے اس سورت مین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لیے وعدہ فرمایا ہے اور اسیطرح آپکی بہت فضیلتین قرآن پاک سے ثابت ہین۔

وھی احدیٰ عشرۃ آیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سورۃ الضحیٰ مکیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایک سو بانوے[۱۹۲] حرف ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اگر اسے کسی گم شدہ کے ملنے کے لیے صدق دل سے دو ہزار بار پڑھے تو وہ مفقود ملجائے اور اسکے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ مین اسلام کی دعوت شروع کی تب مکے والون نے آپکے دعوے کی سچائی کا امتحان لینے کے لیے مدینے کے یہودیون سے کچھ باتین پوچھ کے آپکی خدمت مین پیش کین کہ ہمکو انکا جواب دیجیے آپنے فرمایا کہ مین کل ان چیزونکی خبر دونگا مگر اوسوقت کلمہ انشاء اللہ تعالےٰ نے آپکی زبان مبارک پر نہ آیا۔ بعد اسکے چالیس دن تک وحی نہ آئی آپکو اس بات کا بڑا رنج ہوا اور دشمن خوش ہوکے

طعنے دینے لگے یہانتک کہ ابولہب نے سرمجلس کہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکے خدانے چھوڑ دیا اور ناخوش ہوا-پس حق تعالےٰ نے یہ سورت شریف نازل کی اور کفار کے اقوال باطلہ کے رد کرنے کے لیے ارشاد فرمایا کہ وَالضُّحٰى ۝ قسم دہوپ چڑھتے وقت کی- یعنے پہر دن چڑہے کی کہ آفتاب بلند ہونے اور اوسکی بادشاہی ظاہر ہونے کا وقت ہے- وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ اور رات کی جب چھا جائے یعنے قسم ہے رات کی جب اپنے اندہیرے سے عالم کو ڈہانک لے- اور یہ رات جاہلیت کے زمانے کا نمونہ ہے اور ضحیٰ کا وقت وحی کے نازل ہونے کے وقت کا نمونہ ہے خلاصہ یہ کہ دنیا کی چال ڈہال ایک حال پر نہین کبھی روز روشن سارے جہان کو روشن کرتا ہے اور کبھی اندہیری رات اندہیرا کر دیتی ہے اسیطرح وحی کا آنا اور اوسکا بند ہونا سمجھنا چاہیے اور اوسمین تاخیر ہونے سے دلتنگ نہونا چاہیے کیونکہ اسمین بھی حکمتین ہین جسطرح رات کے آنے مین ہین- اور مفسرین نے یہان رات و دن سے بہت کچھ مرادی معنے لیے ہین- یہ قسمین بیان کرکے حق تعالےٰ کافرون کے سخن کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ نہ رخصت کیا تجکو تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا- یعنے وحی کے آنے مین تاخیر اسوجہ سے نہین کہ اللہ تعالےٰ کے تربیت کرنے مین کچھ قصور رہا تمہارے کمال کی صفت مین کچھ نقصان اور فتور ہے بلکہ وہ کسی حکمت سے تھی- وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ اور البتہ پچھلی بہتر ہے تجھکو پہلی سے- یعنے نہایت امر آپکا بہتر ہے بدایت سے کہ اوسمین دمبدم لمحہ بلمحہ درجات قرب مین ترقی ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اور آگے دیگا تجکو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا- یعنے بیشک تجکو تیرا پروردگار اسقدر دیگا کہ تو راضی ہوگا اور اوس سے تیری استعداد اور حوصلے کا جام لبریز ہوگا اور کچھ آرزو اور خواہش باقی نہ رہیگی- حدیث شریف مین ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مین ہرگز نہ راضی ہونگا جبتک کہ اپنی امت سے ایک ایک آدمی کو داخلِ بہشت نکرلونگا۔ اس وعدے کے بعد اللہ تعالےٰ اپنے حبیبؐ کو اگلی نعمتین یاد دلاتا ہے جو ابتدا سے عمر مین عنایت کی تھین اور بغیر خدمت اور درخواست کے ملی تھین جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے کہ آلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ○ بھلا نہ پایا تجکو یتیم پھر جگہ دی۔ اس نعمت کا بیان یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مان کے پیٹ مین تھے آپکے والد ماجد عبد اللہ نے انتقال فرمایا۔ پھر جب چھ برس کے ہوئے آپکی والدہ حضرت آمنہ نے بھی وفات پائی۔ اسکے دو برس کے بعد آپکے دادا عبد المطلب نے بھی رحلت کی اور آپکو تین طرح یتیمی مان باپ اور دادا کے فوت ہونے سے حاصل ہوئی۔ اور یہ حالت پُرخطر تھی۔ پس پروردگار عالم نے آپکے پرورش ہونے کی صورت اسطور سے ظاہر فرمائی کہ بعد والد کے والدہ اور بعد والدہ کے آپکے دادا کے دل مین آپکی محبت اسقدر ڈالدی کہ اشفاق پدری کے قائم مقام ہوگئی اور بعد دادا کے آپکے چچا ہرطور سے خبرگیران رہے اور ادھر تعلیم الٰہی باطن مین اپنا کام کرتی رہی یہانتک کہ بالغ ہوئے اور کمالات کی خوبیان جمع کرکے اپنی قوم کے عزت بخش اور فخر خاندان ہوئے۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ○ اور پایا تجکو بھٹکتا پھر راہ سوجھائی۔ یعنے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جوان ہوئے تو قوم کی رسم و راہ اور بت پرستی سے بوجہ کمال دانائی کے بیزار رہتے تھے اور اپنی کوئی رسم و راہ نہ رکھتے تھے اللہ تعالےٰ نے دین حق نازل کیا اور آپکو تمام مخلوق کا راہنما بنایا۔ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ○ اور پایا تجکو مفلس پھر محظوظ کیا۔ یعنے پایا تجکو عیالدار بے مایہ پھر غنی اور بے پروا کردیا پہلے آپکے دادا اور چچا کے مال سے پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے مال سے۔ بعد اسکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے۔ یا مال تجارت اور غنیمتون کی دولت سے یا یہ کہ آپ مفلس و محتاج تھے مشاہدے کی دولت سے پس غنی کردیا آپکو پروردگار عالم نے

اپنے انوار جمال کے مکاشفے کی دولت لازوال سے - اور جب اللہ تعالے نے یہ تینون نعمتین بیان فرما چکا تواب انکے ادائے شکر کے لیے فرماتا ہے کہ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ سو جو یتیم ہو اوسکو نہ دبا - اور اوس سے بڑی مہربانی آ کہ یتیمی کی ناچاری سے تو بھی واقف ہے - وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ اور جو مانگتا ہو اوسکو نہ جھڑک - کیونکہ تو بھی مسکینی کے درد و دکھ کو خوب جانتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر - تاکہ لوگ اوسکے سننے سے پیروی کرین اور ادائے شکر کرتے رہین - پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم راتدن اون نعمتون کا اظہار کیا کرتے تھے - چنانچہ حدیث شریف کی کتابون مین اسکا بہت کچھ بیان ہے

سورۃ الانشراح مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتین اور اٹھائیس کلمے اور ایک سو تیس حرف ہین اور ایک رکوع - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص اس سورت کو خرید فروخت کے وقت پڑھے اوسکی تجارت غبن سے محفوظ رہے - اسکے شان نزول مین وارد ہے کہ ایکدن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درگاہ خدا مین دعا کی کہ اے پروردگار عالم تو نے حضرت ابراہیمؑ کو مرتبہ خلت اور حضرت موسیٰؑ کو کلیمی کے خلعت اور حضرت داؤدؑ کو لوہے پتھر کی اطاعت اور حضرت سلیمانؑ کو جنون اور آدمیون کی سلطنت وغیرہ سے ممتاز کیا - میرے واسطے کیا چیز خاص کی ہے - اس سوال کے جواب مین حق تعالے نے یہ سورت شریف نازل کی اور ارشاد فرمایا کہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ کیا ہمنے نہین کھولدیا تیرا سینہ تیری بہتری کے واسطے تاکہ وحی کا بوجھ سنبھالے - اور حق تعالے کے بھیدون کا وہ سینہ گنجینہ ہووے - اور امت کو اسلام کی طرف بلانے اور احکام الٰہی پہونچانے [illegible] بر دین و دنیا اور آخرت کا غم اوسمین سما جائے اور تحمل و بردباری حاصل ہو اور [illegible] فار [illegible] دریان و حکمت کی اوسمین بھر جاوے - اور علاوہ اس باطنی شرح صدر کے

تھا ظاہر مین بھی یہ معاملہ چار مرتبے ظہور مین آیا - جسکا مجمل بیان یہ ہے کہ جب آپ حلیمہ
سعدیہ اپنی دائی کے گھر مین جلوہ فرما تھے اور ایام رضاعت پورے ہو چکے تھے پہلی
مرتبہ وہان شرح صدر ہوا - اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
اپنے دودھ شریک بھائی ضمرا کے ہمراہ بکریان چرانے مین مشغول تھے کہ ضمرا آپکو تنہا
چھوڑ کے اپنی مان کے پاس کھانا لینے گئے - اتنے مین دو جانور بشکل گدھ کے نمودار ہوئے
اور آپکی طرف آئے آپ اونکے خوف سے بھاگے مگر اون دونون نے آپکو پکڑ کے
زمین پر چت لٹایا اور چونچ سے سینۂ مبارک کو چاک کیا اور اوسمین سے قلب شریف
کو نکال کے چاک کر کے ایک جمی ہوئی سیاہ خون کی پھٹکی اوسمین سے دور کر دی اور کہا
کہ یہ ہر آدمی مین شیطان کا حصہ ہوتا ہے - پھر برف اور اولے کے پانی سے دلکو دھو کے
سکینہ اوسپر چھڑکا اور اوسے سینے مین رکھکے سی دیا اور سینے کو بھی سی کے برابر کر دیا
اور دوسری مرتبہ یہ واقعہ اس طور سے ہوا کہ جب آپکا سن شریف دس برس کا ہوا
تو ایکدن آپ جانب صحرا تشریف لے گئے کہ ناگاہ حضرت جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آئے پھر
آپکو چت لٹا کے پیٹ چاک کیا اسطرحسے کہ نہ کچھ درد ہوا اور نہ خون نکلا ایک کے
پاس سونے کا طشت پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرا اوس پانی سے آپکا پیٹ دھوتا
تھا - پھر اونھون نے آپکے دل کو چاک کر کے ایک پھٹکی بستہ خون کی نکال کے پھینکدی
اور ایک چیز مثل چاندی کے تل کے آپکے دلمین ڈالدی - بعد اوسکے ایک سوکھی چیز
چھڑکی اور انگوٹھا پکڑ کے کہا کہ جاؤ ہمیشہ خوش رہو - پس آپکا سینہ شفقت اور مہربانی
سے مالامال ہوگیا - تیسری دفعہ وحی آنے کے قریب یہ واقعہ ہوا اور چوتھی بار
معراج کی رات کو ہوا - تاکہ آپکا دلِ مبارک عالم ارواح کی سیر کی قوت حاصل کرے
بعد بیان شرح صدر کے اللہ تعالےٰ اون دو نعمتون کا بیان فرماتا ہے جو اس شرح صدر
کی نعمت کی تاثیرات سے ہین اور ارشاد کرتا ہے - وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ

اور اوتار رکھا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا۔ اس حوصلے کی کشادگی کے سبب سے۔ الَّذِیٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وہ بوجھ جسنے کڑکائی پیٹھ تیری۔ اسواسطے کہ تیری ہمت یا ہتی تھی کہ اون سب کمالون کو حاصل کرے اور نفسانی تشویشون کے سبب سے تیرا دل تنگی کرتا تھا پھر جب ہمنے تیرے حوصلے کو کشادہ کردیا تو یہ سب تشویشین تجھپر آسان ہوگئین۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور اونچا کیا ذکر تیرا۔ یعنے بلند کیا ہمنے تیرے واسطے تیرا ذکر ساتھ نبوت اور رسالت کے یا یہ کہ ذکر تیرا اپنے نام کے ساتھ رکھا اذان اور اقامت اور تشہد اور خطبے وغیرہ مین تاکہ جو کوئی ہمین یاد کرے تجھے بھی یاد کرے۔ یا یہ کہ ہمنے خود تجھپر درود بھیجا اور اورونکو درود بھیجنے کا حکم کیا تاکہ تیرا رتبہ اونچا ہو۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ سو البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ جو درگاہ الٰہی سے بلا اور سختی مین نصیب ہوتی ہے۔ اور اوس آسانی سے مراد اوس سختی کے بوجھ اوٹھانے کی طاقت دینا ہے جسکے سبب سے وہ سختی آسان ہوجائے۔ سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شرح صدر اور فراخی حوصلے کے سبب سے کمالات کے حاصل کرنے مین اس قسم کی آسانیان عنایت ہوئی تہین تا آپکے دل کو کدورت اور تنگی حاصل نہو اور ہر کمال کے حاصل کرنے مین باوجود پیش آنے طرح طرح کے موانعات کے انجام کو پہونچین۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے اور وہ مرتبون اور درجون کی بلندی ہے۔ کیونکہ مصیبت مین صبر کرنا حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے مرتبون اور درجون کی بلندی کا سبب ہے۔ اور یہ تکرار تاکید کے واسطے ہے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی نعمتون کے شمار اور یاد دہی سے فراغت پائی تو اون نعمتون کے ادا ے شکر کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ پھر جب تو فارغ ہو تو محنت کر۔ اللہ تعالےٰ کے یاد کرنے مین وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ع اور اپنے رب کی طرف دل لگا۔ ایسا پروردگار جسنے تجکو

طرح طرح سے پرورش کیا اور ایسے کمال کو پونہچایا کہ کسی بنی آدم کو میسر نہین ہوا۔ پس سوائے اوسکے کسیکو اپنی نظر مین جگہ نہ دے۔ اور مفسرین نے اسکے معنے یون لکھے ہین کہ جب نماز سے فارغ ہو تو دعا کے واسطے ہاتھ اوٹھاؤ۔ یا التحیات پڑھ کے اپنی دنیا اور آخرت کے واسطے دعا مانگو۔ اور جو چاہو اوس سے طلب کرو کہ دعائین تمہاری مقبول ہین

سورۃ التین مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتین اور چونتیس ۳۴ کلمے اور ڈیڑہ سو حرف ہین۔ اور ایک رکوع۔ اسکے خواص سے ہے کہ اگر کسی غائب کے لیے دو ہزار بار پڑھے تو وہ حاضر ہو وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ قسم انجیر کی اور زیتون کی۔ وجہ تخصیص ان دونون میوون کی یہ ہے کہ انجیر پاک اور بے فضلہ میوہ ہے اور اسمین بہت سے فائدے ہین۔ اور زیتون میوہ بھی ہے اور سالن اور دوا اور روغن بھی اور اسمین بھی بہت سے فائدے ہین۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ انجیر اور زیتون سے دو پہاڑ مراد ہین جنمین یہ دونون پیدا ہوتے ہین۔ ایک طور زیتا اور دوسرا طور سینا کہ انمین سے ہر ایک ایک پیغمبر کا معبد تھا۔ یا مسجد دمشق اور بیت المقدس مراد ہے۔ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ اور طور سینین کی۔ یعنے قسم ہے طور سینا کی کہ مقام مناجات حضرت کلیم اللہ کا ہے۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ اور اس شہر امن والے کی۔ کہ مکہ معظمہ ہے اور بہت بڑا جاے امن۔ اور جامعیت مین کمال درجے کو پونہچا ہوا اور ساتھ ان سب وصفون کے خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ شہر مبارک بسبب ہر طور کی بزرگی اور کمال کی جمعیت کے نہایت اعلے رتبے کو پونہچا ہے۔ اسیواسطے یہان اس شہر کی قسم پر ختم فرما کر مطلب ارشاد ہوتا ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ہمنے بنایا آدمی کو خوب سے خوب انداز سے پر۔ یعنے قسم ان چارون چیزون کی اس بات پر ہے

کہ بیشک ہمنے پیدا کیا انسان کو بہت اچھی صورت اور ترکیب مین۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ
أَسْفَلَ سَافِلِينَ ○ پھر پھینک دیا اوسکو نیچون سے نیچے۔ یعنے ایسی عمدہ مخلوق
کو اوسکے قصور کرنے کے سبب سے ایسے مقام مین ڈالدیا جو چوپایون کے مرتبے سے
بھی بدتر ہے اور یہ ذلت شہوت اور غصے کے جال مین پھنسنے سے حاصل ہوتی ہے
اور اسی کے سبب سے انسان عذاب دائمی مین گرفتار رہتا ہے إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ○ مگر جو یقین لائے
اور کین بھلائیان سو اونکو ثواب ہے بے انتہا۔ یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے اور اپنی عقل
کو اپنے وہم و خیال پر غالب کیا اور اچھے کام کیے اونکے لیے اجر ہے بے انتہا۔
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ○ پھر تو اس پیچھے کیون جھٹلاوے بدلا ملنا۔
یعنے اے انسان باوجود ظاہر ہونے دین کے ان مقدمون کے جو بیان ہوئے پھر
کون چیز تیرے انکار کا باعث ہوتی ہے۔ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ○
کیا نہین ہے اللہ سب حاکمون سے بہتر حاکم۔ پس جب دوسرے حاکم اپنی رعیت کے لیے
یہ بات نہین چاہتے کہ ایک فرقے سے دوسرے فرقے مین جا ملین یا اعلے مرتبے
سے ادنی کی طرف جھکین تو حق تعالے کیونکر یہ بات پسند کریگا جو حکمت کے خلاف ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھے اور اس آیت پر پہنچے تو
چاہیے کہ کہے۔ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔ یعنے سچ ہے کہ تو سب حاکمون
کا حاکم ہے اور مین بھی اس بات پر گواہ ہون۔ لکھا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
نماز عشا مین اس سورت کو پڑھا ہے۔ اور امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے
عنہ بھی اکثر اس سورت کو کعبے کے سامنے فرض نماز مین پڑھا کرتے تھے تاکہ اشارہ ہو
حرم کی بزرگی پر۔ اسواسطے کہ اللہ تعالے نے اس سورت شریف مین حرم محترم
کی قسم کھائی ہے۔ پس اوسکی عظمت و بزرگی نہایت درجہ اس سے ظاہر ہے

سورۃ العلق مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع عشرۃ آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور ایک سو اسی حرف ہین - اور نام اسکا سورۂ علق اسواسطے ہے کہ اس سورت مین آدمی کو علقے یعنے جمے ہوئے لہو سے بنانا مذکور ہے - اور اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اسکے پڑھنے والے کی مرادین بآسانی حاصل ہوتی ہین - اور اس سورت کے بارے مین اکثر مفسرون نے لکھا ہے کہ اول جو قرآن سے نازل ہوا وہ یہی آیتین ہین - اور یہ سورت صرف پڑھنے کا طریقہ سکھانے اور عادت ڈالنے کے لیے نازل ہوئی تھی - اسکے شانِ نزول مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی کی علامتون سے پہلے جو چیز نمودار ہوئی وہ سچے خواب تھے کہ جو کچھ رات کو آپ خواب مین دیکھتے تھے وہ بعینہٖ دنکو ظاہر ہوتا تھا بعد اسکے خلوت اور گوشہ نشینی کی محبت آپکے دل پر غالب ہوئی اور کوہ حرا مین جو مکۂ معظمہ کے متصل ہے تشریف لیجاکے آپنے ایک غار اپنی خلوت کے واسطے مقرر فرمایا - کھانا پانی کئی روز کا ہمراہ لیجاکے اوس غار مین بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالے کی حمد وثنا مین مشغول رہتے تھے - جب کھانا پانی تمام ہوجاتا تھا تو دولتخانے کو تشریف لیجاتے تھے اور ایک دو روز رہکر اہل وعیال کا حق ادا کرکے پھر آب وطعام لے کے اوس غار مین جا بیٹھتے تھے اور آپکے رہنے کی مدت اُس غار مین اکثر ایک مہینے سے کم ہوتی تھی ایک روز اوسی خلوت کے دنون مین غار سے نکلکر ہاتھ پانون دہونے کے واسطے پانی کے کنارے کھڑے تھے کہ یکایک حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوپر سے آواز دی کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم - آپ اوپر کو دیکھنے لگے مگر کچھ نظر نہ آیا پھر دوبارہ اور سہ بارہ ایسی ہی آواز آئی آپ حیران ہوکے ادہر اودہر دیکھ رہے تھے کہ یکایک ایک شخص نورانی چہرہ مثلِ آفتاب نور کا تاج سر پر دہرے سبز لہلہاتی پوشاک پہنے بشکل انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپسے کہنے لگا کہ پڑہ - اور بعض روایتون مین ہے

کہ اون بزرگ کے ہاتھ مین سبز ریشمی کپڑا تھا جسمین کچھ لکھا ہوا تھا - وہ کپڑا اونہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھایا اور کہا کہ پڑہ آپنے فرمایا کہ مین حرفون کی صورت تک نہین پہچانتا اور پڑہا ہوا نہین ہون اون بزرگ نے پہر کہا کہ پڑہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گلے سے لگا کر ایسے زور سے بھینچا کہ آپکو نہایت تکلیف ہوئی اور بدن مبارک تمام پسینے پسینے ہو گیا اسیطرح سے تین بار کیا اور چوتھی بار کہا - اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ پڑہ اپنے رب کے نام سے جسنے بنایا - یعنے پڑہ اپنے پروردگار کا کلام مدد لے کے اوسکے نام سے جسنے پیدا کیا ہے چیزون کو اپنے نامون کی صورت پر پس اوس سے کیا بعید ہے کہ کلام قدیم کو جسے آدمی آپ ہی آپ نہین پڑہ سکتا حرفون کے قالب مین لا کے تیرے خیال مین ڈالدے اور پہر تیری زبان پر جاری کرا دے پس اگر تیرے دلمین یہ شبہہ گذرے کہ وہ کلام باعزت آدمی ایسے ذلیل پر اُتارنا نہایت بعید ہے تو اپنے پروردگار کی ایک اور صفت پر لحاظ کر خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ بنایا آدمی کو لہو کی پھٹکی سے - یعنے بنایا آدمی کو جمے ہوئے خون سے جو شرع کے حکم سے بھی ذلیل ہے اور حکمت کے رو سے بھی نجس ہے - پہر کمال عزت دی اوسکو ایسی روح سے کہ اسرار الٰہی کی اوٹھانے والی ہے - پس ایسے پروردگار سے جسنے روح لطیف کو جسم کثیف سے ربط دیدیا کیا تعجب ہے کہ اپنے کلام پاک قدیم کو حادث لفظون کے ساتھہ ترتیب دیکے خیالیہ قوتون اور بولنے کے آلات واسباب پر ڈالدے اور وہ کلام پاک ویسا ہی پاک و پاکیزہ رہے - اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تعجب اس بات کا تھا کہ مین تو بے پڑھا ہون مجھسے کیونکر پڑھا جائیگا لہذا تاکید کے لیے پہر دوبارہ ارشاد ہوا کہ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ پڑہ اور تیرا رب بڑا اکرم ہے - کیونکہ اُمّی کو دانا کر دینا اور جاہل کو عالم بنا دینا اوسکے آگے بہت آسان ہے - اور باوجودیکہ اونہونے اسباب حصولِ علم کے اوسکے نزدیک علم پہونچانا

کچھ مشکل نہین۔ الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ وہ ایسا پروردگار ہے جسنے علم سکھایا
قلم سے یعنے تعلیم فرمائی آدمیون کو قلم کے واسطے سے وہ چیز جو حواس اور عقل
اور خبر سے دریافت نہین کرسکتے تھے۔ جیسے اگلی امتون اور بادشاہون کے قصے
اور دور دور کی ولایتون اور ملکون کے حالات۔ اور تعلیم کی صورت قلم کے وسیلے سے
اسطور پر ہے کہ اول معنے ذہن مین معین ہوتے ہین بعد اسکے خیال مین لباس الفاظ
مناسب کا پہنتے ہین پھر قلم کی مدد سے وہ الفاظ نقوش خطیہ کی صورت پر ظاہر ہوتے ہین
اور ہر خط پڑھنے والا اونکو دریافت کرسکتا ہے۔ اور یہ صورت قرآن کے اترنے سے
کمال مشابہت رکھتی ہے۔ اسطرح کہ اول کلام پاک نے لوح محفوظ مین حرفونکی صورت
پہنی بعد اسکے حضرت جبرئیل کے واسطے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صفحۂ خیال
مین منقش ہوا پھر آپکی زبان مبارک سے ہر خاص وعام کو پہونچا۔ اور جسطرح قلم کے سبب سے
اون چیزون کو حاصل کرلیتا ہے جنکو ہرگز قوت بشری کسب سے حاصل نہین کرسکتی
اسیطرح وحی کے سبب سے وہ معلومات جنکا حاصل ہونا ممکن نہین ہے حاصل ہوجاتے
ہین جیسا کہ ارشاد ہوا ہے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ سکھایا آدمی کو جو نجانتا
تھا۔ یعنے قوت بشری سے معلوم کرنا اوسکا ممکن نہ تھا۔ لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام
نے یہ پانچون آیتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھائین اور آپکے ذہن نشین ہوگئین تو بعد
اسکے حضرت جبرئیل نے اپنا پانون زمین پر مارا اوسمین سے ایک چشمہ آب روان کا جاری
ہوا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہانے اور وضو کرنے اور استنجا کرنے کا طریقہ سکھایا اور
دو رکعت نماز پڑھائی اور سورۂ فاتحہ تعلیم کی تاکہ نماز مین پڑھا کرین۔ بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اس صدمے کے خوف سے کانپتے ہوئے اپنے دولتخانے مین تشریف لائے
اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے جو اوسوقت آپکے نکاح مین تھین کہا کہ مجکو بالاپوش
اڑھا دو تاکہ یہ تھرتھری میری موقوف ہوجائے۔ جب کچھ عرصے کے بعد وہ لرزہ موقوف

تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حال دریافت اور آپنے سب کیفیت اونسے بیان کرکے
فرمایا کہ مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ مین اس صدمے سے کہین ہلاک نہ ہو جاؤن حضرت خدیجہ رضہ
نے آپکی تشفی کی اور آپکو ورقہ بن نوفل کے پاس جو اونکے چچازاد بھائی تھے اور توریت
و انجیل سے بخوبی واقف تھے لے گئین اور یہ سب قصہ اونہین سنوایا۔ اونہون نے
یہ حالات سنکے کہا کہ یہ شخص ناموس اکبر تھا جو اللہ تعالے کی طرف سے پیغمبرون پر وحی
لایا کرتا ہے یعنے جبرئیل علیہ السلام آپ تم خوش ہو اور خوف نکرو۔ مگر تمہاری قوم اس نعمت
کی قدر نجانیگی اور تمکو تکلیف دیگی یہانتک کہ تمکو اس شہر سے نکالینگے۔ پس کیا خوب ہو
جو مین اوس وقت زندہ رہون اور تمہاری تائید و مدد کرکے دونون جہان کی سعادت
حاصل کرون۔ بعد اس واقعے کے چند روز ہوئے تھے کہ ورقہ بن نوفل نے وفات
پائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو سفید کپڑے پہنے ہوئے خواب مین دیکھا
اور اوسکی یہ تعبیر فرمائی کہ یہ شخص بہشتی ہے۔ اب سمجھنا چاہیے کہ جب حق تعالے نے ارشاد
کیا کہ رب نہایت کرم اور اوسکا ہر نوع کی تکمیل و تربیت عباد کے لیے متوجہ ہے یہانتک کہ تعلیم
اون چیزون کی جو اونکے امکان سے خارج تہین قلم کے وسیلے سے کردی اور اسواسطے
سے وہ چیزین اونکو بتادین اور الوہیت کے کارخانون پر اس تدبیر سے اونکو آگاہ
کردیا تاکہ خلافت کبریٰ کے حکم سے ربوبیت کے کامون کی پیروی اور مخلوقات مین
تصرف کرین اور تصرف الٰہی کا ظل ہونا اونہین ثابت ہوجائے تو یہ جگہ اسبات کی تھی
کہ شاید اسکے سننے سے سننے والے کے خیال مین یہ بات آئے کہ جب انسان درگاہ
کبریا مین ایسا عزیز و کرم ہے تو پھر کس لیے اوسکو فقیری اور محتاجی کے پھندے مین
پھانس رکھا ہے اور ہر مخلوق کی طرف اوسکو محتاج کیا ہے بلکہ اوسے ہر مخلوق کی
طرف اتنی محتاجی دی ہے کہ اوسکا دسوان حصہ بھی دوسری مخلوقات کو نہین دیا۔ اور
یہ بزرگی جو اسے عنایت ہوئی ہے ایسی چیزون کو ہرگز نہین چاہتی۔ بلکہ مقتضاے بزرگی

یہ تھا کہ اسکو ایسی احتیاجون سے وو دور رکھتے اور نزدیک والے فرشتون کی طرح کسی شے
کا محتاج نکرتے۔ اور اگر خلافت کے اسباب حاصل کرنے اور دوسری مخلوقات مین تصرف
کرنے کے لیے اوسے احتیاج ان چیزونکی دی تھی تو چاہیے تھا کہ بہت سا مال اور
بڑے بڑے خزانے اوسے دیے ہوتے تاکہ محتاج اور ذلیل نہو۔ پس اس شبہے
کے دور کرنے کے واسطے ارشاد ہوا کہ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ کوئی
نہین آدمی سر چڑھتا ہے اس سے۔ یعنے یہ بات نہین ہے جو تم سمجھے ہو کہ آدمی
کا محتاج اور فقیر ہونا اللہ تعالے کے فضل وکرم کی کمی کے باعث سے ہے بلکہ اوسکی
محتاجی اور فقیری کا سبب یہ ہے کہ آدمی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالے کی اور سرکشی
کرتا ہے اوسکے بندونپر اس بات سے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ کہ دیکھے ہے آپکو
محفوظ۔ مال و دولت اور زور و قوت سے۔ پس اگر آدمی اسطرح پر محتاج نہوتا تو اوسکی
سرکشی اور نافرمانی حد سے بڑھ جاتی اور اصلاح کی صورت مشکل ہوتی۔ سو یہ بھی اللہ
تعالے کا بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ اوسنے انسان کو ہر طرحکی احتیاج مین گرفتار کر
کے سرکشی اور نافرمانی سے روک رکھا ہے اور خیال مذکورہ محض غلط ہے اسلیے کہ آدمی
کو کسی حالت مین اپنے پروردگار سے بے پروائی حاصل نہین بلکہ اِنَّ اِلٰى
رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۭ بیشک تیرے رب کی طرف پھر جانا ہے۔ یعنے اوسی پروردگار
کیطرف ہر حال مین رجوع کرنا ہے۔ اور جب ثابت ہو گیا کہ آدمی کے محتاج ہونے کی
وجہ یہی ہے کہ بے احتیاجی کے عالم مین سرکشی اور نافرمانی کرتا ہے اور منعم حقیقی
سے غافل ہو کے اوس نعمت مین بے پرواہ ہو جاتا ہے تو یہان بطور مثال کے
بیان فرماتے ہین کہ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۭ
کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھے۔
اور وہ ابوجہل تھا جسنے کئی دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام مین نماز

پڑھنے سے روکا۔ اور یہانتک کہا کہ اگر کبھی تجکو زمین پر پیشانی رکھتے دیکھونگا تو بُرے طور سے پیش آؤنگا۔ پس ظاہر ہے کہ اس کمبخت نے بوجہ استغنا اور بے پروائی کے خداوند عالم کی نافرمانی کی اور اوسکے مقبول ومحبوب بندے سے سرکشی۔ اور جب اس سرکشی کا حال بیان فرما چکے تو اس مرض کے علاج کا طریقہ بھی بیان فرماتے ہین۔ کہ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰۤی ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ بھلا دیکھ تو اگر ہوتا نیک راہ پر یا سکھاتا ڈر کے کام۔ یعنے اگر وہ سرکش ہدایت پر ہوتا اور لوگون کو پرہیزگاری کا حکم کرتا تو اوسکے حق مین بہتر ہوتا۔ اَرَاَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ بھلا دیکھ تو اگر جھٹلایا اور منہ موڑا۔ یعنے پیغمبر کے دین برحق کو جھٹلایا اور راہ راست چلنے سے منہ موڑا تو ہمارا کیا بگاڑا۔ اپنے کیے کی سزا پائیگا۔ اور اگر اوسکو جزا و سزا کے ملنے مین شک شبہہ ہے تو اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ؕ کیا نہین جانتا ہے کہ اللہ دیکھتا ہے اور بدلا دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ کَلَّا کوئی نہین۔ یعنے ایسا نہین ہوسکتا کہ وہ سرکش یونہین چھوڑ دیا جائے اور اوسکی دنیا کی عزت اور مرتبے کے لحاظ سے اوسکی سرکشی اور نافرمانی نہ پوچھی جائے بلکہ لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ اگر نہ باز آئیگا۔ یعنے یہ دھمکی اور جھڑکی سننے پر بھی اپنی سرکشی سے باز نہ رہیگا لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ ہم گھسیٹین گے چوٹی پکڑ کے جسمین نہایت ذلت اور حقارت ہے۔ نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ کیسی چوٹی جھوٹی گنہگار۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہ آیتین نازل ہوئین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے سامنے پڑھین تو رفتہ رفتہ یہ خبر ابوجہل کو پہونچی اور وہ ملعون نہایت غصہ ہوکے رسول کرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر سخت بے ادبانہ گفتگو کرنے لگا کہ اے نادان کچھ بھی تجکو سمجھ ہے اور تو کسے ڈراتا ہے اگر مین چاہون تو ابھی اس میدان کو سوارون اور پیادون سے بھردون۔ مگر اسکی کیا ضرورت ہے کیونکہ تیرے اور تیری قوم کے لیے تو

وہی لوگ روایت کرتے ہیں جو میری مجلس میں صبح شام حاضر رہا کرتے تھے جن اگر اونہیں
گھرکا دن تو آنسو تیری حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ پس اوس مردود کے غرور
تکبر کے جواب میں ارشاد ہوا کہ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۙ اب بلاوے اپنی مجلس کو
سوت کے دور کرنے کے لیے سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ ہم بلاتے ہیں پیادے
سیاست کرنے کو۔ اور پیادوں سے دوزخ کے فرشتے مراد ہیں جو لوگوں کو ہاتھ پیر
باندھ کے دوزخ میں ڈالیں گے (پس ابوجہل مردود کا یہی حال ہوا کہ بدر کے روز
مارا گیا اور جیسا ہونے سے فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرشہ کا کانوں میں سوراخ
کر کے اوس میں ایک رسی ڈالی اور جہاں پر وہ مرا ہوا پڑا تھا وہاں سے اوسکی لاش کو
کھینچتے ہوئے ایک ناپاک کنوئیں تک لے گئے پھر اوسکی چوٹی کے بال پکڑ کے کھینچ کے
اوسے کنوئیں میں ڈالدیا اور اوسکی روح کو بدن سے جدا ہوتے ہی دوزخ کے نگہبانوں
نے عذاب جہنم میں گرفتار کیا۔ اور کوئی رفیق اوسکا ایسے وقت میں کام نہ آیا۔ بعد اس
بیان کے حق تعالے نے اپنے حبیب کو اوسکی مخالفت پر دلیر کرنے کے لیے فرمایا کہ
كَلَّا ؕ کوئی نہیں۔ یعنے ہرگز نہ ڈرو اوس سے اور اوسکے ڈرانے کو خیال میں کچھ
نہ لاؤ۔ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ نہ مان اوسکا کہا اور سجدہ کر اور
نزدیک ہو۔ یعنے اوسکے کہنے کو نہ مانو اور سجدہ کرو اپنے پروردگار کو اور نزدیکی اوسکی
حاصل کرو سجدہ کرنے سے۔ لکھا ہے کہ ابوجہل کو سجدہ کرنے سے زیادہ تر غصہ آتا تھا۔
اور اسی وجہ سے اوسنے اپنے لوگوں سے کہہ رکھا تھا کہ جب محمد کو سجدہ کرتے ہوئے بیت اللہ
شریف میں دیکھو تو فوراً مجھے خبر دو کہ میں اونکی گردن پر اپنا پیر رکھونگا اور گردن توڑ ڈالونگا
چنانچہ ایکدن اوسکے لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے سامنے
نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کے اوس مردود کو خبر دی اور وہ ملعون سنتے ہی وہاں آیا
اور آنحضرت کے قریب پہونچکے چاہتا تھا کہ کچھ بے ادبی کرے لیکن خود بخود اپنے

سجدہ
ع ۲۲

دونون ہاتھہ سپر کی طرح منہ کے سامنے کیے ہوئے پیچھے ہٹا جیسے کوئی ڈر کے اپنے تئین بچاتا ہے۔ چنانچہ دو تین بار اوسنے ایسا ہی کیا اور پیچھے ہٹا۔ جو لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تھے اوسکی یہ حرکت دیکھہ کے حیران ہوئے اور پوچھنے لگے کہ تو کس باعث سے اسطرح اولٹا پھرا۔ اوسنے کہا مین نے دیکھا کہ میرے اور حضرت محمد کے درمیان مین ایک خندق آگ سے بھری ہوئی ہے اور فرشتون کے پر اوسکے کنارون پر نظر آتے ہین اور ایک بہت بڑا اژدہا میری طرف لپکا جسکے دیکھنے سے مجھپر خوف غالب ہوا اور مین وہان ٹہیر نسکا۔ اگر ذرا بھی مین ٹہیرتا تو جل ہی جاتا اور اژدہا مجھکو نگل لیتا۔ لوگون نے پوچھا کہ پھر اسکا کیا باعث ہے اوس شقی ازلی نے کہا کہ یہ شخص بہت بڑا جادوگر ہے مین اس سے جیت نہین سکتا۔ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنکے فرمایا کہ اگر یہ مردود میرے پاس آتا تو فرشتے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے لیجاتے اور ہرگز جیتا نہ پھرتا۔ علمانے لکھا ہے کہ یہ مردود تکبر اور سرکشی مین فرعون سے بڑھ گیا تھا اسیواسطے اوسکے حق مین ایسے کلمات ارشاد ہوئے

سورۃ القدر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس آیات

یہ سورت مکی ہے مگر بعضے علمانے اسکے اسباب نزول پر لحاظ کرکے فرمایا ہے کہ مدنی ہوگی۔ اسمین پانچ آیتین اور تیس کلمے اور ایک سو بارہ حرف ہین اور ایک رکوع اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص اس سورت شریف کا ورد کرے قدر و منزلت اور دولت و کامرانی پائے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بعد تین بار اس سورت کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور جو شخص سوتے وقت اسے پڑھے دل اوسکا وسوسے سے پاک ہو اور قبر اوسکی مثل باغ کے ہو اور زیادہ پڑھے تو انوار الٰہی کا مشاہدہ کرنے لگے۔ علمانے اسکے شان نزول مین بہت کچھہ لکھا ہے مختصر یہ ہے کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل مین سے ایک

زاہد شمعون نام کا احوال اپنے صحابہؓ کے سامنے اسطور سے بیان فرمایا کہ اوس زاہد نے ہزار مہینے عبادت کی ہر روز روزہ رکھتا تھا اور کافرون سے ساتھ جہاد کرتا تھا اور رات بھر نماز پڑھتا تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے یہ بیان سنکے گزارش کی کہ یا رسول اللہ ہم کسطرح ایسے شخص کے ثواب کو پہونچ سکتے ہین اسلیے کہ ایک تو ہماری عمرین مختصر یعنے ساٹھہ ستر برس کی ہوتی ہین پھر اونمین سے تہائی سونے مین اور کچھہ تلاش معاش اور اور ضروری حاجتون اور بیماری اور سستی مین ضایع ہوتی ہین۔ اور عبادت کے لیے بہت ہی کم وقت رہتا ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کا یہ کلام سُنکے نہایت غمگین ہوئے۔ پس اللہ تعالےٰ جل شانہ نے آپکے رفع ملال کے واسطے یہ سورت شریف نازل کی اور آپکے اطمینان کے لیے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ تمہاری امت کی عمرین مختصر اور کوتاہ ہین لیکن ہمنے تمکو ایک رات ایسی مرحمت کی ہے کہ صرف اوس رات کی عبادت ہزار مہینون کی عبادت سے بہتر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا ہے کہ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ ہمنے یہ اوتارا شبِ قدر مین۔ یعنے مقرر اُتارا ہمنے قرآن کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شبِ قدر مین جسمین قدر اور مرتبے عابدون کے عالم ملکوت اور عالم روح پر ظاہر ہوتے ہین اور جمال الٰہی کی تجلی اپنے مشتاق بندون کے حال پر متوجہ ہوتی ہے اور عابدون کے درجے اور مرتبے بڑھتے ہین **وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝** اور تو کیا بوجھا کیا ہے شبِ قدر یعنے کیا بزرگی ہے شبِ قدر کی۔ **لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝** شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے۔ جنمین شب قدر نہو۔ مدعا یہ ہے کہ ہر مہینا دنون اور راتون کو شامل ہے اور ہر رات دن تجلیات غیبیہ کو۔ لیکن وہ تجلی جو اس شب مین واقع ہوتی ہے اون تجلیون سے اسقدر جبر زیادہ ہے جیسے دریا کے آگے قطرہ۔ اور جب تجلی الٰہی اس عظمت اور بزرگی کے ساتھہ واقع ہوئی تو ثواب اوس رات کی عبادت کا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہوا - اب آگے اوسکی عظمت کے بارے مین ارشاد ہوتا ہے کہ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ اُترتے ہین فرشتے اور روح اوسمین اپنے رب کے حکم سے - یعنے اُترتے ہین فرشتے آسمان سے اور روحین مقام علیین سے اوس شب مبارک مین اہل کمال سے ملنے کے لیے - تاکہ اونکا نور اور حضوری زیادہ ہو اور یہ اوترنا اونکا پروردگار کے حکم سے ہوتا ہے مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ ہر کام پر - یعنے ملائکہ ہر کام کے اور روحین ہر کام کی جو قرب وکمال کے ساتھ متعلق ہے نازل ہوتی ہین - اور جب اس شب مبارک کی عظمت کے بیان سے فارغ ہوئے تو اب اوسکا ایک اور وصف ارشاد کرتے ہین کہ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۧ امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک - یعنے سلامتی ہے اوس رات کو نفس اور شیطان کی شر سے بوجہ نازل ہونے ارواح اور ملائکہ اور نورانی تجلی کے - اور یہ امن اور سلامتی غروب آفتاب سے لیکے صبح صادق کے طلوع ہونے تک یکسان رہتی ہے - اور ملائکہ وارواح کے نازل ہونے کے بارے مین علما مین اسبات کا اختلاف ہے کہ ملائکہ ورارواح سے سب ملائکہ اور ارواح مراد ہین جیساکہ قرآن کی ظاہری لفظ اسپر دلالت کرتی ہے یا وہ ملائکہ اور ارواحین مراد ہین جو سدرۃ المنتہیٰ مین رہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثون مین مذکور ہے - لیکن حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نازل ہونے مین سب کا اتفاق ہے اور اونکا مقام سدرۃ المنتہے کے وسط مین ہے اونکے ہمراہ سب ملائکہ اور روحین نازل ہوتی ہین اور ہر عبادت کرنے والے سے حضرت جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہین اور اونکے مصافحہ کرنے کا نشان یہ ہے کہ عین شغل عبادت مین جسم کے روئین کھڑے ہوجاتے ہین اور دل مین رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھون سے آنسو جاری ہوتے ہین اور اوس عبادت

مین نہایت لذت ملتی ہے۔ اور اس رات کے خواص سے یہ بھی ہے کہ اسمین دعا قبول ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ اس رات کو ایسی دعا مانگین جو دنیا اور آخرت کی بہترائی کو شامل ہو۔ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مین شب قدر کو پاؤن تو کیا دعا مانگون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا مانگو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ یعنے اے اللہ تیرا نام عفو ہے اور تو بخشنے کو دوست رکھتا ہے پس بخشدے مجکو اپنے کرم سے اور حدیث شریف مین یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص بندہ رکھے شب قدر کو نماز اور عبادت سے ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لیے تو اوسکے پچھلے گناہ بخشدیے جاتے ہین۔ اور وہ شب رمضان المبارک کے آخری دنون کی طاق [۲]راتون یعنے اکیسوین [۲۱] سے اونتیسوین [۲۹] تک مین ہوتی ہے۔ آگے اللہ تعالے علام الغیوب ہے

سورۃ البینۃ مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان ایات

یہ سورت مدنی ہے اسمین آٹھ آیتین اور چورانوے [۹۴] کلمے اور تین سو چھیانوے [۳۹۶] حرف ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص سے ہے کہ جو کوئی اسے اکیس [۲۱] بار صبح کے وقت پڑھے تو اوسکی کل طاعتین مقبول ہون اور گناہ سے محفوظ رہے۔ اور اگر مرض برص یا یرقان کے لیے لکھ کے اپنے پاس رکھے تو بحکم خدا ے تعالے شفا پائے

لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ ۝ نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہین کتاب والے اور شریک والے باز آتے جب تک کہ پہنچے اونکو کھلی بات۔ یعنے نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین اہل کتاب اور مشرکین سے جدا ہونے والے جب تک کہ نہ آئے اونکے پاس ظاہر نشانی۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے اور ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور تھا۔ مشرکین بدھون اور ستارون اور آگ کو پوجتے تھے اور

بعضے صلحا اور بزرگون کی صورتون کو معبود ٹھیراتے اور اونکو مقرب بارگاہ الٰہی سمجھکے وسیلہ دین و دنیا کا گردانتے تھے۔ اور اہل کتاب توریت و زبور کو اپنا پیشوا قرار دیتے تھے اور بعضے انجیل کو مانتے تھے۔ مگر یہ سب بُری رسمون اور باطل اعتقادون مین ایسے پھنسے ہوئے تھے کہ وعظ و پند سے اونکے دلون پر مطلق اثر ہوتا تھا۔ پس حکمت الٰہی نے چاہا کہ ایک پیغمبر آئے جو خود بھی ظاہر حجت ہو اور اوسکا بیان شافی سب کو امراض جہالت سے نجات بخشے۔ جیساکہ ارشاد ہوتا ہے۔ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۝ فِیْہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ۝ ایک رسول اللہ کا پڑھتا ورق پاک اوسمین لکھین کتابین مضبوط۔ یعنے آئے ایک پیغمبر جو پڑھے پاک ورق جنمین لکھا ہے مضبوط۔ مختصر یہ کہ تین چیزین ارشاد و ہدایت مین عالی رتبہ رکھتی ہین۔ ایک یہ کہ ایک شخص خدا کا بھیجا ہوا ہو اور معجزون کے دکھلانے اور انسانی کمالون کے جمع ہونے سے اوسکی رسالت خدا کی طرف سے ثابت ہو۔ اور یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کماحقہ ثابت تھی اسواسطے کہ رسالت کی شرطین اور انسانیت کے کمالات باوجود اُمی ہونے کے کمال درجہ بظاہر آپ مین نظر آتے تھے۔ دوسرے غیب سے کلام کا اُترنا کہ اوسمین معجزے نور کے روشن ہون سو یہ بات قرآن شریف مین بخوبی ظاہر ہے۔ تیسرے یہ کہ وہ کتاب ایسی ہو کہ جسمین اگلی کتابون کے مضامین مختصر عبارت مین بیان ہون۔ سو یہ بھی قرآن مجید مین قرار واقعی موجود ہے۔ بلکہ خلاصہ تمام اولین اور آخرین کا اوسمین کہین صاف صاف اور کہین اشارۃً مذکور ہے اور جب یہ سب چیزین ایک جا جمع ہوئین تو اب ارشاد و ہدایت مین اعلے مرتبہ حاصل ہوا۔ پس سزاوار یہ تھا کہ سب مخالف فرقے بعد مبعوث ہونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیغمبر کے اور نازل ہونے ایسے کلام پاک کے اپنی وضع اور آئین ترک کرکے اور متفق ہوکے متابعت اس دین کی کرتے اور کسی طرح کا اختلاف اور تفرقہ

جائز رکھتے لیکن نفس و شیطان کے غلبے کے سبب سے پوراسی اختلاف و تفرقہ
کے مرض مین گرفتار ہوئے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ○ اور پھوٹے وہ جنکو
ملی تھی کتاب سو جب آچکی اونکو کھلی بات یعنے ان رسول اور اس کتاب کے آنے
کے بعد کوئی شبہ باقی نہین رہا - اب اہل کتاب ضد سے مخالفت کرتے ہین شبہے سے
نہین - اور وہ مخالفت یہ تھی کہ یہود و نصاریٰ کے ایک گروہ نے آنحضرت کے
نبی ہونے سے انکار کرکے مخالفت پر کمر باندھی تھی یہانتک کہ آپکے تابعدارون سے
قتال پر آمادہ ہو گئے تھے اور دوسرا گروہ اونکی تائید کے واسطے دل و جان سے
شریک ہوا تھا - اور یہان صرف اہل کتاب کے تفرقے پر اکتفا کرنا اور مشرکین کے
تفرقے کا ذکر چھوڑ دینا اس باعث سے ہے کہ اہل کتاب جو اپنے تئین عالم و دانا
سمجھتے ہین اور انبیا کے حالات اور کتب الٰہی کی شان و شوکت سے واقف ہین اونکی
مخالفت نہایت تعجب انگیز ہے بخلاف مشرکین کے کہ وہ ان باتون سے آگاہ نہ تھے
وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَ
يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ○
اور اونکو حکم یہی ہوا کہ بندگی کرین اللہ کی خالص کرکے واسطے اوسکے دین کو بطور
ابراہیم حنیف کے اور قائم رکھین نماز کو اور دین زکوۃ اور یہی ہے راہ مضبوط
لوگونکی یعنے حکم نہین ہوا اونکو اس پیغمبر کی شریعت مین مگر یہی کہ عبادت کرین اللہ
تعالےٰ کی خالص کرکے اوسکے واسطے دین کو - پھر جو خصوصیت اور کیفیت عبادتون
مین یہ پیغمبر بیان کرتا ہے گو پہلی شریعتون مین نہو مگر یہ سب اللہ تعالےٰ کا قرب
حاصل کرنے کے لیے ہے اور یہ کہ حنیف ہو جائین یعنے اللہ تعالےٰ کے غیر
کی طرف توجہ نکرین اور یہ کہ قائم رکھین نماز کو اور دین زکوۃ اگرچہ کیفیت نماز اور

زکوٰۃ کے ادا کرنے کی مختلف ہو- اور یہی ہے دین اور مذہب مضبوط کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ابتک انبیا اور حکما اور علما نے اسی کی شرح اور تفصیل میں اپنی عمرین صرف کی ہین- اور جب حال اہل کتاب کے مخالفون کا بیان کیا گیا تو اب تفصیل ان دونون فرقون کی اونکے درجون کے موافق جو عند اللہ اونکے واسطے ثواب یا عذاب سے ثابت ہے بیان فرماتے ہین کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وہ جو منکر ہوئے کتاب والے اور شریک والے دوزخ کی آگ مین سدا رہین اوسمین- یعنے بیشک جو لوگ کہ کافر ہوئے اہل کتاب سے اور مشرک سب کے سب دوزخ کی آگ مین ہونگے اور اوسمین ہمیشہ رہینگے- اور اگر یہ لوگ اس گمان مین ہون کہ ہم اشرف المخلوقات ہین اور کسی مخلوق کے لیے ہمیشہ کا عذاب دنیا اور آخرت مین نہین ہے تو ہمکو کیسلیے دائمی عذاب مین گرفتار ہونا ہوگا پس اوس گمان باطل کے دور کرنے کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ بدتر ہین ہر سب خلق کے- یعنے یہ لوگ تمام مخلوقات سے بدتر ہین اسلیے کہ سب حکم الٰہی کو نمانا اور اوسکے رسولون کے منکر ہوئے تو اپنے نفس کی خواہش کو اللہ تعالےٰ کے حکمون پر غالب کردیا اور یہ برائی اور خرابی کسی مخلوقات مین نہین ہے- اب مومنین کے حق مین ارشاد ہوتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ لوگ ہین بہتر سب خلق کے- یعنے بیشک جو لوگ کہ ایمان لائے سب پیغمبرون پر اپنے وقت کے پیغمبر تک اور کیے اچھے کام وہ تمام مخلوقات سے بہتر ہین اور فرشتون سے بھی بڑھ گئے ہین اسلیے کہ ہر وقت اور ہر زمانے مین اللہ تعالےٰ کی حکمت کو سمجھے اور باوجود نفس کی خواہشون

کی کشمکش کے اللہ تعالےٰ کے حکمون کو اوسپر غالب رکھا - اور وہم کی مخالفت کو
دور کر کے عقل کو اوسپر متعین کیا تاکہ شک اور شبہے درمیان مین نہ آئین - اور یہ
بات فرشتون مین بھی نہین ہے کیونکہ وہ وہم اور نفس نہین رکھتے - مگر یہ بات عام
ملائکہ کی نسبت ہے اور جو خاص فرشتے ہین جیسے حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل
علیہما السلام اُنکا مرتبہ نہایت بلند ہے - اب ان اچھے لوگون کی جزا ارشاد ہوتی
ہے کہ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ بدلا اونکا اونکے رب کے یہان باغ ہین
بسنے کے نیچے بہتین اونکے نہرین سدا رہین اونمین ہمیشہ - یعنے بدلا اونکی اطاعت
اور عبادت کا اونکے پروردگار کے پاس باغ ہین جو اونمین ہمیشہ رہنے کے لیے
ملین گے اور اون باغون کے نیچے نہرین جاری ہونگی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اللہ اونسے راضی اور وہ اوس سے راضی - یعنے اللہ تعالےٰ
راضی ہوا اونسے اسواسطے کہ اونہون نے کسیطورسے کسی نیک شان مین اوسکا
انکار نہین کیا اور وہ بھی راضی ہوئے اللہ تعالےٰ سے اسلیے کہ ایمان لانے
سے مختلف شریعتون پر ثواب اون سبکا پایا اور اونکی طبیعت کا پیمانہ ایسا لبریز
ہوگیا کہ گنجایش طلب کرنے کی نہ رہی - ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝
یہ ملتا ہے اوسکو جو ڈرا ہے اپنے رب سے - یعنے یہ جو کچھ بیان ہوا اوس
شخص کے واسطے ہے جو ڈرے اپنے پروردگار سے اور کسیطرح یا کسیطور
سے اوسکی حکمت اور شان کا انکار نکرے اور اوسکے حکم کو اپنے نفس کی خواہشون
اور رسمون اور قیدون پر ہر حال مین اور ہر وقت مین مقدم رکھے فقط

ع ۲۳

سورۃ الزلزال مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان آیات

یہ سورت مدنی ہے اسمین آٹھ آیتین ہین اور ترپن کلمے اور ایک سو انچاس ۱۴۹

حرف ہین اور نزول اسکا قیامت کے منکرون کے جواب مین ہے جو پوچھتے تھے
کہ قیامت کب ہوگی - اور تفاسیر مین مذکور ہے کہ پہر رات گئے یہ سورت نازل ہوئی
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح ہونے کا بھی انتظار نفرمایا بلکہ اوسیوقت
صحابہ سے برآمد ہوئے اور لوگون کو تعلیم کی - اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ یہ
سورت چہو تہائی قرآن کے برابر ہے - اسکے خواص مین مرقوم ہے کہ جو شخص اسکے
چار ہزار بار پڑہے اوسکے تمام دشمن خراب اور آوارہ ہون - اور اگر لکھکر کے لقوے والے
کو دے بحکم خداے تعالے شفا پائے اور اگر اسے لکھکے پانی سے دہوکے تین بار
اوس پانی سے منہ دہوئے جملہ امراض سے محفوظ رہے اور ہمیشہ چہرے پر بشاشت رہے
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ جب ہلائے زمین کو اوسکے بہونچال
سے - یعنے جسوقت ہلائی جائے زمین ایسا ہلانا جو ممکن ہے اسی زمین کو اور اس
زمین کے ہلانے مین کمال مبالغہ کیا جائیگا یہانتک کہ روے زمین پر کوئی عمارت اور
پہاڑ اور درخت باقی نرہیگا اور بلندیان اور پستیان سب برابر ہوجائینگی اور زمین
کی شکل بدل جائیگی اور یہ معاملہ نفخہ ثانی کے قریب ہوگا - وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ
اَثْقَالَهَا ۙ اور نکالدالے زمین اپنے بوجہ - یعنے اس بڑے زلزلے کے
سبب سے جو کچھہ کہ زمین کے پیٹ مین ہے جیسے مردے اور خزانے وغیرہ
ان سبکو زمین باہر پھینکدیگی اور مردونکے باہر نکلنے کے سبب سے وہ علاقہ جو روحون
کو زمین کے شکم سے تہا ٹوٹ جائیگا وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ اور کہے
آدمی اسکو کیا ہوا - یعنے روحین آدمیونکی بعد زندہ ہونے اور اس زلزلے کے آثار
دیکھنے کے کہین گی کہ کیا ہوگیا ہے اس زمین کو - يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ
اَخْبَارَهَا ۙ اوسدن بتا دیگی وہ اپنی باتین - یعنے اوسدن زمین بنی آدم کے
کامون کو ظاہر کردیگی کہ فلان شخص نے مجہپر نماز پڑہی تھی اور روزہ رکہا تہا اور

فلان نے خون کیا تھا یا زنا اور سرقے کا مرتکب ہوا تھا - اور یہ بیان کرنا زمین کا دو
حکمتون کے واسطے ہوگا ایک یہ کہ لوگون پر گواہ ہو تاکہ اونہین انکار کی جگہ نرہے
دوسرے یہ کہ بدکار لوگ زمین کے بیان کرنے سے رسوا ہون اور اچھے لوگون
کی اچھائی ثابت ہو - اور یہ بیان زمین کا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ○ اسواسطے
کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اوسکو - یعنے زمین کا اظہار پروردگار کے حکم سے ہوگا
نہ اسوجہ سے کہ زمین بنی آدم سے کچھ عداوت رکھتی ہے تاکہ احتمال جھوٹ کا ہو
اور جب معلوم ہوچکا کہ قیامت کے دن بنی آدم کے اعمال جو ایک دوسرے سے
چھپاتے ہین زمین کے ظاہر کرنے سے سب پر ظاہر ہوجائینگے تو اب ارشاد ہوتا ہے
کہ اسی پر اکتفا نہوگا بلکہ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۵ اوسدن
ہو پڑینگے لوگ بھانت بھانت - یعنے اوسدن آئینگے لوگ اپنی قبرون سے حشر
کے میدان مین گروہ گروہ - اسطرحسے کہ ایک گروہ شرابیون کا اور ایک زانیون کا
اور ایک ظالمون کا اور ایک چورون کا - علی ہذاالقیاس لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ○
تاکہ اونکو دکھائے اونکے کیے - یعنے اونکے کام حشرگاہ مین اونکو دکھائے جائین
اور بدکارون کو رسوائی اور نیکون کو سرخروئی حاصل ہو - فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ سو جسنے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھیگا اوسے - یعنے
جو کوئی ذرے کے برابر نیکی کریگا دیکھیگا اوسکو اعمال کے صحیفے اور میزان مین
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○ اور جسنے کی ذرہ بھر
برائی وہ دیکھیگا اوسے - اپنے اعمال نامے اور میزان مین بخوبی فقط

ع ۲۴

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی احدٰی عشرۃ ایۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایک سو تریسٹھ حرف ہین
اور ایک رکوع - اسکا تین بار پڑھنا آنکھ کے زخم کے لیے نہایت مفید ہے اور

نظر بد کے اثر کرنے مین مجرب - تفاسیر مین اس سورت کے نازل ہونے کا سبب
اسطور سے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمر انصاری کو ایک
غول سواروں کا دیکے بنی کنانہ کے ایک قبیلے پر جو بہت سخت کافر تھا مقرر فرمایا
اور ارشاد کیا کہ فلان روز صبح کے وقت اونپر چھاپہ مارنا اور خوب قرار واقعی سزا
کو پہنچانا اور فلانے روز یہان پہونچنا - اتفاقاً راہ مین ایک ندی ملی وہ او سروز
چڑھی ہوئی تھی لشکر اوسکے پار نہ جاسکا لاچار ہوکے مقام کر دیا جب دوسرے
دن پانی کم ہو گیا تو لشکر اوتر گیا اور بموجب فرمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
صبح ہوتے ہوتے شبخون مارا اور قرار واقعی سزا دی اور غنیمت لے کے صحیح سالم
پھر آئے لیکن وعدے پر نہ پونہچے مقام ہونے کے سبب سے ایک روز کی تاخیر
ہوگئی - تو منافقون نے مشہور کر دیا کہ وہ لشکر سب تباہ ہو گیا اور اوسمین کا ایک آدمی
بھی نہ بچا جو آکے خبر دیتا - مسلمانون کو اس بات سے نہایت غم ہوا - پس اللہ تعالے
نے یہ سورت نازل کی وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ قسم ہے دوڑتے گھوڑونکی
ہانپتے - یعنے دوڑتے گھوڑون کی کہ دوڑتے وقت ہانپتے ہین فَالْمُوْرِيٰتِ
قَدْحًا ۝ پھر آگ سلگاتے جھاڑ کر - یعنے قسم ہے اون گھوڑون کی کہ آگ
جھاڑتے ہین چقماق کیطرح - یعنے پہاڑون اور پتھریلی زمینون مین اونکے نعل لگنے
سے شعلے نکلتے ہین فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ پھر دھاوا دیتے صبح کو - یعنے قسم
ہے اون گھوڑونکی کہ غارت کرتے ہین صبح کے وقت فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝
پھر اوٹھاتے اوسمین گرد - صبح کے وقت - اور غبار اوٹھانے کی قید صبح کے وقت
اسواسطے ہے کہ اون گھوڑون کے ٹاپ مارنے کی قوت خوب ظاہر ہوا اسلیے کہ
صبح کے وقت شبنم کی رطوبت سے زمین دبجاتی ہے اور اوسوقت غبار کا اٹھنا
بڑے زور سے ہوتا ہے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ پھر بیٹھ جاتے اوسوقت

بیچ آپہنچنا - یعنے پہر گہس جاتے ہین وہ گہوڑے دشمنون کے غول مین اور اونکے
جمعیت کو پریشان کر دیتے ہین - اور چونکہ یہ سب باتین یعنے گہوڑون کا ہانپتے ہوئے
دوڑنا اور اونکی ٹاپون سے غبار کا اوٹھنا اور اونکے نعلون سے شعلون کا نکلنا
وغیرہ ایک قہر الہی کا نمونہ ہے پس اوسکی قسم کہائی اس بات پر کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ بیشک آدمی اپنے رب کا ناشکر ہے - یعنے اوسکی نعمتون کا
کفران کرتا ہے - اور یہ کئی طور پر ہے ایک یہ کہ نعمت کو دینے والے کی طرف سے
نہ سمجہے بلکہ اوسکے دوسرے کی طرف نسبت کرے - دوسرے یہ کہ اوس نعمت کو
اوس کام مین نہ اوٹہائے جسکے لیے وہ دی گئی ہے بلکہ اوسکے خلاف مین صرف
کرے - تیسرے یہ کہ نعمت مین ایسا مشغول ہو کہ نعمت دینے والے کو بہول جائے
جیسے دنیادار کہ دنیا کی محبت مین رات دن ایسے محو ہو جاتے ہین کہ اللہ تعالے
کے حکمون کو بہول جاتے ہین - وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ اور وہ
یہ کام سامنے دیکہتا ہے - یعنے آدمی اپنی ناشکری پر خود گواہ ہے اور اقرار کرتا ہے
کہ مین ناشکر ہون اور اسکی صورت یہ ہے کہ ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ فلانا
ناشکر ہے اور حال یہ ہے کہ خود بہی شکر گذار نہین پس اوسکا دوسرون کو کہنا
بعینہ اپنے تئین کہنا ہے - وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اور آدمی
محبت پر مال کی مضبوط ہے - یعنے مال کی دوستی اور محبت اوسکے دل مین
اسقدر بہر گئی ہے کہ منعم کی دوستی کی گنجایش باقی نہین - اور اگر کوئی اس محبت
سے زبانی انکار کرے تو اوسکا یہ کلام اللہ تعالے کے آگے پیش نہین جاتا -
جیسا کہ ارشاد ہوا ہے - اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ کیا
نہین جانتا وہ وقت کہ کریدے جاوین جو قبرون مین ہین - یعنے کیا نہین جانتا وہ
وقت جبکہ مردے زندہ ہو جاوینگے اور جو کچہہ زمین کے اندر ہے سب

اوسکے اوپر آجائیگا اور ابتدا پوشیدہ چیزون کے ظہور کی نمود ار ہوگی یہانتک کہ انتہا مین اخلاق اور نیتین اور چھپے ہوئے عقیدے سب ظاہر ہوجائینگے - جیساکہ فرمایا ہے وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ اور تحقیق ہوجو جیون مین ہے - یعنے ظاہر ہوجائیگا جو سینون مین ہے پھر اخلاق و اعمال کو ظاہری صورت دیکے آگے لائینگے تاکہ تمام مخلوق کو ایک دوسرے کے دلون کے چھپے ہوئے بھید معلوم ہوجائین اور اوس وقت ہر شخص معلوم کرلیگا کہ اِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ بیشک اونکے رب کو اونکی اوسدن سب خبر ہے - یعنے پروردگار اونکا اونکے حال سے اوس روز خبردار ہے اور انکار اوسکے حضور مین پیش نہین جاتا - ہرچند کہ اللہ تعالے کا علم ہر وقت بندے کے ظاہر اور باطن پر محیط ہے لیکن اوس روز اوسکا علم ہر شخص پر ظاہر ہوجائیگا اور انکار کی جگہ نہ رہیگی - اور حدیث مین ہے کہ کنود وہ شخص ہے جو تنہا کھائے اور غلام کو مارے اور اپنے اہل و عیال کو بھوکھا رکھے فقط ✣✣

سورة القارعة مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي احدى عشرة اية

یہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتین اور چھتیس کلمے اور ڈیڑھ سو حرف ہین - اسکے خواص مین لکھاہے کہ اسکو ایک سو ساٹھ بار پڑھنے سے تمام مہمات آسان ہوتے ہین اور مقاصد سراسر حاصل ہوتے ہین - اور اسکا نام قارعہ اسوجہ سے ہے کہ یہ سورت دلالت کرتی ہے ایک حادثے پر جو قیامت کے دن واقع ہوگا اور دلون کو بڑی کوفت پونہچائیگا - اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ وہ کھڑکھڑاتی کیاہے وہ کھڑکھڑاتی - یعنے قیامت جو دلونکو ایک بڑا صدمہ پونہچائیگی اور بلند کو پست اور پست کو بلند کردیگی حقیقت اوسکی کیاہے اور یہ انقلاب اوسمین کس سبب سے ہوگا - وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ اور تو کیا بوجھا کیاہے وہ کھڑکھڑاتی یعنے کیا جانتاہے تو کہ اوس کھڑکھڑاتے حادثے کی حقیقت کیاہے اور چونکہ پہچاننا

ہر چیز کا اوسکے اسباب کے پہچاننے پر موقوف ہے اور قیامت کے اسباب مین سے بڑا سبب قہر الٰہی کی تجلی ہے تمام عالم پر جس سے کوئی بشر کماحقہ آگاہ نہین اسی لیے اوسکے بیان کے مقام پر اوسکی بعض تاثیرون کے بیان پر اکتفا فرماکے ارشاد کرتے ہین

یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۝ جسدن ہووین لوگ جیسے پتنگے بکھرے - یعنے یہ حادثہ اوسدن ہوگا جسدن لوگ مثل پتنگون کے بکھر جاینگے اور نہایت اضطراب اور بے اختیاری کے باعث سے پریشان اور سرگردان ہونگے

وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ۝ اور ہووین پہاڑ جیسے رنگی اون دُھنی - یعنے پہاڑ ایسے ہو جائینگے جیسے رنگی اون دُھنکی ہوئی - حاصل کلام یہ ہے کہ اس حادثے کی تاثیر پہاڑ جیسے سخت جسمون کے اجزا کو علٰحدہ علٰحدہ کرکے منتشر کردیگی - اور رنگین اسواسطے ارشاد فرمایا ہے کہ پہاڑون کے رنگ سرخ و سفید سبز و سیاہ انواع اقسام کے ہین - پس جب سب پہاڑون کے اجزا منتشر ہوکے ہوا سے اُڑینگے تو رنگ برنگ نظر آنے لگینگے - اور جب اس حادثے کی تاثیر مجملًا بیان فرمائی تو اب تفصیل اوس اجمال کی ارشاد ہوتی ہے کہ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ ۝ پھر جسکی بھاری ہوئین تولین - اور یہ بھاری پن اوس ثقالت کے باعث سے ہوگا جو اونکے عملون مین پوشیدہ تھی اور دنیا مین ظاہر نہ تھی پس وہ ثقالت اوسروز ظاہر ہوگی اور وہ اونکے عملون کی فوقیت ہے اللہ تعالٰے کے نزدیک جسکے سبب سے بندون کو ترقی حاصل ہوگی جیسا کہ بیان فرمایا ہے کہ فَہُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ۝ پس اوسکو گذران ہے من مانتی - یعنے وہ بندہ من مانتے عیش مین ہوگا - وَ اَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُہٗ ۝ اور جسکی ہلکی ہوئین تولین - اور یہ ہلکا پن اس سبب سے ہوگا کہ اوسکے اعمال اللہ تعالٰے کے نزدیک بے قدر ہونگے کیونکہ وہ اوسکے نفس کی خواہشون کے موافق تھے - اور اس ہلکے پن کے باعث سے وہ اعمال درہم و برہم

ہو جاوینگے اور اوس شخص کے لیے ذلت و خواری کا باعث ہونگے جیسا کہ فرمایا ہے
کہ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ پس اوسکا ٹھکانا گڑھا۔ یعنے دوزخ کا نیچے والا طبقہ ہے
اور ماں اسواسطے فرمایا کہ بچے کو بے تکلفی اور طبعی کامون کی حاجت کے وقت ماں ہی
کی طرف رجوع ہوتی ہے اور چونکہ اوس دن تمام تکلف اور بناوٹین جو دنیا مین بے ایمان
کیا کرتے تھے جاتی رہینگی تو بے اختیار اوس طبقے کی طرف رجوع کرینگے گویا کہ دلی محبت
اور خواہش اوسکی طرف رکھتے تھے اور وہ طبقہ ماں کی طرح اپنی طرف کھینچ لیگا۔ اور
جگہ دیگا۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ اور تو کیا بوجھا وہ کیا ہے۔ یعنے باوجہ
کہ اس طبقے کا عذاب آدمی کی سمجھ مین نہین آسکتا۔ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ آگ ہے
دہکتی۔ نہایت گرم کہ اوسکے مقابلے مین ہر آگ سرد ہے۔ بلکہ دوزخ کے دوسرے
طبقون کو اوسکے آگے گرم نہ کہنا چاہیے۔ اللہ تعالے اوس سے محفوظ رکھے۔

سورۃ التکاثر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثمان ایات

یہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتین اور اٹھائیس [۲۸] کلمے اور ایک سو تئیس [۱۲۳] حرف ہین۔
اور ایک رکوع۔ اسکا تین بار پڑھنا غم اور رنج اور بلاؤن سے محفوظ رہنے کے لیے نہایت
مفید ہے۔ اور اسکے نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ قریش مین دو گروہ تھے ایک
بنی عبد مناف جنمین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور دوسرا بنی سہم کہ عاص
بن وائل سہمی سرگروہ اوس جماعت کا تھا ایکدن یہ دونون آپس مین بڑائیان کرنے
لگے اور ہر ایک کہنے لگا کہ ہم مال و دولت اور عمدہ کامون اور مرتبے مین تمسے زیادہ
ہین اور بات بڑہتے بڑہتے یہان تک پونہچی کہ اب دیکھنا چاہیے آدمی کسکے زیادہ
ہین جب بنی مناف نے اپنے لوگون کو گنا تو بنی سہم سے زیادہ ہوئے تب بنی سہم
نے کہا کہ ہمارے لوگ لڑائیون مین بہت مارے گئے ہین۔ پس اب سب زندے
اور مردے ملا کے شمار کرنا چاہیے۔ جب اسطور سے شمار کیا گیا تو بنی سہم زیادہ ہوئے

اور اس مقدمے مین مُردون کی تحقیقات کے لیے وہ لوگ قبرستان مین گئے اور قبرون کو شمار کیا۔ پس اللہ تعالے نے اونکی اس جہالت اور غفلت کے باب مین جو اون لوگون سے ضروری چیزون مین واقع ہوئی تھی یہ سورت شریف نازل فرمائی۔ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ غفلت مین رکھا تمکو بہتائت کی حرص نے۔ اور یہ بات آدمی کی عادت سے ہے کہ آخر عمر مین مال اور اولاد اور نوکر چاکر اور خویش واقربا کی زیادتی چاہتا ہے تاکہ اونکے سبب سے اوسکے نام اور مرتبے کا سلسلہ منقطع نہو اور یہ بات اوسکو اللہ تعالے کی معرفت اور اوسکے حقوق عبادت اور اور ضروری کامون سے غافل کردیتی ہے اور اس غفلت کے باعث سے جس کام کے واسطے وہ نعمتین ہین اوس کام مین اونکے صرف کرنے سے محروم رہتا ہے اور یہ تکاثر گویا آدمی کو آدمیت سے نکال کے حیوانات کے مرتبے مین داخل کردیتا ہے۔ پس اگر یہ غفلت کسی مرشد کے ارشاد یا کسی بزرگ کی تنبیہ سے دور ہوگئی تو پھر آدمیت کے درجے مین آگیا اور راہ حق چلنے کی استعداد پیدا کی ورنہ اگر اسی غفلت مین مرگیا تو بڑے نقصان مین پڑا۔ اور اسی بات کا اشارہ ہے اس کلمے مین۔ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۙ جب تک جا دیکھین قبرین۔ یعنے اسی شغل مین رہے اور ہرگز خبردار نہوئے جبتک کہ گورستان کو نہ پہنچے۔ كَلَّا کوئی نہین۔ یعنے یہ بات یون نہین ہے جیسا تم سمجھے ہو کہ کمال کا مرتبہ یہی ہے کہ بہت سی دولت اور اولاد اور اقربا تمہارے بعد تمہارے نام کو قائم رکھین۔ بلکہ حال یہ ہے کہ بعد موت کے ایک اور ہی چیز پیش آئیگی جسکے سامنے یہ سب چیزین بے حقیقت ہوجائینگی۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سب چیزین فانی ہین اور جو چیز فانی ہے وہ قابل فخر کرنے کے نہین ہے۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ آگے جان لوگے۔ یعنے بعد مرنے کے تمکو معلوم ہوجائیگا کہ وہ چیزین جنمین تمنے اپنی عمر صرف کی تمہارے لیے نہایت مضر تہین اور نعمت ابدی

کے فوت ہونے کا سبب اور قہر الٰہی کی طرف کھینچ لیجانے کا باعث ہوئین ثُمَّ كَلَّا
پھر بھی کوئی نہین - یعنے پھر ہم کہے دیتے ہین کہ بات یون نہین ہے جیسا کہ تم سمجھے ہو
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ آگے جان لوگے - یعنے بعد دیکھنے حشر و نشر اور دوزخ
کی سختیون کے سمجھ جاؤگے کہ جو کچھ تمنے کیا سب تمہارے لیے نہایت مضر اور برا
تھا - كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ کوئی نہین اگر جانو تم یقین کرجاننا
یعنے بات یون نہین ہے اگر تم کو علم الیقین ہوجائے اور شک و شبہہ نرہے اور بعضے
حجاب ظلمانی تم سے کھلجائین تو البتہ جان لوگے کہ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝
کہ بیشک تمکو دیکھنا دوزخ - یعنے بعد موت کے دوزخ کو دیکھوگے برزخ مین گرم ہوا اون
کے چلنے اور عذاب کی صورت دیکھنے سے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝
پھر دیکھنا اوسکو یقین کی آنکھ سے - یعنے پھر دیکھوگے تم اوس دوزخ کو یقینی دیکھنا کہ
احتمال شک و شبہے اور خیال کے غلبے اور دریافت کی غلطی کا اوسمین مطلق نہوگا
اور یہ دیکھنا قیامت کے روز ہوگا کہ دوزخیون کو دوزخ کے کنارے کھڑا کرینگے
اور سختیان وہانکی اونکو دکھائینگے - ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝
پھر پوچھینگے تمسے اوسدن آرام کی حقیقت - یعنے پھر پوچھی جائینگی تمسے وہ
نعمتین جو تمکو دنیا مین دی تھین اور اونکے سبب سے تم نیک کامون سے غافل
رہے تھے - اور یہ سوال تین طرحسے ہوگا ایک یہ کہ وہ نعمت تمنے کس طور سے حاصل
کی - وجہ حلال سے یا حرام سے - دوسرے یہ کہ اوس نعمت کو کہان صرف کیا اللہ
تعالےٰ کی رضامندی مین یا نارضامندی مین - تیسرے یہ کہ اوسکے شکر کے بدلے
مین تمنے کیا کیا - اور یہ سوال ہر بندے سے ہوگا چاہے مفلس ہو یا غنی - اسواسطے کہ
ٹھنڈا پانی اور گرم روٹی اور ٹھنڈی چھاؤن اور نیند کی لذت اور تندرستی اور اسلام
اور قرآن اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک یہ سب نعمتین ہین کہ

ہر اہل اسلام غنی سے فقیر تک اوسمین شریک ہے اور قدر و منزلت اوسکی نہین جانتے

سورۃ العصر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثلث اٰیات

یہ سورت مکی ہے اسمین تین آیتین اور چودہ کلمے اور اڑسٹھ حرف ہین اور ایک رکوع
اسکے خواص سے ہے کہ جو کوئی اسکو اکیس بار پڑھا کرے اوسکے بدگو ذلیل و خوار ہون
اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے ہر برائی سے محفوظ رہے۔ اس سورت کے نازل ہونے
کا سبب یہ ہے کہ کلدہ بن اسید ایک کافر تھا جو ایام جاہلیت مین امیر المومنین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کا ہم صحبت تھا۔ آپکے اسلام لانے کے بعد ایک روز
آپسے ملا اور کہنے لگا کہ اے ابوبکر تم ہمیشہ عقلمندی اور ہوشیاری سے تجارتون مین نفع
اوٹھاتے تھے اب تمکو کیا ہوا کہ ایکبارگی نقصان مین پڑے اور باپ دادا کے دین کو
چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ جو شخص
حق کو قبول کرتا ہے اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ کبھی نقصان نہین اوٹھاتا۔
حق تعالے نے اس گفتگو کے بیان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی
بات کی خوبی کے بارے مین یہ سورت نازل کی کہ وَالْعَصْرِ ۝ قسم ہے اوترتے
دن کی۔ تفاسیر مین ہے کہ مراد عصر سے زمانہ ہے۔ یعنے قسم ہے زمانے کی کہ انسان
کی عمر بھی اوسی مین داخل ہے جو اعتقاد حقہ اور اعمال صالحہ کے حاصل کرنے مین مثل
اوسکی پونجی کے ہے۔ یا قسم ہے نماز عصر کے وقت کی کہ سود و زیان کے ظہور کا وقت
ہے رات دن کے عملون مین۔ یا قسم ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے عصر
مبارک کی کہ زمانہ نور نبوت کے ظہور کا ہے اس بات پر کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ
خُسْرٍ ۝ مقرر انسان ٹوٹے مین ہے۔ اسواسطے کہ بڑی پونجی اوسکی عمر ہے
جو دمبدم کم ہوتی جاتی ہے۔ اور سبب قرب الٰہی کی تحصیل اور رضامندی حق تعالی
اور حصول ثواب کا وہی عمر ہے پس اگر اوسکو گناہون اور فانی شہوتون کے شغل مین

صرف کیا تو بڑے نقصان مین پڑا اور گرفتار عذاب ہوا۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر جو یقین لائے۔ یعنے ایمان لائے اور اپنی عمر سے فائدہ اوٹھایا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے کام بھلے جنکے سبب سے اخلاق پسندیدہ اونکو حاصل ہوئے اور دنیا مین مقامات عالیہ اور آخرت مین بلند درجے نصیب ہوئے اور بہت بڑا فائدہ پایا۔ اور اگر ان سب باتون کے ساتھ ارشاد و تعلیم کا بھی رتبہ حاصل کیا تو دونا فائدہ کمایا جیسا کہ اس آیت مین تکمیل کے مرتبے کی طرف اشارہ ہے کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ اور آپس مین تقید کی سچے دین کی۔ یعنے آپس مین ایک دوسرے کو بھلے کامون اور درست اعتقادون اور نیک خلقون کی وصیت کرتے ہین۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ اور آپس مین تقید کی سہار کی۔ یعنے آپس مین ایک دوسرے کو وصیت کرتے ہین نفس کو خواہشون سے روکنے اور طاعتون کی مشقت مین گھیرنے کی اور رضا و تسلیم پر روک رکھنے کی سختی اور تکلیف کے غلبے مین اور یہ تینون قسمین صبر کی تمام طاعتون کا احاطہ کیے ہوئے ہین اور گناہون سے روکنے والی

ع ۲۸

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

یہ سورت مکی ہے اسمین نو آیتین اور تیئیس ۲۳ کلمے اور چھیانوے حرف ہین اور ایک رکوع اسکے خواص مین وارد ہے کہ درد شکم کے لیے دس بار پڑھنا نہایت مفید ہے۔ اور اسکے نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ کافرون مین سے تین شخص یعنے عاص بن وائل سہمی اور ولید بن مغیرہ مخزومی اور اخنس بن شریق ثقفی ہر مجلس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کی بدگوئیان کیا کرتے تھے اور طعنے دیتے تھے اور اخنس تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی تکرار اور بحث بے فائدہ کیا کرتا تھا پس انکے حق مین یہ سورت نازل ہوئی۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ۙ خرابی ہے ہر طعنہ دیتے عیب چننے کی۔ یعنے خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والی کی۔ اور ہمزہ اوسے کہتے ہین جو روبرو برا کہے اور لمزہ اوسے کہتے ہین جو پیٹھ پیچھے

بڑا کہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہمزہ وہ ہے جو ہاتھ اور سر اور آنکھ اور بھون سے اشارہ
کرے اور لمزہ وہ ہے کہ زبان سے کہے۔ غرض کہ ان دونوں لفظوں کے معنے
قریب قریب ہین اور مدعا تکرار سے تاکید ہے کہ لوگون کی ذلت اور بے آبروئی
نکرے اور ایسے کامون سے بچے کیونکہ ایسے لوگ جو خلق اللہ کے عیب بیان کرنے
مین مبالغہ کرتے ہین اونکے لیے حق تعالے نے بھی عذاب دائمی کے طور پر وعدہ
فرمایا ہے اور اصل باعث اس خلق بد کا لوگون پر فخر لیجانے کی تمنا ہے جسکا سبب اکثر
اوقات مال کی کثرت ہوتی ہے اسلیے کہ بہت سے لوگون کو بغیر لیاقت کے مال ملجاتا
ہے تو چاہتے ہین کہ اوسکی وجہ سے اورون سے بلند رتبہ اور ذی عزت بن بیٹھین پس
اپنا فخر اور بڑائی ثابت کرنے کے لیے اپنے ہمچشمون کو طعنے دینے لگتے ہین اسلیواسطے
ہمزہ اور لمزہ کی صفت مین ارشاد ہوا کہ اِلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۝
جسنے سمیٹا مال اور گن گن رکھا۔ اور گن رکھنے کے بیان مین اشارہ اس امر کا ہے کہ جمع کرنا
مال کا خرچ اور بخشش کے لیے نہین ہے بلکہ وہ بخل کرتا ہے اور بار بار اوسکو گنتا ہے
کہ اوسمین سے کچھ کم نہو جائے۔ اور ایسے لوگون سے اگر پوچھا جائے کہ اسقدر بخل کا
کیا باعث ہے تو کہتے ہین کہ ہمنے یہ مال زمانے کے نشیب و فراز کے واسطے رکھا ہے
اسیواسطے اونکے حق مین ارشاد ہوا کہ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ ۝ خیال
رکھتا ہے کہ اوسکا مال سدا رہیگا اوسکے ساتھ۔ یعنے موت کے اسباب کو اوس سے
دور کردیگا۔ کَلَّا کوئی نہین۔ یعنے یہ بات نہین ہے جو وہ سمجھا ہے اسلیے کہ ابتدا سے
پیدایش عالم سے مالدار ہوتے آئے ہین مگر موت کے اسباب اپنے اوپر سے کوئی بھی
نہ دور کرسکا۔ بلکہ مال کی کثرت بخل کے ساتھ قیامت مین عذاب کی زیادتی کا باعث ہے
جیسا کہ ارشاد ہوا ہے لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۝ اوسکو پھینکنا ہے اوس
روندنے والی مین۔ یعنے بیشک پھینکا جائیگا یہ شخص بدخلقی اور حرص و بخل کرنے کے

باعث سے توڑنے والی آگ مین جو اوسکی پوری سزا ہے اسلیے کہ پہلے غلبہ آگ کا صورت
پر ہوتا ہے کہ جلنے کے بعد نہایت خراب ہو جاتی ہے پھر نوبت گوشت اور پوست کی
پہونچتی ہے بعد اوسکے ہڈیان ٹوٹنے کی۔ پھر جب ذات اور حسن وجمال کا یہ حال ہوا
تو مال کو سدا رہنے کے اسباب سے سمجھنا کمال حماقت اور نادانی ہے۔ اور چونکہ تاثیر
آگ کی جو بیان ہوئی حطمہ کے سوا آتش کوکبی اور آتش عنصری اور آتش مزاجی مین بھی مشترک
ہے اور تاثیر حطمہ کی ان سب سے کہین زیادہ ہے لہذا اوس آگ کا حال ظاہر ہونے
کے لیے فرمایا کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ اور تو کیا بوجھا کون ہے
وہ توڑنے والی۔ یعنے باوجود اس بات کے کہ علم کی انتہا کو پہونچ چکا ہے تو کیا جانتا
ہے کہ کیا ہے وہ توڑنے والی۔ یعنے اوس آگ کی تاثیر عاقلون اور حکیمون کی سمجھ
مین نہین آسکتی کیونکہ اونکے نزدیک آگ تین قسم کی ہے ایک عنصری جیسے آگ کی
گرمی دوسری کوکبی جیسے آفتاب کی گرمی تیسری مزاجی جیسے تپ یا حرارت کی اور یہ آگ
اسباب کے طفیل سے نہین ہے کہ کسی کے قیاس مین آجائے بلکہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ
آگ ہے اللہ کی سلگائی۔ یعنے یہ آگ اللہ تعالے کے قہر وغضب کی آگ ہے کہ بندون
کے گناہ اور بے ادبیون سے سلگائی گئی ہے الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ
وہ جو جھانک لیتی ہے دلکو یعنے وہ آگ مثل دنیا کی آگ کے نہین ہے کہ پہلے بدن پر
اثر کرے پھر اون چیزون پر جو بدن کے اندر ہین اور درجہ بدرجہ جلاتی ہوئی ارواح اور
اعضاے اصلیہ تک پہونچے بلکہ یہ آگ قہر الٰہی کی آگ ہے کہ پہلے نفس ناطقہ کو صدمہ
پہونچاتی ہے اور وہان سے دل کو کہ درد کے حق مین سب اعضا سے نازک ہے اور تھوڑے
صدمے مین پریشان ہو جاتا ہے دکھہ دیتی ہے اور اس عالم مین جو آگ کہ اوس آگ سے
مشابہ ہے وہ تپ کی آگ ہے۔ ہرچند کہ گرمی اسکی پہلے خلطون اور روحون اور اصلی
اعضا کو پہونچتی ہے لیکن تکلیف اوسکی اول دل ہی کو پہونچتی ہے اور دل سے تمام

اعضا کو اسی واسطے حدیث مین آیا ہے کہ تپ دوزخ کی بھاپ ہے اور یہ تپ کی آگ دو وجہ سے اوس موعود آگ سے کم ہے ایک تو یہ کہ نفس ناطقہ مین چندان اثر نہین کرتی ہے دوسرے یہ کہ بخارات اس تپ کی آگ کے اور جوش اوسکی گرمی کا بدن کے مسامون کی راہ سے نکل جاتا ہے اور پسینہ آکے تخفیف ہوجاتی ہے بخلاف اوس آگ کے کہ اِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝ انکو اوسمین موندا ہے۔ یعنے یہ آگ اونکے اعضا کے اندر بند کی گئی ہے کہ گرم سانس اندر سے باہر نہ آنے پائے اور باہر کی ٹھنڈی سانس اندر نجائے کیونکہ اسمین بھی کچھ تسکین ہوتی ہے اور چونکہ بعضے وقت ہاتھ پیر مارنے اور بدن کوٹنے سے کچھ مسامات کھلتے اور تخفیف ہوتی ہے اسلیے یہ بات بھی انسے سلب کرلی گئی اور فرمایا کہ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ یہ سب لٹکتے ہونگے لنبے لنبے ستونون مین اور رسیون سے باندھ کے جکڑ دیے جاینگے تاکہ ہاتھ پیر تک نہ ہلاسکین اور گرمی آگ اندر کی کسی طور سے کم نہونے پائے۔ اور بعضے مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ دوزخ کی آگ کو سرپوش کرکے اوسکے اوپر آگ کے ستون لنبے لنبے ڈالدینگے کہ کسیطور ہوا نہ جاسکے

سورۃ الفیل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئیس کلمے اور ننانوے حرف ہین اور ایک رکوع اسکے خواص سے ہے کہ اگر اسکو ایک ہزار پچاس بار پڑھے تو دشمنون کے شر سے محفوظ رہے اور اگر دردسر والے پر یہ سورت پڑھی جائے فوراً شفا ہو اور اگر صبح کی سنتین اسطور سے پڑھا کرے کہ پہلی رکعت مین الم نشرح سات بار اور دوسری مین سورۂ فیل تو اوسکے دشمن ہمیشہ مغلوب رہین۔ اور نام اس سورت کا سورۂ فیل اسواسطے ہے کہ اسمین اصحاب فیل کا قصہ ہے جو اللہ تعالے کی قدرت کاملہ کی علامتون مین سے ایک علامت ہے جس سے ظاہر ہے کہ اوسکے گھر کی بیحرمتی کا ارادہ اس درجے کے قہر کا سبب ہوا تو اوسکے دین اور اوسکے پیغمبر کی ہتک حرمت کیا کچھ نکریگی۔ اور سبب

اس قصے کا یہ ہے کہ ابرہہ نام ایک حبشی نجاشی کی طرف سے جو تمام ملک حبش کا بادشاہ
تھا شہر یمن کا صوبہ دار ہو کر آیا - اوسنے یمن کے لوگون کو دیکھا کہ حج کے موسم مین اطراف
و جوانب سے نذرین لیکے مکہ معظمہ کو جاتے ہین - حال دریافت کیا لوگون نے سب کیفیت
بیان کی - پس یہ حال سنتے ہی نخوت اور سرکشی نے اوس مردود کے دلمین جوش مارا
اور حکم دیا کہ اوس گھر کے مقابلے مین اس شہر مین بھی ایک گھر طیار ہو اور صنعان دار السلطنت
یمن مین نہایت نفیس قیمتی پتھرون کا ایک کلیسا بنا کے اوسکا نام قلیس رکھا اور اوسکے در و دیوار
زر و جواہر سے مرصع کرائے اور بتون کو عمدہ لباس اور زیورات سے آراستہ کرکے اوسمین
بٹھلایا اور اوسکے گرد مسافرون کے لیے مکانات طیار کرا کے اپنے تمام ملکون مین حکم بھیجا
کہ سب لوگ اوسکے طواف کے لیے حاضر ہوا کرین - یہ بات اہل قریش اور مکے کے باشندون
پر نہایت شاق گذری اسی اثنا مین ایک شخص بنی کنانہ کی قوم کا یمن مین پہنچا اور بادشاہ
سے ملکے اوسکا مجاور یا جاروب کش کی خدمت پر معین ہوا جب چند روز گذرے ایک رات
اوس گھر مین پاخانہ پھر کے بھاگ گیا صبح کو لوگون نے یہ حال دیکھ کے بادشاہ
کو اطلاع دی تحقیقات کا حکم دیا اور بعد تحقیقات کے ثابت ہوا کہ یہ کام اوس مکے کے
باشندے کا تھا اس باعث سے وہ مردود نہایت غیظ مین آیا اور قصد کیا کہ مکہ معظمہ کی
بیخ کنی کرے راستے مین ایک نیا شگوفہ کھلا وہ یہ کہ ایک قافلہ حرم کے باشندون کا
اوس گھر کے قریب شب باش ہوا صبح کو چلتے وقت آگ جلائی کہ اگر کچھ اسباب گرا پڑا
ہو تو ڈھونڈھ لین اتفاقاً ہوا تیز چلی اور آگ اڑکے اوس گھر کے سامان مین جا لگی تمام
فرش و فروش اور زر و جواہر اوسکے جل گئے اور در و دیوار اور نقش و نگار خاک سیاہ ہو گئے
قافلے والون نے یہ حال دیکھ کے اپنی راہ لی - بادشاہ نے تحقیقات کا حکم دیا تو معلوم ہوا
کہ یہ کام مکے والون ہی کا ہے پھر تو اوس ملعون کو بہت ہی غصہ آیا اور بہت سی فوج
اور بارہ ہاتھی جنمین ایک قوی بڑے قد و قامت کا محمود نام تھا اور سب ہاتھیون کے

آگے چلا کرتا تہا اپنے ساتھ لے کے کعبے کے توڑنے کو چلا۔ راہ مین ہر شہر اور ہر قوم کے لوگ بمنت و عاجزی اس قصد سے اوسے روکتے تھے اور کہتے تھے کہ جو کچھ تو چاہے ہمسے لے مگر اس ارادے سے باز آوے ایک کی بھی نہ سُنی اور مکہ معظمہ کے متصل پونہچا مکے والے یہ خبر سنتے ہی اپنا مال و اسباب اور لڑکے بالے لیکے پہاڑ پر چلے گئے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب تنہا رہگئے تھے اونہون نے جب یہ حال دیکھا تو حیران و پریشان ہوکے مدد غیبی کے منتظر تھے ناگہان سبز چڑیان سمندر کی طرف سے نزول در غول ہوکے ابرھہ کے لشکر کی طرف چلین ہر چڑیا کے پاس تین تین کنکریان تھین جنسے سے چھوٹی ایک چونچ مین اور دو دونون پنجون مین۔ جب یہ چڑیان اوس لشکر کے برابر پونہچین تو ان کنکریون کو گرانا شروع کیا اور اثر اونکا یہ تھا کہ جسپر وہ کنکری گرتی تھی اوسکے پاخانے کے مقام سے نکلجاتی تھی اور اوسکے اندرونی جسم کو بالکل جلا دیتی تھی یہانتک کہ تمام لشکر ہاتھیون سمیت غضب الٰہی نے پائمال کردیا اور مال و متاع اوس جنگل مین پڑا رہگیا۔ مکے والے یہ حال دیکھکے پہاڑون سے اُترے اور سب مال و اسباب لوٹ لیا اور وہ کنکریان نبوت کے وقت تک بلکہ اوسکے بعد بھی لوگون کے گھرون مین موجود تھین جو عبرت کے لیے رکھہ چھوڑی تہین۔ اس قصے کے پچپن روز بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ سو اس سورت مین قریش کی نصیحت کے لیے اُس قصے کو اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ **اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ** ۝ کیا تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے ہاتھی والون سے۔ جو کعبے کے ڈہانے کے لیے لشکر کے آگے آگے ہاتھی لائے تھے اور دیکھنے کی لفظ مین اس بات کا اشارہ ہے کہ جو بات تواتر سے ثابت ہوتی ہے وہ دیکھنے کا حکم رکھتی ہے اور رب کی لفظ مین یہ اشارہ ہے کہ اس واقعے کے ظاہر کرنے سے تیری پیغمبری کا اثبات منظور ہے گویا کہ ربوبیت الٰہی جو تیری طرف مصروف ہے اس مدد غیبی کو آسمان سے

لائی ہے۔ اور یہی سبب اور باعث ہو کہ جب تو نے لشکر ہمراہ لے کے مکے کی فتح کا ارادہ کیا تو کوئی مانع اور مزاحم غیب سے پیش نہ آیا اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ کیا نہین کر دیا اونکا داؤ غلط۔ یعنے بیت اللہ کے مقابلے مین جو ایک گھر بناکے لوگون کو اوسکے طواف کا حکم دیا تھا اور بیت اللہ کی بے حرمتی چاہی تھی یہ سب اونکا مکر و کید بالکل غلط ہو گیا اور ذلت پر ذلت اوٹھاتے چلے گئے یہانتک کہ ایک عذاب آسمانی اونپر نازل ہوا وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ اور بھیجے اونپر اُڑتے جانور غول کے غول۔ لکھا ہے کہ وہ غیبی جانور جو سنگریزے لیکے آئے تھے مثل ابابیل کے تھے اور بھید اسمین یہ ہے کہ اصحاب فیل بڑے بڑے قوی زور آور ہاتھی لے کے کعبے کے گرانے کو آئے تھے پس حکمت الٰہی نے اونکے مقابلے کے لیے نہایت ضعیف چھوٹے چھوٹے جانور کنکریان دیکے بھیجے تاکہ لوگ معلوم کرلین کہ تائید الٰہی کے سبب سے ضعیف مخلوق قوی مخلوق کو زیر کر سکتی ہے اور بغیر اوسکی مدد کے بڑی زبردست مخلوق سے بھی کچھ نہین ہو سکتا۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ پھینکتے اونپر پتھریان کھنگر کی۔ یعنے وہ جانور اون لشکر والون کو پتھرون سے مارتے تھے جو پتھر کھنگر کی قسم سے تھے اور تاثیر اون کنکریون کی یہ تھی کہ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ پھر کر ڈالا اونکو جیسے بھس کھایا ہوا۔ یعنے شکل و صورت اور جسم سب بگڑ گیا مثل آخور کے ہو گئے رہ گئے۔

سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

یہ سورت مکی ہے اسمین چار آیتین اور سترہ کلمے اور تہتّر حرف ہین اور ایک رکوع اسکے خواص سے ہے کہ اگر سات بار پڑھے ہر بلا سے محفوظ رہے اور اگر اسے سات بار پڑھ کے کھانا کھائے اور اوس کھانے مین زہر آلودہ ہو تو ہرگز اثر نکرے۔ قریش ایک قبیلے کا نام ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

اور اکثر اصحاب کبار اسی قبیلے سے تھے اور یہ قبیلہ رہنے والا مکہ معظمہ کا ہے - اور
بیت اللہ اور چاہ زمزم کی خدمت ہمیشہ سے انھین کے سپرد ہے اسی واسطے
شام و یمن اور اور عرب کے شہرون کے باشندے بیت اللہ کی حرمت کے سبب
اس قبیلے کو معظم اور مکرم جانتے تھے اور جہان یہ جاتے تھے نذر و نیاز اور قربانیان
انکو ملتی تھین اور مال تجارت کا اونسے کوئی محصول نہ لیتا تھا یہانتک کہ چور بھی اونسے
تعرض نکرتے تھے - اور ہمیشہ سے اس قبیلے کے لوگون کی یہ عادت تھی کہ سردی کے
موسم مین ملک یمن کی طرف کہ گرم ملک ہے جایا کرتے تھے اور تجارت سے فائدہ
اوٹھاتے اور نذرین لاتے تھے اور گرمی کے موسم مین ملک شام کو جاتے اور دولت
دنیا کما لاتے تھے اور اسی ذریعے سے مکہ معظمہ ایسے شہر مین جو کوہستان مین واقع
ہے اور زراعت اور درخت اوسمین سرسبز نہین ہوتے بعیش و آرام گذران کرتے
تھے پس حق تعالی اس سورت مین قریش کو وہ نعمتین یاد دلاتا ہے اور فرماتا ہے
کہ اگر کوتاہ نظری سے باری تعالی کی ذات پاک کے عمدہ کمالون اور اوسکی بے انتہا
نعمتون کو کہ فرش سے عرش تک لبالب ہین نہ دیکھ سکو اور نہ سمجھو تو اس نعمت کو
جو خانۂ کعبہ کی برکت سے تمھارے لیے ہے سمجھلو اور اوسکا شکر ادا کرنے مین بموجب
عبادت کے قیام کرو اور اسی لیے اس سورت کا نام سورۂ قریش رکھا ہے کہ اسمین
خاص قریشیون کے احسان کا ذکر ہے **لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ** ○ اسواسطے کہ ملا رکھا
قریش کو - اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہان لام قسمیہ ہے - یعنے قسم ہے قریش
کے اُلفت دینے کی - اور قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہین کہ تیرھوین دادا
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین - اور قریش ایک دریائی جانور کا نام ہے جو سب
جانورون سے زبردست ہے چونکہ یہ قبیلہ بہ نسبت اور قبیلون کے فصاحت اور شجاعت
اور سخاوت مین بہت بڑھا ہوا تھا اس مناسبت سے اسکا نام اوس جانور کے

نام پر رکھا - اِیْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ ہلا رکھنا اونکو کوچ سے
جاڑے کے اور گرمی کے - یعنے خوگر ہونا اونکا سفر مین جاڑون کے اور گرمی کے
مہینون اور شام کی طرف اکثر جایا کرتے تھے - اور اس قسم کے کہنے مین اس بات کا اشارہ
ہے کہ اس شہر مین حق تعالے کی تدبیر عجیب اونکی معاش کی فراخی کے واسطے جلوہ گر
ہوئی جو اوس مسبب الاسباب کی عمدہ حکمت پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ کہ جس شہر کے
رہنے والے اپنے شہر کے گرد و نواح سے معاش نہ پیدا کر سکین تو تعجب نہین کہ وہ شہر
ویران ہو جاوے اور اوسکے باشندے تلاش معاش کے لیے ملک در ملک چلے جاوین
مگر اوسکی حکمت کاملہ نے اوس شہر کی آبادی اس عجیب تدبیر سے قایم رکھی کہ وہان ایک
گھر اپنے نام کا تعمیر فرما کے لوگون کے دلون مین اوسکی عظمت ڈالدی اور اوس گھر کے
مجاورون کو جاڑے اور گرمی کے سفر کے لیے مائل کیا تاکہ ہر ملک اور ضلع سے
موسم کے مناسب مال و اسباب کما کے اُس شہر مین لاوین اور وہین آباد رہین - اور یہ بھی
ہے کہ اونکا موسم سرما اور گرما مین سفر کا خوگر ہونا بعد نبی ہونے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے دین کی ترقی کا سبب ہوا اسلیے کہ ہجرت مین وطن کا چھوڑنا اونپر کچھ بھی
شاق نہوا اور جہاد کے لیے دور دور کے ملکون مین جانا اونہین آسان معلوم ہوا
اور مدینہ منورہ سے کابل اور روم اور اندلس تک متفرق ہو کر دین حق کو پھیلایا پس عادت
سفر کی اونکے حق مین ایک عجیب نعمت اور دولت تھی کہ دونون جہان کی سعادت
اور دین و دنیا کی ریاست اسکے سبب سے حاصل ہوئی - اور جب اس نعمت
باعظمت کو یاد دلایا تو اسکے شکر لانے مین عبادت طلب فرماتے ہین کہ فَلْيَعْبُدُوا
رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ پھر چاہیے بندگی کرین اس گھر کے رب کی - یعنے قریش
کو چاہیے کہ اس گھر کے صاحب کی عبادت کرین کیونکہ جب عظمت اور بزرگی اونکی
اور معاش کی فراغی اور دشمنون سے بےغمی یہ سب اسی گھر کی مجاوری اور دربانی کی

بدولت ہے اور دوسرے لوگ بوجہ اس مکان کے خادم ہوئے کہ نہایت تعظیم اور تکریم سے پیش آتے ہین تو ان خادمون کو لازم ہے کہ اس گھر کے صاحب کی کمائی درجہ تعظیم اور تکریم کرین اور اوسکی عبادت کیا کرین الَّذِيٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ جسنے اونکو کھانا دیا بھوک مین۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی زمین مین جو بے زراعت ہے اور ایسے جنگل مین جو بے گھاس ہے اگر حکمت الٰہی یہ تدبیر نکرتی تو وہان کے لوگون کو رزق ملنا مشکل ہوتا۔ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ اور امن دیا ڈر مین۔ بوجہ اس بات کے کہ عرب کے قبیلون مین قتل اور لوٹ کا بے انتہا رواج تھا کہ بیت اللہ کے گرد اگرد حرم شریف کی حد تک جو کسی طرف سے دس کوس اور کسی طرف سے چھ کوس اور کسی طرف سے تین کوس ہے ہرگز تعرض نکرتے تھے یہانتک کہ اگر کوئی کسی کے باپ یا بیٹے کو مار کے حرم مین جا بیٹھتا تھا تو اوسکا پیچھا نکرتے تھے۔

ع ۱۳

وھی سبع اٰیات	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سورۃ الماعون مکیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین سات آیتین اور پچیس کلمے اور سو اسی حرف ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص سے ہے کہ اکتالیس بار پڑھنے سے فقر و محتاجی سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ ابو جہل مردود کی عادت تھی کہ جب کوئی مالدار بیمار ہوتا تو اوسکے پاس جاتا اور کہتا کہ اپنے یتیمون کو میرے سپرد کرو اور اونکا حصہ میرے پاس امانت رکھدو کہ مین خبر گیری اور خدمت گذاری انکی بخوبی کرونگا اور دوسرے وارثون کی زیادتی سے وہ محفوظ رہین گے۔ اور جب اونکا مال اپنے قبضے مین کرلیتا تھا تو اون یتیمون کو اپنے گھر سے نکالدیتا تھا وہ بیچارے ننگے بھوکے روتے پیٹتے گلی گلی مارے پھرتے تھے اسیطرح سے ایکدن ایک یتیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اوس ملعون کی فریاد کرنے لگا آپ اوس یتیم کی رعایت سے اوس ملعون کے پاس تشریف لے گئے

اور روز قیامت کی پرسش سے ڈرایا۔ اور سنے روز جزا کا انکار شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم رنجیدہ خاطر ہو گئے دو لگتا نے تشریف لائے پس یہ سورت نازل ہوئی۔ آرَاَیْتَ
الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؕ تو نے دیکھا وہ جو جھٹلاتا ہے انصاف دینا یعنے
کیا دیکھا تم نے اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس شخص کو جو جھوٹ سمجھتا ہے دین کو یا جزا کو
اور دین دونوں معنوں میں آیا ہے اور یہاں بھی دونوں معنے ہو سکتے ہیں اسلیے
کہ یتیموں اور بیکسوں پر ظلم کرنا دین کے جھٹلانے کی علامت ہے کیونکہ دین میں اسکی سخت
ممانعت ہے اور جزا کے نماننے کی بھی نشانی ہے اسلیے کہ جو جزا کا معتقد ہے وہ خدا
سے ڈرتا ہے اور ایسے کام نہیں کرتا۔ اور اسطرح سے خطاب کرنے میں اس بات کا اشارہ
ہے کہ اگر کوئی دین کے جھٹلانے والوں کو علامت سے دریافت کرنا چاہے تو ان
علامتوں پر خیال کرے۔ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ سو وہی ہے
جو دھکیلتا ہے یتیم کو۔ یعنے دین کا جھٹلانے والا وہی ہے جو بیشہ زور سے یتیم کو
دھکیلتا ہے اور یتیم سب ضعیفوں سے زیادہ ضعیف ہے کہ خرد سال بھی ہوتا ہے
اور تلاش معاش کی قوت بھی نہیں رکھتا اور حیلہ و تدبیر سے بھی ناواقف ہوتا ہے اور
کوئی وارث بھی نہیں رکھتا۔ پس جو شخص ایسے مسکین ضعیف پر ظلم کرتا ہے تو یقین ہے
کہ خدا سے نہیں ڈرتا۔ اور اعمال کی جزا کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ بعد بیان کرنے اس
علامت کے ارشاد ہوتا ہے کہ یتیم پر ظلم کرنے کا باعث اوس ملعون کا کمال بخل اور
مال کی محبت ہے یہانتک کہ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ؕ اور نہیں تاکید
کرتا محتاج کے کھانے پر۔ یعنے اپنے مال سے فقیروں کو دینا تو کجا دوسروں کا فقیروں کو
کھلانا اوسے ناگوار ہوتا ہے۔ اور یہ اوسکا کمال بخل ہے اور جب معلوم ہوا کہ یتیم پر
ظلم کرنا اور فقیروں کو کھانا نہ دینا باوجود اس بات کے کہ یہ دونوں عمل دین کے بڑے
مرتبوں سے نہیں ہیں پھر بھی دین کی تکذیب کا باعث ہوئے تو جو لوگ کہ دین کے

بڑے کاموں میں جیسے نماز اور زکوٰۃ ہے تغافل کرتے اور خلل ڈالتے ہیں انکا حال تو
اور کی زیادہ خراب ہوگا اسیواسطے فرمایا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ○ الَّذِينَ
هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ○ پھر خرابی ہے اون نمازیوں کی جو اپنی نماز
سے بیخبر ہیں۔ جیسے قضا کر دیتے ہیں یا تنگ وقت میں پڑھتے ہیں۔ یا نماز کی حقیقت سے
غافل ہیں نہیں جانتے کہ نماز کسکی مناجات ہے اور مقصود اوس سے کیا ہے مگر وہ
لوگون کے سامنے نماز پڑھنا اور پیٹھ پیچھے نہ پڑھنا یا فرصت کے وقت نماز پڑھنا اور دنیا کے
کامون میں مشغول ہوکے بھول جانا یہ سب بے ادبیان اونکے ظاہر ہوئین الَّذِينَ
هُمْ يُرَاءُونَ ○ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں یعنے وہ لوگ ایسے ہیں کہ سب عبادتون
اور طاعتون میں اپنی نمود کرتے ہیں اور فقط نماز ہی کو نہین کھوتے بلکہ بوجہ ریا کے
اپنے تمام عملون کو ضائع اور برباد کرتے ہیں اور ریا حقیقت مین کفر کی سخت قسمون سے ہے۔
وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ○ اور مانگے دینے برتنے کی چیز یعنے منع کرتے ہیں برتنے ع ۳۶
کی چیزون سے۔ اور ماعون کی تفسیر میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ زکوٰۃ ہے
جسے ریا ذلت سے نہیں ادا کرتے ہیں اور بعضون نے لکھا ہے کہ ڈول و سوئی اور محتاجون
کو گھر کا اسباب مانگے دینا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپنے
فرمایا کہ آگ اور پانی اور نمک ہے۔ اور فرمایا آپنے کہ جو کوئی کسی کو آگ دیتا ہے
پھر جو کچھ اوس سے پکتا ہے گویا کہ وہ اوسنے دیا۔ اور نمک کو بھی اسی طرح سے ہے۔
اور جو کوئی پانی دیتا ہے ایسی جگہ کہ جہان پانی کا قحط نہین ہے تو یہ ایسا ہے جیسے
بردہ آزاد کیا۔ اور اگر ایسی جگہ دے کہ جہان پانی نایاب ہو تو گویا مردے کو زندہ کیا۔

سورۃ الکوثر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلث ایات

یہ سورت مکی ہے اسمین تین آیتین اور بارہ کلمے اور بیالیس حرف ہین اور ایک
رکوع۔ اسکے خواص سے ہے کہ جو شخص اسے تمام عمر مین ایک ہزار بار پڑھے اوسے

حق تعالےٰ نے آپ کو کوثر سے سیراب کر دیا۔ سبب اسکے نازل ہونے کا یہ ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے دو صاحبزادے تھے
قاسم اور عبداللہ اور یہ دونوں بچپن ہی میں گذر گئے۔ پس کافر یہ حال دیکھکے طعنے کے
طور پر کہنے لگے کہ اس پیغمبر کی نسل منقطع ہو گئی اور اسکے بعد اسکے دین کا قائم رکھنے
والا کوئی نہیں۔ نزدیک ہے کہ اسکا دین جاتا رہیگا۔ پس حق تعالےٰ نے اپنے حبیب
کی تسلی اور تشفی کے لیے یہ سورت نازل فرمائی۔ اور اس سورت کا نام سورۂ کوثر اسلیے
رکھا گیا کہ اسمیں ذکر کوثر کا ہے جو دلالت کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال
بزرگی اور مرتبے کی بلندی پر قیامت کے دن کہ سب اگلے پچھلے نبی اور رسول اوسدن
پیاس کی حالت میں اوس حوض کے پانی کے محتاج ہونگے۔ اور کوثر لغت میں بہتی
چیز کو کہتے ہیں جو کثرت سے نکلا ہے اور بہتات اولاد کو بھی شامل ہے جو آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوئی اور اولاد کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی اور دوسری مجازی
سوانکی دونوں قسموں کی کثرت آپکو اسقدر حاصل ہوئی کہ اوسکا سواں حصہ بھی
کسی پیغمبر کو حاصل نہیں ہوا۔ اور علم کثیر کو بھی شامل ہے پس کثرت علم کی جو کچھ اس
امت میں ہے محتاج بیان نہیں۔ اور عرف میں کوثر ایک خاص نام ہے اوس حوض کا
جو قیامت کے دن حشر کے میدان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوگا
اور حقیقت میں وہ حوض ایک نمونہ ہے خیر کثیر کا اور اوس حوض میں جنت کی ایک
نہر سے پانی آتا ہے اور وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے اور نام
اوسکا بھی کوثر ہے عرض اوسکا ایک مہینے کے راستے کے برابر ہے اور کنارے پر
موتیوں کے خیمے اندر سے خالی کیے ہوئے کھڑے ہیں اور آبخورے چاندی اور
سونے کے آسمان کے تاروں کیطرح اوسکے کناروں پر چنے ہوئے ہیں اور گردا
گرد اوسکے درخت ہیں جنکی جڑیں سنہری اور شاخیں زمردی ہیں۔ کنکر پتھر اوسکے

موتی اور یاقوت ہین - اور مٹی اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے - اور پانی اوسکا شہد سے میٹھا اور دودھ سے سفید اور برف سے ٹھنڈا ہے اگر کوئی ایکبار ایک گھونٹ اوسکا پیے لذت اور مزا اوسکا کبھی نہ بھولے اور نہ کبھی اوسے پیاس لگے -
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؀ ہمنے دی تجکو کوثر یعنے بیشک ہمنے دیا تجکو حوض کوثر - اور دینے کی نسبت اپنی طرف فرمائی اسلیے کہ مخاطب پیغمبر بلند قدر تھے جنکی نظر بخشش اور نعمت پر نہ تھی بلکہ اونکا منظور نظر منعم اور بخشنے والے کی ذات پاک کے سواے اور کچھ نہ تھا - پس گویا اسمین اشارہ اس امر کا ہے کہ ہرچند تیری نظر بہت بلند ہے اور ان چیزون کی طرف خیال نہین ہے لیکن جو ہماری دی ہوئی ہے تو واجب التعظیم ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے - اس بڑی نعمت کے شکرانے مین - ہرچند کہ شکر کے مقام پر جو عبادت کرے وہ مقبول ہے لیکن یہ نماز ایسی عبادت ہے کہ دنیا مین کوثر کا نمونہ ہے - یعنے اسمین مناجات پروردگار کی شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور انوار غیبیہ دودھ سے زیادہ سفید اور وہ یقین جو اوس سے حاصل ہوتا ہے برف سے زیادہ سرد ہے علی ہذا القیاس - اور چونکہ کوثر فرزندون کے عوض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا تو لازم ہوا کہ ایک اور شکر فرزند دینے کے شکرانے کی قسم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب کرین اسواسطے فرمایا کہ وَانْحَرْ ؀ اور قربانی کر جیسا کہ اور لوگ فرزند عطا ہونے کے بعد عقیقے کی قربانی کرتے ہین - اور حقیقت ذبح کی یہ ہے کہ شکر الٰہی کے مقام مین مال اور جاہ اور دوسری مرغوب چیزون کا خرچ کرنا معمول سب آدمیون کا ہے لیکن جان دینا دستور نہین ہے - اسی واسطے اس شریعت مین جان دینے کے عوض جانور کا ذبح کرنا مقرر ہوا ہے جو ظاہر مین مال دینے کی صورت اور حقیقت مین حقیقت جان دینے کی ہوئی اور قربانی سواے چار قسم کے جانورون کے کسی اور پر

درست نہین ہے ایک اونٹ دوسرے گائے تیسرے بھیڑ چوتھے بکری کہ حقیقت مین فائدہ انسان کا انہین چار قسمون سے ہے جیسے گھی دودھ بوجھ لادنا کھیتی کرنا بخلاف دوسرے جانورون کے کہ یہ بات اونمین نہین پائی جاتی۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ؑ ۝ بیشک جو بیری تیرا ہے وہی رہا پیچھا کٹا۔ یعنے بے نسل۔ عرب کی اصطلاح مین ابتر اوسے کہتے ہین جسکی نسل باقی نرہے۔ خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ نسل ظاہری اور باطنی تمہاری تا قیام قیامت باقی رہیگی اور تمہاری امت کے لوگ منبرون اور منارون پر چڑھ کے تمہارا نام اللہ تعالیٰ کے نام ساتھ پانچوقت پکار اکرینگے اور اسکے سوا تمپر درود بھیجین گے اور تمہاری محبت مین جانبازیان کرینگے اور تمہاری قبر کی زیارت کے لیے دور دور سے آئین گے اور تمہارا دشمن ایسا گمنام ہوگا کہ کوئی اوسکا نام تک نہ لیگا۔

سورۃ الکافرون مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ست آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین چھہ آیتیں اور چھبیس کلمے اور ننانوے حرف ہین اور ایک رکوع۔ اگر اس سورت کو سات بار روزانہ پڑھے خلل ایمان سے محفوظ رہے۔ سبب اسکے نزول کا یہ ہے کہ قریش کے کافرون مین سے ایک جماعت نے جیسے ابوجہل اور عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ اور اسود بن عبد یغوث وغیرہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ تم ہمارے معبودون کی اطاعت کرو اور اونکو برا نکہو اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین اونکی شفاعت کا اقرار کرو تو ہم بھی تمہارے معبود کی بزرگی کے قائل ہون اور اوسکی عبادت کرین حق تعالیٰ نے اونکے جواب مین اپنے حبیب کے پاس یہ سورت بھیجی کہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لا تو کہہ اے منکرو۔ یعنے کہہ تو اے محمد صلعم کہ اے کافرو لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ لا مین نہین پوجتا اُسکو جسکو تم پوجتے ہو۔ کیونکہ معبود تمہارے پتھر یا درخت یا آگ یا پانی یا ستارہ یا شیطان یا فرشتے یا جن یا ارواحین ہین اور مین ان سبکو

لائق عبادت کے نہین جانتا - اور اگر تم اونکو معبود ٹھیراتے ہو یہ سمجھہ کے کہ وہ معبود حقیقی
کے مشابہ ہین یا معبود حقیقی اونمین سما گیا ہے تو حقیقت مین تم عبادت نہین کرتے مگر اوسکی
جو معبود نہین ہے - وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ اور نہ تم پوجو جسکو
مین پوجون - یعنے ہر چند کہ تم اپنے معبودون کو صفات الٰہی کا مظہر جان کے پرستش
کرتے ہو لیکن صفات الٰہی کا ظہور مخلوقات مین اونکی استعداد کی فراخی کے موافق ہے
اور کوئی مخلوق اس بات کی لیاقت نہین رکھتی کہ صفات الٰہی کما حقہ اوسمین ظہور فرمائین
پھر اگر تم اون مظہرون مین کمال ظہور کا اعتقاد رکھتے ہو تو حقیقت مین اوس اعتقاد سے
صفات الٰہی مین نقصان لازم آتا ہے - پس کسی طور سے ذات الٰہی تمہاری معبود نہین
ہے وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ اور نہ مجکو پوجنا جسکو تمنے پوجا کیا
مین عبادت کرتا ہون اسماے الٰہیہ کی اور تم عبادت کرتے ہو اسمون کی صورتون کی
اور اعلیٰ کی عبادت کرنے سے ادنیٰ کی عبادت لازم نہین ہوجاتی - وَلَآ اَنۡتُمۡ
عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ اور نہ تمکو پوجنا جسکو مین پوجون - یعنے نہ تم پوجنے
والے ہو اوس چیز کے جسکو مین پوجتا ہون - اسواسطے کہ تمہاری عبادت فقط اسمون
کی صورتون کو ہے اور میری عبادت اون اسمون کی حقیقت کی طرف رجوع ہونے والی
لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ۠ تمکو تمہاری راہ اور مجکو میری راہ - یعنے تمہارے
ع ۳۴
لیے تمہارا دین ہے جسمین سراسر اشتباہ ہے اور میرے واسطے میرا دین ہے جسمین
کسی طرح کا التباس و اشتباہ نہین ہے - حدیث شریف مین ہے کہ یہ سورت چوتھائی قرآن
کے برابر ہے ثواب مین تلاوت کرنے والے کے لیے - اور مسنون ہے کہ سنت فجر کی
اول رکعت مین اس سورت کو پڑھے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد
مشہور یون ہے کہ یہ سورت منسوخ ہے آیت قتال سے لیکن تحقیق یہ ہے کہ منسوخ
نہین ہے - ایسکا پڑھنے والا کفر و نفاق سے محفوظ رہتا ہے اگر بکثرت پڑھتا رہے

سورۃ النصر مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثلث آیات

یہ سورت مدنی ہے اسمین تین آیتین اور اونیس کلمے اور اناسی حرف ہین اور ایک رکوع
اس سورت کا مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہونے کی
خبر دیتا ہے اور امت کے رخصت کرنے کا حکم ہے۔ اور جب انبیا سے وہ کام جو دنیا مین
اونکے ہونے پر موقوف تھے سرانجام پا چکتے ہین تو اونکو رجوع الی اللہ اور عالم ارواح مین
داخل ہونا ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ یہ عالم فانی رنج وتکلیف اور نقصانون کا مقام ہے اور اس
قسم کی مقدس ارواحون کے رہنے کی جگہ نہین صرف ضروری کامون کی تدبیر کے واسطے
اس ناقص گھر مین انکو نازل کرتے ہین اور بقدر ضرورت اونکو یہان رکھتے ہین۔ پس جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتداے بعثت سے درجہ بدرجہ نبوت کو ترقی دیکے خلافت کبریٰ
کی انتہا کو پہنچایا اور اس کام سے فارغ ہوئے تو اونکو اپنے حضور مین بلوایا اور ارشاد کیا کہ
اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ جب پہونچ چکی مدد اللہ کی۔ کافرون پر جہاد کے حکم سے اور منافقون
اور بدعتیون پر حجت اور دلیل قائم کرنے سے اور نفس پر ذکر کے غلبے اور اوسکی کثرت سے
اور شیطان پر پرہیزگاری کے لازم پکڑنے سے وَالۡفَتۡحُ ۙ اور فیصلہ۔ یعنے آئی فتح
مکے کی اور دوسرے کفر کے مقامونکی وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ
اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ اور تو نے دیکھے لوگ بیٹھتے اللہ کے دین مین فوج فوج یعنے دیکھا
تمنے عرب کے لوگون کو اللہ کے دین مین داخل ہوتے ہوئے گروہ گروہ اور قبیلے
قبیلے اور یہ بات اسطور سے ظہور مین آئی کہ ہجرت سے ایک سال کے بعد لڑنے بھڑنے
کی قوت حاصل ہوئی اور انصار جانبازیان کرنے لگے یہ زمانہ نصرت کے ظہور کا تھا پھر
بعد فتح مکہ کے بڑے بڑے ملک اور شہر کا فتح کرنا شروع ہو گیا اور نوین دسوین سال
مین خلق کا رجوع ہونا اور پے درپے گروہون اور قبیلون کا اسلام مین آنا ظاہر ہو چنانچہ
بنی اسد اور بنی فرازہ اور اور بہت سے قبیلے اور یمن وشام اور عراق کے لوگ اطراف

وجو اب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اونمین سے
بعضون نے نفس و شیطان کے جہاد پر اور بعضون نے کفار اور منافقون سے جہاد کرنے
پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے کمر باندھی اور طیار ہو گئے اور چار
یار کبار تو ابتداے نبوت سے اسوقت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین اور
مشورے اور مددگاری مین دل وجان سے حاضر تھے اور آپکے طور اور وضع ابتداے
نبوت سے انتہاے خلافت تک کماحقہ دریافت کر چکے تھے پس اس صورت مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود شریف کی ضرورت نرہی تھی اسیواسطے آپکا وقت رحلت
قریب آیا اور آپکو دوسرے امر کی طرف مامور فرمایا کہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اب پاکی بول
اپنے رب کی خوبیان۔ اور یہ اشارہ ہے اس امر کا کہ عارف کے لیے بعد سیر اور سلوک
کی انتہا کے ایک اور راہ کھولی جاتی ہے اور وہ یکتا ہونا عارف کا ہے اوس کمال مین
جو اوسے حاصل ہوا ہے۔ وَاسْتَغْفِرْهُ اور گناہ بخشوا اوس سے۔ اور یہ اشارہ اس
بات کا ہے کہ جب عارف تکمیل کے مرتبے کو پونہچا اور ہر طرح کے لوگ اوسکے تابع ہوئے
تو اون لوگون کی استعدادین نقصان اور کمال مین بہت متفاوت ہوتی ہین پس عارف
کو چاہیے کہ ناقصون کی تکمیل کے واسطے بخشش طلب کرے تاکہ اونکی استعداد اصلیہ کے
سبب نقصان اوسکے اتباع سے قیامت کے دن اوسکے کمال استقلال کی طرف
کھنیچ جائین اور یہی شفاعت کی حقیقت ہے۔ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ بیشک وہ معاف کرنے
والا ہے۔ ناقصون کے حق مین اور تکمیل رحمت کی فرماتا ہے پس اوس سے بعید نہین
ہے کہ تیرے فرمانبردارون کو تیرے طفیل سے کامل کردے۔ یہ سورت آخری سورت
اسکے بعد کوئی سورت نازل نہین ہوئی۔ بعد اسکے نزول کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي منقول ہے
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپکے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ سورت

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۲۵

سُنی تو روئے لوگون نے پوچھا کہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین اس سورت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پاتا ہون اسی باعث سے مجھے رنج ہوا اور رونے لگا۔

سورۃ اللھب مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم		وھی خمس آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور ہیں کلمے اور اکاسی حرف ہین اور ایک رکوع۔ اگر کسیکو دشمن۔ بے دین سے ایذا پونہچے اور وہ اس سورت کو پڑھے تو اوس سے محفوظ رہے اور دشمن خراب ہو۔ آسکے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب آیت وَاَنذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ یعنے ڈرا اپنے قریبی رشتہ دارونکو۔ نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کوہ صفا پر گئے اور ہر ایک کو اپنے قریب رشتہ دارون سے پکارا۔ جب وہ سب جمع ہوئے تو آپنے فرمایا کہ اگر مین ایسی بات جو سمجھ مین نہ آتی ہو تمسے کہون تو تم یقین کروگے۔ مثلاً مین کہون کہ ایک بڑا لشکر تمہارے لوٹنے کے لیے اس پہاڑ کے پیچھے کھڑا ہے تو تم مانوگے سب نے کہا کہ ہان ہم مانین گے۔ پس آپنے فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون خدا کے اوس عذاب سے کہ اگر اطاعت میری نکروگے اور قرآن شریف پر ایمان نہ لاؤگے تو تمپر آئیگا۔ ابولہب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سوتیلا چچا یہ بات سُنکے نہایت ہی سخت کلمے آنحضرتؐ کی شان مین کہنے لگا اور بولا کہ تو نے صرف اتنے ہی کے واسطے ہمکو بلایا تہا ہلاکت باد ترا۔ پس یہ سورت اوس مردود کے جواب مین نازل ہوئی تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لہب کے۔ یعنے ہلاک ہوگئے اوسکے عمل اور اعتقاد۔ اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ دونون ہاتھون سے عمل نیک مراد ہون وَّتَبَّ ۝ اور ٹوٹ گیا وہ آپ۔ یعنے ہلاک ہوگیا وہ خود۔ اور اوسکے اعتقادون اور عملون کی ہلاکی اوسکی ذات کی ہلاکی کا باعث ہوئی۔ یہانتک کہ کوئی سبب اوسکی ہستی کا نہ رہا۔ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ کام نہ آیا اوسکے مال اوسکا اور جو کمایا۔ جیسے نام اور جاہ اور اولاد اور نوکر چاکر اور دوست آشنا۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ اب بیٹھیگا ڈیگ مارتی آگ مین۔ یعنے مرنے کے ساتھہ ہی اوسکو بڑے شعلے والی آگ مین ڈالین گے اوراوسکے لیے قیامت کے آنے کا انتظار نکرینگے اسواسطے کہ کفراوسکا اورون کے کفر سے بہت زیادہ ہے کیا معنے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا اور آپکی نیک خصلتون اور سچائی اور دیانت سے بخوبی واقف تھا اور باوجود اسکے آپسے نہایت دشمنی رکھتا تھا۔ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ اوراوسکی جورو سرپر لیے پھرتی ایندھن۔ یعنے دوزخ مین بدلا اوسکا جو دنیا مین کرتی تھی وہ یہ کہ کانٹون کے گٹھے لا لاکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ مین ڈالتی تھی۔ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ اوسکی گردن مین رسی ہے مونجھ کی۔ یعنے اوس عورت کی گردن مین جو زروجواہر کے پہننے کی جگہہ ہے رسی ہے کھجور کی چھال کی خوب بٹی ہوئی جسکی خاصیت یہ ہے کہ پسینے مین بھیگنے سے اینٹھتی ہے اور گلا گھونٹ دیتی ہے اوراسیطور سے وہ بدبخت مری۔ واللہ اعلم

ع ٢٦

سورۃ الاخلاص مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی اربع ایات

یہ سورت مکی ہے اسمین چار آیتین اور پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہین اور ایک رکوع اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص اسے ہزار بار پڑھے قید سے خلاصی پائے۔ اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ کافرون کے سردارون کے ایک گروہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکے سوال کیا کہ تم ہمارے خداؤن کو تو برا کہتے ہو اور اونکی عاجزی اور کمزوری بیان کرتے ہو اور بہت سے عیب اونمین بتاتے ہو۔ بھلا یہ تو کہو کہ تمہارا خدا کیا صفت رکھتا ہے اور کس چیز سے پیدا ہوا ہے اور اوس سے کیا چیز پیدا ہوتی ہے اور اصل و فرع اوسکی کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکوت کیا کہ اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لائے اور اس سورت کو سورۂ اخلاص اسواسطے کہتے ہین کہ یہ سورت مسلمانون کے دلونکو

معرفت حق کے لیے خالص کرتی ہے اور آدمی کی معرفت کی انتہا حق تعالیٰ کی حقیقت
اور کُنہ کی دریافت مین یہ ہے کہ اوسکی ذات پاک کے خواص دریافت کرلے اور بس
اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ کی ذاتِ مقدس بسیط ہے یعنے جز اور ٹکڑے اوسمین نہین پائے
جاتے اور اوسکے وجود کا بھی کوئی سبب نہین ہے۔ اور ہر چیز کے دریافت کرنے
کا طریقہ عالم مین چار طور پر منحصر ہے۔ ایک اوسکے مادے کا دریافت کرنا کہ اصل اوسکی
کیا ہے۔ دوسرے اوسکی صورت کسطرح کی ہے۔ تیسرے اوسکی علت کیا ہے۔ چوتھے
وہ چیز کس کام کی ہے اور غرض اوس سے کیا ہے۔ سو حق تعالےٰ کی جناب مین پہلے
تینون طریقے ممکن نہین پس ضرور ہوا کہ چوتھے پر اکتفا کیا جائے۔ لیکن جناب الٰہی کی پاکیزگی
کا بیان کرنا ضرور رہا تاکہ پوری تمیز اور جدائی حاصل ہو۔ پس اللہ کا لفظ تمام غرضونکو شامل
ہے جو عالم کی نسبت اوسکی ذات پاک سے خیال کی جاتی ہین جیسے خالقیت اور رازقیت
اور داد و دہش اور معبود ہونا اور سوا اسکے اسی واسطے اللہ کے لفظ کو سرنامہ اس سورت
کا کیا تو گویا یہ بات فرمائی کہ صفت اوسکی یہ ہے کہ معبود اور پیدا کرنے والا اور بنانے والا
اور رزق دینے والا اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا اور سب عالم کے ضروریات اوسی
سے پائے گئے ہین اور آخر تک اوسی سے تعلق رکھین گے۔ اور چونکہ یہ بات عوام کے
خیال مین علحدہ علحدہ مشترک تھی اسلیے صفات سلبیہ کا اوسکے ساتھ ملانا ضرور ہوا تاکہ وہ
اشتراک وہمی بھی دور ہوجائے اور توحید خالص حاصل ہو۔ **قُلْ**۔ توکہ۔ اے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم۔ **هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** وہ اللہ ایک ہے۔ یعنے وہ جسے تم پوچھتے ہو
اللہ کی ذات ہے جو سب کمال کی صفتون کی جامع ہے اور جو کچھ عالم مین دکھایا سنا جاتا
ہے سب اوسیکی حیات اور علم اور ارادے اور قدرت اور کلام اور سمع اور بصر سے
ہے اور سوائے اسکے جو جواہر و اعراض پائے جاتے ہین سب اوسی کے وجود سے ہین
یکتا ہے یگانہ ہے جسکا کوئی شریک نہین۔ اور احد وہ ہے کہ کسی طرح سے قسمت اوسمین

نہو سکے اور یہ بات خاص اوسی ذات پاک مین پائی جاتی ہے اور کسی مین نہین — اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ اللہ نرادھار ہے۔ کھاتا پیتا نہین۔ اور صمد کے معنے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اسطور سے بیان فرمائے ہین کہ صمد وہ ہے جو کسیکا محتاج نہو اور سب اوسکے محتاج ہون۔ اور وجود کا سلسلہ بغیر ایسی ایک ذات کے جو صمد کی صفت سے موصوف ہو قائم نہین رہ سکتا اسواسطے کہ عالم مین بالکل احتیاج دیکھی جاتی ہے اور جب ہر چیز دوسرے کی محتاج ہوئی تو ضرور ہوا کہ ایک ذات ایسی ہو کہ سبکی احتیاج اوسکی طرف منتہی ہو اور وہ محتاج کسی کی نہو۔ اور اگر ایسا نہو تو احتیاج کا سلسلہ منقطع نہو۔ پس حقیقت مین اوس ذات پاک کے خواصون مین سے دو چیزین بیان بیان ہوئی ہین ایک احد ہونا دوسرے صمد ہونا اور باقی صفتین انھین دو صفتون سے نکلی ہین۔ لَمْ يَلِدْ ۝ۙ نہ کسیکو جنا۔ اسواسطے کہ اگر کسی چیز کو جنے تو حقیقت مین وہ چیز اوسکی شریک ہوجائے اور جب شریک ہوئی تو اوسنے بے پروائی حاصل ہوئی اور جب اوس سے بے پروائی حاصل ہوئی تو وہ صمد نرہا۔ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ۙ نہ کسی سے جنا گیا اسواسطے کہ اگر کسی سے جنا گیا ہوتا تو اوسکا محتاج ہوتا اور جب محتاج ہوتا تو صمد نرہتا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ۧ اور نہین اوسکے جوڑ کا کوئی۔ یعنے نہین ہے اوسکے لیے کوئی برابری والا۔ اسلیے کہ اگر اوسکا کوئی ہمسر ہوتا تو وہ دونون ایک چیز مین شریک ہوتے اور دوسری چیزین دونون علحدہ علحدہ خاص ہوتے تو اوسکی ذات یگانہ نہوتی اور بعضے علمانے کہا ہے کہ کبھی شرکت عدد مین ہوتی ہے اوسکی نفی احد کے لفظ سے فرمائی اور کبھی شرکت مرتبے اور منصب مین ہوتی ہے اوسکی نفی لفظ صمد سے فرمائی۔ اور کبھی شرکت نسب مین ہوتی ہے اوسکی نفی لم یلد و لم یولد سے کی اور کبھی شرکت کام اور تاثیر مین ہوتی ہے اوسکی نفی ولم یکن لہ کفوًا احد سے کی۔ اور اسی سبب سے اس سورت کو سورۂ اخلاص کہتے ہین۔ اور اس کی نسبت حدیث مین ہے کہ تہائی قرآن کے برابر ہے

ع ۷

سورۃ الفلق مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس آیات

یہ سورت مدنی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئیس کلمے اور تہتر حرف ہین اور ایک رکوع۔ یہ دونون سورتین یعنے سورۂ فلق اور سورۂ ناس خوف وخطر سے محفوظی اور سحر وجادو اور اور بلاؤن کے دفیعے کے لیے نہایت سریع التاثیر ہین۔ اور فلق لغت مین صبح کی سفیدی کو کہتے ہین جو رات کے اندھیرے کو پھاڑ کے ظاہر ہوتی ہے اور رات کی تاریکی سے صبح کا ظاہر ہونا ایک نمونہ ہے وجود کے ظہور کا نیستی کے پردے سے اور رات کی تاریکی نیستی کا نمونہ ہے۔ پس سب برائیان نیستی کے ساتھ منسوب ہین اور ہستی کا نور اون سب برائیون کا دفع کرنے والا ہے۔ اور یہ سورت سب برائیون سے پناہ مانگنے کے لیے نازل ہوئی ہے لہذا اسکی ابتدا مین نور کے ظہور سے اشارہ ہونا ضرور ہوا جیسا کہ فرمایا کہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ تو کہہ مین پناہ مین آیا صبح کے رب کی۔ یعنے تو کہہ اے پناہ لینے والے کہ مین پناہ لیتا ہون فلق کے رب کی۔ اور فلق کی تخصیص یہانپر اسلیے ہے کہ مخلوقات کی برائی اکثر اونکی اصلی خباثت کے سبب سے ہوتی ہے اور چونکہ ربوبیت اللہ تعالے کی اصل وفرع دونون پر محیط ہے تو شر کے دفع ہونے کے واسطے اصل کی طرف التجا ضرور ہوئی۔ چنانچہ اگر کسیکو کسی کے نوکر سے خوف ہوتا ہے تو وہ اوسکے آقا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اگر اوس سے بھی کھٹکا ہوتا ہے تو اوس آقا کے آقا کی طرف رجوع ہوتا ہے یہانتک کہ وہ آقائی کا سلسلہ تمام ہوجاتے اور یہ سلسلہ تمام نہین ہوتا مگر رب کے پاس پس اسی واسطے پہلے ہی سے التجا کی تعلیم رب ہی کی طرف فرمائی تاکہ جھگڑا اسٹ جائے — مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ ہر چیز کی بدی سے جو اوسنے بنائی۔ پس معلوم کرنا چاہیے کہ پروردگار عالم کی مخلوق تین قسم کی ہے ایک وہ جسمین خیر غالب ہے اور شر مغلوب بلکہ معدوم جیسے مقرب فرشتے اور انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام۔ دوسری وہ کہ جنمین برائی غالب ہے اور بھلائی مغلوب

یا سدوم جیسے شیطان اور دوسرے موذی آدمی یا جن اور درندے اور چارپائے اور کیڑے مکوڑے جیسے سانپ اور بچھو۔ تیسری وہ کہ جسمین خیر و شر دونون موجود ہین جیسے دنیا کا مال اور جورو بچے اور اور دوسرے اسباب کہ کبھی کسی کے حق مین شر ہوجاتے ہین اور کبھی کسی کے حق مین خیر پس شر ماخلق سے دونون قسمون مین وہ بدی مراد ہے جو اونہین موجود ہے اور قسم اول کی نسبت جو مطلق بدی نہین رکھتی دوسری چیزون سے نزدیک ہوجانے کے اعتبار سے ہے۔ جیسے عبادت کا شر ریا اور ایمان کا نفاق اور انبیا علیہم السلام کا شر اونکی تکذیب اور نافرمانی اور اولیا اللہ کا شر اونکے اوصحبت سے محروم رہنا۔ اور اسی واسطے کہا ہے کہ خیر کی برائی اوسمین دیر کرنا ہے اور عمل نیک کی برائی اوسمین قصور کرنا ہے۔ اور اسطرحکی نسبت جائز ہے جیسے کہتے ہین پھول کا شر کانٹا ہے اور خزانے کا شر سانپ اور حسن کا شر بدخوئی۔ اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ شر ماخلق سے بدترین مخلوقات یعنے شیطان مراد ہے جو منشا تمام شرون کا ہے۔ یہانتک پہلے اوسی سے پناہ مانگنے کا بیان ہوا۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے۔ اور گھیر لے۔ اور یہ اندھیرا کبھی ظاہری ہوتا ہے اور کبھی باطنی۔ ظاہری جیسے رات کا اندھیرا کہ اوسمین بہت سی برائیان ظاہر ہوتی ہین ایک تو جنات کے شیطانون کا پھیل پڑنا ہے کہ اندھیرے کے باعث سے طفیل مین آتے ہین اور چمگادڑون کی طرح اپنے اپنے ٹھکانون سے نکل کے پھرتے اور لوگون کو ایذا دیتے ہین۔ اسی لیے حدیث شریف مین وارد ہے کہ رات کے وقت اپنے بچون کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو کہ وہ شیطانون کے منتشر ہونے کا وقت ہے اور علاوہ اسکے دوسرے درندے اور موذی جانور اور کیڑے مکوڑے اپنے اپنے مقامون سے نکلتے اور ایذا دیتے ہین۔ چور اپنے کام مین مصروف ہوتے ہین جادوگر اپنے جادو کے زور مین ہوتے ہین۔ فسق و فجور والے گناہون مین مشغول ہوتے ہین

اور باطنی اندھیرا کئی قسم کا ہے مگر اون سب مین بڑھکے وہم کا اندھیرا ہے جو عقل کے نور پر غالب آتا ہے اور اشیا کی حقیقتونکو نظر سے چھپا دیتا ہے اور اسی کی شاخین کفر کا اندھیرا اور گناہ اور اخلاق بد اور بری صحبتون کا اندھیرا ہے۔ پس اس آیت مین ان سب تاریکیون سے پناہ کا بیان ہے۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ اور بدی سے عورتونکی جو گراہون مین پھونکین۔ یعنے خبیث نفسون کی شر سے جو شیطانون کے نام جپنے اور اونکے کلمون سے توسّل کرکے جانون اور بدنون مین تاثیر کرتے ہین اور یہی معنے سحر کے ہین۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ اور بدی سے برا چاہنے والے کی جب لگے ہو کہنے۔ یعنے حسد کرنے والے کی بدی سے جب اپنے حسد کو ظاہر کرے اور موافق اوسکے عمل مین لائے۔ اور یہ قید اسلیے ہے کہ حاسد جب تک اپنے حسد کو چھپاتا ہے اوس چیز کا ضرر اوسکی طرف نہین پہونچتا ہے اور یہان سے معلوم ہوا کہ حسد سب برائیون سے زیادہ برا ہے۔ اور جو شر کہ تمام عالم مین پیدا ہوتا ہے وہ یا تو ارادے اور اختیار والون سے ظاہر ہوتا ہے جیسے لوٹ قتل ظلم تاوان لینا اور سحر اور رسوا اسکے۔ یا غیر ارادے اور اختیار والون کی طبیعتون سے جیسے پانی مین ڈوبنا اور آگ مین جلنا اور سوا اسکے۔ مگر سب بدیون سے زیادہ ارادے اور اختیار والون کی بدی ہے اور جڑ ان سب کی حسد ہے۔ اسی لیے کہا ہے کہ اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا حسد تھا ابلیس کا حضرت آدم علیہ السّلام سے اور اول گناہ جو زمین مین واقع ہوا قابیل کا حسد تھا ہابیل سے۔ اللہ تعالے اس سے بچائے

وھی ست آیات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الناس مدنیۃ

یہ سورت مدنی ہے اسمین چھہ آیتین اور بیس کلمے اور اسّی حرف ہین اور ایک رکوع ہے اصل اسکا سورۂ فلق مین مذکور ہوچکا۔ اور اس سورت کو سورۂ ناس اسلیے کہتے ہین کہ حقائق الٰہیہ اور کونیہ جو انسان کے ساتھہ تعلق رکھتی ہین اسمین مذکور ہین۔ اور ان

دونون سورتون کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ لبید بن عاصم یہودی نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور آپ اوسکے سحر سے بیمار ہوگئے تھے اور بعضے وقت آپ یہ سمجھتے تھے کہ مین نے یہ کام کیا ہے حالانکہ وہ کام آپ سے نہین ہوا تھا۔ جب اس عارضے کو چھہ مہینے ہوگئے تو ایک رات آپکو خواب مین معلوم ہوا کہ دو فرشتے آئے ایک اونمین سے آپکے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پائینتی اور آپس مین باتین کرنے لگے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس رسول کو کیا بیماری ہے اوسنے کہا کہ انپر جادو کیا گیا ہے۔ پھر اوسنے پوچھا کہ کسنے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید بن عاصم نے انکا بال انکی کنگھی سے لیا ہے اور کنگھی کے دندانون مین کمان کے چلے سے گیارہ گراہین لگائی ہین اور اوسکو کھجور کے پھول کے غلاف مین لپیٹ کے بیر ذروان مین پتھر کے نیچے دبا دیا ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو اوٹھے تو اوس کوئین کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے یارون مین سے دو شخصون کو اوسمین اتارا وہ پتھر کے نیچے سے اوسے نکال لائے اور جبرئیل علیہ السلام یہ دونون سورتین لے کے نازل ہوئے ان دونون مین گیارہ آیتین ہین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک آیت پڑھ کے ہر گرہ پر پھونکنا شروع کیا یہانتک کہ سب گراہین کھل گئین اور آپکو صحت کامل حاصل ہوئی۔ اور معوذتین پر قرآن شریف کے تمام ہونے کا نکتہ یہ ہے کہ جب نعمت تمام ہوتی اور کمال کو پہونچتی ہے تو سوائے دشمنون کے حسد اور فریب کے اور کوئی خوف نہین رہتا اسیواسطے یہ مقام استعاذے کا تھا اور ان سورتون مین عمدہ طور سے استعاذے کا بیان ہے۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ تو کہہ مین پناہ مین آیا لوگون کے رب کی۔ یعنے کہہ تو اے کہنے والے اگر شیطان کی شر سے پناہ چاہتا ہے یہ کہ مین پناہ لیتا ہون آدمیون کے پروردگار کی۔ ہر چند کہ اللہ تعالے کی پرورش تمام مخلوقات کو شامل ہے لیکن جو تربیت کہ آدمیون پر واقع ہے وہ کسی

دوسری مخلوقات پر نہین۔ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ وجود اور حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور شنوائی اور گویائی اور بینائی یہ سب حضرت الوہیت کی صفتون کا پرتو ہے اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور حرارت یہ سب اربع عناصر کے بدلے ہین۔ اور وجود مین مرکب ہونے کے سبب سے معدنون کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ اور بڑہنے مین درخت کے مشابہ ہے اور حرکت اور خیال اور وہم اور لذت اور رنج مین حیوان کے مانند ہے۔ جیسے غصے اور جرأت کے وقت مین درندے اور پھاڑنے والے سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور شہوت اور حرص کے وقت مین چارپائے چرنے والے کے مانند ہوتا ہے۔ اور مکر و فریب حیلے بہانے اور نیک بختون کے خراب کرنے مین مثل شیطان کے ہے۔ اور بندگی اور پاکی مین مقرب فرشتون کے مانند ہے اور حکمتون کے جمع ہونے مین لوح محفوظ کے مانند ہے اور چیزون کی صورتین جو شاگردون اور مریدون کے دلون مین اسکی تاثیر کے سبب سے ثابت ہو جاتی اور قرار پکڑتی ہین اونمین قلم اعلے کے مانند ہے۔ خلاصہ یہ کہ آدمی کی ابتدا اور انتہا کے تفاوت کو دیکھنا چاہیے کہ نطفہ ایسی نکمی چیز سے تو ابتدا ہوتی ہے پھر بعد بلوغ کے ولایت اور نبوت کے مرتبے کو پہونچتا ہے اور کہان سے کہان ترقی کر جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالی کی ربوبیت پر غور کرنا چاہیے کہ کیا تھا اور کیا کر دیا۔ مَلِكِ النَّاسِ ۝ لوگون کے بادشاہ کی۔ اس صفت مین یہ اشارہ ہے کہ آدمیون کو روح تدبیر کرنے والے عنایت ہوئی ہے اور قوت مدرکہ اور محرکہ مین اوس روح کو تصرف اور دخل دیا ہے۔ پس روح آدمی کی بدن کے عالم مین بادشاہ مطلق ہے اور سب بدن اوسکا ملک آباد کے مانند ہے اور قوتین مدرکہ اور محرکہ اوسکی فوج و سپاہ ہین اور یہ سب ایک کارخانہ ہے اللہ تعالے کی بادشاہت کے کارخانون مین سے۔ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ لوگون کے معبود کی۔ یہ صفت اشارہ اس بات کا ہے کہ آدمیون مین حق تعالے کی معرفت اور عبادت اور اوسکا قرب حاصل

کرنے کا شوق اونکی اصل پیدایش مین امانت رکھا ہے اور اسی پیدایشی شوق کے
سبب سے ہر گروہ آدمیون کا اس کام کی تلاش مین سرگردان اور پریشان ہے
اور یہ شوق اور گرفتاری تمام مخلوق کی ایک کرشمہ ہے اوسکی معبودیت کے کرشمون
مین سے اور بعضے مفسرون نے ان تینون صفتون کے اسطور سے ذکر کرنے مین
بیان کیا ہے کہ آدمی بچپن کی حالت مین اپنے پرورش کرنے والے کے سوا دوسرے
کو نہین پہچانتا اور بھوک اور پیاس اور خوف کے وقت مین اوسی کی طرف رجوع کرتا
ہے اسیواسطے لڑکا اوسوقت مین مان باپ کو پکارتا اور اونہین سے فریاد کرتا ہے
اور جب جوان وعاقل ہوتا اور دیکھتا ہے کہ مان باپ بھی میری طرح بادشاہ یا امیر یا دوسرون
کے محتاج ہین تو اسکے بھی دلمین یہی بات بیٹھ جاتی ہے۔ اور جب اوس حالت سے
بھی آگے بڑہتا اور دیکھتا ہے کہ بادشاہ امیر بھی اکثر چیزونمین اختیار نہین رکھتے بلکہ عالم
غیب کی طرف التجا کرتے اور وہان سے اپنے مطلب کے حاصل ہونے مین مدد مانگتے
ہین تو اوسے یقین ہوجاتا ہے کہ یہ سب میری طرح محتاج ہین اور دنیا کا کارخانہ دوسرے
سے تعلق رکھتا ہے جسے اللہ کہتے ہین۔ پس ان تینون صفتون کے لانے سے یہ اشارہ
ہے کہ اگر بندہ بچے کا سا مزاج رکھتا ہے اور سوا ربوبیت اور پرورش کے اور کچھ نہین
چاہتا تو مین بھی یہ صفت رکھتا ہون اوسے چاہیے کہ میری طرف التجا کرے کہ مین
رب الناس ہون اور میری ربوبیت اور پرورش عام ہے بخلاف مان باپ کے
کہ اونکی پرورش اپنے بچون کے لیے خاص ہے۔ اور اگر حد بلوغ کو پونہچا ہو اور بادشاہون
و امیر کو سب کامون کا مالک جانتا ہے تو یہ صفت بھی مجھہ مین جیسی چاہیے ویسی موجود ہے تو
ہے اسواسطے کہ سلطنت میری سب آدمیون بلکہ تمام دنیا پر ہے۔ اور اگر تجربے سے
معلوم کرلیا ہے کہ بادشاہ امیر اور مان باپ سب دوسرے کے محتاج ہین جسے اللہ کہتے مانے
ہین اور دن رات اوسی کو جپا کرتے ہین تو اس صفت سے بھی مین موصوف ہون

خلاصہ یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر حال مین اوسی کی جناب پاک مین التجا لیجانا چاہیے اور ہیچ کے سببون اور وسیلون پر اعتماد نکرنا چاہیے ؎ کسی سے نہ بر آئے کچھ کام جان ٭ خدا مہربان ہو تو کل مہربان ٭ وَمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ بدی سے اوسکی جو سنکارے۔ یعنے خیال فاسد کے اثر سے اور یہ اعوذ سے متعلق ہے یعنے پناہ لیتا ہون مین فاسد خیالات کی بدی سے جو کئی طرح سے نقصان پونچاتے ہین۔ ایک مزاج کے فاسد کرنے سے دوسرے نفس کی تدبیر مین تیسرے معرفت مین چوتھے عبادت مین پانچوین حق تعالے کی نزدیکی کے سببو ںمین اور آدمی کو ابتداے عمر سے انتہا تک یہی کام درپیش ہین اور جب ان کامون مین خلل پڑا تو عمر اوسکی برباد گئی۔ الْخَنَّاسِ ۵ اور چھپ جائے۔ اور یہ وسواس کی صفت ہے اوسکے صاحب کے اعتبار سے اسواسطے کہ شیطان کی پیدایشی یہ بات ہے کہ حق تعالے کے ذکر اور قرآن کی تلاوت اور فرشتون کے سامنے سے بھاگتا ہے اور اس صفت کا ذکر اسلیے ہے کہ شیطان مردود سے بچنا بہت مشکل ہے اور اوسکی بدی سے محفوظ رہنا سوا اسکے کہ رب الناس کی جناب مین التجا لیجائے دوسری صورت سے ممکن نہین اسواسطے کہ چھپے ہوئے دشمن سے ہر وقت اور ہر لحظہ بچنا مشکل ہے مگر اوس ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے پر یہ سب آسان ہے الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۵ وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگون کے دل مین۔ یہ دوسری صفت ہے وسواس کی۔ یعنے وہ فاسد خیال ڈالنے والا جو برے برے وسوسے ڈالتا ہے آدمیون کے سینون مین۔ اور سینے کی تخصیص اسوجہ سے ہے کہ اس جگہ نفس ناطقہ کے آثار حیوانیت سے مخلوط ہو کے فساد کو قبول کر لیتے ہین برخلاف دوسرے اعضا کے کہ اونمین برے سے خطرون کی جگہ نہین ہے اور دماغ مین اگرچہ فساد ہو سکتا ہے لیکن اکثر اسکا فساد نفس حیوانیہ کے آثار بلند ہونے سے ہوتا ہے جیسا کہ اس حکمت کے جاننے والون

پر پوشیدہ نہین ہے۔ **مِنَ الْجِنَّةِ** جنون مین۔ یعنے وہ فاسد خیال ڈالنے والا خواہ جن کی قسم سے ہو۔ جیسے شیطان کہ دہوئین کے غلبے کے سبب سے پیدا ہوتی یکی اوسمین گھسی ہوئی ہے اور فاسد مشورے اور انتظام کی بگاڑنے والی تدبیرین طبیعت کو لازم ہین اور آتش مزاجی اور اوسکی لطافت کے سبب سے ان جسمون کا انسان کی حیوانی روحونمین در آنا بہت جلد آسان ہوتا ہے اور اونکا اثر روحون کو پہونچتا ہے اور اوسکے سبب سے بدن مین حرکت اور سکون ظاہر کرتے ہین اور گناہ اونسے ظاہر ہوتے ہین اسیواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی کی رگ وپے مین دوڑتا ہے اور شیطان کے وسوسون کی حد وانتہا نہین ہے لاکھون طریقون سے بہکاتا اور فریب دے دیکے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

وَالنَّاسِ ۶ اور آدمیون مین۔ یعنے وہ وسواس ڈالنے والا لوگون کی قوت متخیلہ ہو جو فاسد اعتقاد اور شہوت اور غضب کے غلبے سے جھوٹے خیال تمام روحون اور قوتون مین ڈال کے طبیعت یا نفس کی تدبیرین فساد یا عبادت اور تقرب کے سببون مین سستی یا معرفت مین خطا کا سبب پڑتا ہے۔ واضح ہو کہ ناس کا لفظ اس سورت مین پانچ جا واقع ہے مگر لباب والے نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ حقیقت مین یہ تکرار نہین ہے اسلیے کہ پہلے مقام پر ناس کے لڑکے مراد ہین اور تربیت کا ذکر جو پرورش کے معنون مین ہے اونکے حال کے مناسب ہو اور دوسرے مقام پر جوان مراد ہین اور ملک کا لفظ جو سیاست پر دلالت کرتا ہو اونکے مناسب حال ہو۔ اور تیسرے مقام پر بوڑہے مراد ہین اسلیے کہ الہ کا لفظ طاعت اور عبادت پر مبنی ہے جو اونکے حال کے بہت مناسب ہو اور چوتھے مقام پر صلحا مراد ہین کیونکہ اکثر شیطان نیکون کے بگاڑنے پر کمر باندہے رہتا ہو اور پانچوین مقام پر مفسد اور شیاطین مراد ہین جنکا کام بہکانا اور وسوسہ ڈالنا ہو واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وھو الکبیر المتعال وصلے اللہ علے سیدنا ومولانا محمد و الہ واصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع مع قطعۂ تاریخ از جناب مولف دام فیضہ

حمد بیحد ہے خاص یزدان کو	نطق بخشا ہے جسنے انسان کو
جس نے بھیجا کلام پاک اپنا	جس نے بتلایا نام پاک اپنا

سپاس بیقیاس حضرت رب العزۃ جل جلالہ وعم نوالہ کو زیبا ہے جسنے انسان کو ایک مشت خاک سے بنا کے اور فہم و ادراک عطا فرما کے مرتبۂ افلاک کو پہونچایا۔ اور ردۂ خلافت کبریٰ سے سرفراز کیا۔ الحق یہ رتبہ کس مخلوق نے پایا کہ حکم محکم شہنشاہ دوعالم نے صدور فرما کے اس کالبد خاک کو فرشتون کا ہمرتبہ بنایا۔ تعالیٰ شانہ علواً کبیرا اور درود نامحدود جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر جنھون نے کافۂ انام کو ظلمت کفر و شرک سے پاک کر کے نور اسلام سے منور فرمایا اور احکام خداوند عالم پہونچا کے مومنین با صدق و یقین کو مورد مراحم صمدی بنایا۔ اللھم صل و سلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ تصلیۃ وتسلیما کثیرا کثیرا۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے جملہ اہل اسلام کو واضح ہو کہ افضل العبادات تلاوت کلام ربانی ہے۔ اور بجا آوری احکام فرقانی۔ جسکے فضائل کتب حدیث مین بے انتہا مذکور ہین اور خاص کلام الٰہی مین مسطور۔ ادنی فیضان اوسکا یہ ہے کہ تلاوت کنندہ ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیان پاتا ہے اور مورد الطاف الٰہی ہوجاتا ہے۔ پس جاے غور ہے کہ جب صرف تلاوت کرنے کے لیے یہ انعام و اکرام ہین تو مطالب کو سمجھ کے اونکی پیروی کرنے والون کے لیے کیا کیا عز و احتشام ہونگے۔ لیکن یہ بات بغیر حصول علم کے ممکن نہ تھی اسیواسطے علماے اعلام اور فضلاے کرام نے ہر زبان مین تفسیرین لکھین اور جوہر علم کے دکھائے۔ تاکہ ہر کس و ناکس اونکے دیکھنے اور پڑھنے سے فیض اوٹھائے۔ مگر چونکہ اس زمانے مین بڑی بڑی تفسیرون کے دیکھنے کا بوجوہات چند در چند لوگون کو اتفاق کم ہوتا ہے اور اشغال گوناگون سے زمانہ مہلت نہین دیتا

لہٰذا حسب ارشاد بہی خواہ انام رفاہ جوے اہل سلام مقبول بارگاہ منان واہب حافظ محمد عبد الستار خانصاحب اس ناچیز خاکسار ذرہ بمقدار اثیم محمد عبد الحکیم نے یہ تفسیر تین پارون اور تیرہ سورتونکی زبان صاف اردو مین کتب معتبرہ تفاسیر سے اقتباس کر کے اس طور سے لکھی کہ اوسکے معانی و مطالب کا فہم ہر شخص کم علم پر آسان ہو اور اسکے سمجھنے سے ہر ایک شادان۔ نمازی بفہم مطالب مقاصد سے نمازون مین دونا لطف پائین اور اطفال خردسال چھوٹی چھوٹی سورتون کے مضمون اور مطلبون سے واقف ہو جائین حاجتمند ہر سورت کے فضائل اور خواص معلوم کر کے اپنے اپنے مقصد کے لیے جس سورت کو چاہین ورد بنائین۔ ترجمے کے شائق ترجمہ علیحدہ ملاحظہ فرمائین۔ اور خلاصۂ مطلب ہر آیت کا علیحدہ سمجھتے جائین۔ شان نزول کی واقفیت سے تلاوت مین ذوق و شوق بڑھے۔ اور سچے قصون اور حالات کے سننے سے ہر ذی ہوش عبرت پکڑے۔ احکام قرآنی اور فرمان ربانی اہل سلام سمجھین اور صدق دل سے بجا لائین اور دونون جہان مین فرمانبرداری خدا و رسول سے رحمت ابدی کے مستحق ہو جائین۔ بحمد خدا کہ یہ مدعائے دلی ایک عرصہ کے بعد بر آیا اور شاہد مدعا نے جلوۂ ظہور دکھایا۔ اور حافظ صاحب ممدوح الاوصاف نے بصرف زر کثیر اس تفسیر دلپذیر کو فائدۂ عام اور بہبودی اہل اسلام کے لیے نہایت صحت و صفائی سے مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ مین بماہ مبارک رجب ۱۳۰۸ھ چھپوایا شائقین نے دیکھا اور پسند فرمایا لہٰذا التماس ہے کہ جو صاحب اسکے معائنہ سے فائدہ پائین حافظ صاحب ممدوح اور عاجز کو دعائے خیر سے یاد فرمائین والحمد للہ الکریم والصلوٰۃ علی رسولہ وآلہ واصحابہ ذوی الفیض العمیم

قطعۂ تاریخ طبع

زہے تفسیر قرآن شد چہ مطبوع	کہ شد مطبوع طبع اہل ایمان
خہے تاریخش از روے جمل شد	کلام کاشف اسرار قرآن

۱۳۰۸ھ

منہاج العابدین مصنفہ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ یہ کتاب لائق دید ہے قیمت مع محصول ۵/

مقاصد الصالحین اردو۔ اسمین دس مقصد ہین حالات اولیاے کرام کے بیان ہین۔ قیمت مع محصول ۴/

مقالات صوفیہ۔ فارسی۔ اسمین اقوال بزرگان دین کے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ تک معتبر کتابون سے منتخب کرکے شاہ محمد کاظم صاحب علوی نے جمع کیے تھے اور بقیہ شاہ تراب علی صاحب نے پورے کیے اسمین ایک سو تیئیس ۱۲۳ اولیاء اللہ کے اقوال ہین قیمت مع محصول —— ۱۰/

سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے حالات کرامت ہین یہ کتاب بے نظیر ہے جسکے پڑھنے سے انسان پر عجیب حالت طاری ہوتی ہے مؤلف اسکے مولانا محمد علم الیقین صاحب کرسوی ہین اور اسکے آخر مین نہایت پر اثر قصائد درج ہین ۱۲/

اعجاز غوثیہ مع حکایات الاصفیا اردو۔ اسمین حضرت غوث پاک کے حالات کرامت اور سوانح عمر نہایت تفصیل سے مندرج ہین اور حکایات الاصفیا مین اور اولیاء اللہ کے حالات کرامات وخرق عادات لکھے ہین شائقین اس کتاب کو ضرور ملاحظہ کرین قیمت ۵/

خلاصۃ اربع انہار۔ یہ مختصر کتاب جناب مولوی شاہ رحمت علی صاحب یوہٹی نقشبندی فتحپوری نے حالات تصوف و وحدت در سالت وطریق سلسلہ وطریق سلب مرض ودفع بلا وغیرہ مین ایک نئے طرز سے لکھی ہے۔ خوبی اسکی ملاحظے پر منحصر ہے گویا دریا کو کوزہ مین بھر دیا ہے۔ قیمت مع محصول —— ۲/

سبع سنابل فارسی۔ یہ نایاب اور بے مثل کتاب طریق سلوک و معرفت و حقیقت سے مملو ہے مصنف اسکے سید عبد الواحد صاحب بلگرامی قدس سرہ ہین مطبع مین یہ کتاب نہایت خوشخط اور صاف چھپی ہے قیمت فی جلد مع محصولڈاک ——

خیالات نادرہ۔ فن تصوف مین ایک مختصر رسالہ مگر حالات طریق تصوف و معرفت و حقیقت نہایت تفصیل سے لکھے گئے ہین مؤلف اسکے جناب نواب احمد حسن خان صاحب بہادر مذاق رئیس بریانو ہین قیمت مع محصول —— ۱۰/

شفاء العلیل۔ ترجمہ قول الجمیل مع ہدایۃ السبیل بہترین کتاب ہے۔ مصنف اسکے عارف باللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ہین اور مترجم جناب مولوی خرم علی صاحب اسمین گیارہ فصلین ہین قیمت ۔ ۱

حکایات الصالحین یہ نایاب کتاب بزبان اردو فن تصوف مین بے عدیل و بے نظیر ہے قیمت ۔ ۱

اسرار العارفین اردو ترجمہ دلیل العارفین ملفوظ حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ مترجمہ فضل اللہ صاحب قیمت مع محصول —— ۳

اعلان

واضح ہو کہ یہ کتاب لاجواب ہمای برنامہ یعنی جواہر التفاسیر
جسمین تین پارون اور تیرہ ۱۳ سورتون کی تفسیر کتب معتبرہ
اور تفاسیر متعددہ سے اقتباس کرکے لکھی گئی ہے اور اپنی خوبی
صاف بیانی مین بے نظیر ہے راقم نے بصرف زر کثیر تالیف کرائی ہے
اور حق تالیف اسکا بعوض زر معین کے خرید کے ہر خاص و عام کے فائدے
کے لیے بخط صاف کاغذ عمدہ و شفاف پر نہایت صحت و وضاحت
مطبع بدریہ احمدی لکھنؤ مین بمصارف کثیر طبع کراکے بموجب قانون لیسم
ایکٹ نمبر ۲۵ کے داخل دفتر گورنمنٹ کرادیا ہے۔ لہذا اشتہار دیا جاتا
ہے کہ کوئی صاحب تاجران نامدار و اہل مطابع حق التصنیف کو من سے بلا اجازت
تحریری عاجز کے اسکے چھاپنے کا قصد نفرمائین اور نہ اسمین سے
کوئی سورت یا پارہ علیحدہ کرکے طبع فرمائین کیونکہ یہ حق تالیف کُلاً و جزءاً
احقر کے پاس بذریعہ رجسٹری کے محفوظ ہے اور جناب مؤلف سے بھی
بعوض زر ثمن لے لیا ہے پس علاوہ جناب مصنف کے کوئی صاحب اسکے
چھاپنے کے مجاز نہین۔ ہان جسقدر نسخے مطلوب ہون راقم سے
بارسال قیمت طلب فرمائین تاکہ فوراً روانہ کیے جائین

المرقوم

محمد عبد الستار خان تاجر کتب دکان واقع چوک

شہر لکھنؤ